احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

اُردو ترجمہ

طحاوی شریف

تصنیف
محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و تلخیص
علّامہ محمد صدیق ہزاروی

فرید بُک سٹال
۳۸-اُردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف: محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ
۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ و تلخیص: علّامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم: علّامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : شرح معانی الآثار (اردو ترجمہ طحاوی شریف) جلد چہارم
شارح : محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و حواشی : علامہ مولینا محمد صدیق ہزاروی
تقدیم : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی
تصحیح : مولانا خادم حسین رضوی
: مولانا محمد ظہیر بٹ (جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
کتابت : محمد یعقوب کیلانی
مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور
الطبع الاوّل : ----- / مئی ۱۹۹۷ء
الطبع الثانی : ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء
ہدیہ : -/625 روپے

ناشر

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸، اردو بازار لاہور

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899
ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com
ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	عمریٰ کا بیان	۷
۲	صدقات موقوفہ	۱۶
	کتاب الرھن	۲۳
۳	مالِ مرہون پر سواری کرنا اسے استعمال کرنا اور اس (جانور) کا دودھ پینا۔	۲۳
۴	مرتہن کے پاس مرہون کا ہلاک ہونا۔	۲۷
۵	مزارعت اور مساقات کا بیان۔	۳۶
۶	کسی کی کھیتی میں اس کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرنا اور اس سلسلے میں مروی احادیث	۶۰
	کتاب الشفعۃ	۶۶
۷	پڑوس کی وجہ سے شفعہ	۶۶
	کتاب الاجارات	۶۹
۸	تعلیم قرآن کے لیے کسی کو اجرت پر رکھنا جائز ہے یا نہ	۶۹
۹	سینگی لگانے کی اجرت لینا صحیح ہے یا نہیں۔	۸۴
۱۰	گری پڑی اور گمشدہ چیز۔	۹۱
	کتاب القضاء والشہادات	۱۰۹
۱۱	ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا۔	۱۰۹
۱۲	ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا۔	۱۱۶
۱۳	قسم کو لوٹانا	۱۲۵
۱۴	کسی شخص کے پاس دوسرے کے لیے گواہی ہو تو کیا اس پر لازم ہے کہ اسے آگاہ کرے اور کیا حاکم اسے قبول کرے۔	۱۲۸
۱۵	حاکم کا ایسا فیصلہ کرنا جو حقیقتاً ظاہر کے خلاف ہو۔	۱۳۷
۱۶	آزاد آدمی پر قرض ہو اور مال	۱۴۲

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	نہ ہو تو کیا حکم ہوگا	
۱۷	کیا باپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہوسکتا ہے۔	۱۴۵
۱۸	کسی بچے پر دو آدمیوں کا دعویٰ	۱۵۰
۱۹	سامان خرید کر قبضہ کرنے کے بعد فوت ہوجانا اور میت کا اس کے ذمہ قرض ہونا۔	۱۵۹
۲۰	شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی۔	۱۶۵
	شکار، ذبیحوں اور قربانیوں کا بیان	۱۶۷
۲۱	وہ عیب جس کی وجہ سے ہدی اور قربانی جائز نہیں۔	۱۶۷
۲۲	امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا۔	۱۷۳
۲۳	قربانی اور ہدی میں اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔	۱۷۹
۲۴	ایک بکری کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔	۱۸۳
۲۵	قربانی کرنے والے کا بال یا ناخن اتروانا۔	۱۹۲
۲۶	دانتوں اور ناخنوں سے ذبح کرنا۔	۱۹۵
۲۷	قربانی کا گوشت تین دن بعد تک کھانا۔	۱۹۸
۲۸	بجو کھانے کا بیان	۲۰۷
۲۹	مدینہ طیبہ کا شکار	۲۱۰
۳۰	گوہ کھانے کا بیان	۲۲۱
۳۱	گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا	۲۳۲
۳۲	گھوڑے کا گوشت کھانا	۲۴۷
	مشروبات کا بیان	۲۴۹
۳۳	حرام شراب کونسی ہے؟	۲۴۹
۳۴	حرام نبیذ کا بیان	۲۵۶
۳۵	کدو کے برتن، سبز گھڑے کھرچی ہوئے لکڑی اور تارکول لگے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا	۲۷۱
	مکروہات کا بیان	۲۸۵
۳۶	مونچھیں منڈوانا	۲۸۵
۳۷	قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونا۔	۲۹۰
۳۸	پیاز، لہسن اور گندنا کھانا	۲۹۸
۳۹	کسی کے باغ سے گزرتے ہوئے وہاں سے کھانا کیسا ہے	۳۰۴
۴۰	ریشم پہننا	۳۰۹
۴۱	کپڑے میں ریشمی نقوش یا کچھ ریشم ہو	۳۲۹

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۲	ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا	۳۳۲
۴۳	سونے کی انگوٹھی پہننا	۳۳۶
۴۴	انگوٹھیوں کے نقش	۳۴۲
۴۵	غیر حکمران کا انگوٹھی پہننا	۳۴۶
۴۶	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	۳۴۸
۴۷	قسم کا بیان	۳۵۲
۴۸	کھڑے ہو کر پینا	۳۵۷
۴۹	پاؤں پر پاؤں رکھنا	۳۶۵
۵۰	مسجد میں تیر گزرنے والے کا حکم۔	۳۷۱
۵۱	معانقہ کرنا	۳۷۲
۵۲	کپڑوں پر تصاویر کا حکم	۳۷۴
۵۳	"استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا۔	۳۸۴
۵۴	میت پر رونا	۳۹۰
۵۵	شعر نقل کرنا مکروہ ہے یا نہیں	۳۹۶
۵۶	چھینکنے والے کو جواب دینے والے کا جواب کیسا ہو۔	۴۰۶
۵۷	بیمار آدمی سے دور رہنا چاہیئے یا نہ۔	۴۱۰
۵۸	انبیاء کرام کے درمیان ترجیح	۴۳۰
۵۹	جانوروں کو خصی کرنا	۴۳۳
۶۰	کتابت علم صحیح ہے یا نہ؟	۴۳۶
۶۱	داغنا مکروہ ہے یا نہیں	۴۳۹
۶۲	نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا	۴۵۵
۶۳	آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا۔	۴۵۸
۶۴	ابو القاسم کنیت رکھنا کیسا ہے؟	۴۶۵
۶۵	کفار کو سلام کرنا	۴۷۴
	زیادات کا بیان	۴۷۹
۶۶	نماز عیدین کی زائد تکبیریں	۴۷۹
۶۷	عورت کا اپنے مال میں اختیار	۴۹۲
۶۸	پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد کا عمل	۴۹۶
۶۹	آقا پر غلام کا کس قدر کھانا اور لباس واجب ہے۔	۴۹۸
۷۰	مساجد میں شعر گوئی	۵۰۳
۷۱	غیر موجود چیز خریدنا	۵۰۶
۷۲	باپ اپنی باکرہ لڑکی کا نکاح کرے تو اجازت لینا ضروری ہے؟	۵۱۳
۷۳	کتنی مقدار کا مالک ہو تو صدقہ لینا حرام ہے۔	۵۲۵

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
٧٤	ایک سو بیس سے زائد چرنے والے اونٹوں پر زکوٰۃ کی فرضیت۔	٥٢٩
	وصیتوں کا بیان	
٧٥	کتنے مال کی وصیت جائز ہے اور مرض الموت میں ہبہ کرنے صدقہ دینے اور آزاد کرنے کا حکم۔	٥٤٠
٧٦	قرابتداروں یا ان میں سے کسی کسے قرابتداروں کے لیے تہائی مال کی وصیت	٥٥٠
	فرائض کا بیان	
٧٧	مرنے والا ایک بیٹی، ایک بہن اور دیگر عصبات کو چھوڑ جائے۔	٥٥٩
٧٨	قرابتداروں کی وراثت	٥٦٨
٧٩	تلخیص الابواب	٥٨٤

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ الْعُمْرٰی ۲۵

۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِجَازَةِ الْعُمْرٰی وَجَعَلُوْهَا رَاجِعَةً اِلَی الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ لَهٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا وَقَعَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَی الشُّرُوْطِ الَّتِیْ قَدْ اَبَاحَ الْكِتَابُ اشْتِرَاطَهَا وَجَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَاَجْمَعَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَمَّا مَا نَهٰی عَنْهُ الْكِتَابُ اَوْ نَهَتْ عَنْهُ السُّنَّةُ فَهُوَ غَیْرُ دَاخِلٍ فِیْ ذٰلِكَ اَلَا یَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِ بَرِیْرَةَ كُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ وَمَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ مَا كَانَ مَنْصُوْصًا فِیْهِ اَوْ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا وَجَبَ قَبُوْلُهٗ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ یَقُوْلُ فِیْهِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَلَیْسَ كُلُّ شَرْطٍ یَشْتَرِطُهُ الْمُسْلِمُوْنَ یَدْخُلُ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَجَازَ الشَّرْطَانِ فِی الْبَیْعِ اللَّذَانِ قَدْ نَهٰی عَنْهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مُعَارِضًا لِذٰلِكَ

عُمریٰ کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کیا کہ عمریٰ جائز ہے اور جس کے لیے عمریٰ کیا جائے اس کے مرنے کے بعد وہ عمریٰ کرنے والے کی طرف لوٹے گا انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے (کسی شخص کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا عمریٰ ہے) لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ان شرائط کے بارے میں ہے جن شرائط کا مقرر کرنا قرآن پاک نے جائز قرار دیا ہو اور وہ سنت سے ثابت ہوں اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے لیکن جن شرائط سے قرآن پاک یا سنت سے ممانعت ثابت ہو وہ اس میں داخل نہیں ہیں کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں فرمایا کہ ہر وہ شرط جو قرآن پاک کے مطابق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں اور قرآن پاک کے مطابق وہ ہیں جن کے بارے میں نصوص آتی ہیں یا جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ ان کو قبول کرنا بھی اللہ کی کتاب کی وجہ سے قبول کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے روکیں اس سے رک جاؤ" حضور علیہ السلام کے قول میں مسلمانوں کی ہر شرط داخل نہیں ہوگی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو سودے میں دو شرطیں

marfat.com

وبقوله كل شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وان كان مائة شرط فلما لم يجعل ذلك هذا المعنى وانما جعل على خاص من الشروط فقد وقفنا عليها وعرفناها فاعلمنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بقوله المسلمون عند شروطهم انهم عند تلك الشروط التي قد اجاز لهم اشتراطها حتى لا يجب لمن هي لهم عليه نقضها۔

وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد دل على ذلك ايضا۔

٢ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي قال ثنا عبد الله بن نافع الصائغ قال ثنا كثير بن عبد الله المزني عن جده ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال المسلمون عند شروطهم الا شرطا احل حراما او حرم حلالا۔

فدل هذا ان الشروط التي المسلمون عندها هي بخلاف هذه الشروط المستثناة وكانت الشروط في العمرى قد وقفنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم على بطلانها في آثار قد جاءت عنه مجيئا متواترا۔

٣ - فمنها ما قد حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن عمرو وعن سليمن بن يسار ان اميرا كان على المدينة يقال له طارق قضى بالعمرى للوارث عن قول جابر عن النبي صلى الله عليه واله وسلم

٥ - اخبرنا يونس قال ثنا سفيان عن عمرو عن طاوس عن حجر عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه واله وسلم قضى بالعمرى للوارث فجعل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في

جائز ہوتیں جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور یہ حدیث اس کے خلاف ہوئی نیز آپ کے اس قول کے بھی خلاف ہوگی کہ ہر وہ شرط جو قرآن پاک میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں تو جب آپ نے اسے اس معنی پر نہیں رکھا (عموم پر نہیں رکھا) بلکہ اس سے خاص شرائط مراد ہیں اور ہم ان سے واقف ہیں انہیں جانتے ہیں تو حضور علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ تمام مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں یعنی وہ شرائط جن کی آپ نے اجازت دی کہ وہ شرائط رکھی جاسکتی ہیں تاکہ جن لوگوں کے لیے وہ شرائط ہیں ان کے لیے توڑنا جائز نہ ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی احادیث مروی ہیں جو اس (مذکورہ بالا) بات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں مگر وہ شرط جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام کرے۔
(وہ صحیح نہیں)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمانوں کو جن شرائط کے پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ ان شرائط کے خلاف ہیں جن کو مستثنیٰ کیا گیا اور عمریٰ کی شرائط کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باطل قرار دیا اس سلسلے میں آپ سے متواتر روایات آئی ہیں۔

ان میں سے یہ ہے حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے فرماتے ہیں مدینہ طیبہ پر ایک حاکم مقرر تھا جس کا نام طارق تھا اس نے عمریٰ کا وارث (کو دینے) کے لیے فیصلہ کیا اور اس کی بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ وارث کو دینے کا حکم فرمایا —— تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کو عمریٰ دینے کا فیصلہ فرمایا اور عمریٰ کی شرط ختم کر دیا پہلے قول والے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث

marfat.com

هٰذَا الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ شَرْطَ الْعُمْرٰى فَقَالَ الا وتوون فَلَمْ يُبَيِّنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَارِثَ وَارِثُ مَنْ هُوَ مَعَهٗ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ وَارِثَ الْمُعْمِرِ **قِيْلَ** لَهٗ هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ ذَكَرَ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ جُعِلَ لِلْمُعْمَرِ حَيَاتَهٗ عَلٰى اَنْ يَعُوْدَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الْمُعْمِرِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لِلْوَارِثِ اَيْ جَعَلَ لِوَارِثِ الْمُعْمَرِ مَا قَدْ كَانَ اشْتَرَطَ فِيْهِ الْمُعْمِرُ اَنْ لَا يَكُوْنَ مِيْرَاثًا۔

میں وارث کی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کس کا وارث تھا ہو سکتا ہے وہ عمریٰ کرنے والے کا وارث ہو، تو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک یہ محال ہے کیونکہ یہ اس چیز کا ذکر ہے جو مُعْمَر (جس کو عمریٰ دیا گیا) کو زندگی بھر کے لیے دی گئی کہ وہ اس کے مرنے کے بعد مُعْمِر (عمریٰ دینے والے) کی طرف لوٹے گی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وارث کے لیے قرار دیا یعنی جس کو وہ چیز دی گئی اس کے وارث کے لیے قرار دیا اور دینے والے نے یہ شرط رکھی تھی کہ میراث نہ بنے۔

۵- **وَالدَّلِيْلُ** عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ .... بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ وَلِوَارِثِهٖ

اس بات کی دلیل یہ ہے حضرت طاؤس، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی گئی وہ اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے — تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گذشتہ حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وارث کے حق میں فیصلہ فرمایا وہ مُعْمَر کا وارث تھا۔

۶- **فَدَلَّ** قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَى الْوَارِثِ الْمَحْكُوْمِ بِهٖ لَهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّهٗ وَارِثُ الْمُعْمَرِ۔

۷- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ حُجْرَ بْنَ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ۔

حضرت طاؤس حجر سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی آپ نے فرمایا عمریٰ میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ کا حکم وہی ہے جو وراثت کا ہے حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو پہلی حدیث کا ہے۔

۸- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ الْمَدَنِيِّ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمریٰ کا حکم وہی

marfat.com

عن جد عن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سبيل العمرى سبيل الميراث

قال ابو جعفر فهذا ايضا معناه مثل ما قبله

وقد حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو الوليد قال ثنا حماد بن سلمة عن عبد الله بن عقيل عن محمد بن علي عن معاوية عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال العمرى جائزة لاهلها

فقال اهل المقالة الاولى اهلها هم الذين اعمروها۔

۹۔ **فكان** من الحجة عليهم في ذلك ان فهدا حدثنا قال ثنا عبيد بن يعيش قال ثنا يونس بن بكير قال اخبرنا محمد بن اسحق عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن محمد بن الحنفية قال لي معاوية سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من اعمر عمرى فهي له يرثها من عقبه من يرثه

فدل هذا الحديث على ان اهلها الذين جازت لهم هم المعمرون لا المعمرون۔

---

۱۰ - **وقد** حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون البغدادي قال ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي يحيى بن ابي سلمة عن جابر عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال العمرى لمن وهبت له۔ (قوله)

۱۱ - **وحدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن هشام بن ابي عبد الله عن يحيى فذكر باسناده مثله۔

۱۲ - **حدثنا** فهد قال ثنا الحماني قال ثنا ابو معاوية عن الحجاج عن ابي الزبير عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله

ہے جو وراثت کا ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو پہلی حدیث کا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عمریٰ اس کے اہل کے لیے جائز ہے۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں یہاں اہل سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے وہ چیز عمر بھر کے لیے دی۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کسی کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی تو وہ اس کے لیے ہے اور اس کے بعد اس کے ورثاء اس چیز کے وارث ہوں گے۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن اہل کے لیے عمریٰ جائز ہے اس سے وہ اہل مراد ہے جن کو عمریٰ دیا گیا عمریٰ کرنے والے مراد نہیں ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عمریٰ ان لوگوں کے لیے ہے جن کے لیے اسے ھبہ کیا گیا۔

حضرت ہشام بن ابو عبداللہ، حضرت یحیٰی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

۱۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اَعْمَرَ اَحَدًا شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال اپنے سر روک کر رکھو عمر بھر کے لیے کسی کو نہ دو جس کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی گئی وہ اسی کی ہے۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ نہ دو پس جس کو کوئی چیز بطور عمریٰ دی گئی وہ اسی کی ہے۔

فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَنَحْنُ لَا نُنْكِرُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعُمْرٰى لِمَنْ اَعْمَرَهَا وَاِنَّمَا قُلْنَا اِنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاٰثَارِ عَنِ الْعُمْرٰى فَاسْتَحَالَ اَنْ يَّكُوْنَ نَهٰى عَنْهَا وَهِيَ تَجْرِيْ كَمَا عُقِدَتْ وَلٰكِنَّهٗ نَهٰى عَنْهَا لِاَنَّهَا تَجْرِيْ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ قَالَ فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ فَاَرْسَلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ فَهُوَ لَهٗ مَا دَامَ حَيًّا

پہلے قول والے فرماتے ہیں ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ جس کو عمریٰ دیا جائے وہ اسی کے لیے ہوتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ وہ مُعْمَر کے مرنے کے بعد مُعْمِر کی طرف لوٹتا ہے تو اس سلسلے میں ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ گزشتہ روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ سے منع فرمایا تو محال ہے کہ اس سے اس لیے منع کیا ہو کہ وہ جس طرح اس کا عقد ہوا وہ اس طرح جاری ہوتی ہے بلکہ اس سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ اس کے خلاف جاری ہوتی ہے آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز بطور عمریٰ دی گئی وہ اسی کے لیے ہے آپ نے یہ بات مطلقاً فرمائی یہ نہیں فرمایا کہ جب تک وہ زندہ ہے اس کے لیے ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهَا لَهٗ كَسَائِرِ مَالِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَمَاتِهٖ فَهٰذَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَهَا جَائِزَةً اَيْ جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَهَا جَائِزَةً۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ اس کے دوسرے اموال کے ساتھ زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اس کے لیے ہے — حضور علیہ السلام سے جو مروی ہے کہ آپ نے اس کے لیے اسے جائز قرار دیا اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ مُعْمَر کے لیے اس کے بعد بھی ہمیشہ کے لیے جائز ہے — رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جائز ہونے کے بارے میں یوں مروی ہے

۱۵۔ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

marfat.com

۱۶- وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ ابْنَ اَبِىْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ هِشَامٍ مَا تَقُوْلُ فِى الْعُمْرٰى فَقُلْتُ لَهٗ حَدَّثَنِى النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ اِنَّهَا لَا تَكُوْنُ عُمْرٰى حَتّٰى تُجْعَلَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَالَ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ ۔

اس کے جواز پر یہ دلیل بھی ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں سلیمان بن ہشام نے پوچھا تم عمریٰ کے بارے میں کیا کہتے ہو تو میں نے ان سے کہا مجھ سے حضرت نضر بن انس نے حضرت بشیر بن نہیک سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے حضرت زہری فرماتے ہیں عمریٰ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اس (معمَر) کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے قرار نہ دیا جائے انہوں نے حضرت عطاء بن ابو رباح سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ مالِ وراثت ہے۔

۱۷- فَهٰذَا عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلَاهَا جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا الزُّهْرِيُّ وَاِنَّمَا قَالَ لَا يَكُوْنُ عُمْرٰى يَكُوْنُ هٰذَا حُكْمُهَا حَتّٰى تُجْعَلَ لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهٖ فَتَكُوْنَ كَمَالِهٖ وَتَكُوْنُ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ كَمَا يُوْرَثُ سَائِرُ اَمْوَالِهٖ عَنْهُ وَاِنْ كَانَ مَنْ يَرِثُهَا عَنْهُ يَرِثُهُمْ خِلَافَ عَقِبِهٖ عَلٰى مَا حَدَّثَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِىْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

تو یہ حضرت عطا اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما ہیں دونوں نے اسے مُعمَر کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ اس کا مالِ وراثت بنتے اس وجہ سے امام زہری نے ان دونوں کا انکار نہیں کیا انہوں نے صرف یہی بات فرمائی کہ عمریٰ جس کا یہ حکم ہے وہ منعقد نہیں ہوتا جب تک اسے مُعمَر اور اس کے وارثوں کے لیے قرار نہ دیا جائے پس وہ اس کے دوسرے مال کی طرح ہوگا اور اس میں اس کی وراثت جاری ہوگی جس طرح اس کے باقی اموال میں وراثت ہوتی ہے اگرچہ جو لوگ اس کے وارث ہوتے ہیں وہ اولاد کا غیر ہوں جیسا کہ حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا اور ہم عنقریب یہ بات اس باب میں اس کے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۸- وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ يُوْنُسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُعْمِرُوْا وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا اَوْ اَرْقَبَهٗ فَهُوَ لِلْوَارِثِ اِذَا مَاتَ ۔

ہماری مذکورہ بات کی صحت پر یہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بھر کے لیے کوئی چیز نہ دو اور بطور رُقبیٰ[1] بھی نہ دو جس نے کوئی چیز بطور عمریٰ یا رُقبیٰ دی تو وہ اس کے مرنے کے بعد وارث کے لیے ہوگی۔

---

[1] رُقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ گھر وغیرہ کسی کو اس شرط پر دینا کہ اگر دینے والا پہلے مر جائے تو وہ لینے والے کے لیے ہے اور اگر لینے والا پہلے مر جائے تو وہ دینے والے کے قبضہ میں لوٹ آئے گا (المنجد) ۱۲ ہزاروی

marfat.com

۱۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموال کو روک کر رکھو انہیں خراب نہ کرو جس نے کوئی عُمریٰ دیا تو وہ مُعمَر کے زندگی میں اس کا ہے اور مرنے کے بعد وارثوں کا ہے۔

۲۰- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى حَيَاتَهُ فَهِيَ لَهُ فِي حَيَاتِهِ وَلِوَرَثَتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی چیز بطور عُمریٰ دی وہ اس کی زندگی میں اس کے لیے ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

۲۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَلَ رَجُلٌ مِنَّا أُمَّهُ نُحْلَى لَهُ حَيَاتَهَا فَلَمَّا مَاتَتْ فَقَالَ أَنَا أَحَقُّ بِنُحْلِي فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مِيرَاثٌ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حُمَيْدٌ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ

بواسطہ حضرت حمید، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص نے اپنی ماں کو اس کی زندگی تک کے لیے عطیہ دیا جب وہ فوت ہوئی تو اس نے کہا میں اپنے عطیہ کا زیادہ حق رکھتا ہوں تو حضور علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ یہ اس عورت کی میراث ہے حضرت ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں یہ حمید کندہ قبیلے کا ایک فرد تھا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ كُشِفَتْ لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ مُرَادَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الَّتِي قَبْلَهَا وَأَنَّهَا عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّأْوِيلِ الَّذِي ذَكَرْنَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہمارے سامنے واضح ہو گئی اور وہ وہی مفہوم ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَتْ فِي الْعُمْرَى أَيْضًا آثَارٌ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

عُمریٰ کے بارے میں اس لفظ کے سوا بھی روایات آئی ہیں۔

۲۲- فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز بطور عُمریٰ دی گئی وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے وہ اسی کے لیے ہے جس کو دی گئی کیونکہ یہ ایسی عطاء ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے۔

marfat.com

۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَلِعَقِبِهٖ۔

۲۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ بَتَّةً لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ فِيْهَا شَرْطٌ لَا ثُنْيَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ لَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الْمُعْطِيْ بِشَرْطٍ وَلَا ثُنْيَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَالَ الَّذِيْنَ اَجَازُوا الشَّرْطَ فِي الْعُمْرٰى . . . .

. . . . اِذَا وَقَعَتِ الْعُمْرٰى عَلٰى هٰذَا لَمْ تَرْجِعْ اِلَى الْمُعْطِيْ اَبَدًا وَاِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهَا ذِكْرُ الْعَقِبِ فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَى الْمُعْطِيْ بَعْدَ زَوَالِ الْمُعْمَرِ قَالُوْا وَهٰذَا اَوْلٰى مِمَّا رَوٰى عَطَاءٌ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَنَّ اَبَا سَلَمَةَ زَادَ عَلَيْهِمَا قَوْلَهٗ وَلِعَقِبِهٖ وَلَيْسَ هُوَ بِدُوْنِهِمَا وَالزِّيَادَةُ اَوْلٰى

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِلْاٰخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرٰى حَدِيْثٌ غَيْرُ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ هٰذَا لَكَانَ فِيْهِ اَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْعُمْرٰى لَا تَرْجِعُ اِلَى الْمُعْمِرِ اَبَدًا وَلَا يَجُوْزُ شَرْطُهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جس نے کسی کو عُمریٰ دیا تو وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے تو اس (دینے والے) کے قول نے اس سے اس کا حق منقطع کر دیا اور یہ اس کے لیے ہے جس کو اس نے عُمریٰ دیا اور اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جس کو عُمریٰ دیا جائے وہ قطعی طور پر اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے دینے والے کے لیے اس میں کوئی شرط رکھنا اور استثناء کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں ہے کہ جس کو اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے عُمریٰ دیا جائے تو وہ اس کے لیے ہے جس کو عمرہ دیا گیا کسی شرط یا استثناء کے ساتھ وہ دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے جن لوگوں نے عُمریٰ میں شرط کو جائز کہا ہے فرماتے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں اگر عُمریٰ اس طریقے پر ہو تو وہ کبھی بھی دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا لیکن اس میں عقبہ (اولاد) کا ذکر نہ ہو تو وہ مُعمَر کی وفات کے بعد دینے والے کی طرف لوٹے گا وہ فرماتے ہیں یہ بات حضرت عطاء ابوالزبیر اور جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے روی ہے کیونکہ اس میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ اضافہ کیا کہ وہ اس کے لیے اور اس کی اولاد کیلئے عُمریٰ دیا اور یہ ان دونوں سے کم نہیں جبکہ زائد الفاظ والی روایت اولیٰ ہوتی ہے اس سلسلے میں دوسرے فریق کے حق میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر عُمریٰ کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہی مروی ہوتی تو بھی ان لوگوں کے لیے زیادہ حجت ہوتی جو کہتے ہیں کہ عُمریٰ مُعمِر کی طرف کبھی نہیں لوٹتا اور نہ اس کی شرط رکھنا جائز ہے

marfat.com

وَذٰلِكَ اَنَّ الْعُمْرٰى لَا تَخْلُوْ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ دَاخِلَةً فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَيَنْفُذُ لِلْمُعْمِرِ فِيْهَا الشَّرْطُ عَلٰى مَا شَرَطَهٗ لَا يُبْطَلُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَمَا يَنْفُذُ الشُّرُوْطُ مِنَ الْمُوْقِفِ فِيْمَا يُوْقِفُ اَوْ تَكُوْنَ خَارِجَةً مِنْ مِلْكِ الْمُعْمِرِ وَدَاخِلَةً فِيْ مِلْكِ الْمُعْمَرِ فَيَصِيْرُ بِذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ مَالِهٖ وَيَبْطُلُ مَا شَرَطَ عَلَيْهِ فِيْهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا الْعُمْرٰى اِذَا وَقَعَتْ عَلٰى اَنَّهَا لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهٖ فَمَاتَ وَلَهٗ عَقِبٌ وَزَوْجَةٌ اَوْ وَصّٰى بِوَصَايَا اَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَنَّ تِلْكَ الْاَشْيَاءَ تَنْفُذُ فِيْهَا كَمَا تَنْفُذُ فِيْ مَالِهٖ وَلَا يَمْنَعُهَا الشَّرْطُ الَّذِيْ كَانَ مِنَ الْمُعْمِرِ فِيْ جَعْلِهٖ اِيَّاهَا لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ وَزَوْجَتُهٗ لَيْسَتْ مِنْ عَقِبِهٖ وَلَا غُرَمَاؤُهٗ وَلَا اَهْلُ وَصَايَاهُ وَكَذٰلِكَ لَوْ مَاتَ الْمُعْمَرُ وَلَا عَقِبَ لَهٗ لَمْ يَرْجِعْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِلَى الْمُعْمِرِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَتْ كَذٰلِكَ اَبَدًا يَجُوْزُ عَلٰى مَا جَعَلَهَا عَلَيْهِ الْمُعْمِرُ وَيَبْطُلُ شَرْطُهُ الَّذِي اشْتَرَطَ فِيْهَا وَلَا يَنْفُذُ مِنْهُ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ وَيَخْرُجُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَيَكُوْنُ شُرُوْطُهَا لَيْسَتْ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ عَنَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ صَحَّحْنَاهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۲۵. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ نَاقَةً حَيَاتَهٗ فَنُتِجَتْ فَقَالَ هِيَ لَهٗ وَاَوْلَادُهَا

اور یہ اس لیے کہ عمریٰ دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ حضور علیہ السلام کے اس قول میں داخل ہوگا کہ "مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں"۔ تو عمریٰ دینے والے کی شرط جو اس نے رکھی ہے نافذ ہوگی اور اس میں سے کچھ بھی باطل نہ ہوگا جس طرح وقف کرنے والے کی شرط مالِ موقوف میں نافذ ہوتی ہیں یا عمریٰ، دینے والے کی ملک سے خارج ہو کر مُعمَر کی ملک میں داخل ہوگا تو اس طرح وہ اس کے باقی مال کے ساتھ مل جائے گا اور جو شرط رکھی ہے، باطل ہو جائے گی۔

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ جب عمریٰ، مُعمَر اور اس کی اولاد کے لیے واقع ہوتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے اس کی اولاد اور بیوی (زندہ) موجود ہوتے ہیں یا وہ کچھ وصیت کر جاتا ہے یا اس پر کچھ قرض ہوتا ہے تو یہ تمام باتیں نافذ ہوتی ہیں جیسے اس کے اپنے مال میں نافذ ہوتی ہیں مُعمِر کی طرف سے کوئی شرط اس میں رکاوٹ نہیں بنتی کہ وہ مال اس کے لیے یا اس کی اولاد کے لیے ہو، اس کی بیوی، جن کے لیے وصیت کی اور قرض دار اس کے "عقب" نہیں ہیں اور اسی طرح اگر وہ مُعمَر مر جائے اور اس کا کوئی "عقب" نہ ہو تو مُعمِر کی طرف کوئی چیز نہیں لوٹتی جب بات اس طرح ہے جیسے ہم نے بیان کی تو ہمیشہ اسی طرح ہونا چاہیے کہ مُعمِر کا عمریٰ درست ہو اور اس نے جو شرط رکھی ہے وہ باطل ہو کوئی شرط چھوٹی ہو یا بڑی نافذ نہ ہو اور وہ حضور علیہ السلام کے اس قول سے نکل جائے کہ مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں اس کی شرط، ان شرائط میں سے نہ ہوں جو حضور علیہ السلام کی مراد ہے یہ قول جس کی تصحیح ہم نے بیان کی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ سے ایک شخص نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے زندگی بھر کے لیے کسی کو اونٹنی دی اور اس کے ہاں بچہ

marfat.com

فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ لَهُ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

پیدا ہوا تو انہوں نے فرمایا وہ اونٹنی اور اس کی اولاد اسی شخص کے لیے ہے میں نے بعد میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اسی کے لیے ہے

بَابُ ۲۵۱ الصَّدَقَاتُ الْمَوْقُوْفَاتُ

باب ۲۵۱ صدقات موقوفہ

۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجُحْدُرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ صَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهٗ فَقَالَ إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ وَأُرَاهُ قَالَ لَا تُوْرَثُ قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّعِيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا أَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر میں زمین حاصل کی وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اجازت لینے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے بہتر مال مجھے کبھی نہیں ملا آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو تو اصل زمین کو وقف کر دو کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے۔ حضرت ابو عاصم فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا وہ مال وراثت نہ بنے راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، رشتہ داروں، غلاموں کی آزادی، فی سبیل اللہ، مسافروں اور کمزوروں پر صدقہ کر دیا کہ جو شخص اس کا ولی ہو اس پر کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن جمع کر نہیں کر سکتا، فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے یہی فرمایا کہ جمع نہ کرے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ أَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ تُقْسَمُ ثَمَرُهٗ وَتُحْبَسُ أَصْلُهٗ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقام ثمغ میں اپنے مال کو صدقہ کرنے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے یوں صدقہ کرو کہ اس کے پھل تقسیم کئے جائیں لیکن اس کی اصل وقف رہے اسے بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا وَقَفَ دَارَهٗ عَلٰى وَلَدِهٖ وَوَلَدِ وَلَدِهٖ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص

marfat.com

ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَ
اَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ مِلْكِهِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا سَبِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى بَيْعِهَا وَاحْتَجُّوا فِي
ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُو
يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا
وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ وَاَهْلِ الْبَصْرَةِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ مِنْهُمْ اَبُو
حَنِيفَةَ وَزُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَقَالُوا
هٰذَا كُلُّهُ مِيرَاثٌ لَا يَخْرُجُ مِنْ مِلْكِ الَّذِي اَوْقَفَهُ
بِهٰذَا السَّبَبِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
شَاوَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ لَهُ حَبِّسْ
اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ **فَقَدْ** يَجُوزُ اَنْ يَكُونَ
مَا اَمَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ يُخْرِجُهُ بِهِ مِنْ مِلْكِهِ وَيَجُوزُ
اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ مِلْكِهِ وَلٰكِنَّهَا تَكُونُ
جَارِيَةً عَلٰى مَا اَجْرَاهَا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَرَكَهَا
وَيَكُونُ لَهُ فَسْخُ ذٰلِكَ مَتٰى شَاءَ كَرَجُلٍ جَعَلَ لِلّٰهِ
عَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِثَمَرَةِ نَخْلِهِ مَا عَاشَ فَيُقَالُ لَهُ
اَنْفِذْ ذٰلِكَ وَلَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْخَذُ بِهِ اِنْ شَاءَ
وَاِنْ اَبٰى وَلٰكِنْ اِنْ اَنْفَذَ ذٰلِكَ فَحَسَنٌ وَاِنْ مَنَعَهُ
لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ اِنْ
اَنْفَذُوا ذٰلِكَ عَلٰى مَا كَانَ اَبُوهُمْ اَجْرَاهُ عَلَيْهِ فَحَسَنٌ
وَاِنْ مَنَعُوهُ كَانَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَلَيْسَ فِي بَقَاءِ حَبْسِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى غَايَتِنَا هٰذِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى
اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِهِ نَقْضُهُ وَاِنَّمَا الَّذِي
يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ نَقْضُهُ لَوْ كَانُوا خَاصَمُوهُ
فِيهِ بَعْدَ مَوْتِهِ فَمُنِعُوا مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ جَاءَ ذٰلِكَ
لَكَانَ فِيهِ الْعُمَرِيُّ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاَوْقَافَ لَا

اپنا مکان اپنی اولاد اولاد کی اولاد در ہر جہاں تک سلسلہ چلے
اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دے تو یہ جائز ہے وہ اس کی
ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلی جائے گی اور اسے اب
بیچنے کا اختیار نہ ہوگا۔ ان حضرات نے ان مندرجہ بالا روایات
سے استدلال کیا ہے اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف
اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ بھی شامل ہیں اہل مدینہ اور
اہل بصرہ کا یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت
امام ابو حنیفہ اور امام زفر بن ہذیل رحمہما اللہ بھی ان میں شامل ہیں
ان سب حضرات نے فرمایا کہ یہ تمام میراث ہے اس سبب سے
وقف کرنے والے کی ملک سے نہیں نکلے گی ـــــ اس سلسلے میں
ان کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا اس
کی اصل کو وقف کرو اور پھلوں کو مباح کر دو ـــــ تو ممکن ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے وہ ملک سے نکل گئی
ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ملک سے نہ نکلی ہو لیکن وہ اس
طریقہ پر جاری ہوئی جس پر انہوں نے اسے جاری کیا اور
جب وہ چاہیں اسے فسخ کرنے کا حق رکھتے ہیں جیسے وہ
شخص جو زندگی بھر کے لیے اپنے درختوں کے پھل اللہ تعالیٰ
کی راہ میں وقف کر دے تو اسے کہا جائے گا کہ اسے نافذ
کرو لیکن اس پر جبر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس پر کوئی
مواخذہ ہے اگر چاہے تو ایسا کرے اور چاہے تو انکار کر دے
لیکن اگر وہ نافذ کرے تو اچھا ہے اور اگر رک جائے تو
اس پر جبر نہیں کیا جائے گا اسی طرح اس کے بعد اس
کے ورثاء بھی اپنے باپ کے جاری کردہ کو نافذ کریں
تو اچھا ہے اگر نہ کریں تو انہیں اس کا حق ہوگا حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وقف کے ہمارے اس زمانے
تک باقی رہنے میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ کے
گھر والوں میں سے کسی کو توڑنے کا اختیار نہیں تھا ان کے

marfat.com

تُبَاعُ وَلٰكِنْ اِنَّمَا جَاءَنَا تَرْكُهُمْ يُوقِفُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْرِي عَلٰى مَا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْرَاهُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ عَرَضَ فِيهِ بِشَيْءٍ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ نَقْضُهُ۔

بیع توڑنے کا اختیار نہ ہونے کی دلیل تو تب ہوتی جب آپ کے وصال کے بعد وہ جھگڑا کرتے اور اس سے ان کو روکا جاتا اگر ایسا ہوتا تو یہ عمری ہو جاتا جو اس بات پر دلالت کرتا کہ اوقاف کو بیچا نہیں جا سکتا لیکن ہمارے پاس جو روایات آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وقف کو اس حالت پر چھوڑ دیا کہ وہ اسی طرح جاری ہو جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اسے جاری کیا تھا اور ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ ان میں سے کسی نے بھی کوئی اعتراض کیا ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ کو توڑنے کا اختیار حاصل تھا۔

---

۲۸ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْلَا اَنِّي ذَكَرْتُ صَدَقَتِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا لَرَدَدْتُهَا **فَلَمَّا** قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ نَفْسَ الْاِيقَافِ لِلْاَرْضِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُ مِنَ الرُّجُوعِ فِيهَا وَاَنَّهُ اِنَّمَا مَنَعَهُ مِنَ الرُّجُوعِ فِيهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ فِيهَا بِشَيْءٍ وَفَارَقَهُ عَلَى الْوَفَاءِ بِهِ فَكَرِهَ اَنْ يَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ كَمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ الَّذِي كَانَ فَارَقَهُ عَلَيْهِ اَنْ يَفْعَلَهُ وَقَدْ كَانَ لَهُ اَنْ لَا يَصُومَ **ثُمَّ** هٰذَا شُرَيْحٌ وَهُوَ قَاضِيُّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر میں نے اپنے صدقہ کا حضور علیہ السلام سے ذکر نہ کیا ہوتا یا اس قسم کی بات نہ ہوتی تو میں اسے لوٹا دیتا۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ زمین کو محض وقف کر دینے سے اس کا حق رجوع ختم نہیں ہوتا آپ کو رجوع سے صرف اس بات نے منع فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک بات کا حکم دیا اور آپ ان سے اس حال میں جدا ہوئے کہ وہ اسے پورا کر رہے تھے تو آپ نے اس کو واپس لینا پسند نہ فرمایا جیسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام کے (وصال کے) بعد ان روزوں سے رجوع کرنا اچھا نہ سمجھا جنہیں وہ حضور علیہ السلام سے جدائی کے وقت رکھ رہے تھے حالانکہ آپ کو روزہ نہ رکھنے کا اختیار تھا پھر یہ حضرت قاضی شریح رضی اللہ عنہ ہیں حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے قاضی تھے۔

۲۹ - **قَدْ** رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي يُوسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ شُرَيْحًا عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَارَهُ حَبْسًا عَلَى الْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ

ان سے بھی مروی ہے حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے اپنا مکان کسی دوسرے شخص پر وقف کر دیا اور وہ دوسرا آدمی اس کی اولاد میں سے ہے

marfat.com

وَلَدِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا اَقْضِیْ وَلَسْتُ اُفْتِیْ قَالَ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ لَاحَبْسَ عَلٰی فَرَائِضِ اللّٰهِ وَهٰذَا لَا یَسَعُ الْقُضَاةَ جَهْلُهٗ وَلَا یَسَعُ الْاَئِمَّةَ تَقْلِیْدُ مَنْ یَجْهَلُ مِثْلَهٗ ثُمَّ لَا یُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ مُنْكِرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ تَابِعِیْهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ۔

ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا

تو انہوں نے فرمایا میں فیصلہ کرتا ہوں فتویٰ نہیں دیتا وہ فرماتے ہیں میں نے انہیں قسم دی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرائض (احکام وراثت) نازل ہونے کے بعد اولاد پر وقف نہیں ہوتا اس بات سے قاضیوں کو جاہل رہنے کی گنجائش نہیں اور نہ ائمہ کے لیے گنجائش ہے کہ وہ ایسے جاہل شخص کی پیروی کریں پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں سے کسی نے اس بات کا انکار نہیں کیا پھر اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بھی حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے

٣٠ ـ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عِیْسٰی عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَاُنْزِلَ فِیْهَا الْفَرَائِضُ نَهٰی عَنِ الْحَبْسِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے (اولاد پر) وقف سے منع فرمایا اور یہ سورۂ نساء اور احکام وراثت نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔

٣١ ـ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَیْرٍ وَعَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِیْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحیٰی بن عبد اللہ بن بکیر اور عمرو بن خالد فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہ بن لہیعہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٣٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں مجھ سے ابن لہیعہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کے مثل ذکر کیا۔

٣٣ ـ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَا قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَبِهٖ اَقُوْلُ قَالَ رَوْحٌ قَالَ لِیْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَقَدْ حَدَّثَنِیْهِ الدِّمَشْقِیُّ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یُوْسُفَ عَنِ ابْنِ لَهِیْعَةَ

حضرت روح اور محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت احمد بن صالح نے بتایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور میں بھی یہی بات کہتا ہوں حضرت روح فرماتے ہیں احمد بن صالح نے مجھ سے فرمایا اور مجھ سے یہ حدیث دمشقی یعنی عبد اللہ بن یوسف نے ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔

فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس وقت

عَنْهُمَا اَنَّ الْاَحْبَاسَ مَنْهِيٌّ عَنْهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ وَاَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ بِخِلَافِ مَا صَارَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَزُفَرَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَجَمِيْعَ الْمُخَالِفِيْنَ لَهُمْ وَالْمُوَافِقِيْنَ قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا وَقَفَ دَارَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ثُمَّ تُوُفِّيَ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ مِّنْ ثُلُثِهٖ وَاَنَّهَا غَيْرُ مَوْرُوْثَةٍ عَنْهُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ يَدُلُّ عَلٰى اَحَدِ الْقَوْلَيْنِ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا جَعَلَ شَيْئًا مِّنْ دَنَانِيْرَ وَدَرَاهِمَ صَدَقَةً فَلَمْ يُنْفِذْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ اَنَّهٗ مِيْرَاثٌ وَسَوَاءٌ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ مَرَضِهٖ اَوْ فِيْ صِحَّتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَ ذٰلِكَ وَصِيَّةً بَعْدَ مَوْتِهٖ فَيَنْفُذُ ذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ كَمَا يَنْفُذُ الْوَصَايَا فَاَمَّا اِذَا جَعَلَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ وَلَمْ يُنْفِذْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ بِدَفْعِهٖ اِيَّاهُ اِلَيْهِمْ فَهُوَ كَمَا جَعَلَهٗ فِيْ صِحَّتِهٖ وَكَانَ جَمِيْعُ مَالِهٖ يَفْعَلُهٗ فِيْ صِحَّتِهٖ فَيَنْفُذُ مِنْ جَمِيْعِ مَالِهٖ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِلْكٌ مِّثْلُ الْعِتَاقِ وَالْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ هُوَ الَّذِيْ يَنْفُذُ اِذَا فَعَلَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ وَكَانَ الْوَاقِفُ اِذَا وَقَفَ فِيْ مَرَضِهٖ دَارَهٗ اَوْ اَرْضَهٗ وَجَعَلَ اٰخِرَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا بِاتِّفَاقِهِمْ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ لَا سَبِيْلَ لِوَارِثِهٖ عَلَيْهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَاخِلٍ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ سَبِيْلُهٗ اِذَا وَقَفَ فِي الصِّحَّةِ فَيَكُوْنُ نَافِذًا مِّنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَاِلٰى هٰذَا اَذْهَبُ وَبِهٖ اَقُوْلُ مِنْ

سے منع کیا گیا وہ جائز نہیں اور یہ احکام فرائض کے نزول سے پہلے ہوتا تھا نزول فرائض کے بعد اس کا حکم بدل گیا۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم اس طرح ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف امام زفر اور امام محمد رحمہم اللہ بلکہ ان کے تمام مخالف و موافق اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنا مکان فقراء اور مساکین پر وقف کر دے پھر اسی مرض میں مر جائے تو یہ اس کے تہائی مال سے جائز ہے اور یہ اس کی طرف سے مال وراثت نہیں بنے گا ہم نے دیکھا کہ کیا یہ کسی ایک قول کی دلیل بنتی ہے تو (دیکھا کہ) ایک شخص جب اپنے مال بعض دیناروں اور درھموں میں سے کچھ صدقہ کرتا ہے لیکن ابھی اسے جاری نہیں کرتا کہ مر جاتا ہے تو وہ مال وراثت ہے چاہے وہ اسے بیماری کی حالت میں صدقہ کرے یا صحت کی حالت میں۔ البتہ اگر اس کی موت کے بعد اسے وصیت قرار دیا جائے تو وہ تہائی مال میں سے نافذ ہو جائے گی جس طرح باقی وصیتیں نافذ ہوتی ہیں اگر وہ بیماری میں ایسا کرے لیکن ابھی مساکین کو نہ دیا تو اس کا حکم وہی ہے جو حالت صحت میں ایسا کرنے کا ہوتا ہے اور صحت کی حالت میں جو کچھ کرے گا وہ تمام مال سے نافذ ہوگا اور اس کے بعد وہ اس کا مالک نہیں رہے گا جیسے آزاد کرنا، ھبہ کرنا صدقہ دینا وغیرہ جب ان کو بیماری کی حالت میں کرے تو مال کے تہائی حصے سے نافذ ہوں گی اور مرض کی حالت میں اپنا مکان یا زمین وقف کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کر دے تو اس کے مرنے کے بعد تہائی مال سے جائز ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے اس پر وارثوں کا کوئی حق نہیں ہوگا اور یہ حضور علیہ السلام کے اس قول میں داخل نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں وقف نہیں (یعنی وارثوں کے لیے

marfat.com

طَرِيقِ النَّظَرِ لَا مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ لِأَنَّ الْآثَارَ فِي
ذٰلِكَ قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفِي لَهَا وَبَيَانُ مَعَانِيهَا وَكَشْفُ
وُجُوهِهَا **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ أَفَتُخْرِجُ الْأَرْضَ بِالْوُقُوفِ
مِنْ مِلْكِ رَبِّهَا بِوَقْفِهِ إِيَّاهَا لَا إِلَى مِلْكِ مَالِكٍ **قِيلَ**
لَهُ وَمَا تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا وَقَدِ اتَّفَقْتَ أَنْتَ وَخَصْمُكَ
عَلَى الْأَرْضِ يَجْعَلُهَا صَاحِبُهَا مَسْجِدًا لِلْمُسْلِمِينَ
وَيُخَلِّي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا أَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ
مِلْكِهِ لَا إِلَى مِلْكِ مَالِكٍ وَلٰكِنْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَالَّذِي يَلْزَمُ مُخَالِفَكَ فِيمَا احْتَجَجْتَ عَلَيْهِ بِمَا وَصَفْنَا
يَلْزَمُكَ فِي هٰذَا مِثْلُهُ **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى
نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَبْسِ الَّذِي رَوَيْتَهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا **قِيلَ** لَهُ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ
قَوْلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْقَوْلُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عِنْدَ رِوَايَتِنَا
إِيَّاهُ وَالْآخَرُ أَنَّ ذٰلِكَ أُرِيدَ بِهِ مَا كَانَ أَهْلُ
الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُونَهُ مِنَ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ وَ
الْوَصِيلَةِ وَالْحَامِ فَكَانُوا يَحْبِسُونَ مَا يَجْعَلُونَهُ
كَذٰلِكَ فَلَا يُوَرِّثُونَهُ أَحَدًا فَلَمَّا أُنْزِلَتْ سُورَةُ
الْفَرَائِضِ وَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الْمَوَارِيثَ
وَقَسَمَ الْأَمْوَالَ عَلَيْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ **ثُمَّ** تَكَلَّمَ الَّذِينَ أَجَازُوا
الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوفَاتِ فِيهَا بَعْدَ تَثْبِيتِهِمْ إِيَّاهَا
عَلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ مِنَ
الْمُتَصَدِّقِ بِهَا أَوْ لَمْ تُقْبَضْ **وَمِمَّنْ** قَالَ بِذٰلِكَ
أَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُنْفِذُهَا
حَتّٰى يُخْرِجَهَا مِنْ يَدِهِ وَيَقْبِضَهَا مِنْهُ غَيْرُهُ **وَمِمَّنْ**
قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ

وقف نہیں ہو سکتا)۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ صحت کی حالت
میں وقف کرنے کا بھی یہی حکم ہو وہ تمام مال سے نافذ ہو گا
اور اس کے بعد اس کا کوئی اختیار نہیں ہو گا یہ اس بات پر قیاس
ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں (امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی بات
کو اپناتا ہوں کیونکہ قیاس کا یہی تقاضا ہے روایات کے طریقے
پر نہیں کیونکہ روایات کا بیان اور ان کے معانی واضح طور
پر نہیں میں نے بیان کر دیئے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ تم
وقف کی وجہ سے زمین کو اس کے مالک کی ملک سے نکالتے
ہو لیکن کسی کی ملک میں نہیں دیتے۔ تو اسے (جواباً) کہا
جائے کہ تم اس کا کیسے انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم اور تمہارا
مخالف اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین کو مسلمانوں
کیلئے مسجد بناتا ہے اور خود ان لوگوں اور زمین کے درمیان
سے ہٹ جاتا ہے تو اس سے وہ اس کی ملکیت سے نکل
جاتی ہے لیکن کسی دوسرے کی ملکیت میں نہیں جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ
کی ملک میں آجاتی ہے تو تمہاری حجت سے جو کچھ تمہارے
مخالف پر لازم آتا ہے اس کی مثل تم پر بھی لازم آتا ہے
اگر کوئی کہے کہ جو کچھ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی روایت میں حضور علیہ السلام سے روایت
کیا کہ آپ نے وقف سے منع فرمایا اس سے کیا
مراد ہے؟ تو اس کو (جواباً) کہا جائے گا کہ محدثین کرام کے
اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول وہ ہے جو ہم نے اس
حدیث کو روایت کرتے ہوئے ذکر کیا دوسرا یہ ہے کہ
اس سے مراد وہ عمل ہے جو اہل جاہلیت کرتے تھے یعنی
بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام[1] مراد ہیں کہ وہ اپنے اس
عمل کو وقف خیال کرتے تھے اور کسی کو اس کا وارث قرار نہیں
دیتے تھے جب احکام وراثت والی سورت نازل ہوئی اور
اللہ تعالیٰ نے اس میں وراثتوں اور مالوں کی تقسیم کو بیان کیا

---

[1] مشرکین جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑتے اور ان کو حلال نہیں سمجھتے تھے یہ ان جانوروں کے نام ہیں (ہزاروی)

marfat.com

محمد بن الحسن رحمة الله عليهم فاحتجنا ان ننظر
في ذلك لنستخرج من القولين قولا صحيحا
فرأينا اشياء يفعلها العباد على ضروب **فمنها**
العتاق ينفذ بالقول لان العبد انما يزول ملك
مولاه عنه الى الله عز وجل **ومنها** الهبات و
الصدقات لا تنفذ بالقول حتى يكون معه القبض
من الذي ملكها له فاردنا ان ننظر حكم الاوقاف
بايها هي اشبه فنعطفه عليه **فرأينا** الرجل
اذا وقف ارضه او داره فانما يملك الذي اوقفها
عليه منافعها ولم يملك من رقبتها شيئا انما
اخرجها من ملك نفسه الى الله عز وجل فثبت
ان ذلك نظير ما اخرجه من ملكه الى الله عز وجل
فكما كان ذلك لا يحتاج فيه الى قبض مع القول
كان كذلك الوقوف لا يحتاج فيها الى قبض مع
القول **وحجة** اخرى ان القبض لو اوجبناه لانا
كان القابض مالم يملك بالوقف فقبضه اياه
وغير قبضه اياه سواء فثبت بما ذكرنا
ما ذهب اليه ابو يوسف رحمة الله عليه۔

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، وقف نہیں ہے،" جن لوگوں نے ہمارے بیان کردہ طریقے پر ثابت رکھتے ہوئے صدقات موقوفہ کی اجازت دی ہے انہوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا کہ ان میں سے بعض نے جائز قرار دیا جس چیز کو صدقہ کیا گیا اس پر قبضہ کیا جائے یا نہ۔ اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی شامل ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا کہ جب تک وہ اس کے قبضہ سے نکل نہ جائے اور دوسرا شخص اس پر قبضہ نہ کرے جائز نہیں ہے۔ اس قول کے قائلین میں ابن ابی لیلیٰ، مالک بن انس اور محمد بن حسن رحمہم اللہ شامل ہیں تو ہمیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس میں غور و فکر کر کے صحیح قول نکالیں لہٰذا ہم نے بندوں کے تصرفات کو دیکھا کہ وہ کئی قسم کے ہیں۔ ان میں سے آزاد کرنا ہے اور وہ محض قول سے نافذ ہو جاتا ہے اور مالک کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں آجاتا ہے۔ ان میں سے ہبہ اور صدقہ ہے وہ محض قول سے نافذ نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ اس شخص کی طرف سے قبضہ دینا نہ ہو جس نے اس (موہوب لہٗ) کو اس کا مالک بنایا ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں وقف کا حکم ان میں سے کس کے مشابہ ہے تاکہ اس کی طرف مائل کر دیں تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص اپنی زمین اور مکان کو وقف کرتا ہے تو وہ جس پر وقف کرتا ہے وہ اس کے منافع کا مالک بنتا ہے اس مال کی ذات کا مالک نہیں ہوتا کیونکہ وہ واقف اس چیز کو اپنی ذاتی ملک سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دے رہا ہے تو ثابت ہوا کہ یہ اس چیز کی مثل ہے جس کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دے دیا تو جس طرح وہ (عتاق) قول کے ساتھ قبضہ کا محتاج نہیں اسی طرح وقف میں بھی قول کے ساتھ قبضہ کی ضرورت نہیں —— دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر ہم قبضہ کو واجب قرار دیں تو قبضہ کرنے والا اس چیز پر قبضہ کرے گا جس کا وقف کی وجہ سے وہ مالک نہیں ہوا لہٰذا اس کا قبضہ کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا۔

marfat.com

كِتَابُ الرَّهْنِ

بَابُ ۲۵۲ رُكُوْبِ الرَّهْنِ وَاسْتِعْمَالِهٖ وَشُرْبِ لَبَنِهٖ۔

باب مال مرہون پر سواری کرنا اسے استعمال کرنا اور اس (جانور) کا دودھ پینا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّرْكَبَ الرَّهْنَ بِحَقِّ نَفَقَتِهٖ عَلَيْهِ وَيَشْرَبَ لَبَنَهٗ اَيْضًا بِحَقِّ نَفَقَتِهٖ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ (قوله)

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّرْكَبَ الرَّهْنَ وَلَا يَشْرَبَ لَبَنَهٗ وَهُوَ رَهْنٌ مَّعَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ مِنْهُ بِشَيْءٍ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِي احْتَجُّوْا الْحَدِيْثُ مُجْمَلٌ لَمْ يُبَيِّنْ فِيْهِ مَنِ الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ اللَّبَنَ فَمِنْ اَيْنَ جَازَ لَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ الرَّاهِنَ دُوْنَ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ الْمُرْتَهِنَ هٰذَا لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ اِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اِمَّا مِنْ كِتَابٍ اَوْ سُنَّةٍ اَوْ اِجْمَاعٍ **وَمَعَ** ذٰلِكَ فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ وَبَيَّنَ فِيْهِ مَا لَمْ يُبَيِّنْ يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رہن رکھے گئے جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کرنا جائز ہے اس (جانور) کے تھنوں کا دودھ پینا بھی اس کے نفقہ کے عوض جائز ہے جب کہ وہ رہن رکھا ہوا ہے حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ رہن رکھنے والے کو اس پر خرچ کرنے کے باعث سواری پر سوار ہونا جائز ہے اور وہ اس کا دودھ بھی نوش کرسکتا ہے یہ اس چیز کا عوض ہے جو اس پر خرچ کرتا ہے ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رہن رکھنے والے کے لیے مرہون سواری پر سوار ہونا اور اس کا دودھ پینا جائز نہیں بلکہ وہ اس سے (کسی قسم کا) نفع نہیں اٹھا سکتا پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مجمل ہے اس میں وضاحت نہیں کہ کون سوار ہوسکتا ہے اور کون دودھ نوش کرسکتا ہے تو ان کے لیے کیسے جائز ہوگیا کہ وہ اس (نفع اٹھانے والے) کو راھن قرار دیں اور مرتھن قرار نہ دیں کوئی شخص بھی کسی ایسی دلیل کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا جو اس بات پر دلالت کرے وہ دلیل قرآن پاک سے ہو، حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اجماع سے ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ھیشم نے یہی حدیث روایت کی ہے اور اس میں وہ بیان کیا ہے جو یزید بن ہارون کی روایت (حدیث ۲۴) میں نہیں ہے

marfat.com

٣٥ - حدثنا أحمد بن داود قال إسمعيل بن سالم الصائغ قال ثنا هشيم عن زكريا عن الشعبي عن أبي هريرة ذكر أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال إذا كانت الدابة مرهونة فعلى المرتهن علفها ولبن الدر يشرب نفقتها ويركب فدل هذا الحديث أن المعني بالركوب وشرب اللبن في الحديث الأول هو المرتهن لا الراهن فجعل ذلك له وجعلت النفقة عليه بدلا مما يتعوض منه مما ذكرنا.

وكان هذا عندنا والله أعلم في وقت ما كان الربوا مباحا ولم ينه حينئذ عن القرض الذي يجر منفعة ولا عن أخذ الشيء بالشيء وإن كانا غير متساويين ثم حرم الربوا بعد ذلك وحرم كل قرض جر نفعا وأجمع أهل العلم أن نفقة الرهن على الراهن لا على المرتهن وأنه ليس للمرتهن استعمال الرهن.

حضرت شعبی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جانور رہن رکھا گیا ہو تو مرتہن (جس کے پاس رہن رکھا گیا) پر اس کا چارہ ہے اور وہ اس کے تھنوں کا دودھ نوش کر سکتا ہے اور جو آدمی اس کا دودھ پیئے اس پر اس کا خرچ ہے اور وہ سوار بھی ہو سکتا ہے یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پہلی حدیث میں سوار ہونے یا دودھ پینے کا حکم مرتہن کے لیے ہے راہن کے لیے نہیں اس بات کی اجازت اسے دی گئی اور اسی پر نفقہ بھی لازم کیا گیا جو اس کے نفع اٹھانے کا عوض ہے اور ہمارے نزدیک یہ اس وقت کی بات ہے جب ربوا (سود) جائز تھا اور اس وقت اس قرض سے منع نہیں کیا گیا تھا جو نفع لاتا ہے اور کسی چیز کو دوسری چیز کے بدلے لینے سے منع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ وہ مساوی نہ ہوں پھر اس کے بعد سود کو حرام کیا گیا تو ہر وہ قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دیا گیا اور اہل علم اس بات پر متفق ہو گئے کہ مال مرہون کا نفقہ راہن پر ہے، مرتہن پر نہیں اور مرتہن کو رہن کا استعمال کا حق نہیں۔

---

٣٦ - فمما روي في نسخ الربوا ما حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن منصور والأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت الآيات التي في آخر سورة البقرة قام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقرأهن على الناس ثم حرم التجارة في بيع الخمر.

ربوا کے نسخ پر یوں مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو حضور علیہ السلام کھڑے ہوئے آپ نے انہیں لوگوں کے سامنے پڑھا پھر شراب فروخت کرنے کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

---

٣٧ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن شعبة قال حدثني منصور عن مسلم عن مسروق عن عائشة مثله فلما حرم الربوا حرمت أشكاله كلها وردت الأشياء المأخوذة إلى أبدالها المساوية لها وحرم بيع

حضرت مسلم، حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں جب سود حرام کر دیا گیا تو اس کی تمام صورتیں حرام ہو گئیں اور وہ تمام اشیاء جو لی گئیں اپنے برابر بدل کے طرف لوٹ گئیں اور تھنوں میں دودھ کی فروخت کو بھی حرام کر دیا گیا اس میں نفقہ کی

marfat.com

اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ فَدَخَلَ فِي ذٰلِكَ النَّهْيُ عَنِ النَّفَقَةِ الَّتِي يَمْلِكُ بِهَا الْمُنْفِقُ لَبَنًا فِي الضُّرُوعِ وَتِلْكَ النَّفَقَةُ فَغَيْرُ مَوْقُوفٍ عَلٰى مِقْدَارِهَا وَ اللَّبَنُ كَذٰلِكَ اَيْضًا فَارْتَفَعَ بِنَسْخِ الرِّبٰوا اَنْ يَجِبَ النَّفَقَةُ عَلَى الْمُرْتَهِنِ بِالْمَنَافِعِ الَّتِي يَجِبُ لَهُ عِوَضًا مِنْهَا اَوْ بِاللَّبَنِ الَّذِي يَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُهُ۔

وَيُقَالُ لِمَنْ صَرَفَ ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِنِ فَجَعَلَ لَهُ اسْتِعْمَالَ الرَّهْنِ اَيَجُوْزُ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَرْهَنَ رَجُلًا دَابَّةً هُوَ رَاكِبُهَا فَلَا يَجِدُ بُدًّا مِنْ اَنْ يَقُوْلَ لَا فَيُقَالُ لَهُ فَاِذَا كَانَ الرَّهْنُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُخَلًّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُرْتَهِنِ فَيَقْبِضُهُ وَيَصِيْرُ فِي يَدِهِ دُوْنَ يَدِ الرَّاهِنِ كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّهْنَ بِقَوْلِهِ فَرِهَانٌ مَقْبُوْضَةٌ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ فَلَمَّا لَمْ يَجُزْ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الرَّهْنَ عَلٰى مَا الرَّاهِنُ رَاكِبُهُ لَمْ يَجُزْ ثُبُوْتُهُ فِي يَدِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ رَهْنًا بِحَقِّهِ اِلَّا كَذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ دَوَامَ الْقَبْضِ لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الرَّهْنِ اِذْ كَانَ الرَّهْنُ اِنَّمَا هُوَ احْتِبَاسُ الْمُرْتَهِنِ لِلشَّيْءِ الْمَرْهُوْنِ بِالدَّيْنِ وَفِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا يَمْنَعُ الْمُرْتَهِنَ مِنْ اِسْتِخْدَامِ الْاَمَةِ الرَّهْنِ لِاَنَّهَا تَرْجِعُ بِذٰلِكَ اِلٰى حَالٍ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ الرَّهْنِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاَمَةَ الرَّهْنَ لَيْسَ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَطَاَهَا وَلِلْمُرْتَهِنِ مَنْعُهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَهِنُ يَمْنَعُ الرَّاهِنَ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنْ وَطْيِهَا كَانَ لَهُ اَيْضًا اَنْ يَمْنَعَهُ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنْ اسْتِخْدَامِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

ممانعت بھی شامل ہوگئی جس کے ذریعے خرچ کرنے والا تھنوں میں دودھ کا مالک ہو جائے یہ خرچ کسی مقدار پر موقوف نہیں اسی طرح دودھ کی مقدار بھی معین نہیں تو سود کے منسوخ ہونے سے مرتہن سے اس نفقہ کا وجوب اٹھ گیا جو ان منافع کے عوض ہوتا ہے جو اسے اس خرچ کے سبب حاصل ہوتے ہیں اور اس دودھ کے سبب (نفقہ لازم ہوتا تھا) جسے وہ دوہتا اور پیتا ہے۔

جو شخص اسے راھن کی طرف پھیرتا ہے اور اس کے لیے رہن کا استعمال جائز قرار دیتا ہے اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا راہن کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس ایک ایسا جانور رہن رکھے جس پر وہ خود سوار ہو، تو اس (قائل) کو لازماً کہنا پڑے گا کہ وہ ایسا نہیں کرسکتا (یعنی جس سواری پر سوار ہے اسے رہن نہیں رکھ سکتا) تو اس سے کہا جائے گا کہ جب رہن اس کے بغیر نہیں ہو سکتی کہ اس (مرہون) اور مرتہن کے درمیان تنہائی کر دی جائے اور وہ اس پر قبضہ کر لے اس طرح وہ مرتہن کے قبضہ میں آجائے گی راھن کے پاس نہیں رہے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پس وہ رہن ہو جس پر قبضہ کیا گیا ہو" تو وہ کہے گا "ہاں" (یہی صحیح ہے) تو اس سے کہا جائے گا کہ جب آغاز میں ایسی چیز کا رہن ہونا صحیح نہیں جس پر راھن سوار ہو تو مرتہن کے قبضہ میں آنے کے بعد مرہون میں یہ بات کیسے صحیح ہوگی (یعنی راہن کا تصرف صحیح نہ ہوگا) کیونکہ مرہون چیز پر قبضہ کا ہمیشہ پایا جانا ضروری ہے کیونکہ رہن کا مطلب یہ ہے کہ مرتہن قرض کے بدلے میں مرہون چیز کو اپنے پاس روک رکھے اور اس صورت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو راہن کو مرہونہ لونڈی سے ہم بستری سے روکتی ہے کیونکہ اس وجہ سے (ہم بستری سے) وہ اس حالت کی طرف لوٹ جائے گی جو رہن میں ابتداءً جائز نہیں دوسری دلیل یہ ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ مرہونہ لونڈی سے راہن جماع نہیں کر سکتا اور مرتہن اسے روک سکتا ہے

marfat.com

۳۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ۔

تو جس طرح مرتہن رہن کی وجہ سے راھن کو وطی سے روک سکتا ہے اسی طرح وہ حق رہن کی وجہ سے خدمت لینے سے بھی روک سکتا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت اسماعیل بن ابی خالد حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مرہون چیز سے کچھ بھی نفع حاصل نہ کیا جائے۔

۳۹۔ فَهٰذَا الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ اَنْ يَكُوْنَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ هُوَ بِخِلَافِهٖ وَلَمْ يَثْبُتِ النَّسْخُ عِنْدَهٗ فَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ صَارَ مُتَّهَمًا فِيْ رَأْيِهٖ وَاِذَا كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رَأْيِهٖ كَذٰلِكَ كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رِوَايَتِهٖ وَاِذَا ثَبَتَتْ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ ثَبَتَ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ تَرْكِ خِلَافِهَا وَاِنْ وَجَبَ سُقُوْطُ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ وَجَبَ سُقُوْطُ الْاٰخَرِ وَالْمُحْتَجُّ عَلَيْنَا بِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا يَقُوْلُ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهُوَ اَعْلَمُ بِتَاوِيْلِهٖ فَكَانَ يَجِيْءُ عَلٰى اَصْلِهٖ وَيَلْزَمُهٗ فِيْ قَوْلِهٖ اَنْ يَقُوْلَ لَمَّا قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى نَسْخِهٖ۔

حضرت شعبی یہ بات فرماتے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو کیا یہ جائز ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کریں پھر وہ اس کے خلاف فرمائیں حالانکہ ان کے نزدیک نسخ ثابت نہیں ہے اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو ان کی رائے کے سلسلے میں تہمت آتی اور جب رائے کے سلسلے میں ان پر تہمت آتی تو ان کی روایت بھی تہمت کی زد میں آتی اور جب ان کے لیے روایت میں عدالت ثابت ہے تو اس کے خلاف کو چھوڑنے میں بھی ان کی عدالت ثابت ہوگی اگر ان دونوں باتوں میں سے ایک کو ساقط کرنا واجب ہے تو دوسری کا سقوط بھی واجب ہے۔ جو شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہمارے خلاف استدلال کرتا ہے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام سے حدیث روایت کی ہے وہ اس کے مفہوم کو زیادہ جانتا ہے تو وہ اپنی اصل پر آتا ہے اپنے قول کے مطابق اس پر حضرت شعبی کے قول کا قائل ہونا لازم ہے اور وہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضور علیہ السلام سے مروی روایت کے خلاف ہے تو یہ اس (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت) کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔

marfat.com

بَابُ ۲۵۳ الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ كَيْفَ حُكْمُهُ

۴۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا وَيُونُسَ وَابْنَ اَبِي ذِئْبٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَائِلٌ فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّهْنَ لَا يَضِيْعُ بِالدَّيْنِ وَاَنَّ لِصَاحِبِهٖ غُنْمَهُ وَهُوَ سَلَامَتُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ وَهُوَ غُرْمُ الدَّيْنِ بَعْدَ ضِيَاعِ الرَّهْنِ وَهٰذَا تَاْوِيْلٌ قَدْ اَنْكَرَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيْعًا بِاللُّغَةِ وَزَعَمُوْا اَنْ لَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُمْ وَالَّذِيْ حَمَلَنَا عَلٰى اَنْ نَاْتِيَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا احْتِجَاجُ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمُسْنَدِ بِهٖ عَلَيْنَا وَدَعْوَاهُ اَنَّا خَالَفْنَاهُ وَقَدْ كَانَ يَلْزَمُهُ عَلٰى اَصْلِهٖ لَوْ اَنْصَفَ خَصْمَهُ اَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمِثْلِ هٰذَا اِذَا كَانَ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَا يَقُوْمُ الْحُجَّةُ عِنْدَهُ بِالْمُنْقَطِعِ۔

باب ۲۵۳ مرتہن کے پاس مرہون کا ہلاک ہونا

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رھن رکھی ہوئی چیز بند نہ کی جائے۔ یونس بن یزید فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے فرمایا حضرت ابن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ رھن رکھی ہوئی چیز کا نفع اس کے مالک کے لیے ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے۔

حضرت عطا اور سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رھن کو بند نہ کیا جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوئی قائل کہتا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رھن کو بند نہ کیا جائے اس کے مالک کے لیے اس کا نفع ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ رھن قرض کے بدلے ضائع نہیں ہوتی اور اس کے مالک کے لیے اس کا نفع ہے اور وہ اس (مرہون) کا سلامت رہنا ہے اور اس پر اس کا تاوان ہے"، کا مطلب یہ ہے کہ مرہون کے ضائع ہونے کے بعد اس پر قرض کا تاوان ہوگا۔ تمام اہل لغت نے اس تاویل کا انکار کیا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ ان کے نزدیک اس معنی کی کوئی صورت نہیں۔ اگرچہ یہ حدیث منقطع ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس کے لانے پر اس لیے مجبور ہوئے ہیں کہ ہمارے مخالف نے اسی سے ہمارے خلاف استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے اس حدیث کی مخالفت کی ہے حالانکہ اگر وہ اپنے مخالف سے انصاف کرتا تو خود اپنے قاعدے کے مطابق اس حدیث سے استدلال نہ کرتا

marfat.com

فَإِنْ قَالَ إِنَّمَا قَبِلْتُهُ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لِأَنَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُنْقَطِعُ سَعِيدٍ يَقُومُ مَقَامَ الْمُتَّصِلِ قِيلَ لَهُ وَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تَخُصَّ سَعِيدًا هٰذَا وَتَمْنَعَ مِنْهُ مِثْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ أَبِي سَلَمَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَعُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَأَمْثَالِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَالْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ فِي عَصْرِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ سَائِرِ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَمَنْ كَانَ فَوْقَهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُولٰى مِنَ التَّابِعِينَ مِثْلَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ وَعُبَيْدَةَ وَشُرَيْحٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَئِنْ كَانَ هٰذَا لَكَ مُطْلَقًا فِي سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَإِنَّهُ مُطْلَقٌ لِغَيْرِكَ فِيمَنْ ذَكَرْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرُكَ مَمْنُوعًا مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ مَمْنُوعٌ مِنْ مِثْلِهِ لِأَنَّ هٰذَا تَحَكُّمٌ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْكُمَ فِي دِينِ اللّٰهِ بِالتَّحَكُّمِ

کیونکہ یہ منقطع ہے اور اس کے نزدیک منقطع حدیث حجت نہیں بن سکتی اگر وہ کہے کہ ہم نے منقطع ہونے کے باوجود اسے اس لیے قبول کیا ہے کہ یہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت سعید کی منقطع حدیث، متصل کے قائم مقام ہے۔

تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ تمہیں کس نے اس بات کی اجازت دی کہ تم یہ بات حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص کرتے ہو اور ان جیسے اہل مدینہ مثلاً، ابوسلمہ، قاسم، سالم، عروہ اور سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے ایسی حدیث کا انکار کرتے ہو اور ان جیسے دوسرے اہل مدینہ سے بھی نہیں تسلیم کرتے اہل کوفہ سے حضرت شعبی اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ اہل بصرہ سے حضرت حسن اور ابن سیرین اور ان جیسی دوسری شخصیات رحمہم اللہ سے تسلیم نہیں کرتے اسی طرح اس مذکورہ زمانے میں تمام شہروں کے فقہاء کرام اور جو ان سے اوپر درجہ کے لوگ تابعین کے پہلے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے حضرت علقمہ، حضرت اسود، حضرت عمرو بن شرجیل حضرت عبیدہ اور حضرت شریح رحمہم اللہ، اگر یہ بات تمہارے لیے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مطلقاً درست ہے تو تمہارے غیر کے لیے ان مذکورہ حضرات کی روایت بھی مطلقاً درست ہوئی اور اگر تمہارے غیر سے یہ بات جائز نہیں تو تمہیں بھی اس جیسی بات کی اجازت نہیں کیونکہ یہ تو ہٹ دھرمی ہے اور کسی شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کے دین میں ہٹ دھرمی کی اجازت نہیں۔

وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَأْوِيلِ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَا ذَكَرْتَ

اہل علم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے بارے میں تمہاری بیان کردہ تاویل سے ہٹ کر تاویل کی ہے۔

---

۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِيمَا أَعْلَمُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَقَدْ دَخَلَ فِيمَا كَانَ أَجَازَهُ لِي قَالَ ثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس نے ایک شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی اور اس سے کچھ درہم لیے اور کہا کہ اگر میں تمہارا حق

رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰی رَجُلٍ رَهْنًا وَاَخَذَ مِنْهُ دَرَاهِمَ وَقَالَ اِنْ جِئْتُكَ بِحَقِّكَ اِلٰی كَذَا وَكَذَا وَاِلَّا فَالرَّهْنُ لَكَ بِحَقِّكَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ فَجَعَلَهُ جَوَابًا لِمَسْأَلَتِهٖ۔

فلاں مدت تک لا دوں تو ٹھیک ہے ورنہ تیرے حق کے بدلے میں رہن تمہارے لیے ہے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا رہن بند نہیں ہوتی حضرت ابو عبید فرماتے ہیں انہوں نے اسے سوال کا جواب قرار دیا۔

۴۳۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ طَاؤُسٍ نَحْوٌ مِّنْ هٰذَا بَلَغَنِیْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا كَانَا يُفَسِّرَانِهٖ عَلٰی هٰذَا التَّفْسِيْرِ۔

حضرت مالک بن انس اور سفیان بن سعید رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ وہ دونوں اس کی یہی تفسیر کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت یونس بن عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں ہمیں ابن وهب نے حضرت مالک بن انس سے روایت کرتے ہوئے اسی بات کی خبر دی ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَغْلَقُ الرَّهْنُ

حضرت زہری سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رہن کو بند نہ کیا جائے۔

فَبِذٰلِكَ يُمْنَعُ صَاحِبُ الرَّهْنِ اَنْ يَّبْتَاعَهُ مِنَ الَّذِیْ رَهَنَهُ عِنْدَهُ حَتّٰی يُبَاعَ مِنْ غَيْرِهٖ فَذَهَبَ الزُّهْرِیُّ اَيْضًا فِیْ ذٰلِكَ الْغَلْقِ اِلٰی اَنَّهُ فِی الْبَيْعِ لَا فِی الضِّيَاعِ فَهٰؤُلَاءِ الْمُتَقَدِّمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ بِمَا ذَكَرْنَا۔

تو اس وجہ سے حضور علیہ السلام نے مرتہن کو منع فرمایا کہ وہ راہن سے وہ چیز خریدے جو اس نے اس کے پاس رہن رکھی ہے حتیٰ کہ پہلے دوسرے آدمی پر فروخت کی جائے تو حضرت زہری اس طرف گئے ہیں کہ یہ بند رکھنا بیع میں ہے ہلاک ہو جانے کے بارے میں نہیں تو یہ متقدمین وہی بات کہتے ہیں جو ہم نے ذکر کی ہے۔

۴۵۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا ارْتَهَنَ فَرَسًا فَمَاتَ الْفَرَسُ فِیْ يَدِ الْمُرْتَهِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ حَقُّكَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک شخص نے گھوڑا رہن کے طور پر لیا وہ مرتہن کے ہاتھ میں مر گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا حق (قرض) جاتا رہا۔

فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ

تو حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد گرامی اس بات پر دلالت

marfat.com

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بُطْلَانِ الدَّيْنِ بِضَيَاعِ الرَّهْنِ فَإِنْ قَالَ هٰذَا مُنْقَطِعٌ قِيلَ لَهُ وَالَّذِي تَأَوَّلْتَهُ أَيْضًا مُنْقَطِعٌ فَإِنْ كَانَ الْمُنْقَطِعُ حُجَّةً لَكَ عَلَيْنَا فَالْمُنْقَطِعُ أَيْضًا حُجَّةٌ لَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

کرتا ہے کہ رہن کے ہلاک ہونے سے قرض باطل ہوجاتا ہے ——— اگر وہ کہے کہ یہ حدیث منقطع ہے تو (جواباً) اسے کہا جائے گا کہ جو معنیٰ تم نے کیا ہے وہ بھی تو منقطع ہے اگر حدیث منقطع ہمارے خلاف تمہاری دلیل بن سکتی ہے تو وہ تمہارے خلاف ہماری دلیل بھی تو بن سکتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات دوسری طرح بھی مروی ہے جو اس کے موافق ہے۔

۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ فُقَهَائِنَا الَّذِينَ يُنْتَهٰى إِلَى قَوْلِهِمْ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي مَشْيَخَةٍ مِنْ نُظَرَائِهِمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ فَذَكَرَ جَمِيعَ مَا جَمَعَ مِنْ أَقَاوِيلِهِمْ فِي كِتَابِهِ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّهُمْ قَالُوا الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ إِذَا هَلَكَ وَعُمِّيَتْ قِيمَتُهُ وَيَرْفَعُ ذٰلِكَ مِنْهُمُ الثِّقَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوالزناد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جن فقہاء کو میں نے پایا کہ ان کے قول پر انتہاء کی جاتی ہے ان میں حضرت سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، خارجہ بن زید اور عبیداللہ بن عبداللہ اپنے ساتھیوں کی نسبت زیادہ فقیہ، اہل صلاح اور فضیلت والے ہیں پھر ان تمام کے اقوال اپنی کتاب میں اس طرح ذکر کیئے وہ فرماتے ہیں جب مرہون چیز ہلاک ہوجائے اس کی قیمت مجہول ہو تو وہ اس کے مقابلے میں ہے جس کے بدلے وہ رہن رکھی گئی ہے ان میں سے قابل اعتماد لوگ اس حدیث کو حضور علیہ السلام تک اٹھاتے ہیں (مرفوعاً بیان کرتے ہیں)

۴۷ - فَهٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْمَدِينَةِ وَفُقَهَاؤُهَا يَقُولُونَ إِنَّ الرَّهْنَ يَهْلِكُ بِمَا فِيهِ وَيَرْفَعُهُ الثِّقَةُ مِنْهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُمْ مَا حَكَاهُ فَهُوَ حُجَّةٌ لِأَنَّهُ فَقِيهٌ إِمَامٌ ثُمَّ قَوْلُهُمْ جَمِيعًا بِذٰلِكَ وَإِجْمَاعُهُمْ عَلَيْهِ فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ صِحَّةُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ الْمَأْخُوذُ عَنْهُ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ

تو یہ لوگ مدینہ طیبہ کے ائمہ اور فقہاء میں سے ہیں یہ بتاتے ہیں کہ رہن اس چیز کے مقابلے میں ہلاک ہوگی جس کے بدلے میں اسے رکھا گیا ہے اور ثقہ حضرات اسے حضور علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں تو ان میں سے جو بھی کچھ بات نقل کرے وہ حجت ہے کیونکہ وہ فقیہ اور امام ہے پھر ان سب کے قول اور اجماع سے اس کا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے صحیح ہونا ثابت ہوگیا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ماخوذ ہے کہ رہن کو بند نہ کیا جائے۔

۴۸ - وَقَدْ زَعَمَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا أَنَّ مَنْ رَوٰى

ہمارے اس مخالف نے یہ خیال کرلیا کہ جو شخص کسی

marfat.com

حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهُوَ اَعْلَمُ بِتَاوِيْلِهٖ حَتّٰى قَالَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِىْ رَوَاهُ سَيْفٌ لَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ عَمْرٌو فِى الْاَمْوَالِ

حدیث کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے وہی اس کے مفہوم کو زیادہ جانتا ہے حتی کہ اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جو ہم سے سیف نے بیان کی انہوں نے قیس بن سعد سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا حضرت عمرو نے فرمایا کہ اموال کے بارے میں فیصلہ فرمایا۔

فَجَعَلَ هُوَ قَوْلَ عَمْرٍو فِىْ هٰذَا حُجَّةً وَّدَلِيْلًا لَّهٗ اَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ فِى الْاَمْوَالِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ فَلَئِنْ كَانَ قَوْلُ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ هٰذَا تَاوِيْلُهٗ يَجِبُ بِهٖ حُجَّةً فَاِنَّ قَوْلَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا وَتَاوِيْلَهٗ فِيْمَا رُوِىَ اَحْرٰى اَنْ يَّكُوْنَ حُجَّةً وَهٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا قَدْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ بِالْاِتِّبَاعِ فَعَمَّنْ اَخَذَ قَوْلَهٗ هٰذَا وَمَنْ اِمَامُهٗ فِيْهِ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهٗ وَعَنْ تَابِعِىْ اَصْحَابِهٖ خِلَافَهٗ اَيْضًا **وَقَدْ** رُوِىَ عَنْ اَئِمَّةِ اَصْحَابِهٖ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

تو اس (مخالف) نے حضرت عمرو کے قول کو حجت قرار دیا اور اس بات کی دلیل بنایا کہ یہ حکم صرف اموال میں ہے دیگر اشیاء میں نہیں ہے اگر حضرت عمرو بن دینار کا یہ قول اس حدیث کے معنی میں لازماً حجت ہے تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ مفہوم جو ہم نے ذکر کیا ہے وہ حجت بننے کے زیادہ لائق ہے ہمارے اس مخالف نے گمان کیا کہ وہ پیروی کر رہا ہے تو اس نے یہ قول کس سے لیا ہے اور اس سلسلے میں اس کا امام کون ہے — اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے اسی طرح تابعین عظام سے بھی اس کے خلاف مروی ہے صحابہ کرام میں سے ائمہ حضرات سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۴۹۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ عَوَامٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِى الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيْعُ قَالَ اِنْ كَانَ بِاَقَلَّ رَدُّوْا عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ بِاَفْضَلَ فَهُوَ اَمِيْنٌ فِى الْفَضْلِ۔

حضرت عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جو رہن حاصل کر کے ضائع کرتا ہے فرمایا اگر وہ کم مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ اسے (راہن کو) باقی مال دیں اور اگر زیادہ مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ زائد میں امین ہے۔

۵۰۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى التَّغْلِبِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِذَا رَهَنَ الرَّجُلُ رَهْنًا فَقَالَ لَهُ الْمُعْطِىْ لَا اَقْبَلُهٗ اِلَّا بِاَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيْكَ

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کے پاس رہن رکھے اور قرض دینے والا اس سے کہے کہ میں اسے قبول نہیں کرتا مگر اس سے زیادہ کے ساتھ، جو میں نے تمہیں دیا (یعنی رہن، قرض کے مقابلے میں فرمایا مالیت پر مشتمل ہو) پھر

marfat.com

فَضَاعَ رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ وَإِنْ رَهَنَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ مِمَّا أَعْطَى بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنَ الرَّاهِنِ فَضَاعَ فَهُوَ فَهُوَ بِمَا فِيْهِ ـ

۵۱ ـ **حَدَّثَنَا** نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا كَانَ فِي الرَّهْنِ فَضْلٌ فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَهُوَ بِمَا فِيْهِ وَإِنْ لَمْ تُصِبْهُ جَائِحَةٌ وَاتُّهِمَ فَإِنَّهُ يَرُدُّ الْفَضْلَ ـ

۵۲ ـ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَخَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الرَّهْنِ يَتَرَادَّانِ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ جَمِيْعًا فَإِنْ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ بَرِئَ ـ

فَهٰذَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَجْمَعَا أَنَّ الرَّهْنَ الَّذِيْ قِيْمَتُهُ مِقْدَارُ الدَّيْنِ تَضِيْعُ بِالدَّيْنِ وَإِنَّمَا اخْتَلَفَا فِيْمَا زَادَ مِنْ قِيْمَةِ الرَّهْنِ عَلَى مِقْدَارِ الدَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ أَمَانَةٌ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ نَصْرِ بْنِ مَرْزُوْقٍ وَأَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ ـ

۵۳ ـ **وَقَدْ** رُوِيَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ وَشُرَيْحٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ وَشُرَيْحًا قَالَا الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ ـ

۵۴ ـ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ ذَهَبَتِ الرِّهَانُ بِمَا فِيْهَا ـ

وہ ضائع ہو جائے تو زائد رقم لوٹائے اور اگر وہ رہن رکھے اور مرہون اس قرض سے زائد مالیت کی ہو اور راہن اپنی مرضی سے دے پھر وہ ضائع ہو جائے تو وہ قرض کے بدلے میں ہی ہوگی ۔

حضرت خلاس یعنی ابن عمرو سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر رہن میں (قرض سے) زیادہ (مالیت) ہو پھر اسے کوئی ہلاکت پہنچ جائے تو وہ اپنے عوض کے مقابلے میں ہوگی اور اگر ہلاکت نہ پہنچے بلکہ تہمت لگائی گئی تو وہ زائد کو لوٹائے گا ۔

حضرت حسن اور خلاس بن عمرو سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رہن کے بارے میں فرمایا کہ وہ دونوں (راہن و مرتہن) اضافہ اور نقصان دونوں کو ایک دوسرے کی طرف لوٹائیں اور اگر ہلاک ہو جائے تو وہ (مقروض) بری الذمہ ہو جائے گا ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما ہیں جو اس بات پر متفق ہیں کہ جس مرہون چیز کی قیمت قرض کے برابر ہو وہ قرض کے بدلے میں ہلاک ہوگی ان کا اختلاف اس صورت میں ہے جب رہن کی مقدار قرض کی مقدار سے زیادہ ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ امانت ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بات فرماتے ہیں جو ہم نے نصر بن مرزوق اور احمد بن داؤد کی روایت میں ان سے نقل کی ہے ۔

حضرت حسن اور حضرت شریح رضی اللہ عنہما سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت حسن اور حضرت شریح رضی اللہ عنہما نے فرمایا رہن اس چیز کے عوض ہے جس کے مقابلے میں ہے ۔

حضرت ابوحصین فرماتے ہیں میں نے حضرت شریح سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رہن اس چیز کے مقابلے میں چلی گئی جس میں وہ رہن تھی

marfat.com

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ جَابَانَ قَالَ رَهَنْتُ حُلِيًّا وَكَانَ اَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ فَضَاعَ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ

حضرت عیسیٰ بن جابان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے زیور رھن رکھا اور وہ اس چیز کے مقابلے میں زیادہ تھا جس میں وہ رہن رکھا گیا پھر وہ ضائع ہو گیا وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت شریح کے پاس لے کر گئے تو انہوں نے فرمایا رہن اس چیز کے بدلے میں ہے جس میں اسے رھن رکھا گیا۔

فَهٰذَا الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ قَدْ اَبَيَا الرَّهْنَ يُبْطِلُ ذِهَابُهُ الدَّيْنَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ۔

تو یہ حضرت حسن اور شریح ہیں جن کا مذہب یہ ہے کہ رہن کا ہلاک ہونا قرض کو باطل کر دیتا ہے حضرت ابراہیم نخعی سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِيْ يَدَيِ الْمُرْتَهِنِ اِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ وَالدَّيْنُ سَوَاءً ضَاعَ بِالدَّيْنِ وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ اَقَلَّ مِنَ الدَّيْنِ رُدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلُ وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ اَكْثَرَ مِنَ الدَّيْنِ فَهُوَ اَمِيْنٌ فِي الْفَضْلِ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس رہن کے بارے میں جو مرتہن کے پاس ہلاک ہو جائے فرمایا کہ اگر اس کی قیمت اور قرض برابر برابر ہوں تو وہ قرض کے بدلے ہلاک ہو گی اور اگر اس کی قیمت، قرض سے کم ہو تو زائد کو لوٹایا جائے گا اگر اس کی قیمت قرض سے زیادہ ہو تو وہ (مرتہن) زائد میں امین ہو گا۔

۵۶۔ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ رَهَنَ رَجُلًا جَارِيَةً فَهَلَكَتْ قَالَ هِيَ بِحَقِّ الْمُرْتَهِنِ۔

حضرت عطا بن ابی رباح سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت ابن جریج سے روایت ہے وہ حضرت عطاء سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی دوسرے کے پاس ایک لونڈی رہن رکھی پھر وہ ہلاک ہو گئی تو انہوں نے فرمایا وہ مرتہن کے حق کے بدلے میں ہے (یعنی قرض کے بدلے میں ہے)

۵۷۔ فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ بِهٰذَا وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ فَهٰذَا اَيْضًا حُجَّةٌ عَلٰى مُخَالِفِنَا اِذْ كَانَ مِنْ اَصْلِهِ اَنَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَاْوِيْلُهُ فِيْهِ حُجَّةٌ فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَخَالَفَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَمَنْ اِمَامُهُ فِيْ هٰذَا وَبِمَنْ

تو یہ حضرت عطاء ہیں جو یہ بات فرما رہے ہیں اور ہم نے ان ہی کے واسطے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے تو یہ بھی ہمارے مخالف پر حجت ہے کیونکہ اس (مخالف) کا ضابطہ یہ ہے کہ جو شخص حضور علیہ السلام سے حدیث روایت کرے تو اس کا بیان کردہ مفہوم ہی حجت ہو گا تو اس نے اس باب میں اس ضابطہ کی پوری مخالفت کی اور جس کو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے اور ان تابعین سے روایت کیا جن

marfat.com

اقتدی بہ -

ثم النظر فی ھذا ایضا یدفع ما قال وما ذھب الیہ اذ جعل الرھن امانۃ یضیع بغیر شیء وقد اجمعوا ان الامانات لربھا ان یاخذھا وحرام علی المرتھن منعہ منھا والرھن مخالف لذلک اذا کان للمرتھن حبسہ ومنع مالکہ منہ حتی یستوفی دینہ فخرج بذلک حکمہ من حکم الامانات ورأینا الاشیاء المغصوبۃ حرام علی الغاصبین حبسھا وحلال للمغصوبین منھم اخذھا والرھن لیس کذلک لان المرتھن حلال لہ حبس الرھن ومنع الراھن منہ حتی یستوفی منہ دینہ ورأینا العواری للمستعیر الانتفاع بھا وللمعیر اخذھا منہ متی احب والرھن لیس کذلک لان المرتھن حرام علیہ استعمال الرھن ولیس للراھن اخذہ منہ حتی یوفیہ دینہ فبان حکم الرھن عن حکم الودائع والمغصوب والعواری وثبت ان حکمہ بخلاف حکم ذلک کلہ وقد اجمعوا ان للمرتھن حبسہ حتی یستوفی الدین وحلال للراھن اخذہ اذا بریٔ من الدین فلما کان حبس الرھن مضمنا بحبس الدین وسقوط حبسہ مضمنا بسقوط حبس الدین کان کذلک ایضا ثبوت الدین مضمنا بثبوت الرھن فما کان الرھن ثابتا فالدین ثابت ومتی کان الرھن غیر ثابت فالدین غیر ثابت وکذلک رأینا المبیع فی قولنا وقول ھذا المخالف لنا للبائع حبسہ بالثمن ومتی ضاع فی یدہ ضاع بالثمن **فالنظر** علی ما اجتمعنا علیہ نحن وھو من ھذا ان یکون

کا ہم نے ذکر کیا ان سب کی مخالفت کی تو اس سلسلے میں کون اس کا امام ہے یا اس نے کس کی پیروی کی۔

پھر قیاس بھی اس کی مذہب کی نفی کرتا ہے کیونکہ اس نے رہن کو امانت قرار دیا اور یہ کہ وہ کسی عوض کے بغیر ضائع ہو جاتی ہے حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امانتوں کے مالک کو ان کے لینے کا حق ہے اور مرتہن پر حرام ہے کہ وہ مالک کو اس کے لینے سے روکے جب کہ حکم رہن اس کے خلاف ہے کیونکہ مرتہن کو اسے اپنے پاس روک رکھنے اور مالک کو واپس لینے سے اس وقت تک روکنے کا حق ہے جب تک وہ قرض وصول نہ کرے اس سے رہن کا حکم، امانتوں کے حکم سے خارج ہو گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ مغصوبہ اشیاء کو غاصب روک نہیں سکتے اور جن سے وہ غصب کی گئی ہیں رہن واپس لینے کا حق ہے جب رہن کا حکم یہ نہیں ہے کیونکہ مرتہن کے لیے رہن کو روک رکھنا اور راہن کو باز رکھنا اس وقت تک جائز ہے جب تک وہ اپنا قرض وصول نہ کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ادھار لینے والا ادھار لی ہوئی اشیاء سے نفع اٹھا سکتا ہے جب کہ رہن کا یہ حکم نہیں ہے کیونکہ مرتہن پر مرہون مال سے نفع اٹھانا حرام ہے اور راہن جب تک قرض ادا نہ کرے واپس نہیں لے سکتا پس رہن کا حکم امانتوں غصب شدہ اشیاء اور ادھار لی ہوئی اشیاء کے حکم سے مختلف ہے اور ثابت ہوا کہ اس کا حکم ان سب کے حکم سے الگ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ مرتہن، قرض کی وصولی تک رہن کو روک سکتا ہے اور راہن کے لیے جائز ہے کہ قرض کی ادائیگی کے بعد اسے واپس لے تو جب رہن کو روکنا قرض کو روکنے سے مشروط ہے اور اس کو روکنے کا اختتام، قرض کی رکاوٹ ختم کرنے سے مشروط ہے تو قرض کا ثبوت بھی، رہن کے ثبوت سے مشروط ہوگا تو جب تک

marfat.com

الرَّهْنُ كَذٰلِكَ وَاَنْ يَكُوْنَ ضَيَاعُهٗ يُبْطِلُ الدَّيْنَ كَمَا كَانَ ضَيَاعُ الْمَبِيْعِ يُبْطِلُ الثَّمَنَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ذَهَبُوْا فِي الرَّهْنِ اِلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

رہن کا ثبوت ہوگا قرض بھی ثابت ہوگا جب رہن ثابت نہیں ہوگا تو قرض بھی ثابت نہ ہوگا اسی طرح ہم نے بیع کو دیکھا کہ ہمارے اور ہمارے مخالف دونوں کے قول کے مطابق وہ قیمت کی وصولی کے لیے روکا جا سکتا ہے اور جب وہ بائع کے ہاتھ میں ہلاک ہوگا تو قیمت کے عوض ہلاک ہوگا جس بات پر ہم اور ہمارا مخالف متفق ہیں اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ رہن کا حکم بھی یہی ہو اس کا ضائع ہونا قرض کو باطل کر دے جس طرح بیع کا ضائع ہونا قیمت کو باطل کر دیتا ہے اس باب میں قیاس یہی ہے البتہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے اس باب میں وہ راستہ اختیار کیا ہے جو ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

۵۸ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْغَصَبِ فَقَالُوْا رَأَيْنَا الْاَشْيَاءَ الْمَغْصُوْبَةَ لَا يُوْجِبُ ضَيَاعُهَا عَلٰى مَنْ غَصَبَهَا اَكْثَرَ مِنْ ضَمَانِ قِيْمَتِهَا وَغَصْبُهَا حَرَامٌ قَالُوْا فَالْاَشْيَاءُ الْمَرْهُوْنَةُ الَّتِيْ قَدْ ثَبَتَ اَنَّهَا مَضْمُوْنَةٌ اَحْرٰى اَنْ لَا يَجِبُ بِضَمَانِهَا عَلٰى مَنْ قَدْ ضَمِنَهَا اَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ قِيْمَتِهَا وَكَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ اِلٰى اَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعِ يُرِيْدُوْنَ اِذَا بِيْعَ الرَّهْنُ بِثَمَنٍ فِيْهِ نَقْصٌ عَنِ الدَّيْنِ غَرِمَ لِلْمُرْتَهِنِ ذٰلِكَ النَّقْصَ وَهُوَ غُرْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ وَاِذَا بِيْعَ بِفَضْلٍ عَنِ الدَّيْنِ اَخَذَ الرَّاهِنُ ذٰلِكَ الْفَضْلَ وَهُوَ غُنْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس بات سے استدلال کیا کہ غصب کے سلسلے میں جس پر سب متفق ہیں وہ فرماتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ غصب کی ہوئی اشیاء کو غاصب ضائع کر دے تو ان کی قیمت سے زیادہ تاوان لازم نہیں آتا حالانکہ غصب حرام ہے وہ فرماتے ہیں اسی طرح جو چیزیں رہن رکھی گئی ہوں اور ثابت ہو گیا کہ ان کا تاوان ہوتا ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ جس پر ان کی ضمان لازم ہو ان کی قیمت سے زیادہ لازم نہ ہو وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول کہ راہن پر اس کا نفع ہے اور اس پر اس کا تاوان ہے کہ تفسیر یوں کرتے ہیں کہ یہ بیع کے بارے میں ہے ان کی مراد یہ ہے کہ اگر مرہون کو اتنی قیمت پر بیچا جائے جو قرض سے کم ہو تو مرتہن پر اس کا تاوان ہوگا حدیث شریف میں جس تاوان کا ذکر ہے وہ یہی ہے اور اگر قرض سے زائد رقم پر بیچا جائے تو راہن یہ اضافہ وصول کرے گا اور یہ اس کا منافع ہے جو حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

marfat.com

كِتَابُ الْمُزَارِعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ

باب ۲۵۴ مزارعت اور مساقات کا بیان

۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَنَ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ بْنُ الْفَضْلِ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارِعَةِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا (۱)

---

۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَتَرَكْنَاهَا۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم مخابرہ کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک حضرت رافع بن خدیج نے خیال ظاہر فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

۶۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زمین کو کرایہ پر دیتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے چنانچہ انہوں نے ان سے ملاقات کی اور فرمایا اے ابن خدیج! آپ زمین کے کرایہ کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے اپنے دونوں چچوں سے سنا اور وہ دونوں بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ گھر والوں سے بیان کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا حضرت عبد اللہ

---

(۱) بٹائی پر زمین دینا مزارعت ہے اور درختوں کو پانی دینا کہ پھل تقسیم کرلیں گے مساقات کہلاتا ہے (ہزاروی)

marfat.com

اَنَّ الْاَرْضَ کَانَتْ تُکْرٰی عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَحْدَثَ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ عَلِمَهٗ فَتَرَكَ کِرَاءَ الْاَرْضِ۔

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے علم تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام نے کوئی نیا حکم نہ فرمایا ہو جس کا انہیں علم نہ ہو لہٰذا انہوں نے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْحَقْلِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِلْحَکَمِ مَا الْحَقْلُ قَالَ اَنْ تُکْرٰی الْاَرْضُ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَرَاهُ اَنَا قَالَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حقل سے منع فرمایا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم سے پوچھا حقل کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا زمین کو کرایہ پر دینا حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تہائی اور چوتھائی کے بدلے۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ نَبِیِّ اللّٰهِ اَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیُزْرِعْهَا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا جس میں ہمارے لیے نفع تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہمارے لیے زیادہ نافع ہے آپ نے فرمایا جس شخص کی زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا (دوسرے سے) کاشت کروائے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِیْسٰی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّبَیْدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اُسَیْدُ ابْنُ اَخِیْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْیَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْیُزْرِعْهَا اَخَاهُ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے رافع بن خدیج کے بھتیجے اسید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا اسے چاہئے کہ وہ کاشت کرے اگر اس سے عاجز ہو تو اپنے بھائی سے کاشت کروائے۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اَخَذْتُ بِیَدِ طَاوٗسٍ حَتّٰی اَدْخَلْتُهٗ عَلَی ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت عبدالکریم جزری، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس کا ہاتھ پکڑا یہاں تک ان کو حضرت رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس لے گیا انہوں نے بواسطہ اپنے والد، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع

marfat.com

اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ فَاَبٰى طَاؤُسٌ وَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

فرمایا تو حضرت طاؤس نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهٗ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ اَخَاهُ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ مِنْهَا وَرَجُلٌ اِكْتَرٰى بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور فرمایا تین شخص کاشت کر سکتے ہیں جو زمین کا مالک ہے وہ کاشت کرے جس کو اس کے بھائی نے زمین بطور عطیہ دی وہ کاشت کرے اور وہ شخص جو سونے یا چاندی کے بدلے کرایہ پر حاصل کرے۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو نعیم اور معلی بن منصور فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوالاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُوَيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَلَا بِالرُّبُعِ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے تہائی یا چوتھائی اور مقرر غلہ کے بدلے کرایہ پر نہ دے۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّهٗ زَرَعَ اَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيْهَا فَسَاَلَهٗ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْاَرْضُ فَقَالَ زَرْعِيْ بِبَذْرِيْ وَعَمَلِيْ لِيَ الشَّطْرُ وَلِبَنِيْ فُلَانٍ الشَّطْرُ فَقَالَ اَرْبَيْتَ فَرُدَّ الْاَرْضَ عَلٰى اَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ۔

حضرت ابن ابی نعم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے زمین میں کاشتکاری کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو وہ زمین کو پانی دے رہے تھے آپ نے پوچھا یہ کھیتی کس کے لیے ہے اور زمین کس کی ہے انہوں نے عرض کیا میری کھیتی ہے میرے بیج اور عمل کی وجہ سے نصف میرا ہے اور نصف فلاں کا ہے، آپ نے فرمایا تم نے سودی کام کیا زمین اس کے مالک کو دو اور اپنا نفع لے لو۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ابو نعیم فرماتے ہیں ہم سے بکر نے بیان کیا انہوں

marfat.com

بُكَيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَافِعٍ مِثْلَهُ۔

نے شعبی سے اور انہوں نے حضرت رافع سے اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِرَافِعٍ اِنَّ لِيْ اَرْضًا اُكْرِيْهَا فَنَهَانِيْ رَافِعٌ وَاُرَاهُ قَالَ لِيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَدَعْهَا وَلَا يُكْرِيْهَا بِشَيْءٍ فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ تَرَكْتُهَا فَلَمْ اَزْرَعْهَا وَلَمْ اُكْرِهَا بِشَيْءٍ فَزَرَعَهَا قَوْمٌ فَوَهَبُوْا لِيْ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اٰخُذُهٗ قَالَ لَا۔

حضرت ابوالنجاشی (رافع کے غلام) فرماتے ہیں میں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میری زمین ہے جسے میں کرایہ پر دیتا ہوں تو حضرت رافع نے مجھے منع کر دیا اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے منع فرمایا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کی زمین ہو تو وہ کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے اگر ایسا نہ کرے تو اسے چھوڑ دے اور کسی چیز کے بدلے کرایہ پر نہ دے انہوں نے عرض کیا بتلائیے اگر میں چھوڑ دوں نہ کاشت کروں اور نہ ہی کرایہ پر دوں کچھ دوسرے لوگ اس میں کاشت کریں اور اس کی سبزی سے کچھ چیز ہبہ کریں تو میں لے لوں؟ انہوں نے فرمایا ”نہیں“۔

۷۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ثابت بن ضحاک نے خبر دی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت علی بن مسہر، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں عبداللہ بن سائب نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ عَلٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ نصف تہائی اور چوتھائی پر انہیں کرایہ

marfat.com

عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يُوَاجِرُونَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْ أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ۔

پر دیتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو روک لے (یعنی کرایہ پر نہ دے)

۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں)

۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ قِيلَ لِعَطَاءٍ هَلْ حَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُوَاجِرْهَا فَقَالَ عَطَاءٌ نَعَمْ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت عطاء سے پوچھا گیا کیا تم سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے اور کرایہ پر نہ دے انہوں نے فرمایا، جی ہاں۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمٰنُ بْنُ مُوسٰى عَطَاءً وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن رجاء فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہمام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا اور میں موجود تھا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مخابرہ کو ترک نہیں کرتا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کا اعلان کیا ہے۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ۔

حضرت یحییٰ بن سلیم طائفی، حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (جنگ کے لیے اعلان کیا جاتا ہے)

marfat.com

۸۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ مَاءٍ اَوْ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يُزْرِعْهَا وَلَا تَبِيْعُوْهَا قَالَ سُلَيْمٌ فَقُلْتُ لَهٗ يَعْنِي الْكِرَاءَ فَقَالَ نَعَمْ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زائد پانی ہو یا زائد زمین ہو وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور اسے مت بیچو حضرت سلیم فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا اس سے کرایہ پر دینا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَكَرِهُوْا بِهَا اِجَارَةَ اَرْضٍ بِجُزْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا وَهٰذِهِ الْاٰثَارُ فَقَدْ جَاءَتْ عَلٰى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَاَمَّا ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ اَيَّ مُزَارَعَةٍ فَاِنْ كَانَتْ هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلٰى جُزْءٍ مَعْلُوْمٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْاَرْضُ فَهٰذَا الَّذِيْ يَخْتَلِفُ فِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْمُحْتَجُّوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمُخَالِفُوْهُمْ وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمُزَارَعَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَخْرُجُ مِمَّا يُزْرَعُ فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْاَرْضِ بِعَيْنِهٖ فَهٰذَا مِمَّا يَجْتَمِعُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا عَلٰى فَسَادِ الْمُزَارَعَةِ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ هٰذَا مَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَادَ مَعْنًى مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ بِعَيْنِهٖ دُوْنَ الْمَعْنَى الْاٰخَرِ وَاَمَّا حَدِيْثُ ثَابِتٍ هٰذَا مَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَادَ مَعْنًى مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ بِعَيْنِهٖ دُوْنَ الْمَعْنَى الْاٰخَرِ وَاَمَّا حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ قَالَ فِيْهِ كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ فَكَانُوْا يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا ہے انہوں نے زمین کی پیداوار کے ایک حصے کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینا ناپسند کیا ہے تو اس کے مختلف معانی اور مفاہیم ہیں۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے مزارعت سے منع فرمایا لیکن انہوں نے واضح نہیں کہا کہ مزارعت سے کیا مراد ہے، اگر یہی مزارعت مراد ہے یعنی زمین کی پیداوار کے ایک حصے کے بدلے ہو تو ان روایات سے استدلال کرنے والوں اور ان کے مخالفین کے درمیان اختلاف ہے اور اگر ممنوعہ مزارعت سے مراد تہائی، چوتھائی یا کسی بھی حصے پر مزارعت ہے مثلاً زمین کے فلاں حصے کی پیداوار پر مزارعت کی جائے تو اس کے فساد پر دونوں فریق متفق ہیں اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایسی کوئی وضاحت نہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان دو معنی میں سے کوئی ایک معنیٰ ہے کوئی معنی پیش نظر نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس زائد زمینیں ہوتی تھیں وہ انہیں نصف، تہائی اور چوتھائی پر اجرت پر دیتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے

marfat.com

يَمْنَحُهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَمْ يُجِزْ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يَّزْرَعُوْهَا بِأَنْفُسِهِمْ أَوْ يَمْنَحُوْهَا مَنْ أَحَبُّوْا وَلَمْ يُبِحْ لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ ذٰلِكَ **فَقَدْ** يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ كَانَ عَلٰى أَنْ لَّا تُؤَاجَرَ بِثُلُثٍ وَّلَا بِرُبُعٍ وَّلَا بِدَرَاهِمَ وَلَا بِدَنَانِيْرَ وَلَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ بِذٰلِكَ النَّهْيِ هُوَ إِجَارَةُ الْأَرْضِ **وَقَدْ** ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ إِجَارَةِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ـ

۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ كِرَاءَ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ **فَهٰذَا** طَاوُسٌ يَكْرَهُ كِرَى الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرٰى بَأْسًا بِدَفْعِهَا بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ وَسَيَجِيْءُ عُهْدُ ذٰلِكَ فِيْمَا بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ كَانَ النَّهْيُ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَ عَلَى الْكِرَاءِ أَصْلًا بِشَيْءٍ مِّمَّا يَخْرُجُ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا مَعْنًى يُخَالِفُهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا ـ

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ النَّهْيُ وَقَعَ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا هَلْ رَوٰى أَحَدٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهٖ كَانَ النَّهْيُ

۸۳۔ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ رِجَالًا يُكْرُوْنَ مَزَارِعَهُمْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَبِثُلُثِهٖ

یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو روک لے، تو اس حدیث کے مطابق آپ نے ان کو صرف اس بات کی اجازت دی کہ وہ خود زراعت کریں یا جسے چاہیں بطور عطیہ دیں اور اس حدیث کے مطابق آپ نے کسی اور بات کی اجازت نہیں دی تو اس بات کا احتمال ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار درہم و دینار یا کسی اور چیز کے بدلے میں اجرت پر دینے سے متعلق ہو پس مقصد یہ ہوگا کہ یہ زمین کو اجرت پر دینے سے ممانعت ہے ایک جماعت سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینے سے ممانعت کی طرف گئی ہے۔

حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حضرت طاؤس زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے کو مکروہ جانتے تھے۔ تو یہ حضرت طاؤس ہیں جو زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا مکروہ جانتے ہیں اور زمین کی کچھ پیداوار کے بدلے دینے میں حرج نہیں سمجھتے یہ بات ان شاء اللہ بعد میں آئے گی اگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں زمین کو کرایہ پر دینے کی مطلقاً ممانعت ہے چاہے وہ اس چیز کے بدلے میں ہو جو اس سے پیدا ہوئی یا اس کے علاوہ کسی چیز کے بدلے میں ہو تو دونوں فریق اس مفہوم کے مخالف ہیں اور یہ احتمال ہے کہ نہی کسی اور وجہ سے ہو تو ہم نے دیکھا کہ کیا کسی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کوئی حدیث روایت کی ہے جو ممانعت کی وجہ پر دلالت کرتی ہو تو۔

حضرت ابوالزبیر مکی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ زمینوں کو ان کی نصف یا تہائی پیداوار یا اس پیداوار پر جو نہروں کے قریب ہوتی ہے، کرایہ پر دیتے ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

وَبِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْهَا۔

۸۴۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ الْاَرْضَ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

۸۵۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَاِلَّا فَلْيَزْرَعْهَا۔

۸۶۔ **فَاَخْبَرَ** اَبُو الزُّبَيْرِ فِي هٰذَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَعْنَى الَّذِي وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ اَجْلِهٖ وَاَنَّهُ اِنَّمَا هُوَ بِشَيْءٍ كَانُوا يُصِيبُونَهُ فِي الْاِجَارَةِ فَكَانَ النَّهْيُ مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ جَاءَ۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ مَعْنٰى حَدِيثِ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ **وَاَمَّا** حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ جَاءَ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ اضْطَرَبَ مِنْ اَجْلِهَا **فَاَمَّا** حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ مِثْلُ حَدِيثِ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ لِاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَهُوَ يَحْتَمِلُ مَا وَصَفْنَا مِنْ مَعَانِي حَدِيثِ ثَابِتٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا **وَاَمَّا** مَنْ رَوَاهُ عَلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى جَابِرٌ

نے اس سلسلے میں فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے اگر خود کاشت نہ کر سکے تو اپنے بھائی کو (کاشت کے لیے) عطیہ دے اگر ایسا کرنے سے انکار کرے تو روک رکھے۔

حضرت ابوالزبیر مکی ہی فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دورِ رسالت میں زمین کو تہائی یا چوتھائی یا نہروں پر پیداوار کے بدلے کرایہ پر لیتے تھے تو حضور علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں مخابرہ کرتے تھے جس سے ہمیں اتنا اتنا حصہ حاصل ہوتا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جس آدمی کے پاس زمین ہو تو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے یا اس سے کاشت کروائے۔

تو حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث میں اس معنیٰ کو واضح کیا جس کے سبب ممانعت ہوئی اور یہ وہ چیز تھی جسے وہ کرایہ کی صورت میں حاصل کرتے تھے تو اس وجہ سے ممانعت ہوئی ہو سکتا ہے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے اس کا بھی یہی مفہوم ہو لیکن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت چونکہ مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے اس لیے اس میں اضطراب ہے پھر جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا تو اس میں ان معانی کا احتمال ہے جو ہم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت

marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَیَحْتَمِلُ اَیْضًا مَّا وَصَفْنَا مِمَّا یَحْتَمِلُ حَدِیْثُ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ثُمَّ نَظَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ عَنْ رَافِعٍ مَعْنًی یَدُلُّنَا عَلٰی وَجْهِ النَّهْیِ عَنْ ذٰلِكَ لِمَ كَانَ ۔

کے ضمن میں بیان کئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل روایت کیا ہے تو اس میں ان معانی کا احتمال ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ہم حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسا مفہوم پاتے ہیں جو اس ممانعت کے سبب پر دلالت کرے کہ کیوں منع کیا گیا ہو۔

---

۸۷ ۔ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَیْسٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ كُنَّا بَنِیْ حَارِثَةَ اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ حَقْلًا وَكُنَّا نُكْرِی الْاَرْضَ عَلٰی اَنَّ مَا سَقَی الْمَاذِیَانَاتُ وَالرَّبِیْعُ فَلَنَا وَمَا سَقَتِ الْجَدَاوِلُ فَلَهُمْ فَرُبَّمَا سَلِمَ هٰذَا وَهَلَكَ هٰذَا وَرُبَّمَا هَلَكَ هٰذَا وَسَلِمَ هٰذَا وَلَمْ یَكُنْ عِنْدَنَا یَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ وَلَا فِضَّةٌ فَنَعْلَمُ ذٰلِكَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَانَا ۔

حضرت حنظلہ بن قیس زرقی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم بنو حارثہ، اہل مدینہ میں سب سے زیادہ قابل کاشت زمین والے تھے اور ہم زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے کہ جو کچھ بڑی نہروں یا بارش سے سیراب ہوگا وہ حصہ (پیداوار) ہمارے لیے ہوگا اور جو حصہ چھوٹی چھوٹی نہروں سے سیراب ہوگا وہ ان (کرایہ پر لینے والوں) کے لیے ہوگا بعض اوقات یہ حصہ محفوظ رہتا اور وہ ہلاک ہو جاتا اور بعض اوقات یہ ہلاک ہوتا اور وہ بچ جاتا ان دنوں ہمارے پاس سونا اور چاندی نہیں تھی پھر ہمیں معلوم ہوا اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے ہمیں منع فرما دیا۔

---

۸۸ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ قَیْسٍ الزُّرَقِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ یَقُوْلُ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ حَقْلًا وَكُنَّا نَقُوْلُ لِلَّذِیْ نُخَابِرُهٗ لَكَ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةُ تَزْرَعُهَا لَنَا فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ شَیْئًا وَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ شَیْئًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَّا بِالْوَرِقِ فَلَمْ یَنْهَنَا عَنْهُ ۔

حضرت حنظلہ بن قیس زرقی سے مروی ہے انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ باقی اہل مدینہ کے مقابلے میں ہمارے پاس قابل کاشت زمین زیادہ تھی اور ہم جسے مزارعت پر دیتے اس سے کہتے کہ یہ حصہ زمین تمہارے لیے ہے اور یہ ٹکڑا ہمارے لیے ہے تم اسے ہمارے لیے کاشت کرو تو بعض اوقات اس حصے سے پیداوار ہوتی اور اُس حصے سے کچھ بھی پیدا نہ ہوتا اور بعض اوقات اُس حصہ میں کچھ پیدا ہوتا لیکن اِدھر کچھ بھی پیدا نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا لیکن چاندی کے بدلے (کرایہ پر) دینے

٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ اَرْضَهٗ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ اَوْ طَعَامٍ مُّسَمًّى فَبَيْنَا اَنَا ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ اَتَانِیْ بَعْضُ عُمُوْمَتِیْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُّسَمًّى

سے منع نہ فرمایا۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں محاقلہ کرتے تھے اور محاقلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین، تہائی، چوتھائی یا مقررہ غلہ کے بدلے کرایہ پر دے ہم اسی حالت پر تھے کہ میرے بعض چچا میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت زیادہ نفع دینے والی ہے آپ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اپنے بھائی کو عطیہ دے اور تہائی یا چوتھائی یا مقررہ غلہ کے بدلے کرایہ پر نہ دے۔

فَبَيَّنَ رَافِعٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَيْفَ كَانُوْا يُزَارِعُوْنَ فَرَجَعَ مَعْنٰى حَدِيْثِهٖ اِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَثَبَتَ اَنَّ النَّهْیَ فِی الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ كُلَّ فَرِيْقٍ مِّنْ اَرْبَابِ الْاَرَضِيْنَ وَالْمُزَارِعِيْنَ كَانَ يَخْتَصُّ بِطَائِفَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَيَكُوْنُ لَهٗ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ اِنْ سَلِمَ فَلَهٗ وَاِنْ عَطِبَ فَعَلَيْهِ وَهٰذَا مِمَّا اُجْمِعَ عَلٰى فَسَادِهٖ

تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں واضح فرمایا کہ وہ کس طرح کی مزارعت کرتے تھے پس اس حدیث کا مفہوم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا اور ثابت ہو گیا کہ دونوں حدیثوں میں جو ممانعت ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ زمین کے مالک اور کھیتی باڑی کرنے والے دونوں کے لیے زمین کا ایک حصہ مختص ہو جاتا اور اس کے لیے وہی غلہ ہوتا جو اس حصے سے پیدا ہوتا اگر محفوظ ہوتا تو اس کے لیے ہوتا اور اگر ضائع ہو جائے تو اسی کا نقصان ہے اور اس طریقہ کے فساد پر سب کا اتفاق ہے۔

فَهٰذَا قَدْ خَرَجَ مَعْنٰى حَدِيْثِ رَافِعٍ عَلٰى اَنَّ النَّهْیَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِ كَانَ لِلْمَعْنَى الَّذِیْ وَصَفْنَا لَا لِاِجَارَةِ الْاَرْضِ بِجُزْءٍ مِّمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا وَقَدْ اَنْكَرَ اٰخَرُوْنَ عَلٰى رَافِعٍ مَا رَوٰى مِنْ ذٰلِكَ وَاَخْبَرُوْا اَنَّهٗ لَمْ يَحْفَظْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ۔

تو اس سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کا معنی واضح ہو گیا کہ اس میں ممانعت کا ذکر ہے اس کا سبب وہی مفہوم ہے جو ہم نے بیان کیا نہ کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کسی حصے کے بدلے کرایہ پر دینا۔ کچھ دوسرے لوگوں نے حضرت رافع کی حدیث

marfat.com

۹۰ - فَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ اَبِی الْوَلِیْدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَا وَاللّٰهِ کُنْتُ اَعْلَمَ بِالْحَدِیْثِ مِنْهُ اِنَّمَا جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ اِنْ کَانَ هٰذَا شَاْنُکُمْ فَلَا تُکْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهٗ لَا تُکْرُوا الْمَزَارِعَ۔

کا انکار کرتے ہوئے فرمایا اور انہوں نے خبر دی کہ ان کو حدیث کا پہلا حصہ یاد نہیں رہا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں انصار کے دو آدمی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ باہم لڑ رہے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہاری یہ حالت ہے تو کھیتی کو کرایہ پر نہ دو تو انہوں نے صرف "کھیتی کو کرایہ پر نہ دو" کے الفاظ سنے۔

۹۱ - فَهٰذَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُکْرُوا الْمَزَارِعَ النَّهْیُ الَّذِیْ قَدْ سَمِعَهٗ رَافِعٌ لَمْ یَکُنْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی وَجْهِ التَّحْرِیْمِ اِنَّمَا کَانَ لِکَرَاهِیَةِ وُقُوْعِ السُّوْءِ بَیْنَهُمْ

تو یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں جو خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "زمین کو کرایہ پر نہ دو" میں جو ممانعت حضرت رافع نے سُنی ہے وہ حرام کرنے کے طور پر نہیں ہے بلکہ وہ لوگوں کے درمیان خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی کچھ مروی ہے۔

۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ قُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَکْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهَا فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ اَعْلَمُهُمْ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَ عَنْهَا وَلٰکِنَّهٗ قَالَ لَاَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا خَرَاجًا مَّعْلُوْمًا۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ان سے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن! کاش تم مخابرہ کو چھوڑ دیتے کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا وہ فرماتے ہیں مجھے ان میں سے سب سے زیادہ علم والے یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (زمین کا) عطیہ دے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی معلوم (متعین) اجرت لے۔

marfat.com

۹۳ - حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابراھیم بن بشار قال ثنا سفیان عن عمرو فذکر باسنادہ مثلہ

حضرت سفیان حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فبیّن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان ما کان من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذلک لم یکن للنھی وانما اراد الرفق بھم وقد یحتمل ایضا ان یکون کرہ لھم اخذ الخراج لما وقع بین الرجلین فی حدیث زید فقال لان یمنح احدکم اخاہ ارضہ خیر لہ من ان یاخذ علیھا خراجا معلوما لان ما کان وقع بین ذینک الرجلین من الشر انما کان فی الخراج الواجب لاحدھما علی صاحبہ فرای ان المنیحۃ التی لا توجب بینھم شیئا من ذلک خیر لھم من المزارعۃ التی توقع بینھم مثل ذلک۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد منع کرنا نہیں تھا بلکہ محض ان پر آسانی پیدا کرنا تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اُجرت لینے کو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہونے کی وجہ سے ناپسند کیا ہو جس کا ذکر حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کا اپنے بھائی کو عطیہ دینا اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کا متعین معلوم کرایہ وصول کرے کیونکہ ان دونوں کے درمیان اختلاف کی وجہ وہ کرایہ تھا جو ایک کی طرف سے دوسرے پر لازم ہوا تھا تو آپ نے دیکھا کہ وہ عطیہ جو ان کے درمیان کوئی چیز واجب نہیں کرتا اس مزارعت سے بہتر ہے جو ان کے درمیان اس قسم کا جھگڑا پیدا کر دے۔

وقد جاء بعضھم بحدیث رافع علی لفظ حدیث ابن عباس ھذا۔

بعض حضرات نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کے الفاظ کے موافق روایت کیا ہے۔

۹۴ - حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ قال سمعت مجاھدا عن رافع بن خدیج قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن امر کان لنا نافعا وامرنا بخیر منہ فقال من کانت لہ ارض فلیزرعھا او یمنحھا قال فذکرت ذلک لطاؤس فقال قال ابن عباس انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یمنحھا اخاہ خیر لہ او یمنحھا خیر

حضرت عبد الملک بن میسرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن آپ کا حکم اس سے بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس سے کاشتکاری کرے یا اسے عطیہ کے طور پر دے دے وہ (حضرت عبد الملک بن میسرہ) فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس فرماتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے

اپنے بھائی کو عطیہ دینا اس کے لیے بہتر ہے یا فرمایا کہ وہ اسے عطیہ دے یہ بہتر ہے۔

فیحتمل اَنْ یَکُوْنَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا فَیَکُوْنُ قَوْلُهٗ نَهَا عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا یُرِیْدُ مَا ذَکَرَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَافِعًا سَمِعَهٗ وَاَمَرَنَا بِکَذَا اَمَا حَکَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ یَکُنْ فِیْ جَمِیْعِ مَا سَمِعَ فِی الْحَقِیْقَةِ نَهْیٌ لِکِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ **وقد** رُوِیَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَیْضًا فِی النَّهْیِ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِنَّمَا کَانَ بِبَعْضِ الْمَعَانِی الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِکْرُنَا لَهَا۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث کا یہی مفہوم ہو تو ان (حضرت رافع) کا یہ قول کہ حضور علیہ السلام نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا سے مراد وہی بات ہو جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ذکر کی کہ حضرت رافع نے اسے سنا اور حکم دے دیا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا، تو جو کچھ بھی سنا اس میں حقیقتاً زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینے کی ممانعت نہیں حضرت سعید بن ابی وقاص اور حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے بھی اس نہی کے بارے میں روایات آئی ہیں اور ان سے بھی وہی وجوہ مراد ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے

۹۵۔ حدثنا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عِکْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ لَبِیْبَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُکْرُوْنَ الْمَزَارِعَ بِمَا یَکُوْنُ عَلَی السَّاقِیْ وَبِمَا یُسْقٰی بِالْمَاءِ مِمَّا حَوْلَ الْبِئْرِ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اَکْرُوْهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام، نالیوں کے کنارے اور کنوئیں کے گرد نالی سے سیراب ہونے والے حصے کی پیداوار پر مزارعت کرتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سونے اور چاندی کے ساتھ ٹھیکے (کرایہ) پر دیا کرو۔

۹۶۔ حدثنا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ثَنَا اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی یَدَیَّ اَنَّ عُمُوْمَتَهٗ جَاؤُا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر دی اور وہ اس وقت میرے جسم پر ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ میرے چچا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر واپس لوٹے تو کہنے لگے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمینوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہمیں معلوم ہے کہ وہ زمین کے مالک تھے

marfat.com

علمنا انه كان صاحب مزرعة يكريها على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على ان له ما في ربيع الساقي الذي تفجر منه الماء وطائفة من التبن لا ادري ما التبن ما هو۔

فبين سعد رضي الله عنه في هذا الحديث ما نهى النبي صلى الله عليه وآله وسلم لم كان وانه انما كان لانهم كانوا يشترطون ما على ربيع الساقي وذلك فاسد في قول الناس جميعا وحمل ابن عمر رضي الله عنهما النهي على انه قد يجوز ان يكون على ذلك المعنى ايضا وزاد حديث سعد على غيره من هذه الاحاديث اباحة النبي صلى الله عليه وآله وسلم اجارة الارض بالذهب والورق **فقد** بان نهي النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن المزارعة في الآثار المتقدمة لم كان وما الذي نهى عنه من ذلك ولم يثبت في شيء منها النهي عن اجارة الارض ببعض ما يخرج اذا كان ثلثا او ربعا او ما اشبه ذلك **وقد** احتج قوم في ذلك لاهل المقالة الاولى بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث عن ابيه عن جده عن جعفر بن ربيعة عن ابن هرمز عن اسيد ابن رافع بن خديج سمعه يذكر انهم منعوا من المحاقلة وهي ان يكري ارضا على بعض ما فيها۔

۹۷۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا حامد قال ثنا سفيان قال سمعت عمرو بن دينار يقول سمعت ابن عمر يقول كنا نخابر ولا نرى بذلك بأسا حتى زعم رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عنها فتركناها من اجل قوله۔

اور عہد رسالت میں زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے کہ جو کچھ چھوٹی نہر کے کناروں پر ہوگا جس سے پانی پھوٹتا ہے وہ بھی اور تبن (گھاس) بھی ان کا ہوگا وہ فرماتے مجھے معلوم نہیں تبن سے کیا مراد ہے۔

تو اس حدیث میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کی وجہ بیان فرمائی اور وہ اس یہ تھی کہ لوگ چھوٹی نہروں کے کنارے والے حصے کی پیداوار کی شرط رکھتے تھے اور یہ (مزارعت) تمام حضرات کے نزدیک فاسد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس بات پر محمول کیا کہ ہو سکتا ہے ممانعت اسی وجہ سے ہو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں دوسری روایات کے مقابلے میں یہ اضافہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے بدلے میں زمین کو اجرت پر دینے کی اجازت دی ہے ۔۔۔ تو گزشتہ روایات سے واضح ہو گیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں منع فرمایا تھا نیز آپ نے کس چیز سے منع فرمایا اور یہ بات ثابت نہ ہو سکی کہ زمین کی کچھ پیداوار مثلاً تہائی یا چوتھائی وغیرہ کے بدلے میں اجارہ زمین جائز نہیں ہے ایک جماعت نے پہلے قول والوں کے حق میں یوں استدلال کیا ہے کہ رافع بن خدیج نے ذکر فرمایا کہ ان لوگوں کو محاقلہ سے منع کیا گیا اور محاقلہ یہ ہے کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کچھ حصہ کے بدلے کرایہ پر دیا جائے۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن دینار سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مخابرہ کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے حتیٰ کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے خیال ظاہر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو ہم نے ان کے قول کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا۔

marfat.com

۹۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ مِنْ بَيَاضِ الْأَرْضِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ فِي الشَّجَرِ بِالزَّبِيبِ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ قَائِمًا هُوَ عَلَى أُصُولِهِ بِالطَّعَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی پیداوار کے تہائی، چوتھائی اور نصف پر مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا درخت پر تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے اور انگوروں کو کشمش کے عوض بیچنا مزابنہ ہے اور کھڑی فصل کو غلہ کے بدلے بیچنا محاقلہ ہے۔

---

۹۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا۔

---

۱۰۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطا اور حضرت ابو الزبیر دونوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

حضرت واسع بن حبان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا

---

۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

---

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۱۰- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ الشِّرْكُ فِي الزَّرْعِ وَالْمُزَابَنَةُ التَّمْرُ عَلَى رُؤُسِ النَّخْلِ۔

قَالُوْا فَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَهِيَ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَنَهَى أَيْضًا عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَهِيَ أَيْضًا كَذٰلِكَ **قِيْلَ** لَهُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ فَقَدْ صَدَقْتُمْ وَنَحْنُ نُوَافِقُكُمْ عَلَى صِحَّةِ مَجِيْءِ ذٰلِكَ وَأَمَّا تَأْوِيْلُكُمْ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّهُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَهٰذَا تَأْوِيْلٌ مِنْكُمْ وَلَيْسَ عِنْدَكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَأْوِيْلَهُ كَمَا تَأَوَّلْتُمْ **وَقَدْ يَحْتَمِلُ** عِنْدَنَا مَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ مُخَالِفُكُمْ أَنَّهُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ كَيْلًا بِهٰذَا الْحَقْلِ الَّذِيْ لَا يُدْرٰى مَا كَيْلُهُ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَعِنْدَكُمْ فَاسِدٌ وَهٰذَا أَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ مَقْرُوْنٌ بِالْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ هِيَ بَيْعُ التَّمْرِ الْمَكِيْلِ بِمَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ مِنَ التَّمْرِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ مَا تَأَوَّلَهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا عَلَيْهِ وَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْآخَرِ **وَقَدْ** جَاءَتْ آثَارٌ غَيْرُ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْهَا إِبَاحَةُ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا محاقلہ، کھیتی میں شرکت ہے اور مزابنہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو اتری ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا ہے۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا اور یہ زمین کو تہائی یا چوتھائی (پیداوار) کے بدلے کرایہ پر دینا ہے آپ نے مخابرہ سے منع فرمایا اور اس کا مطلب بھی یہی ہے، تو ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے جو کچھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محاقلہ کی ممانعت کے بارے میں بیان کیا تو تم نے ٹھیک بیان کیا ہم ان احادیث کی صحت پر تم سے اتفاق کرتے ہیں لیکن تمہاری یہ تاویل کردہ تہائی یا چوتھائی پر مزارعت ہے یہ محض تمہاری اپنی بیان کردہ تاویل ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ جو اس بات پر دلالت کرے کہ اس کا وہی مفہوم ہے جو تم نے بیان کیا۔ ہمارے نزدیک اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے جو تمہارے مخالفین کا قول ہے کہ اس سے مراد معلوم پیمانہ کے ساتھ گندم کو اس کھڑی فصل کے بدلے بیچنا ہے جس کی مقدار معلوم نہیں یہ ہمارے اور تمہارے دونوں کے نزدیک فاسد ہے یہ مفہوم زیادہ مناسب ہے کیونکہ اُسے مزابنہ کے ساتھ ملایا گیا اور مزابنہ یہ ہے کہ وزن کی ہوئی کھجوروں کو درخت پر موجود کھجوروں کے بدلے بیچنا ہے، تو اس حدیث میں دونوں گروہوں کی تاویل کا احتمال ہے لیکن کسی ایک فریق کے لیے دوسرے کے مقابلے میں حجت نہیں ہے۔

marfat.com

اوران روایات کے علاوہ روایات آئی ہیں جن میں تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کے جواز کا ذکر ہے۔

۱۰۵۔ فمنها ما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا یحیی بن زکریا عن الحجاج بن ارطاة عن الحکم عن ابی القاسم وهو مقسم عن ابن عباس قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم خیبر بالشطر ثم ارسل ابن رواحة فقاسمهم۔

ان میں سے یہ حدیث بھی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمینوں کو) نصف پیداوار پر دیا۔ پھر حضرت ابن رواحہ کو بھیجا تو انہوں نے تقسیم فرمایا۔

۱۰۶۔ حدثنا محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما خرج من الزرع۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ زمین کی پیداوار کے نصف پر معاملہ فرمایا۔

۱۰۷۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابوبکر الحنفی قال ثنا عبد اللہ بن نافع عن ابن عمر قال کانت المزارع تکری علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی ان لرب الارض ما علی ربیع الساقی من الزرع وطائفة من التبن لا ادری کم هو قال نافع فجاء رافع بن خدیج وانا معه فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم اعطی خیبر یهودا علی انهم یعملونها ویزرعونها بشطر ما یخرج من تمر او زرع۔

حضرت عبداللہ بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمینوں کو اس طرح کرایہ پر دیا جاتا تھا کہ زمین کے مالک کے لیے کھیتی کا وہ حصہ ہوگا جو نالیوں کے کنارے پر پیدا ہوتا ہے نیز گھاس بھی اس کے لیے ہوگا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ گھاس کی کتنی مقدار ہوتی حضرت نافع فرماتے ہیں پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر اس شرط پر دیا کہ وہ کام کاج کریں گے کھیتی باڑی کریں گے اور انہیں کھجوروں اور کھیتی کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

۱۰۸۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو عون الزیادی وهو ابن محمد بن عون قال ثنا ابراهیم ابن طهمان قال ثنا ابو الزبیر عن جابر قال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالی نے خیبر کا علاقہ کسی لڑائی کے بغیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اصل صورت پر برقرار رکھا

marfat.com

أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ۔

۱۰۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ دَفْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالنِّصْفِ مِنْ تَمْرِهَا وَزَرْعِهَا فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ جَوَازُ الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ وَلَمْ يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَافِعٍ وَثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَقَائِقِهَا فَاحْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ عُورِضَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّا قَدْ وَصَفْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا قَالَ فَإِذَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِبْتِيَاعِ بِالثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ دَخَلَ فِي ذٰلِكَ الْاِسْتِئْجَارُ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ فَكَمَا كَانَ الْبَيْعُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا بَاطِلًا كَانَ الْاِسْتِئْجَارُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

أَلَا تَرٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ فَكَانَ الْاِسْتِئْجَارُ بِذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ إِذْ كَانَ الْاِبْتِيَاعُ بِمَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ جَائِزٍ كَانَ الْاِبْتِيَاعُ بِهٖ غَيْرَ جَائِزٍ فَكَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ الْاِبْتِيَاعُ بِمَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ جَائِزٍ كَانَ الْاِسْتِئْجَارُ بِهٖ أَيْضًا غَيْرَ جَائِزٍ قِيلَ لَهُ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يُرْوَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي إِجَارَةِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ لَكَانَ الْأَمْرُ

اور اسے اپنے اور ان (یہود خیبر) کے درمیان (برابر برابر) تقسیم کر دیا حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان لوگوں کے لیے شمار (کر کے تقسیم) کیا۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابوالزبیر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو ان روایات میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا علاقہ اس کی کھجوروں اور اناج کے نصف پر دیا اس سے مزارعت اور مساقات ثابت ہو گئی اور یہ ان روایات کے خلاف نہیں جو ہم نے اس سے پہلے حضرت جابر حضرت رافع اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہم کی روایت کے ضمن میں ان کی حقیقت ذکر کی ہے ـــ کسی استدلال کرنے والے نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا کہ یہ روایات ان روایات کے خلاف ہیں جو حضور علیہ السلام سے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی فروخت کی ممانعت کے سلسلے میں مروی ہیں وہ (مستدل) کہتا ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو ان کے پھل ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تو اس میں ان کو اجرت پر حاصل کرنا بھی شامل ہو گا تو جس طرح پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کا سودا باطل ہے اسی طرح اس کا اجارہ بھی باطل ہو گا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو۔ تو اس کا اجارہ بھی ناجائز ہو گا کیونکہ اس کا سودا کرنا ناجائز ہے تو اسی طرح جس چیز کے وجود سے پہلے اس کا سودا ناجائز ہو اس کا اجارہ بھی ناجائز ہوتا ہے۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اگر ہماری ان مذکورہ روایات میں تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کی اجازت نہ ہوتی تو وہی بات ہوتی جو تم کہہ رہے ہو لیکن جب

marfat.com

عَلٰی مَا ذَکَرْتَ وَلٰکِنْ لَمَّا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِبَاحَتُہَا وَعَمِلَ بِہَا الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَہٗ احْتَمَلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ الْاِسْتِیْجَارُ بِمَا لَمْ یَکُنْ دَاخِلًا فِی الْاِبْتِیَاعِ بِمَا لَمْ یَکُنْ وَیَکُوْنُ مُسْتَثْنًی مِنْ ذٰلِکَ وَاِنْ لَّمْ یُبَیَّنْ فِی الْحَدِیْثِ کَمَا اُبِیْحَ السَّلَمُ وَلَمْ یُحَرِّمْہُ النَّہْیُ عَنْ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ وَاِنَّمَا وَقَعَ النَّہْیُ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ غَیْرَ السَّلَمِ فَکَذٰلِکَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ النَّہْیُ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ عَلٰی سِوَی الْمُزَارَعَۃِ بِہَا وَالْمُسَاقَاۃِ عَلَیْہَا وَقَدْ عَمِلَ بِالْمُزَارَعَۃِ وَالْمُسَاقَاۃِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِہٖ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا جواز ثابت ہے اور آپ کے بعد مسلمانوں نے اس پر عمل بھی کیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ کسی چیز کے انتہاء کو پہنچنے سے پہلے اس کا اجارہ اس کی بیع (کے حکم) میں داخل نہ ہو بلکہ اس سے مستثنیٰ ہو اگرچہ حدیث میں اس کا ذکر نہیں جیسے بیع سلم جائز ہے اور یہ کسی چیز کے پاس نہ ہونے کی صورت میں بیچنے کی ممانعت نے اسے حرام نہیں کیا بلکہ اس ممانعت میں بیع سلم کے علاوہ ان اشیاء کی خرید و فروخت شامل ہے جو تمہارے پاس نہ ہوں اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ پھلوں کو ان کی انتہاء تک پہنچنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت میں ان کی مزارعت اور مساقات کے علاوہ صورتیں داخل ہیں، جب کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد صحابہ کرام نے مزارعت اور مساقات پر عمل بھی کیا۔

۱۱۰ - حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ الْمُہَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَذْکُرُ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ اَقْطَعَ عُثْمَانُ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَسَعْدَ بْنَ مَالِکٍ وَاُسَامَۃَ فَکَانَ جَارَایَ مِنْہُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ یَدْفَعَانِ اَرْضَہُمَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کچھ صحابہ کرام یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود، زبیر بن عوام سعد بن مالک اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم کو زمین کے قطعات دیئے تو ان میں سے حضرت سعد بن مالک اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما، اپنی زمینوں کو تہائی اور چوتھائی (پیداوار) کے بدلے اجرت پر دیتے تھے۔

۱۱۱ - حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ مُہَاجِرٍ قَالَ سَاَلْتُ مُوْسَی بْنَ طَلْحَۃَ عَنِ الْمُزَارَعَۃِ فَقَالَ اَقْطَعَ عُثْمَانُ عَبْدَ اللّٰہِ اَرْضًا وَاَقْطَعَ خَبَّابًا اَرْضًا وَاَقْطَعَ صُہَیْبًا اَرْضًا فَکِلَا جَارَیَّ کَانَا یُزَارِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت ابراہیم بن مہاجر فرماتے ہیں میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب کو زمین کا ایک قطعہ دیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قطعۂ زمین عطا فرمایا حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو زمین کا قطعہ دیا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو زمین کا ایک قطعہ دیا تو ان میں سے دو نے اجارہ کیا وہ تہائی اور چوتھائی پر مزارعت کرتے تھے۔

۱۱۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ

حضرت عمر بن العزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ

marfat.com

قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعْطِيَهُمُ الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ عَلٰى اَنَّهُ اِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيْدُ مِنْ عُمَرَ فَلَهُ الثُّلُثَانِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيْدُ مِنْهُمْ فَلِعُمَرَ الشَّطْرُ وَاَمَرَهُ اَنْ يُعْطِيَهُمُ النَّخْلَ وَالْكَرْمَ عَلٰى اَنَّ لِعُمَرَ ثُلُثَيْنِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یعلی بن امیہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو اس شرط پر دیں کہ اگر بیل، بیج اور ہل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے ہوں تو ان کے لیے دو تہائی اور ان لوگوں (کاشتکاروں) کے لیے ایک ثلث ہوگا اور اگر بیل، بیج اور ہل ان لوگوں کی طرف سے ہو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے نصف اور ان کے لیے بھی نصف ہوگا اور ان کو حکم دیا کہ وہ کھجور اور انگور کے درخت ان کو اس شرط پر دیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دو تہائی اور ان لوگوں کے لیے ایک تہائی ہوگا۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعْطِي الْاَرْضَ عَلَى الشَّطْرِ۔

حضرت ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمین نصف (پیداوار) پر دیتے تھے)

۱۱۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ الْحَجَّاجَ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكْرِي الْاَرْضَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موھب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تہائی اور چوتھائی (پیداوار) پر زمین کرایہ پر دیتے تھے۔

۱۱۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ اِلَى الْيَمَنِ وَهُمْ يُخَابِرُوْنَ فَاَقَرَّهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن کی طرف آئے تو وہ لوگ مخابرہ کیا کرتے تھے آپ نے ان کو اس پر برقرار رکھا۔

۱۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ كَانَ يُكْرِي الْاَرْضَ اَوِ الْمَزَارِعَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ اَوْ قَالَ قَدِمَ الْيَمَنَ وَهُمْ

حضرت طاؤس سے مروی ہے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن کی طرف تشریف لائے تو زمین کو یا (فرمایا) کھیتی کو تہائی یا چوتھائی پر اجرت پر دیتے تھے یا (راوی نے) فرمایا کہ وہ یمن تشریف لائے تو لوگ ایسا کرتے تھے آپ نے ان کے لیے یہ عمل جائز رکھا۔

marfat.com

يَفْعَلُوْنَهٗ فَأَمْضٰى لَهُمْ ذٰلِكَ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدِ الْكُوْفِيْ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَتَانِيْ رَجُلٌ لَهٗ اَرْضٌ وَمَاءٌ وَلَيْسَ لَهٗ بَذْرٌ وَلَا بَقَرٌ اَخَذْتُ اَرْضَهٗ بِالنِّصْفِ فَزَرَعْتُهَا بِبَذْرِيْ وَبَقَرِيْ فَنَاصَفْتُهٗ فَقَالَ حَسَنٌ۔

حضرت کلیب بن وائل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میرے پاس ایک شخص آیا جس کی زمین بھی تھی اور پانی بھی لیکن نہ بیج اور بیل اس کا نہیں تھا میں نے اس کی زمین نصف (پیداوار) پر لے کر اپنے بیج اور بیلوں کے ذریعے کاشت کی پھر ہم نے نصف نصف لے لیا تو انہوں نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔

ثُمَّ اِنَّهٗ قَدِ اخْتَلَفَ التَّابِعُوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُجَاهِدًا عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهُوْهُ۔

پھر اس کے بعد تابعین کا اس میں اختلاف ہوا حضرت شعبہ حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب، سالم بن عبد اللہ اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے زمین کو تہائی یا چوتھائی پر بطور اجرت دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا وَسَالِمًا عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهَاهُ وَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ طَاوٗسًا فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ وَكَانَ يُشَرِّفُهٗ وَيُوَقِّرُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ يَزْرَعُ۔

حضرت حماد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد اور حضرت سالم سے زمین کو تہائی یا چوتھائی پر کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں نے اسے ناپسند فرمایا اور میں نے حضرت طاؤس سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا فرماتے ہیں پھر میں نے یہ بات حضرت مجاہد سے ذکر کی حالانکہ وہ حضرت طاؤس کی عزت و تعظیم کرتے تھے فرمانے لگے وہ خود کاشت کاری کرتے ہیں۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَكْرَهُ كِرَاءَ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

حضرت منصور سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم زمین کو تہائی یا چوتھائی (پیداوار) پر کرایہ پر دیتے تھے۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت قتادہ سے اور وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيْدٍ

حضرت منصور بن معتمر، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ۔

١٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ۔

١٢٣- حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ الْأَرْضَ مِنْ أَخِيهِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔

فَأَمَّا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ ذَلِكَ كَمَا قَدْ قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ وَالْمُسَاقَاةِ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ وَالْعُرُوضِ وَذَلِكَ أَنَّ الَّذِينَ قَدْ أَجَازُوا الْمُسَاقَاةَ فِي ذَلِكَ زَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ شَبَّهُوهَا بِالْمُضَارَبَةِ وَهِيَ الْمَالُ يَدْفَعُهُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ عَلَى أَنْ يَعْمَلَ بِهِ عَلَى النِّصْفِ أَوِ الثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلَى جَوَازِ ذَلِكَ وَقَامَ ذَلِكَ مَقَامَ الِاسْتِئْجَارِ بِالْمَالِ الْمَعْلُومِ قَالُوا فَكَذَلِكَ الْمُسَاقَاةُ تَقُومُ النَّخْلُ الْمَدْفُوعَةُ مَقَامَ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ وَيَكُونُ الْحَادِثُ عَنْهَا مِنَ الثَّمَرِ مِثْلَ الْحَادِثِ عَنِ الْمَالِ مِنَ الرِّبْحِ **فَكَانَتْ** حُجَّتُنَا عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْمُضَارَبَةَ إِنَّمَا يَثْبُتُ فِيهَا الرِّبْحُ بَعْدَ سَلَامَةِ رَأْسِ الْمَالِ وَوُصُولِهِ إِلَى يَدَيْ رَبِّ الْمَالِ وَلَمْ يُرَ الْمُزَارَعَةُ وَلَا الْمُسَاقَاةُ فَعَلَ ذَلِكَ فِيهِمَا **أَلَا تَرَى** أَنَّ الْمُسَاقَاةَ فِي قَوْلِ مَنْ يُجِيزُهَا لَوْ أَثْمَرَتِ النَّخْلُ فَجُذَّ عَنْهَا الثَّمَرُ ثُمَّ احْتَرَقَتِ النَّخْلُ وَسَلِمَ الثَّمَرُ كَانَ ذَلِكَ الثَّمَرُ بَيْنَ رَبِّ النَّخْلِ وَالْمُسَاقِي عَلَى مَا اشْتَرَطَا فِيهَا وَلَمْ يَمْنَعْ مِنْ ذَلِكَ عَدَمُ النَّخْلِ الْمَدْفُوعَةِ كَمَا يَمْنَعُ عَدَمُ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ مِنَ الرِّبْحِ

حضرت قیس بن سعد حضرت عطاء سے اس کی مثل خبر دیتے ہیں۔

حضرت حمید طویل اور یونس بن عبید، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین اپنے (مسلمان) بھائی کو تہائی یا چوتھائی پر دے۔

قیاس کے طریقے پر اس بات کا حکم پہلے قول والوں کے مطابق ہے کہ مزارعت، معاملہ اور مساقات بجز درہم، دینار اور سامان کے بدلے درست نہیں وہ اس لیے کہ جن لوگوں نے اس صورت میں مساقات کی اجازت دی ہے تو ان کے خیال میں یہ مضاربت کے مشابہ ہے اور وہ مال ہے جسے ایک شخص دوسرے آدمی کو دیتا کہ وہ (نصف) تہائی یا چوتھائی پر کام کرے اور اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے اور یہ معلوم مال کے بدلے اجارہ کے قائم مقام ہو جائے گا وہ فرماتے ہیں مساقات میں بھی یہی ہوگا جو درخت دیئے گئے وہ مال مضاربت کی طرح ہو جائیں گے اور اس میں پیدا ہونے والی کھجوریں مال سے حاصل ہونے والے نفع کی طرح ہوں گی اس سلسلے میں ہماری حجت یہ ہے کہ مضاربت میں نفع اس وقت ثابت ہوتا ہے جب اصل مال صحیح سالم، مالک کے پاس پہنچ جائے اور مزارعت و مساقات میں ایسا نہیں دیکھا گیا کیا دیکھا نہیں گیا کہ مساقات کے جواز کے قائلین کے قول کے مطابق اگر درخت پھل لائے، پھر اسے اس سے الگ کر دیا جائے اس کے بعد درخت جل جائے اور پھل بچ جائے تو پھل درخت کے مالک اور مساقات قبول کرنے والے کے درمیان اس حساب سے تقسیم ہوں گے جو ان کے درمیان طے پایا تھا درختوں کا معدوم ہونا اس سے مانع نہ ہوگا جیسے اصل مال کا معدوم ہونا نفع کے لیے مانع ہوتا ہے اور مزارعت

marfat.com

وكانت المساقاة والمزارعة إذا عقدتا لا إلى وقت معلوم كانتا فاسدتين ولا تجوزان

إلا إلى وقت معلوم وكانت المضاربة تجوز لا إلى وقت معلوم وكان المضارب له أن يمتنع بعد أخذه المال مضاربة من العمل بذلك متى أحب ولا يجبر على ذلك وقد كان لرب المال أيضا أن يأخذ المال من يده متى أحب شاء ذلك المضارب أو أبى وليست المساقاة ولا المزارعة كذلك لأنا رأينا المساقي إذا أبى العمل بعد وقوع عقد المساقاة أجبر على ذلك وإن أراد رب النخل أخذها منه ونقض المساقاة لم يكن ذلك له حتى تنقضي المدة التي قد تعاقدا عليها فكان عقد المضاربة عقدا لا يوجب إلزام واحد من رب المال ولا من المضارب وإنما يعمل المضارب بذلك المال ما كان هو ورب المال متفقين على ذلك وكانت المساقاة يجبر على الوفاء بما يوجبه عقدها كل واحد من رب النخل ومن المساقي فأشبهت المضاربة الشركة فيما ذكرنا وأشبهت المساقاة الإجارة فيما قد وصفنا۔

ومساقات غیر معلوم وقت تک کے لیے ہوں تو فاسد ہوتے ہیں اور جب تک مدت معلوم نہ ہو یہ جائز نہیں ہیں جب کہ مضاربت غیر معین وقت تک کے لیے جائز ہوتی ہے مضارب کے لیے جائز ہے کہ وہ مضاربت کے طور پر مال لینے کے بعد کام سے انکار کرے جب بھی چاہے اس پر زبردستی نہیں کی جائے گی اسی طرح رب المال کو بھی حق حاصل ہے کہ جب چاہے اس سے مال واپس لے مضارب اس بات کو چاہے یا انکار کرے جب مضارعت اور مساقات کا حکم یہ نہیں ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اگر وہ شخص جس کے ساتھ مضارعت کا معاہدہ ہوا ہے عقدِ مساقات کے بعد کام کرنے سے انکار کر دے تو اسے اس پر مجبور کیا جائے گا اور اگر درختوں کا مالک اس سے واپس لینے اور مساقات کو توڑنے کا ارادہ کرے تو اسے اس بات کا حق نہیں جب تک وہ مدت نہ گزر جائے جس پر ان کے درمیان عقد ہوا تو عقد مضاربت وہ عقد ہے جو رب المال اور مضارب میں سے کسی ایک پر اسے لازم نہیں کرتا مضارب اس مال کے ساتھ اس وقت تک عمل کرتا ہے جب تک وہ اور رب المال اس پر متفق ہوں جب تک مساقات ہیں عقد کے مطابق عمل پر درختوں کے مالک اور جس کو کام کے لیے درخت دیئے گئے دونوں کو مجبور کیا جاتا ہے پس ہماری اس مذکورہ بحث کے مطابق مضاربت شرکت سے مشابہ ہے اور مساقات، اجارہ کے مشابہ ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔

ثم إنا قد رجعنا إلى حكم الإجارة كيف لنعلم بذلك كيف حكم المساقاة التي قد أشبهتها من حيث ما وصفنا فرأينا الإجارات تقع على وجوه مختلفة **فمنها** إجارات على بلوغ مساقاة معلومة بأجر معلوم فهي جائزة وهذا

پھر ہم نے اجارہ کے حکم کی طرف رجوع کیا کہ وہ کیسا ہے تاکہ ہم اس سے مساقات کے حکم کی کیفیت جان سکیں جو اس کے مشابہ ہے جس طرح ہم نے بیان کیا تو ہم نے دیکھا کہ اجارہ چند صورتوں پر واقع ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ درختوں کی معلوم مقدار

marfat.com

وَجْهٌ مِنَ الْإِجَارَاتِ **وَمِنْهَا** مَا يَقَعُ عَلَى عَمَلٍ
مَعْلُوْمٍ مِثْلِ خِيَاطَةِ هٰذَا الْقَمِيْصِ وَمَا أَشْبَهَ
ذٰلِكَ بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ أَيْضًا جَائِزًا
وَمِنْهَا مَا يَقَعُ عَلَى مُدَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ كَالرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ
عَلَى أَنْ يَخْدِمَهُ شَهْرًا بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَذٰلِكَ جَائِزٌ
أَيْضًا فَاحْتِيْجَ فِي الْإِجَارَاتِ كُلِّهَا إِلَى الْوُقُوْفِ عَلَى
مَا قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا مِنْهَا الْعَقْدُ فَلَمْ يَجُزْ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ
إِلَّا عَلَى شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ إِمَّا مَسَافَةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَإِمَّا عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ
أَيَّامٍ مَعْلُوْمَةٍ وَقَدْ كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ الْمَعْلُوْمَةُ
فِيْ نَفْسِهَا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَبْدَالُهَا مَجْهُوْلَةً بَلْ
قَدْ جُعِلَ حُكْمُ أَبْدَالِهَا كَحُكْمِهَا فَاحْتِيْجَ أَنْ تَكُوْنَ
مَعْلُوْمَةً كَمَا أَنَّ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِنْ ذٰلِكَ يَحْتَاجُ
أَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْمًا وَقَدْ كَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَقُوْمُ عَلَى
عَمَلٍ بِالْمَالِ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ وَلَا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فَكَانَ
الْعَمَلُ فِيْهَا مَجْهُوْلًا وَالْبَدَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَجْهُوْلٌ **فَقَدْ**
ثَبَتَ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ وَصَفْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ
وَالْمُضَارَبَاتِ أَنَّ حُكْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حُكْمُ بَدَلِهِ
فَمَا كَانَ بَدَلُهُ مَعْلُوْمًا فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهِ
إِلَّا مَعْلُوْمًا وَمَا كَانَ فِيْ نَفْسِهِ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ فَجَائِزٌ
أَنْ يَكُوْنَ بَدَلُهُ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ **ثُمَّ** رَأَيْنَا الْمُسَاقَاةَ
وَالْمُزَارَعَةَ وَالْمُعَامَلَةَ لَا يَجُوْزُ وَاحِدَةٌ مِنْهَا إِلَّا
إِلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فِيْ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ فَالنَّظْرُ عَلَى ذٰلِكَ
أَنْ لَا يَجُوْزَ الْبَدَلُ مِنْهَا إِلَّا مَعْلُوْمًا وَأَنْ يَكُوْنَ
حُكْمُهَا كَحُكْمِ الْبَدَلِ مِنْهَا كَمَا كَانَ حُكْمُ الْأَشْيَاءِ
الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ وَالْمُضَارَبَاتِ حُكْمُ
أَبْدَالِهَا **فَقَدْ** ثَبَتَ بِالنَّظْرِ الصَّحِيْحِ أَنْ لَا يَجُوْزَ
الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ
وَمَا أَشْبَهَهُمَا مِنَ الْعُرُوْضِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَأَمَّا أَبُوْ يُوْسُفَ وَ

کو مقررہ اجرت پر پانی دیتا ہے یہ جائز ہے اور یہ بھی اجارہ کی ایک صورت ہے۔ ان میں سے ایک معلوم کام پر اجرت ہے مثلاً اس قمیض کی سلائی کرنا یا اس جیسا کام ہو اور اس کی اجرت معلوم ہو یہ بھی جائز ہے ان صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ معلوم مدت پر اجارہ ہو جیسے کوئی شخص دوسرے آدمی کو ایک مہینہ خدمت کے لیے معلوم اجرت پر حاصل کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے تو اجاروں کے سلسلے میں یہ بات جاننے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان میں سے کس پر عقد واقع ہوا تو ان تمام صورتوں میں وہی اجارہ جائز ہوگا جو معلوم چیز پر ہو یا تو مسافت معلوم ہو یا عمل معلوم ہو یا دن معلوم ہوں اور یہ تمام باتیں فی نفسہا معلوم ہیں تو ان کے بدل کا مجہول ہونا جائز نہیں بلکہ ان کے بدل کا حکم ان کے حکم کی طرح ہوگا پس ضروری ہوا کہ بدل بھی معلوم ہو جیسا کہ وہ چیزیں بلا معین و معلوم ہیں جن کا یہ بدل بن رہی ہیں اور مضاربت غیر معلوم مال کے ساتھ غیر معین وقت تک کام کرنے پر منعقد ہو جاتی ہے پس اس میں کام اور بدل دونوں مجہول ہیں، تو جو امور مثلاً اجارات اور مضاربت وغیرہ ہم نے ذکر کئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا حکم وہی ہے جو اس کے بدل کا ہے تو جس کا بدل معلوم ہو تو وہ بھی ذاتی طور معلوم ہی ہونا چاہیے اور وہ جو بذاتہ معلوم نہ ہو تو اس کا بدل بھی معلوم غیر معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر ہم نے مساقات، مزارعت اور معاملہ کو دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی جائز نہیں ہوتا جب تک وقت معلوم نہ ہو اور اس کا بدل بھی معلوم ہونا چاہیے قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کا بدل معلوم ہو اور اس کا بدل بھی معلوم ہونا چاہیے اور اس کا حکم وہی جو اس کے مبدل منہ کا ہے جیسا کہ ان مذکورہ امور یعنی اجاروں اور مضاربتوں کا حکم ان کے بدلوں کے مطابق ہے تو صحیح قیاس سے ثابت ہوا کہ مضاربت اور مساقات درھموں دیناروں یا اس کے مشابہ مال کے ساتھ صحیح ہو اس باب میں یہ تمام حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے جب کہ حضرت امام ابو یوسف

marfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ قَدْ ذَهَبَا اِلٰى جَوَازِهِمَا جَمِيْعًا وَتَرَكَا النَّظَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَاتَّبَعَا مَا قَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْاٰثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَصْحَابِهٖ بَعْدَهٗ وَقَلَّدَاهَا فِيْ ذٰلِكَ ۔

اور امام محمد رحمہما اللہ ان دونوں کے جواز کی طرف گئے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں قیاس کو ترک کیا اور اس باب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے مروی روایات کی پیروی کی ہے اور ان کو اپنایا ہے

بَابُ ٢٥٤ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ كَيْفَ حُكْمُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

باب ٢٥٤ کسی کی کھیتی میں اس کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرنا کا حکم اور اس سلسلے میں مروی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

١٢٤- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ زَرْعًا فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشتکاری کی اس کے لیے اس کھیتی میں سے کچھ بھی نہ ہوگا البتہ جو کچھ خرچ کیا وہ اس کی طرف لوٹایا جائے گا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ زَرْعًا بِغَيْرِ اَمْرِهِمْ كَانَ ذٰلِكَ الزَّرْعُ لِاَرْبَابِ الْاَرْضِ وَغَرِمُوْا لِلْمُزَارِعِ مَا اَنْفَقَ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی دوسرے فریق کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشتکاری کرے تو وہ کھیتی مالک زمین کی ہوگی اور کاشتکار نے جو کچھ خرچ کیا مالک اس کا ضامن ہوگا۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَصْحَابُ الْاَرْضِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءُوْا اَخْلَوْا بَيْنَ الزَّارِعِ وَبَيْنَ اَخْذِ زَرْعِهٖ ذٰلِكَ وَضَمَّنُوْهُ بِنُقْصَانِ اَرْضِهِمْ اِنْ كَانَ زَرْعُهٗ ذٰلِكَ قَدْ نَقَصَ الْاَرْضَ شَيْئًا وَاِنْ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں زمین والوں کو اختیار ہے اگر چاہیں تو کاشتکار اور کھیتی کے درمیان تخلیہ کر دیں (رہنے دیں) اور زمین کا نقصان اس سے لے لیں اگر اس کی کھیتی

marfat.com

شَاءُوْا مَنَعُوا الزَّارِعَ مِنْ ذٰلِكَ وَغَرِمُوْا لَهٗ قِيْمَةَ زَرْعِهٖ ذٰلِكَ مَقْلُوْعًا **وَقَدْ كَانَ** لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ

سے زمین کو نقصان پہنچا ہو اور اگر چاہیں تو کاشتکار کو اس سے روک دیں اور اس کے لیے کاٹی ہوئی فصل کے مطابق قیمت بھر دیں ان کے لیے اس سلسلے میں دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث (مذکورہ بالا حدیث) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری طرح بھی مروی ہے۔

١٢٥- وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَهٗ نَفَقَتُهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوسرں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کھیتی کرے اس کے لیے اس کا خرچہ ہے اور کھیتی میں سے اس کے لیے کچھ بھی نہیں۔

١٢٦- وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ وَقَيْسٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَذَكَرَهٗ عَنْهُمَا فِيْ كِتَابِ الْخَرَاجِ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ اَيْضًا لَا كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَعْنٰى مَا رُوِيَ الْحِمَّانِيْ لِاَنَّ مَا قَدْ رَوَى الْحِمَّانِيُّ هُوَ قَوْلُهٗ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهٗ فِيْ ذٰلِكَ نُوَجِّهُ ذٰلِكَ اَنَّ غَيْرَهٗ يُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ اَنْفَقَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لَهُ الزَّرْعُ لَا بِمَا يُعْطِيْ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الْمُحَالُ عِنْدَنَا لِاَنَّ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ اُخْرِجَتْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّرْعِ لَيْسَتْ بِقَائِمَةٍ وَلَا لَهَا بَدَلٌ قَائِمٌ وَذٰلِكَ اَنَّهَا اِنَّمَا دُفِعَتْ فِيْ اَجْرِ عُمَّالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ فَعَلَهُ الْمُزَارِعُ لَهٗ لِنَفْسِهٖ فَاسْتَحَالَ اَنْ يَجِبَ لَهٗ ذٰلِكَ عَلٰى رَبِّ الْاَرْضِ اِلَّا بِعِوَضٍ يَتَعَوَّضُهٗ مِنْهُ رَبُّ الْاَرْضِ فِيْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَصْلَ الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ لَا عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ الْحِمَّانِيْ

یہ حدیث یحییٰ بن آدم سے بھی مروی ہے وہ شریک اور قیس دونوں سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن آدم نے اسے ان دونوں سے کتاب الخراج میں اس طرح روایت کیا جیسا کہ ہم سے ابن ابی عمران نے بیان کیا (حدیث ١٢٥) اس طرح نہیں جس طرح فہد بن سلیمان نے روایت کیا (حدیث ١٢٤) تو ہمارے نزدیک اس حدیث کا مفہوم وہ نہیں جو حمانی نے (حدیث ١٢٤) میں بیان کیا کیونکہ حمانی نے جو کچھ روایت کیا اس میں یہ ہے کہ اس شخص کے لیے کھیتی میں سے کچھ بھی نہیں اور خرچہ اس کی طرف لوٹایا جائے اس کی توجیہ یہ ہے کہ اس کا غیر (مالک زمین) اس کو وہ خرچہ دے جو اس نے اس پر خرچ کیا ہے تو وہ کھیتی اس کے لیے ہو جائیگی لیکن اس چیز کے بدلے میں نہیں جو اس نے دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کیونکہ وہ نفقہ جو اس کھیتی پر صرف کیا گیا وہ موجود نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی بدل موجود ہے اور یہ اس لیے کہ خرچہ کام کرنے والوں اور اس کے لیے دے دیا گیا جو کاشتکار نے اس سلسلے میں خرچ کیا پس محال ہے کہ اس کے لیئے مالک

marfat.com

فِی ذٰلِکَ وَوَجْہُ ذٰلِکَ عِنْدَنَا عَلٰی اَنَّ الزَّارِعَ لَا شَیْءَ لَہٗ فِی الزَّرْعِ بِاَخْذِہٖ لِنَفْسِہٖ فَیَمْلِکُہٗ کَمَا یَمْلِکُ الزَّرْعَ الَّذِیْ یَزْرَعُہٗ فِیْ اَرْضٍ نَفْسِہٖ اَوْ فِیْ اَرْضٍ غَیْرِہٖ مِمَّنْ قَدْ اَبَاحَ لَہُ الزَّرْعَ فِیْہَا وَلٰکِنَّہٗ یَاْخُذُ نَفَقَتَہٗ وَبَذْرَہٗ وَیَتَصَدَّقُ بِمَا بَقِیَ ھٰکَذَا وَجْہُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَنَا فِیْ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

زمین پر کچھ واجب ہو مگر اس چیز کے عوض جو مالک زمین نے اس کے بدلے میں لی ہو البتہ ہمارے نزدیک اصل حدیث وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کی (حدیث ۱۲۵) نہ وہ جسے حمانی نے روایت کیا (حدیث ۱۲۴) اور ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ کاشتکار کے لیے کھیتی میں سے کچھ بھی نہ ہو جسے وہ اپنی ذات کے لیے حاصل کرے اور وہ اس کا مالک ہو جائے جیسا کہ وہ اپنی زمین کی کھیتی کا مالک ہوتا ہے یا دوسرے کی زمین میں اس کے لیے کاشتکاری مباح ہو تو اس کا مالک ہوتا ہے لیکن وہ خرچہ اور بیج وصول کرے اور باقی کو صدقہ کر دے ہمارے نزدیک اس حدیث کی توجیہ یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۷۔ **وَقَدْ** ذَکَرَ ذٰلِکَ یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ اَیْضًا۔

حضرت یحییٰ بن آدم نے حضرت حفص بن غیاث سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۱۲۸۔ **وَمِنَ** الدَّلِیْلِ عَلٰی صِحَّۃِ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَۃً فَھِیَ لَہٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ عُرْوَۃُ فَلَقَدْ حَدَّثَنِیْ ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ قَدْ حَدَّثَنِیْ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ رَاٰی نَخْلًا یُقْطَعُ اُصُوْلُھَا بِالْغَرْسِ

اس حدیث کی صحت پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت یحییٰ بن عروہ) حضرت عروہ بن زبیر سے اور وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم لوگ کے لیے کوئی حق نہیں۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں جس صحابی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے ایک درخت کو دیکھا جسے گاڑھنے کی وجہ سے اس کی جڑیں کاٹی جارہی تھیں (یعنی دوسرے کی زمین میں گاڑھا گیا تھا تو اس وجہ سے اسے جڑ سے اکھیڑ دیا گیا ۱۲ مترجم)

وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ بَیَاضَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِکَ اَیْضًا اَفَلَا

حضرت یحییٰ بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے قبیلہ بنو بیاضہ کے ایک شخص کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

تری اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَطْعِ النَّخْلِ الْمَغْرُوْسِ فِیْ غَیْرِ حَقٍّ بَعْدَ مَا قَدْ نَبَتَ فِی الْاَرْضِ وَلَمْ یَجْعَلْہُ لِاَرْبَابِ الْاَرْضِ فَیُوْجِبُ عَلَیْہِمْ غُرْمَ مَا اَنْفَقَ فِیْہِ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الزَّرْعَ الْمَزْرُوْعَ فِی الْاَرْضِ اَحْرٰی اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ وَاَنْ یُقْلَعَ ذٰلِکَ فَیُدْفَعَ اِلٰی صَاحِبِ الزَّرْعِ کَالنَّخْلِ الَّتِیْ قَدْ ذَکَرْنَاھَا اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ صَاحِبُ الْاَرْضِ اَنْ یَّمْنَعَ مِنْ ذٰلِکَ وَیَغْرَمَ قِیْمَةَ الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ مَنْزُوْعِیْنَ مَقْلُوْعِیْنَ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ لَہٗ۔

اس درخت کے کاٹنے کا حکم دیا جو دوسرے کی زمین میں ناحق طور پر لگایا گیا تھا اور وہ زمین میں اگ بھی چکا تھا آپ نے اسے زمین والوں کے لیے بھی قرار نہ دیا کہ ان پر خرچہ کا تاوان ڈالتے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو فصل زمین میں کاشت کی گئی اس کے لیے اس حکم کا ہونا زیادہ مناسب ہے اور یہ کہ اسے کاٹ کر کاشتکار کے حوالے کیا جائے جیسا کہ اس درخت کے سلسلے میں ہوا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے البتہ یہ کہ زمین کا مالک چاہے تو اس سے منع کرے اور کھیتی اور درخت کی اس قیمت کا ضامن بنے جو ان کے اکھاڑے جانے یا کاٹے جانے کی صورت میں ہوتی ہے تو اس کا اسے حق ہے۔

۱۲۹- **وَقَدْ** دَلَّ عَلٰی مَا ذَکَرْنَاہُ مِنْ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ وَّاصِلِ بْنِ اَبِیْ جَمِیْلٍ عَنْ مُّجَاھِدٍ قَالَ اشْتَرَکَ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمْ عَلَیَّ الْبَذْرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَیَّ الْعَمَلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَی الْاَرْضِ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَیَّ الْفَدَّانُ فَزَرَعُوْا ثُمَّ حَصَدُوْا ثُمَّ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ اَجْرًا مَّعْلُوْمًا وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ دِرْھَمًا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّاَلْغَی الْاَرْضَ فِیْ ذٰلِکَ۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفْسَدَ ھٰذِہِ الْمُزَارَعَةَ لَمْ یَجْعَلِ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ بَلْ قَدْ جَعَلَہٗ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ حَکَمَ

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت مجاہد فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار آدمیوں نے شراکت کی ان میں سے ایک نے بیج کا قول کیا (اپنے ذمہ لیا) دوسرے نے کام تیسرے نے زمین اور چوتھے نے بیلوں کی جوڑی اپنے ذمہ لی انہوں نے کاشتکاری کی پھر فصل کاٹی اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے کھیتی، بیج والے کو دے دی مشقت کرنے والے کو معلوم اجرت دے دی بیلوں کی جوڑی والے کو ہر دن کے بدلے ایک درھم دیا اور زمین کو اس سلسلے میں بیکار کر دیا (یعنی زمین والے کو کچھ نہ دیا)

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مزارعت کو فاسد فرمایا تو زمین والے کو کھیتی میں سے کچھ نہ دیا بلکہ اسے بیج والے کے لئے قرار دیا۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے

بِهٖ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْمَنْ بَنٰى فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اَمْرِهِمْ بِنَاءً۔

فیصلے بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں جو انہوں نے ان لوگوں کے بارے میں فرمائے جنہوں نے دوسروں کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں عمارات تعمیر کر دیں۔

١٣٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ عَامِرَ الْاَحْوَلَ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ رَجُلٍ بَنٰى فِيْ دَارٍ بِنَاءً ثُمَّ جَاءَ اَهْلُهَا فَاسْتَحَقُّوْهَا قَالَ اِنْ كَانَ بَنٰى بِاَمْرِهِمْ فَلَهٗ نَفَقَتُهٗ وَاِنْ كَانَ بَنٰى بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَهٗ نَقْضُهٗ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے (دوسروں کی زمین میں) مکان تعمیر کیا تو زمین کے مالکوں نے آکر اپنا حق مانگا آپ نے فرمایا اگر اس نے ان کی اجازت سے تعمیر کیا ہے تو اس کے لیے خرچہ ہوگا اور ان کی اجازت کے بغیر تعمیر کیا ہے تو اسے مکان کو توڑنا ہوگا۔

١٣١ - وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٣٢ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً۔

حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن، حضرت شریح سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٣٣ - وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ اَنَّهٗ قَدْ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ كَتَبَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْمَنْ بَنٰى فِيْ دَارِ قَوْمٍ وَفِيْمَنْ غَرَسَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلُوا النَّقْضَ لِصَاحِبِ الْبِنَاءِ وَلَمْ يَجْعَلُوْهُ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ فَالزَّرْعُ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

حضرت حمید الطویل خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس شخص کے بارے میں اسی قسم کا فیصلہ لکھا جس نے دوسروں کی زمین میں مکان بنایا یا دوسروں کی زمین میں درخت لگایا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان سب حضرات نے مکان بنانے والے کو اس کے توڑنے کا حکم دیا اور اسے مالک زمین کے لیے بھی قرار نہیں دیا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ کھیتی کا بھی یہی حکم ہو

وَالَّذِيْ قَدْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنٰى حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَوْلٰى مِمَّا قَدْ حَمَلَهٗ عَلَيْهِ مَنْ قَدْ خَالَفَنَا لِيَتَّفِقَ

تو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کو جس معنی پر محمول کیا ہے وہ اس مفہوم سے اولیٰ ہے جس پر ہمارے مخالفین نے اسے محمول کیا تاکہ یہ حدیث اور وہ حدیث

marfat.com

ذٰلِكَ وَمَا رَوَاهُ الرَّجُلُ الْبَيَاضِيُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَتَضَادَّانِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۳۲۔ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ بَابِ الْمُزَارَعَةِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ مَرَّ بِرَجُلٍ يَزْرَعُ لَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ فَقَالَ هُوَ زَرْعِيْ وَالْاَرْضُ لِاٰلِ فُلَانٍ وَالْبَذْرُ مِنْ قِبَلِيْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَيْتَ خُذْ نَفَقَتَكَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى خُذْ نَفَقَتَكَ مِنْ رَبِّ الْاَرْضِ لِاَنَّ رَبَّ الْاَرْضِ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْاِنْفَاقِ لِتَنْفُسِهٖ وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ خُذْ نَفَقَتَكَ مِمَّا قَدْ خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ وَتَصَدَّقْ بِمَا بَقِيَ فَمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ غَيْرِهٖ وَقَدْ جَعَلَ لَهٗ نَفَقَتَهٗ كَذٰلِكَ اَيْضًا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

جسے بیاضی مرد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے باہم متفق ہو جائیں اور ان کے درمیان تضاد ثابت نہ ہو۔

اور ہم نے اس سے پچھلے باب میں مزارعت کے سلسلے میں بھی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جس کے لیے کاشتکاری ہو رہی تھی آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کاشتکاری میرے لیے ہے اور زمین آلِ فلاں کی ہے۔ بیج بھی میری طرف سے ہے پیداوار نصف نصف ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سودی کاروبار کیا اپنا خرچہ وصول کرو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنا نفقہ زمین کے مالک سے وصول کرو کیونکہ مالک زمین نے اس کو حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنے لیے خرچ کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا خرچہ اس کھیتی کی پیداوار سے وصول کرو اور باقی صدقہ کر دو تو جو کچھ ہم نے بواسطہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس نے غیر کی زمین میں زراعت کی اور آپ نے اس کے لیے نفقہ کا حکم دیا تو اس سے بھی یہی مراد ہے اس باب میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

بَابُ ۲۲۵ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ

۱۲۵ - حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني ابن جريج ان ابا الزبير اخبره انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الشفعة في كل شرك بارض او ربع او حائط لا يصلح ان يبيع حتى يعرض على شريكه فياخذ او يدع

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الشفعة لا تكون الا بالشركة في الارض او الحائط او الربع ولا يجب بالجوار واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا الشفعة فيما وصفتم واجبة للشريك الذي لم يقاسم ثم هي من بعده واجبة للشريك الذي قاسم بالطريق الذي قد بقي له فيه الشرك ثم هي من بعده واجبة للجار الملازق وكان من الحجة لهم في ذلك ان هذا الاثر انما فيه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الشفعة في كل شرك بارض او ربع او حائط ولم يقل ان الشفعة لا تكون الا في كل شرك فلا يكون ذلك نفيا ان يكون الشفعة واجبة بغير الشرك ولكنه انما اخبر في هذا الحديث

باب ۲۲۵، پڑوس کی وجہ سے شفعہ

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین مکان یا باغ میں شرکت کی وجہ سے شفعہ کا حق حاصل ہوتا ہے اسے بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ اپنے شریک پر پیش کرے پس وہ (خرید) لے یا چھوڑ دے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ شفعہ کا حق زمین یا باغ یا مکان میں شرکت کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے پڑوسی ہونے کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا اس سلسلے میں انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے اس صورت میں شفعہ اس شراکت میں ثابت ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو اس کے بعد اس شریک کے لیے ثابت ہے جس نے اس راستہ کے ساتھ تقسیم کی ہو جس در راستے میں شرکت باقی ہو اس کے بعد ایسے پڑوسی کے لیے ثابت ہے جس کا اس کے ساتھ اتصال ہو۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین مکان یا باغ میں شرکت کی وجہ سے شفعہ ثابت ہوتا

marfat.com

أَنَّهَا وَاجِبَةٌ فِي كُلِّ شِرْكٍ وَلَمْ يَنْفِ أَنْ يَكُونَ وَاجِبَةً فِي غَيْرِهِ وَقَدْ جَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ زَادَ عَلَى مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ۔

ہے لیکن یہ نہیں فرمایا کہ شفعہ صرف شرکت کی وجہ سے ہی ثابت ہوتا ہے لہٰذا شرکت کے بغیر شفعہ کے ثبوت کی نفی نہیں ہے آپ نے تو اس حدیث میں اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ ہر شرکت میں ثابت ہے۔ اس سے غیر شرکت میں ثابت ہونے کی نفی نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں اس کی نسبت کچھ اضافہ ہے۔

۱۳۶- **حَدَّثَنَا** أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ فَإِنْ كَانَ غَائِبًا انْتُظِرَ إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی، پڑوسی کے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے اگر دونوں کا راستہ ایک ہو۔

۱۳۷- **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِيجَابُ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيعِ الَّذِي لَا شِرْكَ فِيهِ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيقِ فَلَا يُجْعَلُ وَاحِدٌ مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ مُضَادًّا لِلْحَدِيثِ الْآخَرِ وَلٰكِنْ يَثْبُتَانِ جَمِيعًا وَيُعْمَلُ بِهِمَا فَيَكُونُ حَدِيثُ أَبِي الزُّبَيْرِ فِيهِ إِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ لِلشَّرِيكِ فِي الَّذِي بِيعَ مِنْهُ مَا بِيعَ وَحَدِيثُ عَطَاءٍ فِي ذٰلِكَ إِخْبَارٌ

تو اس حدیث کے مطابق اس بیع میں شفعہ ثابت ہے جس میں شرکت نہیں محض راستے کی شرکت ہے لہٰذا ان میں کسی حدیث کو دوسری کے خلاف قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ دونوں حدیثیں ثابت ہوں گی اور دونوں پر عمل ہوگا حضرت ابوالزبیر کی روایت میں اس شفعہ کا ذکر ہے جس میں مبیع میں شراکت ہے اور حضرت عطاء کی روایت میں اس مبیع میں شفعہ کا ذکر ہے جس

marfat.com

عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيعِ الَّذِي لَا شَرِكَةَ لِاَحَدٍ فِيهِ بِالطَّرِيقِ۔

میں راستے کی شرکت ہے۔

وَقَالَ اَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَنْفِي مَا ادَّعَيْتُمْ۔

پہلے قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی احادیث بھی مروی ہیں جو تمہارے دعوای کی نفی کرتی ہیں۔

۱۳۹۔ فَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں کی گئی جب حدود متعین ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہوگا۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي قُتَيْلَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ

حضرت ابن شہاب، حضرت سعید اور ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عبدالملک بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ ماجشون فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَنَفٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنْ تَكُوْنَ الشُّفْعَةُ تَجِبُ اِذَا اُحْدِثَتِ الْحُدُوْدُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى اَصْلِ الْمُحْتَجِّ بِهٖ عَلَيْنَا لَا يَجِبُ بِهٖ حُجَّةٌ لِاَنَّ الْاَثْبَاتَ مِنْ اَصْحَابِ مَالِكٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنْ مَالِكٍ مُنْقَطِعًا لَمْ يَرْفَعُوْهُ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث میں حد بندی کے بعد شفعہ ہی کے ثبوت کی نفی ہے۔

تو ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہمارے خلاف دلیل دینے والوں کے ضابطہ کے مطابق اس حدیث سے ہمارے خلاف استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ اصحاب مالک نے حضرت مالک سے منقطع روایت کیا اور اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک نے نہیں اٹھایا۔

marfat.com

۱۴۲- حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر والقعنبي قالا ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابن المسيب قال قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة

۱۴۳- حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني مالك عن ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة مثله

فكان هذا الحديث مقطوعا والمقطوع عندهم لا يقوم به حجة ثم لو ثبت هذا الحديث واتصل اسناده لم يكن فيه عندنا ما يخالف الحديث الذي ذكرناه عن عطاء عن جابر رضي الله عنه لان الذي في هذا الحديث انما هو قول ابي هريرة رضي الله عنه قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالشفعة فيما لم يقسم فكان بذلك مخبرا عما قضى به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال بعد ذلك فاذا وقعت الحدود فلا شفعة وكان ذلك قولا من رأيه لم يحكه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وانما يكون هذا الحديث حجة على من ذهب الى وجوب الشفعة بالجوار لو كان ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الشفعة فيما لم يقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة فيكون ذلك نفيا من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما قد قسم ان تكون فيه الشفعة ولكن ابا هريرة رضي الله عنه انما اخبر في ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بما علمه من قضائه ثم نفى الشفعة برأيه بما لم يعلم من رسول الله صلى

حضرت ابن شہاب، حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جسے تقسیم نہیں کیا گیا تھا جب حد بندی ہو جائے تو شفعہ نہیں ہے۔

حضرت مالک، حضرت ابن شہاب سے اور وہ حضرت ابن مسیب اور ابو سلمہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حدیث منقطع ہے اور ان حضرات کے نزدیک منقطع حدیث سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جائے اور اس کی سند متصل بھی ہو تو ہمارے نزدیک اس میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی مخالفت کرے جسے ہم نے بواسطہ حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کیونکہ اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں ہوتی تھی تو اس کے ذریعے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی خبر دی ہے اس کے بعد فرمایا کہ جب حدود متعین ہو جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا تو یہ ان کی اپنی رائے کے مطابق قول ہے اسے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کیا یہ حدیث بوجہ پڑوس ثبوت شفعہ کے قائلین کے خلاف تب حجت ہوتی اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات فرماتے کہ غیر منقسم چیز میں شفعہ ہے پس جب وہ تقسیم ہو جائے گی تو اب شفعہ نہیں ہوگا تو یہ منقسم چیز میں شفعہ نہ ہونے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نفی ہوتی لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اس فیصلے کی خبر دی ہے جسے انہوں نے معلوم کیا

marfat.com

اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهِ حُكْمًا وَعَلِمَهُ غَيْرُهُ
ثُمَّ قَدْ رَوَى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَخَالَفَ مَالِكًا فِي مَتْنِهِ وَفِي إِسْنَادِهِ۔

پھر انہوں نے اپنی رائے سے شفعہ کی نفی کی جس کا انھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل نہ ہوا اور دوسرے حضرات کو معلوم ہوا۔ پھر حضرت معمر نے اس حدیث کو حضرت زہری سے روایت کیا تو ان کی روایت متن اور سند کے اعتبار سے حضرت مالک کی روایت کے خلاف ہے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم چیز کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الرزاق نے حضرت معمر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ نَفْيُ الشُّفْعَةِ بَعْدَ وُقُوْعِ الْحُدُوْدِ وَصَرْفِ الطُّرُقِ وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى ثُبُوْتِهَا قَبْلَ صَرْفِ الطُّرُقِ وَإِنْ حُدَّتِ الْحُدُوْدُ فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَزَادَ عَلَى مَا رَوَى مَالِكٌ فَهُوَ أَوْلَى مِنْهُ

تو اس حدیث میں حد بندی اور راستوں کے پھر جانے کے بعد شفعہ کی نفی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ راستوں کے پھر جانے اور حدود کے قائم ہونے سے پہلے شفعہ ثابت ہے تو یہ حدیث اس روایت کے مطابق ہو گئی جو عبد الملک نے حضرت عطاء سے روایت کی بلکہ مالک کی روایت کی نسبت اس میں اضافہ ہے لہذا یہ اس سے اولیٰ ہے۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا حَدِيْثُ مَالِكٍ أَنْ يَكُوْنَ عَنَى بِوُقُوْعِ الْحُدُوْدِ الَّتِي نُفِيَتْ بِوُقُوْعِهَا الشُّفْعَةُ فِي الدُّوْرِ وَالطُّرُقِ فَيَكُوْنُ الْمَبِيْعُ لَا شِرْكَ لِأَحَدٍ فِيْهِ وَلَا فِي طَرِيْقِهِ فَيَكُوْنُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هُوَ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ۔

حدیث مالک میں بھی یہ احتمال ہے کہ مکانات اور راستوں کی جس حد بندی سے شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہو کہ وہ ایسا مبیع ہو جس میں کسی کی شرکت نہ ہو اسی طرح راستے میں بھی شرکت نہ ہو تو اس حدیث کا مفہوم حضرت معمر کی روایت کے مفہوم جیسا ہو جائے گا اور اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے

marfat.com

تاکہ اس میں اور حضرت معمر کی روایت میں تضاد نہ ہو۔

وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَى مَعْمَرٌ۔

حضرت ابن جریج نے حضرت زہری سے حضرت معمر کی روایت کے موافق روایت کیا ہے۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُحْدِثَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

حضرت ابن شہاب : حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب راستوں کی حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْتَ وُجُوبُ الشُّفْعَةِ بِالشَّرِكَةِ فِي الدُّورِ وَالْأَرَضِينَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيقِ إِلَى ذٰلِكَ فَمِنْ أَيْنَ أَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ قِيلَ لَهُ أَوْجَبْتُهَا

۱۴۷۔ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَأَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا اس سے مکانات زمینوں نیز ان کی طرف جانے والے راستوں میں شرکت کے باعث شفعہ ثابت ہوا لیکن پڑوس کی وجہ سے شفعہ کہاں سے ثابت ہو گیا۔ تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ وہ ان روایات سے ثابت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مکان کا پڑوسی اس مکان کا زیادہ حق دار ہے۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ وَأَحْمَدُ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ الدَّارِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت قتادہ نے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کیا۔ پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت حمید اور قتادہ نے حضرت حسن سے اور

marfat.com

عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمُرَةَ۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ جَنَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ بَحْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلَانِ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ

حضرت حکم اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پڑوسی کے) پڑوسی ہونے کے باعث (شفعہ کا فیصلہ فرمایا)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوحیان اپنے والد سے اور وہ عمرو بن حریث سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ۔

تو ان روایات میں پڑوس کے سبب شفعہ کا ثبوت ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْجَارُ شَرِيْكًا فَاِنَّهُ قَدْ يُقَالُ لِلشَّرِيْكِ جَارٌ قِيْلَ لَهُ مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ هُوَ الَّذِيْ لَا شَرِكَةَ لَهُ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہوسکتا ہے وہ پڑوسی شریک ہو بعض اوقات شریک کو پڑوسی کہا جاتا ہے ۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا اس میں تمہاری بات پر کوئی دلالت نہیں پائی جاتی البتہ حضرت ابو رافع سے ایسی بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ وہ پڑوسی تھا جو شریک نہیں تھا۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ اَتَانِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى اَحَدِ مَنْكِبَيَّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَيْنَا سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ

حضرت عمرو بن شرید سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے پاس حضرت مسور بن مخرمہ تشریف لائے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک کاندھے پر رکھا اور فرمایا ہمارے ساتھ حضرت سعد کے پاس چلو، ہم دونوں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر حاضر

marfat.com

فِی دَارِہٖ فَجَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ اَلَا تَاْمُرُ هٰذَا یَعْنِیْ سَعْدًا اَنْ یَّشْتَرِیَ مِنِّیْ بَیْتَیْنِ فِیْ دَارِہٖ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُكَ عَلٰی اَرْبَعِمِائَةِ دِیْنَارٍ مُقَطَّعَةٍ اَوْ مُنَجَّمَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَقَدْ اُعْطِیْتُ بِہٖ خَمْسَ مِائَةِ دِیْنَارٍ نَقْدًا وَلَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ مَا بِعْتُكَ **فَدَلَّ** مَا ذَكَرْنَا اَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ الَّذِیْ عَنَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ هُوَ الْجَارُ الَّذِیْ تَعْرِفُہُ الْعَامَّةُ وَمَنْ اَعْطَاكَ اِنَّ الشَّرِیْكَ یُقَالُ لَہٗ جَارٌ وَاَیْنَ وَجَدْتَ هٰذَا فِیْ لُغَاتِ الْعَرَبِ۔

ہوئے تو حضرت ابو رافع آئے انہوں نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ ان کو یعنی حضرت سعد کو حکم نہیں دیتے کہ وہ مجھ سے دو کمرے خریدے جو ان کے گھر میں ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں آپ کو چار سو دینار سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی تھوڑے تھوڑے کر کے یا فرمایا قسط وار دوں گا انہوں نے کہا سبحان اللہ! مجھے ان کے پانچ سو دینار نقد مل رہے ہیں اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ مستحق ہے تو آپ پر نہ بیچتا ـــــ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑوسی مراد لیا وہ وہی پڑوسی ہے جو عام طور پر معروف ہے اور کہیں کس نے بتایا کہ شریک کو پڑوسی کہتے ہیں اور تم نے لغات عرب میں میں اسے کہاں پایا۔

فَاِنْ قَالَ لِاَنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ الْمَرْاَةَ تُسَمّٰی جَارَةَ زَوْجِهَا **قِیْلَ** لَہٗ صَدَقْتَ قَدْ سُمِّیَتِ الْمَرْاَةُ جَارَةَ زَوْجِهَا لَیْسَ لِاَنَّ لَحْمَهَا مُخَالِطٌ لِلَحْمِہٖ وَلَا دَمُهَا مُخَالِطٌ لِدَمِہٖ وَلٰكِنْ لِقُرْبِهَا مِنْہُ فَكَذٰلِكَ الْجَارُ سُمِّیَ جَارًا لِلْقُرْبَةِ مِنْ جَارِہٖ لَا لِلْمُخَالِطَةِ اِیَّاہُ فِیْمَا جَاوَرَہٗ بِہٖ وَاَنْتَ فَقَدْ زَعَمْتَ اَنَّ الْاٰثَارَ عَلٰی ظَاهِرِهَا فَكَیْفَ تَرَكْتَ الظَّاهِرَ فِیْ هٰذَا وَمَعَہُ الدَّلَائِلُ وَتَعَلَّقْتَ بِغَیْرِہٖ مِمَّا لَا دَلَالَةَ مَعَہٗ۔

اگر وہ کہے کہ میں دیکھتا ہوں عورت کو اس کے خاوند کی پڑوسن کہا جاتا ہے تو اسے کہا جائے گا تم نے سچ کہا عورت کو خاوند کی پڑوسن کہا جاتا ہے لیکن اس لیے نہیں کہ اس کا گوشت اس کے گوشت سے ملا ہوا ہے یا اس کا خون اس کے خون کے ساتھ ملا ہوا ہے بلکہ اس کے قرب کی وجہ سے ایسا کہا جاتا ہے اسی طرح پڑوسی کو اس کے قرب کی وجہ سے پڑوسی کہا جاتا اس لیے نہیں کہ جس چیز کی وجہ سے پڑوسی بنا اس میں اس کے ساتھ مخلوط ہے اور تمہارے خیال میں تو روایات اپنے ظاہر پر محمول ہوتی ہیں تو تم نے یہاں ظاہر کو کیسے چھوڑ دیا حالانکہ اس کے دلائل بھی ہیں اور تم نے دوسری بات کو اختیار کیا جس کے ساتھ دلائل بھی نہیں۔

ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑوس کے

marfat.com

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِنْ اِيْجَابِهِ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ وَتَفْسِيْرِهٖ ذٰلِكَ الْجِوَارَ۔

سبب شفعہ کے ثبوت اور پڑوس کی وضاحت مروی ہے۔

۱۵۵ـ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْضٌ لَيْسَ فِيْهَا لِاَحَدٍ قَسْمٌ وَلَا شِرْكٌ اِلَّا الْجِوَارُ بِيْعَتْ قَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

حضرت عمرو بن شرید اپنے باپ، حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی ایسی زمین بیچی جائے جس میں کسی کا حصہ یا شرکت نہیں البتہ وہ پڑوسی ہے تو آپ نے فرمایا پڑوسی اپنے قرب (سبقت) کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے)

فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ جَوَابًا لِسُؤَالِ الشَّرِيْدِ اِيَّاهُ عَنْ اَرْضٍ مُنْفَرِدَةٍ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ فِيْهَا وَلَا طَرِيْقَ **فَدَلَّ** مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْجَارَ الْمُلَازِقَ يَجِبُ لَهُ الشُّفْعَةُ بِحَقِّ جِوَارِهٖ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا مِنَ الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مَعَانٍ ثَلَاثَةٍ بِالشِّرْكِ فِي الْمَبِيْعِ بَيْعٌ مِنْهُ مَا بِيْعَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ اِلَيْهِ الْوُجُوْهِ وَبِالْمُجَاوَرَةِ لَهٗ فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهَا وَلَا حَمْلُ بَعْضِهَا عَلَى التَّضَادِّ اِذَا كَانَتْ قَدْ خَرَجَتْ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مِنَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَلٰى مَا شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ پڑوسی سبقت و قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے حضرت شرید رضی اللہ عنہ کے اس سوال کا جواب ہے جو آپ نے ایسی زمین کے بارے میں کیا جس میں انفرادیت تھی اس میں کسی دوسرے کا حق یا راستہ نہیں تھا ۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ متصل پڑوسی کے لیے پڑوسی ہونے کی وجہ سے شفعہ کا حق ثابت ہے تو اس باب میں جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان سے ثابت ہوا کہ تین وجوہ سے شفعہ کا حق ہو ثابت ہوتا ہے ۔ جو چیز بیچی جا رہی ہے اس میں شرکت ہو اس کی طرف جانے والے راستے میں شرکت ہو اور اس کے ساتھ پڑوس حاصل ہو ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑنا جائز نہیں اور نہ ہی بعض کو بعض سے متضاد خیال کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان وجوہ کی بنیاد پر جو ہم نے وضاحت سے ذکر کی ہیں روایات باہم متفق ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ جَعَلْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ شُفَعَاءَ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْتَ فَلِمَ اَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ لِبَعْضِهِمْ دُوْنَ بَعْضٍ اِذَا حَضَرُوْا اَوْ طَالَبُوْا بِهَا وَقَدَّمْتَ حَقَّ بَعْضِهِمْ فِيْهَا عَلٰى حَقِّ بَعْضٍ وَلَمْ تَجْعَلْهَا لَهُمْ جَمِيْعًا اِذَا كَانُوْا كُلُّهُمْ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے ان مذکورہ اسباب کی وجہ سے تینوں کو شفعہ کا مستحق قرار دیا تو تم نے بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لیے شفعہ کیوں ثابت کیا جب وہ سب حاضر ہو کر مطالبہ کریں تم نے بعض کو بعض پر مقدم قرار دیا اور جب وہ تمام ہی شفعہ

شُفَعَاءُ قِيلَ لَهُ إِنَّ الشَّرِيكَ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيعِ خَلِيطٌ فِيهِ وَفِي الطَّرِيقِ إِلَيْهِ فَمَعَهُ مِنَ الْحَقِّ فِي الطَّرِيقِ مِثْلُ الَّذِي مَعَ الشَّرِيكِ فِي الطَّرِيقِ وَمَعَهُ اخْتِلَاطُ مِلْكِهِ بِالشَّيْءِ الْمَبِيعِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ الشَّرِيكِ فِي الطَّرِيقِ فَهُوَ أَوْلَى مِنْهُ وَمِنَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَ الشَّرِيكِ فِي الطَّرِيقِ شَرِكَةٌ فِي الطَّرِيقِ وَمُلَازَقَةٌ لِلشَّيْءِ الْمَبِيعِ فَمَعَهُ مِنْ أَسْبَابِ الشُّفْعَةِ مِثْلُ الَّذِي مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَهُ أَيْضًا مَا لَيْسَ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ مِنْ اخْتِلَاطِ حَقِّ مِلْكِهِ فِي الطَّرِيقِ بِمِلْكِهِ فِيهِ فَلِذٰلِكَ كَانَ عِنْدَنَا أَوْلَى بِالشُّفْعَةِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

کا حق رکھتے ہوں تو تم ان سب کو یہ حق نہیں دیتے۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ایسا اس لیے کیا جاتا ہے کہ مبیع چیز میں شریک، اس چیز اور اس کے راستے دونوں میں شریک ہے لہذا اسے راستہ کا حق حاصل ہے جسے راستہ میں شریک کو یہ حق حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے مبیع چیز میں ملک کی شرکت بھی حاصل ہے اور یہ بات محض راستے میں شریک ہونے والے کو حاصل نہیں ہے لہذا یہ اس سے اور منتصل پڑوسی سے اولیٰ ہے اور جو شخص راستے میں شریک ہے اس کو اس شرکت کے ساتھ ساتھ مبیع چیز کے ساتھ اتصال بھی حاصل ہے لہذا اسے شفعہ کے اسباب میں سے وہ بات بھی حاصل ہے جو متصل پڑوسی کو حاصل ہے اور وہ بھی جو پڑوسی کو حاصل نہیں ہے یعنی اس کو راستے کی ملکیت بھی حاصل ہے اس لیے ہمارے نزدیک یہ (پڑوسی سے) مقدم ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ شُرَيْحٍ

یہی بات حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

١٥٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحٍ وَأَشْعَثَ أَظُنُّهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْخَلِيطُ أَحَقُّ مِنَ الشَّفِيعِ وَالشَّفِيعُ أَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاهُ۔

حضرت محمد، حضرت شریح سے یا حضرت شعبی حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شریک، شفیع سے زیادہ حق دار ہے اور شفیع کو دوسروں کی نسبت زیادہ حق حاصل ہے۔

---

١٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، حضرت محمد سے اور وہ حضرت شریح سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

١٥٨ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ

حضرت عامر، حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں

marfat.com

ابنُ عدیٍّ قال ثنا شریکٌ عن جابرٍ عن عامرٍ عن شُریحٍ قال الشُّفعةُ شُفعتانِ شُفعةٌ لِلجارِ و شُفعةٌ للشریكِ

وہ فرماتے ہیں شفعہ دو قسم کا ہے پڑوسی کے لیے شفعہ اور شریک کے لیے شفعہ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

فَإنْ قالَ قائلٌ فقد رُوِیَ عن عُثمانَ رضی اللهُ عنهُ خِلافُ هٰذا۔

۱۵۹۔ فذکر ما حدَّثَنا احمدُ ابنُ داؤدَ قال ثنا اسمٰعیلُ بنُ سالمٍ قال ثنا هُشیمٌ عن محمَّدِ بنِ اسحٰقَ عن منصورِ بنِ ابی ثعلبةَ عن ابانَ بنِ عثمانَ قال قال عثمانُ رضی اللهُ عنهُ لا مکائلةَ اِذا وقعتِ الحدودُ ولا شُفعةَ۔

وہ یوں ذکر کرے حضرت ابان بن عثمان سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں تو صاحب حق کا حق نہ روکا جائے اور نہ شفعہ حق باقی رہتا ہے۔

۱۶۰۔ قیل لهُ قد رُوِیَ هٰذا عن عثمانَ رضی اللهُ عنهُ کما ذکرتَ ولیسَ فیهِ عندنا حُجَّةٌ لکَ لِانَّهُ قد یجوزُ ان یکونَ اَرادَ بذٰلکَ اِذا حُدِّدَتِ الحدودُ مِنَ الحقوقِ کُلِّها واُدخلَ الطریقُ فی ذٰلکَ فیکونُ ذٰلکَ موافقًا لِما قد رَوَیناهُ عن جابرٍ رضی اللهُ عنهُ فی هٰذا البابِ اِذا وقعتِ الحدودُ وصُرِفَتِ الطُّرقُ فلا شُفعةَ ولو کانَ علٰی ما تاوَّلتموهُ علیهِ لکانَ قد خالفَهُ فی ذٰلکَ سعدُ ابنُ ابی وقّاصٍ والمِسوَرُ بنُ مخرمةَ وابو رافعٍ فیما قد رَوَیناهُ عنهُم فیما مضٰی مِن هٰذا البابِ

اسے کہا جائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن ہمارے نزدیک اس میں تمہارے لیے کوئی حجت نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ جب تمام حقوق کی حدود متعین ہو جائیں اور اس میں راستہ داخل کر دیا جائے تو یہ اس روایت کے موافق ہوگا جو ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس باب میں روایت کی ہے آپ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا اور اگر تمہاری بیان کردہ تاویل کے مطابق ہو تو حضرت سعد بن ابی وقاص، مسور بن مخرمہ اور حضرت رافع رضی اللہ عنہم اپنی روایات میں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

۱۶۱۔ وقد رُوِیَ عن عُمرَ رضی اللهُ عنهُ ایضًا فی ذٰلکَ ما قد حدَّثَنا ابنُ ابی داؤدَ قال ثنا یزیدُ بنُ خالدِ بنِ موهبٍ قال ثنا ابنُ ادریسَ عن یحیٰی بنِ سعیدٍ عن عونِ بنِ عُبیدِ اللهِ بنِ ابی رافعٍ عن عُبیدِ اللهِ بنِ عبدِ اللهِ بنِ عُمرَ قال قال عُمرُ رضی اللهُ عنهُ اِذا وقعتِ الحدودُ و

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور لوگ اپنا اپنا حق پہچان لیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

marfat.com

عَرَفَ النَّاسُ حُقُوقَهُمْ فَلَا شُفْعَةَ

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَيْنَا عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاحْتَمَلَ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۱۶۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلٰى شُرَيْحٍ اَنْ يَقْضِيَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجَارِ الْمُلَازِقِ وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ اَنَّ الشُّفْعَةَ تَجِبُ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ۔

۱۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الشَّرِيْكُ فِي الطَّرِيْقِ يُسَمّٰى شَرِيْكًا كَانَ دَاخِلًا فِي ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّكَ لَا تَقُوْلُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّهُ يُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَوَانٍ وَغَيْرِهِ وَاَنْتَ لَا تُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ قِيْلَ لَهُ لَيْسَ هٰذَا عَلٰى مَا ذَكَرْتَ اِنَّمَا مَعْنَى الشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَيْ فِي الدُّوْرِ وَ

تو یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ قریبی (ملے ہوئے) پڑوسی کے لیے شفعہ کا فیصلہ فرمائیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات مروی ہے جو راستے میں شرکت کی بنیاد پر شفعہ کے ثبوت پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک، شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا تو جب راستے میں شریک کو شریک کہا جاتا ہے تو وہ بھی اس میں داخل ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم اس حدیث کے مطابق قول نہیں کرتے کیونکہ یہ ہر چیز میں شفعہ کو ثابت کرتی ہے حیوان ہو یا غیر حیوان اور تم حیوان میں شفعہ کو نہیں مانتے تو اس شخص کو جواب کہا جائے گا بات اس طرح نہیں جس طرح تم نے ذکر کیا ہر چیز میں شفعہ کا مطلب یہ ہے کہ مکانات اور زمینوں میں سے ہر ایک میں شفعہ ہو سکتا ہے اس

marfat.com

الْعَقَارِ وَالْأَرْضِيْنَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

ہمارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت دلالت کرتی ہے۔

۱۶۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حیوان میں شفعہ نہیں ہے۔

—

marfat.com

كِتَابُ الْإِجَارَاتِ

اجاروں کا بیان

بَابُ ۲۵۶ الْاِسْتِيْجَارِ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ هَلْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ اَمْ لَا وَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا لَنَا اِنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْحَبْرِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ اَوْ رُقْيَةٌ اَوْ شَيْءٌ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ فَجَاؤُا بِهٖ فَجَعَلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لِمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ

باب ۲۵۶: تعلیم قرآن کے لیے کسی کو اُجرت پر رکھنا جائز ہے یا نہ، اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث

حضرت خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کے پاس پہنچے انہوں نے کہا بے شک تم اس بڑے عالم کی طرف سے بہتری لائے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دم یا کوئی اور چیز ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ بیڑیوں میں (جکڑا ہوا) ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے کہا ہاں (ہمارے پاس ہے) چنانچہ وہ اسے (دیوانہ کو) لے آئے میں نے اس پر تین دن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھی میں اپنے لعاب کو جمع کر کے اس پر تھوکتا تھا گویا وہ رسی سے کھل گیا انہوں نے مجھے کچھ اجرت دی میں نے کہا جب تک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھ نہ لوں، اس وقت تک نہیں لوں گا میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا "کھاؤ"، مجھے اپنی عمر کی قسم ہے جو شخص باطل منتر سے کمائے تو وہ باطل ہے تم نے سچے منتر (دم) سے کمایا ہے۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِي غَزَاةٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ قَدْ لُدِغَ اَوْ قَدْ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ قَالَ فَرَقَاهُ رَجُلٌ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنَ الْغَنَمِ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهُ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بِمَ رَقَيْتَهُ فَقَالَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالْجُعْلِ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ ـ

حضرت ابو المتوکل ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک غزوہ میں شریک تھے وہ عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے قبیلے کے سردار کو (کسی موذی جانور نے) کاٹ لیا ہے یا اسے کوئی بیماری لاحق ہوئی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اسے بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا ہے اس نے لینے سے انکار کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کس چیز کے ساتھ دم کیا تھا انہوں نے عرض کیا سورۂ فاتحہ کے ساتھ، آپ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ بھی کلمات دم ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بکریاں لے لو اور ان میں سے میرے لیے بھی حصہ رکھو۔ ایک جماعت نے ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوا الْجُعْلَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَدْ يُكْرَهُ الْجُعْلُ عَلٰى تَعْلِيْمِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِي ذٰلِكَ اَنَّ الْاٰثَارَ الْاُوْلٰى فِي ذٰلِكَ لَمْ يَكُنِ الْجُعْلُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهَا عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَاِنَّمَا كَانَ عَلَى الرُّقَى الَّتِي لَمْ يُقْصَدْ بِالْاِسْتِئْجَارِ عَلَيْهَا اِلَى الْقُرْاٰنِ وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ نَحْنُ اَيْضًا لَا بَاْسَ بِالْاِسْتِئْجَارِ عَلَى الرُّقَى وَالْعِلَاجَاتِ كُلِّهَا وَاِنْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّ الْمُسْتَاْجِرَ عَلٰى ذٰلِكَ قَدْ يَدْخُلُ فِيْمَا يَرْقِيْ بِهِ بَعْضَ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّهُ لَيْسَ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَرْقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَاِذَا اسْتُؤْجِرُوْا فِيْهِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْا مَا لَيْسَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَعْمَلُوْهُ

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے قرآن پاک سکھانے پر اجرت لینے کو مکروہ جانا ہے جس طرح نماز سکھانے پر اجرت لینا مکروہ ہے پہلے قول والوں کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس سلسلے میں جو روایات پیش کی گئی ہیں ان میں جو اجرت مذکور ہے وہ تعلیم قرآن پر نہیں ہے وہ دم کرنے کے سلسلے میں تھی اور اس میں قرآن پاک پر اجرت لینے کا قصد نہیں کیا گیا ہم بھی یہی کہتے ہیں دم (اور تعویذ) کرنے اور ہر قسم کے علاج معالجہ پر اجرت لینا جائز ہے اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ اس پر اجارہ کرنے والا بعض اوقات قرآن پاک کے کسی حصے کے ساتھ بھی تعویذ اور دم کرتا ہے یہ (اجرت)

marfat.com

جَازَ ذٰلِكَ وَ تَعْلِيْمُ الْقُرْاٰنِ عَلَى النَّاسِ وَاجِبٌ اَنْ يُّعَلِّمَهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِاَنَّ فِيْ ذٰلِكَ التَّبْلِيْغَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اَنَّ مَنْ عَلَّمَهٗ مِنْهُمْ اَجْزٰى ذٰلِكَ عَنْ بَقِيَّتِهِمْ كَالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ اِنَّمَا هِيَ فَرْضٌ اِلَّا اَنَّ مَنْ فَعَلَهٗ مِنْهُمْ فَقَدْ اَجْزٰى فِعْلُهٗ ذٰلِكَ عَنْ بَقِيَّتِهِمْ فَاِذَا اسْتَاجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَلٰى تَعْلِيْمِ ذٰلِكَ كَانَتْ اِجَارَتُهٗ تِلْكَ وَاسْتِيْجَارُهٗ اِيَّاهُ بَاطِلًا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اسْتَاجَرَهٗ عَلٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ فَرْضًا هُوَ عَلَيْهِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَفِيْمَا يَفْعَلُهٗ لِنَفْسِهٖ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا يَسْقُطُ عَنْهُ الْفَرْضُ بِفِعْلِهٖ اِيَّاهُ وَالْاِجَارَاتُ اِنَّمَا تَجُوْزُ وَتَمْلِكُ بِهَا الْاَبْدَالُ فِيْمَا يَفْعَلُهُ الْمُسْتَاجَرُوْنَ لِلْمُسْتَاجِرِيْنَ ۔

---

۱۶۷ - فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْاِسْتِيْجَارِ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ **قِيْلَ** لَهٗ نَعَمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَاْكُلُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُقْرِئُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْاٰنَ فَاَهْدٰى

اس لیے جائز ہے کہ لوگوں پر ایک دوسرے کو دم کرنا واجب نہیں ہے لہٰذا اگر وہ ایسے عمل پر اجارہ کریں جو ان پر واجب نہیں ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن لوگوں پر واجب ہے کہ وہ قرآن پاک ایک دوسرے کو سکھائیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے مگر ان میں سے جو تعلیم دے تو وہ باقیوں کی طرف سے بھی کفایت کرتی ہے جس طرح نماز جنازہ سب لوگوں پر فرض ہے لیکن ان میں سے بعض کا ادا کرنا، باقی کی طرف سے کفایت کرتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی سے اس کے کسی رشتہ دار کی نماز جنازہ پڑھنے کی اُجرت مانگے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ایسے عمل کی اجرت مانگ رہا ہے جو اس پر لازم ہے اسی طرح قرآن پاک بھی ایک دوسرے کو سکھانا فرض ہے البتہ بعض کے سکھا دینے سے باقی لوگوں کی طرف سے بھی کفایت ہو جائے گی۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو قرآن پاک کی تعلیم کے لیے اجرت پر رکھے تو یہ اجارہ اور اجرت پر رکھنا دونوں باطل ہوں گے کیونکہ اس نے ایسے عمل کے لیے اجارہ کیا جو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض تھا اور جسے اس نے اپنی ذات کے لیے کرنا تھا کیونکہ اس سے فرض اسی صورت میں ساقط ہوگا جب وہ ذاتی طور پر کرے گا جب کہ اجاروں میں مزدور اپنے مستاجر کے لیے جو عمل کرتا ہے اس کے ساتھ اجارہ صحیح ہوتا ہے اور وہ بدل کا مالک بنتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جو کچھ تم نے تعلیم قرآن پر اجارے کی ممانعت کے سلسلے میں ذکر کیا ہے کیا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے تو اسے کہا جائے گا ہاں اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آتی ہیں آپ نے فرمایا قرآن پاک کے ذریعے نہ کھاؤ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں

marfat.com

إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْسًا عَلَى أَنْ أَقْبَلَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللَّهُ بِهَا قَوْسًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔

اصحاب صفہ کو قرآن پڑھاتا تھا تو ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان کا تحفہ دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسے قبول کروں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہیں آگ کی کمان کا طوق پہنا دے تو اسے قبول کرو

وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسَانِيدِهَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنَّا مِنْ كِتَابِنَا بِالنُّونِ هَذَا فِي بَابِ التَّزْوِيجِ عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ۔

یہ تمام روایات ان کی اسناد کے ساتھ ہم نے اس سے پہلے کتاب النکاح میں سورۂ قرآن کی تعلیم پر نکاح کے سلسلے میں ذکر کی ہیں۔

۱۶۸ - **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ قَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ بِالْأَجْرِ

پھر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ایک موذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان پر اجرت لینے کو ناپسند فرمایا۔

۱۶۹ - **وَقَدْ** رُوِيَ فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لَكِنِّي أُبْغِضُكَ فِي اللَّهِ لِأَنَّكَ تَبْغِي فِي أَذَانِكَ أَجْرًا وَتَأْخُذُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے حضرت یحیی بکاء فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا لیکن میں تو تم سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تم اپنی اذان پر اُجرت تلاش کرتے ہو اور اذان پر اجرت لیتے ہو۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا كَرَاهِيَةُ الْاسْتِيجَارِ عَلَى الْأَذَانِ فَالْاسْتِيجَارُ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ كَذَلِكَ أَيْضًا لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِالتَّبْلِيغِ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اذان پر کسی کو اجرت دے کر رکھنا مکروہ ہے اور قرآن پاک کی تعلیم پر اجارہ بھی اسی طرح ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ کا

marfat.com

عَنِ اللّٰهِ وَلَوْ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَوْجَبَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ التَّبْلِيْغَ عَنْهُ فَقَالَ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ -

حکم فرمایا اگرچہ قرآن پاک کی ایک آیت ہی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اپنی طرف سے تبلیغ کو واجب کیا فرمایا اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ نے اپنی رسالت کی تبلیغ نہ کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

۱۷۰- **وَقَدْ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مَرْزُوْقٍ جَمِيْعًا قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے تبلیغ کرو اگرچہ کتاب اللہ کی ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل کی طرف سے بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا۔

فَاَوْجَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى اُمَّتِهِ التَّبْلِيْغَ عَنْهُ ثُمَّ قَدْ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ التَّبْلِيْغِ عَنْهُ وَالْحَدِيْثِ عَنْ غَيْرِهٖ فَقَالَ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ اَيْ وَلَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْ اَنْ لَّا تُحَدِّثُوْا عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَالْاِسْتِجْعَالُ عَلٰى ذٰلِكَ اِسْتِجْعَالٌ عَلَى الْفَرْضِ وَمَنِ اسْتَجْعَلَ جُعْلًا عَلٰى عَمَلٍ يَعْمَلُهٗ فِيْمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا يَعْمَلُهٗ لِنَفْسِهٖ لِيُؤَدِّيَ بِهٖ فَرْضًا عَلَيْهِ وَمَنِ اسْتَجْعَلَ جُعْلًا عَلٰى عَمَلٍ يَعْمَلُهٗ لِغَيْرِهٖ مِنْ رُقْيَةٍ اَوْ غَيْرِهَا وَاِنْ كَانَتْ بِقُرْاٰنٍ اَوْ عِلَاجٍ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَالْاِسْتِجْعَالُ عَلَيْهِ حَلَالٌ فَيَصِحُّ بِمَا ذَكَرْنَا مَعَانِيْ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر اپنی طرف سے تبلیغ کو لازم فرمایا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے تبلیغ اور غیر کی طرف سے بات نقل کرنے میں فرق کرتے ہوئے فرمایا بنی اسرائیل سے نقل کرو اس میں کوئی حرج نہیں یعنی اس بات میں کہ تم ان کی طرف سے بیان نہ کرو، کوئی حرج نہیں پس اس (تبلیغ) پر اجرت لینا فرض پر اجرت لینا ہے اور جو شخص اس عمل پر اجرت لے جسے اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے تو یہ اس پر حرام ہے کیونکہ وہ تو اپنی طرف سے یہ عمل کر رہا ہے تاکہ فرض کی ادائیگی کرے اور جو آدمی دوسرے کے لیے عمل کرے مثلاً دم (تعویذ) وغیرہ کرے اگرچہ قرآن پاک کے ذریعے ہو یا علاج وغیرہ کرے پس یہ جائز ہے اور اس پر اجرت لینا حلال ہے لہٰذا اس باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنَ النَّهْيِ وَمِنَ الْإِبَاحَةِ وَلَا يَتَضَادُّ ذٰلِكَ فِيْمَا بَيَّنَّا فِيْ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔

سے مروی روایات جن میں ممانعت ہے اور جن میں جواز ہے دونوں کے معانی صحیح قرار پائے اور وہ ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں کہ باہم منافی ہوں یہ تمام حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ہے۔

بَابُ ۲۵۷ الْجُعْلِ عَلَى الْحِجَامَةِ هَلْ يَطِيْبُ لِلْحَجَّامِ أَمْ لَا

باب ۲۵۷ سینگی لگانے کی اجرت لینا صحیح ہے یا نہیں

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَدْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ كَسْبَ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی ناپاک ہے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۔ وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ جَمِيْعًا قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ السُّحْتِ كَسْبَ الْحَجَّامِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک حرام کاموں میں سے سینگی لگانے والے کی کمائی بھی ہے۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

ایک دوسری سند سے بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

marfat.com

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۱۷۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ بَیَانٍ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ قَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَسْبَ الْحَجَّامِ۔

حضرت عبدالعزیز بن زیاد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کی کمائی کو حرام قرار دیا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ اَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قَدِ اشْتَرٰی اَبِیْ حَجَّامًا فَکَسَرَ مَحَاجِمَہٗ فَقُلْتُ لَہٗ یَا اَبَتِ لِمَ کَسَرْتَھَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ۔

حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے باپ نے ایک سینگی لگانے والے کو خریدا پھر انہوں نے سینگی لگانے کے آلات توڑ دیئے میں نے کہا ابا جان! آپ نے ان کو کیوں توڑا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَیْسَ فِیْ ھٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی تَحْرِیْمِ کَسْبِ الْحَجَّامِ وَلٰکِنْ اِنَّمَا اَتَیْنَا بِہٖ لِئَلَّا یَتَوَھَّمَ مُتَوَھِّمٌ اَنَّا قَدْ اَغْفَلْنَاہُ وَاِنَّمَا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ کَرَاھِیَۃُ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ لِذٰلِکَ فَقَطْ فَاَمَّا فِیْ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَھْیِہٖ عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ فَھُوَ مَا یُبَاعُ بِہِ الدَّمُ لَا غَیْرُ ذٰلِکَ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی کَرَاھِیَۃِ کَسْبِ الْحَجَّامِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں سینگی لگانے والے کی کمائی کے حرام ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے لیکن ہم اسے اس لیے لائے ہیں تاکہ کوئی وہم کرنے والا یہ وہم نہ کرے کہ ہم نے اس سے غفلت برتی ہے اس میں تو صرف حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی ذاتی کراہت کا ذکر ہے اور جو کچھ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کی قیمت سے ممانعت کے بارے میں ذکر کیا ہے تو اس سے مراد صرف وہ چیز ہے جس کے بدلے میں خون کو بیچا جائے۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ سینگی لگانے والے کی کمائی مکروہ ہے انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ سینگی لگانے والے کا پیشہ پلید پیشہ ہے لہذا انسان کے لیے مکروہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ناپاک کرے اور اس (ناپاکی) کے قریب جائے لیکن جہاں تک اس کے ذاتی طور پر حرام ہونے کا تعلق ہے تو ایسی بات نہیں۔

وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّ کَسْبَ الْحَجَّامِ کَسْبُ ذِیْ دَنَسٍ فَیُکْرَہُ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّدَنِّسَ نَفْسَہٗ وَیُدْنِیَھَا بِذٰلِکَ فَاَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِہٖ حَرَامًا فَلَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ وَالرَّبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّہٗ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْطٰی

marfat.com

الحجام اجره في ذلك ۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے حضرت عبداللہ بن طاوس اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت بھی عطا فرمائی۔

١٧٨ - وقد حدثنا الحسين بن الحكم الجيزي قال ثنا عفان بن مسلم ح و حدثنا احمد بن داود بن موسى قال ثنا سهل ابن بكار قالا ثنا وهيب فذكر باسناده مثله ۔

حضرت عفان بن مسلم اور حضرت سہل بن بکار دونوں فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٩ - وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة عن جابر الجعفي انه قال سمعت الشعبي يحدث عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل الى غلام حجام فجاء فحجمه فاعطاه اجرته مدا او نصف مد ولو كان حراما لم يعطه ذلك ۔

حضرت شعبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے لڑکے کی طرف کسی کو بھیجا وہ آیا اور اس نے سینگی لگائی آپ نے اسے ایک مُد یا آدھا مُد (غلہ) اجرت دی، اگر یہ حرام ہوتا تو آپ عطا نہ فرماتے

١٨٠ - حدثنا الحسين بن نصر قال اخبرنا محمد بن يوسف الفريابي قال ثنا سفيان الثوري عن جابر الجعفي عن عامر الشعبي عن عبد الله بن عباس انه قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره ولو كان حراما لم يعطه ذلك ۔

حضرت عامر شعبی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اس کی اجرت عطا فرمائی اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

١٨١ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري حدثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن ابي طالب عن عبد الله بن عباس ان حجاما كان يقال له ابو طيبة الحجام حجم النبي صلى الله عليه وسلم فاعطاه اجره وحط عنه طائفة من غلته او وضع عنه اهله طائفة من غلته فقال ابن عباس فلو كان حراما لما

حضرت ابوطالب، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ایک سینگی لگانے والے نے جسے ابوطیبہ حجام کہا جاتا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی تو آپ نے اسے اجرت دی اور اس کی مزدوری میں سے ایک حصہ کم کر دیا یا اس کے مالکوں نے معاف کر دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر یہ (مزدوری) حرام ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ

marfat.com

اَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم اسے عطا نہ فرماتے۔

۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَجَمَ فَاَمَرَ الْحَجَّامَ بِصَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَاَمَرَ مَوَالِيَهُ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنَ الْخَرَاجِ شَيْئًا۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو ایک صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کریں۔

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اَبَا طَيْبَةَ الْحَجَّامَ فَحَجَمَهُ فَسَاَلَهُ كَمْ ضَرِيْبَتُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ اَصْوُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا مِّنْهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ حجام کو بلایا اس نے آپ کو سینگی لگائی آپ نے پوچھا تجھ پر کتنا خراج مقرر ہے اس نے کہا تین صاع، آپ نے ان میں سے ایک صاع معاف کر دیا۔

۱۸۴۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً۔

حضرت سلیمان بن قیس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے بعینہ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۔ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ۔

حضرت ابوجمیلہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور حجام کو اجرت دی۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ اَعْلِفْهُ النَّاضِحَ اَوْ قَالَ اَعْلِفْ ذٰلِكَ نَاضِحَكَ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (سینگی لگانے والے) کی اجرت کے بارے میں فرمایا اسے پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو یا فرمایا اپنے پانی لانے والے اونٹ کو کھلاؤ۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ح وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی۔

marfat.com

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔

۱۸۸۔ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طِيبَةَ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ قَالَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طیبہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ کو سینگی لگائی اور آپ روزہ دار تھے آپ نے اسے اجرت دی۔ وہ فرماتے ہیں اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طِيبَةَ الْحَجَّامُ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ لِيُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ غَلَّتِهِ شَيْئًا فَفَعَلُوا ذٰلِكَ۔

حضرت حمید الطویل نے بیان فرمایا کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حجام کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی، ابو طیبہ حجام نے آپ کو سینگی لگائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے کلام فرمایا کہ اس کے خراج میں کچھ کمی کر دیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔

۱۹۰۔ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَنَّ حُمَيْدًا قَدْ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان ثوری خبر دیتے ہیں کہ حضرت حمید نے ان سے بیان کیا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۹۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَيْضًا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس حدیث کو بعینہ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۹۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسماعیل بن جعفر حضرت حمید الطویل سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

ان روایات میں حجام کی کمائی کے جواز کا ذکر ہے

marfat.com

فاحتمل ان يكون ذلك قد تاخر عن النهي الذي قد ذكرناه او تقدمه۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اس نہی کے بعد کی بات ہو جس کو ہم نے ذکر کیا یا پہلے بیان کیا۔

١٩٣۔ فنظرنا في ذلك واذا يونس قد حدثنا قال ثنا عبد الله بن يوسف ح وحدثنا ربيع المؤذن قال اخبرنا شعيب بن الليث قالا ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي عفير الانصاري عن محمد بن سهل بن ابي حثمة عن محيصة بن مسعود الانصاري انه قد كان له غلام حجام يقال له نافع وابو طيبة فانطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فساله عن خراجه فقال لا تقربنه فرد ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعلف به الناضح اجعلوه في كرشه۔

تو ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کیا تو حضرت محمد بن سہل بن ابی حثمہ حضرت محیصہ بن مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک غلام حجام تھا جس کو نافع اور ابو طیبہ کہا جاتا تھا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس کی آمدنی کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا اس کے قریب نہ جانا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال بار بار کیا تو آپ نے فرمایا اسے اپنے پانی لانے والے اونٹ کو کھلاؤ اسے اس کے معدے کے لیے (گھاس وغیرہ پر) خرچ کرو۔

١٩٤۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا عمر بن يونس قال ثنا عكرمة بن عمار قال ثنا طارق بن عبد الرحمن ان رافعة بن رافع او رافع بن رافعة الشك منهم في ذلك وقد كان جاء الى مجلس الانصار فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الحجام وامرنا ان نطعمه نواضحنا۔

حضرت طارق بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ رافعہ بن رافع یا رافع بن رافعہ (راویوں کو شک ہے) انصار کی مجلس میں آئے تو فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا کہ ہم اسے اپنے اونٹ کو کھلا دیں۔

وقد حدثنا فهد بن سليمن قال ثنا عبد الله ابن صالح الكاتب قال حدثني الليث قال حدثني عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن حرام بن سعد بن محيصة عن المحيصة رجل من بني حارثة انه قد كان له حجام واسم الرجل المحيصة سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فنهاه ان ياكل كسبه ثم عاد فنهاه فلم يزل يراجعه حتى قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلفه ناضحك واطعمه رقيقك۔

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ، حضرت محیصہ سے جو بنو حارثہ سے ایک مرد تھے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک حجام تھا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کی کمائی کھانے سے منع فرمایا پھر سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا وہ بار بار سوال کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اس کی کمائی سے اپنے پانی لانے والے اونٹ کے لیے چارہ لاؤ اور اپنے غلام کو کھلاؤ۔

١٩٥۔ وحدثنا اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس قال ثنا سفيان عن الزهري

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت محیصہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ مُحَيِّصَةَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

سے پوچھا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۶- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حرام بن سعد بن محیصہ حارثی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر انہوں نے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت اسد بن موسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی ذئب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حرام بن محیصہ جو بنو حارثہ کے ایک فرد تھے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِبَاحَةِ فِيْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ مَا نَهَاهُ عَنْهُ نَهْيًا عَامًّا مُطْلَقًا عَلٰى مَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَفِيْ اِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُطْعِمَهُ الرَّقِيْقَ اَوِ النَّاضِحَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ اَلَا تَرٰى اَنَّ الْمَالَ الْحَرَامَ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ اَكْلُهُ لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُطْعِمَهُ رَقِيْقَهُ وَلَا نَاضِحَهُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّقِيْقِ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اباحت مروی ہے وہ اس عمومی اور مطلق نہی کے بعد کی بات ہے جس کا پہلی روایات میں ذکر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے یوں جائز قرار دینا کہ وہ اپنے غلام یا اونٹ کو کھلاؤ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حرام نہیں ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حرام مال جسے خود انسان کے لیے کھانا جائز نہیں اسے اپنے غلام اور اونٹ کو کھلانا بھی جائز نہیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے بارے میں فرمایا انہیں اس چیز سے کھلاؤ جس سے تم خود کھاتے ہو۔

فَلَمَّا ثَبَتَ اِبَاحَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ اَنْ يَعْلِفَ ذٰلِكَ نَاضِحَهٗ وَيُطْعِمَ رَقِيْقَهٗ مِنْ كَسْبِ حِجَامَتِهٖ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ

پس جب ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ اپنے حجام کی کمائی سے اپنے اونٹ کو چارہ دیں یا اپنے غلام کو کھلائیں تو یہ اس

marfat.com

مِنْ نَهْيِهٖ عَنْ ذٰلِكَ وَثَبَتَ حِلُّ ذٰلِكَ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا اَيْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا الرَّجُلَ يَسْتَاْجِرُ الرَّجُلَ يَفْصِدُ لَهٗ عِرْقًا اَوْ يَنْزِعُ لَهٗ حِمَارًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ جَائِزًا وَالْاِسْتِيْجَارُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزٌ فَالْحِجَامَةُ اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

بات پر دلالت ہے کہ جس نہی کا پہلے ذکر ہوا وہ اس سے منسوخ ہوگئی اور ان کے لیے اور دیگر تمام لوگوں کے لیے اس کا حلال ہونا ثابت ہوگیا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ایک شخص کسی دوسرے سے اجرت پر رگ کھلواتا ہے یا کھال رنگوانا ہے تو یہ جائز ہے اس سلسلے میں کسی کو اجرت پر حاصل کرنا بھی جائز ہے تو سینگی لگانے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

۱۹۹- وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (وصال کے) بعد بھی اس سلسلے میں روایات آئی ہیں

۲۰۰- مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّ لِيْ غُلَامًا حَجَّامًا وَاَنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ يَزْعُمُوْنَ اِنِّيْ اٰكُلُ ثَمَنَ الدَّمِ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَذَبُوْا اِنَّمَا تَاْكُلِيْنَ خَرَاجَ غُلَامِكِ۔

حضرت موسیٰ بن علی بن رباح لخمی فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میرا ایک غلام ہے جو سینگی لگاتا ہے اور اہل عراق کا خیال ہے کہ میں خون کی قیمت کھاتی ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا ہے تم اپنے غلام کی کمائی کھاتی ہو۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّائِيُّ اَنَّ الْحَجَّامِيْنَ قَدْ كَانَ لَهُمْ سُوْقٌ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن رائی نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں سینگی لگانے والوں کا ایک بازار تھا۔

۲۰۲- وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ اَنَّهٗ قَالَ وَقَدْ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَزَالُوْا مُقِرِّيْنَ بِاَجْرِ الْحِجَامَةِ وَلَا يُنْكِرُوْنَهَا۔

حضرت عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھے یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی کہ مسلمان ہمیشہ سینگی لگانے والے کی اجرت کے قائل رہے ہیں اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

بَابُ اللُّقَطَةِ وَالضَّوَالِّ ۲۵۸

باب ۲۵۸ گری پڑی اور گمشدہ چیز

۲۰۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت جارود سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم

marfat.com

سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابی مسلم الجذمی عن الجارود انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ضالۃ المسلم حرق النار۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

۲۰۴ - حدثنا محمد بن علی بن داود قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا ہمام قال ثنا قتادۃ عن یزید اخی مطرف عن ابی مسلم الجذمی عن الجارود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان ضالۃ المسلم او المؤمن حرق النار۔

حضرت جارود ہی حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان یا (فرمایا) مومن کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

۲۰۵ - حدثنا محمد بن علی ابن داود قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا یحیی بن سعید قال حدثنی حمید الطویل قال ثنا الحسن عن مطرف ابن الشخیر عن ابیہ انہ قال قد کنا قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی نفر من بنی عامر فقال لنا الا احملکم فقلت انا نجد فی الطریق ہوامی الابل فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ضالۃ المسلم حرق النار

حضرت مطرف بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم کچھ لوگوں کے ساتھ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تمہیں سواری نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا ہم راستے میں اونٹوں کا گلہ (ریوڑ) پاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

فذہب قوم الی ان الضوال حرام اخذہا علی کل حال للتعریف وغیر ذلک واحتجوا فی ذلک بہذہ الآثار **وخالفہم** فی ذلک آخرون فقالوا انہ لم یرد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بما قد ذکرنا فی ہذہ الآثار تحریم اخذ الضالۃ للتعریف وانما اراد اخذہا لغیر ذلک۔

ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ گم شدہ چیز کو اٹھانا حرام ہے تشہیر کے لیے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے، انہوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمشدہ چیز کو تشہیر کے لیے لینے کی حرمت کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ اس کے علاوہ ارادہ فرمایا۔

۲۰۶ - **وقد** بین ما ذہبوا الیہ من ذلک ما حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبۃ عن خالد الحذاء عن یزید ابن عبد اللہ بن الشخیر عن ابی مسلم الجذمی

اس مسلک والوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت ابو مسلم جذمی، حضرت جارود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بارگاہ قبول میں کمزور اونٹوں پر حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم پانی کی گزرگاہ

marfat.com

عَنِ الْجَارُوْدِ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عَلٰى اِبِلٍ عِجَافٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِجُوْفٍ فَنَجِدُ اِبِلًا نَتْرُكُهَا فَقَالَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ فَكَانَ سُؤَالُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَخْذِهَا لِاَنْ يَرْكَبُوْهَا لَا لِاَنْ يُعَرِّفُوْهَا فَاَجَابَهُمْ بِاَنْ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ اَيْ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حُكْمُهَا اَنْ يُحْفَظَ عَلٰى صَاحِبِهَا حَتّٰى تُؤَدّٰى اِلٰى صَاحِبِهَا لَا لِاَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا لِرُكُوْبٍ وَلَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِذٰلِكَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاِنَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا۔

پر گزرتے ہیں تو وہاں اونٹ پاتے ہیں کیا ان پر سوار ہو جائیں تو آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ مومن کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

.....

تو ان کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنا سواری کے لیے تھا اس کی تشہیر مقصود نہ تھی تو آپ نے ان کو یوں جواب دیا کہ فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے یعنی مسلمان کی گمشدہ چیز کا حکم یہ ہے کہ اس کے مالک کے لیے محفوظ رکھی جائے حتیٰ کہ اس تک پہنچا دی جائے یہ مقصد نہیں کہ سوار ہو کر یا کسی دوسری صورت میں اس سے نفع اٹھایا جائے تو اسے سے اس حدیث کا مفہوم واضح ہو گیا اور یہ کہ وہی بات مراد ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

۲۰۷- وَقَدْ كَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِذٰلِكَ اَيْضًا مَنْ قَدْ حَرَّمَ اَخْذَ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُنْذِرِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ كُنْتُ بِالْبَوَازِيْجِ مَوْضِعٍ فَرَاحَتِ الْبَقَرُ فَرَاٰى فِيْهَا جَرِيْرٌ بَقَرَةً فَاَنْكَرَهَا فَقَالَ لِلرَّاعِيْ مَا هٰذِهِ الْبَقَرَةُ قَالَ بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا اَدْرِيْ لِمَنْ هِيَ فَاَمَرَ بِهَا جَرِيْرٌ فَطُرِدَتْ حَتّٰى تَوَارَتْ۔

ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَاْوِي الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ۔

قَالُوْا فَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا يُحَرِّمُ اَخْذَ الضَّالَّةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ ذٰلِكَ الْاِيْوَاءُ الَّذِيْ لَا تَعْرِيْفَ مَعَهٗ۔

جن لوگوں نے اسے اٹھانا حرام قرار دیا ہے انہوں نے یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت ضحاک بن منذر حضرت منذر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مقام بوازیج میں تھا کہ شام کو گائیں واپس آئیں تو حضرت جریر نے ان میں ایک اجنبی گائے کو دیکھا چرواہے سے پوچھا یہ کیسی گائے ہے؟ اس نے کہا کوئی گائے ان گایوں کے ساتھ آ گئی ہے مجھے معلوم نہیں یہ کس کی ہے۔ حضرت جریر نے حکم دیا کہ دور چھوڑ آئیں حتیٰ کہ غائب ہو جائے۔

پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا گمشدہ چیز کو وہی ٹھکانہ دیتا ہے جو گمراہ ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بھی گمشدہ چیز کے حاصل کرنے کو حرام قرار دیتی ہے اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کے خلاف یوں استدلال کیا ہے کہ ممکن ہے یہاں تشہیر کے بغیر ٹھکانہ دینا مراد ہو۔

---

marfat.com

۲۰۹۔ فَإِنَّهُ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ قَدْ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گمشدہ چیز کو ٹھکانہ دیا وہ خود گمراہ ہے جب تک اس کی تشہیر نہ کرے۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً

حضرت احمد بن عبد الرحمن بن وہب فرماتے ہیں میرے چچا حضرت عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمرو بن حارث نے بیان کیا پھر انہوں نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہ اسی کی مثل روایت کیا۔

فَبَيَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنِ الَّذِي يَكُونُ بِإِيوَاءِ الضَّالَّةِ ضَالًّا وَإِنَّهُ الَّذِي لَا يُعَرِّفُهَا فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيثِ الْجَارُودِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا۔

تو اس حدیث کے ذریعے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ گمشدہ چیز کو ٹھکانہ دینے والا کون شخص گمراہ ہوتا ہے اور بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جو اس کی تشہیر نہیں کرتا تو اس حدیث کا مفہوم حضرت جارود اور حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہما کی روایات کی طرف لوٹ گیا۔

۲۱۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِيهِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرِدُ عَلٰى حَوْضِي إِبِلٌ إِلٰى أَحْوَاضٍ أَسْقِيهَا قَالَ وَفِي الْكَبِدِ الْحَرَّاءِ أَجْرٌ۔

حضرت محمد بن سراقہ اپنے والد حضرت سراقہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حوض پر پیاسے اونٹوں کے ساتھ اونٹ آتے ہیں تو میں انہیں پانی پلاتا ہوں آپ نے فرمایا پیاسے جگر میں ثواب ہے (یعنی پیاسے جانور کو پانی پلانا ثواب ہے)

۲۱۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عبد الرحمن بن مالک بن جعشم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے بھائی حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد پہلی حدیث کی مثل ذکر کیا ——— تو وہ ان جانوروں

أَنَّ أَخَاهُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً
وَهُوَ فِي حَالِ سَقْيِهِ إِيَّاهَا مُؤْوِلُهَا فَلَمْ يَنْهَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ الْإِيْوَاءِ إِذَا
كَانَ إِنَّمَا يُرِيْدُ بِهِ مَنْفَعَةَ صَاحِبِهَا وَإِيْفَاءَهَا
عَلٰى رَبِّهَا وَالثَّوَابَ فِيْهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ
الْإِيْوَاءَ الْمَكْرُوْهَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ إِنَّمَا هُوَ
الْإِيْوَاءُ الَّذِي يُرَادُ بِهِ خِلَافُ حَبْسِهَا عَلٰى
صَاحِبِهَا وَطَلَبُ الثَّوَابِ فِيْهَا۔

۲۱۳ - وَقَدِ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى
لِقَوْلِهِمْ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّوْفِيُّ قَالَ انا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبِ
ابْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ
وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ جَمِيْعًا
أَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّأْيِ حَدَّثَهُمْ جَمِيْعًا
عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ
أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَهُ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اعْرِفْ
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ
صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ
يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ
قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ مَعَهَا
سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ
حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

۲۱۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثنا عَبْدُ اللهِ
ابْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ انا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَمِيْعًا
عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

کو پانی پلاتے وقت ٹھکانہ دینے والے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹھکانہ دینے سے ان کو منع نہیں فرمایا کیونکہ وہ ان جانوروں کے مالکوں کو اس کے ذریعے نفع پہنچا کر ان تک پہنچانا اور ثواب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت جریر کی روایت میں جس ٹھکانے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ ٹھکانہ نہیں جس کے ذریعے اسے مالک کے لیے روکا جائے اور اس میں ثواب مطلوب ہو۔

پہلے قول والوں نے اپنے قول پر مزید یوں استدلال کیا ہے، حضرت مزید (منبعث کے مولیٰ) اور زید بن خالد جہنی دونوں سے مروی ہے کہ ایک شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں بھی آپ کے پاس تھا اس نے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی کو پہچانو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ تجھے اختیار ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اور گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے۔ فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے اس نے پوچھا اور گمشدہ اونٹ؟ یا رسول اللہ! فرمایا اس کا مشکیزہ اور جوتیاں اس کے ساتھ ہیں وہ پانی پر جائے گا اور درختوں سے کھائے گا حتیٰ کہ وہ مالک اس تک پہنچ جائے۔ (یعنی وہ پانی کا ذخیرہ کر لیتا ہے نیز اسے چلنے میں کوئی وقت نہیں ہوتی۔)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گرے پڑے سونے اور چاندی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی رسی (بندھن) اور تھیلی پہچانو پھر ایک سال

marfat.com

اِنَّهٗ قَالَ قَدْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَّمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِعْ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ

ثُمَّ ذَكَرَ نَافِي الْحَدِيْثِ فِي الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ سَوَاءً۔

تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کے مالک کو نہ جانو تو اس سے نفع اٹھاؤ وہ تمہارے پاس امانت ہوگی اگر اس کو تلاش کرنے والا کبھی آجائے تو اسے دے دو۔ پھر ہم نے حدیث میں اونٹوں اور بکریوں کا اسی طرح ذکر کیا جس طرح حضرت یونس کی روایت (نمبر ۲۱۳) میں ہے۔

۲۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً۔

یزید (مولیٰ منبعث) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّاْيِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَيْضًا سَوَاءً غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فِيْ ذٰلِكَ وَلْيَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ۔

ایک دوسری سند سے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ اس حدیث کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ اس میں انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تیرے پاس بطور امانت رہے۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ ابْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا

حضرت ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے گمشدہ بکریوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی یا بھیڑیے کے لیے ہیں گم شدہ اونٹوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا تمہیں ان سے کیا غرض ان کے مشکیزے اور ان کے ساتھ ہیں انہیں چھوڑ دو حتی کہ ان کے مالک انہیں حاصل کرلیں۔

marfat.com

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَدْ نَهَاهُ عَنْ أَخْذِ ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَأَمَرَهُ بِتَرْكِهَا فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى تَحْرِيْمِ أَخْذِ الضَّوَالِّ **قِيْلَ** لَهُمْ مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمُوْهُ وَلٰكِنْ فِيْ ذٰلِكَ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِتَرْكِ ضَالَّةِ الْإِبِلِ لِأَنَّ مِنْ شَأْنِهَا طَلَبَ الْمَاءِ حَتّٰى يَقْدِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ لَا يُخَافُ عَلَيْهَا الضِّيَاعُ لِذٰلِكَ لِأَنَّهَا قَدْ تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا فَتَرْكُهَا أَفْضَلُ مِنْ أَخْذِهَا وَلَيْسَ مَنْ أَخَذَهَا لِيَحْفَظَهَا عَلٰى صَاحِبِهَا بِمَأْثُوْمٍ بِذٰلِكَ وَقَدْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ أَيْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِنَفْسِكَ فَتَكُوْنَ فِيْ يَدَيْكَ لِأَخِيْكَ أَوْ تُخَلِّيَهَا فَيَأْخُذَهَا الذِّئْبُ فَيَأْكُلَهَا أَوْ يَجِدَهَا رَبُّهَا فَيَأْخُذَهَا فَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةٌ لِأَخْذِهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۱۸ - **أَيْضًا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ طَعَامٌ مَأْكُوْلٌ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلٰى أَخِيْكَ ضَالَّتَهُ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَمَا لَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گمشدہ اونٹ کے لینے سے منع فرمایا اور چھوڑ دینے کا حکم دیا یہ بھی گمشدہ چیزوں کو لینے کی حرمت پر دلیل ہے۔

ان کو جواباً کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو گم شدہ اونٹ کو چھوڑنے کا حکم اس لیے دیا کیونکہ اس کا کام پانی کی تلاش ہے حتیٰ کہ وہ اس پر قادر ہو جاتا ہے اس سے اس کے ضائع ہونے کا خوف بھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ پانی پر جاتا اور درخت کھاتا ہے حتیٰ کہ اپنے مالک تک پہنچ جاتا ہے پس اسے پکڑنے کی بجائے چھوڑنا افضل ہے اور اگر کوئی شخص اسے مالک کے لیے حفاظت کرنے کی خاطر پکڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کے لیے ہے یعنی تم اسے اپنے لیے پکڑ سکتے ہو پس وہ تمہارے پاس تمہارے بھائی کے لیے ہوگی یا اسے چھوڑ دو تو بھیڑیا پکڑ کر کھائے گا یا اس کا مالک اسے پالے اور پکڑ لے گا۔ تو اس میں اس کو پکڑنے کی اجازت ہے۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلہ کا ایک آدمی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا اے اللہ کے نبی! گمشدہ بکریوں کے بارے میں کیا خیال ہے آپ نے فرمایا وہ تیری خوراک ہوگی یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہوگی اپنے بھائی کی گمشدہ چیز کو اس کے لیے روک رکھو اس نے عرض

marfat.com

وَحِذَاؤُهَا وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَأْكُلُ الْكَلَأَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَ طَالِبُهَا

کیا اور گمشدہ اُونٹ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا غرض اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں اس پر بھیڑیئے کا کوئی خوف نہیں وہ گھاس کھائے گا اور پانی پر جائے گا اسے چھوڑ دو حتی کہ اس کا تلاش کرنے والا آجائے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا اِبَاحَةُ اَخْذِ الضَّوَالِّ الَّتِيْ قَدْ يُخَافُ عَلَيْهَا الضِّيَاعُ وَحَبْسِهَا لَهٗ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ اَوِ الْمُؤْمِنِ حَرْقُ النَّارِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَأْوِيْ اَوْ يُؤْوِيْ الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ اِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِكَ الْاِيْوَاءَ الَّذِيْ لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ وَالْاَخْذَ الَّذِيْ لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا اللَّذَيْنِ هُمَا ضِدُّ الْحَبْسِ عَلٰى صَاحِبِ الضَّوَالِّ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَعْنٰى حَدِيْثِنَا هٰذَا وَمَعْنٰى ذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ وَلَا يَتَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ اَيْضًا۔

اس حدیث میں ان گمشدہ جانوروں کو پکڑ کر (مالک کے لیے) روکنے کا جواز ہے جن کے ضائع ہونے کا ڈر ہو ——— مسلمان تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کہ مسلمان یا مؤمن کی گمشدہ چیز آگ کا حق ہے اور آپ کے اس قول کہ گمشدہ چیز کو صرف گم کرنے والا ہی ٹھکانہ دے یا اس کی طرف سے ٹھکانہ دیا جائے سے آپ کی مراد وہ ٹھکانہ دینا ہے جس میں تشہیر نہ ہو نیز یوں پکڑنے کی ممانعت ہے کہ اس کی تشہیر نہ کرے کیونکہ یہ دونوں صورتیں مالک کے لیے محفوظ رکھنے کے خلاف ہیں (یہ مفہوم لینا ضروری ہے) تاکہ ہماری اس روایت کا مفہوم اور ان دو حدیثوں کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے اور اس حدیث اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان تضاد نہ ہو۔

وَفِيْمَا قَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْاِبِلِ بِقَوْلِهٖ مَا لَكَ وَمَا لَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا وَلَا يُخَافُ الذِّئْبُ عَلَيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يُطْلِقْ لَهٗ اَخْذَهَا لِعَدَمِ الْخَوْفِ عَلَيْهَا وَفِيْ اِبَاحَتِهٖ لِاَخْذِ الشَّاةِ لِخَوْفِهٖ عَلَيْهَا مِنَ الذِّئْبِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ النَّاقَةَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اِذَا خِيْفَ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ الذِّئْبِ وَاَنَّ اَخْذَهَا لِصَاحِبِهَا وَحِفْظَهَا عَلٰى رَبِّهَا اَوْلٰى مِنْ تَرْكِهَا وَذِهَابِهَا۔

اور اونٹ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بیان فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا غرض اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور جوتے ہیں اور اس پر بھیڑیئے کا خوف نہیں ہے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس کے بارے میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے اس کو پکڑنے کی اجازت نہیں دی ——— اور بکری کو بھیڑیئے کے ڈر کی وجہ سے پکڑنے کی اجازت دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ اونٹنی کا حکم بھی یہی ہے اگر اس پر بھیڑیئے کے علاوہ کسی چیز کا خوف ہو اسے چھوڑنے اور ضائع کرنے کی بجائے پکڑنا اور مالک کے لیے اس کو محفوظ رکھنا اولیٰ ہے۔

۲۱۹- **وَقَدْ** جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی روایات

marfat.com

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الضَّالَّةِ كَحُكْمِ اللُّقْطَةِ فِىْ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حَمَّادٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا فَاِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهَا وَاِلَّا فَهِىَ مَالُ اللّٰهِ

آئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ گمشدہ چیز کا حکم اور گری پڑی چیز کا حکم ایک جیسا ہے حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو اگر اس کے مالک کو پاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تَعْرِيْفَهَا وَاجِبٌ وَمُعَرِّفُهَا فِىْ حَالِ تَعْرِيْفِهٖ اِيَّاهَا مُمْسِكٌ لَهَا وَمُؤْوٍ اِيَّاهَا لِصَاحِبِهَا وَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ ذٰلِكَ فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الْاِمْسَاكَ الْمَنْهِىَّ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فِىْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ الْاِمْسَاكُ الَّذِىْ لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُمْسِكُ لِنَفْسِهٖ لَا لِرَبِّ الضَّالَّةِ فِىْ ذٰلِكَ فَهٰذَا مَا فِى الضَّوَالِّ مِنَ الْاَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

تو اس حدیث کے مطابق اس کی تشہیر واجب ہے اور اس کی تشہیر کرنے والا اس دوران اس کو روک رکھنے والا اور اس کے مالک کے لیے اسے ٹھکانہ دینے والا ہے اور اس کے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس حدیث کے علاوہ جن احادیث میں روکنے کی ممانعت ہے اس سے وہ روکنا مراد ہے جو روکنے والا اپنے لیے نہیں روکتا اور نہ ہی گمشدہ چیز کے مالک کے لیے روکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ اشیاء کے بارے میں یہ احکام آئے ہیں ۔

۲۲۰- وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى اللُّقْطَةِ اَنَّهٗ قَدْ اَمَرَ بِالْاِشْهَادِ عَلَيْهِ وَتَرْكِ كِتْمَانِهَا مِمَّا قَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حَمَّادِ الْمُجَاشِعِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ عَلَيْهَا ذَوِىْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْهَا وَلَا يُغَيِّرْهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِلَّا فَمَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

گری پڑی چیز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے اس پر گواہ قائم کرنے اور اس کو نہ چھپانے کا حکم فرمایا اس سلسلے میں آپ سے یوں مروی ہے حضرت عیاض بن حماد مجاشعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو آدمی کوئی گری پڑی چیز اٹھائے وہ اس پر دو عادل گواہ بنائے نہ اسے چھپائے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کرے اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہے عطا فرمائے ۔

فَلَمَّا كَانَ اَخْذُ اللُّقْطَةِ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ

تو جب گری پڑی چیز کو اس طریقے پر اٹھانا جائز

marfat.com

مِمَّا كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا اَخْذُ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا يُكْرَهُ اَخْذُهُمَا جَمِيْعًا اِذَا كَانَ يُرَادُ مِنْهَا ضِدُّ ذٰلِكَ ـ

ہے گمشدہ چیز کو اٹھانے کا حکم بھی اسی طرح ہوگا دونوں کو اٹھانے کی کراہت اس صورت میں ہے جب مقصد اس کے خلاف ہو۔

۲۲۱ ـ وَلَقَدْ اسْتَحَبَّ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَخْذَ اللُّقْطَةِ وَاَنْ لَّا يَتْرُكَ لِلسِّبَاعِ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَاَصَبْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ دَعْهَا فَقُلْتُ لَا اَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ لَاٰخُذَنَّهَا فَلَاَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا فَلَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ لَقَدْ اَحْسَنْتَ فِيْ ذٰلِكَ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُهَا فَذَكَرْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَاِنْ وَجَدْتَ مَنْ يَعْرِفُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَنْفِعْ بِهَا ـ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی گری پڑی چیز کو اٹھانا اور انہیں درندوں کے لیے نہ چھوڑنا مستحب قرار دیا ہے حضرت سوید بن غفلہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حج کے لیے نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا میں نے اس کو اٹھایا زید بن صوحان نے مجھے کہا اسے چھوڑ دو میں نے کہا میں اسے درندوں کے لیے نہیں چھوڑتا (چونکہ کوڑا چمڑے کا ہوتا ہے تو ممکن تھا درندے اسے خراب کر دیں) میں اسے ضرور بضرور اٹھاؤں گا اور اس سے فائدہ حاصل کروں گا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے ماجرا بیان کیا انہوں نے فرمایا تم نے اس سلسلے میں اچھا کام کیا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی پائی جس میں ایک سو دینار تھے تو میں نے اسے اٹھایا پھر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کو پہچاننے والا مل جائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔

۲۲۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُوْلُ قَدْ كُنْتُ خَرَجْتُ حَاجًّا فَاَصَبْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ دَعْهَا عَنْكَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ وَلَاٰخُذَنَّهَا فَلَاَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا فَلَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيْ لَقَدْ اَحْسَنْتَ فِيْ اَخْذِهَا فَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُهَا لَهٗ فَقَالَ

حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں حج کے لیے نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا میں نے اسے اٹھایا حضرت زید بن صوحان نے مجھے فرمایا اسے چھوڑ دو میں نے کہا اللہ کی قسم میں اسے درندوں کے لیے نہیں چھوڑوں گا میں اسے ضرور بضرور اٹھاؤں گا اور اس سے نفع حاصل کروں گا پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم نے اسے اٹھا کر اچھا کیا مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی ملی جس میں ایک سو دینار تھے میں نے اسے اٹھایا پھر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ایک

marfat.com

عَرِّفْهَا حَوْلاً كَامِلاً قَالَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا قَالَ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذْهَبْ فَعَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْفَظْ عَدَدَهَا وَدِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ إِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ شَكَّ فِي ذٰلِكَ لَا يَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَعْوَامٍ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ أَوْ عَامًا وَاحِدًا قَالَ سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ فَأَعْجَبَنِي هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقُلْتُ لِأَبِي صَادِقٍ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ صَادِقٍ وَقَدْ سَمِعْتُ أَنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ۔

٢٢٣۔ **اَيْضًا** مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَمَا قَدْ سَمِعَهُ سُوَيْدُ ابْنُ غَفَلَةَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَوَاءً۔

سال تک اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا فرماتے ہیں پھر میں اسے لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تشہیر کی لیکن کوئی ایسا آدمی نہ پایا جو اسے پہچانتا ہو پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پھر فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی تو اس کو پہچاننے والا کوئی شخص نہ ملا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی گنتی برتن تھیلی اور تھیلی کو باندھنے والی رسی کی پہچان رکھو) اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ حضرت شعبہ فرماتے ہیں پھر حضرت سلمہ بن کہیل (راوی) کو شک ہوا کہ حدیث میں تین سال کا ذکر ہے یا ایک سال کا، حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں مجھے اس حدیث پر تعجب ہوا تو میں نے ابو صادق سے ذکر کیا حضرت ابو صادق نے فرمایا میں نے بھی یہ حدیث بعینہ اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنی ہے جس طرح حضرت سوید بن غفلہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنی۔

٢٢٤۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ الْتَقَطْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ کے زمانے میں مجھے ایک سو دینار گرے ہوئے ملے میں انہیں لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو میں نے ایک سال تشہیر کی پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک سال تشہیر کی ہے لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا آپ نے فرمایا مزید ایک سال تشہیر کرو میں نے ایک سال مزید تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا پھر میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اس کی ایک سال تشہیر کی لیکن

marfat.com

اِعْلَمْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

کوئی پہچاننے والا نہ ملا آپ نے فرمایا مزید ایک سال تشہیر کرو میں نے ایک سال مزید تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا آپ نے فرمایا اس کی گنتی اور رسی کو ذہن میں محفوظ کرکے اس سے نفع اٹھاؤ۔

۲۲۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَاصِمٍ ابْنَيْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ أَبَاهُمَا سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ وَجَدَ عَيْبَةً فَأَتَى بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ عُرِفَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ قَالَ فَعَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ تُعْرَفْ فَأَتَى بِهَا عُمَرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ أَوِ الْقَابِلَ فِي الْمَوْسِمِ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ هِيَ لَكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ فَأَبَى سُفْيَانُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَأَخَذَهَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ۔

اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب حضرت سفیان کے دو بیٹوں حضرت عمرو اور حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ نے چرکھٹ کا ایک بازو پایا وہ اسے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا پہچاننے والا مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ تمہارے لیے ہے فرماتے ہیں انہوں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی لیکن مالک کا پتہ نہ چلا تو آئندہ سال حج کے موقعہ پر وہ اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور انہیں صورت حال بتائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا یہ تمہارے لیے ہے اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی بات کا حکم فرمایا کرتے تھے حضرت سفیان نے اسے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے لے کر مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کر دیا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَى صَاحِبِهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کو تلاش کرنے والا آ جائے تو اس کے مالک کو دے دو ورنہ اس کی تھیلی اور رسی کو یاد رکھو پھر اس کا متلاشی آ جائے تو اسے دے دو تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دیناروں کو لینے کی وجہ سے حضرت ابی بن

وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَى بَاغِيهَا
أَفَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يُعَنِّفْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِي أَخْذِهِ تِلْكَ الدَّنَانِيرَ حِينَ
أَخَذَهَا وَقَدْ صَوَّبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي أَخْذِهِ السَّوْطَ
لِيَحْفَظَهَا عَلَى صَاحِبِهَا وَلَا يَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ۔

کعب رضی اللہ عنہ سے ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے عمل کو ٹھیک قرار دیا جس نے کوڑا اٹھایا تاکہ اس کے مالک کے لیے اس کی حفاظت کرے اور اسے درندوں کے لیے نہ چھوڑے۔

۲۲۷- وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي حَدِيثِ
سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هِيَ مَالُكَ قَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَلَمَّا أَبَى سُفْيَانُ ذٰلِكَ
جَعَلَهَا عُمَرُ فِي بَيْتِ الْمَالِ۔

حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو فرمایا کہ وہ تیرا مال ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا پھر جب حضرت سفیان نے اسے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے بیت المال میں جمع کر دیا۔

وَقَدْ أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْذَ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ لِأَنْ يَحْفَظَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِمَا

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گری پڑی اور گمشدہ چیز کو اس کے مالک کے لیے حفاظت کرنے کی خاطر اٹھانے کی اجازت دی ہے۔

۲۲۸- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ
الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ كَانَ وَجَدَ
بَعِيرًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ عَرِّفْهُ فَعَرَّفَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ جَاءَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ قَدْ شَغَلَنِي عَنْ صَنْعَتِي
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ انْزِعْ خِطَامَهُ ثُمَّ أَرْسِلْهُ
حَيْثُ وَجَدْتَهُ۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات آئی ہیں حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ پایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اس کی تشہیر کریں انہوں نے تین مرتبہ تشہیر کی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اس نے مجھے اپنے کام سے روک رکھا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی نکیل اتار کر اسے وہاں ہی چھوڑ آؤ جہاں سے لیا تھا۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ثُمَّ
ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا پھر اس حدیث کو بعینہٖ اس کی مثل اس کی سند کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

أَيْضًا سَوَاءً وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ ثَابِتَ
ابْنَ الضَّحَّاكِ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ

اور اس حدیث میں اضافہ کیا کہ حضرت ثابت بن ضحاک جو حضور علیہ السلام کے صحابی تھے انہوں نے ان سے بیان

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيرًا عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

گیا کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک اونٹ پایا۔

۲۳۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيرًا ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً۔

حضرت یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے سنا وہ حضرت ثابت بن ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ پایا پھر انہوں نے اس حدیث کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بعینہ اس کی مثل روایت کیا۔

فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ حَكَمَ فِي الضَّالَّةِ بِحُكْمِ اللُّقَطَةِ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے گمشدہ اور گری پڑی چیز کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا۔

۲۳۲۔ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنِ الضَّالَّةِ مِنَ الْفَرَجِ وَالشَّيْءِ يَجِدُهُ الْإِنْسَانُ فَقَالَ اتَّقِ خَيْرَهَا بِشَرِّهَا وَشَرَّهَا بِخَيْرِهَا وَلَا تَضُمَّهَا فَإِنَّ الضَّالَّةَ لَا يَضُمُّهَا إِلَّا الضَّالُّ۔

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علاء بن سہیل سے مروی ہے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے گمشدہ اونٹ اور اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو گم شدہ ہو اور کسی شخص کو ملے آپ نے فرمایا اس کی برائی کے سبب اس کی بھلائی سے بچو اور بھلائی کے سبب اس کی برائی سے بچو اور اسے اپنے پاس نہ روکو بے شک گمشدہ چیز کو صرف گمراہ ہی (اپنے پاس) روکتا ہے۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ لَهُ ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گم شدہ چیز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا اسے حکام کے حوالے کر دو۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ ابْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ أَصَبْتُ نَاقَةً فَقَالَ عَرِّفْهَا فَقَالَ عَرَّفْتُهَا فَلَمْ تُعْرَفْ فَقَالَ ادْفَعْهَا إِلَى الْوَالِي۔

حضرت نافع اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ مجھے ایک اونٹنی ملی ہے انہوں نے فرمایا اس کی تشہیر کرو اس نے کہا میں نے تشہیر کی لیکن کوئی پتہ نہ چلا فرمایا اسے حاکم کے حوالے کر دو۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الرَّصَاصِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت حبیب بن ثابت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا دراں حالیکہ

حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّۃِ فَقَالَ اِدْفَعْھَا اِلَی السُّلْطَانِ اَوْ اِلَی الْاَمِیْرِ۔

ان سے گم شدہ چیز کا حکم پوچھا گیا تھا انہوں نے فرمایا اسے سلطان یا (فرمایا) امیر کے حوالے کر دو۔

۲۳۷۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا وَھْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ یَزِیْدَ الرِّشْکِ عَنْ مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتْ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَصَبْتُ ضَالَّۃً فِی الْحَرَمِ وَاِنِّیْ عَرَّفْتُھَا فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا یَعْرِفُھَا فَقَالَتْ لَھَا عَائِشَۃُ اِسْتَنْفِعِیْ بِھَا

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت معاذہ عدویہ سے مروی ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے حرم شریف میں ایک گمشدہ اونٹنی ملی ہے میں اس کی تشہیر کرتی رہی لیکن اسے پہچاننے والا کوئی شخص بھی نہ ملا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس سے نفع حاصل کرو۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ ھٰذَا مِثْلُ ذٰلِکَ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے

۲۳۸۔ اَیْضًا وَھُوَ کَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَھْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَصْبَھَانِیُّ اَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ اَنَّہٗ قَالَ اِشْتَرٰی عَبْدُ اللّٰہِ خَادِمًا بِسَبْعِ مِائَۃِ دِرْھَمٍ فَطَلَبَ صَاحِبَھَا فَلَمْ یَجِدْہُ فَعَرَّفَھَا حَوْلًا فَلَمْ یَجِدْ صَاحِبَھَا فَجَمَعَ الْمَسَاکِیْنَ وَجَعَلَ یُعْطِیْھِمْ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ عَنْ صَاحِبِھَا فَاِنْ اَبٰی ذٰلِکَ فَمِنِّیْ ذٰلِکَ وَعَلَیَّ الثَّمَنُ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا یُفْعَلُ بِالضَّوَالِّ۔

حضرت ابو وائل سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات سو درہموں میں ایک خادم خریدا پھر اس کے مالک کو تلاش کیا لیکن نہ پایا ایک سال تک تشہیر کی پھر بھی نہ پایا پھر مساکین کو جمع کر کے انہیں دینے لگے اور یوں کہتے تھے اے اللہ! یہ اس کے مالک کی طرف سے (صدقہ) ہے اگر وہ اس سے انکار کرے تو میری طرف سے ہے اور مجھ پر اس کی قیمت ہے پھر فرمایا گمشدہ چیزوں کے بارے میں یہ عمل کیا جاتا ہے۔

وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ وَعَمَّنْ رَوَیْنَاہُ مِنْ اَصْحَابِہٖ مِمَّنْ قَدْ ذَکَرْنَاھُمْ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ التَّسْوِیَۃَ بَیْنَ حُکْمِ اللُّقَطَۃِ وَالضَّالَّۃِ جَمِیْعًا

اس سلسلے میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور جن صحابہ کرام سے روایت کیا ان سے یہ بات مروی ہے کہ اس باب میں گری پڑی چیز اور گمشدہ چیز دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

فَدَلَّ اَنَّ مَا قَدْ جَاءَ مِنْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مِمَّا فِیْ ذٰلِکَ ذِکْرُ اَحَدِھِمَا فَھُوَ فِیْھَا وَفِی الْاُخْرٰی وَاِنَّ حُکْمَھَا حُکْمٌ وَاحِدٌ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ الضَّالَّ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں جو روایات آئی ہیں جن میں ان دونوں میں سے ایک کا حکم مذکور ہے تو وہ اس کے بارے میں بھی ہے اور دوسری سے متعلق بھی اور اس سلسلے میں دونوں

مَا قَدْ ضَلَّ بِنَفْسِهٖ وَاللُّقَطَةُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَمْتِعَةِ وَمَا اَشْبَهَهَا قِيْلَ لَهٗ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْتَ بَلْ رَاَيْنَا اللُّغَةَ فِيْ ذٰلِكَ اَبَاحَتْ اَنْ يُسَمّٰى مَالَا نَفْسَ لَهٗ ضَالًّا اَلَا يُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْاِفْكِ اِنَّ اُمَّكُمْ قَدْ اَضَلَّتْ قِلَادَتَهَا

کا حکم ایک جیسا ہے ۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ گمشدہ چیز وہ ذی روح چیز ہے جو خود بخود گم ہو اور گری پڑی چیز اس کے علاوہ سازوسامان کو کہتے ہیں تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات پر کیا دلیل ہے بلکہ ہم نے اس سلسلے میں لغت کو دیکھا تو اس میں اس بات کا جواز ہے کہ اس چیز کو بھی گمشدہ کہتے ہیں جس میں جان نہ ہو کیا وہ نہیں دیکھتا کہ حدیث افک میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ماں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا ہار گم ہو گیا ہے۔

۲۴۰- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا فِي الضَّالَّةِ اَنَّ حُكْمَهَا حُكْمُ اللُّقَطَةِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَالِيَةِ امْرَاَةِ اِسْحٰقَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاَتَتْهَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ وَجَدْتُ ضَالَّةً فَكَيْفَ تَاْمُرِيْنِيْ اَنْ اَصْنَعَ بِهَا فَقَالَتْ عَرِّفِيْهَا وَاعْلِفِيْ وَاحْتَلِبِيْ قَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَسَاَلَتْهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ تُرِيْدِيْنَ اَنْ اٰمُرَكِ بِبَيْعِهَا اَوْ نَزْعِهَا لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ حُكْمِ الضَّوَالِّ وَاللُّقَطَةِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

گمشدہ چیز کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مزید یوں مذکور ہے حضرت ابواسحاق کی بیوی، حضرت عالیہ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ایک عورت آئی اس نے کہا اے ام المومنین! میں نے ایک گمشدہ (اونٹنی) کو پایا آپ کیا فرماتی ہیں کہ میں اس کے ساتھ کیا عمل اختیار کروں انہوں نے فرمایا اس کی تشہیر کرو اسے چارہ دو اور اس کا دودھ حاصل کرو فرماتی ہیں وہ دوبارہ آئی اور سوال کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمہارا خیال ہے کہ میں تمہیں اس کے بیچنے یا چھوڑ دینے کا حکم دوں تجھے اس کا حق نہیں ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ گمشدہ اشیاء اور گری پڑی اشیاء کا حکم ایک جیسا ہے، یہ سب کچھ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

۲۴۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ لُقَطَةِ مَكَّةَ وَضَالَّتِهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ مکرمہ کی گری پڑی اور گمشدہ چیز کا حکم مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف مکہ مکرمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی گمشدہ چیز کو وہی اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔

marfat.com

اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال فی وصف مکۃ ولا یلتقط ضالتھا الا لمنشد۔

۲۴۲۔ وقد حدثنا محمد بن عبد اللّٰہ بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا الاوزاعی قال ثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بمثل ذلک الحدیث سواء۔

حضرت یحیی بن کثیر بواسطہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۴۳۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد قال ثنا یحیی بن ابی کثیر ثم ذکر ھذا الحدیث باسنادہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذلک ایضا سواء فکان النضر بن شمیل یقول فیما بلغنی عنہ فی ذلک ان معنی ذلک انہ لا ینبغی ان یلتقط ضالۃ فی الحرم الا ان یسمع رجلا یطلبھا وینشدھا فیرفعھا الیہ لیراھا ثم یردھا من حیث اخذھا

ایک دوسری سند سے بھی یحیی بن کثیر سے مروی ہے پھر انہوں نے اپنی سند سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا نضر بن شمیل فرماتے تھے مجھے ان سے جو بات پہنچی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ حرم کے اندر گمشدہ چیز کو اٹھانا مناسب نہیں مگر یہ کہ اسے معلوم ہو کہ فلاں شخص اسے تلاش کر رہا ہے اور اس کی گمشدگی کا اعلان کرتا ہے تو اٹھا کر اس کے پاس لے جائے تاکہ اسے دکھائے پھر جہاں سے اٹھائی تھی وہاں ہی رکھ دے۔

وقد روی ھذا الحدیث عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بغیر ھذا اللفظ۔

یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے الفاظ سے بھی مروی ہے۔

۲۴۴۔ ایضا وھو کما قد حدثنا ابراھیم بن ابی داود قال انا عمرو بن عون قال انا ابو یوسف عن یزید بن ابی زیاد عن مجاھد عن عبد اللّٰہ ابن عباس انہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فی وصف مکۃ ولا یرفع لقطتھا الا لمنشد بھا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا اس میں گری پڑی چیز کو صرف وہی شخص اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔

۲۴۵۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا الحجاج ابن المنھال ابو محمد الانماطی وابو سلمۃ موسی ابن اسمعیل البصری قالا جمیعا ثنا حماد ابن سلمۃ عن محمد بن عمرو بن علقمۃ عن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کی گری پڑی چیز کو وہی اٹھائے جو اس کا اعلان کرے تو اس حدیث کے مطابق ایسی چیز کو اٹھانے کی ممانعت

marfat.com

اَبِی سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ وَصْفِ مَکَّۃَ وَلَا یَرْفَعُ لُقْطَتَھَا اِلَّا مُنْشِدٌ فَھٰذَا الْحَدِیْثُ یَمْنَعُ مِنْ اَخْذِھَا اِلَّا لِلْاِنْشَادِ بِھَا

فَقَدْ اَبَاحَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَخْذَ لُقْطَۃِ الْحَرَمِ لِتُعَرَّفَ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ یُرَادُ بِہٖ اَنْ یُّنْشَدَ ثُمَّ تُرَدَّ فِیْ مَکَانِھَا وَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ اَنْ یُّنْشَدَ کَمَا یُنْشَدُ اللُّقْطَۃُ الْمَوْجُوْدَۃُ فِیْ سَائِرِ الْاَمَاکِنِ وَالْبُلْدَانِ فَوَجَدْنَا عَنْ عَائِشَۃَ مَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْھَا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اِنَّھَا سُئِلَتْ عَنْ ضَالَّۃِ الْحَرَمِ وَاَنَّ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ سَاَلَتْھَا عَنْ ذٰلِکَ کَانَتْ عَرَّفَتْھَا فَلَمْ تَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُھَا فَقَالَتْ لَھَا اِسْتَنْفِعِیْ بِھَا فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ اللُّقْطَۃِ فِی الْحَرَمِ کَحُکْمِھَا فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ۔

ہے البتہ جو اعلان کرنے کے لیے اٹھائے اسے اجازت ہے تو اس حدیث نے حرم شریف کی گری پڑی چیزوں کو تشہیر کے لیے اٹھانا جائز قرار دیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ اس کا اعلان کیا جائے پھر اسی مقام پر رکھ دی جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جس طرح دیگر شہروں اور مقامات میں گری پڑی چیزوں کا اعلان کیا جاتا ہے اس کا اعلان بھی اسی طرح کیا جائے تو ہم نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے پہلے ذکر کی ہے ان سے حرم کی گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھا گیا ایک عورت نے پوچھا تھا اس نے تشہیر کی لیکن کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو ام المومنین نے فرمایا اس سے نفع حاصل کرو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حرم شریف کی گری پڑی چیز کا حکم غیر حرم کے لقطہ کی طرح ہے۔

۲۴۶- **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لُقْطَۃِ الْحَاجِّ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبِ الزُّھْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُقْطَۃِ الْحَاجِّ فَمَعْنٰی ھٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَلَی اللُّقْطَۃِ الَّتِیْ لَا یُنْشَدُ بِھَا وَلَا یُعَرَّفُ بِھَا لِاَنَّ لُقْطَۃَ الْحَرَمِ اِنَّمَا اُبِیْحَتْ لِلْاِنْشَادِ وَقَدْ یَکُوْنُ لِلْحَاجِّ وَغَیْرِ الْحَاجِّ کَانَتْ لُقْطَۃُ الْحَاجِّ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ اَوْلٰی اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ اَیْضًا وَاللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْلَمُ۔

حاجی کے لقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجی کی گری پڑی (گمشدہ) چیز کو اٹھانے سے منع فرمایا۔ تو ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ لقطہ ہے جس کا نہ اعلان کیا جائے اور نہ ہی تشہیر کیونکہ حرم شریف کا لقطہ صرف اعلان کرنے کے لیے اٹھانا جائز ہے اور یہ حاجی اور غیر حاجی دونوں قسم کے لوگوں کا ہو سکتا ہے تو غیر حرم کے اندر حاجی کا لقطہ اٹھانا اولیٰ ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

---

marfat.com

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَالشَّهَادَاتِ

فیصلوں اور گواہوں کا بیان

بَابُ الْقَضَاءِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ ٢٥٩

٧٧ ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ إِذَا أَصَابُوا شَيْئًا مِنْ حُدُودِ اللهِ تَعَالَى لَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِمْ وَيَرْضَوْا بِحُكْمِهِمْ فَإِذَا تَحَاكَمُوا إِلَيْهِمْ كَانَ الْإِمَامُ مُخَيَّرًا إِنْ شَاءَ أَعْرَضَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَإِنْ شَاءَ حَكَمَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ فَكُلَّمَا وَجَبَ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيمَا أَصَابُوا مِنَ الْحُدُودِ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ غَيْرَ مَا اسْتَحَلُّوا بِهِ فِي دِينِهِمْ كَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَمَا أَشْبَهَهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ حَالُهُمْ فِيهِ وَحَالُ الْمُسْلِمِينَ يُعَاقَبُونَ عَلَى

باب ۲۵۹۔ ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب ذمی لوگ حدود اللہ میں سے کسی حد کو پہنچیں تو جب تک وہ مسلمانوں کے سامنے اپنا مقدمہ نہ لائیں اور ان کے فیصلے پر راضی نہ ہوں وہ ان کے درمیان فیصلہ نہ کریں، جب وہ اپنا جھگڑا مسلمانوں کے سامنے لائیں تو حاکم کو اختیار ہے چاہے تو ان سے اعراض کرے اور ان کے باہمی جھگڑوں کی پرواہ نہ کرے اور اگر چاہے تو فیصلہ کرے انہوں نے قرآن پاک سے بھی استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں یا ان سے اعراض کریں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے فرماتے ہیں حاکم پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے لیے احکام کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرے تو جب حاکم پر لازم

marfat.com

ذٰلِكَ وَاَهْلُ الذِّمَّةِ لَا يُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ مَا خَلَا الرَّجْمِ فِي الزِّنَاءِ فَاِنَّهُ لَا يُقَامُ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ لِاَنَّ الْاَسْبَابَ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الْاِحْصَانُ فِيْ قَوْلِهِمْ اَحَدُهَا الْاِسْلَامُ۔

ہے کہ مسلمانوں پر حدود قائم کرے تو اس پر لازم ہے کہ ذمیوں پر بھی حدود قائم کرے سوائے اس عمل کے جسے وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہیں جیسا کہ شراب نوشی کرنا یا اس جیسے دوسرے کام، اس سلسلے میں ان کی حالت مسلمانوں سے مختلف ہے کیونکہ مسلمانوں کو اس پر سزا دی جاتی ہے اور انہیں نہیں دی جاتی البتہ ان حضرات کے نزدیک ذمی لوگوں کو زنا کی صورت میں رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ احصان کے اسباب میں سے ایک سبب مسلمان ہونا بھی ہے (اور احصان کے بغیر رجم نہیں ہوتا۔)

۲۴۸- فَاَمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعُقُوْبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ فَاِنَّ اَهْلَ الذِّمَّةِ فِيْهِ كَاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يُقِيْمَهُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُقِيْمَهُ عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَاِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنَّهُ اِنَّمَا اَخْبَرَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجَمَ الْيَهُوْدَ حِيْنَ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا رَجَمْتُهُمْ لِاَنَّهُمْ تَحَاكَمُوْا اِلَيَّ وَلَوْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَعَلِمَ اَنَّ الْحُكْمَ مِنْهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ بَعْدَ اَنْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَاَنَّهُمْ اِذَا لَمْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرْ فِيْ اُمُوْرِهِمْ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَجِئْ اِنَّمَا جَاءَ عَنْهُ اَنَّهُ رَجَمَهُمْ حِيْنَ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ فَاِنَّمَا اَخْبَرَ عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِهِ اِذْ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ وَلَمْ يُخْبِرْ عَنْ حُكْمِهِمْ عِنْدَهُ قَبْلَ اَنْ يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيْهِ اِقَامَةُ الْحَدِّ اَمْ لَا فَبَطَلَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَاْيِهٖ۔

لیکن اس کے علاوہ جو سزائیں حرمت کے توڑنے کے سلسلے میں دی جاتی ہیں ان میں ذمی لوگ مسلمانوں کی طرح ہیں اور حاکم پر واجب ہے کہ پھر ان پر حدود قائم کرے اگر وہ اپنا مقدمہ اس کے پاس نہ لے جائیں جس طرح اس پر لازم ہے کہ مسلمانوں پر حدود قائم کرے اگرچہ وہ اس کے پاس مقدمہ نہ لے جائیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے اس بات کی خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے اور یہ نہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو اس لیے رجم کیا کہ وہ اپنا مقدمہ میرے پاس لائے اگر آپ یہ بات فرماتے تو معلوم ہوتا کہ آپ کا فیصلہ ان کے مقدمہ پیش کرنے کے بعد ہوا اور اگر وہ اپنا مقدمہ نہ لاتے تو آپ ان کے معاملات میں نہ پڑتے لیکن آپ سے یہ بات مروی نہیں ہے آپ سے تو صرف اتنی بات مروی ہے کہ آپ نے اس وقت رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ لائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور فیصلے کی خبر دی جب وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لائے اور آپ کے پاس مقدمہ لانے سے پہلے کے فیصلے کے بارے میں کوئی خبر نہیں دی کہ کیا اس

marfat.com

ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۴۹- فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاؤُا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَاَةٍ مِنْهُمَا زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيْتُوْا بِاَرْبَعَةٍ مِنْكُمْ يَشْهَدُوْنَ فَثَبَتَ بِهٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَنْظُرُ بَيْنَهُمْ قَبْلَ اَنْ يُحَكِّمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمَا الزِّنَاءُ لِاَنَّهُمَا جَمِيْعًا جَاحِدَانِ وَلَوْ كَانَا مُقِرَّيْنِ لَمَا احْتَاجَ مَعَ اِقْرَارِهِمَا اِلٰى اَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ

صورت میں بھی حد قائم کرنا واجب ہے یا نہیں تو اس حدیث سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے دلیل پیش کرنا غلط ثابت ہوا۔

پھر ہم نے اس کے علاوہ روایات کو دیکھا کہ کیا ان میں اس بات پر کوئی دلالت پائی جاتی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے ان دونوں نے زنا کیا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے لوگوں میں سے چار گواہ لاؤ تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معاملات میں فیصلے فرماتے تھے اس سے پہلے کہ وہ مرد اور عورت جن پر زنا کا دعوی کیا گیا آپ سے فیصلہ طلب کرتے کیونکہ وہ دونوں تو منکر تھے اگر وہ اقرار کرتے تو ان کے اقرار کے ساتھ چار گواہوں کی ضرورت نہ ہوتی۔

وَرُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۲۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَقَدْ ضُرِبَ يُطَافُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذَا قَالُوْا زَنٰى قَالَ فَمَا تَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ قَالُوْا يُحَمَّمُ وَجْهُهُ وَيُعَزَّرُ وَيُطَافُ بِهٖ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ مَا تَجِدُوْنَ حَدَّهٗ فِيْ كِتَابِكُمْ فَاَشَارُوْا اِلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَسَاَلَهٗ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات نقل کرتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مرۃ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے چہرے کو کالا کر کے اسے پھرایا جا رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کیا ہوا انہوں نے بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا تم اپنی کتاب میں (حکم) پاتے ہو انہوں نے کہا اس کا چہرہ سیاہ کر کے سزا دی جائے اور اسے پھرایا جائے آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اپنی کتاب میں

marfat.com

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا أَنْ نُقِيمَ الْحَدَّ عَلَى سَفَلَتِنَا وَنَدَعَ أَشْرَافَنَا فَاصْطَلَحْنَا عَلَى شَيْءٍ فَوَضَعْنَا هٰذَا فَرَجَمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَنَا أَوْلٰى مَنْ أَحْيٰى مَا أَمَاتُوا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ۔

اس کی کیا سزا پاتے ہو انہوں نے اپنے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا ہم تورات میں (اس کی سزا) رجم پاتے ہیں لیکن ہمارے معزز لوگوں میں یہ عمل زیادہ ہو گیا تو ہم نے ناپسند کیا کہ کم درجے کے لوگوں پر حد قائم کریں اور بڑے لوگوں کو چھوڑ دیں تو ہم نے ایک بات پر اتفاق کر لیا اور یہ سزا مقرر کر دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جس حکم کو انہوں نے چھوڑ دیا اس کو زندہ کرنے کا مجھ کو زیادہ حق ہے۔

۲۵۱۔ فَفِي هٰذَا مَا يَدُلُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ وَإِنْ لَمْ يُحَكِّمُوهُ لِأَنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ مَرُّوا بِهِ وَهُوَ مُحَمَّمٌ فَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ ثُمَّ رَجْمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَعَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْكَارًا لِمَا فَعَلُوهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتُوهُ فَرَدَّ أَمْرَهُمْ إِلَى حُكْمِ اللّٰهِ الَّذِي قَدْ عَطَّلُوهُ وَغَيَّرُوهُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَحْكُمَ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَكَّمُوهُ أَوْ لَمْ يُحَكِّمُوهُ فَهٰذَا مَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ الدَّلَائِلِ عَلَى مَا قَدْ تَكَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَأَمَّا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَإِنَّ الَّذِي ذَهَبُوا فِيهِ إِلَى تَثْبِيتِ الْحُكْمِ يَقُولُونَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا اگرچہ وہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس نہیں لائے کیونکہ اس حدیث میں ہے کہ آپ گزرے تو اس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا پھر باقی حدیث ذکر کی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا جب حضور علیہ السلام نے ان کے اس عمل کا انکار کرتے ہوئے جو آپ کے پاس آنے سے پہلے وہ کر چکے تھے، آپ نے ان کو بلایا اور [illegible] ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرف لوٹا دیا جسے انہوں نے معطل کر دیا اور بدل دیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو ان کے درمیان فیصلے کا حق تھا [illegible] آپ کے پاس لاتے یا نہ، ان مذکورہ [illegible] یہ دلائل ہیں جن پر ہم نے گفتگو کی ہے جہاں تک [illegible] کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے کہ "اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں یا ان سے اعراض کریں" تو جو حضرات اس حکم کو ثابت مانتے ہیں ان کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ قَالَ نَسَخَتْهَا هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

حضرت سدی، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آیت کریمہ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہے وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ

marfat.com

اَھْوَاءَھُمْ

اھواءھم اور آپ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں۔

وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ تَاوِیْلُھَا وَاِنِ احْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ اِنْ حَکَمْتَ فَلَمَّا اخْتُلِفَ فِیْ تَاوِیْلِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَکَانَتِ الْاٰثَارُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا ثَبَتَ الْحُکْمُ عَلَیْھِمْ عَلٰی اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ تَرْکُہٗ لِاَنَّ فِیْ حُکْمِہِ النَّجَاۃَ فِیْ قَوْلِھِمْ جَمِیْعًا اِلَّا اَنَّ مَنْ یَقُوْلُ عَلَیْہِ اَنْ یَحْکُمَ یَقُوْلُ قَدْ تَرَکَ مَا کَانَ عَلَیْہِ اَنْ یَفْعَلَہٗ وَمَنْ یَقُوْلُ لَہٗ اَنْ لَا یَحْکُمَ یَقُوْلُ قَدْ تَرَکَ مَا کَانَ لَہٗ تَرْکُہٗ فَاِذَا حَکَمَ یَشْھَدُ لَہُ الْفَرِیْقَانِ جَمِیْعًا بِالنَّجَاۃِ وَاِذَا لَمْ یَحْکُمْ لَمْ یَشْھَدْ لَہٗ بِذٰلِکَ فَاَوْلَی الْاَشْیَاءِ بِنَا اَنْ نَفْعَلَ مَا فِیْہِ النَّجَاۃُ بِالْاِتِّفَاقِ دُوْنَ مَا فِیْہِ ضِدُّ النَّجَاۃِ بِالْاِخْتِلَافِ وَھٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا مِنْ وُجُوْبِ الْحُکْمِ عَلَیْھِمْ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَنْتُمْ لَا تَرْجُمُوْنَ الْیَھُوْدَ اِذَا زَنَوْا فَقَدْ تَرَکْتُمْ بَعْضَ مَا فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ بِہٖ اِحْتَجَجْتُمْ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ الْحُکْمَ کَانَ فِی الزِّنَاۃِ فِیْ عَھْدِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ھُوَ الرَّجْمُ عَلَی الْمُحْصَنِ وَکَذٰلِکَ کَانَ جَوَابُ الْیَھُوْدِیِّ الَّذِیْ سَاَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِّ الزَّانِیْ فِیْ کِتَابِھِمْ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَکَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِتِّبَاعُ ذٰلِکَ وَالْعَمَلُ بِہٖ لِاَنَّ عَلٰی کُلِّ نَبِیٍّ اِتِّبَاعُ شَرِیْعَۃِ النَّبِیِّ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَہٗ حَتّٰی یُحْدِثَ اللّٰہُ شَرِیْعَۃً تَنْسَخُ شَرِیْعَتَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُولٰئِکَ الَّذِیْ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدَاھُمُ اقْتَدِہْ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے ـــــ جب اس آیت کی تاویل میں اختلاف ہوا اور روایات ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہیں تو ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا حاکم ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اس لیے کہ ان سب کے قول کے مطابق اس فیصلے میں نجات ہے کیونکہ جو لوگ فیصلے کے حق میں ہیں وہ فرماتے ہیں اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو اس پر لازم تھا اور جو حضرات فرماتے ہیں وہ فیصلہ نہ کرے تو وہ کہتے کہ اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جسے وہ چھوڑ سکتا تھا اور جب وہ فیصلہ کرے گا تو دونوں فریق اس کے لیے نجات کی گواہی دیں گے اور جب وہ فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ نجات کی گواہی نہیں دیں گے تو جس کام میں بالاتفاق نجات ہو اسے کرنا اولیٰ ہے بجائے اس کام کے جس میں نجات کے خلاف بات اختلاف کے ساتھ ثابت ہو۔ اور یہ جو ہم نے ان کے خلاف فیصلہ کرنے کا وجوب ذکر کیا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم زانی یہودی کو رجم نہیں کرتے لہٰذا تم نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں زانیوں کی سزا رجم تھی وہ محصن ہوں یا غیر محصن۔ اسی طرح جس یہودی سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا کہ ان کی کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے تو اس کا جواب بھی یہی تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں فرمایا نبی اکرم

marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِيَيْنِ عَلَى ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَلَا فَرْقَ حِينَئِذٍ فِي ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ ثُمَّ أَحْدَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَرِيعَةً فَنَسَخَتْ هٰذِهِ الشَّرِيعَةَ فَقَالَ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا كَانَ قَبْلَهُ وَلَمْ يُفَرِّقْ فِي ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ ثُمَّ نَسَخَ اللهُ تَعَالَى ذٰلِكَ فَجَعَلَ الْحَدَّ هُوَ الْأَذَى بِالْآيَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَلَمْ يُفَرِّقْ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بَيْنَ الْمُحْصَنِ ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ فَرَّقَ حِينَئِذٍ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَحَدِّ غَيْرِ الْمُحْصَنِ الْجَلْدُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ مِنْ بَعْدُ فِي الْإِحْصَانِ فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ مُحْصَنًا بِامْرَأَتِهِ وَلَا الْمَرْأَةُ مُحْصَنَةً بِزَوْجِهَا حَتَّى يَكُونَا حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ بَالِغَيْنِ قَدْ جَامَعَهَا وَهُمَا بَالِغَانِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم تھا کہ اس حکم کی اتباع اور اس پر عمل کرتے کیونکہ ہر نبی پر لازم ہے کہ جب تک کوئی شرعی حکم نہ آئے وہ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت پر چلے ارشاد خداوندی ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے راستہ دکھایا پس آپ ان کے راستے پر چلیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں یہودیوں کو اس حکم کے مطابق رجم فرمایا اور اس وقت محصن اور غیر محصن کے درمیان فرق نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شرعی حکم ظاہر فرمایا تو یہ شریعت (شریعت موسیٰ علیہ السلام) منسوخ ہو گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تمہاری وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کریں ان پر چار گواہ طلب کرو جو تم میں سے ہوں اگر وہ ان کے خلاف گواہی دیں تو ان (عورتوں) کو گھروں میں روک لو حتیٰ کہ انہیں موت اٹھا لے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے۔

تو یہ آیت پہلے حکم کے لیے ناسخ تھی اور اس میں محصن و غیر محصن کا کوئی فرق نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ بنایا کہ غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو ایک سو کوڑے اور ایک سال ملک بدر کرنا اور شادی شدہ، شادی شدہ کے ساتھ کرے تو سو کوڑے اور رجم کرنا ہے ــــ اس وقت محصن اور غیر محصن کی سزا میں فرق کر دیا کہ غیر محصن کی سزا کوڑے ہیں اس کے بعد احصان کے بارے میں اختلاف ہوا بعض لوگوں نے کہا کہ کوئی شخص محض اپنی بیوی کے ساتھ محصن نہیں ہوتا اور نہ کوئی عورت خاوند کی وجہ سے محصنہ ہوتی ہے (یعنی صرف شادی شدہ ہونا احصان نہیں) حتیٰ کہ وہ دونوں آزاد مسلمان اور بالغ ہوں اور جب اس سے جماع کرے تو دونوں بالغ ہوں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

وَقَالَ آخَرُونَ يُحْصِنُ أَهْلَ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اہل کتاب ایک دوسرے

بعضًا ويحصن المسلم النصرانية ولا تحصن
النصرانية المسلم وقد كان ابو يوسف قال
بهذا القول في الاملاء فيما حدثني سليمن بن
شعيب عن ابيه **فاحتمل** قول رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم الثيب بالثيب
الرجم ان يكون هذا على كل ثيب واحتمل
ان يكون على خاص من الثيب فنظرنا في ذلك
فوجدناهم مجتمعين ان العبيد غير داخلين
في ذلك وان العبد لا يكون محصنا ثيبا كان او
بكرا ولا يحصن زوجته حرة كانت او امة
وكذلك الامة لا تكون محصنة بزوجها
حرا كان او عبدا فثبت بما ذكرنا ان قول النبي
صلى الله عليه وآله وسلم الثيب بالثيب
الرجم انما وقع على خاص من الثيب لا على
كل الثيب فلم يدخل فيما اجمعوا انه وقع
على خاص الا ما قد اجمعوا انه فيه داخل
وقد اجمعوا ان الحرين المسلمين البالغين
الزوجين الذين قد كان منهما الجماع محصنين
واختلفوا فيمن سواهم فقد احاط علمنا ان
ذلك قد دخل في قول رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم الثيب بالثيب الرجم **فادخلنا**
فيه ولم يحط علمنا بما سوى ذلك فاخرجناه
منه وقد كان يجيء في القياس لما كانت الامة
لا تحصن الحر ولا يحصنها الحر وكانت هي في
عدم احصانها اياه كهو في عدم احصانه
اياها ان يكون كذلك النصرانية فكما هي
لا تحصن زوجها المسلم كان هو ايضا كذلك
لا يحصنها **وقد** رأينا الامة ايضا لما بطل ان تحصن
المسلم بطل ان يحصن الكافر قياسا ونظرا على ما

کے ذریعے محصن ہو جاتے ہیں اور مسلمان، نصرانی عورت کو محصنہ بنا دیتا ہے لیکن نصرانی عورت مسلمان مرد کو محصن نہیں بنا سکتی حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ املاء میں یہی بات فرماتے تھے سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اسی طرح نقل کیا ہے لہذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کرے تو رجم ہے" میں اس بات کا احتمال ہے کہ ہر شادی شدہ (ثیب) مراد ہوا اور یہ بھی احتمال ہے کہ خاص قسم کا ثیب مراد ہو، ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس حکم میں غلام داخل نہیں ہیں اور غلام شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ وہ محصن نہیں ہو سکتا اور اس کی بیوی بھی محصنہ نہیں ہو سکتی شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

اسی طرح لونڈی بھی محصنہ نہیں ہو سکتی اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام، تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "ثیب، ثیب سے زنا کرے تو رجم ہے" سے خاص ثیب مراد ہے ہر ثیب مراد نہیں تو جس پر اجماع ہے کہ اس سے خاص مراد ہے اس میں صرف وہی داخل ہوگا جس کے داخل ہونے پر اجماع ہو اور ان حضرات کا اتفاق ہے کہ دو آزاد مسلمان بالغ میاں بیوی جو (کم از کم ایک بار) جماع کر چکے ہیں وہ محصن ہیں اس کے علاوہ میں اختلاف ہے تو ہمارے علم کے مطابق یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں داخل ہے آپ نے فرمایا ثیب، ثیب کے ساتھ زنا کرے تو اسے رجم کیا جائے" لہذا ہم نے اسے اس میں داخل کر دیا اور اس کے علاوہ کے بارے میں ہمارے علم نے احاطہ نہیں کیا لہذا ہم نے اسے نکال دیا اور قیاس بھی یہی ہے کہ جب لونڈی، آزاد آدمی کو محصن نہیں بنا سکتی اور نہ آزاد اسے محصنہ بنا سکتا ہے اور وہ اس سے مرد کو محصن نہ بنانے میں اسی طرح ہے جس طرح وہ اس کو محصن نہیں بنا سکتا ہے تو نصرانی عورت کا حکم بھی یہی

marfat.com

ذَکَرْنَا وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

ہونا چاہیے کہ جب وہ اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو وہ بھی اسے محصنہ نہ بنا سکے اور ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مسلمان کو محصن بنانا جب باطل ہو گیا تو کافر کو محصن بنانا بھی باطل ہو گیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۲۶ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب ۲۶ گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا

۲۵۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَيْفُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ الْمَكِّيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

---

۲۵۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۲۵۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عبدالعزیز بن محمد، حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَنَسِيَهٗ سُهَيْلٌ وَقَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ عَنِّيْ۔

حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں حضرت سہیل اسے بھول گئے اور فرمایا کہ مجھ سے ربیع نے حدیث بیان کی اور انہوں نے مجھ (عبدالعزیز) سے روایت کی۔

---

۲۵۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَلَقِيْتُ سُهَيْلًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

یحییٰ بن عبدالحمید یعنی حمانی فرماتے ہیں سلیمان بن بلال اور دراوردی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت سہیل سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ زُهَيْرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ حضرت جابر بن عبداللہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا۔

حضرت جعفر اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے حضرت جعفر اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن محمد اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِي الْاَمْوَالِ خَاصَّةً وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ اَنْ يُقْضٰى فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا بِرَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَلَا يُقْضٰى بِشَاهِدٍ وَيَمِيْنٍ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَدْ دَخَلَهُ الضَّعْفُ الَّذِيْ لَا يَقُوْمُ بِهٖ مَعَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ قَالُوْا اَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ اَنَّهٗ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَاَمَّا حَدِيْثُ زَمْعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَقَدْ سَاَلَ الدَّرَاوَرْدِيُّ سُهَيْلًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَنِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ خاص امور یعنی مالی معاملات میں ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کیا جائے۔ انہوں نے ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی معاملے میں بھی فیصلہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کے بغیر نہیں ہو سکتا اور کسی معاملے میں بھی ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس میں مذکور ہے کہ آپ نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو اس روایت میں ضعف ہے جس کی وجہ سے یہ

marfat.com

الْمَشْهُوْرَةِ وَالْأُمُوْرِ الْمَعْرُوْفَةِ إِذًا مَا ذَهَبَ عَلَيْهِ وَأَنْتُمْ قَدْ تُضَعِّفُوْنَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ مَا هُوَ أَقْوٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا۔

(روایت) دلیل نہیں بن سکتی جہاں تک حضرت ربیعہ کی حضرت سہیل سے روایت کا تعلق ہے دراوردی نے حضرت سہیل سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اگر یہ مشہور احادیث اور معروف امور سے ہوتی تو ان کے علم سے باہر نہ رہتی اور تم لوگ تو معمولی سی بات کے باعث اس سے قوی احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہو۔

٢٦٢- وَأَمَّا حَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمُنْكَرٌ أَيْضًا لِأَنَّ أَبَا صَالِحٍ لَا تُعْرَفُ لَهُ رِوَايَةٌ عَنْ زَيْدٍ وَلَوْ كَانَ عِنْدَ سُهَيْلٍ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمَا أَنْكَرَ عَلَى الدَّرَاوَرْدِيِّ مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ رَبِيْعَةَ وَيَقُوْلُ لَهُ لَمْ يُحَدِّثْنِيْ بِهِ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ بِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَعَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْحَكَمِ لَيْسَ بِالَّذِيْ يَثْبُتُ مِثْلُ هٰذَا بِرِوَايَتِهِ وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَمُنْكَرٌ لِأَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ لَا نَعْلَمُهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِشَيْءٍ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا۔

جہاں تک حضرت عثمان بن حکم کی روایت کا تعلق ہے جسے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا تو وہ بھی منکر حدیث ہے کیونکہ ابو صالح کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت معروف نہیں ہے اور اگر اس سلسلے میں حضرت سہیل کے پاس کوئی بات ہوتی تو وہ دراوردی پر اس کا انکار نہ کرتے جسے تم نے حضرت ربیع سے نقل کیا اور وہ کہتے کہ میرے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کی ہے باوجودیکہ حضرت عثمان بن حکم اس درجہ کے راوی نہیں ہیں کہ ان کی روایت سے اس قسم کا حکم ثابت کیا جائے جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ منکر ہے کیونکہ ہمارے علم کے مطابق قیس بن سعد، حضرت عمرو بن دینار سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے تو وہ اس قسم کے مسئلے میں ان سے کس طرح استدلال کرتے ہیں۔

٢٦٣- وَأَمَّا حَدِيْثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ رَوَاهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ۔

جہاں تک حضرت جعفر بن محمد کی روایت کا تعلق ہے جسے انہوں نے بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو اسے عبد الوہاب نے روایت کیا جیسا کہ تم نے ذکر کیا۔

٢٦٤- وَأَمَّا الْحُفَّاظُ كَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَمْثَالِهِمَا فَرَوَوْهُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ جَابِرًا وَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِعَبْدِ الْوَهَّابِ فِيْمَا يُخَالِفُ فِيْهِ

لیکن حفاظ حدیث مثلاً حضرت مالک، سفیان ثوری اور ان جیسے دوسرے حضرات نے حضرت جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور

marfat.com

الثوری وما لکم ثم لو لم ینازع فی طریق ھذا
الحدیث وسلمت علی ھذہ الالفاظ التی قد
رویت علیھا لکانت محتملۃ للتاویل الذی لا یقوم
لکم بمثلھا معہ الحجۃ وذلکم انکم انما رویتم
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین
مع الشاھد الواحد ولم یبین فی الحدیث کیف
کان ذلک السبب ولا المستحلف من ھو فقد
یجوز ان یکون ذلک علی ما ذکرتم ویجوز ان
یکون ارید بہ یمین المدعی علیہ واذا ادعی المدعی
ولم یقم علی دعواہ الا شاھدا واحدا فاستحلف
لہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدعی علیہ
فروی ذلک لیعلم الناس ان المدعی یجب لہ
الیمین علی المدعی علیہ لا بحجۃ اخری غیر الدعوی
لا یجب لہ الیمین الا بھا کما قال قوم ان المدعی
لا یجب لہ الیمین فیما ادعی الا ان یقیم البینۃ
انہ قد کانت بینہ وبین المدعی علیہ خلطۃ
ولبس فان اقام علی ذلک بینۃ استحلف لہ والا
لم یستحلف فاراد الذی روی ھذا الحدیث ان
ینفی ھذا القول ویثبت الیمین بالدعوی وان
لم یکن مع الدعوی غیرھا فھذا وجہ وقد
یجوز ان یکون ارید بہ یمین المدعی مع شاھدہ
الواحد لان شاھدہ الواحد کان ممن یحکم
بشھادتہ وحدہ وھو خزیمۃ بن ثابت فان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد کان عدل
شھادتہ بشھادۃ رجلین۔

تم عبد الوہاب کی اس روایت سے استدلال نہیں کرتے جس میں وہ حضرت مالک اور حضرت سفیان ثوری کی مخالفت کرتے ہیں پھر اگر اس حدیث کی سند میں کوئی جھگڑا نہ بھی ہو اور اس کے الفاظ کو اسی طرح تسلیم کر لیا جائے جس طرح وہ مروی ہے تو پھر بھی اس میں ایسی تاویل کا احتمال ہے جس کے وجہ سے یہ حدیث تمہاری دلیل نہیں بن سکتی اور وہ یوں ہے کہ تم نے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا اور حدیث میں یہ بات واضح نہیں کہ اس کا سبب کیا تھا اور قسم کس سے لی گئی ہو سکتا یہ اسی طرح ہو جس طرح تم نے ذکر کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی علیہ سے قسم لینا مراد ہو، ہو سکتا ہے جب مدعی نے دعویٰ کیا اور اپنے دعویٰ پر صرف ایک ہی گواہ پیش کر سکا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مدعی علیہ سے قسم لی تو یہ حدیث روایت کی گئی تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مدعی کے لیے مدعی علیہ پر قسم دعویٰ کے علاوہ کسی اور دلیل سے واجب نہیں ہوتی بلکہ صرف دعویٰ سے ہی قسم واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا کہ مدعی کے لیے اس کے دعویٰ کے سلسلے میں قسم اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ گواہ قائم کر دے کہ اس کے اور مدعی علیہ کے درمیان کوئی اختلاف اور جھگڑا ہے اگر وہ اس پر گواہی قائم کرے تو اس کے لیے قسم لی جائے ورنہ قسم نہ لی جائے تو جس نے یہ حدیث روایت کی ہے اس کا مقصد اس (نظریے) کی نفی کرنا تھا قسم تو صرف دعویٰ ہی سے ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ دعویٰ کے ساتھ کوئی اور بات نہ ہو تو یہ اس حدیث کا باعث ہے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینا مراد ہو کیونکہ اس کا ایک گواہ ان لوگوں میں ہو جس اکیلے کی گواہی سے فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

marfat.com

٢٦٦ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ لِيَقْبِضَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السَّوْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا لِهَذَا الْفَرَسِ فَابْتَعْهُ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللهِ مَا بِعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوذُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّي قَدْ بَايَعْتُكَ فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ وَيْلَكَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقُولُ إِلَّا حَقًّا حَتَّى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ وَهُوَ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّي قَدْ بَايَعْتُكَ فَقَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو حضور علیہ السلام کے ایک صحابی ہیں (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مراد نہیں ہیں) نے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ آپ کے پیچھے چلا تاکہ گھوڑے کی قیمت وصول کرے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز تشریف لے گئے اور اسے تاخیر ہو گئی تو کچھ لوگ اس اعرابی سے گھوڑے کا نرخ طے کرنے لگے انہیں حضور علیہ السلام کے سودے کا علم نہ تھا حتی کہ بعض حضرات نے اس قیمت سے زیادہ بھاؤ لگایا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خریدا تھا اعرابی نے آپ کو آواز دی کہ اگر آپ اس گھوڑے کو خریدتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے بیچتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کی آواز سنی تو فرمایا کیا تم نے اس کو مجھ پر نہیں بیچا اعرابی نے کہا اللہ کی قسم! میں نے نہیں بیچا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں بیچا (یعنی بیچا ہے) میں نے تم سے خریدا ہے صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے وہ دونوں ایک دوسرے (کی بات) کو رد کر رہے تھے دیہاتی کہنے لگا کوئی گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ میں نے آپ پر فروخت کیا ہے وہ مسلمان جو وہاں پہنچ چکے تھے کہنے لگے اے اعرابی تمہارے لیے ہلاکت ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں یہاں تک حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے حضور علیہ السلام اور اعرابی کی گفتگو سنی اور وہ کہہ رہا تھا کہ گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ میں نے آپ پر اسے بیچا ہے حضرت خزیمہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اسے بیچا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسے گواہی دیتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سچا جاننے کی وجہ سے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ

marfat.com

بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ۔

٢٦٧۔ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَيَكُوْنُ الْمَشْهُوْدُ لَهٗ بِشَهَادَتِهٖ وَحْدَهٗ مُسْتَحِقًّا لِمَا شَهِدَ لَهٗ كَمَا يَسْتَحِقُّ غَيْرُهٗ بِالشَّاهِدَيْنِ مِمَّا شَهِدَ لَهٗ بِهٖ فَادَّعَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ اِلَى الْمُدَّعِيْ فَاسْتَحْلَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاُرِيْدَ بِنَقْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِيُعْلَمَ اَنَّ الْمُدَّعِيَ اِذَا اَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى دَعْوَاهُ وَادَّعَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ اِلَيْهِ اَنَّ عَلَيْهِ الْيَمِيْنَ مَعَ بَيِّنَتِهٖ فَهٰذِهٖ وُجُوْهٌ يَحْتَمِلُهَا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهِ الْيَمِيْنَ مَعَ الشَّاهِدِ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّاْتِيَ اِلٰى خَبَرٍ قَدِ احْتَمَلَ هٰذِهِ التَّاْوِيْلَاتِ فَيَعْطِفَهٗ عَلٰى اَحَدِهَا بِلَا دَلِيْلٍ يَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ كِتَابٍ اَوْ سُنَّةٍ اَوْ اِجْمَاعٍ ثُمَّ يَزْعُمُ اَنَّ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ مُخَالِفٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يَكُوْنُ مُخَالِفًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَاَوَّلَ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنًى يَحْتَمِلُ مَا قَالَ بَلْ مَا خَالَفَ اِلَّا تَاْوِيْلَ مُخَالِفِهٖ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

جب وہ گواہ جس کا ہم نے ذکر کیا، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی ہو سکتے ہیں تو جن کے لیے صرف یہی ایک گواہی دیں وہ اس چیز کا مستحق ہو جائے جس کی گواہی دی جس طرح دوسرا شخص اپنے حق میں دی جانے والی دو گواہوں کی گواہی سے مستحق ہوتا ہے تو مدعیٰ علیہ نے مدعی کے اپنے حق سے بری ہونے کا دعویٰ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مدعیٰ علیہ) کو اس بات پر قسم دی اس حدیث کو نقل کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ مدعی جب اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کر دے اور مدعیٰ علیہ یہ دعویٰ کرے کہ مدعیٰ علیہ اپنا حق حاصل کر چکا ہے تو اب گواہی کی موجودگی میں اس (مدعیٰ علیہ) سے قسم لی جائے گی لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث مروی ہے کہ آپ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا اس میں ان وجوہ کا احتمال ہے پس کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ایسی روایت لائے جس میں ان تاویلات کا احتمال ہو پھر کسی ایسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معنیٰ پر محمول کرے جس پر قرآن پاک، سنت یا اجماع سے دلالت پائی جاتی ہو پھر یہ گمان کرے کہ جو شخص اس کا مخالف ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کا مخالف ہے اور وہ کیسے آپ کی حدیث کا مخالف ہو سکتا ہے جب کہ اس نے وہ معنیٰ مراد لیا جس کا حدیث میں احتمال ہے بلکہ اس نے مخالف کی ان تاویلات کی مخالفت کی ہے جو اس نے حدیث کے ضمن میں بیان کی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت نہیں کی۔

٢٦٨۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَظُنُّوْا بِهٖ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت ابو عبدالرحمن سلمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پہنچے تو اس کا وہ معنی خیال کرو جو زیادہ آسان ہو زیادہ راہنمائی کرنے والا زیادہ باقی رہنے

marfat.com

الَّذِيْ هُوَ أَهْنَأُ وَالَّذِيْ هُوَ أَهْدٰى وَالَّذِيْ هُوَ أَبْقٰى وَالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

۲۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ فَهٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلنَّاسِ أَنْ يَفْعَلُوْا وَأَنْ يُحْسِنُوْا تَحْقِيْقَ ظُنُوْنِهِمْ وَلَا يَقُوْلُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِمَا قَدْ عَلِمُوْهُ فَإِنَّهُمْ مَنْهِيُّوْنَ عَنْ ذٰلِكَ مُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ وَكَيْفَ يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ وَقَدْ وَجَدْنَا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْفَعُهُ ثُمَّ السُّنَّةَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهَا تَدْفَعُهُ أَيْضًا۔

فَأَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتَانِ وَقَالَ وَأَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَقَدْ كَانُوْا قَبْلَ نُزُوْلِ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ أَنْ يَقْضُوْا بِشَهَادَةِ أَلْفِ رَجُلٍ وَلَا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَلَا أَقَلَّ لِأَنَّهُ لَا يُوْصَلُ بِشَهَادَتِهِمْ إِلٰى حَقِيْقَةِ صِدْقِهِمْ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا ذَكَرْنَا قَطَعَ بِذٰلِكَ الْعُذْرَ وَحَكَمَ بِمَا أَمَرَ بِهِ عَلٰى مَا تَعَبَّدَ بِهِ خَلْقَهُ وَلَمْ يَحْكُمْ بِمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا تَعَبَّدُوْا بِهِ۔

۲۷۰ - أَمَّا السُّنَّةُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا فَهِيَ أَنْ لَّا يُحْكَمَ بِشَهَادَةِ جَارٍّ إِلٰى نَفْسِهِ مَغْنَمًا وَلَا دَافِعٍ عَنْهَا مَغْرَمًا فَالْحُكْمُ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى مَا حَمَلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ حُكْمٌ لِّمُدَّعٍ بِيَمِيْنِهِ فَذٰلِكَ حُكْمُ الْجَارِّ إِلٰى نَفْسِهِ بِيَمِيْنِهِ فَهٰذَا سُنَّةٌ

والا اور بہتر ہو۔

حضرت شعبہ نے حضرت عمرو سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یہ الفاظ نہیں کہے کہ جو بہتر ہو۔ تو لوگوں کو اسی طرح کرنا چاہیے اور اپنے خیالات کو اچھا کرنا چاہیے علم کے بغیر رسول اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی بات نہ کہیں انہیں اس بات سے روکا گیا اور اس پر انہیں سزا ہوگی اور کسی کے لیے یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ حدیث سے وہ مفہوم مراد لے جو اس مخالف نے لیا ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک اس مفہوم کو رد کرتا ہے اور متفق علیہ سنت بھی اس کو رد کرتی ہے۔

جہاں تک قرآن پاک کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ قائم کرو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں نیز فرمایا اور اپنے لوگوں (مسلمانوں) میں سے دو انصاف والوں کو گواہ بناؤ ان دو آیتوں کے نزول سے پہلے ان کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ ایک ہزار مردوں یا ان سے زیادہ یا کم کی گواہی کے ساتھ فیصلہ کرتے کیونکہ ان کی گواہی سے پتہ نہیں چلتا کہ وہ واقعی سچے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے یہ مذکورہ آیات نازل فرمائیں تو عذر ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس حکم میں اتنی تعداد کا ذکر فرمایا جو (اجتماعی) عبادت قائم کر سکے اور اس سے کم کا حکم نہیں دیا کیونکہ وہ ان کی (اجتماعی) عبادت کی تعداد میں داخل نہیں۔ اور متفق علیہ سنت یہ ہے کہ ایسے شخص کی گواہی سے فیصلہ نہ کیا جائے جو اپنے لیے نفع کھینچنے والا ہو اور نہ اس کی شہادت کے ساتھ جو اپنے سے تاوان کو دور کرنے والا ہو پس ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعے فیصلہ کرنا جیسا کہ ہمارے اس مخالف نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مفہوم پر محمول کیا

marfat.com

مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا تَدْفَعُ الْحُكْمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ مَعَ مَا قَدْ دَفَعَهُ أَيْضًا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَصْرِفَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسُّنَّةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا لَا إِلٰى مَا يُخَالِفُهَا أَوْ يُخَالِفُ أَحَدَهُمَا وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَصًّا مَا يَدْفَعُ الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَلٰى مَا ادَّعٰى هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا۔

اور اس میں مدعی کی قسم کا حکم ہے قسم کے ساتھ اپنے لیے نفع حاصل کرنے والے کے حق میں فیصلہ کرنا ہے تو یہ متفق علیہ سنت ہے جو گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنے کو دُور کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کا جو حکم ہم نے ذکر کیا ہے وہ بھی اس کی نفی کرتا ہے تو ہمارے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کو اس معنی پر محمول کریں جو قرآن پاک اور متفق علیہ سنت کے مطابق ہو نہ کہ اس معنی پر جو اس سنت یا ان میں سے کسی ایک کے مخالف ہو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح طور پر حدیث مروی ہے جو ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلے کی نفی کرتی ہے جس کا ہمارے مخالف نے دعویٰ کیا ہے۔

۲۷۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ جَمِيْعًا قَالَا ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْتَزٰى عَلٰى أَرْضِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَائِشٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عُنْوَانَ فَقَالَ لَهُ بَيِّنَتُكَ فَقَالَ لَيْسَ لِيْ بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِيْنُهُ قَالَ إِذًا يَذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذٰلِكَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ دو آدمی حاضر ہوئے جو زمین کے بارے میں باہم جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ اس نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کیا اور وہ امرئ القیس بن عائش کندی تھا اور اس کا مخالف ربیعہ بن عنوان تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا تیرے گواہ کہاں ہیں اس نے عرض کیا میرے پاس کوئی گواہ نہیں آپ نے فرمایا پھر وہ قسم اٹھائے گا اس نے کہا اس طرح تو وہ لے جائے گا آپ نے فرمایا تمہارے لیے تو یہی ہے (یعنی گواہ پیش کر یا وہ قسم کھائے) جب وہ (مدعی علیہ) قسم اٹھانے کے لیے کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً کوئی زمین حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

۲۷۲ - حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ

حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضر موت سے اور دوسرا کندہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

marfat.com

حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ فِيْ يَدِيْ اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَحْلِفْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ يَمِيْنٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ ظَالِمًا لَيَا كُلَهٗ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔

حاضر ہوئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے کندی نے کہا وہ میری زمین ہے اور میرے قبضے میں ہے میں اس میں کاشتکاری کرتا ہوں اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں تبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے قسم دے اس نے کہا اس کی قسم کا کیا اعتبار؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے اس کی طرف سے یہی کچھ ہے وہ (کندی) قسم کھانے چلا تو آپ نے فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر زیادتی کی صورت میں قسم کھائی تاکہ اسے ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے اعراض فرمائے گا۔

---

۲۷۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِيْ

حضرت جندل بن والق فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یوں فرمایا کہ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! اس نے میری زمین پر قبضہ کیا جو میری تھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ لَيْسَ لَكُمْ فِيْهِ اِلَّا ذٰلِكَ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا بِغَيْرِ الْبَيِّنَةِ فَهٰذَا يَنْفِي الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ **وَالَّذِيْ** هُوَ اَوْلٰى بِنَا اَنْ نَحْمِلَ وَجْهَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ تَاوِيْلُهٗ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ عَلٰى مَا يُوَافِقُ هٰذَا لَا عَلٰى مَا يُخَالِفُهٗ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْيَمِيْنَ لَا يَكُوْنُ اَبَدًا اِلَّا عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِالْاِسْنَادِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ

وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ هٰذَا فَاِنَّهٗ يُغْنِيْنَا عَنْ ذِكْرِ اَكْثَرِ فَسَادِ قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گواہ پیش کرو یا وہ قسم کھائے تمہارے لیے صرف یہی کچھ ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ گواہوں کے بغیر کسی چیز کا مستحق نہیں تو یہ ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کی نفی کرتی ہے۔

اور ہمارے لیے زیادہ بہتر یہی بات ہے کہ ہم اس حدیث کو جس کی تاویل میں اختلاف ہے ایسے معنیٰ پر محمول کریں جو اس روایت کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔ اور بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر دیا جاتا تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں پر دعویٰ کرتے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قسم ہمیشہ مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے۔ ہم نے یہ حدیث اس کی

فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ فِي الْاَمْوَالِ خَاصَّةً دُوْنَ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يُقْضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ فِيْ غَيْرِ الْاَمْوَالِ كَانَ حُكْمُ الْاَمْوَالِ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

اسناد کے ساتھ اس سے پہلے اسی کتاب میں ذکر کی ہے۔

جہاں تک اس مسئلے میں قیاس کا تعلق ہے تو وہ ہمیں ان لوگوں کے اس قول کے فساد کو ذکر کرنے سے بے نیاز کر دیتا ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا جائے کیونکہ انہوں نے اسے اموال کے ساتھ خاص کیا ہے دوسرے امور میں (ان کے نزدیک بھی) یہ حکم نہیں پس جب ثابت ہو گیا کہ غیر اموال میں ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہیں ہو سکتا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اموال کا حکم بھی یہی ہو حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۷۴- وَقَدْ حَدَّثَنَا وَهْبَانُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُعٰوِيَةَ اَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَكَانَ الْاَمْرُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت زہری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک گواہ اور قسم کے ساتھ سب سے پہلے فیصلہ کرنے والے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں اور طریق کار یہی تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ ۲۶۱ رَدِّ الْيَمِيْنِ

باب ۲۶۱ قسم کو لوٹانا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ يَرُدُّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعِيْ فَقَالَ قَوْمٌ لَا يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعِيْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ يُسْتَحْلَفُ فَاِنْ حَلَفَ اِسْتَحَقَّ مَا ادَّعٰى بِحَلْفِهٖ وَاِنْ لَمْ يَحْلِفْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَيْءٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی پر قسم لوٹانے کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ مدعی سے قسم نہ لی جائے اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں اس سے قسم لی جائے اگر قسم اُٹھائے تو اس چیز کا مستحق ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے اور اگر قسم نہ اُٹھائے تو اس کے لیے کچھ بھی نہ ہو گا۔

۲۷۵- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ فِي الْقَسَامَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ فَقَالُوْا قَدْ

انہوں نے اس سلسلے میں اُس روایت سے استدلال کیا ہے جو ہم نے حضرت سہل بن ابی حثمہ سے قسامت کے بارے میں دوسری جگہ نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا ہم کافر قوم کی قسموں کو کیسے قبول کریں رسول اکرم صلی اللہ

رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَانَ الَّتِي جَعَلْنَاهَا فِي الْبَدْءِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ فَجَعَلَهَا عَلَى الْمُدَّعِينَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْيَهُودِ رَدًّا لِلْاَيْمَانِ عَلَى الْاَنْصَارِ فَيَرُدُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ ذٰلِكَ حُجَّةً لِمَنْ يَرَى رَدَّ الْيَمِينِ فِي الْحُقُوقِ اِنَّمَا قَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ فَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْقَسَامَةِ وَيَجُوزُ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى النَّكِيرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ اِذْ قَالُوا كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ كَمَا قَالَ اَتَدَّعُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْمِلَهُ عَلَى اَحَدِهِمَا دُونَ الْآخَرِ اِلَّا بِبُرْهَانٍ يَدُلُّهُ عَلَى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيمَا سِوَى هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فَاِذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْمُدَّعِيَ لَا يَسْتَحِقُّ بِدَعْوَاهُ

علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم (اے انصار) قسم کھا کر اپنا حق لیتے ہو۔ یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسموں کو جنہیں شروع میں مدعیٰ علیہم پر ڈالا تھا دعویٰ کرنے والوں پر ڈال دیا۔ ان کے خلاف پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں تو یہودیوں کی طرف سے قسموں کو انصار کی طرف نہیں لوٹایا گیا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹایا لہذا یہ حدیث ان لوگوں کے حق میں دلیل بنے گی جو حقوق میں قسم کو لوٹانے کا نظریہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں تو انصار نے عرض کیا ہم کفار قوم کی قسموں کو کیسے قبول کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم قسمیں اٹھا کر اپنا حق لیتے ہو تو جائز ہے کہ قسامت کا حکم ایسے ہی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان کی بات کا انکار کرتے ہوئے یہ بات فرمائی ہو۔ گویا جب انہوں نے کہا کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں کو کیسے قبول کریں تو آپ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر مستحق ہو جاؤ گے جیسے آپ نے فرمایا کہ کیا تم محض دعویٰ کر کے حق حاصل کرو گے؟

جب ان دونوں باتوں کا احتمال ہے تو کسی ایک فریق کے لیے بھی جائز نہیں کہ کسی ایسی دلیل کے بغیر جو اس کے موقف پر دلالت کرتی ہو کسی ایک معنی پر محمول کرے تو ہم نے اس حدیث کے علاوہ احادیث کو دیکھا جو اس سلسلے میں مروی ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کی جانوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مدعی محض اپنے دعویٰ سے

دِمًا وَلَا مَالًا وَاِنَّمَا تَسْتَحِقُّ بِهَا يَمِيْنَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ خَاصَّةً هٰذَا الْحَدِيْثُ ظَاهِرُ الْمَعْنٰى وَلَا لَنَا اَنْ نَحْمِلَ مَا خَفِيَ عَلَيْنَا مَعْنَاهُ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ عَلٰى ذٰلِكَ

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْمُدَّعِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ اَنْ يُّقِيْمَ الْحُجَّةَ عَلٰى دَعْوَاهُ لَا يَكُوْنُ حُجَّتُهُ تِلْكَ حُجَّةً جَارَّةً اِلٰى نَفْسِهٖ مَغْنَمًا وَلَا دَافِعَةً عَنْهَا مَغْرَمًا فَلَمَّا وَجَبَتِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَرَدُّوْهَا عَلَى الْمُدَّعِيْ فَاِنْ اسْتَحْلَفْنَا الْمُدَّعِيَ جَعَلْنَا يَمِيْنَهُ حُجَّةً لَهٗ وَحَكَمْنَا لَهٗ بِحُجَّةٍ كَانَتْ مِنْهُ هُوَ بِهَا جَارٌّ اِلٰى نَفْسِهٖ مَغْنَمًا وَهٰذَا خِلَافُ مَا تَعَبَّدَ بِهِ الْعِبَادُ فَبَطَلَ ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا نَحْكُمُ لَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَ بِهَا جَارًّا اِلٰى نَفْسِهٖ لِاَنَّ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ قَدْ رَضِيَ بِذٰلِكَ قِيْلَ لَهٗ وَهَلْ يُوْجِبُ رِضَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ زَوَالَ الْحُكْمِ عَنْ جِهَتِهٖ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قَالَ مَا ادَّعٰى عَلَيَّ فُلَانٌ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مُصَدَّقٌ فَادَّعٰى عَلَيْهِ دِرْهَمًا فَمَا فَوْقَهٗ هَلْ يُقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ اَرَاَيْتَ لَوْ قَالَ قَدْ رَضِيْتُ بِمَا شَهِدَ بِهٖ زَيْدٌ عَلَيَّ لِرَجُلٍ فَاسِقٍ اَوْ لِرَجُلٍ جَارٍّ اِلٰى نَفْسِهٖ بِتِلْكَ الشَّهَادَةِ مَغْنَمًا فَشَهِدَ زَيْدٌ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ هَلْ يُحْكَمُ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانُوْا قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَاَنَّ رِضَاهُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَيْرَ رِضَاهُ سَوَاءٌ وَاَنَّ الْحُكْمَ لَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنْ رَضِيَ اِلَّا بِمَا كَانَ يَجِبُ لَوْ لَمْ يَرْضَ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا يَمِيْنُ الْمُدَّعِيْ لَا يَجِبُ لَهٗ بِهَا حَقٌّ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَاِنْ رَضِيَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِهٖ بِذٰلِكَ وَالْحُكْمُ بِيَمِيْنِهٖ بَعْدَ رِضَاهُ بِهَا كَالْحُكْمِ بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ

قصاص یا مال کا مستحق نہیں ہوتا اس کا حق صرف مدعاعلیہ کی قسم سے حاصل ہوتا ہے یہ حدیث کا ظاہری معنیٰ ہے اور ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ پہلی حدیث میں جو مخفی مفہوم ہے ہم اسے اس پر محمول کریں۔

غور وفکر اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مدعی جس پر لازم ہے تاکہ وہ اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرے اس کی یہ دلیل ایسی نہیں ہونی چاہئے جو اس کی طرف نفع کو کھینچے اور نہ اس سے تاوان کو دور کرنے والی ہو تو جب مدعیٰ علیہ پر قسم واجب ہوئی اور انہوں نے اسے مدعی کی طرف لوٹا دیا پھر اگر ہم مدعی سے قسم لیں تو یا ہم نے اس کی قسم کو اس کے حق میں حجت بنا دیا اور گویا ہم نے اس کے حق میں ایسی دلیل کے ساتھ فیصلہ کیا جس کے ذریعے وہ اپنی طرف نفع کو کھینچتا ہے اور یہ بندگانِ خدا کے طریقے کے خلاف ہے ــــــ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم قسم کے ذریعے اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کے ساتھ اپنے لیے نفع کھینچنے والا ہے کیونکہ مدعیٰ علیہ اس پر راضی ہے اسے جواب دیا جائے گا کہ کیا مدعیٰ علیہ کا راضی ہو جانا اس کی جہت سے حکم کے زوال کو لازم کر سکتا ہے! بتایئے اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کرتا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر وہ (فلاں) اس پر ایک درھم یا زیادہ کا دعویٰ کرے تو کیا اس سے یہ بات قبول کی جائے گی اور بتایئے اگر وہ کہے کہ زید نے مجھ پر جو گواہی دی ہے حالانکہ وہ (زید) فاسق ہے یا کوئی شخص جو اس گواہی کے ذریعے اپنے لیے نفع حاصل کرتا ہے تو کیا یہ اس پر زید کی یہ گواہی قبول کی جائے گی اور اس پر کوئی فیصلہ کیا جائے گا تو جب ان تمام (علماء) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس بنیاد پر اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا اس سلسلے میں اس کی رضا اور عدم رضا برابر ہیں اور اس بارے میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا اگرچہ

marfat.com

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بُطْلَانُ رَدِّ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ۔

وہ راضی ہو مگر اسی چیز کے ساتھ جو حقیقتاً واجب ہے اگرچہ وہ راضی نہ ہو تو مدعی کی قسم کا بھی یہی حکم ہے اس کے سبب سے مدعی کا مدعیٰ علیہ پر کوئی حق واجب نہیں ہوگا اگرچہ مدعیٰ علیہ اس بات پر راضی ہو۔ اس کی رضامندی کے بعد قسم کے ساتھ فیصلہ اسی طرح ہے جیسے رضامندی سے پہلے کا فیصلہ ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے مدعی پر قسم کے لوٹانے کا بطلان ثابت ہوا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے مسلک کے مطابق ہے۔

بَابُ ۲۶۲ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لِلرَّجُلِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا وَهَلْ يَقْبَلُهُ الْحَاكِمُ عَلٰى ذٰلِكَ أَمْ لَا

باب ۲۶۲ کسی شخص کے پاس دوسرے کے لیے گواہی ہو تو کیا اس پر لازم ہے کہ اسے آگاہ کرے اور کیا حاکم اسے قبول کرے۔

۲۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَقَامِيْ فِيْكُمُ الْيَوْمَ فَقَالَ أَحْسِنُوْا إِلٰى أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا وَحَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِيْنِ وَلَا يُسْتَحْلَفُ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مقام جابیہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جیسے میں آج تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ نے فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر ان لوگوں سے جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان (تابعین) کے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا حتیٰ کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائے گی اور طلب کئے بغیر قسم کھائے گا۔

۲۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَحْسِنُوْا إِلٰى أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ۔

حضرت جریر بن حازم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یوں فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔

له کتاب میں یہاں "مدعیٰ علیہ" کے الفاظ میں معلوم ہوتا ہے کہ سہواً ایسا لکھا گیا ۱۲ ہزاروی

marfat.com

۲۷۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ الْمُزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ

حضرت معاویہ بن قرۃ مزنی فرماتے ہیں میں حضرت کھمس سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے حضرت ابوبکرہ کی حضرت ابو احمد سے روایت (روایت ۲۷۶) کی طرح بیان کیا۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ شَهِدَ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا مَذْمُوْمٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ مَاجُوْرٌ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ دَفْعِ مَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْاَلُهَا وَحَتّٰى يَحْلِفَ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْتَحْلَفُ فَمَعْنٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّشْهَدَ كَاذِبًا اَوْ يَحْلِفَ كَاذِبًا لِاَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يَفْشُوا الْكَذِبُ فَيَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا اَفَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَا فَشَا الْكَذِبُ اِلَّا كَذِبًا اِذًا لَا فَلَا مَعْنٰى لِذِكْرِهٖ يَفْشُو الْكَذِبُ وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا

تو ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جو شخص کسی مطالبے کے بغیر گواہی دے تو وہ قابل مذمت ہے ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے ۔لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ یہ قابل تعریف ہے اور ان لوگوں کو اس عمل پر ثواب ملے گا۔

پہلے قول والوں کی بات کو رد کرنے کے سلسلے میں ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص کسی معاملے کی گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائے گی اور قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے مطالبہ قسم نہیں ہوگا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جھوٹی گواہی دے گا یا جھوٹی قسم کھائے گا کیونکہ آپ نے فرمایا حتی کہ جھوٹ پھیل جائے گا پس اس طرح اس طرح ہوگا تو جھوٹ کا پھیلنا جھوٹ بولنے کی صورت میں ہی ہو سکتا ہے ورنہ آپ کے ارشاد گرامی کہ جھوٹ پھیل جائے کا کوئی مطلب نہ ہوگا۔

اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدَ۔

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مقام جابیہ میں ان کو خطبہ دیا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرے صحابہ کرام کی عزت کرو پھر ان لوگوں کی جو ان سے قریب (تابعین) ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان

marfat.com

کے قریب میں پھر جھوٹ پھیل جائے گا حتی کہ کوئی شخص گواہی کے مطالبہ سے پہلے ہی گواہی دے گا۔

۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ الْيَمِيْنُ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں راوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسری بار ذکر کیا یا نہ پھر فرمایا اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا کچھ لوگ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے خیانت کریں گے امانت دار نہیں ہوں گے اور ان میں قسم کھانا عام ہو جائے گا۔

۲۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ زَهْدَمِ بْنِ مُضَرِّسٍ الْجَرْمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالُوْا فَقَدْ ذَمَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِیْ يَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا عَلَى الَّذِیْ لَا يُسْتَشْهَدُ فِیْ بَدْءِ الْاَمْرِ فَيَكُوْنُ فِیْ شَهَادَتِهٖ عِنْدَ الْحَاكِمِ شَاهِدًا بِمَا لَمْ يُشْهَدْ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَمُهٗ فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

حضرت زہدم بن مضرس جرمی سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں میرا زمانہ بہتر ہے پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس شخص کی مذمت فرمائی جو کسی مطالبہ کے بغیر گواہی دیتا ہے ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس سے ابتداءً گواہی طلب نہیں کی جاتی پس وہ حاکم کے پاس ایسی بات کی گواہی دیتا ہے جس پر اسے گواہ نہیں بنایا گیا اور نہ ہی وہ اسے جانتا ہے لہٰذا اس حدیث کا معنی پہلی حدیث کی طرف لوٹ گیا۔

۲۸۱ - وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكْذِبُ فِيْهِ الصَّادِقُ وَيَصْدُقُ فِيْهِ

ان حضرات نے اس سلسلے میں مزید ذکر کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں سچا آدمی بھی جھوٹ بولے گا امانت دار خیانت کرے گا اور خائن لوگوں کے پاس امانت رکھی جائے گی آدمی گواہی دے گا اگرچہ اس سے

marfat.com

الکاذب ویخون فیہ الامین ویؤتمن فیہ الخؤون ویشہد فیہ المرء وان لم یستشہد ویحلف المرء وان لم یستحلف۔

۲۸۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد ح وحدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ہشام ابن عبد الملک قال ثنا ابو عوانۃ قالا جمیعا عن ابی بشر عن عبد اللہ بن شقیق عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم لا ادری اذکر الثالثۃ ام لا ثم یخلف بعدہم خلوف یعجبہم السمانۃ ویشہدون ولا یستشہدون۔

۲۸۳۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو مسہر قال ثنا صدقۃ بن خالد قال حدثنی عمرو بن شرحبیل عن بلال بن سعد عن ابیہ قال قلنا یا رسول اللہ ای امتک خیر قال انا واقرانی قال قلنا ثم ماذا قال ثم القرن الثانی قال قلنا ثم ماذا قال القرن الثالث قال قلنا ثم ماذا قال ثم یاتی قوم یشہدون ولا یستشہدون ویحلفون ولا یستحلفون ویؤتمنون ولا یؤدون

قال

ابو جعفر فالکلام فی تاویل ہذا ہو الکلام الذی ذکرنا فی تاویل الآثار التی فی الفصل الذی قبل ہذا۔

۲۸۴۔ واحتجوا فی ذلک ایضا بما حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو عاصم قال ثنا شعبۃ عن منصور و سلیمن عن ابراہیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرکم

مانگی نہیں جائے گی اور آدمی قسم اٹھائے گا اگرچہ اس سے قسم طلب نہ کی جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (راوی فرماتے ہیں) مجھے معلوم نہیں آپ نے تیسری بار یہ بات ذکر فرمائی یا نہ؟ (پھر فرمایا اس کے بعد کچھ ناخلف آئیں گے انہیں موٹاپا پسند ہوگا اور وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی مانگی نہیں جائے گی۔

حضرت بلال بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت کا کونسا دور بہتر ہے؟ فرمایا میں بہتر ہوں اور میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر فرمایا اس کے بعد دوسرا زمانہ راوی فرماتے ہیں ہم نے پوچھا پھر کون سا زمانہ؟ تو آپ نے فرمایا تیسرا زمانہ، فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا اس کے بعد کونسا زمانہ؟ آپ نے فرمایا پھر ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے اور ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی قسمیں اٹھائیں گے حالانکہ ان سے قسم کا مطالبہ نہیں ہوگا وہ امانت رکھیں گے لیکن ادا نہیں کریں گے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی تاویل وہی کلام ہے جو ہم نے پچھلی روایات کی تاویل میں ذکر کیا ہے۔

ان حضرات نے مزید استدلال کیا ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر کچھ ناخلف آئیں

marfat.com

قَرْنِی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ اَیْمَانَهُمْ وَاَیْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ۔

گمان کی گواہی ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے سبقت کر جائیں گی۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُکَیْتٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعٰوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم، حضرت عبیدہ سے وہ حضرت عبداللہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ کُنْتُ اَسِیْرًا مَعَ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِقَرْنِی الَّذِیْ اَنَا مِنْهُ ثَلٰثًا وَاَنَا مَعَهٗ فَقُلْتُ وَاَنَا فَدَعَا لِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْهِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَکُوْنُ قَوْمٌ یَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ اَیْمَانَهُمْ وَاَیْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن مولہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت بریدہ اسلمی کے ہمراہ قیدی تھا اور وہ کہہ رہے تھے یا اللہ مجھے اسی زمانے کے ساتھ لاحق کر دے جس سے میں ہوں تین بار فرمایا۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا میں نے کہا اور "میں بھی" تو انہوں نے میرے لیے بھی دعا فرمائی پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اس وقت کا بہترین زمانہ وہ زمانہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا پھر وہ جو اُن سے متصل ہیں پھر وہ جو اُن سے متصل میں پھر وہ جو اُن سے متصل ہیں پھر ایک ایسی جماعت ہوگی جن کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں انکی گواہیوں پر سبقت کر جائیں گی۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ اَیْمَانَهُمْ وَشَهَادَاتِهِمْ۔

حضرت نعمان بن بشیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو اُن سے متصل ہیں پھر وہ جو اُن سے متصل ہیں پھر کچھ ناخلف آئیں گے جن کی گواہیاں ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں سے سبقت کریں گی۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ مَرَّةً اُخْرٰی ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمٌ

حضرت ابوبکر بن عیاش حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ نقل کیا کہ ایک بار مزید فرمایا پھر وہ جو اُن سے متصل ہیں پھر ایک قوم آئے گی ـــــ آخر تک

فَکَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَی الَّذِیْنَ احْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ

جن لوگوں نے پہلے قول والوں کے لیے ان روایات

لاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اِنَّ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لَمْ يُرِدْ بِهَا الشَّهَادَةَ عَلَى الْحُقُوْقِ وَاِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا الشَّهَادَةُ فِي الْاَيْمَانِ وَقَدْ رُوِيَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ۔

۲۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ يَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانَ اَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ اَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الشَّهَادَةَ الَّتِيْ ذَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَاحِبَهَا هِيَ قَوْلُ الرَّجُلِ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ مَا كَانَ كَذَا عَلٰى مَعْنَى الْحَلْفِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ كَمَا يَكْرَهُ الْحَلْفَ لِاَنَّهُ مَكْرُوْهٌ لِلرَّجُلِ الْاِكْثَارُ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَنَهٰى عَنِ الشَّهَادَةِ الَّتِيْ هِيَ حَلْفٌ كَمَا نَهٰى عَنِ الْيَمِيْنِ اِلَّا اَنْ يُسْتَحْلَفَ بِهَا فَيَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مَعْذُوْرًا وَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِالشَّهَادَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا الْحَلْفَ عَلٰى مَا لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهٖ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ فَيَكُوْنُ تِلْكَ الشَّهَادَةُ شَهَادَةَ كِذْبٍ۔

۲۹۰- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ تَفْضِيْلِ الشَّاهِدِ الْمُبْتَدِئِ بِالشَّهَادَةِ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ

سے استدلال کیا ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اس گواہی سے حقوق پر گواہی دینا مراد نہیں ہے اس سے مراد قسموں کے سلسلے میں گواہی دینا ہے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ایسی بات مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے

حضرت ابراہیم (نخعی) حضرت عبیدہ سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سے کون بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں پھر ایسی قوم آئے گی کہ ان میں سے ایک کی گواہی اس کی قسم پر اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سبقت کر جائے گی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم بچے تھے تو ہمارے اصحاب ہمیں شہادت یا عہد کے ساتھ قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے۔

تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شہادت والے کی مذمت فرمائی ہے وہ کسی آدمی کا یوں کہنا ہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم) فلاں کام ایسا نہیں ہوا تو یہ (شہادت) قسم کے معنیٰ میں ہے لہذا آپ نے اسے مکروہ قرار دیا جیسے قسم اٹھانے کو ناپسند فرمایا کیونکہ آدمی کے لیے بکثرت قسم کھانا مکروہ ہے اگرچہ وہ سچا ہو پس آپ نے اس شہادت سے منع فرمایا جو قسم کے معنیٰ میں ہے جیسا کہ قسم (یمین) سے منع فرمایا مگر یہ کہ قسم طلب کی جائے اس وقت وہ معذور ہوگا اور ممکن ہے اس مذکورہ شہادت سے مراد ایسے کام پر قسم کھانا ہو جو وقوع پذیر نہیں ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ پس یہ گواہی جھوٹی گواہی ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس گواہ کی فضیلت مروی ہے جو ابتداءً شہادت دیتا ہے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ

marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ يَأْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَ عَنْهَا اَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا قَالَ مَالِكٌ الَّذِیْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِیْ هِیَ لَهٗ اَوْ يَأْتِیْ بِهَا الْاِمَامَ فَيَشْهَدُ بِهَا عِنْدَهٗ وَجَعَلَهٗ خَيْرَ الشُّهَدَاءِ فَاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَّحْمِلَ الْاٰثَارَ الْاُوَلَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ تَاْوِيْلِ كُلِّ اَثَرٍ مِّنْهَا حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ وَلَا تَخْتَلِفَ وَلَا يَدْفَعَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَكُوْنَ الْاٰثَارُ ...... الْاُوَلُ عَلَى الْمَعَانِی الَّتِیْ ذَكَرْنَا وَيَكُوْنُ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْاُخَرُ عَلٰى تَفْضِيْلِ الْمُبْتَدِیْ بِالشَّهَادَةِ مَنْ هِیَ لَهٗ اَوِ الْمُخْبِرِ بِهَا الْاِمَامَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اچھے گواہ کی خبر نہ دوں وہ گواہ جو کسی مطالبہ کے بغیر گواہی دیتا ہے یا وہ اپنی شہادت کی خبر دیتا ہے اس سے پہلے کہ اس سے پوچھا جائے حضرت مالک فرماتے ہیں وہ شخص جو اپنی گواہی کی خبر دیتا ہے جب کہ وہ شخص جس کے حق میں یہ گواہی دے رہا ہے اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا یا وہ امام کے پاس آکر گواہی دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو بہترین گواہ قرار دیا پس ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ پہلی روایات کو اس معنیٰ پر محمول کریں جو ہم نے ہر روایت کی تاویل کے ضمن میں ذکر کیا ہے تاکہ احادیث کے درمیان تضاد اور اختلاف ثابت نہ ہو اور بعض روایات بعض کے لیے دافع نہ بنیں پس پہلی روایات ان معانی پر محمول ہوں گی جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہ روایات اس شخص کی فضیلت کو ظاہر کرنے والی ہوں گی جس نے ابتداءً اس شخص کے لیے گواہی دی جسے اس سے فائدہ پہنچتا ہے یا وہ شخص جو حاکم کو اس (شہادت) کی خبر دیتا ہے۔

۲۹۱۔ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَوُا الْاِمَامَ فَشَهِدُوْا ابْتِدَاءً مِّنْهُمْ اَبُوْ بَكْرَةَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ حِيْنَ شَهِدُوْا عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَرَاَوْا ذٰلِكَ لِاَنْفُسِهِمْ لَازِمًا وَلَمْ يُعَنِّفْهُمْ عُمَرُ عَلَى ابْتِدَائِهِمْ اِيَّاهُ بِذٰلِكَ بَلْ سَمِعَ شَهَادَاتِهِمْ وَلَوْ كَانُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَذْمُوْمِيْنَ لَذَمَّهُمْ وَقَالَ مَنْ سَاَلَكُمْ عَنْ هٰذَا اَلَا قَعَدْتُمْ حَتّٰى تُسْئَلُوْا فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُمْ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ وَلَا اَحَدٌ مِّمَّنْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ فَرْضَهُمْ كَذٰلِكَ وَاَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْتِدَاءً لَا عَنْ مَسْئَلَةٍ مَحْمُوْدٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے وہ حاکم کے پاس آتے اور خود بخود گواہی دیتے ان میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے خلاف گواہی دی وہ اسے اپنے اوپر لازم سمجھتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے خود بخود گواہی دینے پر نفرت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ان کی گواہیوں کو سنا اگر ان کا یہ عمل قابل مذمت ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ضرور مذمت کرتے اور فرماتے تم سے کسی نے گواہی طلب کی ہے تو تم کیوں نہیں بیٹھ گئے حتی کہ تم سے گواہی طلب کی جاتی تو جب آپ نے ان سے گواہی سنی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انکار نہ کیا اور نہ ہی وہاں موجود کسی دوسرے صحابی نے انکار کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا فرض یہی تھا اور جو

آدمی کسی طلب کے بغیر خود بخود ایسا کرے وہ قابل تعریف ہے۔

۲۹۲- فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَا حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ رَشِيْدٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ حَتّٰى عَرَفْنَا ذٰلِكَ فِيْهِ وَأَنْكَرَ لِذٰلِكَ وَجَاءَ آخَرُ يُحَرِّكُ بِيَدَيْهِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا سَلْحَ الْعِقَابِ وَصَاحَ أَبُوْ عُثْمَانَ صَيْحَةً تُشْبِهُ بِهَا صَيْحَةَ عُمَرَ حَتّٰى كَرِبْتُ أَنْ يُغْشٰى عَلَيَّ قَالَ رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيْحًا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يُشْمِتِ الشَّيْطَانَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَأَمَرَ بِأُولٰئِكَ النَّفَرِ فَجُلِدُوْا۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے یہ بھی ہے حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے خلاف گواہی دی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہو گیا پھر دوسرے آدمی نے آکر گواہی دی تو آپ (کے چہرہ انور) کا رنگ بدل گیا پھر ایک اور شخص نے آکر گواہی دی تو آپ کا رنگ بدل گیا پھر کہ ہم نے آپ کے چہرہ انور پر اس بات کو معلوم کر لیا اور آپ کو ناگوار ہوا پھر ایک اور شخص آیا وہ اپنے ہاتھ کو ہلا رہا تھا آپ نے فرمایا اے عذاب کو دور کرنے والے تیرے پاس کیا (گواہی) ہے حضرت ابو عثمان (راوی) نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے لیے یہ چیخ ماری حتی کہ قریب تھا میں بیہوش ہو جاتا اس (چوتھے آدمی) نے کہا میں نے ایک برا کام دیکھا انہوں نے (حضرت عمر فاروق) نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے شیطان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر نہیں ہنسایا پھر اس گروہ کو کوڑے مارنے کا حکم دیا چنانچہ ان لوگوں کو کوڑے مارے گئے۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ أَرْبَعَةٌ فَنَكَلَ زِيَادُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الثَّلَاثَةَ وَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابَ الْاِثْنَانِ وَأَبٰى أَبُوْ بَكْرَةَ أَنْ يَتُوْبَ فَكَانَ يَقْبَلُ شَهَادَتَهُمَا حِيْنَ تَابَا وَكَانَ أَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ لِأَنَّهُ أَبٰى أَنْ يَتُوْبَ وَكَانَ مِثْلَ النَّصْرِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں چار آدمیوں نے حضرت مغیرہ کے خلاف گواہی دی پھر زیاد بن ابوسفیان نے انکار کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے باقی تینوں کو (بطور حد قذف) کوڑے مارے اور ان سے توبہ طلب کی دو نے توبہ کر لی اور ابوبکرہ نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو ان کے توبہ کرنے کے بعد ان کی گواہی قبول کی جاتی تھی اور ابوبکرہ کی گواہی قبول نہیں

مِنَ الْعِبَادَةِ۔

کی جاتی تھی کیونکہ انہوں نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور یہ (توبہ نہ کرنا) عبادت سے باز رہنے کی مثل ہے۔

۲۹۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ اَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ امْرَاَةٌ حَتّٰى نَزَلُوْا فَتَفَرَّقُوْا فِيْ حَوَائِجِهِمْ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَةٍ فَرَجَعُوْا وَهُوَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَشَهِدَ ثَلٰثَةٌ مِنْهُمْ اَنَّهُمْ رَاَوْهُ يَهِبُّ كَمَا يَهِبُّ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَقَالَ الرَّابِعُ اَعْمٰى سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَمْ اَرَهُ يَهِبُّ فِيْهَا رَاَيْتُ سُنَيْجَتَيْهِ يَعْنِيْ خُصْيَتَيْهِ يَضْرِبَانِ اِسْتَهَا وَرِجْلَيْهَا مِثْلَ اُذُنَيْ حِمَارٍ وَعَلٰى مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ نَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ شَهِدَ رَابِعٌ بِمِثْلِ مَا شَهِدَ الثَّلٰثَةُ نَفَقَدْ مُهُمَا اَجْلِدْ هُمَا وَاِنْ كَانَا مُحْصَنَيْنِ فَارْجُمْهُمَا وَاِنْ لَمْ يَشْهَدْ اِلَّا بِمَا كَتَبْتَ بِهٖ اِلَيَّ فَاجْلِدِ الثَّلٰثَةَ وَخَلِّ سَبِيْلَ الرَّجُلِ قَالَ فَجَلَدَ الثَّلٰثَةَ وَخَلّٰى سَبِيْلَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں ایک گروہ آیا اور ان کے ساتھ ایک عورت تھی حتی کہ وہ اترے اور اپنی اپنی ضروریات کے لیے بکھر گئے ایک مرد عورت کے ساتھ پیچھے رہ گیا وہ واپس لوٹے تو وہ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان تھا ان میں سے تین نے گواہی دی کہ انہوں نے اسے اس طرح گھسا ہوا دیکھا جس طرح سلائی سرمہ دانی میں گھسی ہوتی ہے چوتھے نے کہا میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو صحیح خیال کرتا ہوں میں نے اسے گھسا ہوا نہیں دیکھا میں نے اس کے خصیتین کو دیکھا کہ وہ عورت کی سرین سے لگے ہوئے تھے اور اس کے پاؤں گدھے کے دو کانوں کی طرح تھے ان دنوں مکہ مکرمہ پر حضرت نافع بن حارث خزاعی مقرر تھے انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اگر چوتھا آدمی بھی ان تینوں کی طرح گواہی دے تو ان دونوں (مرد وعورت) کو لاؤ میں انہیں کوڑے ماروں گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہیں تو انہیں سنگسار کروں گا اور اگر چوتھا آدمی گواہی نہ دے مگر وہ جو تم مجھے لکھ چکے ہو تو تینوں کو کوڑے مارو اور اس شخص کا راستہ چھوڑ دو راوی فرماتے ہیں پس ان تینوں کو کوڑے لگائے گئے اور اس مرد وعورت کا راستہ چھوڑ دیا گیا۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَعْضُهُمْ اِبْتِدَاءً وَقَبِلَهَا بَعْضُهُمْ وَحَضَرَ ذٰلِكَ اَكْثَرُهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اِتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَثَبَتَ اَنَّ مَعَانِيَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَعَانِيْهَا الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جن میں سے بعض نے ابتداءً (خود بخود) گواہی دی اور ان میں سے بعض نے اسے قبول کیا اور اکثر صحابہ کرام وہاں حاضر تھے ان میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا لہذا ان سب کا اتفاق اس معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے ان پہلی روایات کے وہ معانی ثابت ہوئے جو ہم نے بیان کئے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ۲۶۳ الحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالشَّيْءِ فَيَكُونُ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِهِ فِي الظَّاهِرِ

۲۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهُ يَاْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ وَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَدَعْهَا۔

۲۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۲۹۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ فَاَقْضِيَ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهُ۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

باب ۲۶۳ حاکم کا ایسا فیصلہ کرنا جو حقیقتاً ظاہر کے خلاف ہو۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو ان (لوگوں) کی طرف تشریف لائے فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں ہو سکتا ہے تم میں سے بعض بعض سے زیادہ بلیغ ہوں تو میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں اور میرے خیال میں وہ سچا ہو لہذا جس شخص کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دیا گیا تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے (اس کی مرضی ہے)

حضرت صالح، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم لوگ میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل اچھی طرح پیش کرنے والا ہو تو میں جو کچھ اس سے سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں لہذا جس کے لیے اس کے (مسلمان) بھائی کے حق کا فیصلہ کروں گویا میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں پس وہ اسے نہ لے۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

٢٩٩ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لِأَخِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِذَا فَعَلْتُمَا هٰذَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں انصار کے دو مرد وراثت کے بارے میں جھگڑتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حالانکہ وہ وراثت مٹ چکی تھی ان کے پاس گواہ بھی نہ تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں اور ہو سکتا ہے ان میں کوئی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بلیغ ہو پس میں اس سبب سے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں اور میرا خیال یہ ہو کہ وہ سچا ہے پس میں جس کے حق میں اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کروں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب (اس کی مرضی) وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے اس پر وہ دونوں شخص رونے لگے اور ان میں سے ہر ایک نے کہا میرا حق میرے بھائی کے لیے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے ایسا کر لیا تو اب جاؤ اور آپس میں تقسیم کر لو حق کے بارے میں خوب غور کرو پھر قرعہ اندازی کرو اس کے بعد ہر ایک دوسرے کے لیے اسے حلال قرار دے۔

---

٣٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسامہ بن زید نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

٣٠١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ كُلَّ قَضَاءٍ قَضٰى بِهِ حَاكِمٌ مِنْ تَمْلِيْكِ مَالٍ أَوْ إِزَالَةِ مِلْكٍ عَنْ مَالٍ أَوْ مِنْ إِثْبَاتِ نِكَاحٍ أَوْ مِنْ حَلِّهِ بِطَلَاقٍ أَوْ بِمَا أَشْبَهَهُ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ وَأَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ كَهُوَ فِي الظَّاهِرِ وَجَبَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا حَكَمَ بِهِ الْحَاكِمُ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ مَا شَهِدَ بِهِ الشَّاهِدَانِ وَعَلٰى خِلَافِ مَا حَكَمَ بِهِ بِشَهَادَتِهِمَا

حضرت عبداللہ بن نافع صائغ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ حاکم جو بھی فیصلہ کرے کسی مال کا مالک بنانا ہو کسی مال سے ملک کو زائل کرنا ہو نکاح کو ثابت کرنا، طلاق کے ذریعے نکاح کو ختم کرنا یا اس کے مشابہ کوئی بھی حکم ہو یہ سب احکام باطن پر محمول ہوتے ہیں اور یہ باطن میں بھی ظاہر کے موافق ہوتے ہیں اس سے حاکم کا فیصلہ واجب

marfat.com

عَلَى الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَمْ يَكُنْ قَضَاءُ الْقَاضِي مُوجِبًا شَيْئًا مِنْ تَمْلِيكٍ وَلَا تَحْرِيمٍ وَلَا تَحْلِيلٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

ہو جاتا ہے اور اگر یہ باطن میں اس بات کے خلاف ہوں جس کی گواہوں نے گواہی دی ہے اور جو کچھ ان کی گواہی پر بظاہر فیصلہ ہوا باطن میں اس کے بھی خلاف ہوں تو قاضی کسی چیز کو واجب نہیں کر سکتا نہ مالک بنا سکتا ہے نہ حرام وحلال قرار دے سکتا ہے۔ ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ تَمْلِيكِ مَالٍ فَهُوَ عَلَى حُكْمِ الْبَاطِنِ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔ وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ قَضَاءٍ بِطَلَاقٍ أَوْ نِكَاحٍ بِشُهُودٍ ظَاهِرُهُمُ الْعَدَالَةُ وَبَاطِنُهُمُ الْجَرْحَةُ فَحَكَمَ الْحَاكِمُ بِشَهَادَتِهِمْ عَلَى ظَاهِرِهِمُ الَّذِي تَعَبَّدَ اللّٰهُ أَنْ يَحْكُمَ بِشَهَادَةِ مِثْلِهِمْ مَعَهُ فَذٰلِكَ يَحْرُمُ فِي الْبَاطِنِ كَحُرْمَتِهِ فِي الظَّاهِرِ وَالدَّلِيلُ عَلَى هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک مالک بنانے کے فیصلہ کا تعلق ہے تو وہ باطن کے حکم پر ہوگا جیسا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس شخص کے لیے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کروں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں ـــــ اور جو فیصلہ طلاق یا نکاح سے متعلق ہے تو وہ ایسے گواہوں (کی گواہی) سے ثابت ہے جو ظاہر میں اصحاب عدل ہیں لیکن ان کا باطن مجروح ہے اور حاکم ان کے ظاہر کو دیکھ کر گواہی پر فیصلہ کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان جیسے لوگوں کی گواہی کے ساتھ فیصلے کا حکم دیا ہے تو یہ باطن میں بھی اسی طرح قابل احترام ہوگا جیسے ظاہر میں قابل احترام (اور معتبر) ہے اس پر دلیل وہ روایت ہے جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لعان کرنے والوں کے بارے میں مروی ہے۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ لَهُمَا حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَاقِي الَّذِي أَصْدَقْتُهَا قَالَ لَا مَالَ لَكَ عَلَيْهَا إِنْ كُنْتَ أَصْدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان کے دو بھائیوں کے درمیان تفریق کر دی اور ان سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے (اے مرد!) تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اس مال کا کیا بنے گا جو میں نے بطور مہر اس کو

marfat.com

اِسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَبْتُ عَلَيْهَا اِنْ اَمْسَكْتُهَا۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا هِلَالٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ اَرَاَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ عَنْ ذٰلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا عُوَيْمِرُ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ اِذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا

دیا؟ آپ نے فرمایا تمہارے لیے اس کے ذمہ کوئی مال نہیں اگر تم نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے تو وہ اس چیز کے بدلے میں ہے جو تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا اور اگر تو اپنی بات میں جھوٹا ہے تو وہ تجھ سے بہت دور ہے

حضرت سفیان حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت سہل بن سعد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق فرمائی اس شخص نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس کے بارے میں جھوٹ کہا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی نے بتایا کہ عویمر عجلانی، عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہا اے عاصم بتائیے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے پھر تم اسے قتل کرو گے یا وہ کیسے کرے اے عاصم! آپ میرے لیے یہ مسئلہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں جب عاصم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو عویمر آئے اور فرمایا اے عاصم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا حضرت عاصم نے فرمایا اے عویمر تو میرے پاس اچھی بات نہیں لایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا جو میں نے آپ سے پوچھی عویمر نے کہا میں باز نہیں آؤں گا یہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھ لوں پھر حضرت عویمر حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے پھر آپ اس (قاتل) کو قتل کر دیں گے یا وہ کیا کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے جاؤ اور

marfat.com

فَطَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ـ

اسے ہے آو حضرت سہل فرماتے ہیں پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی صحابہ کرام کے ہمراہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے کہا یارسول اللہ اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں لعان کرنے والوں کے بارے میں یہی طریقہ ہے۔

۳۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ وَهْبِيٍّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ جَاءَنِيْ عُوَيْمِرٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمَ الْكَاذِبَ مِنْهُمَا بِعَيْنِهٖ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يُلَاعِنْ وَلَوْ عَلِمَ اَنَّ الْمَرْاَةَ صَادِقَةٌ لَحَدَّ الزَّوْجَ لَهَا بِقَذْفِهٖ اِيَّاهَا وَلَوْ عَلِمَ اَنَّ الزَّوْجَ صَادِقٌ لَحَدَّ الْمَرْاَةَ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ كَانَ مِنْهَا فَلَمَّا خَفِيَ الصَّادِقُ مِنْهُمَا عَلَى الْحَاكِمِ وَجَبَ حُكْمٌ اٰخَرُ فَحَرُمَ الْفَرْجُ عَلَى الزَّوْجِ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ وَلَمْ يُرَدَّ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ فَلَمَّا شَهِدَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثَبَتَ اَنَّ كَذٰلِكَ الْفُرَقُ كُلُّهَا وَالْقَضَاءُ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ تَمْلِيْكُ اَمْوَالٍ اَنَّهٗ عَلٰى حُكْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ وَاَنَّ حُكْمَ الْقَاضِيْ يُحْدِثُ فِيْ ذٰلِكَ التَّحْرِيْمَ وَالتَّحْلِيْلَ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ خِلَافُ الْاَمْوَالِ الَّتِيْ تُقْضٰى بِهَا عَلٰى حُكْمِ الظَّاهِرِ وَهِيَ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ هِيَ فِي الْقَضَاءِ بِالْاَمْوَالِ وَالْاٰثَارُ الْاُخَرُ فِي الْقَضَاءِ بِغَيْرِ الْاَمْوَالِ مِنْ ثَبَاتِ الْعُقُوْدِ وَحَلِّهَا حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ وُجُوْهِ الْاٰثَارِ وَالْاَحْكَامِ وَلَا تَتَضَادَّ ـ

حضرت سہل بن سعد، حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عویمر میرے پاس آئے، پھر انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا ہے پس ہمیں معلوم ہوا کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین کے ساتھ جھوٹ بولنے والے کا علم ہوتا تو آپ ان کے درمیان تفریق نہ فرماتے اور اگر معلوم ہوتا کہ عورت سچی ہے تو لعان نہ کرتے اور قذف کی وجہ سے خاوند کو حد لگاتے اور اگر آپ کو (قطعی طور پر) علم ہوتا کہ مرد سچا ہے تو عورت کو زنا کی حد لگائی جاتی کیونکہ وہ اس سے صادر ہوا پس جب حاکم پر یہ بات مخفی ہو کہ ان میں سے سچا کون ہے تو دوسرا حکم (لعان) نافذ ہوتا ہے اور خاوند پر (عورت کی) شرمگاہ ظاہراً اور باطناً دونوں طرح حرام ہوتی ہے اور اسے باطنی حکم کی طرف نہیں لوٹایا جاتا تو ان دونوں حدیثوں سے جب دو لعان کرنے والوں کے بارے میں یہ بات ثابت ہو گئی تو ثابت ہوا کہ باقی صورت میں بھی حکم اسی طرح ہوگا اور جن صورتوں میں اموال کا مالک بنانا نہیں ہوتا وہ ظاہر کے حکم پر ہوتا ہے باطن کے حکم پر نہیں اور اس میں قاضی کا فیصلہ ظاہر اور باطن دونوں صورتوں میں تحریم و تحلیل کو پیدا کرتا ہے اور یہ ان اموال کے خلاف ہے جن میں ظاہر کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے اور وہ باطن میں اس کے خلاف ہوتا ہے، لہٰذا پہلی روایات اموال کے فیصلے سے متعلق ہیں اور دوسری روایات اموال کے علاوہ عقود وغیرہ کو ثابت کرنے اور ختم کرنے سے

marfat.com

متعلق ہوں گی تاکہ روایات کے معانی اور احکام باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد و تنافی ثابت نہ ہو۔

۳۰۶- وَقَدْ حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَبَايِعَيْنِ اِذَا اخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ اَنَّهُمَا يَتَحَالَفَانِ وَيَتَرَادَّانِ فَتَعُوْدُ الْجَارِيَةُ اِلَى الْبَائِعِ وَيَحِلُّ لَهٗ فَرْجُهَا وَيَحْرُمُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ وَلَوْ عَلِمَ الْكَاذِبَ مِنْهُمَا بِعَيْنِهٖ اِذَا لَقَضٰى بِمَا يَقُوْلُ الصَّادِقُ وَلَمْ يَقْضِ بِفَسْخِ بَيْعٍ وَلَا بِوُجُوْبِ حُرْمَةِ فَرْجِ الْجَارِيَةِ الْمَبِيْعَةِ عَلَى الْمُشْتَرِيْ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا كَانَ كَذٰلِكَ كُلُّ قَضَاءٍ بِتَحْرِيْمٍ اَوْ تَحْلِيْلٍ اَوْ عَقْدِ نِكَاحٍ اَوْ حِلِّهٖ عَلٰى مَا حَكَمَ الْقَاضِيْ فِيْهِ فِي الظَّاهِرِ لَا عَلٰى حُكْمِهٖ فِي الْبَاطِنِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو باہم سودا کرتے ہیں کہ اگر ان کے درمیان قیمت میں اختلاف ہو جائے اور سامان (مبیع) قائم ہو تو وہ ایک دوسرے کو قسم دیں اور سودا واپس کر دیں اس طرح لونڈی بیچنے والے کی طرف لوٹ جائے گی اور اس کے لیے اس کی شرمگاہ حلال ہوگی اور خریدار پر حرام ہوگی اور اگر اسے معلوم ہو کہ فلاں شخص جھوٹا ہے تو اس وقت وہ سچ بولنے والے کے قول پر فیصلہ کرے اور بیع کو فسخ کرنے کا فیصلہ نہ کرے اور نہ بیچی جانے والی لونڈی کی شرمگاہ کو خریدنے والے پر حرام کرے تو جب یہ فیصلہ اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا تو حرام یا حلال ٹھہرانے عقد نکاح کرنے یا اسے توڑنے (طلاق دینے) سے متعلق فیصلہ بھی اسی طرح ہوگا کہ قاضی اس کے ظاہری حکم کے مطابق فیصلہ کرے گا باطنی حکم کے مطابق نہیں۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْحُرِّ يَجِبُ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مَالٌ كَيْفَ حُكْمُهٗ

باب ۲۶۴ آزاد آدمی پر قرض ہو اور مال نہ ہو تو کیا حکم ہوگا

۳۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ كُنْتُ بِمِصْرَ فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ بِيْ اِلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ اَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَقَالَ اَنَا سُرَّقُ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَسَمّٰى بِهٰذَا الْاِسْمِ وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبد الرحمن بن بیلمانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مصر میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے بارے میں تمہاری راہنمائی نہ کروں پھر وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں انہوں نے کہا میں سُرّق ہوں میں نے کہا آپ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے آپ کے لیے یہ نام رکھنا مناسب نہ تھا۔ کیونکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ انہوں

marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سمانی سُرَق فلن ادع ذلک ابدا
قلت ولم سماک سرق قال لقیت رجلا من اھل البادیۃ
ببعیرین لہ یبیعھما فابتعتھما منہ وقلت لہ انطلق
معی حتی اعطیک فدخلت بیتی ثم خرجت من
خلف لی وقضیت بثمن البعیرین حاجتی وتغیبت
حتی ظننت ان الاعرابی قد خرج فخرجت والاعرابی
مقیم فاخذنی فقدمنی الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فاخبرتہ الخبر فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما حملک علی ما صنعت قلت
قضیت بثمنھما حاجتی یا رسول اللہ قال فاقضہ
قال قلت لیس عندی قال انت سرق اذھب بہ
یا اعرابی فبعہ حتی تستوفی حقک قال فجعل الناس
یسومونہ بی ویلتفت الیھم فیقول ماذا تریدون
فیقولون نرید ان نبتاعہ منک قال فواللہ ان
منکم احد احوج الیہ منی اذھب فقد اعتقتک۔

نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سُرق رکھا ہے لہذا میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا میں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے آپ کا نام سرق کیوں رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے ایک دیہاتی شخص سے ملاقات کی اس کے پاس دو اونٹ تھے وہ انہیں بیچنا چاہتا تھا میں نے اس سے دونوں اونٹ خرید لیے اور اسے کہا کہ میرے ساتھ چل میں تجھے (قیمت) ادا کروں میں اپنے گھر میں داخل ہوا پھر میں اپنے مویشی خانہ کی طرف سے نکل گیا اور اونٹوں کی قیمت اپنی ضرورت پر خرچ کر دی اور غائب ہو گیا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ دیہاتی چلا گیا ہوگا تو میں باہر نکلا (دیکھا تو) دیہاتی کھڑا تھا اس نے مجھے پکڑا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا میں نے آپ کو واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا تمہیں اس عمل پر کس چیز نے مجبور کیا میں نے عرض کیا کہ میں نے ان کی قیمت اپنی ضرورت میں خرچ کر دی ہے آپ نے فرمایا ادا کرو، میں نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا تم سُرق (بڑے چور) ہو اے اعرابی اسے لے جا کر فروخت کر لو حتی کہ اپنا حق پورا کر لو فرماتے ہیں صحابہ کرام اس سے میری بولی لگانے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھتا تھا وہ پوچھتا تمہارا کیا ارادہ ہے تو وہ کہتے ہم اسے تم سے خریدنا چاہتے ہیں اس نے کہا اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ اس کی حاجت نہیں رکھتا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔

۳۰۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد
ابن عبد الرزاق قال ثنا عبد الرحمن ابن عبد اللہ
ابن دینار قال حدثنی زید بن اسلم قال لقیت
رجلا بالاسکندریۃ یقال لہ سُرّق فقلت ما ھذا
الاسم فقال سمانیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قدمت المدینۃ فاخبرتھم انہ یقدم لی مال
فبایعونی فاستھلکت اموالھم فاتوا بی النبی صلی

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زید بن اسلم نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے اسکندریہ میں ایک شخص سے ملاقات کی جسے سُرق کہا جاتا تھا میں نے اس سے پوچھا یہ کیسا نام ہے؟ اس نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا یہ نام رکھا ہے۔ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور ان لوگوں کو بتایا کہ میرے پاس مال آنے والا ہے لہذا میرے

marfat.com

اللہ علیہ وسلم فقال انت سرق فباعنی بأربعة
ابعرة فقال له غرماؤه ما يصنع به قال اعتقه
قالوا ما نحن بازهد في الآخر منك فاعتقوني۔

ساتھ لین دین کرو ہیں نے ان کا مال ہلاک کر دیا (خرچ کر
دیا) پھر وہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے
آئے آپ نے فرمایا تم سُرّق ہو آپ نے مجھے چار اونٹوں
کے بدلے فروخت کر دیا اس (خریدار) سے قرض خواہوں
نے پوچھا اس کے ساتھ کیا سلوک کروگے اس نے کہا اسے
آزاد کروں گا انہوں نے کہا ہم آخرت کے سلسلے میں تجھ سے
زیادہ بے رغبت نہیں ہیں (یعنی ہمیں بھی آخرت کی فکر ہے)
چنانچہ ان سب نے مجھے آزاد کر دیا۔

قال ابو جعفر ففي هذا الحديث بيع الحر في الدين
وقد كان ذلك في اول الاسلام يباع من عليه
دين فيما عليه من الدين اذا لم يكن له مال يقضيه
عن نفسه حتى نسخ الله عز وجل ذلك فقال وان
كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة وقضى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم بذلك في الذي ابتاع الثمار
فأصيب بها فكثر دينه فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم تصدقوا فتصدق عليه فلم
يبلغ ذلك وفاء دينه فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم خذوا ما وجدتم وليس لكم
الا ذلك وقد ذكرنا ذلك باسناده فيما تقدم
من كتابنا هذا ففي قول رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم لغرمائه ليس لكم الا ذلك دليل على
ان لا حق لهم في بيعه ولولا ذلك لباعه لهم كما
باع سرق في دينه لغرمائه وهذا قول اهل
العلم جميعا رحمهم الله۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس
حدیث میں آزاد آدمی کو قرض کے بدلے بیچنے کا ذکر ہے
اور یہ آغازِ اسلام میں تھا مقروض آدمی کو قرض کے بدلے میں
بیچا جاتا تھا جب اس کے پاس مال نہ ہوتا جس سے وہ قرض
ادا کرتا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور فرمایا
اور اگر وہ تنگ دست ہو تو اسے خوشحالی تک مہلت دو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں اس
بات کا فیصلہ فرمایا جس نے پھل خریدے پھر اسے ان میں
نقصان ہوا تو اس پر بہت زیادہ قرض ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا (اس پر) صدقہ کرو چنانچہ اسے صدقہ دیا
گیا وہ قرض کی ادائیگی کو نہ پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کچھ تمہیں ملتا ہے لے لو تمہارے لیے صرف
یہی ہے ہم نے یہ حدیث اس کتاب میں اس کی اسناد کے
ساتھ بیان کی ہے۔ تو قرض خواہوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تمہارے لیے صرف یہی ہے اس
بات کی دلیل ہے کہ انہیں اس کو بیچنے کا کوئی حق نہیں
اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے ان کے لیے بیچ دیتے
جیسا کہ حضرت سُرّق کو قرض خواہوں کے لیے قرض میں
بیچا تھا یہ تمام اہل علم کا قول ہے۔

marfat.com

بَابُ الْوَالِدِ هَلْ يَمْلِكُ مَالَ وَلَدِهٖ أَمْ لَا

۳۰۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيْزِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِيْ مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّ لِأَبِيْ مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّهٗ يُرِيْدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالِيْ إِلٰى مَالِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيْكَ۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ مَالًا وَلِيْ وَالِدًا يُرِيْدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيْكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَا كَسَبَهُ الْإِبْنُ مِنْ مَالٍ فَهُوَ لِأَبِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا كَسَبَ الْإِبْنُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهٗ خَاصَّةً دُوْنَ أَبِيْهِ وَقَالُوْا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا لَيْسَ عَلَى التَّمْلِيْكِ مِنْهُ لِلْأَبِ كَسْبَ الْإِبْنِ وَإِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِلْإِبْنِ أَنْ يُخَالِفَ الْأَبَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنْ يَجْعَلَ أَمْرَهٗ فِيْهِ نَافِذًا كَأَمْرِهٖ فِيْمَا يَمْلِكُ أَلَا تَرَاهُ

باب ۲۶۵ کیا باپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہو سکتا ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے پاس مال بھی ہے اور میں عیال دار بھی ہوں میرے والد کے پاس بھی مال و عیال ہے وہ میرا مال اپنے مال کے ساتھ ملانا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تمہارے باپ کا ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے پاس مال ہے اور میرا والد میرے مال کو ضائع کرنا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ بیٹا جو مال کمائے وہ اس کے باپ کا ہے ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا جو کچھ کماتا ہے وہ صرف اسی کا ہوتا ہے باپ کا نہیں ہوتا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی باپ کو بیٹے کی کمائی کا مالک بنانے سے متعلق نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ

marfat.com

يَقُوْلُ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ فَلَمْ يَكُنِ الْاِبْنُ مَمْلُوْكًا لِاَبِيْهِ بِاِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ فَكَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مَالِكًا لِمَالِهٖ بِاِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ۔

بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس سلسلے میں باپ کی مخالفت کرے بلکہ وہ اس میں باپ کے حکم کو نافذ کرے جیسے وہ اپنی ملکیت میں نافذ کرتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے تو سرکار دو عالم کی اس اضافت کی وجہ سے بیٹا، باپ کا مملوک نہیں بنتا اسی طرح آپ کی اس اضافت سے وہ اس کے مال کا مالک بھی نہیں بنے گا۔

---

۳۱۱ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا نَفَعَنِيْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَنَا وَمَالِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرِدْ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ اَنَّ مَالَهٗ مِلْكٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُوْنَهٗ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنَّ اَمْرَهٗ يَنْفُذُ فِيْهِ وَفِيْ نَفْسِهٖ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ فَهُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَا حَرَّمَ دِمَاءَهُمْ وَلَمْ يَسْتَثْنِ فِيْ ذٰلِكَ وَالِدًا وَلَا غَيْرَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے ہرگز اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے اس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مراد نہیں تھی کہ ان کا مال، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک ہے اور ان کی اپنی ملک نہیں ہے بلکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ آپ کا حکم اس مال میں بھی اور ان کے نفس میں بھی نافذ ہے اسی طرح حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ "تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے"، وہ بھی اسی معنی پر محمول ہے ــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے مسلمانوں کے مال کو قابلِ احترام قرار دیا جیسے ان کے خون کو قابلِ عزت قرار دیا اور اس سلسلے میں والد وغیرہ کو مستثنیٰ نہیں کیا

---

۳۱۲ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَحْسِبُهٗ قَالَ فِيْ غَزْوَتِيْ هٰذِهٖ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت مرہ بن شراحیل فرماتے ہیں مجھ سے ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا (حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے (مرہ بن شراحیل نے) فرمایا کہ اس لڑائی کے موقعہ پر بیان کیا فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یہ قربانی کا دن ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ حج اکبر کا

marfat.com

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

دن ہے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں یہ ذوالحجہ ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ اللہ تعالیٰ کا بہرہ (گناہوں کی آواز نہ سننے والا) مہینہ ہے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں یہ مشعر حرام ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا پھر فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے۔

۳۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ الْبَكْرَاوِيُّ هُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ حَرَامٌ بَيْنَكُمْ فِيْ مِثْلِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ مِثْلِ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر یوم نحر کے خطبہ میں فرمایا بے شک تمہارے مال تمہاری عزتیں اور تمہارے خون تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے سنو! حاضر کو چاہیئے کہ غائب تک یہ بات پہنچا دے۔

۳۱۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَرَاهُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ حُرْمَةً هٰذَا الْيَوْمُ وَاِنَّ اَعْظَمَ الشُّهُوْرِ حُرْمَةً هٰذَا الشَّهْرُ وَاِنَّ اَعْظَمَ الْبُلْدَانِ حُرْمَةً هٰذَا الْبَلَدُ وَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ هٰذَا الْيَوْمِ وَهٰذَا الشَّهْرِ وَهٰذَا الْبَلَدِ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت اعمش فرماتے ہیں میرا خیال ہے صرف حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا حرمت وعزت کے اعتبار سے آج کا دن سب سے عظیم دن ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا مہینہ، یہ مہینہ ہے اور سب سے زیادہ احترام والا شہر، یہ شہر (مکہ مکرمہ) ہے اور بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت ہے کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا یا اللہ! گواہ رہنا۔

marfat.com

۳۱۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا سنو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو (ایسے ہی حرام ہیں) جیسے تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں آج کا دن محترم ہے

۳۱۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا رَحِيمُ بْنُ الْيَتِيمِ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ الْجُرَشِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا غَادِيَةَ الْجُهَنِيَّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عادیہ جہنی سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَارِفِ بْنِ شَبِيبِ بْنِ عُرْوَةَ أَبُو عُرْوَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةَ الْأَمْوَالِ كَحُرْمَةِ الْأَبْدَانِ فَكَمَا لَا يَحِلُّ أَبْدَانُ الْأَبْنَاءِ لِلْآبَاءِ إِلَّا بِالْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُمْ أَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِالْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ نُرِيدُ أَنْ يُوجَدَ مَا ذَكَرْتَ فِي الْأَبِ مَنْصُوصًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سلیم بن عمرو، حضرت عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی حرمت کو جسمانی حرمت کی طرح قرار دیا تو جس طرح باپ کے لیے بیٹے کا بدن واجب حقوق کے علاوہ حلال نہیں اسی طرح واجب حقوق کے بغیر اس کا مال بھی حلال نہیں اگر کوئی معترض کہے کہ جو کچھ تم نے باپ کے بارے میں روایت کیا ہے ہم اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے واضح بیان چاہتے ہیں۔

۳۱۹ - قُلْتُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ

تو میں کہتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ فَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةَ ابْنِيْ اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنَّكَ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا قَالَ هٰذَا الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُضَحِّيْ بِمَنِيْحَةِ ابْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا وَقَدْ اَمَرَهُ اَنْ يُّضَحِّيَ مِنْ مَالِهٖ وَحَضَّهُ عَلَيْهِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ مَالِ ابْنِهٖ خِلَافُ مَالِهٖ مَعَ اَنَّ اَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى لِاَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ فَوَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْوَلَدِ مَعَ الْوَلَدِ مِنْ مَّالِ الْاِبْنِ فَاسْتَحَالَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَالُ لِلْاَبِ فِيْ حَيٰوةِ الْاِبْنِ ثُمَّ يَصِيْرُ بَعْضُهٗ لِغَيْرِ الْاَبِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَوَارِيْثَ لِلْوَالِدِ وَغَيْرِهٖ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنٍ اِنْ كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ وَبَعْدَ اِنْفَاذِ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاَبَ لَا يَقْضِيْ مِنْ مَّالِهٖ دَيْنَ ابْنِهٖ وَلَا يُنْفِذُ وَصَايَا اَبِيْهِ مِنْ مَّالِهٖ فَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ الْاِبْنَ اِذَا مَلَكَ مَمْلُوْكَةً حَلَّ لَهٗ اَنْ يَّطَاَهَا وَهِيَ مِمَّنْ اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ وَطْيَهَا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَلَوْ كَانَ مَالُهٗ لِاَبِيْهِ اِذًا لَحَرُمَ عَلَيْهِ وَطْيُ مَا كَسَبَ مِنَ الْجَوَارِيْ لِحُرْمَةِ

نے ایک شخص سے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو عید بنانے کا حکم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید) بنایا ہے اس نے عرض کیا بتایئے اگر میں اپنے بیٹے کی اونٹنی اور ناخن اتارو اور مونچھیں کاٹو زیر ناف بال صاف کرو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ تمہاری قربانی کی تکمیل ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے بیٹے کا منیحہ قربان کروں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ آپ نے انہیں اپنے مال سے قربانی کا حکم دیا اور اسے اسی مال کے ساتھ مخصوص کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بیٹے کے مال کا حکم اس کے اپنے مال کے حکم کے خلاف ہے پھر ان روایات کو اس معنی پر (جو بیان ہوا) محمول کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ قرآن پاک بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے پھر فرمایا اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے اس سے جو وہ چھوڑ جائے تو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کے مال میں اولاد کے علاوہ (یعنی ماں) کو والد کے ساتھ وارث بنایا پس محال ہے کہ بیٹے کی زندگی میں وہ مال باپ کا ہو پھر اس میں سے بعض دوسروں کے لیے ہو جائے ـــ اس کے بعد ارشاد فرمایا "وصیت کے بعد جو وصیت کی جائے یا قرض کے بعد" تو اللہ تعالیٰ نے وراثت کو باپ اور اس کے غیر کے لیے قرار دیا لیکن جب قرض ادا کر دیا جائے جو قرض میت پر ہو اس طرح تہائی مال سے وصیت کو پورا کرنے کے بعد وراثت کو جاری فرمایا اور اس بات پر اجماع ہے کہ باپ اپنے مال سے بیٹے کا قرض ادا نہیں کرے گا اس طرح باپ کی وصیت اس کے مال سے نافذ نہ ہوگی تو اس میں ہماری گفتگو پر دلالت پائی جاتی ہے اور تحقیق مسلمانوں کا اجماع ہے کہ بیٹا جب اپنی کسی مملوکہ (لونڈی)

marfat.com

وَطْیِ جَوَارِیْ اَبِیْهِ عَلَیْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَیْضًا عَلٰی انْتِفَاءِ مِلْكِ الْاَبِ لِمَالِ الْاِبْنِ وَاَنَّ مِلْكَ الْاِبْنِ فِیْهِ ثَابِتٌ دُوْنَ اَبِیْهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

کا مالک ہو جائے تو اس کے لیے اس سے وطی کرنا جائز ہوتا ہے اور یہ ان عورتوں میں سے ہو جاتی ہے جن سے وطی کرنا اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہے ارشاد خداوندی ہے "اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیوی یا لونڈیوں سے (وطی جائز ہے)" اور اگر اس کا مال اس کے باپ کا ہوتا تو اس صورت میں اس کی اپنی لونڈی سے جو اس نے خود حاصل کی وطی کرنا جائز نہ ہوتا جیسا کہ باپ کی لونڈی سے وطی کرنا جائز نہیں تو یہ بھی اس بات کی نفی پر دلالت کرتی ہے کہ بیٹے کے مال پر باپ کی ملکیت ہو اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اس پر بیٹے کی ملکیت ثابت ہے باپ کی نہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶۶ الْوَلَدُ یَدَّعِیْهِ الرَّجُلَانِ كَیْفَ الْحُكْمُ فِیْهِ

باب ۲۶۶۔ کسی بچے پر دو آدمیوں کا دعویٰ

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِیُّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اُسَامَةَ وَزَیْدًا وَعَلَیْهِمَا قَطِیْفَةٌ قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَدَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجزز مدلجی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت اسامہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا ان دونوں پر ایک چادر تھی جس سے ان کے سر ڈھانپے ہوئے تھے اس (مجزز مدلجی) نے کہا ان قدموں کا آپس میں تعلق ہے (ام المؤمنین فرماتی ہیں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو مسرور تھے۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہشاش بشاش تشریف لائے آپ کے چہرہ انور کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابھی ابھی مجزز نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو کہا کہ یہ قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَزَعَمُوْا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک

marfat.com

اَنَّ فِيهِ مَا قَدْ دَلَّهُمْ اَنَّ الْقَافَةَ يُحْكَمُ بِقَوْلِهِمْ وَيَثْبُتُ بِهِ الْاَنْسَابُ قَالُوْا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَنْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مُجَزِّزٍ وَلَقَالَ لَهٗ وَمَا يُدْرِيْكَ فَلَمَّا سَكَتَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ دَلَّ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِمَّا يُؤَدِّيْ اِلٰى حَقِيْقَةٍ يَجِبُ بِهَا الْحُكْمُ

جماعت نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے ان کا خیال ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے نسب ثابت ہوتا ہے اور وہ فرماتے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجزز کی بات کا انکار فرماتے اور اس سے فرماتے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ تو جب آپ خاموش ہوئے اور اس پر اعتراض نہیں کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قول ان باتوں میں سے ہے جو ایسی حقیقت تک پہنچاتی ہیں جس کے ساتھ حکم واجب ہو جاتا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّحْكَمَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فِيْ نَسَبٍ وَّلَا غَيْرِهٖ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ سُرُوْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ الَّذِيْ ذَكَرُوْا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا تَوَهَّمُوْا مِنْ وُّجُوْبِ الْحُكْمِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ لِاَنَّ اُسَامَةَ قَدْ كَانَ نَسَبُهٗ ثَبَتَ مِنْ زَيْدٍ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْتَجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ اَحَدٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ دُعِيَ اُسَامَةُ فِيْمَا تَقَدَّمَ اِلٰى زَيْدٍ اِنَّمَا تَعَجَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِصَابَةِ مُجَزِّزٍ كَمَا يُتَعَجَّبُ مِنْ ظَنِّ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُصِيْبُ بِظَنِّهٖ حَقِيْقَةَ الشَّيْءِ الَّذِيْ ظَنَّهٗ وَلَا يَجِبُ الْحُكْمُ بِذٰلِكَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاِنْكَارَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَتَعَاطَ بِقَوْلِهٖ ذٰلِكَ اِثْبَاتَ مَا لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فِيْمَا تَقَدَّمَ فَهٰذَا مَا يَحْتَمِلُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نسب وغیرہ میں قیافہ شناس لوگوں کے قول کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ مجزز مدلجی کے قول پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا جیسا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا اس بات کی دلیل نہیں جو انہوں نے وہم کیا کہ اس سے قیافہ شناس لوگوں کے قول پر حکم واجب ہو جاتا ہے کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا نسب پہلے سے ثابت تھا اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے قول سے استدلال نہیں کیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس سے پہلے حضرت اسامہ کو حضرت زید کے حوالے سے نہ پکارا جاتا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجزز کے صحیح بات تک پہنچنے پر تعجب فرمایا اور خوش ہوئے) جیسا کہ کسی شخص کے اس گمان پر خوشی ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ کسی چیز کی حقیقت تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ حکم واجب نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار کو ترک فرمایا کیونکہ آپ نے اس کے قول سے ایسی بات کو ثابت کرنا خیال نہیں فرمایا جو پہلے سے ثابت نہیں تھی تو اس حدیث میں اس بات کا احتمال ہے

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ اَمْرِ الْقَافَةِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قیافہ کے بارے میں

marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَا یَدُلُّ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا۔

۳۲۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النِّکَاحَ کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَنْحَاءٍ فَمِنْہُ اَنْ یَّجْتَمِعَ الرِّجَالُ الْعَدَدُ عَلَی الْمَرْاَۃِ لَا تَمْنَعُ مِمَّنْ جَاءَھَا وَھُنَّ الْبَغَایَا وَکُنَّ یَنْصِبْنَ عَلٰی اَبْوَابِھِنَّ رَایَاتٍ فَیَطَاھَا کُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَیْھَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ حَمْلَھَا جُمِعَ لَھُمُ الْقَافَۃُ فَاَلْحَقُوْہُ بِہٖ کَانَ اَبَاہُ وَدُعِیَ ابْنَہٗ لَا یَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِکَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ ھَدَمَ ذٰلِکَ النِّکَاحَ الَّذِیْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْہِ ذٰلِکَ الْحُکْمُ وَاَقَرَّ النَّاسَ عَلَی النِّکَاحِ الَّذِیْ لَا یَحْتَاجُ فِیْہِ اِلٰی قَوْلِ الْقَافَۃِ وَجَعَلَ الْوَلَدَ لِاَبِیْہِ الَّذِیْ یَدَّعِیْہِ فَیَثْبُتُ نَسَبُہٗ بِذٰلِکَ وَنَسَخَ الْحُکْمَ الْمُتَقَدِّمَ الَّذِیْ کَانَ یُحْکَمُ فِیْہِ بِقَوْلِ الْقَافَۃِ وَقَدْ کَانَ اَوْلَادُ الْبَغَایَا الَّذِیْ وُلِدُوْا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مَنِ ادَّعٰی اَحَدًا مِّنْھُمْ فِی الْاِسْلَامِ لَحِقَ بِہٖ۔

اس مفہوم کے خلاف مروی ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کی چار صورتیں تھیں، ایک صورت یہ تھی کہ ایک عورت کے پاس متعدد مرد جمع ہوتے تھے وہ کسی بھی آنے والے کو نہیں روکتی تھی یہ زانیہ عورتیں تھیں وہ اپنے دروازوں پر جھنڈے گاڑ دیتی تھیں جو بھی ان کے پاس جاتا ان سے وطی کرتا جب اسے حمل ٹھہرتا پھر وہ بچہ جنتی تو قیافہ شناس جمع ہو جاتے وہ بچے کو جس کے ساتھ ملا دیتے وہی اس کا باپ ہوتا تھا، اور وہ اس کا بچہ کہلاتا اس سے روکا نہیں جاتا تھا جب اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تو آپ نے اس نکاح کو جس میں یہ حکم ہوتا تھا ختم کر دیا اور آپ نے اس نکاح کو برقرار رکھا جس میں قیافہ شناس کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اور بچہ اس کے باپ کے لیے قرار دیا جو اس کا مدعی ہوتا تھا اس سے اس کا نسب ثابت ہوتا اور وہ پہلا حکم جس میں قیافہ شناس کے قول کے ساتھ فیصلہ ہوتا تھا آپ نے منسوخ کر دیا اور ان زانیہ عورتوں کی جو اولاد دور جاہلیت میں پیدا ہوئی، اسلام میں جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ اسے ملا دیا گیا۔

۳۲۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

۳۲۴ - وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ مَالِکٌ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ وَقَالَ اَنَسٌ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمٰنُ بْنُ یَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یُلِیْطُ اَھْلَ الْجَاھِلِیَّۃِ بِمَنِ ادَّعٰی بِھِمْ فِی الْاِسْلَامِ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّھُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یُلْحِقُوْنَ بِھِمْ بِقَوْلِ الْقَافَۃِ فَیَکُوْنُ قَوْلُھُمْ کَالْبَیِّنَۃِ الَّتِیْ تَشْھَدُ عَلٰی ذٰلِکَ فَلَوْ کَانَ قَوْلُھُمْ مُسْتَعْمَلًا فِی الْاِسْلَامِ کَمَا کَانَ مُسْتَعْمَلًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذًا لَمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہل جاہلیت کو ان لوگوں کے ساتھ ملاتے تھے جو اسلام میں ان کے مدعی ہوئے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے ان (دعویٰ کرنے والوں) کے ساتھ نہیں ملاتے تھے کہ ان کا قول گواہی قرار پاتا جس سے وہ گواہی دیتے اگر زمانہ جاہلیت کی طرح اسلام میں بھی یہ طریقہ مستعمل ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نہ فرماتیں کہ یہ طریقہ ختم ہو گیا بلکہ اس سے یہ بات معلوم ہوتا

marfat.com

اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ مَا اِذَا كَانَ قَدْ يَجِبُ بِهٖ عِلْمُ اَنَّ الصَّبِيَّ مِمَّنْ وَطِيَ اُمَّهٗ مِنَ الرِّجَالِ فَفِيْ نَسْخِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ قَوْلَهُمْ لَمْ يَجِبْ بِهٖ حُكْمٌ بِثُبُوْتِ النَّسَبِ

ضروری تھا کہ یہ بچہ وطی کرنے والے مردوں میں سے کس کا بچہ ہے تو اس کے منسوخ ہونے میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے قول سے ثبوت نسب کا فیصلہ واجب نہیں۔

وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى بِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عُمَرَ كِلَاهُمَا يَدَّعِيْ وَلَدَ امْرَاَةٍ فَدَعَا لَهُمَا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ كَعْبٍ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِعُمَرَ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيْهِ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَةَ فَقَالَ اَخْبِرِيْنِيْ خَبَرَكِ قَالَتْ كَانَ هٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَاْتِيْهَا وَهِيَ فِيْ اِبِلِ اَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا فَاَهْرَاقَتْ عَلَيْهِ دَمًا ثُمَّ خَلَفَهَا ذَا تَعْنِي الْاٰخَرَ فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ لَا يُدْرٰى مِمَّنْ هُوَ فَكَبَّرَ الْكَعْبِيُّ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ۔

پہلے قول والوں نے اپنے قول پر مزید یوں استدلال کیا ہے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے دونوں ایک عورت کے بچے پر دعوی کر رہے تھے آپ نے ان کے لیے بنو کعب میں سے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے دونوں کو دیکھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے دُرّے کے ساتھ مارا پھر عورت کو بلا کر فرمایا مجھے اپنی خبر بتاؤ اس نے کہا یہ ان دو میں سے ایک کا ہے وہ اس کے پاس آیا جب کہ وہ اپنے گھر یلو اونٹوں کے پاس تھی وہ اس سے جدا نہ ہوا حتی کہ اس نے گمان کیا کہ اسے حمل ٹھہر گیا پھر وہ اس سے پھر گیا اس نے اس پر خون بہایا (حیض آیا) پھر وہ دوسرا اس کے پاس آیا وہ جدا نہ ہوا حتی کہ اسے حمل ٹھہر گیا نامعلوم یہ کس کا ہے کعبی (قیافہ شناس) نے اللہ اکبر کہا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہے مل جا۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ مِثْلَهٗ

حضرت یحیی بن سعید نے حضرت سلیمان سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَاطِبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتٰى رَجُلَانِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْتَصِمَانِ فِيْ غُلَامٍ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ هٰذَا هُوَ ابْنِيْ وَيَقُوْلُ هٰذَا هُوَ ابْنِيْ فَدَعَا لَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِفًا مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْغُلَامِ فَنَظَرَ

حضرت یحیی بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دو آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ دور جاہلیت میں پیدا ہونے والے ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے یہ کہتا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور وہ کہتا کہ میرا لڑکا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو مصطلق سے قیافہ شناس کو بلایا اور اس بچے کے بارے میں پوچھا مصطلقی نے اس کی طرف دیکھا

marfat.com

اِلَيْهِ الْمُصْطَلِقِيُّ ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ اِنَّهُمَا قَدِ اشْتَرَكَا فِيْهِ جَمِيْعًا فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ حَتّٰى اضْطَجَعَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ ذَهَبَ بِكَ النَّظَرُ اِلٰى غَيْرِ مَذْهَبٍ ثُمَّ دَعَا اُمَّ الْغُلَامِ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ اِنَّ هٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ قَدْ كَانَ غَلَبَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى وَلَدَتْ لَهُ اَوْلَادًا ثُمَّ وَقَعَ بِيْ عَلٰى نَحْوِ مَا كَانَ يَفْعَلُ فَحَمَلْتُ فِيْمَا اَرٰى فَاَصَابَنِيْ هِرَاقَةٌ مِنْ دَمٍ حَتّٰى وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنْ لَا شَيْءَ فِيْ بَطْنِيْ ثُمَّ اِنَّ هٰذَا الْاٰخَرَ وَقَعَ بِيْ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مِنْ اَيِّهِمَا هُوَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ اتَّبِعْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاتَّبَعَ اَحَدَهُمَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَّبِعًا لِاَحَدِهِمَا فَذَهَبَ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَ اللّٰهُ اَخَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی ہے یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف اٹھے اور اسے دُرہ مارا حتیٰ کہ وہ لیٹ گیا پھر فرمایا اللہ کی قسم! تجھے نظر دوسری طرف لے گئی ہے پھر بچے کی ماں کو بلا کر اس سے پوچھا اس نے کہا یہ ان میں سے ایک مرد کا ہے یہ لوگوں پر غالب آیا اور میں نے اس کے لیے کئی بچے جنے پھر وہ عادت کے مطابق مجھ سے ہمبستر ہوا میں اپنے خیال میں حاملہ ہوگئی لیکن مجھے خون آیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ میرے پیٹ میں کچھ بھی نہیں پھر یہ دوسرا مجھ سے ہمبستر ہوا پس اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے کس کا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے فرمایا ان میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ تو وہ ایک کے ساتھ چلا گیا حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ وہ ان میں سے ایک کے پیچھے جا رہا ہے اور وہ اسے لے گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ بنو مصطلق کے بھائی کو ہلاک کرے۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عُمَرَ حَكَمَ بِالْقَافَةِ فَقَدْ وَافَقَ مَا تَاَوَّلْنَا فِيْ حَدِيْثِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ اَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى بُطْلَانِ مَا قَالُوْا وَذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِ اَنَّ الْقَائِفَ قَالَ هُوَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَلَمْ يَجْعَلْهُ عُمَرُ كَذٰلِكَ وَقَالَ لَهُ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ عَلٰى مَا يَجِبُ فِيْ صَبِيٍّ ادَّعَاهُ رَجُلَانِ فَاِنْ اَقَرَّ اَحَدُهُمَا كَانَ اَبَاهُ فَلَمَّا رَدَّ عُمَرُ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الصَّبِيِّ الْمُدَّعٰى اِذَا ادَّعَاهُ رَجُلَانِ وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَةِ الْاِمَامِ قَائِفٌ لَا اِلٰى قَوْلِ الْقَائِفِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْقَافَةَ لَا يَجِبُ بِقَوْلِهِمْ ثُبُوْتُ نَسَبٍ مِنْ اَحَدٍ

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ کے مطابق فیصلہ فرمایا لہٰذا ہم نے مجزز مدلجی کی حدیث میں جو تاویل کی ہے یہ اس کے موافق ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کے خلاف یوں استدلال کیا ہے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے قول کے بطلان پر دلیل پائی جاتی ہے وہ یوں کہ قیافہ شناس نے کہا یہ ان دونوں سے ہے تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس طرح قرار نہ دیا اور اس سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہے مل جا۔ جیسے ایک بچہ پر دو آدمی دعویٰ کریں پھر ایک اقرار کرے تو واجب ہے کہ بچہ اس کا قرار دیا جائے۔ تو جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے اس بچے کے حکم کی طرف لوٹایا جس پر دو آدمی دعویٰ کریں اور حاکم کے پاس قیافہ شناس نہ ہو اور آپ نے اسے قیافہ شناس کے قول کی

وَقَدْ رُوِيَ

عَنْ عُمَرَ اَيْضًا مِنْ وُجُوْهٍ صِحَاحٍ اَنَّهُ جَعَلَهُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جَمِيْعًا۔

۳۲۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِيْ ظُهْرِ امْرَاَةٍ فَوَلَدَتْ فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ فَقَالُوْا اَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَجَعَلَهُ بَيْنَهُمَا۔

۳۲۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ لِمَنْ تَرٰى مِيْرَاثَهُ قَالَ هُوَ لِاٰخِرِهِمَا مَوْتًا۔

۳۳۰۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِيْ رَجُلٍ ادَّعَاهُ رَجُلَانِ كِلَاهُمَا يَزْعُمُ اَنَّهُ ابْنُهُ وَذٰلِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَدَعَا عُمَرُ اُمَّ الْغُلَامِ الْمُدَّعٰى فَقَالَ اُذَكِّرُكِ بِالَّذِيْ هَدَاكِ لِلْاِسْلَامِ لِاَيِّهِمَا هُوَ قَالَتْ لَا وَالَّذِيْ هَدَانِيْ لِلْاِسْلَامِ مَا اَدْرِيْ لِاَيِّهِمَا هُوَ اَتَانِيْ هٰذَا اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَتَانِيْ هٰذَا اٰخِرَ اللَّيْلِ فَمَا اَدْرِيْ لِاَيِّهِمَا هُوَ قَالَ فَدَعَا عُمَرُ مِنَ الْقَافَةِ اَرْبَعَةً وَدَعَا بِبَطْحَاءَ فَنَثَرَهَا فَاَمَرَ الرَّجُلَيْنِ الْمُدَّعِيَيْنِ فَوَطِئَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِقَدَمٍ وَاَمَرَ الْمُدَّعٰى فَوَطِئَ بِقَدَمٍ ثُمَّ اَرَاهُ الْقَافَةَ قَالَ انْظُرُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ فَلَا تَتَكَلَّمُوْا حَتّٰى اَسْاَلَكُمْ قَالَ فَنَظَرَ الْقَافَةُ فَقَالُوْا قَدْ اَثْبَتْنَا ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ سَاَلَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا قَالَ

طرف نہیں لوٹایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے کسی کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے صحیح طرق سے یہ بات بھی مروی ہے کہ آپ نے اس بچے کو دونوں کے لیے قرار دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کی پشت (جماع) میں شریک ہوئے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے کہا یہ ان دونوں کے مشابہ ہے تو آپ نے اسے ان دونوں کے درمیان کر دیا۔

حضرت قتادہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت قتادہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کی میراث کس کے لیے سمجھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا۔ جو ان دونوں میں سے بعد کو فوت ہو۔

حضرت ابو المہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص (لڑکے) کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس پر دو آدمیوں کا دعویٰ تھا ان میں سے ہر ایک اسے اپنا بیٹا خیال کرتا تھا اور یہ زمانہ جاہلیت کا عمل تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کی ماں کو بلایا جس پر دعویٰ کیا گیا تھا فرمایا میں تمہیں وہ ذات یاد دلاتا ہوں جس نے تجھے اسلام کی ہدایت دی یہ ان میں سے کس کا ہے؟ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے مجھے ہدایت دی میں نہیں جانتی کہ وہ ان میں سے کس کا ہے یہ شخص میرے پاس رات کے پہلے حصے میں آیا اور وہ رات کے پچھلے حصے میں، پس مجھے معلوم نہیں یہ کس کا ہے راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چار قیافہ شناسوں کو بلایا پھر کنکریاں منگوا کر ان کو پھیلا دیا دونوں دعویٰ داروں کو حکم دیا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے قدم

marfat.com

مَتَقَادَعَوْا يَعْنِيْ فَتَبَايَعُوْا كُلُّهُمْ يَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا لِمَنْ
هٰذَيْنِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَجَبًا لِمَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ
قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الْكَلْبَةَ تَلْقَحُ بِالْكِلَابِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ
وَلَمْ اَكُنْ اَشْعُرُ اَنَّ النِّسَاءَ يَفْعَلْنَ ذٰلِكَ قَبْلَ هٰذَا
اِنِّيْ لَا اَرٰى مَا يَرَوْنَ اِذْهَبْ فَهُمَا اَبَوَاكَ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ
هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ
ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِيْ طُهْرِ امْرَاَةٍ فَوَلَدَتْ
لَهُمَا وَلَدًا فَارْتَفَعَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَدَعَا لَهُمَا ثَلٰثَةً مِنَ الْقَافَةِ فَدَعَا بِتُرَابٍ فَوَطِئَ
فِيْهِ الرَّجُلَانِ وَالْغُلَامُ ثُمَّ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اُنْظُرْ فَنَظَرَ
فَاسْتَقْبَلَ وَاسْتَعْرَضَ وَاسْتَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ اَسِرًّا اَوْ
اُعْلِنُ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَسِرَّ فَقَالَ لَقَدْ اَخَذَ الشَّبَهُ
مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَمَا اَدْرِيْ لِاَيِّهِمَا هُوَ فَاَجْلَسَهُ ثُمَّ
قَالَ لِلْاٰخَرِ اَيْضًا اُنْظُرْ فَنَظَرَ وَاسْتَقْبَلَ وَاسْتَعْرَضَ
وَاسْتَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ اَسِرُّ اَمْ اُعْلِنُ قَالَ بَلْ اَسِرَّ
قَالَ لَقَدْ اَخَذَ الشَّبَهُ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَلَا اَدْرِيْ
لِاَيِّهِمَا هُوَ وَاَجْلَسَهُ ثُمَّ اَمَرَ الثَّالِثَ فَنَظَرَ فَاسْتَقْبَلَ
وَاسْتَعْرَضَ وَاسْتَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ اَسِرُّ اَمْ اُعْلِنُ قَالَ
لَقَدْ اَخَذَ الشَّبَهُ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَمَا اَدْرِيْ لِاَيِّهِمَا
هُوَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّا نَعْرِفُ الْاٰثَارَ بِقَوْلِهَا ثَلٰثًا وَكَانَ
عُمَرُ قَائِفًا فَجَعَلَهُ لَهُمَا يَرِثَانِهِ وَيَرِثُهُمَا فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ
اَتَدْرِيْ مَنْ عَصَبَتُهُ قُلْتُ لَا قَالَ الْبَاقِيْ مِنْهُمَا

سے انہیں روندا جس پر دعویٰ تھا اسے حکم دیا اس نے بھی روندا پھر قیافہ شناسوں نے اسے دیکھا آپ نے فرمایا دیکھو لیکن جب آؤ تو اس وقت تک کلام نہ کرنا جب تک میں تم سے سوال نہ کروں فرماتے ہیں قیافہ شناس حضرات نے دیکھا تو کہا کہ ہم سمجھ گئے ہم نے محفوظ کر لیا۔ پھر ان کو جدا جدا کر کے ایک ایک سے پوچھا راوی فرماتے ہیں پھر وہ سب متفق ہو گئے اور ہر ایک نے گواہی دی کہ یہ لڑکا ان دونوں کا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر تعجب ہے میں جانتا تھا کہ کتیا بہت سے کتوں سے حاملہ ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں میں ان کی رائے کو رد نہیں کروں گا جاؤ یہ دونوں تمہارے باپ ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں دو آدمی ایک عورت کی پیٹھ پر شریک ہوئے اس نے ان دونوں کے لیے بچہ جنا وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے آپ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا اور مٹی منگوائی ان دونوں مردوں اور لڑکے نے اس مٹی کو روندا پھر ان میں سے ایک (قیافہ شناس) سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا وہ آگے بڑھا دائیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹ گیا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا علانیہ؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو اس نے کہا اسے ان دونوں سے مشابہت ہے لیکن میں نہیں جانتا ہے ان میں سے کس کا ہے آپ نے اسے بٹھا دیا پھر دوسرے سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا آگے بڑھا دائیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹ گیا پھر پوچھا پوشیدہ کہوں یا ظاہرا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو، اس نے کہا اس نے دونوں کے ساتھ مشابہت اختیار کی ہے نامعلوم یہ ان میں سے کس کا ہے آپ نے اسے بھی بٹھا دیا پھر تیسرے کو حکم دیا اس نے دیکھا آگے کو بڑھا اِدھر اُدھر ہوا اور پیچھے ہٹا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا علانیہ؟ فرمایا ظاہرا

marfat.com

قَالَ

ابو جعفر فَلَيْسَ يَخْلُو حُكْمُهُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ بِالدَّعْوَى لِأَنَّ الرَّجُلَيْنِ إِدَّعَيَا الصَّبِيَّ وَهُوَ فِي أَيْدِيهِمَا فَأَلْحَقَهُ بِهِمَا بِدَعْوَاهُمَا أَوْ يَكُونُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَكَانَ الَّذِينَ يَحْكُمُونَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ لَا يَحْكُمُونَ بِقَوْلِهِمْ إِذَا قَالُوا هُوَ ابْنُ هٰذَيْنِ فَلَمَّا كَانَ قَوْلُهُمْ كَذٰلِكَ ثَبَتَ عَلَى قَوْلِهِمَا أَنْ يَكُونَ قَضَاءُ عُمَرَ بِالْوَلَدِ لِلرَّجُلَيْنِ كَانَ بِغَيْرِ قَوْلِ الْقَافَةِ۔

۳۳۲- وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ الْقَافَةُ لَا نَدْرِي لِأَيِّهِمَا هُوَ فَجَعَلَهُ عُمَرُ بَيْنَهُمَا وَالْقَافَةُ لَمْ يَقُولُوا هُوَ ابْنُهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ عُمَرَ أَثْبَتَ نَسَبَهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ بِدَعْوَاهُمَا وَلِمَا لَهُمَا عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ لَا بِقَوْلِ الْقَافَةِ

فَإِنْ قَالَ

قَائِلٌ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتَهُ فَمَا كَانَ احْتِيَاجُ

کہو اس نے کہا یہ ان دونوں سے مشابہ ہے مجھے معلوم نہیں یہ ان دونوں میں سے کس کا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نشانات کی معرفت رکھتے ہیں اور آپ بھی قیافہ شناس تھے آپ نے اسے ان دونوں کے بیٹے قرار دیا وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان دونوں کا وارث ہوگا (حضرت قتادہ فرماتے ہیں) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا جانتے ہو اس کا وارث کون ہے میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا جو ان میں سے زندہ رہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو روایات ہم نے بیان کی ہیں ان میں حکم دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو دعویٰ کے ساتھ ہوگا کیونکہ دونوں مردوں نے بچے کا دعویٰ کیا جب کہ وہ ان کے قبضے میں تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے دعویٰ کی وجہ سے ان کے ساتھ ملا دیا آپ نے خود بخود یہ فیصلہ فرمایا تو گویا وہ لوگ جو قیافہ شناس لوگوں کے قول کے مطابق فیصلہ کرتے تھے وہ ان کے قول پر اس صورت میں فیصلہ نہیں کرتے تھے کہ جب وہ کہیں یہ ان دونوں کا بیٹا ہے تو جب ان کے قول کی یہ صورت ہے تو ان دونوں کے قول کے مطابق ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قیافہ شناس لوگوں کے قول کے بغیر تھا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایسی بات ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ یوں کہ انہوں نے فرمایا قیافہ شناسوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں یہ ان دونوں میں سے کس کا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے ان دونوں کے درمیان مشترک کر دیا جب کہ قیافہ شناسوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ ان دونوں کا بیٹا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے اس کا نسب ان کے دعویٰ اور قبضہ سے ثابت کیا قیافہ شناسوں کے قول سے نہیں

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح تم

marfat.com

عُمَرَ اِلَى الْقَافَةِ حَتّٰى دَعَاهُمْ ـ

قِيلَ لَهُ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَ بِقَلْبِهٖ اَنَّ حَمْلًا لَا يَكُوْنُ مِنْ رَجُلَيْنِ فَيَسْتَحِيْلُ اِلْحَاقُ الْوَلَدِ بِمَنْ يُعْلَمُ اَنَّهُ لَمْ يَلِدْهُ فَدَعَا الْقَافَةَ لِيَعْلَمَ مِنْهُمْ هَلْ يَكُوْنُ وَلَدٌ يُحْمَلُ بِهٖ مِنْ نُطْفَتَيْ رَجُلَيْنِ اَمْ لَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْمُهَلَّبِ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ الْقَافَةُ بِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَكُوْنُ وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَحِيْلٍ رَجَعَ اِلَى الدَّعْوَى الَّتِيْ كَانَتْ مِنَ الرَّجُلَيْنِ فَحَكَمَ بِهَا فَجَعَلَ الْوَلَدَ ابْنَهُمَا جَمِيْعًا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ فَذٰلِكَ حُكْمٌ بِالدَّعْوٰى لَا بِقَوْلِ الْقَافَةِ ـ

نے ذکر کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ضرورت نہ تھی کہ قیافہ شناسوں کو بلاتے۔

اس شخص کو (جواب) کہا جائے گا ہمارے نزدیک اس بات کا احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات آئی ہو کہ یہ حمل ان دونوں سے نہیں ہے پس بچے کو ایسے شخص سے ملا دینا جس سے وہ پیدا نہیں ہوا محال ہے، پس آپ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تاکہ ان سے معلوم کریں کہ کیا دو آدمیوں کے نطفہ سے ٹھہرنے والے سے بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں یہ بات ابوالمہلب کی روایت میں بھی بیان ہوئی ہے جیسے ہم ذکر کر چکے ہیں جب قیافہ شناسوں نے آپ کو خبر دی کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اور یہ محال نہیں ہے تو آپ نے اس دعویٰ کی طرف رجوع فرمایا جو ان دو آدمیوں کے درمیان تھا اور اس کے ساتھ فیصلہ فرمایا اور بچہ ان دونوں کے لیے قرار دیا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔ تو یہ فیصلہ دعویٰ کی بنیاد پر تھا قیافہ شناسوں کے قول پر نہیں تھا۔

۳۲۲ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مَوْلًى لِبَنِيْ مَخْزُوْمَةَ قَالَ وَقَعَ رَجُلَانِ عَلٰى جَارِيَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَعَلِقَتِ الْجَارِيَةُ فَلَمْ يُدْرَ مِنْ اَيِّهِمَا هُوَ فَاَتَيَا عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فِي الْوَلَدِ فَقَالَ عُمَرُ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ هٰذَا فَاَتَيَا عَلِيًّا فَقَالَ هُوَ بَيْنَكُمَا يَرِثُكُمَا وَتَرِثَانِهٖ وَهُوَ لِلْبَاقِيْ مِنْكُمَا فَهٰذَا حُكْمٌ بِالْوَلَدِ لِمُدَّعِيَيْهِ جَمِيْعًا فَجَعَلَهُ ابْنَهُمَا وَلَمْ يَحْتَجْ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ الْقَافَةِ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ـ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابوالاحوص، بنو مخزومہ کے ایک غلام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دو آدمیوں نے ایک ہی طہر میں ایک لونڈی سے جماع کیا لونڈی کو حمل ٹھہر گیا یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس کا ہے وہ دونوں، بچے میں جھگڑتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں میں ان کے درمیان کیسے فیصلہ کروں وہ دونوں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا وہ (بچہ) تم دونوں کے درمیان مشترک ہے وہ تمہارا وارث ہوگا اور تم دونوں اس کے وارث ہوگے اور وراثت تم دونوں میں سے (بعد میں) زندہ رہنے والے کے لیے ہے تو جس بچے پر دو آدمی دعویٰ کریں اس کا یہ حکم ہے تو انہوں نے اسے دونوں کا بیٹا قرار دیا اور اس سلسلے میں قیافہ شناسوں کے محتاج نہ ہوئے ہمارا یہ موقف

marfat.com

سے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶۷ الرَّجُلِ یَبْتَاعُ سِلْعَةً فِیْ قَبْضِهَا ثُمَّ یَمُوْتُ وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ دَيْنٌ

باب ۲۶۷ سامان خرید کر قبضہ کرنے کے بعد فوت ہو جانا اور قیمت کا اس کے ذمہ قرض ہونا۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٌ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر آدمی (بائع) اپنا مال اسی طرح پائے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اشْتَرٰى عَبْدًا بِثَمَنٍ وَقَبَضَ الْعَبْدَ وَلَمْ يَدْفَعْ ثَمَنَهٗ فَاَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَالْعَبْدُ قَائِمٌ فِيْ يَدِهٖ بِعَيْنِهٖ اَنَّ بَائِعَهٗ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِيْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ بَائِعُ الْعَبْدِ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ لِاَنَّ مِلْكَهٗ قَدْ زَالَ عَنِ الْعَبْدِ وَخَرَجَ مِنْ ضَمَانِهٖ فَاِنَّمَا هُوَ فِيْ مُطَالَبَةِ غَرِيْمٍ مِنْ غُرَمَاءِ الْمَطْلُوْبِ يُطَالِبُهٗ بِدَيْنٍ فِيْ ذِمَّتِهٖ لَا وَثِيْقَةَ فِيْ يَدَيْهِ فَهُوَ وَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَالِهٖ سَوَاءٌ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ فَسَادِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص غلام خریدے اور اس پر قبضہ کرے لیکن ابھی تک قیمت ادا نہ کی ہو پھر مشتری مفلس ہو جائے اور اس پر قرض ہو جب کہ غلام اسی طرح اس کے قبضہ میں ہو تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں غلام کو بیچنے والا اور دوسرے قرض خواہ برابر ہیں کیونکہ غلام سے اس کی ملکیت زائل ہو چکی ہے اور وہ اس کی ضمان سے نکل چکا ہے لہذا فروخت کرنے والا

مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَاحْتَجُّوا لِقَوْلِهِمْ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ الَّذِي فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ فَأَصَابَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ وَإِنَّمَا مَالُهُ بِعَيْنِهِ يَقَعُ عَلَى الْمَغْصُوبِ وَالْعَوَارِيِّ وَالْوَدَائِعِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مَالُهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ

مطالبے کے سلسلے میں مطلوب کے قرض خواہوں میں سے ایک قرض خواہ ہے وہ اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا ہے جو اس شخص کے ذمہ ہے اور اُس نے اس کے کوئی چیز بطور ضمان (رہن) بھی نہیں رکھی پس وہ اور باقی قرض خواہ اس کے تمام مال میں برابر کے مستحق ہیں پہلے قول والوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے تو اس سلسلے میں ان کے مذہب کے فاسد ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں کہ آدمی نے اپنے مال کو بعینہٖ پایا اور اس کا مال اسی طرح موجود ہو تو اس سے غصب کیا ہوا مال ادھار لیا ہوا مال اور امانتیں وغیرہ مراد ہیں اور یہ بعینہٖ اس کا مال ہے اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔

وَفِي ذٰلِكَ جَاءَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لَوْ كَانَ فَأَصَابَ رَجُلٌ عَيْنَ مَالِهِ قَدْ كَانَ لَهُ فَبَاعَهُ مِنَ الَّذِي وَجَدَهُ فِي يَدِهِ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْهُ ثَمَنَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ وَهٰذَا الَّذِي يَكُونُ حُجَّةً لَهُمْ لَوْ كَانَ لَفْظُ الْحَدِيثِ كَذٰلِكَ۔

اور اسی سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے پہلے قول والوں کے لیے یہ حدیث اس صورت میں حجت ہوتی جب یہ الفاظ ہوتے کہ اس شخص نے اپنے مال کو اس طرح پایا جو اس کا تھا پھر اس نے اسے اس شخص پر بیچا جس کے پاس اسے پایا ہے اور اس نے ابھی تک قیمت پر قبضہ نہیں کیا تو وہ باقی قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے تو اگر حدیث اس طرح ہوتی تو ان کے لیے دلیل بن سکتی تھی۔

۳۳۶ - فَأَمَّا إِذَا كَانَ عَلَى مَا رَوَيْنَا فِي الْحَدِيثِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ عَلَى الْوَدَائِعِ وَالْمَغْصُوبِ وَالْعَوَارِيِّ وَالرُّهُونِ وَأَمْوَالِ الطَّالِبِينَ فِي وَقْتِ الْمُطَالَبَةِ بِهَا وَذٰلِكَ كَمَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ سَمُرَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ أَوْ ضَاعَ لَهُ مَتَاعٌ وَجَدَهُ فِي يَدَيْ

لیکن جس طرح ہم نے اسے روایت کیا ہے تو اس سلسلے میں وہ ان کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ یہ مغصوبات، ادھار لی ہوئی اشیاء اور رہن رکھی ہوئی چیزوں سے متعلق ہے اس لیے کہ وہ مطالبہ کرنے والوں کا اپنا مال ہے جس وقت وہ اس کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ ایسے ہے جیسے حدیث شریف میں آیا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مال چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے اور وہ اسے اسی طرح کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدار قیمت

marfat.com

رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ

کے سلسلے میں بائع کی طرف رجوع کرے۔

قَالَ ابو جعفر فَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ مِنَ التَّاوِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْتُمْ اِذًا لَمَا كَانَ بِنَا اِلٰى ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنْ حَاجَةٍ لِاَنَّ هٰذَا يَعْلَمُهُ الْعَامَّةُ فَضْلًا عَنِ الْخَاصَّةِ فَالْكَلَامُ بِذٰلِكَ فَضْلٌ وَلَيْسَ مِنْ صِفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْكَلَامُ بِالْفَضْلِ وَلَا الْكَلَامُ بِمَا لَا فَائِدَةَ فِيْهِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفَضْلٍ بَلْ هُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ فَائِدَةٌ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اَعْلَمَهُمْ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَفْلَسَ فَوَجَبَ اَنْ يُقْسَمَ جَمِيْعُ مَا فِيْ يَدِهٖ بَيْنَ غُرَمَائِهٖ عَلَيْهِ فَثَبَتَ مِلْكُ رَجُلٍ لِبَعْضِ مَا فِيْ يَدِهٖ اَنَّهٗ اَوْلٰى بِذٰلِكَ وَاَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ قَدْ مَلَكَهٗ وَغَرَّ فِيْهِ فَلَا يَجِبُ لَهٗ فِيْهِ حُكْمٌ اِذَا كَانَ مَغْرُوْرًا فَعَلَّمَهُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عِلْمَهُمْ بِحَدِيْثِ سَمُرَةَ وَنَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ الْمَغْرُوْرُ الَّذِيْ يُشْكِلُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْعَامَّةِ يَسْتَحِقُّ بِذٰلِكَ الْغُرُوْرِ شَيْئًا فَهٰذَا وَجْهٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پہلے قول والے کہتے ہیں اگر حدیث اس طرح ہوتی جس طرح تم نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے تو ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی کیونکہ یہ بات تو عام لوگوں کو معلوم ہے چہ جائیکہ خاص لوگ ـــ اس طرح یہ کلام فضول ہوتا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مبارک فضول نہیں ہوسکتا اور نہ آپ بے فائدہ کلام فرماتے تھے تو اس سلسلے میں دوسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ یہ فضول کلام نہیں بلکہ صحیح کلام ہے اور اس میں فائدہ ہے اور وہ یہ کہ آپ نے (لوگوں کو) بتایا کہ جب کوئی شخص مفلس ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کے پاس جتنا مال ہے اسے اس کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا جائے اور جس شخص کے قبضے میں جو کچھ ہوگا وہ اس کا مالک ہوگا اور یہ شخص اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر وہ اس مقبوضہ چیز پر دھوکے کے ذریعے مالک ہوا تو اس میں اس کے لیے حکم ثابت نہیں ہوگا کیوں اس میں دھوکہ پایا گیا تو آپ نے اس حدیث کے ذریعے لوگوں کو وہی بات بتائی جس سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ والی روایت کی ذریعے آگاہ کیا اور جو چیز دھوکے سے حاصل کی جائے اور اس کا حکم عوام کے نزدیک مشکل ہو اس کا حق اسے حاصل نہیں ہوتا تو اس حدیث کا یہ صحیح بیان ہے

وَقَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِاَلْفَاظٍ غَيْرِ اَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ فَذَكَرَ۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دوسرے الفاظ کے دوسرے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے؟

۲۳۷- **مَا حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسِّلْعَةِ يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيُفْلِسُ

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سامان کا فیصلہ فرمایا کہ ایک شخص نے اسے خریدا پھر وہ مفلس ہوگیا اور وہ (سامان) اس کے

marfat.com

وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا لَمْ يَقْبِضْ صَاحِبُهَا مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ تُوُفِّيَ وَعِنْدَهُ سِلْعَةُ رَجُلٍ بِعَيْنِهَا لَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ۔

پاس اسی طرح تھا اور بائع نے ابھی تک قیمت وصول نہیں کی تھی تو وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا مستحق ہے حضرت ابوبکر فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کے پاس کسی شخص کا سامان اصل حالت میں موجود ہو بائع نے قیمت وصول نہ کی ہو تو سامان کا مالک باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا مستحق ہوگا۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ فَإِنْ مَّاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ

ایک دوسرے طریق سے بھی حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سامان خریدے پھر وہ مفلس ہو جائے بائع نے ابھی تک قیمت وصول نہ کی ہو اور وہ اپنے سامان کو اسی حالت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر خریدار فوت ہو جائے تو سامان والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

تحاقوا

فَقَدْ بَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ الْبَاعَةَ لَا غَيْرَهُمْ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعٌ لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ **فَإِنْ قَالُوْا** إِنَّمَا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لِأَنَّهُ بَيَّنَ مَا أُشْكِلَ فِي الْحَدِيْثِ الْمُتَّصِلِ **قِيْلَ** لَهُمْ قَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ لَكُمْ لَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ أَبِيْ بَكْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا فَرَوَاهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ كَمَا ذَكَرْنَا اٰخِرًا وَرَوَاهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَوَّلًا أَنْ رَجَعُوْا إِلٰى حَدِيْثِ غَيْرِهِ وَهُوَ بَشِيْرُ بْنُ نَهِيْكٍ فَيَجْعَلُوْنَهُ هُوَ أَصْلُ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَيُسْقِطُوْنَ مَا خَالَفَهُ وَإِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ عَادَتِ الْحُجَّةُ الْأُوْلٰى عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ كَانَ لِخَصْمِكُمْ أَيْضًا أَنْ يَقُوْلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ فَفَرَّقَ فِيْهِ بَيْنَ حُكْمِ التَّفْلِيْسِ

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی حدیث میں بیچنے والے لوگ ہی مراد لیے ہیں دوسرے حضرات مراد نہیں ان کے خلاف دوسرے قوم والوں کی دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں ہو سکتا۔

اگر وہ کہیں کہ ہم اس کے منقطع ہونے کے باوجود اسے قبول کرتے ہیں کیونکہ حدیث متصل میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا مفہوم مشکل ہے — تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ جب حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی اس روایت میں اضطراب ہو گیا جسے ان سے حضرت زہری نے اس طرح روایت کیا جس طرح ہم نے بعد میں بیان کیا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس طرح روایت کیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا تو تمہارے لیے مناسب تھا کہ تم ان کے غیر کی روایت کی طرف رجوع کرتے اور وہ حضرت بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے تم اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی اصل قرار دیتے

وَالْمَوْتِ هُوَ غَيْرُ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ فَيَكُوْنُ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ عِنْدَهٗ مُسْتَعْمَلًا مِنْ حَيْثُ تَأْوِيْلِهٖ وَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الثَّانِيْ حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا شَاذًّا لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهٖ حُجَّةٌ فَيَجِبُ تَرْكُ اسْتِعْمَالِهٖ **فَهٰذَا** الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ هُوَ وَجْهُ الْكَلَامِ فِي الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ شَيْئًا كَانَ لَهٗ أَنْ يَحْبِسَهٗ حَتّٰى يَنْقُدَهُ الثَّمَنَ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَالْبَائِعُ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فَكَانَ الْبَائِعُ مَتٰى كَانَ مُحْبِسًا لِمَا بَاعَ حَتّٰى مَاتَ الْمُشْتَرِيْ كَانَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِيْ وَمَتٰى دَفَعَهٗ إِلَى الْمُشْتَرِيْ وَقَبَضَهٗ مِنْهُ ثُمَّ مَاتَ فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ فَكَانَ الَّذِيْ يُوْجِبُ لَهُ الْإِنْفِرَادُ بِثَمَنِهٖ دُوْنَ الْغُرَمَاءِ هُوَ بَقَاؤُهٗ فِيْ يَدِهٖ۔

اور جو اس کے خلاف ہوتی اسے ساقط کر دیتے جب تم ایسا کر لیتے تو پہلی دلیل تمہاری طرف لوٹ آتی اور جب انہوں نے ایسا نہ کیا تو تمہارے مخالف کے لیے جائز ہے کہ وہ کہے کہ یہ حدیث جسے حضرت زہری نے حضرت ابوبکر سے روایت کیا ہے اور اس میں مفلس ہو جانے اور موت کے (حکم کے) درمیان فرق کیا ہے وہ پہلی حدیث کے خلاف ہے پس اس کے نزدیک پہلی حدیث کی تاویل کرتے ہوئے اس پر یہ عمل ہوگا اور دوسری حدیث منقطع شاذ ہوگی اور اس قسم کی حدیث سے دلیل نہیں دی جا سکتی لہذا اس کے استعمال کو ترک کرنا ضروری ہوا۔ یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس باب میں مروی روایات کے سلسلے میں کلام کا بیان اسی طرح ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی شخص کسی دوسرے پر کوئی چیز بیچتا ہے تو اسے حق پہنچتا ہے۔ کہ قیمت وصول کرنے تک اسے روک رکھے اور اگر خریدار مر جائے اور اس پر قرض ہو تو بائع دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوتا ہے تو جب بائع فروخت شدہ چیز کو روکے یہاں تک کہ خریدار مر جائے تو اب یہ (بائع) خریدار کے تمام قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے اور جب وہ خریدار کو دے دے اور وہ اس پر قبضہ کر لے پھر وہ (خریدار) مر جائے تو وہ (بائع) اور باقی قرض خواہ برابر کے مستحق ہوں گے تو جس صورت میں صرف اسی کے لیے قیمت واجب ہوتی ہے باقی قرض خواہوں کے لیے نہیں وہ بیع کا اس کے قبضے میں باقی رہنا ہے۔

فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ إِذَا أَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ يَدِ الْبَائِعِ فَهُوَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِيْ وَإِنْ كَانَ قَدْ أَخْرَجَهٗ مِنْ يَدِهٖ إِلٰى يَدِ الْمُشْتَرِيْ فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ

تو جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی یہ صورت ہے تو مشتری کے مفلس ہو جانے کی صورت میں بھی یہی حکم ہونا چاہیے اگر غلام بائع کے پاس ہے تو مشتری کے تمام قرض خواہوں کے مقابلے میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر

marfat.com

فهذه حجة صحيحة وحجة أخرى أنا رأيناه إذا لم يقبضه المشتري وقد بقي للبائع كل الثمن أو نقده بعض الثمن وبقيت له عليه طائفة منه أنه أولى بالعبد حتى يستوفي ما بقي له من الثمن فكان ببقائه في يده أولى به إذا كان له كل الثمن أو بعض الثمن ولم يفرق بين شيء من ذلك فجعل حكمه حكما واحدا

اس نے اپنے قبضے سے نکال کر خریدار کے قبضے میں دے دیا ہے تو اب) وہ اور باقی تمام قرض خواہ برابر ہیں یہ صحیح حجت ہے اور دوسری حجت یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب مشتری قبضہ نہ دے اور بائع کے لیے تمام قیمت باقی ہو یا کچھ قیمت ادا کردی اور کچھ رقم باقی ہے تو بائع مکمل قیمت حاصل کرنے تک اس غلام کا زیادہ حق دار ہے تو جب اس کے قبضے میں ہے تو اور زیادہ حق حاصل ہوگا جب کہ تمام قیمت یا کچھ قیمت خریدار کے ذمہ باقی ہو اس سلسلے میں حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور دونوں صورتوں میں حکم ایک جیسا ہوگا۔

فلما كان ذلك كذلك وأجمعوا أن المشتري إذا قبض العبد ونقد البائع من ثمنه طائفة ثم أفلس المشتري أن البائع لا يكون بتلك الطائفة الباقية له أحق بالعبد من سائر الغرماء بل هو وهم فيه سواء وكذلك إذا بقي له ثمنه كله حتى أفلس فلا يكون بذلك أحق بالعبد من سائر الغرماء ويكون هو وهم فيه سواء فيستوي حكمه إذا بقي له كل الثمن على المشتري أو بعض الثمن حتى أفلس المشتري كما استوى بقاؤهما جميعا له عليه حتى كان الموت الذي أجمعوا فيه على ما ذكرنا فثبت بالنظر ما ذكرنا من ذلك وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد۔

جب صورت حال یہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ خریدار جب غلام پر قبضہ کرے اور قیمت کا کچھ حصہ بائع کو دے دے پھر وہ مفلس ہو جائے تو اب بائع باقی قیمت کی وجہ سے دیگر قرض خواہوں کے مقابلے میں غلام کا زیادہ حق دار نہیں ہوگا بلکہ وہ اور دوسرے قرض خواہ برابر ہوں گے اس طرح جب تمام قیمت باقی ہو حتی کہ خریدار مفلس ہو جائے تو اس وجہ سے بھی وہ باقی قرض خواہوں کے مقابلے میں زیادہ مستحق نہیں ہوگا بلکہ وہ سب برابر ہوں گے پس حکم ایک جیسا ہوگا جب تمام رقم مشتری کے ذمے باقی ہو یا کچھ باقی ہو اور اب وہ مفلس ہو جائے جس طرح اس کی موت کی صورت میں ان دونوں (کل قیمت، بعض قیمت) کا باقی رہنا برابر ہے اور اس پر اتفاق ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لہذا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ قیاس سے ثابت ہو گیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

٣٣٩ - **وقد** حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن المغيرة عن إبراهيم وحدثنا سليمان قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن أشعث مولى آل حمران عن الحسن

حضرت ابراہیم اور حضرت اشعث (آل حمران کے مولیٰ) دونوں اپنی اپنی سند سے حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (بائع) دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر (کا شریک) ہوگا (واللہ اعلم)

marfat.com

قَالَ هُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۶۸ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ هَلْ تُقْبَلُ عَلَى الْقَرَوِيِّ

۴۷۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ وَيَزِيْدُ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ شَهَادَةَ اَهْلِ الْبَادِيَةِ غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ عَلٰى اَهْلِ الْحَضَرِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مِمَّنْ يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَفِيْهِ اَسْبَابُ الْعَدَالَةِ مَا فِي اَهْلِ الْعَدَالَةِ مِنْ اَهْلِ الْحَضَرِ فَشَهَادَتُهُ مَقْبُوْلَةٌ وَهُوَ كَاَهْلِ الْحَضَرِ وَمِمَّنْ كَانَ مِنْهُمْ لَا يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَائِرِ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ اُمُّ سُنْبُلَةَ الْاَسْلَمِيَّةُ وَمَعَهَا وَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ تُهْدِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ عِنْدِيْ وَمَعَهَا قَدَحٌ لَهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَسَهْلًا بِاُمِّ سُنْبُلَةَ قَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَهْدَيْتُ لَكَ وَطْبًا مِنْ لَبَنٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكِ صُبِّيْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ فَصَبَّتْ لَهُ فِي الْقَدَحِ فَلَمَّا اَخَذَ قُلْتُ قَدْ قُلْتَ لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةً مِنْ اَعْرَابِيٍّ قَالَ اَعْرَابُ اَسْلَمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِاَعْرَابٍ

باب ۲۶۸ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہ کی جائے ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ شہریوں کے خلاف دیہاتیوں کی گواہی غیر مقبول ہے انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دیہاتی ان لوگوں میں سے ہو جو بلانے پر حاضر ہو جاتے ہیں اور جو اسباب عدالت عادل شہریوں میں پائے جاتے ہیں ان کا حامل ہو تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور وہ شہریوں کی طرح ہوگا اور ان سے جو بلانے پر حاضر نہ ہو تو اس کی گواہی قبول نہ کی جائے اس تمام باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ام سنبلہ اسلمیہ آئیں ان کے پاس دودھ کا ایک مشکیزہ تھا جسے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ لائی تھیں اسے میرے پاس رکھ دیا ان کے پاس ایک پیالہ بھی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا ام سنبلہ نرم اور فراخ جگہ اتری ہیں انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کے لیے دودھ کا ایک مشکیزہ بطور تحفہ لائی ہوں آپ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے پیالے میں ڈالو بلکہ انہوں نے پیالے میں ڈالا جب آپ نے لیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا

وَلٰكِنَّهُمْ أَهْلُ بَادِيَتِنَا وَنَحْنُ أَهْلُ حَاضِرَتِهِمْ إِذَا دَعَوْنَاهُمْ أَجَابُوا وَإِذَا دَعَوْنَا أَجَبْنَاهُمْ ثُمَّ شَرِبَ۔

ہیں کسی اعرابی (دیہاتی) سے تحفہ قبول نہیں کروں گا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کے دیہاتی، دیہاتی نہیں بلکہ وہ ہمارے جنگل کے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں جب ہم انہیں بلاتے ہیں وہ حاضر ہو جاتے ہیں اور جب وہ ہمیں بلاتے ہیں تو ہم بھی پہنچ جاتے ہیں پھر آپ نے (دودھ) نوش فرمایا۔

---

۴۴۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یونس بن بکیر فرماتے ہیں ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۴۳ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِي آخِرِهِ فَلَيْسُوا بِأَعْرَابٍ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يُجِيبُ إِذَا دُعِيَ فَهُوَ كَأَهْلِ الْحَضَرِ وَأَنَّ الْأَعْرَابَ الْمُتَقَوِّمِينَ الَّذِينَ لَا تُقْبَلُ هَدَايَاهُمْ بِخِلَافِ هٰؤُلَاءِ وَهُمُ الَّذِينَ لَا يُجِيبُونَ إِذَا دُعُوا

فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ وَهُمُ الَّذِينَ عَنَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا فِيمَا نَرٰى وَاللهُ أَعْلَمُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے کہ (آپ نے فرمایا) وہ اعرابی نہیں ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ جو دیہاتی بلانے پر حاضر ہو جائیں وہ شہری کی طرح ہیں اور وہ دیہاتی جن کے تحفے قبول نہ کئے جائیں وہ ان کے برخلاف ہیں اور یہ وہ دیہاتی ہیں جو بلانے پر حاضر نہیں ہوتے پس جو لوگ اس قسم کے ہوں ان کی گواہی قبول نہ کی جائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہی لوگ ہیں ہم یہی سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

marfat.com

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَضَاحِيِّ

شکار، ذبیحوں اور قربانیوں کا بیان

بَابُ ۲۶۹ الْعُيُوبِ الَّتِي لَا يَجُوزُ الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا إِذَا كَانَتْ بِهَا

۳۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَمَّا كَرِهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ أَوْ مَا نَهَى عَنْهُ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِي فِي الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَأَرَى الشَّاةَ وَقَدْ تَرَكْتُ فَأَسِيرُ إِلَيْهَا فَإِذَا طَرَفَتْ أَخَذَتْهَا فَضَحَّيْتُ بِهَا فَقُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ أَوْ فِي الْأُذُنِ نَقْصٌ أَوْ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ فَقَالَ مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۳۴۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدٍ

باب ۲۶۹ وہ عیب جن کی وجہ سے ہدی اور قربانی جائز نہیں

حضرت عبید بن فیروز جو بنو شیبان کے آزاد کردہ غلام ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کونسی قربانی کو ناپسند کرتے تھے یا آپ نے اس سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے آپ نے فرمایا قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں ہیں کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اتنا دبلا کہ اس (کی ہڈیوں) میں مغز نہ رہا ہو حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم نے مجھے دیکھا کہ میں ایک بکری کو دیکھتا ہوں حالانکہ میں اسے چھوڑ چکا ہوں پھر میں اس کی طرف جاتا ہوں جب میں اسے اچھی طرح دیکھتا ہوں تو اس کی قربانی کرتا ہوں میں نے ان سے کہا کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ دانت میں نقصان ہو یا کان میں کوئی عیب ہو یا سینگ میں نقص ہو انہوں نے فرمایا جسے تم ناپسند کرتے ہو اسے چھوڑ دو لیکن اسے کسی دوسرے پر حرام نہ کرو۔

حضرت براء بن عازب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ سے پوچھا گیا کہ قربانی کے کن کن جانوروں

ابْنُ فَيْرُوْزَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَرْبَعًا وَكَانَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ يَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ۔

سے پرہیز کرنا چاہیے تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ بھی ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے اور فرماتے کہ میرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے چھوٹا ہے آپ نے فرمایا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو اور ایسا لاغر کہ اس میں مغز نہ رہا ہو۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَحِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَا اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سلیمان بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نے حضرت عبید بن فیروز سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ وَلَمْ يَقُلْ وَالْكَسِيْرَةُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ وہ لاغر جانور جس میں مغز نہ رہا ہو یہ نہیں فرمایا کہ ٹانگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا تُجْزِيْ شَاةٌ وَلَا بُدْنَةٌ وَلَا بَقَرَةٌ اِذَا كَانَ بِهَا وَاحِدٌ مِنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْاَرْبَعِ فِيْ هَدْيٍ وَلَا اُضْحِيَةٍ قَالُوْا وَمَا كَانَ سِوٰى هٰذِهِ الْاَرْبَعِ مِثْلَ قَطْعِ الْاَلْيَةِ وَالْاُذُنِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ الشَّاةَ وَلَا الْبَقَرَةَ وَلَا الْبُدْنَةَ اَنْ تُهْدٰى وَلَا اَنْ يُضَحّٰى بِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَشَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ كَبْشًا لِاُضَحِّيَ بِهٖ فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَيْهِ فَقَطَعَ الْاَلْيَةَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ بکری اونٹ اور گائے ہیں سے جس میں بھی ان چار عیوب میں سے کوئی عیب ہو وہ بطور ہدی اور قربانی جائز نہیں وہ فرماتے ہیں جو جانور ان کے علاوہ ہیں مثلاً سرین یا کان کٹا ہوا یا اس کے علاوہ عیب ہو تو یہ عیب بکری، گائے اور اونٹ کے ہدی بننے یا اس کی قربانی کو منع نہیں کرتا — ان حضرات نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے قربانی کرنے کے لیے ایک مینڈھا خریدا تو ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر کے اس کے سرین کاٹ دیئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس

marfat.com

فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ اَنْ يُضَحِّيَ بِالشَّاةِ وَلَا بِالْبَقَرَةِ وَلَا بِالْبَدَنَةِ وَبِهَا عَيْبٌ مِنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْاَرْبَعِ وَلَا يَجُوْزُ مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يُضَحِّيَ بِمَقْطُوْعَةِ الْاُذُنِ وَلَا اَنْ يُهْدِيَ ۔

کی قربانی کر سکتے ہو۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایسی بکری، گائے اور اونٹ کی قربانی جائز نہیں جس میں ان چار عیبوں میں سے کوئی عیب پایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے جانور کی قربانی کرنا اور اسے ہدی بنانا بھی جائز نہیں جس کے کان کٹے ہوئے ہوں۔

۳۴۹ ۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں اس حدیث کے علاوہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیگر احادیث سے استدلال کیا ہے۔

۳۵۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُضَحِّ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس جانور کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو جس کا کان پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو اور وہ جو کانا ہو ان جانوروں کی قربانی نہ کی جائے۔

۳۵۱ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ابواسحٰق نے حضرت شریح بن نعمان سے روایت کیا اور فرمایا کہ وہ سچے آدمی ہیں وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۲ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ مَا عَضْبَاءُ الْاُذُنِ قَالَ اِذَا كَانَ النِّصْفُ فَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مَقْطُوْعًا ۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے جری بن کلیب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء القرن اور عضباء الاذن کی قربانی سے منع فرمایا حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا عضباء الاذن کیا ہے تو انہوں نے فرمایا جب نصف یا زیادہ کٹا ہوا ہو۔ (یعنی جس کا سینگ یا کان نصف سے زیادہ کٹا ہوا ہو اس کی قربانی جائز نہیں)

۳۵۳ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ

حضرت شریح بن نعمان ہمدانی، حضرت علی بن ابی طالب

marfat.com

قال ثنا ابو بكر بن عياش عن ابي اسحاق عن شريح ابن النعمان الهمداني عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يضحى بمقابلة او مدابرة او شرقاء او خرقاء او جدعاء ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو یا ناک کٹا ہوا ہو۔

---

۳۵۴ - حدثنا يونس قال اخبرني ابن وهب قال اخبرني سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل عن حجية ابن عدي عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نستشرف العين والاذن ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو اچھی طرح (جھانک کر) دیکھ لیں۔

---

۳۵۵ - حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا حسن بن صالح ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال اخبرنا شريك قالا جميعا عن سلمة بن كهيل عن حجية بن عدي قال اتى رجل عليا فسأله عن المكسورة القرن فقال لا يضرك قال عرجاء قال اذا بلغت المنسك امرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نستشرف العين والاذن ۔

حضرت حجیہ بن عدی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ایسے جانور کے بارے میں پوچھا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا تھا انہوں نے فرمایا تیرے لیے مضر نہیں پوچھا اور لنگڑے کا کیا حکم ہے فرمایا جب قربان گاہ تک پہنچ سکے (تو ٹھیک ہے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں۔

قال ابو جعفر ففي هذه الآثار النهي عن الاضحية بمقابلة او مدابرة وذلك في الاذن ما كان من ذلك مشقوقا من قبالة الاذن فهو مقابلة وما كان من اسفلها فهو مدابرة وبين سعيد بن المسيب عضباء الاذن المنهي عن ذبحها في الاضحية فقال هي المقطوعة نصف اذنها **فثبت** بذلك ما نهي عنه من ذلك في الاذن ولم يجز لنا تركه لان حديث البراء الذي ذكرنا لا يخلو من احد وجهين اما ان يكون متقدما على حديث علي هذا فيكون حديث علي هذا زائدا عليه او يكون متأخرا عنه فيكون ناسخا له فلما لم يعلم نسخ حديث علي بعد ما قد علمنا ثبوته جعلناه ثابتا مع حديث البراء

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں مقابلہ اور مدبرہ کی قربانی سے منع کیا گیا اور یہ کان میں ہوتا ہے جس کا کان اگلے حصے سے پھٹا ہوا ہو وہ مقابلہ کہلاتا ہے اور جو نچلی طرف سے ہو وہ مدابرہ ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عضباء الاذن جس کی قربانی سے منع کیا اس کی وضاحت فرمائی کہ یہ وہ جانور ہے جس کا نصف کان کٹا ہوا ہو۔

اس سے ثابت ہوا اس جانور کی قربانی کرنے کی ممانعت ثابت ہوئی جس کا کان کٹا ہوا ہو اور ہمارے لیے اسے چھوڑنا جائز نہیں کیونکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے ذکر کی ہے وہ دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو وہ اس حدیث سے مقدم ہے تو حضرت علی المرتضیٰ

marfat.com

رضی اللہ عنہ واوجبنا العمل بہما جمیعا **فان قال** قائل فانت لا تکرہ عضباء القرن وفی حدیث جری بن کلیب عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النہی عنہا **قیل** لہ انما ترکنا ذلک لان علیا رضی اللہ عنہ لم یر بذلک باسا فیما قد روینا عنہ فی حدیث حجیۃ بن عدی فعلمنا بذلک ان علیا رضی اللہ عنہ لم یقل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلاف ما قد سمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا بعد ثبوت نسخ ذلک عندہ۔

۳۵۶۔ واما حدیث ابی سعید الخدری رویناہ عنہ من حدیث ابراہیم بن محمد الصیرفی فحدیث فاسد فی اسنادہ ومتنہ قد بین ذلک شعبۃ۔

۳۵۷۔ حدثنا عبد الغنی ابن رفاعۃ ابو عقیل قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن جابر عن محمد بن قرظۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال ولم نسمعہ منہ انہ اشتری کبشا لیضحی بہ فاکل الذئب ذنبہ او بعض ذنبہ فسال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ذلک فقال ضح بہ۔

فقد فسد اسناد ھذا الحدیث بما قد ذکرنا وفسد متنہ لانہ قال قطع ذنبہ او بعض ذنبہ فان کان البعض ھو المقطوع فیجوز ان یکون ذلک

رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس پر زائد ہوگی یا وہ اس سے موخر ہوگی بس اس کے لیے ناسخ ہوگی تو جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ثبوت کے بعد اس کا نسخ معلوم نہیں تو ہم نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ باقی رکھا اور دونوں پر عمل کو لازم قرار دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نصف یا اس سے زائد کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی کو مکروہ نہیں سمجھتے حالانکہ حضرت جری بن کلیب نے جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کے مطابق یہ منع ہے۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے اسے اس لیے چھوڑا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ حرج نہیں جانا جیسا کہ ہم نے ان سے حجیہ بن عدی کی روایت کے ضمن میں روایت کیا ہے اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا آپ کے بعد اس کے خلاف قول نہیں کیا مگر اس صورت میں کہ ان کے نزدیک اس کا نسخ ثابت ہو گیا۔

جہاں تک حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے جسے ہم نے ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد صیرفی روایت کیا ہے تو اس کی سند اور متن میں فساد ہے جسے حضرت شعبہ نے واضح کیا۔

حضرت شعبہ حضرت جابر سے وہ محمد بن قرظہ سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ان سے سنا نہیں کہ انہوں نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا اور بھیڑیا اس کی پوری یا بعض دُم کھا گیا انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کی قربانی کرو تو اس حدیث کی سند فاسد ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نیز اس کا متن بھی فاسد ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ اس کی کل یا بعض دُم کاٹ دی اگر دُم کا کچھ حصہ کاٹا گیا تو ممکن ہے وہ چوتھائی سے کم ہو اور اس صورت میں کسی ایک کے نزدیک بھی قربانی ممنوع

marfat.com

اَقَلَّ مِنْ رُبُعِهٖ وَذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِهٖ فِىْ قَوْلِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ كَمَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَطَعَ اِلْيَتَهٗ لَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى بَعْضِهَا لِاَنَّهٗ قَدْ يُقَالُ قَطَعَ اِلْيَتَهٗ اِذَا قَطَعَ بَعْضَهَا كَمَا يُقَالُ قَطَعَ اِصْبَعَهٗ اِذَا قَطَعَ بَعْضَهَا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِالْاَرْبَعِ الَّتِىْ فِىْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ اَوْ بِالْمُقَابَلَةِ وَالْمُدَابَرَةِ وَهِىَ الْمَشْقُوْقَةُ اَكْثَرُ اُذُنِهَا مِنْ قُبُلِهَا اَوْ مِنْ دُبُرِهَا وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَا يُجْزِىْ فِى الْاَضَاحِىْ فَالْمَقْطُوْعَةُ الْاُذُنِ اَحْرٰى اَنْ لَّا تُجْزِئَ وَكَذٰلِكَ فِى النَّظَرِ عِنْدَنَا كُلُّ عُضْوٍ قُطِعَ مِنْ شَاةٍ مِثْلُ ضَرْعِهَا اَوْ اِلْيَتِهَا فَذٰلِكَ يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِذَا قُطِعَ بِكَمَالِهٖ وَاَمَّا اِذَا قُطِعَ بَعْضُهٗ فَاِنَّ اَصْحَابَنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يَخْتَلِفُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ **فَاَمَّا** اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرُوِىَ عَنْهُ الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ رُبُعَ ذٰلِكَ الْعُضْوِ فَصَاعِدًا لَمْ يُضَحَّ بِمَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنَ الرُّبُعِ ضُحِّىَ بِهٖ **وَقَالَ** اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ اِذَا كَانَ الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النِّصْفَ فَصَاعِدًا فَلَا يُضَحّٰى بِمَا اِذَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِلَّا اَنَّ اَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَكَرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ هٰذَا الْقَوْلَ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لَهٗ قَوْلِىْ مِثْلُ قَوْلِكَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ رُجُوْعُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ قَوْلِهِ الَّذِىْ قَدْ كَانَ قَالَهٗ اِلٰى مَا حَدَّثَهٗ بِهٖ اَبُوْ يُوْسُفَ۔

نہیں اور اگر حدیث اس طرح ہو جس طرح حضرت ابراہیم بن محمد نے اسے روایت کیا ہے کہ اس (دیہاتی) نے اس کی سرین کاٹ دی تو اس میں بھی بعض حصے کا احتمال ہے کیونکہ بعض حصہ کاٹنے پر بھی کہا جاتا ہے اس نے سرین کاٹ دیئے جس طرح انگلی کا کچھ حصہ کاٹنے پر کہا جاتا ہے اس کی انگلی کاٹ دی۔ تو ان روایات کی تصحیح کی صورت میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں جن چار پر قسم کے جانوروں کا ذکر ہے ان کی قربانی بھی منع، اور مقابلہ اور مدابرہ کی قربانی بھی جائز نہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے کان کا اکثر حصہ آگے، پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو جب قربانی میں اس قسم کے عیب روالا جانور جائز نہیں تو جس کا کان کٹا ہوا ہو وہ بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہوگا ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کہ بکری کا جو بھی عضو کاٹا جائے مثلاً اس کا تھن یا سرین وغیرہ تو اس کی قربانی اس صورت میں ممنوع ہے جب پورا عضو کاٹا جائے جہاں تک اس کے کچھ حصے کے کٹنے کا تعلق ہے تو اس میں ہمارے اصحاب رحمہم اللہ کے درمیان اختلاف ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب اس عضو کا چوتھا یا اس سے زائد حصہ کٹا ہوا ہو تو اس جانور کی قربانی جائز نہ ہوگی اور اگر چوتھائی سے کم ہو تو اس کی قربانی کی جا سکتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب عضو کا نصف یا اس سے زائد حصہ کٹا ہوا ہو تو اس جانور کی قربانی جائز نہیں اور اگر نصف سے کم کٹا ہوا ہو تو اس کی قربانی میں کوئی حرج نہیں البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنا یہ قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میرا قول بھی تمہارے قول کی طرح ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے قول سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی طرف رجوع فرمایا۔

۳۵۸- **وَقَدْ** وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا رُوِّيْنَا

ان کا یہ قول حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی اس

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فِي هٰذَا الْبَابِ فِي تَفْسِيرِ الْعَضْبَاءِ الَّتِي قَدْ نُهِيَ عَنِ الْأُضْحِيَةِ بِهَا وَأَنَّهَا الْمَقْطُوعَةُ نِصْفُ أُذُنِهَا وَكُلُّ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا لَا يَكُونُ أُضْحِيَةً لِمَا قَدْ نَقَصَ مِنْهُ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ هَدْيًا۔

بَابُ ٢٧ مَنْ نَحَرَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَنْحَرَ الْإِمَامُ

٣٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِذَبْحٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْحَرَ حَتّٰى يَنْحَرَ الْإِمَامُ وَإِنْ نَحَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ أَوْ قَبْلَهَا لَمْ يُجْزِئْهُ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَتَأَوَّلُوا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ نَحَرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُجْزِهِ ذٰلِكَ وَقَالُوا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ

روایت کے موافق ہے جو ہم نے اس باب میں عضباء کی تفسیر کے ضمن میں ذکر کی ہے کہ اس (عضباء) کی قربانی سے منع کیا گیا اور یہ وہ جانور ہے جس کے کان کا نصف حصہ کٹا ہوا ہو۔ اب ان جانوروں میں سے جو جانور بھی عیب کی وجہ سے قربانی کے لائق نہیں وہ ہدی بھی نہیں ہو سکتا۔

باب ٢٧ امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے آگے بڑھ کر قربانی کر دی ان کا خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کر چکے ہیں تو آپ نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوسرا جانور ذبح کرے اور (کوئی شخص) اس وقت تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرے جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کر لیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ حضرات کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرے اور اگر وہ اس سے پہلے قربانی کرے نماز کے بعد ہو یا پہلے یہ جائز نہیں ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو"، کی یہی تاویل کی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جو آدمی امام کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کے لیے یہ کفایت کرتی ہے اور جو آدمی نماز سے پہلے قربانی کرے تو اس کی قربانی جائز نہیں وہ فرماتے

marfat.com

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِذْبَحْهَا وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا فَاَخْبَرَ اَنَّ النُّسُكَ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ هُوَ صَلٰوةٌ ثُمَّ الذَّبْحُ بَعْدَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا يَحِلُّ بِهِ الذَّبْحُ هُوَ الصَّلٰوةُ لَا ذَبْحُ الْاِمَامِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَهَا وَعَلٰى اَنَّ حُكْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ خِلَافُ حُكْمِ النَّحْرِ قَبْلَهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ آج ہماری پہلی عبادت نماز پڑھنا ہے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے تو جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کی موافقت کی تو آپ نے بتایا کہ قربانی کے دن پہلی عبادت نماز ہے اور اس کے بعد ذبح کرنا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس عمل کی وجہ سے جانور کو ذبح کرنا جائز ہو جاتا ہے وہ نماز ہے نہ کہ امام کا ذبح کرنا جو نماز کے بعد ہوتا ہے اور اس بات پر بھی دلالت ہے کہ نماز کے بعد قربانی کا حکم، اس سے پہلے قربانی کرنے کے حکم کے خلاف ہے۔

۳۶۶- وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَيْرُ الْبَرَاءِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی حدیث روایت کی ہے

۳۶۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيْ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَاِذَا صَلَّيْنَا فَمَنْ شَاءَ ذَبَحَ وَمَنْ شَاءَ فَلَا يَذْبَحْ۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرے جو نماز سے پہلے ذبح کر چکے تھے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے دوبارہ کرے اور جب ہم نماز پڑھ لیں تو جو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے نہ کرے۔

۳۶۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ۔

حضرت اسود بن قیس، حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے اور وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کی وہ ذبح کرے۔

۳۶۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ سَمِعَ جُنْدُبًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلِمَ اَنَّ نَاسًا ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ

حضرت اسود بن قیس سے مروی ہے انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں عید کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے اپنے جانور ذبح

marfat.com

اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ مِمَّا اِذَا كَانَ قَدْ يَجِبُ بِهٖ عِلْمُ اَنَّ الصَّبِيَّ مِمَّنْ وَطِئَ اُمَّهٗ مِنَ الرِّجَالِ فَفِيْ نَسْخِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ قَوْلَهُمْ لَمْ يَجِبْ بِهٖ حُكْمٌ بِثُبُوْتِ النَّسَبِ

ضروری تھا کہ یہ بچہ وطی کرنے والے مردوں میں سے کس کا بچہ ہے تو اس کے منسوخ ہونے میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے قول سے ثبوت نسب کا فیصلہ واجب نہیں۔

وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى بِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عُمَرَ كِلَاهُمَا يَدَّعِيْ وَلَدَ امْرَاَةٍ فَدَعَا لَهُمَا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ كَعْبٍ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِعُمَرَ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيْهِ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَةَ فَقَالَ اَخْبِرِيْنِيْ خَبَرَكِ فَقَالَتْ كَانَ هٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَاْتِيْهَا وَهِيَ فِيْ اِبِلِ اَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا فَاَهْرَاقَتْ عَلَيْهِ دَمًا ثُمَّ خَلَفَهَا ذَا تَعْنِي الْاٰخَرَ فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ لَا يُدْرٰى مِمَّنْ هُوَ فَكَبَّرَ الْكَعْبِيُّ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ ۔

پہلے قول والوں نے اپنے قول پر مزید یوں استدلال کیا ہے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے دونوں ایک عورت کے بچے پر دعویٰ کر رہے تھے آپ نے ان کے لیے بنو کعب میں سے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے دونوں کو دیکھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے دُرے کے ساتھ مارا پھر عورت کو بلا کر فرمایا مجھے اپنی خبر بتاؤ اس نے کہا یہ ان دو میں سے ایک کا ہے وہ اس کے پاس آیا جب کہ وہ اپنے گھریلو اونٹوں کے پاس تھی وہ اس سے جدا نہ ہوا حتی کہ اس نے گمان کیا کہ اسے حمل ٹھہر گیا پھر وہ اس سے پھر گیا اس نے اس پر خون بہایا (حیض آیا) پھر وہ دوسرا اس کے پاس آیا وہ جدا نہ ہوا حتیٰ کہ اسے حمل ٹھہر گیا نامعلوم یہ کس کا ہے کعبی (قیافہ شناس) نے اللہ اکبر کہا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہے مل جا۔

---

۳۲۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ مِثْلَهٗ

حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت سلیمان سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۲۷ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَاطِبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتٰى رَجُلَانِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْتَصِمَانِ فِيْ غُلَامٍ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ هٰذَا هُوَ ابْنِيْ وَيَقُوْلُ هٰذَا هُوَ ابْنِيْ فَدَعَا لَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِفًا مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْغُلَامِ فَنَظَرَ

حضرت یحییٰ بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دو آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ دور جاہلیت میں پیدا ہونے والے ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے یہ کہتا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور وہ کہتا کہ میرا لڑکا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو مصطلق سے قیافہ شناس کو بلایا اور اس بچے کے بارے میں پوچھا مصطلقی نے اس کی طرف دیکھا

marfat.com

وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۳۸۴- وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَحْکِیْهِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں۔

۳۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَشْتَرِکُوْنَ سَبْعَةً فِی الْبُدْنَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَالسَّبْعَةُ فِی الْبُدْنَةِ مِنَ الْبَقَرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بدنہ (بڑا جانور) میں سات آدمی شریک ہوتے تھے وہ بدنہ اونٹ ہو یا گائے۔

۳۸۶- فَهٰذَا مَذْهَبُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمْ فِی الْبُدْنَةِ یُوَافِقُ مَا رُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا مَا رُوِیَ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْهُ

تو بدنہ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ مذہب ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایت کے موافق ہے حضرت مسور، اور مروان کی روایت کے مطابق نہیں ہے اور یہ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت) اس روایت سے اولیٰ ہے۔

وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا ذَکَرْنَا رَجَعْنَا اِلٰى مَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا سِوٰى مَا نَحَرَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّةِ۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی ان روایات کی طرف رجوع کیا جو حدیبیہ کے دن ذبح کرنے کے علاوہ ہیں۔

۳۸۷- فَاِذَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِشْتَرِیْ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ اَنَّ عَلَیَّ نَاقَةً وَقَدْ غَرَبَتْ عَنِّیْ فَقَالَ اِشْتَرِ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا میرے اوپر اونٹ لازم تھا اور وہ غائب ہو گیا تو کیا میں سات بکریاں خرید لوں آپ نے فرمایا (ہاں) تو سات بکریاں خرید لے

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّمَا عَدَلَهَا بِسَبْعٍ مِنَ الْغَنَمِ مِمَّا یُجْزِئُ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَنْ رَجُلٍ وَلَمْ یَعْدِلْ لَهَا بِعَشْرٍ مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى تَصْحِیْحِ مَا رَوٰى جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سات بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلے میں قرار دیا اور ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرتی ہے آپ نے اسے دس بکریوں کے برابر قرار نہیں دیا تو یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی تصحیح

marfat.com

لَا مَا رَوَی الْمِسْوَرُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْبَقَرَةَ لَا تُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ وَهِيَ مِنَ الْبُدْنِ بِاتِّفَاقِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ النَّاقَةُ مِثْلَهَا وَلَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اِنَّ النَّاقَةَ وَاِنْ كَانَتْ بُدْنَةً كَمَا اَنَّ الْبَقَرَةَ بُدْنَةٌ فَاِنَّ النَّاقَةَ اَعْلٰى مِنَ الْبَقَرَةِ فِي السَّمَانَةِ وَالرِّفْعَةِ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهَا وَاِنْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرْتَ فَاِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ وَاجِبٍ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا حُجَّةٌ **اَلَا تَرٰى** اَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبَقَرَةَ الْوُسْطٰى تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا هُوَ دُوْنَهَا وَمَا هُوَ اَرْفَعُ مِنْهَا وَكَذٰلِكَ النَّاقَةُ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ اَوْ عَنْ عَشَرَةٍ رَفِيْعَةً كَانَتْ اَوْ دُوْنَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَكُنِ السِّمَنُ وَالرِّفْعَةُ مِمَّا يُبَيِّنُ بِهٖ بَعْضُ الْبَقَرَةِ عَنْ بَعْضٍ وَلَا بَعْضُ الْاِبِلِ عَنْ بَعْضٍ فِيْمَا تُجْزِئُ فِي الْهَدْيِ وَالْاَضَاحِيْ بَلْ كَانَ حُكْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حُكْمًا وَاحِدًا يُجْزِئُ عَنْ عَدَدٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْاِبِلُ وَالْبَقَرُ بُدْنًا كُلُّهَا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ وَاِنَّ بَعْضَهَا لَا يُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِمَّا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَعْضُ الْبَاقِيْ وَاِنْ زَادَ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي السِّمَنِ وَالرِّفْعَةِ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَقَرَةُ لَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ كَانَتِ النَّاقَةُ اَيْضًا كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ لَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

پر دلالت کرتی ہے حضرت مسور رضی اللہ عنہ کی روایت پر نہیں اس باب کا روایات کے طریقے پر یہ بیان ہے اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ قربانی میں ایک گائے سات سے زائد آدمیوں کو کفایت نہیں کرتی اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ گائے بھی بدنہ (بڑا جانور) ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹ بھی اس کی مثل ہو اور سات سے زائد اشخاص کی طرف سے جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگرچہ اونٹ، گائے کی طرح بدنہ ہے لیکن وہ موٹاپے اور بلندی میں گائے سے اعلیٰ ہے، تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا اگرچہ بات اسی طرح ہے جس طرح تم کہہ رہے ہو لیکن اس سے تم استدلال نہیں کر سکتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم دیکھتے ہیں متوسط قسم کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اسی طرح جو اس سے کم ہو یا اس سے بڑی ہو (کفایت کرتی ہے) اسی طرح جو اس سے کم ہو یا اس سے بڑی ہو (کفایت کرتی ہے تو اونٹ کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ سات یا دس کی طرف سے کفایت کرے گا اعلیٰ ہو یا ادنیٰ۔ لہٰذا موٹاپا یا بلندی، گایوں کو ایک دوسرے سے اور اسی طرح اونٹوں کو ایک دوسرے سے ممتاز نہیں کرتی بلکہ قربانی اور ہدی میں سب کا ایک جیسا حکم ہے یعنی ایک ہی عدد سے کفایت کرتے ہیں (سات ہوں یا دس) جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے ذکر کی ہے اور گائے اور اونٹ دونوں بدنہ ہیں تو ثابت ہوا کہ دونوں کا ایک جیسا حکم ہے اور ان میں سے بعض اس تعداد سے زیادہ کی طرف سے کفایت نہیں کرتے جس سے دوسرے بعض کفایت کرتے ہیں اگرچہ ان میں سے بعض دوسرے بعض کے مقابلے میں موٹاپے اور بلندی میں بڑھ کر ہوں تو جب گائے سات آدمیوں سے زائد کی طرف سے کافی نہیں تو اونٹ

marfat.com

بابٌ ۲۷۲ الشاۃِ عن کم تجزِئُ اَن یُضحّٰی بہا

۳۸۸- حدثنا احمد بن عبد الرحمٰن بن وھب قال ثنا عمی ح وحدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعۃ وحدثنا حیوۃ عن ابی صخر المدنی عن یزید بن عبد اللہ بن قسیط عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد وینظر فی سواد ویبرک فی سواد فاتی بہ لیضحی بہ ثم قال یا عائشۃ ھلمی المدیۃ ثم قال اشحذیہا بحجر ففعلت ثم اخذھا واخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ وقال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ

۳۸۹- حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال ثنا سفیان الثوری عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ او عن عائشۃ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین عظیمین املحین اقرنین موجوئین یذبح احدھما عن امتہ من شہد منہم بالتوحید وشہد لہ بالبلاغ والآخر عن محمد وآل محمد۔

۳۹۰- حدثنا یونس قال ثنا علی بن معبد عن عبید اللہ بن عمرو عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن علی بن حسین عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین

کا بھی یہی حکم ہوگا قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ سات سے زائد کی طرف سے کافی نہ ہو حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۷۲ ایک بکری کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ایک سینگوں والا مینڈھا لایا جائے) جو سیاہی میں چلتا ہو سیاہی میں دیکھتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو وہ لایا گیا تاکہ اس کی قربانی کی جائے پھر فرمایا اے عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرو (فرماتی ہیں) میں نے ایسا کیا پھر آپ نے اسے پکڑا اور مینڈھے کو بھی پکڑ کر لٹایا اس کے بعد آپ نے فرمایا اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آل اور آپ کی امت کی طرف سے قبول فرما۔ پھر اس کی قربانی دی۔

حضرت ابوہریرہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرنا چاہتے تو بڑے بڑے موٹے تازے گندمی رنگ کے سینگوں والے اور خصی مینڈھے خریدتے ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح کرتے جو توحید اور آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں اور دوسرا مینڈھا اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے ذبح کرتے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے چت کبرے مینڈھے خریدتے یہاں تک کہ جب لوگوں کو خطبہ دیتے اور نماز پڑھاتے تو ان میں سے ایک کو لایا جاتا آپ

marfat.com

ہے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶۷ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ سِلْعَةً فِي قَبْضِهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ دَيْنٌ

باب ۲۶۷ سامان خرید کر قبضہ کرنے کے بعد فوت ہو جانا اور قیمت کا اس کے ذمہ قرض ہونا۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر آدمی (بائع) اپنا مال اسی طرح پائے تو وہ اس کا دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نُهَيْكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت بشیر بن نہیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اشْتَرٰى عَبْدًا بِثَمَنٍ وَقَبَضَ الْعَبْدَ وَلَمْ يَدْفَعْ ثَمَنَهُ فَاَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَالْعَبْدُ قَائِمٌ فِيْ يَدِهٖ بِعَيْنِهٖ اَنَّ بَائِعَهُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مِنْ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِيْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ بَائِعُ الْعَبْدِ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ لِاَنَّ مِلْكَهُ قَدْ زَالَ عَنِ الْعَبْدِ وَخَرَجَ مِنْ ضَمَانِهٖ فَاِنَّمَا هُوَ فِيْ مُطَالَبَةِ غَرِيْمٍ مِنْ غُرَمَاءِ الْمَطْلُوْبِ يُطَالِبُهُ بِدَيْنٍ فِيْ ذِمَّتِهٖ لَا وَثِيْقَةَ فِيْ يَدَيْهِ فَهُوَ وَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَالِهٖ سَوَاءٌ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْ فَسَادِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص غلام خریدے اور اس پر قبضہ کرے لیکن ابھی تک قیمت ادا نہ کی ہو پھر مشتری مفلس ہو جائے اور اس پر قرض ہو جب کہ غلام اسی طرح اس کے قبضہ میں ہو تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں غلام کو بیچنے والا اور دوسرے قرض خواہ برابر ہیں کیونکہ غلام سے اس کی ملکیت زائل ہو چکی ہے اور وہ اس کی ضمان سے نکل چکا ہے لہذا فروخت کرنے والا

marfat.com

وَهُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِئُ إِلَّا عَنْ وَاحِدٍ

اور یہ حکم اس کے غیر کی طرف متجاوز نہ ہوگا اب انکی ضد ثابت ہوگئی اور وہ ان لوگوں کا قول ہے جو کہتے ہیں کہ بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔

فَقَالَ قَائِلٌ إِنَّا إِنَّمَا جَعَلْنَا الشَّاةَ تُجْزِئُ عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ وَالْجَزُوْرُ لِأَنَّ الشَّاةَ أَفْضَلُ مِنْهُمَا **فَقِيْلَ** لَهُ وَلِمَ قُلْتَ ذٰلِكَ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلَيْهِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے بکری کو اس تعداد سے زائد افراد کی طرف سے جائز قرار دیا جتنے لوگوں سے گائے اور اونٹ کفایت کرتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بکری ان دونوں سے افضل ہے — تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا تم نے یہ بات کیوں کہی اور تمہارے پاس اس کی دلیل کیا ہے؟

۴۰۱ - **فَأَخْبَرَ** عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِالْجَزُوْرِ إِذَا وَجَدَهُ وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَىٰ أَنَّهُ كَانَ يَدَعُ مَا سِوَاهُ مِمَّا يُضَحّٰى بِهٖ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَيْهِ وَيُضَحِّيْ بِالشَّاةِ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْجَزُوْرِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَىٰ أَنَّ الْجَزُوْرَ كَانَ عِنْدَهُ أَفْضَلَ مِنَ الشَّاةِ۔

حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی قربانی دیتے تھے اور جب اونٹ نہ پاتے تو مینڈھے کی قربانی کرتے — تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ حاصل ہوتا تو اسی کی قربانی کرتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ اس (اونٹ) پر قادر ہوتے تو قربانی کے باقی جانوروں یعنی گائے اور بکری کو چھوڑ دیتے تھے اور بکری کی قربانی اس وقت کرتے جب اونٹ پر قادر نہ ہوتے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک اونٹ بکری سے افضل ہے — اور ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے موقعہ پر اونٹ کی ہدی میں جو فضیلت رکھی گئی ہے وہ بکری میں نہیں اونٹ میں ایک جماعت کی شرکت ہوسکتی ہے اور وہ سب حضرات حج قرآن اور حج تمتع کے لیے اس کی قربانی کرتے ہیں جب کہ بکری کا یہ حکم نہیں ہے۔

وَقَدْ رَأَيْنَا الْهَدَايَا فِي الْحَجِّ جُعِلَ لِلْبُدْنَةِ فِيْهَا مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يُجْعَلْ لِلشَّاةِ جُعِلَتِ الْبُدْنَةُ مِمَّا يَشْتَرِكُ فِيْهَا الْجَمَاعَةُ فَيُهْدُوْنَهَا عَنْ قِرَانِهِمْ وَمُتْعَتِهِمْ وَلَمْ تُجْعَلِ الشَّاةُ كَذٰلِكَ

فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الشِّرْكَةِ فِي الْهَدْيِ إِذَا كَانَ جَزُوْرًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی صورت میں ہدی میں شرکت کی اباحت کے سلسلے میں یوں مروی ہے۔

۴۰۱ - **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

marfat.com

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِالْجَزُوْرِ وَ بِالْكَبْشِ اِذَا لَمْ يَجِدْ جَزُوْرًا ۔

۴۰۳ ۔ **مَا** حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْدٰى مِائَةَ بُدْنَةً وَاَشْرَكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ثُلُثِهَا ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سو اونٹ بطور ہدی لے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ان کی تہائی میں شریک فرمایا۔

---

۴۰۴ ۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ بُدْنَةً وَاَشْرَكَ بَيْنَهُمْ فِيْهَا **فَلَمَّا** كَانَتِ الشِّرْكَةُ جَائِزَةً فِي الْجَزُوْرِ مُبَاحَةً فِي الْهَدْيِ وَغَيْرُ مُبَاحَةٍ فِي الشَّاةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الشَّاةَ اِنَّمَا عَدَلَتْ بِجُزْءٍ مِنَ الْجَزُوْرِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ستر اونٹوں کو لے گئے اور ان میں صحابہ کرام کو باہم شریک کیا۔

تو جب اونٹ میں شرکت جائز ہے ہدی میں یہ مباح ہے اور بکری میں جائز نہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ بکری اونٹ کی ایک جزء کے برابر ہے۔

۴۰۵ ۔ **قَدْ** ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اِنَّ عَلَيَّ نَاقَةً وَقَدْ عَزَبَتْ عَنِّيْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَهَا سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا ۔

اور ہم نے گذشتہ باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ پر ایک اونٹنی لازم ہے اور وہ میری دسترس سے باہر ہے تو آپ نے اسے اس کی جگہ سات بکریوں کو رکھنے کا حکم دیا۔ تو یہ بھی ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت ہے۔

---

۴۰۶ ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْضًا مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس معنیٰ کے موافق مروی ہے۔

۴۰۷ ۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَقَالَ جَزُوْرًا وَبَقَرَةً اَوْ شِرْكٌ فِيْ دَمٍ ۔

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ "جو ہدی تمہیں میسر ہو" سے کیا مراد ہے۔ تو انہوں نے فرمایا اونٹ یا گائے یا کسی جانور میں حصہ۔

marfat.com

۴۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۰۹ - فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاَنَّ الْجُزْءَ مِنَ الْجُزُوْرِ يَعْدِلُ الشَّاةَ فِيْمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بتایا کہ اونٹ کی ایک جزء بکری کے برابر ہے اس چیز میں جو ہدی سے میسر ہو۔

۴۱۰ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰی فَضْلِ الْجُزُوْرِ عَلَى الْبَقَرَةِ وَعَلٰی فَضْلِ الْبَقَرَةِ عَلَى الشَّاةِ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اونٹ کو گائے پر اور گائے کو بکری پر فضیلت حاصل ہے۔

---

۴۱۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَالَسُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِیْ بُدْنَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الْبَيْضَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتہ ہوتے ہیں پہلے آنے والے پھر اس کے بعد آنے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنی کتابوں کو لپیٹ لیتے ہیں اور بیٹھ کر ذکر الٰہی سنتے ہیں تو سب سے پہلے آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر وہ جو گائے قربانی کرتا ہے پھر اس شخص کی طرح جو بکری کی قربانی دیتا ہے پھر اس شخص کی طرح جو (اللہ کی راہ میں) مرغی ذبح کرتا ہے پھر اس کی طرح جو انڈہ پیش کرتا ہے[1]

---

۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دوپہر کے وقت (زوال کے فوراً بعد)

---

[1] بعض نام نہاد دانشوروں نے اس حدیث سے مرغی کی قربانی ثابت کی ہے لیکن انہوں نے دوسری احادیث کو نہیں دیکھا جن میں اس بات کی وضاحت ہے کہ قربانی کن کن جانوروں کی ہوسکتی ہے۔ نیز قربانی میں خون بہانا ہوتا ہے تو کیا وہ اس حدیث کی روشنی میں انڈے کی قربانی بھی جائز دیں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

قَالَ هُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بَابُ ۲۶۸ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ هَلْ تُقْبَلُ عَلَى الْقَرَوِيِّ

باب ۲۶۸ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی

۴۸۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ وَيَزِيْدُ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ شَهَادَةَ اَهْلِ الْبَادِيَةِ غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ عَلٰى اَهْلِ الْحَضَرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہ کی جائے ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ شہریوں کے خلاف دیہاتیوں کی گواہی غیر مقبول ہے انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مِمَّنْ يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَفِيْهِ اَسْبَابُ الْعَدَالَةِ مَا فِيْ اَهْلِ الْعَدَالَةِ مِنْ اَهْلِ الْحَضَرِ فَشَهَادَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ وَهُوَ كَاَهْلِ الْحَضَرِ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ لَا يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ اُمُّ سُنْبُلَةَ الْاَسْلَمِيَّةُ وَمَعَهَا وَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ تُهْدِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ عِنْدِيْ وَمَعَهَا قَدَحٌ لَهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَسَهْلًا بِاُمِّ سُنْبُلَةَ قَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَهْدَيْتُ لَكَ وَطْبًا مِنْ لَبَنٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكِ صُبِّيْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ فَصَبَّتْ لَهٗ فِي الْقَدَحِ فَلَمَّا اَخَذَ قُلْتُ قَدْ قُلْتَ لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةً مِنْ اَعْرَابِيٍّ قَالَ اَعْرَابُ اَسْلَمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِاَعْرَابٍ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دیہاتی ان لوگوں میں سے ہو جو بلانے پر حاضر ہو جاتے ہیں اور جو اسباب عدالت عادل شہریوں میں پائے جاتے ہیں ان کا حامل ہو تو اس کی گواہی قبول ہو گی اور وہ شہریوں کی طرح ہو گا اور ان سے جو بلانے پر حاضر نہ ہو تو اس کی گواہی قبول نہ کی جائے اس تمام باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ام سنبلہ اسلمیہ آئیں ان کے پاس دودھ کا ایک مشکیزہ تھا جسے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ لائی تھیں اسے میرے پاس رکھ دیا ان کے پاس ایک پیالہ بھی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا ام سنبلہ نرم اور فراخ جگہ اتری ہیں انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کے لیے دودھ کا ایک مشکیزہ بطور تحفہ لائی ہوں آپ نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے پیالے میں ڈالو انہوں نے پیالے میں ڈالا جب آپ نے لیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا

marfat.com

الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَ
اَبَا بَكْرِ بْنِ سُلَيْمٰنَ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا اَنْ يَأْخُذَ
الرَّجُلُ مِنْ شَعْرِهٖ وَيَقْلِمُ اَظْفَارَهٗ فِيْ عَشْرِ
ذِي الْحِجَّةِ -

---

۴۲۲ - وَقَدِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بَعْضُ اَصْحَابِنَا
بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ
ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ
قَالَ رَاٰنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَوِيْلَ
الشَّارِبِ وَذٰلِكَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَنَا عَلٰى نَاقَتِيْ
وَاَنَا اُرِيْدُ الْحَجَّ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُصَّ مِنْ شَعْرِيْ فَفَعَلْتُ
وَلَا حُجَّةَ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا اِلَّا اَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ
يُضَحِّيَ اِذَا كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ فَلَا حُجَّةَ فِيْ هٰذَا عَلٰى اَهْلِ
الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهُمْ اِنَّمَا يَمْنَعُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ
اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى تَدْفَعُ هٰذَا الْحَدِيْثَ
اَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ
اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ -

ہمارے بعض اصحاب نے یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت محمد بن ربیعہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں میں اس وقت ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار تھا اور حج کرنا چاہتا تھا انہوں نے مجھے مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا تو میں نے ایسا کیا۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں) ہمارے نزدیک اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ وہ قربانی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے کیونکہ وہ تو حج کا ارادہ کئے ہوئے تھے لہٰذا اس واقعہ سے پہلے قول والوں کے خلاف استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ اس عمل سے ان لوگوں کو منع کرتے ہیں جو قربانی کرنا چاہتا ہو۔ ایک دوسری دلیل بھی اس حدیث سے استدلال کو منع کرتی ہے وہ یوں کہ انہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ یہ واقعہ ذوالحجہ کے دس دنوں میں ہوا یا اس سے پہلے۔

بَابُ الذَّبْحِ بِالسِّنِّ وَالظُّفْرِ

باب ۲۷: دانتوں اور ناخنوں سے ذبح کرنا

۴۲۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ
ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ
عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَ عَنْ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے (شکاری) کتے کو چھوڑتا ہوں وہ شکار کو پکڑتا ہے اور میرے پاس پتھر اور لاٹھی کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اسے ذبح کرے تو آپ نے فرمایا جس چیز کے ساتھ چاہو خون بہاؤ

marfat.com

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ مِمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ ذَكَاةً بِهٖ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَّكُوْنَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ وَغَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ فَهُمَا إِذَا كَانَا غَيْرَ مَنْزُوْعَيْنِ أَحْرٰى أَنْ يَّكُوْنَا كَذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ الْمَنْزُوْعَيْنِ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ فَلَمَّا أَحَاطَ الْعِلْمُ بِوُقُوْعِ النَّهْيِ فِيْ هٰذَا عَلٰى غَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ وَلَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِوُقُوْعِهٖ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ وَقَدْ جَاءَ حَدِيْثُ عَدِيٍّ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مُطْلَقًا أَخْرَجْنَا مِنْهُ مَا أَحَاطَ الْعِلْمُ بِإِخْرَاجِ حَدِيْثِ رَافِعٍ إِيَّاهُ مِنْهُ وَتَرَكْنَا مَا لَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِإِخْرَاجِ حَدِيْثِ رَافِعٍ إِيَّاهُ مِنْهُ عَلٰى مَا أَطْلَقَهُ حَدِيْثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دانت اور ناخن کو ان چیزوں سے خارج کر دیا جن کے ساتھ ذبح کرنا جائز ہے تو اس میں احتمال ہے کہ علیحدہ کئے ہوئے مراد ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ علیحدہ کئے ہوئے ہوں یا نہ دونوں مراد ہوں اگر الگ کئے ہوئے مراد ہوں تو زیادہ مناسب ہے کہ الگ نہ ہونے کی صورت میں یہی حکم ہو اور اگر ان سے مراد وہ ہوں جو الگ کئے ہوئے نہیں تو اس میں الگ کئے ہوؤں کے حکم کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کیا ہے۔ جب الگ نہ کئے ہوؤں سے ذبح کی ممانعت کا علم ہو گیا اور ان کے ساتھ ذبح کی ممانعت کا علم حاصل نہ ہوا جو الگ کئے ہوئے ہوں اور حضرت عدی بن حاتم کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے وہ مطلقاً وارد ہے تو ہم نے اس سے اس کو نکال دیا جس کے نکلنے کا علم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حاصل ہوا اور حضرت رافع کی حدیث سے جس کے نکالنے کا علم حاصل نہ ہوا اسے حضرت عدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق مطلق رکھا۔

۴۲۶- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَصَادَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَرْنَبًا فَذَبَحَهَا بِظُفُرِهٖ فَشَوَوْهَا فَأَكَلُوْهَا وَلَمْ آكُلْ مَعَهُمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَعَلَّكَ أَكَلْتَ مَعَهُمْ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَصَبْتَ إِنَّمَا قَتَلَهَا خَنْقًا۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے حضرت ابو رجاء عطاردی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حج کرنے کے لیے نکلے تو جماعت میں سے ایک شخص نے خرگوش کا شکار کیا اسے اپنے ناخن سے ذبح کیا پھر بھون کر سب نے کھایا لیکن میں نے ان کے ساتھ نہ کھایا جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے فرمایا شاید تم نے بھی ان کے ساتھ کھایا ہو میں نے عرض کیا نہیں انہوں نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا (شکاری نے) اسے گلا گھونٹ کر مارا ہے۔

۴۲۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ مِثْلَهُ

حضرت سلم بن زریر، حضرت ابو رجاء سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَوْجَبْنَا الْعَمَلَ بِھِمَا جَمِیْعًا **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَاَنْتَ لَا تَکْرَہُ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیِّ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّھْیُ عَنْھَا **قِیْلَ** لَہٗ اِنَّمَا تَرَکْنَا ذٰلِکَ لِاَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمْ یَرَ بِذٰلِکَ بَأْسًا فِیْمَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ حُجَیَّۃَ بْنِ عَدِیٍّ فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمْ یَقُلْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا قَدْ سَمِعَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ۔

رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس پر زائد ہو گی یا وہ اس سے موخر ہو گی بس اس کے لیے ناسخ ہو گی تو جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ثبوت کے بعد اس کا نسخ معلوم نہیں تو ہم نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ باقی رکھا اور دونوں پر عمل کو لازم قرار دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نصف یا اس سے زائد کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی کو مکروہ نہیں سمجھتے حالانکہ حضرت جری بن کلیب نے جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کے مطابق یہ منع ہے۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے اسے اس لیے چھوڑا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ حرج نہیں جانا جیسا کہ ہم نے ان سے حجیہ بن عدی کی روایت کے ضمن میں روایت کیا ہے اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا آپ کے بعد اس کے خلاف قول نہیں کیا مگر اس صورت میں کہ ان کے نزدیک اس کا نسخ ثابت ہو گیا۔

۳۵۶- **وَاَمَّا** حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَوَیْنَاہُ عَنْہُ مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّیْرَفِیِّ فَحَدِیْثٌ فَاسِدٌ فِیْ اِسْنَادِہٖ وَمَتْنِہٖ قَدْ بَیَّنَ ذٰلِکَ شُعْبَۃُ۔

جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے جسے ہم نے ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد صیرفی روایت کیا ہے تو اس کی سند اور متن میں فساد ہے جسے حضرت شعبہ نے واضح کیا۔

۳۵۷- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْغَنِیِّ ابْنُ رِفَاعَۃَ اَبُوْ عَقِیْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْظَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَلَمْ نَسْمَعْہُ مِنْہُ اَنَّہٗ اشْتَرٰی کَبْشًا لِیُضَحِّیَ بِہٖ فَاَکَلَ الذِّئْبُ ذَنَبَہٗ اَوْ بَعْضَ ذَنَبِہٖ فَسَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ۔

فَقَدْ فَسَدَ اِسْنَادُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ بِمَا قَدْ ذَکَرْنَا وَفَسَدَ مَتْنُہٗ لِاَنَّہٗ قَالَ قُطِعَ ذَنَبُہٗ اَوْ بَعْضُ ذَنَبِہٖ فَاِنْ کَانَ الْبَعْضُ ھُوَ الْمَقْطُوْعُ فَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ

حضرت شعبہ حضرت جابر سے وہ محمد بن قرظہ سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ان سے سنا نہیں کہ انہوں نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا اور بھیڑیا اس کی پوری یا بعض دم کھا گیا انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کی قربانی کرو تو اس حدیث کی سند فاسد ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نیز اس کا متن بھی فاسد ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ اس کی کل یا بعض دُم کاٹ دی اگر دُم کا کچھ حصہ کاٹا گیا تو ممکن ہے وہ چوتھائی سے کم ہو اور اس صورت میں کسی ایک کے نزدیک بھی قربانی ممنوع

marfat.com

عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَۃَ الْخَیْرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ حَتّٰی تَسَعَکُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالسَّعَۃِ فَکُلُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ھٰذِہِ الْاَیَّامَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کرتا تھا یہاں تک کہ تمہیں فراخی حاصل ہو اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت عطا فرمائی ہے لہٰذا تم کھا سکتے ہو اور جمع بھی کر سکتے ہو بے شک یہ دن، کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

۴۴۶ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلٰثٍ ثُمَّ اَذِنَ فِیْہِ فَقَالَ کُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا فَقَالَ عَمْرٌو قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدْ تَزَوَّدْنَا مِنْھَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن بعد کھانے سے منع فرمایا پھر اس کی اجازت دی فرمایا کھاؤ، توشہ بناؤ اور جمع کرو حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابوالزبیر نے فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم نے مدینہ طیبہ جانے تک اسے توشہ بنائے رکھا۔

۴۴۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا اِدْرِیْسُ ابْنُ یَحْیٰی عَنْ بَکْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ضَحَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِنًی وَتَزَوَّدْنَا مِنْھَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قربانی کی اور اس سے مدینہ طیبہ آنے تک ذخیرہ کیا۔

---

۴۴۸ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّدَّخَرَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّاْکُلَ مِنْھَا وَنَتَصَدَّقَ مِنْھَا وَلَا نَاْکُلَھَا بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاَقَمْنَا عَلٰی ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْمُرَنَا بِاَکْلِھَا وَالصَّدَقَۃِ مِنْھَا وَاَنْ یَّدَّخِرَ مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ ہم اس سے کھائیں اور صدقہ کریں اور تین دن کے بعد نہ کھائیں تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس پر قائم رہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوا کہ آپ نے ہمیں اس سے کھانے اور صدقہ کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ جو چاہے اسے جمع بھی کر سکتا ہے۔

---

۴۴۹ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَعْقُوْبَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اِمْرَاَتِہٖ اَنَّھَا

حضرت یزید بن ابو یزید انصاری اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے بارے میں پوچھا تو

marfat.com

سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَقَالَتْ قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ فَقَالَ لَا آكُلُ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اِلٰى ذِي الْحِجَّةِ۔

ام المؤمنین نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک سفر سے تشریف لائے تو ہم نے اس (گوشت) سے کچھ ان کے سامنے پیش کیا انہوں نے فرمایا میں جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں اسے نہیں کھاؤں گا چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ذوالحجہ سے ذوالحجہ تک کھا سکتے ہو۔

۴۵۰- حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

حضرت حارث بن یعقوب، انصار کے آزاد کردہ غلام یزید بن ابی یزید سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باب کے شروع میں ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کے بارے میں نقل کی ہیں وہ منسوخ ہیں۔

۴۵۱- فَاِنْ قِيْلَ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَبَاحَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ مَا قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهَا ثُمَّ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ اَنَّهٗ خَطَبَ النَّاسَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ لَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ اَضَاحِيْكُمْ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا كَانَ اَبَاحَهٗ حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا وَلَا يَتَضَادَّ قِيْلَ لَهٗ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِشِدَّةٍ كَانَ النَّاسُ فِيْهَا ثُمَّ ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الشِّدَّةُ فَاَبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ عَادَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ

اگر کہا جائے کہ تم نے بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے قربانی کے گوشت سے منع کرنے کے بعد اس کو جائز قرار دیا پھر تم نے پہلی فصل میں ان ہی سے روایت کیا کہ انہوں نے خطبہ دیا اور اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے فرمایا تین دن کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھاؤ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دینے کے بعد پھر منع فرما دیا۔ یہ مفہوم اس لیے ضروری ہے تاکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد ثابت نہ ہو۔ —— اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت کھانے سے لوگوں میں سختی کی وجہ سے منع فرمایا ہو پھر وہ سختی ختم ہوگئی

marfat.com

مَا خَطَبَ عَلِیٌّ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِهٖ فِیْ مِثْلِ ذٰلِكَ۔

۴- وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا اَنَّ ابْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَتْ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ اِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْعَارِضِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمَّا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْعَارِضُ اَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ كَانَ حَظَرَهٗ عَلَيْهِمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا فَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَهٗ عَلِیٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَمَرَ بِهٖ النَّاسَ بَعْدَ عِلْمِهٖ بِاِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ نَهَاهُمْ عَنْهُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِضِيْقٍ كَانُوْا فِيْهِ مِثْلَ مَا كَانُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ نَهَاهُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَمَرَهُمْ عَلِیٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَيَّامِهِمْ بِمِثْلِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٖ النَّاسَ فِيْ مِثْلِهَا۔

تو ان کے لیے جائز قرار دیا پھر جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اس وقت دوبارہ حالات سخت ہو گئے تو انہوں نے وہی حکم دیا جو ایسے حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

ہماری اس مذکورہ بات پر دلیل یہ ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عابس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کیا اے مومنوں کی ماں! کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے یہ ممانعت اس سال فرمائی جس میں لوگوں کو بھوک نے گھیرا تھا تو آپ نے چاہا کہ مالدار، فقیر کو (کھانا) کھلائے اور بے شک ہم پندرہ راتیں بکری کے پائے اٹھا رکھتے تھے (یعنی بچا کر رکھتے تھے)

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت اس رکاوٹ کی وجہ سے تھی جو اس حدیث میں مذکور ہے جب یہ رکاوٹ ختم ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے انہیں منع کیا تھا اس کی اجازت دے دی ممانعت کا ذکر باب کے شروع میں ہم نے کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کے بعد اجازت کا علم ہونے کے باوجود لوگوں کو حکم دیا تو ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہی ہے کہ اس وقت بھوک کی شدت تھی جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس وقت تھی جب آپ نے ان کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا تو اس قسم کے حالات میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کو وہی حکم

marfat.com

اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم لحوم الاضاحي فوق ثلث فقالت لا ولكنه لم يكن ضحى منهم الا قليل ففعل ذلك ليطعم من ضحى منهم من لم يضح ولقد رأيتنا نخبأ الكراع ثم نأكلها بعد ثلث فقد يجوز ان تكون تلك الدافة قد كانت كثيرة فكان الناس الذين يضحون معها قليلا فامرهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بما امرهم به من الصدقة من اجل ذلك فقد عاد معنى هذا ايضا الى معنى ما قبله۔

دن کے بعد قربانی کا گوشت (کھانا) حرام قرار دیا ہے انہوں نے فرمایا نہیں لیکن تھوڑے لوگ ہی قربانی کرتے تھے تو آپ نے ایسا کیا تاکہ ان میں سے قربانی کرنے والا قربانی نہ کرنے والے کو کھلائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہم بکریوں کے پائے اٹھا رکھتے پھر تین دن بعد کھاتے تھے تو ممکن ہے وہ آنے والے لوگ زیادہ ہوں اور قربانی کرنے والے لوگ تھوڑے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اس حدیث کا مفہوم بھی پہلی حدیث کی طرف لوٹ گیا۔

۴۵۸۔ وقد روي عن عائشة رضي الله عنها ايضا ان ذلك القول من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم يكن على العزيمة ولكنه كان منه على الترغيب لهم في الصدقة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی حدیث بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عزیمت پر مبنی نہ تھا بلکہ ان کو صدقہ کی ترغیب دینا مقصود تھا۔

۴۵۹۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو صالح قال حدثني الليث قال ثنا عبيد الله عن ابي الاسود عن هشام ابن عروة عن يحيى بن سعيد عن عائشة رضي الله عنها انها قالت في لحوم الاضاحي كنا نملح منه فيقدم به الناس الى المدينة فقال لا تأكلوا الا ثلاثة ايام ليست بالعزيمة ولكن اراد ان يطعموا منه۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ انہوں نے قربانی کے گوشت کے بارے میں فرمایا کہ ہم اس میں سے کچھ پر نمک لگاتے پھر کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف تین دن تک کھا سکتے ہو تو یہ حکم عزیمت کے طور پر نہ تھا بلکہ آپ نے اس سے (دوسروں کو) کھلانے کا ارادہ فرمایا۔

فلم يخل نهي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن لحوم الاضاحي فوق ثلاثة ايام من احد وجهين اما ان يكون ذلك على التحريم او يكون ذلك على الحض منه لهم على الصدقة والخير فان كان ذلك على الحض منه لهم في الصدقة لا على التحريم فذلك دليل على ان لا بأس بادخار لحوم الاضاحي واكلها بعد الثلث وان كان ذلك من رسول الله صلى الله عليه وآله

تین دن سے زائد گوشت نہ کھانے سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو اس کا مطلب حرام کرنا ہے یا ان لوگوں کو صدقہ اور بھلائی کی ترغیب دینا تھا اگر اس کا مطلب انہیں صدقہ کی ترغیب دینا حرام کرنا مقصود نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنے اور تین دن بعد کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا کہ اس

marfat.com

وَسَلَّمَ عَلَى النَّحْرِ بِجُرْفٍ فَقَدْ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَدْ نَسَخَ ذٰلِكَ وَأَوْجَبَ التَّحْلِيْلَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا إِبَاحَةُ ادِّخَارِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ وَأَكْلِهَا فِي الثَّلَاثَةِ وَبَعْدَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

کے بعد ایسا حکم دیا جس نے اس (حرمت) کو منسوخ کر کے اسے حلال کر دیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ قربانی کے گوشت کو جمع کرنا اور تین دن نیز اس کے بعد بھی کھانا جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۷۶ أَكْلِ الضَّبُعِ

باب ۲۷۶ بجو کھانے کا بیان

۴۶۰۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبُعِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ مِنَ الصَّيْدِ وَبِحَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَيُؤْكَلُ وَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِي كِتَابِ مَنَاسِكِ الْحَجِّ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ بجو کا گوشت کھانا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ ذیل) حدیث سے استدلال کیا ہے حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شکار میں سے ہے اور ابراہیم صائغ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں نیز فرمایا اور اسے کھایا جاتا ہے ہم نے یہ حدیث اس کی سند کے ساتھ مناسک حج کے بیان میں ذکر کی ہے۔

۴۶۱۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُؤْكَلُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ جَابِرٍ هٰذَا قَدِ اخْتُلِفَ فِي لَفْظِهٖ فَرَوَاهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ جَرِيْرٍ وَإِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَسَمِعْتَهُ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَيْدٌ وَلَيْسَ كُلُّ الصَّيْدِ يُؤْكَلُ فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الزِّيَادَةُ عَلَى ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرَةُ فِي حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اسے کھانا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت مختلف الفاظ سے مروی ہے ہر ایک نے اسے حضرت جریر اور حضرت ابراہیم صائغ سے اس طرح ذکر کیا جس طرح ہم نے بیان کیا اور ابن جریج نے اس کے خلاف روایت کیا ہے انہوں نے حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" انہوں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا ہاں" تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر دی کہ یہ شکار ہے

marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَمَّاھَا صَیْدًا اَوِ احْتُمِلَ اَنْ یَکُوْنَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالضَّبُعُ ذَاتُ نَابٍ لَمْ یُخْرِجْ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا قَدْ عَلِمْنَا اَنَّہٗ دَخَلَ فِیْہِ بِشَیْءٍ لَمْ یُعْلَمْ یَقِیْنًا اَنَّہٗ اَخْرَجَہٗ مِنْہُ۔

اور ہر شکار کھایا نہیں جاتا تو ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو اضافہ ہے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو کیونکہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اسے شکار قرار دیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ (یہ اضافہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو جب یہ احتمال ہے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت کو یوں پایا کہ آپ نے ہر پنجے (سے شکار کرنے) والے جانور سے منع فرمایا اور بجو بھی پنجے والا ہے اور آپ نے اس حکم سے کسی جانور کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس حکم میں ہر وہ چیز داخل ہوگی جس کا نکالنا یقینی طور پر ثابت نہ ہو۔

---

۴۶۲ - وَمِمَّا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ تَحْرِیْمِہٖ کُلَّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِیْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ۔

ہر کیل والے درندے کے حرام ہونے کے بارے میں یوں مروی ہے حضرت عاصم بن حمزہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے (شکاری) درندے اور ہر کچلیوں والے (شکاری) پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

---

۴۶۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے درندے اور کچلیوں والے پرندے سے منع فرمایا۔

---

۴۶۴ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابو عوانہ، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

marfat.com

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن حسن بن شقیق، فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے (شکاری) درندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

۴۶۸۔ وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبِرَكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ قَامَتِ الْحُجَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِنَهْيِهٖ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ عَنْهُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الضَّبُعُ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ اِلَّا بِمَا يَقُوْمُ عَلَيْنَا بِهِ الْحُجَّةُ بِاِخْرَاجِهَا

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیل والے (شکاری) درندوں کو کھانے کی ممانعت پر دلیل قائم ہو گئی اور اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں تو اس سے بجو کو نکالنا جائز نہیں کیونکہ وہ بھی کیل والا درندہ ہے البتہ یہ کہ اس کے نکالنے پر کوئی دلیل قائم ہو جائے

marfat.com

مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

(اور وہ قائم نہیں) یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷۷ صَیْدِ الْمَدِیْنَةِ

باب ۲۷۷: مدینہ طیبہ کا شکار

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَنَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ خَطَبَنَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍ وَعَلَیْهِ سَیْفٌ فِیْهِ صَحِیْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِهٖ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَأُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ ثُمَّ نَشَرَهَا فَاِذَا فِیْهَا الْمَدِیْنَةُ حَرَامٌ مِنْ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ۔

حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر (بیٹھ کر) خطبہ دیا اس پر ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کتاب (لٹک رہی) تھی انہوں نے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن پاک) اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے، کے سوا کچھ نہیں جسے ہم پڑھیں پھر اس کو کھولا تو اس میں دیکھا ہوا تھا مدینہ طیبہ مقام عَیر سے مقام ثور تک حرام ہے۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰی قَصْرِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ غُلَامًا یَقْطَعُ شَجَرَةً اَوْ یَخْتَطِبُهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَظُنُّ فِیْهِ فَاَخَذَ سَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ اَتَاهُ اَهْلُ الْغُلَامِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ یَرُدَّ عَلَیْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّهٗ اِلَیْهِمْ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد اپنے محل کی طرف سوار ہوتے جو مقام عقیق میں تھا انہوں نے ایک لڑکے کو پایا جو درخت کو کاٹ رہا تھا یا وہاں سے لکڑیاں چن رہا تھا حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کا سامان اٹھالیا جب واپس لوٹے تو لڑکے کے گھر والے ان کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے اس کی واپسی کے بارے میں گفتگو کی جو انہوں نے لڑکے سے لیا تھا انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس میں سے کچھ لوٹاؤں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا اور واپس لوٹانے سے انکار کر دیا۔

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَكِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَنَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَتَاهُ قَوْمٌ فِیْ عَبْدٍ لَهُمْ اَخَذَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ سَلَبَهٗ رَآهُ یَعْضِدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ سَلَبَهٗ فَكَلَّمُوْهُ

حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ فرماتے ہیں میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان کے پاس کچھ لوگ اپنے ایک غلام کے بارے میں آئے تھے جس کا سامان انہوں نے لے لیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ مدینہ طیبہ کے حرم میں شکار کر رہا ہے حالانکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرم قرار دیا

marfat.com

اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ سَلَبَهُ فَأَبَى وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحَدَّ حُدُوْدَ الْحَرَمِ حَرَمَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ مَنْ وَجَدَ تُمُوْهُ يَصِيْدُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْحُدُوْدِ فَمَنْ وَجَدَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ غَرِمْتُ لَكُمْ ثَمَنَ سَلَبِهِ فَعَلْتُ۔

۴۷۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا

۴۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ ثَابِتٍ عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اصْطَدْتُ طَيْرًا بِالْقُنْبُلَةِ فَخَرَجْتُ بِهٖ فِيْ يَدِيْ فَلَقِيَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ طَيْرٌ اصْطَدْتُّهُ بِالْقُنْبُلَةِ فَعَرَكَ اُذُنِيْ عَرْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ اَرْسَلَهُ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

۴۷۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ وَجَدَ غِلْمَانًا قَدْ اَلْجَؤُوْا ثَعْلَبًا اِلٰى زَاوِيَةٍ فَطَرَدَهُمْ قَالَ

ہے انہوں نے اس کا سامان لے لیا توان لوگوں نے سامان کی واپسی کے لیے ان سے کلام کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حرم مدینہ کی حد بندی فرمادی تو ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو ان حدود میں شکار کرتے ہوئے پاؤ تو اس کا سامان اس کو پانے والے کے لیے ہے لہذا میں وہ عطیہ واپس نہیں کروں گا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا ہے لیکن تم چاہو تو میں اس سامان کی قیمت کا تاوان تمہیں دے دیتا ہوں۔

حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں مجھے حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے خبر دی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی ان دو پہاڑیوں کے درمیان والے مقام کو حرم قرار دیا یعنی اس کا درخت نہ کاٹا جائے نہ اس کا شکار مارا جائے (یعنی یہاں درخت کاٹنا اور شکار کرنا جائز نہیں۔

حضرت صالح بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے پرندوں کے ایک جھنڈ سے ایک پرندہ شکار کیا پھر میں اسے ہاتھ میں لے کر باہر نکلا تو حضرت ابو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ پرندہ ہے جسے پرندوں کے جھنڈ سے شکار کیا ہے انہوں نے میری بہت سخت گوشمالی کی پھر اسے میرے ہاتھ سے چھڑا دیا اس کے بعد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دو پہاڑیوں کے درمیان کے شکار کو حرام قرار دیا ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کچھ لڑکوں کو پایا کہ انہوں نے ایک لومڑی کو ایک کنارے کی طرف (جانے پر) مجبور کر دیا ہے تو انہوں نے ان لڑکوں کو بھگا دیا حضرت مالک فرماتے

marfat.com

مَالِكٌ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ حَرَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هٰذَا۔

ہیں میں صرف یہ جانتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم شریف میں یہ کام کیا جاتا ہے؟

۴۷۶ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ اِنَّهٗ حَرَامٌ آمِنٌ۔

حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے اپنے دست مبارک کو مدینہ طیبہ کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا یہ قابل احترام امن والا ہے۔

---

۴۷۷ - حَدَّثَنَا اِبْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا زِيَادُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ اَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ نَنْصِبُ فِخَاخًا لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا۔

حضرت شرحبیل فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مدینہ طیبہ میں اپنا جال لگا رہے تھے انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا شکار حرام قرار دیا ہے۔

---

۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهُمْ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَدَعَوْتُ لَهُمْ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يُّبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور ان (اہل مکہ) کے لیے دعا فرمائی اور میں مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں اور ان کے لیے ایسی ہی دعا کرتا ہوں جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی اللہ تعالیٰ ان کے صاع اور مُد میں برکت دے[1]

---

۴۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن جعفر فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن یحییٰ نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کو حرم اور

---

[1] صاع اور مُد دونوں غلہ ماپنے کے پیمانے ہیں ۱۲ ہزاروی

marfat.com

وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ بَيْتَ اللّٰهِ وَ اٰمَنَهٗ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا ـ

امن والی جگہ قرار دیا اور میں دو پہاڑیوں کے درمیان مدینہ طیبہ کو حرام قرار دیتا ہوں اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار کیا جائے۔

۴۸۱ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا اَوْ يُخْبَطَ ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان جگہ کو حرم قرار دیا اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار کیا جائے۔

---

۴۸۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلٰى بَنِيْ تَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ـ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیا۔

---

۴۸۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِيْنَةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا فَقَامَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَالِيْ اَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِيْنَةَ وَحُرْمَتَهَا وَاَهْلَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِيْ اَدِيْمٍ خَوْلَانِيٍّ اِنْ شِئْتَ اَقْرَاْتُكَهٗ فَقَالَ مَرْوَانُ قَدْ سَمِعْتُ ـ

حضرت نافع بن جبیر سے مروی ہے فرماتے ہیں مروان بن حکم نے خطبہ دیتے ہوئے مکہ مکرمہ اس کی حرمت اور وہاں کے رہنے والوں کا ذکر کیا لیکن مدینہ طیبہ، اس کی حرمت اور وہاں کے باشندوں کا ذکر نہ کیا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا بات ہے میں سنتا ہوں تم نے مکہ مکرمہ کا اس کی حرمت اور باشندوں کا ذکر کیا لیکن مدینہ طیبہ! اس کی حرمت اور اس کے باشندوں کا ذکر نہیں کیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیا اور یہ ہمارے نزدیک ایک یمنی چمڑے میں ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے پڑھوں مروان نے کہا میں نے سن لیا ہے۔

---

۴۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے مکہ مکرمہ کا ذکر کیا پھر فرمایا

marfat.com

ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ۔

فاعل کون ہے بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں نے اس (یعنی مدینہ طیبہ) کی دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ عَلَى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ اُحد پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کی دو پہاڑیوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عمرو، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ مِنْ لَدُنْ كَذَا إِلَى كَذَا

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیا انہوں نے فرمایا "ہاں" فلاں مقام سے فلاں مقام تک۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد، حضرت عاصم احول سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم قرار دیا اس کا درخت

marfat.com

اَلْمَدِیْنَةَ مَا بَیْنَ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا۔

نہ کاٹا جائے۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے اسی طرح بیان کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ فرمایا جس نے یہاں کوئی بدعت اختیار کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے نیز فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔[1]

۴۹۲ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے اگر میں کسی ہرن کو مدینہ طیبہ میں چرتے ہوئے دیکھوں تو میں اسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس کی دو پہاڑیوں کے درمیان (جگہ) قابل احترام ہے۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ الْمَدِیْنَةَ بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ قَالَ وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعْضَدَ شَجَرُهَا اَوْ یُخْبَطَ اَوْ یُؤْخَذَ طَیْرُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان کے حرم بنانے کی مثل مدینہ طیبہ کو حرم بناتا ہوں اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے درخت کاٹنے، پتے جھاڑنے یا اس کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی تَحْرِیْمِ صَیْدِ الْمَدِیْنَةِ وَتَحْرِیْمِ شَجَرِهَا وَجَعَلُوْهَا فِیْ ذٰلِكَ کَمَکَّةَ فِیْ حُرْمَةِ صَیْدِهَا وَشَجَرِهَا وَقَالُوْا مَنْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فِیْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ سَلَبُهٗ لِمَنْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت مدینہ طیبہ کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت کی طرف گئی ہے اور انہوں نے وہاں کا شکار کرنے اور درخت کاٹنے کی حرمت کے سلسلے میں اسے مکہ مکرمہ کی طرح قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص حرم رسول صلی اللہ

[1] بدعت ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جو سنت کے خلاف ہو اور اس سے سنت اٹھ جائے ہر نئے کام کو اگرچہ وہ اچھا ہی ہو بدعت کہہ کر دینا غلط اور تعصب پر مبنی ہے جس طرح بعض لوگ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل، اذان کے ساتھ درود شریف پڑھنے اور ان جیسے دوسرے کاموں کو بدعت کہہ کر لوگوں کو روکتے ہیں یہ لوگ غلطی پر ہیں ۱۲ ہزاروی

marfat.com

وَجَدَهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ

علیہ وسلم میں ایسا کام کرے تو جو شخص اس کو پکڑے اس کے لیے اس کا ساز و سامان لینا جائز ہے ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَحْرِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا فَقَدْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ لَيْسَ اَنَّهٗ جَعَلَهٗ لِحُرْمَةِ صَيْدِ مَكَّةَ وَلَا لِحُرْمَةِ شَجَرِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِكَ بَقَاءَ زِيْنَةِ الْمَدِيْنَةِ لِيَسْتَطِيْبُوْهَا وَيَأْلَفُوْهَا وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ مِنْ طَامِ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اِنَّهَا زِيْنَةُ الْمَدِيْنَةِ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے مدینہ طیبہ کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت کے بارے میں لکھا ہے تو یقیناً آپ نے ایسا ہی کیا ہے لیکن اس لیے نہیں کہ آپ نے اسے مکہ مکرمہ کی حرمت یا اس کے درختوں کی حرمت کی طرح قرار دیا بلکہ مدینہ طیبہ کی زینت کو برقرار رکھنا مقصود تھا تاکہ لوگ اسے پسند کریں اور اس سے محبت کریں اور ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قلعوں (کو گرانے) سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں۔

۴۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُهْدَمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا الْعُمَرِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسحاق بن محمد فروی، حضرت عمری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهْدِمُوا الْاٰطَامَ فَاِنَّهَا زِيْنَةُ الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے قلعوں کو نہ گراؤ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو مصعب فرماتے ہیں ہم سے دراوردی نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

أفلا ترى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهاهم عن هدم آطام المدينة لأنها زينة لها قالوا فكذلك ما نهاهم عنه من قطع شجرها وقتل صيدها إنما هو لأن ذلك زينة المدينة فأراد أن يترك لهم فيها زينتها ليألفوها ويطيب لهم بذلك سكناها لا لأنها تكون في ذلك كمكة في حرمة صيدها ونباتها ووجوب الجزاء على من انتهك حرمة شيء من ذلك ثم نظرنا هل نجد عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك دليلا آخر يدلنا على ما ذكرنا۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں اسی طرح آپ کا اس کے درختوں کو کاٹنے اور وہاں کے شکار کو ہلاک سے منع کرنا اسی لیے تھا کہ وہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ ان کے لیے اس کی زینت کو باقی رکھا جائے تاکہ وہ اس سے محبت کریں اور ان کی وجہ سے وہاں کے باشندے خوش رہیں اس لیے نہیں کہ وہاں کے شکار یا سبزیوں کی حرمت اور کسی چیز کی بے حرمتی کرنے والے پر سزا کے وجوب کے سلسلے میں یہ مکہ مکرمہ کی طرح ہے۔

پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دلیل پاتے ہیں جو مذکورہ بات پر دلالت کرے۔

---

۴۹۸ - فإذا إسمعيل بن يحيى المزني قد حدثنا قال قرأنا على محمد بن إدريس الشافعي عن الثقفي عن حميد الطويل عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان لأبي طلحة ابن من أم سليم يقال له أبو عمير وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضاحكه إذا دخل وكان له نغير فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى أبا عمير حزينا فقال ما شأن أبي عمير فقيل يا رسول الله مات نغيره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا عمير ما فعل النغير۔

تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ام سلیم سے ایک بیٹا تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا جب وہ آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش طبعی فرماتے اس کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا وہ داخل ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غمگین دیکھ کر پوچھا ابو عمیر کو کیا ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس کی بلبل مر گئی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو عمیر! بلبل کو کیا ہوا۔

---

۴۹۹ - حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني يحيى بن أيوب عن حميد عن أنس رضي الله عنه قال كان لأبي طلحة ابن يدعى أبا عمير فكان له نغير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل قال يا أبا عمير ما فعل النغير۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا اس کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لے جاتے تو فرماتے اے ابو عمیر! بلبل کے بچے کو کیا ہوا۔

۵۰۰ - حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد

حضرت ابو التیاح فرماتے ہیں میں نے حضرت

marfat.com

الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر! بلبل کے بچے کو کیا ہوا۔

۵۰۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِيْ اَخٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقْبِلُهُ وَيَقُوْلُ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرا ایک بھائی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ہوتے اور فرماتے ابوعمیر! بلبل کے بچے کو کیا ہوا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ

فَهٰذَا قَدْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَوْ كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا كَحُكْمِ صَيْدِ مَكَّةَ اِذًا لَمَا اَطْلَقَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْسَ النُّغَيْرِ وَلَا اللَّعِبَ بِهٖ كَمَا لَا يُطْلَقُ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا كَانَ بِقُبَاءٍ وَذٰلِكَ الْمَوْضِعُ غَيْرُ الْمَوْضِعِ الْمُحَرَّمِ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَنَظَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ حُكْمِ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ مدینہ طیبہ کا واقعہ ہے اگر وہاں کے شکار کا حکم، مکہ مکرمہ کے شکار کی طرح ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلبل کے بچے کو بند رکھنے اور اس کے ساتھ کھیلنے کی اجازت نہ دیتے جیسا کہ مکہ مکرمہ میں اس کی اجازت نہیں دی جاتی کسی معترض نے کہا کہ ہوسکتا ہے یہ قباء میں ہوا ہو اور وہ جگہ حرم سے خارج ہے لہٰذا اس حدیث میں تمہارے لیے حجت نہیں ہے ۔ پس ہم نے دیکھا کہ کیا ہم اس حدیث کے علاوہ کچھ پاتے ہیں جو مدینہ طیبہ کے شکار کے بارے میں ہماری راہنمائی کرے۔

---

۵۰۲ - فَاِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا اَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ دَخَلَ رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّؤْذِيَهٗ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو وہ کھیلتا اور دوڑتا آگے اور پیچھے کو جاتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا پتہ چلتا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا اور خاموشی اختیار کرتا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ آپ کو اذیت پہنچے۔

فَهٰذَا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَوْضِعٍ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا حُرِّمَ مِنْهَا وَقَدْ كَانُوْا يُؤْوُوْنَ فِيْهِ الْوَحْشَ وَيَتَّخِذُوْنَهَا وَيُغْلِقُوْنَ دُوْنَهَا الْاَبْوَابَ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا اَيْضًا

تو یہ واقعہ مدینہ طیبہ کے اس مقام پر ہوا جو حرم میں داخل ہے جہاں وحشی جانوروں کو پناہ دیتے انہیں پکڑتے اور ان پر دروازے بند کر دیتے تھے تو یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت

عَلٰی اَنَّ حُکْمَ الْمَدِیْنَةِ فِیْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُکْمِ مَکَّةَ ۔

کرتی ہے کہ مدینہ طیبہ کا حکم، مکہ مکرمہ کے حکم کے خلاف ہے۔

۵۰۳ ۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ قُتَیْلَةَ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّیْمِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّهٗ کَانَ یَصِیْدُ وَیَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَیْدِهٖ فَاَبْطَاَ عَلَیْهِ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ حَبَسَكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْتَفٰی عَنَّا الصَّیْدُ فَصِرْنَا نَصِیْدُ مَا بَیْنَ بَیْتٍ اِلٰی قَنَاةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ کُنْتَ تَصِیْدُ بِالْعَقِیْقِ لَشَیَّعْتُكَ اِذَا ذَهَبْتَ وَتَلَقَّیْتُكَ اِذَا جِئْتَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ الْعَقِیْقَ ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ وہ شکار کرتے اور اپنے شکار میں سے کچھ، بارگاہ نبوی میں لاتے ایک مرتبہ انہیں دیر ہوگئی پھر وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہیں کس چیز نے روکا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں شکار نہ ملا تو ہم مقام بیت اور قناۃ کے درمیان شکار کرنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مقام عقیق میں شکار کرتے تو میں رخصت کرنے کے لیے تمہارے ساتھ ملتا اور واپسی پر تم سے ملاقات کرتا بے شک مجھے مقام عقیق پسند ہے

۵۰۴ ۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّیْمِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۵ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ خَالِدٍ التَّیْمِیُّ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت محمد بن طلحہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اِبَاحَةِ صَیْدِ الْمَدِیْنَةِ اَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ سَلَمَةَ وَهُوَ بِهَا عَلٰی مَوْضِعِ الصَّیْدِ وَذٰلِكَ لَا یَحِلُّ بِمَکَّةَ اَلَا تَرٰی اَنَّ رَجُلًا لَوْ دَلَّ وَهُوَ بِمَکَّةَ رَجُلًا عَلٰی صَیْدٍ صَیْدِ هَا کَانَ اٰثِمًا فَلَمَّا کَانَتِ الْمَدِیْنَةُ فِیْ ذٰلِكَ لَیْسَتْ کَمَکَّةَ ثَبَتَ اَنَّ حُکْمَ صَیْدِهَا خِلَافُ حُکْمِ صَیْدِ مَکَّةَ وَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا اِبَاحَةُ صَیْدِ الْعَقِیْقِ ۔

تو یہ حدیث بھی مدینہ طیبہ کے شکار کے جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ کو شکار کی راہنمائی کی حالانکہ آپ اسی مقام پر تھے اور مکہ مکرمہ میں یہ بات جائز نہیں — کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے کسی شخص کو وہاں کے شکار کی طرف راہنمائی کرے تو وہ گناہ گار ہوتا ہے تو جب اس سلسلے میں مدینہ طیبہ مکہ مکرمہ کی طرح نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ وہاں کے

شکار کا حکم، مکہ مکرمہ کے شکار کے خلاف حکم رکھتا ہے۔ اس حدیث کے مطابق مقام عقیق کا شکار بھی جائز ہے۔

٥٠٦ - وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ سَعْدٍ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَاقَدْ دَوَّنَّا فَفِي هٰذَا مَا يُخَالِفُهُ فَاَمَّا مَا فِي حَدِيْثِ سَعْدٍ مِنْ اِبَاحَةِ سَلْبِ الَّذِي يَصِيْدُ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَانَ فِي وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ الَّتِي تَجِبُ بِالْمَعَاصِي فِي الْاَمْوَالِ۔

ہم نے باب کے شروع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے یہ، اس کے خلاف ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مدینہ طیبہ میں شکار کرنے والے کے سامان کو لوٹنے کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے تو یہ اس وقت کی بات ہے جب گناہوں کے سزائیں مال کی صورت میں واجب ہوتی تھیں اور اس بہتر جانتا ہے۔

٥٠٧ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكٰوةِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَدَّاهَا طَائِعًا فَلَهُ اَجْرُهَا وَمَنْ لَا اَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ وَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْمَنْ سَرَقَ ثَمَرًا مِنَ الْكِمَامِ اَنَّ عَلَيْهِ غَرَامَةَ مِثْلَيْهِ فِي نَظَائِرَ مِنْ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فِي وَقْتِ نَسْخِ الرِّبٰوا فَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ الْمَاْخُوْذَةُ اِلٰى اَمْثَالِهَا اِنْ كَانَ لَهَا اَمْثَالٌ وَاِلٰى قِيْمَتِهَا اِنْ كَانَ لَا مِثْلَ لَهَا وَجُعِلَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْحَرَامِ فِي الْاَمْوَالِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ فِي صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے بارے میں مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے اسے خوش دلی کے ساتھ ادا کیا اور اس کے لیے اس کا اجر ہے اور جس نے ایسا نہ کیا ہم اس سے خود وصول کریں گے اور اس کے مال کا نصف بھی وصول کریں گے اور آپ سے خوشوں میں پھلوں کی چوری کے بارے میں مذکور ہے کہ اس کا تاوان دگنا ہوگا اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جنہیں ہم نے اپنی اس کتاب میں مناسب مقام پر ذکر کیا ہے پھر جب سود (کے جواز) کا حکم منسوخ ہوا تو یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا اب جو اشیاء لی جائیں (چوری وغیرہ کے ذریعے) تو ان کا حکم ان کی مثل کی طرف لوٹا دیا گیا اگر وہ مثلی ہوں اور اگر ان کی مثل نہ ہو تو قیمت واجب ہوتی ہے اور حرام امور کے ارتکاب میں جسمانی سزا مقرر کی گئی مالی سزا نہیں تو مدینہ طیبہ کے شکار کے سلسلے میں یہ بیان ہے۔

وَاَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا مَكَّةَ حَرَامًا وَصَيْدَهَا وَشَجَرَهَا كَذٰلِكَ هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ ثُمَّ رَاَيْنَا مَنْ اَرَادَ دُخُوْلَ مَكَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يَدْخُلَهَا اِلَّا حَرَامًا فَكَانَ دُخُوْلُ الْحَرَمِ لَا يَحِلُّ

قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مکہ مکرمہ حرم ہے اور اس کا شکار کرنا نیز درخت کاٹنا بھی حرام ہے اس میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں —— پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے تو وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا

marfat.com

لِحَلَالٍ كَانَتْ حُرْمَةُ صَيْدِهٖ وَشَجَرِهٖ كَحُرْمَتِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ

تو احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا جائز نہیں لہذا اس کے شکار اور درخت کی حرمت ذات مکہ کی حُرمت کی طرح ہے۔

ثُمَّ رَأَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِدُخُوْلِهَا لِلرَّجُلِ حَلَالًا فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ مُحَرَّمَةً فِيْ فِيْ نَفْسِهَا كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا كَحُكْمِهَا فِيْ فِيْ نَفْسِهَا وَكَمَا كَانَ صَيْدُ مَكَّةَ إِنَّمَا حُرِّمَ لِحُرْمَتِهَا وَلَمْ تَكُنِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ نَفْسِهَا حَرَامًا لَمْ يَكُنْ صَيْدُهَا وَلَا شَجَرُهَا حَرَامًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا كَصَيْدِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ شَجَرِهَا غَيْرِ مَكَّةَ هٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

پھر ہم مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہیں اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وہاں احرام کے بغیر داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں تو جب وہ ذاتی طور پر حرام نہیں تو اس کے شکار اور درخت کا حکم بھی اس ذات کی طرح ہوگا تو جس طرح مکہ مکرمہ کا شکار ذاتِ مکہ کی حرمت کی وجہ سے حرام ہے اور مدینہ طیبہ ذاتی طور پر حرم نہیں تو اس کا شکار اور درخت بھی حرام نہیں ہوگا تو اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جو کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کا شکار اور درخت مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسرے شہروں کے شکار اور درخت اور کی طرح ہے۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷ اَكْلِ الضِّبَابِ

باب ۲۷ گوہ کھانے کا بیان

۵۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ نَزَلْنَا أَرْضًا كَثِيْرَةَ الضِّبَابِ فَأَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَإِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ بِهَا إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا ضِبَابٌ أَصَبْنَاهَا فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهٖ فَاكْفَؤُهَا۔

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایسی زمین میں اترے جہاں گوہ زیادہ ہوتی ہیں ہمیں بھوک لگی تو ہم نے ان کو پکایا ہنڈیاں اُبل رہی تھیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا گوہ ہیں ہم نے ان کو پایا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ زمین پر چلنے والے جانوروں کی شکل میں مسخ ہوا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ وہی نہ ہو لہذا ہنڈیاں انڈیل دو۔

۵۰۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ

حضرت زید بن وہب جہنی فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی تَحْرِیْمِ لُحُوْمِ الضِّبَابِ لِاَنَّهُمْ لَمْ یَأْمَنُوْا اَنْ تَكُوْنَ مَمْسُوْخَةً وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لک جماعت نے گوہ کا گوشت حرام قرار دیا ہے کیونکہ اس بات سے بے خوف نہیں ہو سکتے کہ وہ مسخ شدہ ہوں انہوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ یَرَوْا بِهَا بَأْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ حُصَیْنًا قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ وَهْبٍ عَلٰی خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنَی الَّذِیْ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَلَیْهِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور وہ اس سلسلے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حصین نے یہ حدیث حضرت زید بن وہب سے حضرت اعمش کی روایت کے خلاف نقل کی ہے۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَاشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْهَا فَاَصَبْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَیْتُهٗ ثُمَّ اَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ جَرِیْدَةً فَجَعَلَ یَعُدُّ بِهَا اَصَابِعَهٗ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِی الْاَرْضِ وَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلَّهَا هِیَ فَقُلْتُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْهَا فَلَمْ یَأْكُلْ وَلَمْ یَنْهَ۔

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے صحابہ کرام کو کچھ گوہ ملیں تو انہوں نے انہیں بھون کر کھایا مجھے بھی ایک گوہ ملی میں نے اسے بھونا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا آپ نے ایک شاخ پکڑی اور اس سے اس کی انگلیاں شمار کرنے لگے پھر فرمایا یہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جسے زمین کے چوپائے کی شکل میں بدل دیا گیا اور مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی ہو میں نے عرض کیا صحابہ کرام نے اسے بھون کر کھایا ہے تو آپ نے اسے نہ کھایا اور نہ ہی منع فرمایا۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ حُصَیْنٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثَابِتُ بْنُ وَدِیْعَةَ۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت حصین سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے ثابت بن ودیعہ کا ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ خِلَافُ مَا فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِیْ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَهُمْ عَنْ اَكْلِهَا قَدْ خَشِیَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ یَكُوْنَ مَمْسُوْخًا كَمَا خَشِیَ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ تَرْكُ النَّهْیِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ مَجَاعَةٍ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ فَاَبَاحَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں پہلی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ اس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانے سے منع نہیں فرمایا۔ البتہ اس بات کا ڈر محسوس کیا کہ یہ وہی مسخ شدہ قوم ہو جیسا کہ پہلی حدیث میں اس خوف کا ذکر ہے البتہ یہ کہ ہو سکتا ہے آپ نے اس لیے منع کرنا ترک کر دیا کہ وہ

marfat.com

ذٰلِكَ لَهُمْ لِلضَّرُوْرَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا سِوٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ۔

بھوک کی حالت میں تھے جیسا کہ حضرت اعمش کی روایت میں ہے تو آپ نے ضرورت کے تحت اسے مباح قرار دیا ـــ پھر ہم نے اس سلسلے میں ان دو حدیثوں کے ماسوا کی طرف رجوع کیا۔

۵۱۲ - فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ فَزَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَعْرَابِىٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِى الضَّبِّ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِىْ اَىَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ۔

تو بنو فزارہ کے ایک شخص حصین سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا آپ خطبہ دے رہے تھے آپ کو خطبہ چھوڑنا پڑا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ گوہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی صورتیں بگڑی تھیں مجھے معلوم نہیں ان کے چہرے کس جانور کی صورت میں مسخ ہوئے۔

۵۱۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَكَمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُتِىَ بِضَبٍّ فَقَالَ اُمَّةٌ مُسِخَتْ۔

حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا ایک گروہ کی صورت تبدیل ہوئی تھی۔

۵۱۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّةً فُقِدَتْ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں گوہ لایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک گروہ گم ہو گیا تھا واللہ اعلم۔

۵۱۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ فَزَارَةَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِبَابٍ حَتَرَسَهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا

حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ بنو فزارہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کئی گوہ لایا جنہیں اس نے پکڑا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے پھر فرمایا ایک گروہ کی شکلیں بگڑی تھیں

marfat.com

وَيَنظُرُ اِلٰى ضَبٍّ مِنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّةٌ مُسِخَتْ فَلَا نَدْرِىْ مَا فُعِلَتْ وَلَا اَدْرِىْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا۔

ہم نہیں جانتے ان کا کیا حشر ہوا اور نامعلوم یہ ان میں سے ہو۔

۵۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافِىْ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ اِبْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبٰى اَنْ يَّاْكُلَهٗ يَعْنِى الضَّبَّ وَقَالَ لَا اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الْاُوْلَى الَّتِىْ مُسِخَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے (یعنی گوہ کے) کھانے سے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں نہیں جانتا شاید یہ ان پہلے لوگوں میں سے ہو جن کے چہرے مسخ ہو گئے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِىْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اَكْلَهٗ خَوْفًا مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ مِمَّا مُسِخَ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَرَّمَهٗ مَعَ ذٰلِكَ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ تَرَكَهٗ تَنَزُّهًا مِنْهُ عَنْ اَكْلِهٖ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھانا اس خوف سے ترک کیا کہ شاید یہ مسخ شدہ لوگوں میں سے ہو تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس وجہ سے اسے حرام قرار دیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے کھانے سے پرہیز کرتے ہوئے ترک فرمایا اور حرام قرار نہیں دیا تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۵۱۷- فَاِذَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ بَشِيْرُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ فِىْ حَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَاَنَّهٗ طَعَامُ اَهْلِنَا فَسَكَتَ فَقُلْنَا لَهٗ عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ قُلْنَا لَهٗ عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَخِطَ عَلٰى سِبْطٍ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدُبُّوْنَ عَلَى الْاَرْضِ فَمَا اَظُنُّهُمْ اِلَّا هٰؤُلَاءِ وَلَسْتُ اٰكُلُهَا وَلَا اُحَرِّمُهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عرض کیا میں گوہوں کے باغ میں رہتا ہوں اور ہمارے گھر والوں کی خوراک بھی یہی ہے آپ خاموش رہے ہم نے اس شخص سے کہا دوبارہ بیان کرو اس نے دوبارہ عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے پھر ہم نے کہا دوبارہ بیان کرو اس نے بیان کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر ناراض ہوا تو اس نے انہیں زمین پر چلنے والے چوپایوں میں سے ایک کی صورت میں بدل دیا میرا خیال ہے کہ یہ وہی ہے میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام ٹھہراتا ہوں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الضِّبَابَ مَعَ خَوْفِهٖ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمَمْسُوْخِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ڈرنے کے باوجود کہ یہ وہی مسخ شدہ ہو اس کو حرام نہیں

marfat.com

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْفِیْ اَنْ تَکُوْنَ الضِّبَابُ مَمْسُوْخًا۔

ٹھہرایا —— پھر ہم نے دیکھا کہ کیا آپ سے کوئی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کے مسخ شدہ ہونے کی نفی کرتی ہوں۔

۵۱۸۔ فَاِذَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْیَشْکُرِیِّ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ اَھِیَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ یُھْلِکْ قَوْمًا اَوْ لَمْ یَمْسَخْ قَوْمًا فَیَجْعَلَ لَھُمْ نَسْلًا وَّلَا عَاقِبَۃً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ مسخ شدہ لوگوں میں سے ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک یا مسخ نہیں کیا کہ پھر ان کی نسل چلائی ہو یا ان کی اولاد کو باقی رکھا (یعنی جن کو مسخ کیا گیا ان کی نسل جاری نہیں ہوتی)

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَاِنَّ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ۔

حضرت محمد بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اس سے پہلے اور بندر اور خنزیر پہلے سے تھے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ الْیَشْکُرِیِّ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُھْلِکْ قَوْمًا فَیَجْعَلَ لَھُمْ نَسْلًا وَّلَا عَقِبًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا کہ پھر ان کی نسل یا اولاد کو باقی رکھا ہو۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ لَیْثٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

فَبَیَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْمَمْسُوْخَ لَا یَکُوْنُ لَھَا نَسْلٌ وَّلَا عَقِبٌ فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ اَنَّ الضَّبَّ لَوْ کَانَ مِمَّا مُسِخَ لَمْ یَبْقَ فَانْتَفٰی بِذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّبُّ مَکْرُوْھًا مِنْ قِبَلِ اَنَّہٗ مَسْخٌ اَوْ قَبْلَ مَا جَازَ اَنْ یَّکُوْنَ مَسْخًا

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا کہ جن لوگوں کے چہرے مسخ کئے گئے ان کی نسل اور اولاد کو باقی نہیں رکھا گیا تو اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ اگر گوہ بھی ان مسخ شدہ لوگوں میں سے ہوتی تو وہ باقی نہ رہتی تو اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ

marfat.com

ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا رُوِيَ فِيهِ خِلَافُ مَا ذَكَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى إِبَاحَةِ أَكْلِهِ أَوْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ ذٰلِكَ۔

۵۲۲ - فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ أَبَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَا ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لَيْتَ عِنْدَنَا قُرْصَةً مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُقَلِيَةٍ بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَعَمِلَهَا ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ كَانَ سَمْنُهَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ لَهُ ارْفَعْهَا

فَقَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَا عَلٰى تَحْرِيمِهِ إِيَّاهُ عَلَى النَّاسِ۔

۵۲۳ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۵۲۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

گوہ مسخ ہونے کی وجہ سے یا مسخ کے امکان کے سبب سے مکروہ ہو۔

پھر ہم نے دیکھا کہ جو کچھ اس کے خلاف مروی ہے کیا ہم اس میں کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو اس کے کھانے کے جواز یا منع پر دلالت کرے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش میرے پاس گیہوں کی روٹی ہوتی جو گھی اور دودھ کے ساتھ پکائی ہوتی تو آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک کھڑے ہوئے پھر وہ روٹی لے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھی کس چیز میں تھا انہوں نے عرض کیا گوہ کے چمڑے میں آپ نے فرمایا اسے اٹھالو۔

تو کسی قائل نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوہ کا گوشت کھانا ناپسند کرتے تھے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ ممکن ہے اس ناپسندیدگی کا سبب وہ بات ہو جو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور وہ حدیث ہم روایت کر چکے ہیں یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اسے لوگوں پر بھی حرام کر دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بات کی دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے اسے کھایا نہ حرام قرار دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے

marfat.com

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَادٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِآكِلِهٖ وَلَا بِمُحَرِّمِهٖ۔

ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور عرض کیا کہ آپ گوہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام ٹھہراتا ہوں۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُ وَلَا اَنْهٰى۔

حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں اسے کھاتا بھی نہیں اور منع بھی نہیں کرتا۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۵۳۱۔ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يُحَرِّمْ اَكْلَ الضَّبِّ۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتے ہیں کہ آپ نے گوہ کا کھانا حرام قرار نہیں دیا۔

۵۳۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهٗ حَلَالٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ حلال ہے۔

marfat.com

۵۳۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فُلَانًا حِينَ يَرْوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ ضَبًّا فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ضَبٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُوهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي وَفِي حَدِيثِ وَهْبٍ فَإِنَّهُ حَلَالٌ

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے سنا فرماتے ہیں میں نے فلاں کو دیکھا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہا تھا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مجلس کی تو میں نے ان سے نہیں سنا کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے سوا بیان کیا ہو انہوں نے فرمایا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گوہ کھاتے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے آواز دی کہ یہ گوہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھاؤ (اور) یہ میرے کھانے میں شامل نہیں ہے حضرت وہب کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا یہ حلال ہے۔

قَالَ

اَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُ حَلَالٌ وَأَنَّهُ تَرَكَهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ طَعَامِهِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حلال ہونے کی خبر دی اور آپ نے اسے اس لیے چھوڑا کہ آپ کے کھانے میں نہیں تھی۔

۵۳۴ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار نہیں دیا۔

۵۳۵ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا میں اسے نہیں کھاتا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار نہیں دیا اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے وہ عام چرواہوں کا کھانا ہے اور اگر وہ میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

---

۵۳۶ - وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ أَكْلَ الضَّبِّ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَاحْتَجَّ لَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ

ایک جماعت نے جن میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

ان حضرات کے لیے حضرت امام محمد رحمہم اللہ یوں

سلمة ح وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عفان
ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم
قالوا ثنا حماد وهو ابن ابي سليمن
عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة رضي الله عنها
ان النبي صلى الله عليه وسلم اهدي له ضب فلم
يأكله فقام عليه سائل فارادت عائشة رضي الله
عنها ان تعطيه فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم
اتعطينه مالا تاكلين قال محمد رحمة الله فقد
دل ذلك على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كره لنفسه ولغيره اكل الضب قال فبذلك نأخذ
قيل له ما في هذا دليل على ما ذكرت قد يجوز ان
يكون كره لها ان تطعمه السائل لانها انما فعلت
ذلك من اجل انها عافته ولولا انها عافته لما
اطعمته اياه وكان ما تطعمه السائل فانما هو
لله تعالى فاراد النبي صلى الله عليه وسلم ان لا
تكون ما يتقرب به الى الله عز وجل الا من خير الطعام
كما قد نهى ان يتصدق بالبسر الردي والتمر الردي۔

استدلال کرتے ہیں حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ کے لیے ایک گوہ بطور تحفہ پیش کی گئی لیکن آپ نے اسے نہ کھایا پھر ان کے پاس ایک سائل آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے دینے کا ارادہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ چیز اسے دوگی جو خود نہیں کھاتیں۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا کھانا اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی ناپسند فرمایا ہم بھی یہی موقف اختیار کرتے ہیں تو انہیں (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں آپ کی اس مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتا ہے آپ نے سائل کو دینا اس لیے ناپسند کیا ہو کہ ام المؤمنین اس لیے دے رہی تھیں کہ خود اسے ناپسند کرتی تھیں اور اگر وہ اسکو ناپسند نہ کرتیں تو سائل کو نہ دیتیں اور سائل کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے بہترین کھانا ہونا چاہئے جیسا کہ آپ نے خشک اور تر ردی کھجوریں صدقہ کرنے سے منع فرمایا۔

٥٣٧- فمما روي عنه في ذلك ما حدثنا ابن ابي داود
قال ثنا سعيد بن سليمن الواسطي قال ثنا عباد بن
العوام عن سفيان بن حسين عن الزهري عن ابي امامة
ابن سهل بن حنيف عن ابيه قال امر رسول الله صلى
الله عليه وسلم بالصدقة فجاء رجل بكباس من هذه
النخل قال سفيان يعني الشيص وكان لا يجيء احد
بشيء الا نسب الى الذي جاء به فنزلت ولا تيمموا
الخبيث منه تنفقون ونهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن الجعرور ولون الحبيق ان يوخذا

اس سلسلے میں اس طرح مروی ہے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ایک شخص اس کھجور کے خوشے لایا حضرت سفیان فرماتے ہیں گھٹیا قسم کے خوشے لایا اور جب بھی کوئی چیز لائی جاتی تو وہ لانے والے کی طرف منسوب ہوتی تو اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی "اور ردی چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو" اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "جعرور" "الا لون الحبیق" کھجوریں صدقہ میں لینے سے منع فرمایا

marfat.com

فِی الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِیُّ لَوْنَانِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِیْنَةِ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں یہ مدینہ طیبہ کی کھجوروں میں سے دو قسمیں ہیں۔

۵۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ سُلَیْمٰنُ بْنُ كَثِیْرٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَیْقِ۔

۵۳۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا یَجِیْئُوْنَ فِی الصَّدَقَةِ بِاَرْدَاِ تَمْرِهِمْ وَاَرْدَاِ طَعَامِهِمْ فَنَزَلَتْ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ قَالَ لَوْ كَانَ لَكُمْ فَاَعْطَاكُمْ لَمْ تَاْخُذُوْهُ اِلَّا وَاَنْتُمْ تَرَوْنَ اَنَّهٗ قَدْ نَقَصَكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ لوگ صدقات کے لیے نہایت گھٹیا قسم کی کھجوریں اور نہایت ردی قسم کا کھانا لاتے تھے۔ تو آیت کریمہ نازل ہوئی "اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور اس چیز سے جو ہم نے زمین میں سے تمہارے لیے نکالی ہے گھٹیا چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو حالانکہ تم خود اسے نہیں لیتے البتہ یہ کہ چشم پوشی کرو" ارشاد فرمایا اگر وہ تمہارے لیے ہو اور کوئی شخص تمہیں دے تو تم اسے لیتے ہوئے یہ سمجھتے ہو کہ اس نے تمہارے حق میں کمی کر دی ہے

۵۴۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِهٖ عَصًا وَقِنَا مُعَلَّقَةٌ فِی الْمَسْجِدِ فِیْهَا قِنْوُ حَشَفٍ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذَا الْقِنْوِ لَتَصَدَّقَ بِاَطْیَبَ مِنْهُ اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَیَاْكُلُ الْحَشَفَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَمَ وَاللّٰهِ لَیَدَعَنَّهَا مُذَلَّلَةً اَرْبَعِیْنَ عَامًا لِلْعَوَافِیْ یَعْنِیْ نَخْلَ الْمَدِیْنَةِ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں لاٹھی تھی مسجد میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے ان میں ایک خراب خوشہ تھا آپ نے فرمایا ان کھجوروں کا مالک اگر چاہتا تو اس سے اچھی کھجوریں صدقہ کرتا ہے بلاشبہ ان کا مالک قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا پھر آپ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سنو! اللہ کی قسم! وہ انہیں مدینہ طیبہ کے باغات کو چالیس سال تک مہمانوں (یا حاجت مندوں) کے لیے مسخر رکھے گا۔

۵۴۱ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَالِحُ ابْنُ اَبِیْ غَرِیْبٍ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت کثیر بن مرہ حضرمی، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

فَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الصَّدَقَةَ بِالضَّبِّ لَا لِأَنَّ أَكْلَهُ حَرَامٌ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوہ کا صدقہ کرنے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

۵۴۲ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ أَكْلِهٖ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهٗ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَأَكَلْتُهٗ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ فَلَمْ يَنْهَنِي۔

گوہ کھانے کے جواز کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے حضرت ابوامامہ بن سہیل بن حنیف، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوئے تو ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود عورتوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دو کہ آپ کس چیز کو کھانے کا ارادہ فرما رہے ہیں چنانچہ انہوں نے بتایا کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے ہاتھ اٹھا لیا (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" لیکن یہ میری قوم کی زمین میں پائی نہیں جاتی تو میں اس سے گھن کرتا ہوں حضرت خالد فرماتے ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور کھا لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے رہے لیکن مجھے منع نہیں فرمایا۔

۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دُعِينَا لِعُرْسٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامٌ فَأَكَلْنَاهُ ثُمَّ قُرِّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَمِنَّا آكِلٌ وَمِنَّا تَارِكٌ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُهٗ وَلَا أُحَرِّمُهٗ وَلَا آمُرُ بِهٖ وَلَا أَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُحِلًّا أَوْ مُحَرِّمًا قُرِّبَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں ہمیں مدینہ طیبہ میں ایک شادی کی دعوت دی گئی کھانا ہمارے قریب کیا گیا تو ہم نے اسے کھایا پھر تیرہ گوہ ہمارے قریب کی گئیں تو ہم میں سے بعض کھانے لگے اور بعض نے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو واقعہ کی خبر دی تو حاضرین میں سے بعض نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال اور حرام کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے، اسے آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَمَدَّ یَدَہٗ لِیَاْکُلَ فَقَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَکَفَّ یَدَہٗ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا الْحَمُ لَمْ اٰکُلْہُ قَطُّ فَاَکَلَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَامْرَاَۃٌ کَانَتْ مَعَھُمْ وَقَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا لَا اٰکُلُ طَعَامًا لَمْ یَاْکُلْ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

نے اپنا ہاتھ روک لیا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں وہ کھانا نہیں کھاتی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا حَبِیْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِصَحْفَۃٍ فِیْھَا ضِبَابٌ فَقَالَ کُلُوْا فَاِنِّیْ عَائِفُہٗ۔

حضرت عطاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں کچھ گوہ تھیں آپ نے فرمایا تم اسے کھاؤ مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَھْدَتْ خَالَتِیْ اُمُّ حُفَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَسَمْنًا وَاَضُبًّا فَاَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنَ الْاَضُبِّ وَاُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُؤْکَلْ عَلٰی مَائِدَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میری خالہ حضرت ام حفید نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا تو آپ نے پنیر اور گھی کو کھایا لیکن گوہ سے نہ کھایا لیکن آپ کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی تو آپ کے دستر خوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

فَثَبَتَ بِتَصْحِیْحِ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِاَکْلِ الضَّبِّ وَھُوَ الْقَوْلُ عِنْدَنَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ گوہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہمارا بھی یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۲۷۹ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ

باب ۲۷۹ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ ابْنُ کُدَامٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلَیْنِ مِنْ مُزَیْنَۃَ اَحَدِھِمَا عَنِ الْاٰخَرِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ لُیُوْمٍ وَالْاٰخَرُ غَالِبُ بْنُ الْاَبْجَرِ قَالَ مِسْعَرٌ

حضرت ابن معقل، مزینہ قبیلہ کے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے روایت کرتا ہے ایک کا نام عبد اللہ بن عمرو بن لیوم ہے اور دوسرا غالب بن ابجر ہے حضرت مسعر (راوی) فرماتے ہیں

marfat.com

اَرٰی غَالِبًا الَّذِیْ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مَالِیْ شَیْءٌ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اُطْعِمَ مِنْہُ اَہْلِیْ غَیْرَ حُمُرٍ لِیْ اَوْ حُمُرَاتٍ لِیْ قَالَ فَاَطْعِمْ اَہْلَکَ مِنْ سَمِیْنِ مَالِکَ فَاِنَّمَا قَذِرْتُ لَکُمْ جَوَّالَ الْقَرْیَۃِ۔

میرا خیال ہے کہ غالب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عرض کیا یا رسول اللہ! میرے مال میں سے کچھ بھی نہیں بچا کہ میں اس سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں البتہ میرے پاس کچھ گھریلو گدھے اور گدھیاں ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے گھر والوں کو کھلاؤ میں گاؤں کے نجاست خور جانوروں کو تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الظَّاہِرَۃِ عَنْ اَبْجَرَ اَوِ ابْنِ اَبْجَرَ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مَالِیْ شَیْءٌ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اُطْعِمَہٗ اَہْلِیْ اِلَّا حُمُرٌ لِیْ قَالَ فَاَطْعِمْ اَہْلَکَ مِنْ سَمِیْنِ مَالِکَ فَاِنَّمَا کَرِہْتُ لَکُمْ جَوَّالَ الْقَرْیَۃِ۔

حضرت عبدالرحمن بن بشیر نے مزینہ قبیلہ کے کچھ صحابہ کرام سے روایت کیا وہ ابجر یا ابن ابجر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے مال میں سے کچھ نہیں بچا کہ میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں البتہ کچھ گدھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کو اپنے قیمتی مال میں سے کھلاؤ میں تمہارے لیے بستی کے نجاست خور جانور ناپسند کرتا ہوں۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مُزَیْنَۃَ حَدَّثُوْا عَنْ سَیِّدِ مُزَیْنَۃَ الْاَبْجَرِ اَوِ ابْنِ الْاَبْجَرِ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن بشیر سے مروی ہے کہ مزینہ قبیلہ سے چند صحابہ کرام نے قبیلہ مزینہ کے سردار ابجر یا ابن ابجر سے روایت کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پھر اس کی مثل بیان کیا۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ الظَّاہِرَۃِ وَلَمْ یَقُلْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اَبْجَرَ اَوِ ابْنَ اَبْجَرَ۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے عبدالرحمن بن معقل کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انہوں نے مزینہ ظاہرہ کے کچھ لوگوں سے روایت کیا یہ نہیں فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے "اور فرمایا ابجر یا ابن ابجر۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَہَبَ قَوْمٌ اِلٰی ہٰذَا فَاَبَاحُوْا اَکْلَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَہْلِیَّۃِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا جائز سمجھتے ہیں ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا)

marfat.com

حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوا أَكْلَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَقَالُوا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْحُمُرُ الَّتِي أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَهَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ كَانَتْ وَحْشِيَّةً وَيَكُوْنُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوَالَ الْقَرْيَةِ عَلَى الْأَهْلِيَّةِ **وَقَدْ** رَوٰى شَرِيْكٌ حَدِيْثَ غَالِبٍ هٰذَا عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ وَشُعْبَةُ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا وہ فرماتے ہیں ممکن ہے اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی گدھوں کا کھانا جائز قرار دیا ہو اور آپ کا ارشاد گرامی کہ میں بستی کے نجاست خور جانوروں کو ناپسند کرتا ہوں اس سے مراد گھریلو گدھے ہوں۔

حضرت شریک نے حضرت غالب کی یہ روایت، حضرت مسعر اور شعبہ کی روایت کے خلاف نقل کی ہے۔

٥٥٠- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوا حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالُوا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ مُعْتَمِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ وَإِنَّ سَمِيْنَ مَالِنَا فِي الْحَمِيْرِ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ سَمِيْنِ مَالِكُمْ۔

حضرت شریک، حضرت منصور بن معتمر سے وہ عبید بن حسن سے اور وہ غالب بن ابجر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم قحط زدہ ہو گئے ہیں اور ہمارے قیمتی مال گدھے ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے کھاؤ۔

فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا كَانَ أَبَاحَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ فِي عَامِ سَنَةٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا حَمَلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ مِسْعَرٍ وَشُعْبَةَ فَهُوَ عَلٰى مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَقَدْ يَحِلُّ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ الْمَيْتَةُ فَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ **وَقَدْ** جَاءَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا فِي نَهْيِهِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

تو انہوں نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے لیے اسے جائز قرار دینا قحط سالی میں تھا اگر اس سے مراد وہ ہو جس پر ہم نے حضرت مسعر اور شعبہ کی روایت کو محمول کیا ہے تو وہ اسی پر ہو گا جس پر ہم نے اسے محمول کیا اور اگر اس سے گھریلو گدھے مراد ہوں تو وہ حالت ضرورت کا حکم ہے اور ضرورت کے وقت مردار بھی حلال ہو جاتا ہے تو اس حدیث میں ضرورت کے بغیر گھریلو گدھوں کے حلال ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ ادھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔

٥٥١- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ وَأُسَامَةُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ

حضرت حسن اور حضرت عبداللہ اپنے والد حضرت محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے

marfat.com

أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے اور عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

۵۵۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ ۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ قطان، حضرت عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ هُوَ النُّعْمَانُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوحنیفہ یعنی حضرت نعمان، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۵۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَلِيطٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ لَقَدْ أَتَانَا نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ وَنَحْنُ بِخَيْبَرَ وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَفُورُ بِهَا فَأَكْفَأْنَاهَا عَلَى وُجُوهِهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی سُلیط اپنے والد ابو سلیط بدری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم خیبر میں تھے ہمیں اطلاع ملی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حالانکہ ہانڈیاں اس (گوشت) کے ساتھ جوش مار رہی تھیں تو ہم نے انہیں (وہیں) الٹ دیا۔

۵۵۷ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

marfat.com

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ وَالْمَکِّیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ اَکَلْنَا زَمَنَ خَیْبَرَ الْخَیْلَ وَالْحِمَارَ الْوَحْشِیَّ وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِیِّ۔

حضرت ابوالزبیر کی خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم نے خیبر کے زمانے میں گھوڑوں اور جنگلی گدھوں کا گوشت کھایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں (کے گوشت) سے منع فرمایا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْخَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَمِعَهٗ مِنْهُ قَالَ اَصَبْنَا حُمُرًا یَوْمَ خَیْبَرَ فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ۔

حضرت سعید حضرت ابواسحٰق سے اور وہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے سنا وہ فرماتے ہیں ہمیں خیبر کے دن کچھ گدھے ملے تو ہم نے انہیں پکایا (اس دوران) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے پکارا کہ ہنڈیاں الٹ دو۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت عدی بن ثابت، حضرت براء اور حضرت ابن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ خَیْبَرَ۔

حضرت عدی بن ثابت سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت براء اور عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل سنا انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ الْهَجَرِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم ہجری، حضرت ابن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

حضرت شیبانی، حضرت ابن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۵۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی شیبانی حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ إِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ

حضرت عمرو خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا حکم بن عمرو غفاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس طرح نقل کرتے تھے لیکن بحر (علم کا سمندر) یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے انکار کیا اور یہ آیت پڑھی (ترجمہ) آپ فرما دیجئے! مجھ پر جو وحی آتی ہے میں اس میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ اسے کھائے۔

۵۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۶۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت دراوردی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن عمرو نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَابُوْا حُمُرًا فَطَبَخُوْا مِنْهَا فَنَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا نَجَسٌ فَاكْفَئُوا الْقُدُوْرَ۔

حضرت ابن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا تو صحابہ کرام کو کچھ گدھے ملے انہوں نے ان میں سے کچھ کو پکایا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے آواز دی سنو! بے شک اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان سے منع فرما رہے ہیں یہ ناپاک ہے لہذا ہنڈیاں الٹ دو۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ گدھے کھائے گئے ہیں آپ خاموش رہے پھر تشریف لائے تو عرض کیا گیا گدھے ختم ہو گئے چنانچہ

marfat.com

۵۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی شیبانی حضرت ابن اوفی رضی اللہ عنہ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ

حضرت عمرو خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا حکم بن عمرو غفاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس طرح نقل کرتے تھے لیکن بحر (علم کا سمندر) یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے انکار کیا اور یہ آیت پڑھی (ترجمہ) آپ فرما دیجئے! مجھ پر جو وحی آتی ہے میں اس میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ اسے کھائے۔

۵۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۶۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت دراوردی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت محمد بن عمرو نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوا مِنْهَا فَنَادٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا نَجِسٌ فَاكْفَئُوا الْقُدُورَ۔

حضرت ابن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا تو صحابہ کرام کو کچھ گدھے ملے انہوں نے ان میں سے کچھ کو پکایا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے آواز دی سنو! بے شک اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان سے منع فرما رہے ہیں یہ ناپاک ہے لہذا ہنڈیاں الٹ دو۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں خیبر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ گدھے کھائے گئے ہیں آپ خاموش رہے پھر تشریف لائے تو عرض کیا گیا گدھے ختم ہو گئے چنانچہ

فَقِيْلَ لَهٗ اُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ اَتٰى فَقِيْلَ لَهٗ فُنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ اَبَا طَلْحَةَ يُنَادِيْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

آپ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اعلان کریں اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ اَخْبَرَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

حضرت ابوادریس خولانی، حضرت ابوثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کیل والے (شکاری) درندے کو کھانے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَاءَ يَوْمِ افْتَتَحُوْا خَيْبَرَ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْرَانًا تُوْقَدُ فَقَالَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ قَالُوْا عَلٰى لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْهَا يَعْنِي الْقُدُوْرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَوْ نَغْسِلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذٰلِكَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع کے غلام یزید بن ابی عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سلمہ نے مجھے خبر دی کہ جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے آگ جلتی ہوئی دیکھی تو پوچھا یہ کیسی آگ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا گھریلو گدھوں کے گوشت کے لیے جلائی گئی ہے تو آپ نے فرمایا جو کچھ ان (ہنڈیوں) میں ہے اسے گرا دو اور ان ہنڈیوں کو توڑ دو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا کیا ہم انہیں دھو لیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اسی طرح کرو۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ كَانَ اَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ حَدِيْثَ غَالِبِ بْنِ الْاَبْجَرِ عَلٰى مَا وَافَقَهَا لَا عَلٰى مَا خَالَفَهَا

حضرت ابوعاصم فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن ابوعبید نے، حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو یہ روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس معنی پر محمول کریں جو ان (روایات) کے موافق ہو مخالف معنی پر محمول نہ کریں۔

فقال قوم انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ابقاء علی الظھر لیس علی وجہ التحریم۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس لیے منع فرمایا کہ سواری باقی رہے حرام کرتے ہوئے منع نہیں فرمایا۔

۵۷۶۔ **وروو** افی ذلک ما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عباد بن موسی الختلی قال ثنا یحیی بن سعید الاموی عن الاعمش قال حدثت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قال ابن عباس رضی اللہ عنھما ما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ الا من اجل انھا ظھر۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں روایت کیا ہے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا کیونکہ انہیں ان کی ضرورت تھی۔

۵۷۷۔ **حدثنا** فھد قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا یحیی بن ایوب عن ابن جریج ان نافعا اخبرہ عن عبد اللہ بن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الحمار الاھلی یوم خیبر وکانوا قد احتاجوا الیھا۔

۵۷۸۔ **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا مکی بن ابراھیم وابو عاصم قالا اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی نافع قال قال ابن عمر ثم ذکر مثلہ

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت نافع نے خبر دی وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

فکان من الحجۃ علیھم فی ذلک ان جابرا رضی اللہ عنہ قد اخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطعمھم یومئذ لحوم الخیل ونھاھم عن لحوم الحمر وھم کانوا الی الخیل احوج منھم الی الحمر فدل ترکہ منعھم عن اکل لحوم الخیل انھم کانوا فی بقیۃ من الظھر ولو کانوا فی قلۃ من الظھر حتی احتیج لذلک ان یمنعوا من اکل لحوم الحمر لکانوا الی المنع من اکل لحوم الخیل احوج لانھم یحملون علی الخیل کما یحملون علی الحمر ویرکبون الخیل بعد ذلک لمعان لا یرکبون لھا الحمر فدل ما ذکرنا ان العلۃ التی لھا منعوا من اکل لحوم الحمر لیست ھی ھذہ العلۃ وقد

اس سلسلے میں ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ان کو گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا حالانکہ اس وقت وہ گدھوں کی نسبت گھوڑوں کے زیادہ محتاج تھے تو آپ کا ان کو گھوڑوں کے گوشت سے منع نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس زائد سواریاں تھیں اگر سواریوں کی قلت ہوتی حتی کہ گدھوں کے گوشت سے منع کرنے کی ضرورت پیش آتی تو گھوڑوں کا گوشت کھانے سے منع کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی کیونکہ جس طرح وہ گدھوں پر سامان لادتے تھے اسی طرح وہ گھوڑوں پر بھی لادتے تھے اور گھوڑوں پر سوار بھی ہوتے تھے

marfat.com

قَالَ آخَرُونَ إِنَّمَا مُنِعُوا يَوْمَئِذٍ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ لِأَنَّهَا حُمُرٌ كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

کیونکہ وہ بوجہ گدھوں پر سوار نہیں ہوتے تھے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس وجہ سے ان کو گدھوں کے گوشت کھانے سے روکا گیا وہ یہ بات نہیں ہے۔ کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ وہ گدھوں کا گوشت کھانے سے اس دن اس لیے روکے گئے تھے کہ وہ گدھے نجاست کھاتے ہیں۔

۵۷۹۔ وَرَوَوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ ذَكَرْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي أَوْفَى فِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِإِكْفَاءِ الْقُدُورِ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْقَذَرَةَ

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح روایت کیا ہے حضرت شیبانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی روایت جس میں آپ نے خیبر کے دن ہانڈیاں اُلٹانے کا حکم دیا تھا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ان سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ گندگی کھاتے تھے۔

وَقَالُوا فَإِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ جَاءَ فِي هٰذَا إِلَّا الْأَمْرُ بِإِكْفَاءِ الْقُدُورِ لَكَانَ ذٰلِكَ مُحْتَمِلًا لِمَا قَالُوا وَلٰكِنَّهُ قَدْ جَاءَ هٰذَا وَجَاءَ النَّهْيُ فِي ذٰلِكَ مُطْلَقًا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان گدھوں کے کھانے سے منع کرنا اس علت کی بنیاد پر تھا ـــــ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اگر اس سلسلے میں صرف ہانڈیاں اُلٹانے کا حکم ہی ہوتا تو ان کی بات کا احتمال تھا لیکن یہ بات بھی مروی ہے اور اس سلسلے میں مطلق نہی بھی آئی ہے۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ مُشْكِمٍ كَاتِبُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي مَا يَحِلُّ لِي مِمَّا يُحَرَّمُ عَلَيَّ فَقَالَ لَا تَأْكُلِ الْحِمَارَ الْأَهْلِيَّ وَلَا كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے کاتب مسلم بن مشکم (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ میرے لیے کیا حلال ہے اور کیا چیز مجھ پر حرام ہے آپ نے فرمایا گھریلو گدھوں اور کیل والے (شکاری) درندوں کو نہ کھانا۔

فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ جَوَابًا لِسُؤَالِ أَبِي ثَعْلَبَةَ إِيَّاهُ عَمَّا يَحِلُّ لَهُ مِمَّا يُحَرَّمُ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى نَهْيِهِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَلَا لِعِلَّةٍ تَكُونُ فِي بَعْضِهَا دُونَ بَعْضٍ مِنْ أَكْلِ الْقَذَرَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا وَلٰكِنْ لَهَا فِي أَنْفُسِهَا

تو اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب ہے جب انہوں نے پوچھا کہ ان کے لیے کیا حلال ہے اور کیا حرام؟ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرنا

marfat.com

وَقَدْ جَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَهْيِهِ عَنْهَا كَذِي النَّابِ مِنَ السِّبَاعِ فَكَمَا كَانَ ذُو نَابٍ مَنْهِيًّا عَنْهُ لَا لِعِلَّةٍ كَانَ كَذَلِكَ الْحُمُرُ الْأَهْلِيَّةُ مَنْهِيًّا عَنْهَا لَا لِعِلَّةٍ **وَقَدْ** قَالَ قَوْمٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً۔

اس علت کی بنا پر نہیں جو بعض میں ہو اور بعض میں نہ پائی جاتی ہو مثلاً نجاست کھانا یا اس جیسی دوسری باتیں، بلکہ وہ سبب خود گدھے کی ذات میں پایا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے اسے کیل والے درندوں کی طرح قرار دیا تو جس طرح کیل والا درندہ کسی علت کے بغیر ممنوع ہے اسی طرح گھریلو گدھے بھی کسی علت کے بغیر منع ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک انہیں ان سے اس لئے منع کیا گیا کہ یہ چھینے گئے تھے۔

۵۸۱- **وَرَوَوْا** فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْخَازِ الْحَنَفِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقُدُورٍ فِيهَا لَحْمُ حُمُرِ النَّاسِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح روایت کیا ہے حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے دن کچھ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے جن میں لوگوں کے گدھوں کا گوشت تھا تو آپ کے حکم سے انہیں الٹا دیا گیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ حُمُرُ النَّاسِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ انْتَهَبُوهَا مِنَ النَّاسِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ نُسِبَتْ إِلَى النَّاسِ لِأَنَّهُمْ يَرْكَبُونَهَا فَيَكُونُ النَّهْيُ وَقَعَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا أَهْلِيَّةٌ لَا لِغَيْرِ ذَلِكَ **قَالُوا** فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان کا قول "لوگوں کے گدھے" اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ انہوں نے ان لوگوں سے چھینا ہو اور ممکن ہے لوگوں کی طرف نسبت کی گئی ہو کیونکہ وہ ان پر سوار ہوتے تھے تو ان سے ممانعت اس لیے ہوئی کہ وہ گھریلو ہیں کسی اور وجہ سے نہیں۔

وہ حضرات فرماتے ہیں اس سلسلے میں ایسی بات مروی ہے جو ان کے چھینے پر دلالت کرتی ہے۔

۵۸۲- **فَذَكَرُوا** مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ أَصَابُوا مِنَ الْفَيْءِ حُمُرًا فَذَبَحُوهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ قَالُوا فَبَيَّنَ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ تِلْكَ الْحُمُرَ كَانَتْ نُهْبَةً **فَقِيلَ** لَهُمْ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً كَمَا ذَكَرْتُمْ فَمَا دَلِيلُكُمْ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهَا كَانَ لِلنُّهْبَةِ وَمَا جَعَلَكُمْ بِتَأْوِيلِ ذَلِكَ النَّهْيِ أَنَّهُ كَانَ لِلنُّهْبَةِ أَوْلَى مِنْ غَيْرِكُمْ فِي تَأْوِيلِهِ

وہ یوں روایت کرتے ہیں حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں مال فئی سے کچھ گدھے ملے تو انہوں نے ان کو ذبح کیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہانڈیوں کو الٹ دو یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث نے واضح کر دیا کہ وہ گدھے چھینے ہوئے تھے تو انہیں

marfat.com

اَنَّ النَّهْیَ عَنْهَا كَانَ لَهَا فِیْ اَنْفُسِهَا لَا لِلنُّهْبَةِ ۔

جواباً کہا جائے گا کہ اگر ان کا چھینا ہوا ہونا ثابت ہو جائے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ ان سے ممانعت چھینے کی وجہ سے تھی۔ اور تمہاری تاویل کہ ممانعت کی وجہ ان کا چھینا ہے تمہارے غیر کی تاویل سے کہ وہ ذاتی طور پر ممنوع ہیں۔ چھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے نہیں، کس وجہ سے (دوسروں کی تاویل سے) اولیٰ قرار پائے گی۔

۵۸۳۔ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِیْ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ اَكْفِئُوْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ النَّهْیَ وَقَعَ عَلَیْهَا لِاَنَّهَا رِجْسٌ لَا لِاَنَّهَا نُهْبَةٌ ۔

ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہانڈیاں انڈیل دو بے شک یہ ناپاک ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ممانعت ان کے ناپاک ہونے کی وجہ سے آئی ہے چھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے نہیں۔

۵۸۴۔ وَفِیْ حَدِیْثِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ وَاكْسِرُوْهَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نَغْسِلُهَا فَقَالَ اَوْ ذَاكَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَیْضًا عَلٰى اَنَّ النَّهْیَ كَانَ لِنَجَاسَةِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ لَا لِاَنَّهَا نُهْبَةٌ وَلَا لِاَنَّهَا مَغْصُوْبَةٌ

اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہانڈیوں کو انڈیل دو اور انہیں توڑ ڈالو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ان کو دھو لیں آپ نے فرمایا یا اس طرح کر لو، تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ ممانعت کی وجہ گھریلو گدھوں کی نجاست ہے نہ کہ ان کا چھینا ہوا ہونا اور نہ یہ کہ وہ مغصوبہ تھے۔

اَلَا یَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ رَجُلًا شَاةً فَذَبَحَهَا وَطَبَخَ لَحْمَهَا اَنَّ قِدْرَهُ الَّتِیْ طَبَخَ ذٰلِكَ فِیْهَا لَا یَتَنَجَّسُ وَاَنَّ حُكْمَهَا فِیْ طَهَارَتِهَا حُكْمُ مَا طُبِخَ فِیْهِ لَحْمٌ غَیْرُ مَغْصُوْبٍ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ اَمْرِهِ اِیَّاهُ بِغَسْلِهَا عَلٰى نَجَاسَةِ مَا طُبِخَ فِیْهَا وَعَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِیْ كَانَ مِنْهُ یُطْرَحُ مَا كَانَ فِیْهَا لِنَجَاسَتِهَا لَا لِغَصْبِهِمْ اِیَّاهَا

کیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے کی بکری غصب کرے پھر اسے ذبح کر کے اس کا گوشت پکائے تو جب ہانڈی میں اسے پکایا ہے وہ ناپاک نہیں ہوگی اور طہارت کے سلسلے میں اس کا حکم اس ہانڈی کی طرح ہے جس میں غیر مغصوبہ بکری کا گوشت پکایا گیا تو آپ کا ان برتنوں کو دھونے کا حکم جن میں اس گوشت کو پکایا گیا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ ناپاک تھا یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ جو کچھ ان برتنوں میں تھا ان کو گرانے کا حکم اس کی نجاست کی وجہ سے تھا غصب کی وجہ سے نہ تھا۔

marfat.com

وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي شَاةٍ غُصِبَتْ فَذُبِحَتْ وَطُبِخَتْ بِخِلَافِ هٰذَا۔

۵۸۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَسِبْتُهُ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَقِيَهُ رَسُولُ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَدْعُوهُ إِلَى طَعَامٍ فَجَلَسْنَا مَجَالِسَ الْغِلْمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ فَفَطِنَ آبَاؤُنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ أُكْلَةٌ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَحْمَ شَاةٍ يُخْبِرُنِي أَنَّهَا أُخِذَتْ بِغَيْرِ حِلِّهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ تَزَلْ تُعْجِبُنِي أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَأَنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ فَلَمْ يُوجَدْ فِيهِ شَاةٌ وَكَانَ أَخِي اشْتَرَى شَاةً بِالْأَمْسِ فَأَرْسَلْتُ بِهَا إِلَى أَهْلِهِ بِالثَّمَنِ فَقَالَ أَطْعِمُوهُ الْأُسَارَى

اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کے بارے میں اس کے خلاف حکم دیا جسے غصب کر کے پکایا گیا تھا۔

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں (راوی فرماتے ہیں) میرا خیال ہے کہ وہ انصار میں سے ہیں وہ ایک جنازہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک قریشی خاتون کا قاصد آپ سے ملا اور اس نے کھانے کی دعوت دی ہم اس طرح بیٹھے جس طرح بچے اپنے باپ کے ساتھ (با ادب) بیٹھتے ہیں ہمارے باپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ سمجھ گئے آپ کے ہاتھ میں لقمہ تھا آپ نے فرمایا یہ بکری کا گوشت ہے جو مجھے بتا رہی ہے کہ وہ حرام طریقے پر حاصل کی گئی ہے عورت کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ہمیشہ یہ بات پسند رہی کہ آپ میرے گھر تناول فرمائیں میں نے بقیع کی طرف کسی کو بھیجا وہاں بکری نہ ملی میرے بھائی نے کل ایک بکری خریدی تھی میں نے اس کے گھر قیمت بھیج دی آپ نے فرمایا یہ قیدیوں کو کھلاؤ۔

فَتَنَزَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا وَلَمْ يَأْمُرْ بِطَرْحِهَا بَلْ أَمَرَهُمْ بِالتَّصَدُّقِ بِهَا إِنَّمَا أَمَرَهُمْ أَنْ يُطْعِمُوهَا الْأُسَارَى فَهٰذَا حُكْمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّحْمِ الْحَلَالِ إِذَا غُصِبَ فَاسْتُهْلِكَ فَلَوْ كَانَتْ لُحُومُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ حَلَالًا عِنْدَهُ لَأَمَرَ فِيهَا لَمَّا انْتُهِبَتْ بِمِثْلِ مَا أَمَرَ بِهِ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ لَمَّا غُصِبَتْ وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ فِي لُحُومِ تِلْكَ الْحُمُرِ لِمَا أَمَرَ بِهِ لِمَعْنًى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَمَرَ فِي لَحْمِ هٰذِهِ الشَّاةِ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْأَتَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ رَجُلًا شَاةً فَذَبَحَهَا وَطَبَخَ لَحْمَهَا أَنَّهُ لَا يُؤْمَرُ بِطَرْحِ ذٰلِكَ فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَكَذٰلِكَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ الْمَذْبُوحَةِ بِخَيْبَرَ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے سے پرہیز کیا لیکن اسے پھینکنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اسے صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ اسے قیدیوں کو کھلا دیں تو جب حلال جانور غصب کیا جائے پھر اسے ہلاک کیا جاوے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا یہ حکم بیان فرمایا اگر آپ کے نزدیک گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ہوتا تو اس کے چھیننے کی صورت میں وہ حکم بیان فرماتے جو اس مغصوبہ بکری کے بارے میں فرمایا لیکن آپ نے ان گدھوں کے بارے میں دوسرا حکم فرمایا کیونکہ اس کی وجہ وہ نہ تھی جس کے باعث اس بکری کے بارے میں وہ حکم فرمایا گیا وہ شخص نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی شخص کسی کی بکری غصب کر کے اسے ذبح کرے پھر اس کا گوشت

marfat.com

مِنْ اَحَلِّ النُّهْبَةِ الَّتِيْ حُكْمُهَا حُكْمُ الْغَصْبِ اِذًا لَمَّا اَمَرَهُمْ بِطَرْحِ ذٰلِكَ اللَّحْمِ وَلَا اَمَرَهُمْ فِيْهِ بِمِثْلِ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مَنْ غَصَبَ شَاةً فَذَبَحَهَا وَطَبَخَ لَحْمَهَا فَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ لِمَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِيْ الَّتِيْ ادَّعَاهَا الَّذِيْنَ اَبَاحُوْا لُحُوْمَهَا ثَبَتَ اَنَّ نَهْيَهُ ذٰلِكَ عَنْهَا كَانَ لَهَا فِيْ نَفْسِهَا كَالنَّهْيِ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَهٗ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۵۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهٗ يُوْشِكُ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ وَمَا

پکائے تو کسی کے نزدیک بھی گوشت کو پھینکنے کا حکم نہیں دیا جا[تا] گا اسی طرح جن گھریلو گدھوں کو خیبر میں ذبح کیا گیا تھا اگر آپ ان کے چھینے ہوئے ہونے کی وجہ سے منع کرتے اور اس ک[ا] غصب والا حکم ہوتا تو آپ ان کو گوشت کے پھینکنے کا حک[م] دیتے بلکہ ان کو اس قسم کا حکم دیتے جیسا کہ اس بکری کے بار[ے] میں دیا جسے غصب کرنے کے بعد ذبح کر کے پکایا گیا جب اس بات کی نفی ہوگئی کہ گدھوں کے گوشت کو کھانے کی ممانعت ان وجوہ سے ہو جو ان حضرات نے ذکر ک[ی] اور ان کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے تو ثابت ہو گیا کہ آپ کا ان سے منع کرنا ان گدھوں کی ذاتی بنیاد پر تھا جیسا کہ آپ نے دکیل والے (شکاری) درندوں کے کھانے سے منع فرمایا تو وہ ممانعت بھی ان کی ذاتی وجہ سے تھی لہٰذا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس کے خلاف بات بیان کرے۔ بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے تکیہ لگا رکھا ہو اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم آئے تو وہ کہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے۔ ہم اس میں جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے اور جو کچھ حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے۔ سنو! بے شک جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی طرح ہے ۔ یہ حدیث حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کتاب اور اس کے برابر عطا کی گئی قریب ہے کہ کوئی سیر شکم اپنے تخت پر کہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کتاب کافی ہے پس جو کچھ اس میں حلال ہے ہم اسے حلال سمجھیں گے اور جو کچھ اس میں حرام ہے ہم اس کو حرام سمجھیں گے۔ سنو! بات اس طرح نہیں ہے کیل

marfat.com

كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذَٰلِكَ لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ۔

والے (شکاری) درندے اور گھریلو گدھے حلال نہیں ہیں

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو النضر، حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۸۸۔ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي قَدْ أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ مَا وَجَدْنَاهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَمِلْنَاهُ وَإِلَّا فَلَا۔

حضرت موسیٰ بن عبد اللہ بن قیس، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت صحابہ کرام آپ کے ارد گرد تھے، نہ جانوں میں تم میں سے کسی کو کہ اس کے پاس میرا کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو اور وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے کہے کہ ہم جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پائیں گے اس پر عمل کریں گے ورنہ نہیں۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا قَدْ أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

حضرت عبید اللہ بن ابو رافع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے یا ان کے علاوہ کسی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم میں سے کسی ایک کو ہرگز نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہو اس کے پاس میرا کوئی حکم آئے کہ میں نے اس کے کرنے کا حکم دیا یا منع فرمایا تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا ہم جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے۔

فَحَذَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِلَافِ أَمْرِهِ كَمَا حَذَّرَ مِنْ خِلَافِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَحْذَرْ أَنْ يُخَالِفَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحِقُّ عَلَيْهِ مَا يَحِقُّ عَلَى مُخَالِفِ كِتَابِ اللّٰهِ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حکم کی خلاف ورزی سے اسی طرح ڈرایا جس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب کی مخالفت سے ڈرایا لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے ورنہ یہ (مخالف) اسی عذاب کا مستحق ہوگا جس سے مستحق وہ شخص ہے جو قرآن کی مخالفت کرتا ہے۔

وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَرَجَعَتْ مَعَانِيهَا إِلَى مَا وَصَفْنَا فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ

تو گھریلو گدھوں (کے کھانے) سے ممانعت کے بارے میں تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ان کے معانی اس طرف لوٹ گئے جو ہم نے بیان کیا ہیں

خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

۵۹۰۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِبَاحَتَهَا وَمَا احْتَجَّ بِهٖ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهٗ الْآيَةَ

قِيْلَ لَهٗ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مُسْتَثْنًى مِنَ الْآيَةِ عَلٰى هٰذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُحْمَلَ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَجِيْءَ الْمُتَوَاتِرَ فِي الشَّيْءِ الْمَقْصُوْدِ إِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ مِمَّا قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ آيَةً مُطْلَقَةً عَلٰى ذٰلِكَ الْجِنْسِ فَيُجْعَلُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ تِلْكَ الْآيَةِ غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا حَتّٰى لَا يُضَادَّ الْقُرْآنُ السُّنَّةَ وَلَا السُّنَّةُ الْقُرْآنَ فَهٰذَا حُكْمُ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَوْ كَانَ إِلَى النَّظَرِ لَكَانَ لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ حَلَالًا وَكَانَ ذٰلِكَ كَلَحْمِ حُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ لِأَنَّ كُلَّ صِنْفٍ قَدْ حُرِّمَ إِذَا كَانَ أَهْلِيًّا مِمَّا قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى تَحْرِيْمِهٖ فَقَدْ حُرِّمَ إِذَا كَانَ وَحْشِيًّا أَلَا تَرٰى أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ الْوَحْشِيِّ كَلَحْمِ الْخِنْزِيْرِ الْأَهْلِيِّ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا كَانَ الْحِمَارُ الْوَحْشِيُّ لَحْمُهٗ أَنْ يَكُوْنَ حَلَالًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلٰكِنْ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى مَا اتُّبِعَ وَهٰذَا

کسی شخص کے لیے اس کی خلاف ورزی مناسب نہیں۔

اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا مباح ہونا اور ان کا آیت کریمہ آپ فرما دیجئے کہ مجھ پر جو کچھ وحی بھیجی گئی ہے اس میں کسی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا کہ وہ اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہنے والا خون یا خنزیر کا گوشت کیونکہ وہ سخت ناپاک ہے یا جو نافرمانی کا باعث ہو یعنی وہ جانور جس پر ذبح کے وقت بلند کیا جائے، غیر خدا کا نام سے استدلال ذکر کیا ہے۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اولیٰ ہے اور آپ نے جو کچھ فرمایا وہ آیت کریمہ سے مستثنیٰ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں مقصوداً تواتر کے ساتھ جو کچھ مروی ہو اسے قرآن پاک کی مطلق آیت سے اس طرح مستثنیٰ قرار دینا چاہیے لہٰذا اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوگا وہ اس آیت سے مستثنیٰ ہوگا اس کا مخالف نہیں کہ قرآن وسنت میں تضاد ثابت ہو۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر گھریلو گدھوں کے گوشت کے بارے میں یہ حکم ہے حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے تو گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ہوگا اور یہ جنگلی گدھے کے گوشت کی طرح ہوگا کیونکہ جو گھریلو ہونے کی صورت میں حرام ہو اور اس پر اتفاق ہو تو وہ جنگلی ہونے کی صورت میں بھی حرام ہوگی کیا نہیں دیکھا جاتا کہ جنگلی خنزیر کا گوشت بستی کے خنزیر کے گوشت کی طرح ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جب جنگلی گدھے کا گوشت حلال ہے تو گھریلو گدھے کا گوشت بھی حلال ہونا چاہیے لیکن جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی اتباع زیادہ ضروری ہے، یہ حضرت

marfat.com

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۸۰ اَکْلِ لُحُوْمِ الْفَرَسِ

باب ۲۸۰۔ گھوڑے کا گوشت کھانا

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ قَالَ اَبُوْنُعَیْمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ اِبْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَخَالِدُ بْنُ خَلِیٍّ قَالَا ثَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ

حضرت صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَکَرِهُوْا لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْحَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ گھوڑوں کا گوشت مکروہ خیال کرتے ہیں، اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِاَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑوں کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۹۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا نَاْکُلُ لُحُوْمَ الْخَیْلِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ وَوَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، حضرت عبدالکریم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اِمْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نے عہد رسالت میں ایک گھوڑا ذبح کر کے کھایا۔

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ

وَفِیْ هٰذَا الْبَابِ آثَارٌ قَدْ دَخَلَتْ فِیْ بَابِ النَّهْیِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهَا فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی هٰذِهِ الْآثَارِ فَأَجَازُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَاحْتَجُّوْا بِذٰلِكَ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِیْ ذٰلِكَ وَتَظَاهُرِهَا وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لَمَا كَانَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْأَهْلِيَّةِ وَالْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرْقٌ وَلٰكِنَّ الْآثَارَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَحَّتْ وَتَوَاتَرَتْ أَوْلٰی أَنْ يُقَالَ بِهَا مِنَ النَّظَرِ وَلَاسِيَّمَا إِذْ قَدْ أَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لَهُمْ لُحُوْمَ الْخَيْلِ فِیْ وَقْتِ مَنْعِهِ إِيَّاهُمْ مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اخْتِلَافِ حُكْمِ لُحُوْمِهِمَا۔

اس باب میں کچھ ایسی روایات ہیں جو گدھوں کے گوشت کی ممانعت میں داخل ہیں لہٰذا ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں تو ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کر کے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں ان حضرات نے اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ مروی روایات سے استدلال کیا ہے اور یہ بات قیاس کے طور پر لی جائے تو گھریلو گھوڑوں اور گھریلو گدھوں میں کوئی فرق نہ ہوگا لیکن جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات صحیح ثابت ہوں اور تواتر کے ساتھ ہوں تو قیاس کے مقابلے میں ان پر عمل کرنا اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنی روایت میں خبر دے رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اس وقت اجازت دی جب آپ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تو یہ بات ان دونوں کے گوشت کا حکم باہم مختلف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

marfat.com

۲۴ کتاب الاشربۃ

مشروبات کا بیان

باب ۲۸۱ الخمر المحرمۃ ماھی

۵۹۵ - حدثنا ابو بکرۃ بکار بن قتیبۃ قال ثنا ابوداؤد قال ثنا ھشام عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ۔

۵۹۶ - حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن الاوزاعی وعکرمۃ بن عمار عن ابی کثیر وھشام عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی کثیر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۵۹۷ - حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا عبداللہ بن حمران قال ثنا عقبۃ بن التوأم الرقاشی قال حدثنی ابو کثیر الیمامی قال دخلت من الیمامۃ الی المدینۃ لما اکثر الناس الاختلاف فی النبیذ لالقی اباھریرۃ فاسالہ عن ذلک فلقیتہ فقلت یا اباھریرۃ انی اتیتک من الیمامۃ اسالک عن النبیذ فحدثنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحدثنی عن غیرہ فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخمر من الکرمۃ والنخلۃ۔

باب ۲۸۱ حرام شراب کونسی ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر (شراب) ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ابوکثیر یمامی فرماتے ہیں میں یمامہ سے مدینہ طیبہ آیا اس وقت نبیذ کے بارے میں لوگوں کے درمیان زیادہ اختلاف پیدا ہوا تھا تو میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے ان سے ملاقات کر کے عرض کیا کہ میں یمامہ سے آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ سے نبیذ کے بارے میں پوچھوں پس آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھ سے بیان کیجئے کسی اور کی بات بیان نہ کرنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خمر، انگور اور کھجور سے ہوتی ہے۔

marfat.com

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْخَمْرَ مِنَ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ جَمِيْعًا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی مذہب ہے کہ خمر کھجور اور انگور سے ہوتی ہے ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی هِیَ الْخَمْرُ الَّتِیْ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ اِذَا اشْتَدَّ الْعَصِيْرُ وَالْقٰی بِالزَّبَدِ هٰكَذَا كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ وَقَالَ اَبُوْيُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا اشْتَدَّ وَاِنْ لَّمْ يُلْقِ بِالزَّبَدِ فَقَدْ صَارَ خَمْرًا وَلَيْسَ الْحَدِيْثُ الَّذِیْ رَوَيْنَاهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لِاَنَّهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اِحْدٰهُمَا فَعَمَّهُمَا بِالْخِطَابِ وَاَرَادَ اِحْدٰهُمَا دُوْنَ الْاُخْرٰی كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ وَاِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ اَحَدِهِمَا وَكَمَا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ وَالرُّسُلُ مِنَ الْاِنْسِ لَا مِنَ الْجِنِّ وَكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اِذَا اَخَذَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِی الْبَيْعَةِ كَمَا اَخَذَ عَلَی النِّسَاءِ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن پاک میں جس خمر کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ انگور کے رس سے ہوتی ہے جب اسے جوش آئے اور جھاگ چھوڑے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی طرح فرماتے ہیں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب جوش مارے اگرچہ جھاگ نہ چھوڑے تو وہ خمر بن جاتی ہے اس باب کے شروع میں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت ذکر کی ہے وہ ہمارے نزدیک اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے آپ کے ارشاد گرامی کہ خمر ان دو درختوں سے ہوتی ہے سے مراد ان میں سے ایک درخت ہو لیکن خطاب میں دونوں شامل ہوئے جب کہ مراد ایک ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان دونوں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں حالانکہ ان میں سے ایک سے نکلتے ہیں اور فرمایا اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے حالانکہ رسول انسانوں سے ہوتے ہیں جنوں سے نہیں اور جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب آپ نے صحابہ کرام سے بیعت لی جس طرح عورتوں سے لی تو فرمایا شرک نہ کرو چوری نہ کرو اور نہ زنا کرو، پھر فرمایا تم میں سے جو شخص یہ عمل کرے پھر اسے سزا مل جائے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

۵۹۸- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث ہم سے (امام طحاوی سے) حضرت یونس نے بیان کی پھر انہوں نے اپنی سند سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

وَقَدْ عَلِمْنَا مَنْ اَشْرَكَ فَعُوْقِبَ بِشِرْكِهٖ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِكَفَّارَةٍ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ مَا سِوَى الشِّرْكِ مِمَّا ذُكِرَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ قَدْ جَاءَتْ ظَاهِرُهَا عَلَى الْجَمْعِ وَبَاطِنُهَا عَلٰى خَاصٍّ مِنْ ذٰلِكَ اِحْتَمَلَ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ظَاهِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا وَبَاطِنُهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَيَكُوْنُ الْخَمْرُ الْمَقْصُوْدُ فِىْ ذٰلِكَ مِنَ الْعِنَبَةِ لَا مِنَ النَّخْلَةِ وَيَحْتَمِلُ اَيْضًا قَوْلُهُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِهِ الشَّجَرَتَيْنِ جَمِيْعًا وَيَكُوْنُ مَا خَمَرَ مِنْ ثَمَرِهِمَا خَمْرًا كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِيْمَا يُنْقَعُ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ فَجَعَلُوْهُ خَمْرًا وَيَحْتَمِلُ قَوْلُهُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ الْخَمْرَ مِنْهُمَا وَاِنْ كَانَتْ مُخْتَلِفَةً عَلٰى اَنَّهَا مِنَ الْعِنَبِ مَا قَدْ عَلِمْنَاهُ مِنَ الْخَمْرِ وَعَلٰى اَنَّهَا مِنَ التَّمْرِ مَا يُسْكِرُ فَيَكُوْنُ خَمْرُ الْعِنَبِ هِىَ عَيْنُ الْعَصِيْرِ اِذَا اشْتَدَّ وَخَمْرُ التَّمْرِ هُوَ الْمِقْدَارُ مِنْ نَبِيْذِ التَّمْرِ الَّذِىْ يُسْكِرُ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ هٰذِهِ الْوُجُوْهَ الَّتِىْ ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنْ اَحَدُهَا بِاَوْلٰى مِنْ بَقِيَّتِهَا وَلَمْ يَكُنْ لِمُتَاَوِّلٍ اَنْ يَتَاَوَّلَهُ عَلٰى اَحَدِهَا اِلَّا كَانَ لِخَصْمِهٖ اَنْ يَتَاَوَّلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ يُرِيْدُ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَيَّانَ التَّيْمِىَّ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ مِنْ خَمْسَةٍ اَلتَّمْرِ وَالْعِنَبِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

علیہ وسلم سے روایت کی ـــــ ہم جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شرک کرے پھر اسے شرک کی سزا مل جائے تو یہ اس کے لیے کفارہ نہیں تو جو ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہاں شرک کے علاوہ گناہ مراد ہیں تو جب ان امور میں ظاہراً جمع اور باطن میں خاص مراد ہے تو اس (حدیث) میں بھی یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد گرامی خمر ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہے" میں ظاہراً دونوں کا ذکر ہو لیکن باطن میں ایک ہی مراد ہو لہذا اس میں خمر مقصود انگور سے ہوگی کھجور سے نہیں ـــ آپ کے ارشاد گرامی " خمر ان دو درختوں سے ہے" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ دونوں درخت ہی مراد ہوں اور ان دونوں کے پھل سے جو خمر بنے اسے خمر کیا جائے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ کشمش اور کھجور سے جو رس نکالا جاتا ہے وہ اسے خمر کہتے ہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ "ان دو درختوں سے خمر ہوتی ہے" سے مراد یہ ہو کہ خمر ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے اگرچہ وہ مختلف ہے کہ انگور سے تو اسی طرح خمر بنتی ہے جس طرح ہم جان چکے ہیں اور کھجور سے اس وقت خمر ہوگی جب نشہ دے لہذا انگور کی خمر تو اس کا رس ہوگا جب وہ گاڑھا ہو جائے اور کھجور سے خمر اس انداز سے پر ہو گی جب کھجور کا رس نشہ دینے لگے۔ تو جب اس حدیث میں ان تمام وجوہ کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہیں تو ان سے ایک بھی دوسری سے اولیٰ نہیں ہوگی اور کوئی بھی شخص ان میں سے کوئی معنیٰ مراد نہیں لے سکتا مگر یہ کہ دوسرے فریق کو بھی کوئی معنیٰ مراد لینے کا حق ہوگا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث کا کیا مطلب ہوگا جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا آپ نے فرمایا اما بعد!

marfat.com

اے لوگو! جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو ان دنوں وہ پانچ چیزوں سے ہوتی تھی کھجور، انگور، شہد، گندم اور جَو سے اور خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔

---

۵۹۹ - وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالنُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بواسطہ حضرت ابن عمر اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہم بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۶۰۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور سے خمر ہوتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ والی چیز سے روکتا ہوں۔

---

۶۰۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ۔

حضرت شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں کہ میں تمہیں ہر نشہ والی چیز سے روکتا ہوں۔

قِيْلَ لَهُ يَحْتَمِلُ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ جَمِيْعَ الْمَعَانِي الَّتِي يَحْتَمِلُهَا الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ غَيْرَ مَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ مَا احْتَمَلَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ مِمَّا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى كَرَاهَةِ نَقِيْعِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ فَاِنَّهُ لَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِاَنَّهُ قَرَنَ مَعَ ذٰلِكَ خَمْرَ الْحِنْطَةِ وَخَمْرَ الشَّعِيْرِ وَهُمْ لَا يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ بِنَقِيْعِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ بَاْسًا وَيُفَرِّقُوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ نَقِيْعِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ فَذٰلِكَ التَّاْوِيْلُ لَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلٰكِنَّهُ يَحْتَمِلُ التَّاْوِيْلَاتِ الْاُخَرَ كَمَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ان دو حدیثوں میں بھی ان تمام وجوہ کا احتمال ہے جن کا پہلی حدیث میں ہے البتہ ایک معنی کا احتمال نہیں ہے جب کہ پہلی حدیث میں اس کا احتمال ہے اور یہ وہ معنی ہے جو ان لوگوں نے اختیار کیا جنہوں نے کھجور اور کشمش کے رس کو مکروہ جانا ہے اس حدیث میں اس معنی کا احتمال نہیں ہے کیونکہ اس میں گندم کی خمر اور جَو کی خمر کو بھی ملایا گیا ہے اور وہ حضرات اس کے قائل نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک گندم اور جَو کے رس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ ان دونوں اور کھجور و کشمش کے رس میں فرق کرتے ہیں پس اس حدیث میں اس معنی کا احتمال نہیں ہے بلکہ اس میں دوسری تاویلات کا احتمال ہے جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے۔

---

۶۰۲ - فَاِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْحَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ

اگر وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرے جو کہ یہ ہے۔ حضرت یزید بن ابی مریم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

marfat.com

قال كنا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ننبذ الرطب والبسر فلما نزل تحريم الخمر اهرقناهما من الاوعية ثم تركناهما۔

ہیں ہم عہد رسالت میں پکی اور کچی کھجوروں کا نبیذ بنایا کرتے تھے جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے برتنوں سے دونوں کو گرادیا پھر ہم نے ان کو چھوڑ دیا۔

۶۰۳ - حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن معبد قال ثنا اسماعيل بن جعفر قال ثنا حميد الطويل عن انس قال كان ابو عبيدة بن الجراح وسهيل ابن البيضاء وابي بن كعب عند ابي طلحة وانا اسقيهم من شراب حتى كاد ان يأخذ فيهم قال فمر بنا مار من المسلمين فنادى الا هل شعرتم ان الخمر قد حرمت فوالله ما انتظروا ان امروني ان القي ما في الآنية ففعلت فما عادوا في شيء منها حتى لقوا الله انها البسر والتمر وانها الخمر يومئذ۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح، سہیل بن بیضاء اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور میں ان سب کو شراب پلا رہا تھا حتی کہ قریب تھا وہ ان میں اثر کرے فرماتے ہیں اس دوران ایک مسلمان ہمارے پاس سے گزرا اور اس نے آواز دی سنو! کیا تمہیں معلوم نہیں خمر حرام ہو چکی ہے اللہ کی قسم اس بات کا انتظار نہیں کیا گیا کہ وہ مجھے برتنوں میں اس چیز کو گرانے کا حکم دیں جو ان میں ہے بلکہ میں نے خود ہی ایسا کیا (گرادیا) پھر انہوں نے مرتے دم تک ان برتنوں کی طرف رجوع نہیں کیا اور وہ کچی اور پختہ کھجور سے تھی اور ان دنوں ہماری شراب یہی تھی۔

۶۰۴ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبد الله بن بكر قال ثنا حميد عن انس مثله۔

حضرت عبداللہ بن بکر فرماتے ہیں ہم سے حضرت حمید نے بیان کیا انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کی مثل روایت کیا۔

۶۰۵ - حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال انا ثابت وحميد عن انس قال كنت اسقي ابا طلحة وسهيل بن بيضاء وابا عبيدة بن الجراح وابا دجانة خليط البسر والتمر حتى اسرعت فيهم فنادى رجل الا ان الخمر قد حرمت فوالله ما انتظروا حتى يعلموا احقا ما قال ام باطلا فقالوا اكفئ اناءك يا انس فكفأتها فلم يرجع الى رؤسهم حتى لقوا الله عز وجل وكان خمرهم يومئذ البسر والتمر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، حضرت ابوطلحہ، سہیل بن بیضاء، ابوعبیدہ بن جراح اور ابودجانہ رضی اللہ عنہم کو خام اور پختہ کھجور کا ملا ہوا نبیذ پلا رہا تھا حتی کہ ابھی شروع ہی ہوا تھا کہ ایک شخص نے آواز دی سنو! بے شک خمر حرام ہو چکی ہے پس اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کی انتظار نہ کی کہ آیا اس نے سچ کہا ہے یا جھوٹ انہوں نے فرمایا اے انس اپنا برتن الٹا دو تو میں نے اسے الٹا دیا پھر وہ (خمر) ان کے سروں کی طرف نہ لوٹی حتی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ اور ان دنوں ان کی خمر، خام اور پختہ کھجوروں سے ہوتی تھی۔

۶۰۶ - حدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

marfat.com

ثنا مسلم بن ابراھیم قال ثنا ھشام عن قتادۃ عن انس قال انی لاسقی اباطلحۃ وابادجانۃ وسھیل بن بیضاء خلیط بسر وتمر اذ حرمت الخمر فارقتھا وانا ساقیھم یومئذ واصغرھم وانا نعدھا یومئذ خمرا

قالوا ھذا مایدل علی ان ذلک کان خمرا ایضا قیل لھم لیس فی ذلک دلیل علی ما ذکرت لانہ قد یجوز ان یکون الشراب نقیع تمر مخمر فثبت بذلک قول من کرہ نقیع التمر ولا یجب بذلک حجۃ حرمۃ طبیخہ ویحتمل ان یکونوا فعلوا ذلک بعلمھم ان کثیر ذلک مسکر فلم یامنوا علی انفسھم الوقوع فیہ لقرب عھدھم بہ فکسروہ لذلک واما قول انس وانما الخمر نا یومئذ فیحتمل ان یکون اراد بذلک ما کنا نخمر۔

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوطلحہ، ابودجانہ اور سہیل بن بیضاء کو خام اور پختہ کھجوروں کا ملا جلا نبیذ پلا رہا تھا کہ خمر حرام کردی گئی تو میں نے اس کو بہا دیا اور اس دن میں ہی ان کو پلا رہا تھا اور میں سب سے چھوٹا تھا ان دنوں ہم اس (کھجور کے نبیذ) کو خمر شمار کرتے تھے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ (کھجور نبیذ) بھی خمر تھا ــــــ تو ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کھجور کا وہ نبیذ خمر بن چکا ہو (یعنی نشہ کی حد کو پہنچ چکا ہو) اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو جائے گا جو کھجور کے نبیذ کو بھی مکروہ جانتے ہیں اور اس سے پکے ہوئے نبیذ کی حرمت ثابت نہ ہوگی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ انہوں نے یہ جان کر ایسا کیا ہو کہ اس کا زیادہ پینا نشہ آور ہے اور (شراب نوشی کا) زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے انہیں (دوبارہ) اس میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو لہٰذا انہوں نے اس برتن کو توڑ ڈالا ــــ جہاں تک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس قول کا تعلق ہے کہ ان دنوں یہ ہماری خمر تھی تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ ہم اس سے خمر بنا دیتے تھے۔

---

۶۰۷ ـ والدلیل علی ذلک ما حدثنا فھد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو شھاب عن ابن ابی لیلی عن عیسی ان اباہ بعثہ الی انس فی حاجۃ فابصر عندہ طلاء شدیدا والطلاء ما یسکر کثیرہ فلم یکن ذلک عند انس خمرا وان کثیرہ یسکر و ثبت بما وصفنا ان الخمر عند انس لم یکن من کل شراب ولکنھا من خاص من الاشربۃ

اس پر دلیل یہ ہے حضرت ابن ابی لیلیٰ حضرت عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں کسی کام سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا انہوں نے ان کے پاس سخت تیز طلاء دیکھا اور طلاء اسے کہتے ہیں جس کی زیادتی نشہ آور ہو تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ خمر نہ تھی حالانکہ اس کا کثیر نشہ آور ہوتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہر شراب خمر نہیں بلکہ وہ خاص مشروبات سے حاصل ہوتی ہے ــــ

وقد وجدنا من الآثار ما یدل

ہمیں کچھ دیگر روایات بھی ملتی ہیں جو حضرت انس رضی اللہ

marfat.com

عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اَیْضًا مِمَّا تَاَوَّلْنَا عَلَیْهِ اَحَادِیْثَ اَنَسٍ۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِهَا وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ **فَاَخْبَرَ** ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الْحُرْمَةَ وَقَعَتْ عَلَی الْخَمْرِ بِعَیْنِهَا وَعَلَی السُّکْرِ مِنْ سَائِرِ الْاَشْرِبَةِ سِوَاهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا سِوَی الْخَمْرِ الَّتِیْ حُرِّمَتْ مِمَّا یُسْکِرُ کَثِیْرُهٗ قَدْ اُبِیْحَ شُرْبُ قَلِیْلِهِ الَّذِیْ لَا یُسْکِرُ عَلٰی مَا کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِبَاحَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَاَنَّ التَّحْرِیْمَ الْحَادِثَ اِنَّمَا هُوَ فِیْ عَیْنِ الْخَمْرِ وَالسُّکْرِ مِمَّا فِیْ سِوَاهَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ هِیَ عَصِیْرُ الْعِنَبِ خَاصَّةً وَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ کُلُّ مَا خُمِّرَ مِنْ عَصِیْرِ الْعِنَبِ وَغَیْرِهٖ۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَکَانَتِ الْاَشْیَاءُ قَدْ تَقَدَّمَ تَحْلِیْلُهَا جُمْلَةً ثُمَّ حَدَثَ تَحْرِیْمٌ فِیْ بَعْضِهَا لَمْ یَخْرُجْ شَیْءٌ مِمَّا قَدْ اُجْمِعَ عَلٰی تَحْلِیْلِهٖ اِلَّا بِاِجْمَاعٍ یَاْتِیْ عَلٰی تَحْرِیْمِهٖ وَنَحْنُ نَشْهَدُ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهٗ حَرَّمَ عَصِیْرَ الْعِنَبِ اِذَا حَدَثَتْ فِیْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ وَلَا نَشْهَدُ عَلَیْهِ اَنَّهٗ حَرَّمَ مَا سِوٰی ذٰلِكَ اِذَا حَدَثَتْ فِیْهِ مِثْلُ هٰذِهِ الصِّفَةِ فَالَّذِیْ نَشْهَدُ عَلَی اللّٰهِ بِتَحْرِیْمِهٖ اِیَّاهُ هُوَ الْخَمْرُ الَّذِیْ اٰمَنَّا بِتَاْوِیْلِهَا مِنْ حَیْثُ قَدْ اٰمَنَّا بِتَنْزِیْلِهَا وَالَّذِیْ لَا نَشْهَدُ عَلَی اللّٰهِ اَنَّهٗ حَرَّمَ هُوَ الشَّرَابُ الَّذِیْ لَیْسَ بِخَمْرٍ فَمَا کَانَ مِنْ خَمْرٍ فَقَلِیْلُهٗ وَکَثِیْرُهٗ حَرَامٌ وَمَا کَانَ مِمَّا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَالسُّکْرُ مِنْهُ حَرَامٌ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنْهُ مُبَاحٌ هٰذَا هُوَ النَّظْرُ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ غَیْرَ نَقِیْعِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ خَاصَّةً

عنہ کی حدیث کے اس معنی پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خمر بعینہ حرام ہے اور ہر مشروب کی نشہ آور مقدار حرام ہے ــــ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ خمر بعینہ حرام ہے اور باقی مشروبات کی نشہ آور مقدار حرام ہے اس سے ثابت ہوا کہ خمر کے علاوہ جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے وہ حرام ہے تو اس کی تھوڑی مقدار جو نشہ نہ دے وہ اسی طرح مباح ہے جس طرح تحریم خمر سے پہلے مباح تھی نو پید اتحریم عین خمر اور دیگر مشروبات کی نشہ آور مقدار کے بارے میں ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ خمر حرام ہے وہ خاص طور پر انگور کا رس ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ جس چیز سے بھی خمر بنے وہ حرام ہے انگور یا کوئی دوسری چیز۔

تو جب اس بات کا احتمال ہے اور ہر چیز ابتداءً حلال تھی پھر بعض کے اندر حرمت آئی تو جس کی حلت پر اجماع ہے جب تک اس کی حرمت پر اجماع نہ ہو وہ حلت سے نہیں نکلے گی اور ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انگور کے رس کو اس نے حرام کیا جب اس میں خمر کی صفات پیدا ہو جائیں اور اس بات پر قسم نہیں کھا سکتے کہ اس کے علاوہ جن اشیاء میں یہ صفت پیدا ہوا سے بھی حرام ٹھہرایا پس جس چیز کی حرمت پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا سکتے ہیں وہ خمر ہے جس کے معنی پر ہم ایمان رکھتے ہیں جیسے کہ ہم اس کے اترنے پر ایمان رکھتے ہیں اور جس چیز کی حرمت پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں کھا سکتے وہ ایسا مشروب ہے جو خمر نہیں ہے تو جو چیز خمر ہے وہ قلیل و کثیر حرام ہے اور جو اس کے علاوہ مشروبات ہیں ان سے نشہ کی مقدار حرام ہے اس کے علاوہ جائز

marfat.com

فَاِنَّهُمْ كَرِهُوْا وَلَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي النَّظَرِ كَمَا قَالُوْا لِاَنَّا وَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ اَنَّ الْعَصِيْرَ وَطَبِيْخَهُ سَوَاءٌ وَاَنَّ الطَّبْخَ لَا يُحِلُّ بِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ حَلَالًا قَبْلَ الطَّبْخِ اِلَّا الطَّبْخُ الَّذِيْ يُخْرِجُهُ مِنْ حَدِّ الْعَصِيْرِ اِلٰى اَنْ يَصِيْرَ فِي حَدِّ الْعَسَلِ فَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْعَسَلِ فَرَاَيْنَا طَبِيْخَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُبَاحًا بِاتِّفَاقِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِمَا كَذٰلِكَ فَيَسْتَوِيْ نَبِيْذُ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ وَالْمَطْبُوْخُ كَمَا اسْتَوَى الْعَصِيْرُ وَطَبِيْخُهُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَلٰكِنَّ اَصْحَابَنَا خَالَفُوْا ذٰلِكَ لِلتَّاوِيْلِ الَّذِيْ تَاَوَّلُوْا عَلَيْهِ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا وَشَيْءٍ رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

ہے ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے البتہ کشمش اور کھجور کے رس میں ان کا اختلاف ہے وہ اسے مکروہ جانتے ہیں لیکن ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ کے) نزدیک بمطابق قیاس ایسا نہیں ہے جیسے وہ فرمارہے ہیں کیونکہ ایک متفق علیہ بات دیکھتے ہیں وہ یہ کہ کچا رس اور پکا ہوا دونوں برابر ہیں وہ پکانے سے حلال نہیں ہوتا جب تک وہ پہلے سے حلال نہ ہوا البتہ ایسا پکانا جو اسے رس کی تعریف سے نکال کر شہد کی تعریف میں داخل کردے اس طرح اس کا وہی حکم ہوگا جو شہد کا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا رس بالاتفاق مباح ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ان دونوں کے رس کا بھی یہی حکم ہو پس کھجور اور انگور کا نبیذ اور پکا ہوا برابر ہوگئے جس طرح اس کا رس اور مطبوخ (پکا ہوا) دونوں برابر ہیں، قیاس یہی ہے لیکن ہمارے اصحاب نے اس تاویل کی وجہ سے اس کی مخالفت کی ہے جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایات کے سلسلے میں بیان کی ہے ہم نے یہ دونوں حدیثیں ذکر کی ہیں اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۶۰۹ - فَاِنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ هِيَ الْخَمْرُ فَاجْتَنِبُوْهَا۔

حضرت ابن شبرمہ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ شراب ہی ہے لہٰذا اس سے بچو (کشمش اور کھجور کے رس کے بارے میں فرمایا)۔

بَابُ ۲۸۲ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّبِيْذِ

باب ۲۸۲ حرام نبیذ کا بیان

۶۱۰ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

۶۱۱ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

۶۱۲ - حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ اَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کرتے ہیں۔

۶۱۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِیْدِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کرتے ہیں۔

۶۱۶ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ ثَنِیْ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت ابن عجلان، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْمَکِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کرتے ہیں۔

۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْمَکِّیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

حضرت سلیمان بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل غیر مرفوع ذکر کیا۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ

حضرت عامر بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے

marfat.com

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ۔

ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے میں اس کی تھوڑی مقدار سے بھی تمہیں روکتا ہوں۔

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرٍو الْعُصَيْبِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز سے منع فرمایا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت قیس بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور شطرنج سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ نَبِيذِ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کا نبیذ فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ دے حرام ہے۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک اور یونس نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

حضرت ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ

marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کا ایک فرق[1] نشہ دے اس کی ہتھیلی بھر مقدار بھی حرام ہے۔

۶۲۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ وہ مشروب جو نشہ دے حرام ہے۔

۶۲۶ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ وَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (خمر) جوئے اور شطرنج سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

۶۲۸ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ أَبَا تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابو تمیم سے مروی ہے انہوں حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے ہیں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

---

[1] فرق ایک پیمانہ ہے جس میں تین صاع یا سولہ رطل آتے ہیں ۱۲ (ہزاروی)

marfat.com

٦٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ عَنْ اَبِیْ حَرِیْزٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

٦٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی فُضَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ اَبِیْ مُعَاذٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ حَرِیْزٍ اَنَّ الشَّعْبِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَخْطُبُ عَلٰی مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ۔

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کوفہ کے منبر پر تشریف فرما ہو کر فرما رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں۔

٦٢٢ - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا الْحُوَیْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْكُوْفِیُّ عَنْ طَلْحَةَ الْیَمَامِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

٦٢٣ - حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ شَرَابًا یُصْنَعُ فِیْ اَرْضِنَا مِنَ الْعَسَلِ یُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَمِنَ الشَّعِیْرِ یُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو حضرت ابوموسیٰ نے عرض کیا کہ ہمارے علاقے میں شہد سے شراب بنتی ہے اسے بتع کہا جاتا ہے اور جَو سے بھی بنتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنْ حَرَّمُوْا قَلِیْلَ النَّبِیْذِ وَكَثِیْرَهٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ انہوں نے قلیل و کثیر نبیذ کو حرام قرار دیا اور اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَاَبَاحُوْا مِنْ ذٰلِكَ مَا لَا یُسْكِرُ وَحَرَّمُوا الْكَثِیْرَ الَّذِیْ یُسْكِرُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ الَّتِیْ ذَكَرْنَا قَدْ رُوِیَتْ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اتنی مقدار کو حلال قرار دیا جو نشہ نہ دے اور زیادہ مقدار جو نشہ دے اسے حرام ٹھہرایا۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ روایات جو ہم نے ذکر

marfat.com

وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ تَأْوِيْلَهَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَنْ حَرَّمَ قَلِيْلَ النَّبِيْذِ وَكَثِيْرَهُ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ مِنْهُ شَارِبَهُ خَاصَّةً **فَلَمَّا** احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذَيْنِ التَّأْوِيْلَيْنِ **نَظَرْنَا** فِيْمَا سِوَاهُمَا لِيُعْلَمَ بِهِ اَيُّ الْمَعْنَيَيْنِ اُرِيْدَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْهَا فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ اَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہیں لیکن ان کے مفہوم میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ان لوگوں کے مذہب کے مطابق ہوں جن کے نزدیک نبیذ کا قلیل وکثیر حرام ہوتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صرف وہی مقدار حرام ہو جس سے پینے والے کو نشہ آجاتا ہے۔ تو جب ان روایات میں ان دو معنوں کا احتمال ہے تو ہم نے ان کے علاوہ میں غور کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ ان دونوں معنوں میں سے کونسا معنی مراد ہے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو ان روایات کے راویوں میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

انہی سے سخت نبیذ کی قلیل مقدار کی اباحت مروی ہے

۶۲۴۔ **قَدْ** رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اِبَاحَةِ الْقَلِيْلِ مِنَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَقَطَّبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَبِيْذَ الطَّائِفِ لَهُ غَرَامٌ فَذَكَرَ شِدَّةً لَا اَحْفَظُهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ۔

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک سفر پر تھے آپ کی خدمت میں نبیذ پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا پھر اس سے برتن بھرا اور فرمایا طائف کے نبیذ میں ہلاکت (یا تیزی) ہوتی ہے آپ نے ایسی تیزی کا ذکر فرمایا جو مجھے یاد نہیں پھر پانی منگوا کر اس پر ڈالا اس کے بعد نوش فرمایا۔

۶۲۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ فَجَاءَهُ الطَّبِيْبُ فَقَالَ اَيُّ الشَّرَابِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ النَّبِيْذُ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ اِحْدٰى طَعْنَتَيْهِ۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا اس وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا طبیب آیا اور اس نے پوچھا کہ آپ کو کونسا مشروب پسند ہے آپ نے فرمایا "نبیذ"، وہ لایا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا تو وہ نیزے کی دو ضربوں میں سے ایک (یعنی زخم) سے نکل گیا۔

۶۲۶۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عَمْرٌو وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّا نَشْرَبُ مِنْ هٰذَا النَّبِيْذِ شَرَابًا يَقْطَعُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ فِيْ

حضرت ابو اسحٰق، حضرت عمرو بن میمون سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عمرو فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہم اس نبیذ سے ایسا مشروب پیتے ہیں جن کے باعث اونٹ

marfat.com

بُطُوْنِهَا مِنْ اَنْ يُّؤْذِيَنَا قَالَ وَشَرِبْتُ مِنْ نَبِيْذِهٖ فَكَانَ اَشَدَّ النَّبِيْذِ۔

کا گوشت ہمارے پیٹوں میں نقصان نہیں دیتا راوی فرماتے ہیں میں نے ان کے نبیذ سے پیا تو سخت ترین نبیذ تھا۔

۶۳۷- حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ وَقَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِي لَعْوَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ سَكْرَانٍ فَجَلَدَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ شَرَابِكَ فَقَالَ وَاِنْ كَانَ۔

حضرت عامر، حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نشہ والے شخص کو لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگائے اس نے عرض کیا میں نے آپ کے مشروب سے پیا ہے آپ نے فرمایا اگرچہ ایسا ہی ہو۔

۶۳۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ اَوِ ابْنِ ذِي لَعْوَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ ظَمِئَ اِلَى خَازِنِ عُمَرَ فَاسْتَسْقَاهُ فَلَمْ يَسْقِهٖ فَاُتِيَ بِسُطَيْحَةٍ لِعُمَرَ فَشَرِبَ مِنْهَا فَسَكِرَ فَاُتِيَ بِهٖ عُمَرُ فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ سُطَيْحَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّمَا اَضْرِبُكَ عَلَى السُّكْرِ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ۔

حضرت سعید بن ذی حدان یا ابن ذی لعوہ فرماتے ہیں ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور اس سے پانی طلب کیا اس نے نہ پلایا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مشکیزہ لایا گیا اس نے اس نے پیا تو اسے نشہ چڑھ گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس نے عذر پیش کیا اور عرض کیا کہ میں نے آپ کے مشکیزے سے پیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس نشہ پر تجھے ماروں گا چنانچہ آپ نے اسے مارا۔

۶۳۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ اَمَرَ بِنَبِيْذٍ لَهٗ فَصُنِعَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِمْ لَيْلَةً فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَطَعِمَ ثُمَّ اُتِيَ بِنَبِيْذٍ قَدْ اَحْلَفَ وَاشْتَدَّ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الشَّدِيْدُ ثُمَّ اَمَرَ بِمَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ان کے لیے نبیذ کا حکم دیا گیا تو ان مکانات میں سے کسی مکان میں تیار کیا گیا لیکن رات کو اس میں تاخیر ہو گئی ان کے پاس کھانا لایا گیا انہوں نے تناول فرمایا پھر نبیذ لایا گیا لیکن وہ شراب کے قریب ہو گیا اور سخت ہو گیا انہوں نے اس سے پیا پھر فرمایا یہ بہت تیز ہے پھر حکم دیا تو اس میں پانی ڈالا گیا پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اس سے نوش کیا۔

۶۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ الْخُزَاعِيُّ عَنِ الْمُعَدَّلِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اُنْتُبِذَ لَهٗ فِيْ مَزَادَةٍ فِيْهَا خَمْسَةَ عَشَرَ اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ فَاَتَاهُ فَذَاقَهٗ فَوَجَدَهٗ حُلْوًا فَقَالَ كَاَنَّكُمْ اَقْلَلْتُمْ عَكَرَهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے ایک توشہ دان میں نبیذ تیار کیا گیا جس میں پندرہ یا سولہ (رطل) آتے تھے آپ تشریف لائے اسے چکھا تو میٹھا پایا فرمایا معلوم ہوتا ہے تم نے اس سے تلچھٹ (گدلا پن) میں کمی کر دی ہے (یعنی

اس میں ملاوٹ کم ہے)

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنِیْ اللَّیْثُ قَالَ ثَنَا عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّہٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اللَّیْثِیُّ اَنَّ اَبَاہُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلٰی مَکَّۃَ فَاَھْدٰی لَہٗ رَکْبٌ مِّنْ ثَقِیْفٍ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ نَبِیْذٍ وَالسَّطِیْحَۃُ فَوْقَ الْاِدَاوَۃِ وَدُوْنَ الْمَزَادَۃِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَشَرِبَ عُمَرُ اِحْدَاھُمَا وَلَمْ یَشْرَبِ الْاُخْرٰی حَتّٰی اشْتَدَّ مَا فِیْہِ فَذَھَبَ عُمَرُ فَشَرِبَ مِنْہُ فَوَجَدَہٗ قَدِ اشْتَدَّ فَقَالَ اکْسِرُوْہُ بِالْمَاءِ۔

حضرت معاذ بن عبد الرحمٰن بن عثمان لیثی سے مروی ہے فرماتے ہیں ان کے والد حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان نے فرمایا میں مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوا ثقیف کے کچھ سواروں نے آپ کو نبیذ کے دو مشکیزے بطور تحفہ پیش کئے سطیحہ (مشکیزہ) اداوۃ سے بڑا اور مزادہ سے چھوٹا ہوتا ہے حضرت عبد الرحمٰن فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک میں سے نوش فرمایا لیکن دوسرے سے نہ پیا حتیٰ کہ جو کچھ اس میں تھا، سخت ہو گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے پینے لگے تو اسے تیز پایا فرمایا اس کی تیزی کو پانی سے توڑ دو۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا عَنْ عُمَرَ اِبَاحَۃَ قَلِیْلِ النَّبِیْذِ الشَّدِیْدِ وَقَدْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ کَانَ مَا فَعَلَہٗ فِیْ ھٰذَا دَلِیْلًا اَنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِہٖ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ مِنَ النَّبِیْذِ الشَّدِیْدِ ھُوَ السُّکْرُ مِنْہُ لَا غَیْرُ فَاَمَّا اَنْ یَکُوْنَ سَمِعَ ذٰلِکَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلًا اَوْ رَاٰہُ رَاْیًا فَاِنَّ مَا یَکُوْنُ مِنْہُ فِیْ ذٰلِکَ یَکُوْنُ رَاٰہُ رَاْیًا فَرَاْیُہٗ فِیْ ذٰلِکَ عِنْدَنَا حُجَّۃٌ وَلَاسِیَّمَا اِذَا کَانَ فِعْلُہُ الْمَذْکُوْرُ فِی الْاٰثَارِ الَّتِیْ رَوَیْنَاھَا عَنْہُ بِحَضْرَۃِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ عَلَیْہِ مِنْھُمْ مُنْکِرٌ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی مُتَابَعَتِھِمْ اِیَّاہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوالیمان فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعیب نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا، پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شدید نبیذ کی تھوڑی مقدار کی اباحت ثابت ہوئی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حالانکہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے پھر انہوں نے یہ عمل کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول سے جس شدید نبیذ کو حرام قرار دیا اس سے مراد وہ ہے جو نشہ دے اس کے علاوہ نہیں تو آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو گی یا ان کی اپنی رائے ہو گی اگر ان کی اپنی رائے بھی ہو تو وہ بھی اس سلسلے میں ہمارے نزدیک حجت ہے خصوصاً جب کہ ان روایات میں مذکور آپ کا عمل، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور ان میں سے کسی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ (صحابہ کرام) نے اس مسئلے میں آپ کی اتباع کی۔

۶۴۳ - وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ اَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۔

اور یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۶۴۴ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَخِي الْقَعْقَاعِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَاَدْنَاهُ اِلٰى فِيْهِ فَقَطَّبَ فَرَدَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَرَدَّ الشَّرَابَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ذَكَرَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ هٰذِهِ الْاَسْقِيَةُ عَلَيْكُمْ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ ۔

انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا آپ نے اسے منہ کے قریب کیا اسے حرکت دی پھر ہٹا دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حرام ہے؟ آپ نے وہ مشروب دوبارہ لیا پھر پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر دو یا تین مرتبہ ذکر کیا، پھر فرمایا جب یہ مشکیزے تم پر تیز ہو جایا کریں تو ان کی تیزی کو پانی سے توڑ دیا کرو۔

---

۶۴۵ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ الْعِجْلِيُّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَخِي الْقَعْقَاعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ ۔

حضرت قرہ عجلی نے بیان کیا فرماتے ہیں مجھ سے عبدالملک بن اخی القعقاع نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنِيْ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ نَبِيْذًا فِيْ سِقَاءٍ لَوْ نَهَكْتُهُ لَاَخَذَنِيْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا الْبَغْيُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ الْبَغْيَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هٰذَا الرُّكْنِ وَاَتَاهُ رَجُلٌ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيْذٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَيَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ

حضرت عبدالملک بن نافع رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا میں نے عرض کیا ہمارے گھر والے مشکیزے میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اسے زیادہ پیوں تو وہ مجھ میں اثر کرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا گناہ اس پر ہے جو گناہ کا ارادہ کرے میں اس عظیم معاملہ کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ایک شخص آپ کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا، پھر ابوامیہ کی روایت کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا پانی کے ساتھ اس (کے اثر) کو توڑ دو۔

فَفِيْ هٰذَا اِبَاحَةُ قَلِيْلِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ وَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اِذْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ

تو اس حدیث میں تھوڑی مقدار میں سخت نبیذ کا جواز ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے

marfat.com

هٰذا عن النبي صلى الله عليه وسلم فروي عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام على المقدار الذي يسكر منه من النبيذ ويكون ما في الحديث الآخر على اباحة قليل النبيذ الشديد۔

اور آپ سے یہ بھی روایت کیا گیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ ان دونوں قولوں میں سے ہر ایک کو اس معنی پر محمول کریں جو دوسرے کا غیر ہو پس آپ کا ارشاد گرامی کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے نبیذ کی اس مقدار کے بارے میں ہے جو نشہ دے اور دوسری حدیث میں جو کچھ مذکور ہے اس سے سخت نبیذ کی تھوڑی مقدار مراد ہے۔

۶۴۷- وقد روي عن ابي مسعود الانصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث ابن عمر هذا۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کی طرح مروی ہے۔

۶۴۸- اخبرنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن منصور عن خالد بن سعد عن ابي مسعود قال عطش النبي صلى الله عليه وسلم حول الكعبة فاستسقى فأتي بنبيذ من نبيذ السقاية فشمه فقطب فصب عليه من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل أحرام هو فقال لا۔

حضرت خالد بن سعد، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کعبہ شریف کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ نے پانی طلب کیا آپ کے پاس مشکیزے میں سے نبیذ لایا گیا آپ نے اسے سونگھا پھر ماتھے سے ہٹایا اس کے بعد اس میں آب زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

۶۴۹- وقد روي في ذلك عن ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم ما حدثنا علي بن معبد قال ثنا يونس قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن ابي بردة ابن ابي موسى عن ابيه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ومعاذ الى اليمن فقلنا يا رسول الله ان بها شرابين يصنعان من البر والشعير احدهما يقال له المزر والآخر يقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشربا ولا تسكرا۔

اس سلسلے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں جو گندم اور جو سے بنائی جاتی ہیں ان میں سے ایک کو "مزر" کہا جاتا ہے اور دوسری کو "بتع" کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیو لیکن نشہ میں نہ آنا۔

۶۵۰- وحدثنا ابو بكرة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا شريك عن ابي اسحق عن ابي بردة عن ابيه انه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انا ومعاذا الى اليمن فقلت انك بعثتنا الى ارض كثير شراب اهلها

حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا آپ ہمیں ایسی جگہ کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں کے

marfat.com

فَقَالَ اِشْرَبَا وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا۔

باشندوں کے پاس شراب بہت زیادہ ہے آپ نے فرمایا پیئو لیکن نشہ کی حد تک نہ پینا۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ،

حضرت فضیل بن مرزوق، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَبِي مُوْسٰى وَمُعَاذٍ حِيْنَ سَاَلَا عَنِ الْبِتْعِ اِشْرَبَا وَلَا تَسْكَرَا وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا اَنَّ حُكْمَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّرَابِ خِلَافُ حُكْمِ مَا لَا يُسْكِرُ مِنْهُ۔

توجب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بتع شراب کے بارے میں پوچھنے پر فرمایا کہ پی سکتے ہو لیکن نشہ میں نہ آنا اور نشہ کی حد تک نہ پینا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نشہ دینے والی مقدار کا حکم اس مقدار کے حکم سے الگ ہے جو نشہ نہیں دیتی۔

۶۵۲۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا ذَكَرَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مِنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ لَا عَلَى الْعَيْنِ الَّتِيْ كَثِيْرُهَا يُسْكِرُ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور ہم نے اسے پہلی فصل میں ان سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اس سے نشہ آور مقدار مراد ہے عین شراب مراد نہیں جس کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے۔

۶۵۳۔ وَقَدْ رَوَيْنَا حَدِيْثَ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ جَوَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ سَاَلَهٗ عَنِ الْبِتْعِ بِقَوْلِهٖ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ فَاِنْ جَعَلْنَا ذٰلِكَ عَلٰى قَلِيْلِ الشَّرَابِ الَّذِيْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهٗ ضَادَّ جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ وَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَاِنْ جَعَلْنَاهُ عَلٰى تَحْرِيْمِ السُّكْرِ خَاصَّةً لَا عَلٰى تَحْرِيْمِ الشَّرَابِ وَافَقَ حَدِيْثَ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ الْاٰثَارِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِيْ لَا تَتَضَادُّ اِذَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ۔

اور ہم نے حضرت ابوسلمہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جواب دیا جس نے بتع شراب کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ دے حرام ہے اگر ہم اس سے تھوڑی مقدار مراد لیں کہ جس کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب حضرت معاذ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے خلاف ہو جائے گا۔ اور اگر ہم خاص نشہ کی حرمت مراد لیں محض شراب کا حرام ہونا مراد نہ ہو تو یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور ہمارے لیے بہترین بات یہی ہے کہ روایات کو اس معنی پر محمول کریں جس سے تضاد نہ پیدا ہو۔

۶۵۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت شماس فرماتے ہیں حضرت

marfat.com

قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ لَبِيْدٍ عَنْ شَمَّاسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْقَوْمَ لَيَجْلِسُوْنَ عَلَى الشَّرَابِ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمْ فَمَا يَزَالُوْنَ حَتّٰى يُحَرَّمَ عَلَيْهِمْ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ شراب پر مجلس کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ ان کے لیے حلال ہوتی ہے وہ مسلسل اس حالت میں رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان پر حرام ہو جاتی ہے۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهٗ اَكَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ خُبْزًا وَلَحْمًا قَالَ فَاُتِيْنَا بِنَبِيْذٍ شَدِيْدٍ نَبَذَتْهُ سِيْرِيْنُ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ فَشَرِبُوْا مِنْهُ۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا فرماتے ہیں پھر ہمارے پاس سخت قسم کا نبیذ لایا گیا یہ نبیذ حضرت سیرین نے سبز گھڑے میں بنایا تھا تو سب حضرات نے اس سے نوش کیا۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ وَغَيْرُهٗ قَالَ اَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْكِرِ قَالَ الشَّرْبَةُ الْاُوْلٰى لَا الْاَخِيْرَةُ لَهُ الْاَخِيْرَةِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نشہ آور چیز سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پہلا گھونٹ حلال ہے، آخری نہیں (یعنی جب نشہ دے تو حرام ہے اور یہ خمر کے علاوہ کا حکم ہے ۱۲ ہزاروی)

۶۵۷۔ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اِبَاحَةِ قَلِيْلِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ مِنْ فِعْلِهٖ وَقَوْلِهٖ مَا ذَكَرْنَا وَمِنْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلٰى مَا وَصَفْنَا۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جس سے سخت نبیذ کی تھوڑی مقدار کے بارے میں ان کا عمل اور قول مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے کی تفسیر بھی مروی ہے۔

۶۵۸۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اَيْضًا۔

بواسطہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایات مروی ہیں۔

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ وَالْجَرِّ الْاَحْمَرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا النَّقِيْرِ وَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِ اشْتَدَّ فِي الْاَسْقِيَةِ قَالَ صُبُّوْا عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ لَهُمْ

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سرخ گھڑے اور سبز گھڑے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس مسئلے کے بارے میں سب سے پہلے عبدالقیس کے وفد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کدو کے برتن، تارکول لگائے ہوئے برتن اور لکڑی کھود کر بنائے گئے برتن میں نہ پیو بلکہ

فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاهْرِيْقُوْهُ ۔

مشکیزوں میں پیو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ مشکیزوں میں سخت ہو جائے تو آپ نے فرمایا اس پر پانی ڈالو تیسری یا چوتھی بار فرمایا اسے گرادو۔

۶۶۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بُذَيْمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرِّ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ نَبِيْذِ الْاَسْقِيَةِ وَاِنِ اشْتَدَّ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ فِيْ اَمْرِهٖ اِيَّاهُمْ بِاِهْرَاقِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاِبَاحَةِ قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ

حضرت علی بن بذیمہ حضرت قیس بن حبتر سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھڑے میں شراب کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ مشکیزوں میں شراب پی سکتے ہیں اگرچہ سخت ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس کے بعد ان کو گرانے کا حکم دینا اس اباحت کو منسوخ کر دیتا ہے۔

تو ان لوگوں کو جواب دیا جائے گا یہ بات کیسے ہوگی۔

۶۶۱ ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ كَلَامِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول مروی ہے انہوں نے فرمایا خمر بعینہٖ حرام ہے اور ہر شراب سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَهُوَ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرْتُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ التَّحْرِيْمَ فِي الْاَشْرِبَةِ كَانَ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ غَيْرِهَا وَكَيْفَ يَجُوْزُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَ عِلْمِهٖ وَفَضْلِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوْجِبُ تَحْرِيْمَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ ثُمَّ يَقُوْلُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَيَعْلَمُ النَّاسُ اَنَّ قَلِيْلَ الشَّرَابِ مِنْ غَيْرِ الْخَمْرِ وَاِنْ كَانَ كَثِيْرُهٗ يُسْكِرُ حَلَالٌ هٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ عَلَيْهِ عِنْدَنَا وَلٰكِنَّ مَعْنٰى مَا اَرَادَ بِاِهْرَاقِ النَّبِيْذِ فِيْ حَدِيْثِ قَيْسٍ اَنَّهٗ لَمْ يَأْمَنْهُمْ عَلَيْهِ اَنْ يُّسْرِعُوْا فِيْ شُرْبِهٖ

اور ہم یہ بات اس کی سند کے ساتھ اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ شرابوں کے سلسلے میں ذاتی طور پر حرمت خمر سے متعلق ہے وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اور اس کے علاوہ سے نشہ آور مقدار حرام ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے علم وفضل کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کریں کہ نبیذ شدید حرام ہے پھر خود فرمایا کہ خمر بعینہٖ حرام ہے اور باقی تمام مشروبات نشہ دیں تو حرام ہیں تاکہ لوگ جان لیں کہ خمر کے علاوہ شراب اگرچہ زیادہ ہونے کی صورت میں نشہ دے لیکن جب تھوڑی مقدار میں ہو تو حلال ہے ہمارے نزدیک ان کے لیے ایسا کہنا جائز

marfat.com

فَيَسْكَرُ وَا وَالسُّكْرُ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمْ بِإِهْرَاقِهِ لِذٰلِكَ ۔

نہیں لہٰذا ہمارے نزدیک حضرت قیس کی روایت میں جو بہانے کا ذکر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ڈر تھا کہ وہ شراب پینے کے لیے جلدی کریں اور پھر بیہوش ہو جائیں اور نشہ دینے والی مقدار حرام ہے لہٰذا آپ نے انہیں اس کے گراتے کا حکم دیا۔

---

۶۶۲ - وَقَدْ رُوِيَ فِي مِثْلِ هٰذَا أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ ثَنِي أَبُو الْقَمُوصِ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَحَدِ الْوَفْدِ الَّذِي وَفَدُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَوْ يَكُونُ قَيْسُ ابْنُ النُّعْمَانِ فَإِنِّي قَدْ نَسِيتُ اسْمَهُ أَنَّهُمْ سَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَاشْرَبُوا فِي السِّقَاءِ الْحَلَالِ الْمُوكَأِ عَلَيْهَا فَإِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ رُوِيَتْ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا ذَكَرْتَ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَغَيْرِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ ۔

اس قسم کے حکم میں مروی ہے حضرت قموص زید بن علی نے عبدالقیس کے وفد میں آنے والوں میں سے ایک سے روایت کیا ہے یا وہ قیس بن نعمان ہیں راوی فرماتے ہیں مجھے ان کا نام بھول گیا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرابوں کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کدو کے بنے ہوئے برتن اور کھُرچی ہوئی لکڑی میں نہ پیو حلال مشکیزوں سے پیو جن کا منہ بند کیا ہوا ہو اگر وہ تیز ہو جائے تو پانی کے ساتھ اسے سختی کو ختم کرو اگر وہ تمہیں تھکا دے تو اسے گرا دو (یعنی پھر بھی سختی رہے تو اب نہ پیو بلکہ گرا دو) — اگر کوئی معترض کہے کہ اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو تم نے حضرت عمرو بن میمون وغیرہ کی روایت میں ذکر کی ہے اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

---

۶۶۳ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي وَجَدْتُ آنِفًا مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رِيحَ الشَّرَابِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ طِلَاءٌ وَإِنِّي سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَدَ عُبَيْدَ اللّٰهِ ثَمَانِينَ فِي رِيحِ الشَّرَابِ الَّذِي وُجِدَ مِنْهُ ۔

اور وہ یوں ذکر کرے حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا میں نے ابھی عبید اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے شراب کی بُو پائی ہے میں نے اس سے پوچھا تو اس کے خیال میں یہ طلاء ہے میں دریافت کرتا ہوں اگر یہ نشہ دیتی ہے تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا (راوی فرماتے ہیں) پھر اس کے بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے حضرت عبید اللہ کو اس شراب کی وجہ سے کوڑے مارے جس کی ان سے بُو پائی گئی تھی۔

marfat.com

٦٦٤ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا اخبره عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد ان عمر بن الخطاب خرج عليهم فقال اني وجدت من فلان ريح شراب فزعم انه شراب الطلاء انا سائل عما شرب فان كان يسكر جلدته فجلده عمر الحد تاما۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے فلاں سے شراب کی بو پائی ہے اور اس کا خیال ہے کہ اس نے طلاء شراب پی رکھی ہے میں پوچھوں گا کہ اس نے کیا پیا تھا اگر اسے نشہ آیا تو میں اسے کوڑے ماروں گا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے مکمل حد لگائی۔

قال فهذا عمر قد حد في الشراب الذي يسكر فهذا يخالف ما رويتم عن عمرو بن ميمون وغيره عنه قيل له ما هذا بمخالف لذلك لان عمر قال في هذا الحديث وانا سائل عما شرب فان كان يسكر جلدته فقد يحتمل ان يكون اراد بذلك المقدار الذي شرب اي فان كان ذلك المقدار يسكر ... فقد علمت انه قد سكر ووجب عليه الحد وهذا اولى ما حمل عليه تاويل هذا الحديث حتى لا يضاد ما سواه من الاحاديث التي قد رويت عنه۔

امام طحاوی فرماتے ہیں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس شراب پر حد لگائی جو نشہ دیتی ہے اور یہ روایت اس کے خلاف ہے جو تم نے بواسطہ حضرت عمرو بن میمون وغیرہ، ان سے روایت کی ہے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پوچھوں گا کہ اس نے کونسی شراب پی تھی اگر وہ نشہ دیتی ہے تو کوڑے لگاؤں گا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو کہ کتنی مقدار شراب پی تھی اگر اتنی مقدار سے نشہ آتا ہے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ اسے نشہ آیا ہے اور اس پر حد واجب ہو گئی ہے حدیث شریف کو اس معنی پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ اس سلسلے میں مروی دیگر احادیث کے ساتھ اس کا تضاد ثابت نہ ہو۔

---

٦٦٥ - وقد روي عن ابي هريرة ايضا في هذا ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا مسلم بن خالد قال حدثني زيد بن اسلم عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل احدكم على اخيه المسلم فاطعمه طعاما فليأكل من طعامه ولا يسأل عنه فان اسقاه شرابا فليشرب منه ولا يسأل عنه فان خشي منه فليكسره بشيء

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اسے کھانا پیش کرے تو اس کے کھانے سے کھائے اور اس کے بارے میں تفتیش نہ کرے اور اگر وہ اسے کوئی مشروب پلائے تو وہ اس سے پیئے اس کے بارے میں سوال نہ کرے اور اگر اس

marfat.com

سے ڈر محسوس کرے (نشہ وغیرہ کا) تو پانی کے ساتھ اسے (اس کی سختی کو) توڑ دے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اِبَاحَةُ شَرَابِ النَّبِيْذِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا اِبَاحَهُ بَعْدَ كَسْرِهٖ بِالْمَاءِ وَذِهَابِ شِدَّتِهٖ قِيْلَ لَهٗ هٰذَا كَلَامٌ فَاسِدٌ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ فِيْ حَالِ شِدَّتِهٖ حَرَامًا لَكَانَ لَا يَحِلُّ وَاِنْ ذَهَبَتْ شِدَّتُهٗ بِصَبِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ اَلَا تَرٰى اَنَّ خَمْرًا لَوْ صُبَّ فِيْهِمَا مَاءٌ حَتّٰى غَلَبَ الْمَاءُ عَلَيْهَا اَنَّ ذٰلِكَ حَرَامٌ فَلَمَّا كَانَ قَدْ اُبِيْحَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّرَابُ الشَّدِيْدُ اِذَا كُسِرَ بِالْمَاءِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ قَبْلَ اَنْ يُّكْسَرَ بِالْمَاءِ غَيْرُ حَرَامٍ فَثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِبَاحَةُ مَا لَا يُسْكِرُ مِنَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس حدیث میں بھی نبیذ کی اباحت کا ذکر ہے اگر کوئی شخص کہے کہ پانی کے ساتھ اس کی سختی ختم کرنے کے بعد اسے مباح قرار دیا گیا جب اس کی شدت ختم ہو جائے ـــــ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ کلام فاسد ہے کیونکہ اگر وہ شدت کی حالت میں حرام ہو تو وہ حلال نہیں ہو سکتی اگرچہ پانی کے ساتھ اس کی شدت ختم ہو جائے ـــ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر خمر میں پانی ملایا جائے حتی کہ اس پر پانی غالب آجائے تو وہ حرام ہی رہے گی تو جب اس حدیث میں سخت شراب مباح قرار دی گئی جب کہ پانی کے ساتھ سختی ختم کی جائے تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کے ساتھ سختی ختم کرنے سے پہلے بھی وہ حرام نہیں پس جو کچھ ہم نے اس باب میں روایت کیا اس سے اس نبیذ کی حلت ثابت ہو گئی جو تیز ہونے کے باوجود نشہ نہ دے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ ۲۸۳ الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ

باب ۲۸۳ کدو کے برتن، سبز گھڑے، کھرچی ہوئی لکڑی اور تارکول لگے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا

۶۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو سے بنائے گئے برتن اور رال ملے ہوئے گھڑے سے منع فرمایا۔

---

۶۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کے نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا ہے فرماتے ہیں میں

marfat.com

ابْنُ عَبَّاسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ قُلْتُ اَىُّ جَرٍّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَدَرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) سچ فرمایا ہے میں نے پوچھا کونسا گھڑا مراد ہے فرمایا مٹی کی (بنی ہوئی) ہر چیز (مراد ہے)

۶۶۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ ابْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهٗ -

حضرت وہیب، حضرت ایوب سے وہ ایک دوسرے شخص سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ قَالَ ثَنِيْ قَيْسُ بْنُ جَبْتَرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْاَبْيَضِ وَالْاَحْمَرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوْا اِنَّا نُصِيْبُ مِنَ الثُّفْلِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيْرِ وَلَا فِي الْحُمْرِ

حضرت قیس بن جبتر فرماتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے سفید اور سرخ گھڑے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے عبد القیس کے وفد نے پوچھا تھا انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں کھجوروں کے درخت حاصل ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کی بنی رال ملے ہوئے برتن لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن اور گھڑے سے نہ پینا (یعنی ان برتنوں میں نبیذ نہ بنانا)

۶۷۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الزَّهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ -

حضرت یحیی زہرانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے کھرچی ہوئی لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرُ وَالْمُزَفَّتُ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَاحْفَظُوْهُنَّ عَنِّيْ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ -

حضرت شعبہ اور حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے وفد کو کدو کے برتن سبز گھڑے اور کھرچی ہوئی لکڑی سے منع فرمایا حضرت شعبہ کی روایت میں ہے بعض دفعہ دونوں حدیثوں میں کھرچی ہوئی لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن کا ذکر فرمایا اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ مجھ سے ان برتنوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو اس کی خبر دو۔

marfat.com

۶۷۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ وَالدُّبَّاءِ۔

حضرت ابو حمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبد القیس کو سبز گھڑے کھرچی ہوئے لکڑی اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا حضرت حماد کی روایت ہیں کدو کے برتن کا بھی ذکر ہے۔

۶۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ آپ نے نہیں سنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کیا فرماتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کا نبیذ حرام قرار دیا ہے فرمایا ابن عمر نے سچ فرمایا ہے واقعی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کا نبیذ حرام قرار دیا ہے۔

۶۷۴- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو الحکم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کدو اور رال ملے ہوئے برتن کے نبیذ سے منع فرمایا فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور کدو کے برتن نیز رال ملے ہوئے برتن کے نبیذ سے منع فرمایا فرماتے ہیں مجھے میرے بھائی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دی۔

۶۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ

حضرت میمونہ اور حضرت قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

ابن يسار عن ميمونة وعن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تنبذوا في الدباء والمزفت والنقير والجرار۔

علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا کدو کے برتن رال ملے ہوئے برتن، کھدی ہوئی لکڑی کے برتن اور گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ۔

٦٧٦ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد عن شعبة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود قال سألت عائشة عما حرم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الاوعية التي ينبذ فيها فقالت المزفت۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا جن میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام قرار دیا انہوں نے فرمایا رال ملا ہوا برتن۔

٦٧٧ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود قال سألت عائشة عن الاوعية التي حرم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقالت القرع والمزفت وهي جرار خضر كان يجاء بها من مصر مزفتة۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا تو انہوں نے فرمایا کدو کا برتن، رال ملا ہوا برتن اور سبز گھڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے اور ان پر رال ملی ہوتی تھی۔

---

٦٧٨ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن منصور قال سمعت ابراهيم يحدث عن الاسود قال سألت عائشة عما حرم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الاوعية التي ينبذ فيها فقالت المزفت۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھا جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا اور ان میں نبیذ بنایا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا رال ملے ہوئے برتن۔

٦٧٩ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد عن شعبة قال سمعت منصورا فذكر باسناده مثله قال قلت فالجرار قالت ما انا زائدتك على ما قد سمعت۔

حضرت عبد الصمد، حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت منصور سے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے پوچھا اور گھڑے بھی؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے جو کچھ سنا ہے اس سے زائد نہیں کہہ سکتی۔

---

٦٨٠ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا شيبان ابو معاوية عن الاشعث بن ابي الشعثاء قال ثني عبد الله بن معقل المحاربي قال سمعت عائشة تقول نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان ينبذ في الحنتم والدباء والمزفت۔

حضرت اشعث بن شعثاء فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبد اللہ بن معقل محاربی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی تھیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے، کدو سے بنائے گئے برتن اور رال ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

marfat.com

۶۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنِي قَتَادَةُ قَالَ ثَنِي أَرْبَعَةُ رِجَالٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَدَّثَتْنِي خَمْسُ نِسْوَةٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں مجھ سے چار آدمیوں نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اور پانچ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَوْ عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَمَّاسٍ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر یا حضرت عمران بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن شماس سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتمہ سے منع فرمایا اور یہ گھڑا ہوتا ہے نیز کدو کے برتن، رال ملے ہوئے برتن اور کھوچی ہوئی لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔

۶۸۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا الْأَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت اشعث بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت حبہ عرنی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے، کھوچی ہوئی لکڑی کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذٰلِكَ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت ثابت (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا تو انہوں نے فرمایا ہاں صحابہ کرام کا یہی خیال ہے۔

۶۸۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ زَعَمُوا ذٰلِكَ۔

حضرت سلیمان بن مغیرہ خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا تو انہوں نے فرمایا صحابہ کرام کا یہی خیال ہے۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں خطبہ دیا اور میرے پہنچنے سے پہلے ختم کر دیا میں نے پوچھا وہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ آپ نے کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ

marfat.com

بنانے سے منع فرمایا۔

۶۸۸- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة عن سليمان التيمي عن طاوس عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن نبيذ الجر۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القرع والمزفت۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۸۹- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا ابو خيثمة عن ابي الزبير عن جابر وابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن النقير والدباء والمزفت۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۶۹۰- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة ح وحدثنا ابن مرزوق ايضا قال ثنا بشر ابن عمر قال ثنا شعبة عن عقبة وهو ابن حريث عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجر والدباء والمزفت وامر ان تنبذ في الاسقية۔

حضرت عقبہ یعنی ابن حریث سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ نبیذ مشکیزوں میں بنائی جائے۔

۶۹۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن محارب ابن دثار عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت قال لا ادري ذكر النقير ام لا۔

حضرت محارب بن دثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن کا ذکر فرمایا یا نہیں۔

۶۹۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا شعبة قال ثني عمرو بن مرة عن زاذان قال قلت لابن عمر اخبرني عما نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عنه من الاوعية وفسره لنا بلغتنا قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الحنتم وهي التي تسمونها الجرة ونهى عن

حضرت زاذان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے ان برتنوں کی خبر دیجئے جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ہماری زبان میں ہمارے لیے ان کی وضاحت کیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ وہ ہے جسے تم

marfat.com

الدُّبَّاءِ وَهِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الْقَرْعَةَ وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ تَنْتَبِذَ فِي الْأَسْقِيَةِ۔

جبرہ (گھڑا) کہتے ہو اور کدو کے برتن سے منع فرمایا اور یہ وہ ہے جسے تم قرعہ (کدو) کہتے ہو اور مزفت (رال ملے ہوئے برتن) سے منع فرمایا اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ لکڑی ہوتی ہے جسے کھرچا جاتا ہے اور آپ نے ہمیں مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

---

٦٩٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن، رال ملے ہوئے اور لکڑی کو کھرچ کر بنائے گئے برتن سے منع فرمایا۔

---

٦٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رال ملے ہوئے گھڑے، کدو کے برتن اور کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔

---

٦٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ وَحَسَنًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ مَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ لَا تَدْرِي مَا النَّقِيرُ قَالَ نَعَمِ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ۔

حضرت ابوقزعہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابونضرہ اور حسن نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بتایا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ ہم کو آپ پر فدا کرے ہمارے لیے کون سے مشروبات بہتر ہیں تو آپ نے فرمایا کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن میں نہ پیو، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ہم آپ پر فدا ہوں ہم نقیر کو نہیں جانتے آپ نے فرمایا ہاں درخت کے تنے کو اندر سے کھرچا جائے اور نہ کدو کے برتن میں پیا اور نہ ہی سبز گھڑے میں۔

---

٦٩٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَمَّا يُصْنَعُ فِي الظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ وَفِي الدُّبَّاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس (نبیذ) سے منع فرماتے تھے جو رال ملے ہوئے برتنوں اور کدو میں بنائی جائے اور آپ نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

marfat.com

٦٩٧ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت التيمي يحدث عن ابي نضرة عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم نهى عن نبيذ الجر۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

---

٦٩٨ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا ابو زيد النحوي عن سليمن التيمي فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابو زید نحوی، حضرت سلیمان تیمی سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٩٩ - حدثنا يونس قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث عن ابن شهاب عن انس ابن مالك انه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم نهى عن الدباء والمزفت ان ينبذ فيهما۔

حضرت ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

٧٠٠ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا علي بن الجعد قال انا شعبة قال اخبرني سليمن الشيباني قال سمعت عبد الله ابن ابي اوفى يقول نهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن نبيذ الجر الاخضر قال قلت فالابيض قال لا ادري۔

حضرت سلیمان شیبانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا (سلیمان بن شیبانی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اور سفید گھڑا؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

---

٧٠١ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب وسعيد ابن عامر قالا ثنا شعبة عن سليمن الشيباني عن ابن ابي اوفى عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم مثله۔

ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے حضرت سلیمان شیبانی، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٧٠٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا شعبة عن ابي شمر الضبعي قال سمعت عائذ بن عمرو يقول نهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن الدباء والنقير والمزفت والحناتم۔

حضرت ابو شمر ضبعی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھرچی ہوئی لکڑی، رال ملے ہوئے برتن اور سبز گھڑوں سے منع فرمایا۔

٧٠٣ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ابي التياح عن حفص الليثي عن عمران ابن حصين ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم نهى عن الحنتم۔

حضرت حفص لیثی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے سے منع فرمایا۔

---

٧٠٤ - حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد ابن هرون قال انا هشام بن حسان عن محمد عن

حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْمَزَادَۃِ الْمَجْبُوْبَۃِ وَقَالَ اِنْتَبِذْ فِیْ سِقَائِکَ وَاشْرِبْہُ حُلْوًا طَیِّبًا فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَتَاْذَنُ لِیْ فِیْ مِثْلِ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ وَفَرَّجَ بَیْنَھُمَا فَقَالَ اِذًا تَجْعَلُھَا مِثْلَ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ۔

نے عبدالقیس کے وفد کو کدو کے برتن، سبز گھڑے، لکڑی کھود کر بنائے ہوئے برتن اور رال ملے ہوئے برتن اور توشہ بنائے ہوئے برتن سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے مشکیزے میں نبیذ بناؤ نیز میٹھا مزیدار پیو۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ مجھے اس کی شکل میں اجازت دیتے ہیں اور اس نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا دونوں کے درمیان کشادگی رکھی آپ نے فرمایا ہاں جب تو اس کی شکل کرے آپ نے بھی دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور اس سے زیادہ کشادگی رکھی۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْھَرِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَہٗ اَبُوْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَلَا فِی الْمُزَفَّتِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِیْرَ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ نہ بناؤ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے سبز گھڑے اور لکڑی کو کھود کر بنائے گئے برتن سے بچو۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِیَّ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجِرَارِ الْمُزَفَّتَۃِ وَالدُّبَّاءِ الْمُزَفَّتَۃِ وَالظُّرُوْفِ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑوں اور کدو سے بنے دوسرے برتنوں سے منع فرمایا۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَیْلِیُّ قَالَ ثَنَا زُھَیْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَنْبَاَنِیْ مُجَاھِدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْتَبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت مجاہد خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرَارِ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَۃِ۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑوں، کدو کے برتن اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور رال ملے ہوئے

نَهٰى اَنْ تُنْتَبَذَ فِى الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدَّيْلِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلمی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَفَاءٍ عَنْ اَيَاسٍ عَنْ عَلِىِّ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت علی بن ربیعہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی علیہ وسلم نے کدو کے برتن، سبز گھڑے اور رال ملے ہو برتن سے منع فرمایا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِىِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّا اَصْحَابُ كَرْمٍ وَقَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَمَاذَا يَصْنَعُ بِهَا فَقَالَ تَتَّخِذُوْنَهٗ زَبِيْبًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ مَاذَا قَالَ تَصْنَعُوْنَهٗ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَتَشْرَبُوْنَهٗ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَتَصْنَعُوْنَهٗ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَتَشْرَبُوْنَهٗ عَلٰى غَدَائِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُؤَخِّرُهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوْهُ فِى الْقِلَالِ وَالدُّبَّاءِ

حضرت عبداللہ بن دیلمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم انگوروں والے لوگ ہیں اور خمر کی حرمت نازل ہو گئی ہے ہم ان کے ساتھ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ان کو کشمش بنا دو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کشمش کے ساتھ کیا کریں؟ فرمایا اسے صبح بھگو دیا کرو اور شام کو پی لیا کرو اور شام کا رکھا ہوا صبح پیا لیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے خرید نہ رکھیں تاکہ وہ تیز ہو جائے آپ نے فرمایا گھڑوں اور کدو کے برتن میں نہ رکھو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِنْتِبَاذَ فِى الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ حَرَامٌ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَاَبَاحُوا الْاِنْتِبَاذَ فِى الْاَوْعِيَةِ كُلِّهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ الَّتِىْ رَوَيْنَاهَا مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کدو، کھوکھلی ہوئی لکڑی کے برتن، گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا حرام ہے انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہر قسم کے برتن میں نبیذ بنانے کو جائز قرار دیا ـــــ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ مذکورہ بالا تمام روایات منسوخ ہیں۔

۷۱۳۔ فَمِمَّا رُوِىَ فِىْ نَسْخِهَا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ

اس کے نسخ کے سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت

marfat.com

قَالَ ثنا اَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْحَجَّاجِ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنِي النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْ مَا بَدَا لَكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (کچھ) برتنوں سے منع کرتا تھا اب جو برتن ملے اس میں پی لو البتہ ہر نشہ والی چیز سے بچو۔

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا اَسَدٌ قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَابِغَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ربیعہ بن نابغہ اپنے والد سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ اِلَّا اَنَّ وِعَاءً لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا سنو! برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثنا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ قَالَ ثنا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مَسْرُوْقًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں انہوں نے حضرت مسروق سے سنا وہ حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ قَالَ ثنا شَرِيْكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَقَالَ لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا ظُرُوْفَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِشْرَبُوْا مَا حَلَّ لَكُمْ وَاجْتَنِبُوْا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کدو، گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ نہ بناؤ ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے علاوہ برتن نہیں تو آپ نے فرمایا جو کچھ تمہارے لیے حلال ہے پیو اور ہر نشہ آور سے بچو۔

marfat.com

كُلُّ مُسْكِرٍ۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذًا۔

حضرت سالم بن ابی جعد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع فرمایا کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے یہ برتن ضروری ہیں تو آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنِي أَبُو حَرْزَةَ يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَانْتَبِذُوا وَلَا أُحِلُّ مُسْكِرًا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں کدو، گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا تھا پس تم نبیذ بناؤ اور میں تمہارے لیے نشہ آور چیز کو حلال نہیں کرتا۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ وَلَا تَسْكَرُوا۔

حضرت ابو بردہ بن نیار انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ان برتنوں میں پینے سے منع کرتا تھا پس جو مناسب ہو اس میں پیو لیکن نشہ نہ آئے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

حضرت علقمہ بن مرثد، حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

marfat.com

عَنْ اِبْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

روایت کرتے ہیں۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنِيْ مُحَارِبُ ابْنُ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محارب بن دثار، حضرت ابن بریدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ زُهَيْرٍ اُرَاهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت زبید یامی، حضرت محارب بن دثار سے وہ حضرت ابن بریدہ سے وہ حضرت زہیر سے راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ وَغَيْرِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَشَهِدْتُهٗ حِيْنَ اَمَرَ بِشُرْبِهٖ وَقَالَ اجْتَنِبُوا السُّكْرَ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا اور اس وقت بھی موجود تھا جب آپ نے اس کے پینے کی اجازت دی اور فرمایا کہ نشہ سے بچو۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ امْرِئٍ حَسِيْبُ نَفْسِهٖ لِيَنْتَبِذْ كُلُّ قَوْمٍ فِيْمَا بَدَا لَهُمْ

حضرت شہر بن حوشب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب عبدالقیس کا وفد واپس لوٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی اپنے نفس کا محاسب ہے چاہیے کہ ہر قوم جس چیز میں چاہے نبیذ بنائے

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَسْخُ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوْعِيَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا وَثَبَتَ اِبَاحَةُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوْعِيَةِ كُلِّهَا وَهٰذَا قَوْلُ

ان روایات سے ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں جو ہم نے روایت کیا کہ ان مذکورہ برتنوں میں نبیذ بنانا حرام ہے وہ منسوخ ہوا اور ہر قسم کے برتن میں نبیذ بنانا ثابت ہو گیا یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد

marfat.com

أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

۷۲۹ ۔ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنِ الرَّبِيعِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسٍ فَرَأَيْتُ نَبِيذَهُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ۔

۷۳۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ فَرَأَيْتُ نَبِيذَهُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ يُنْبَذُ لَهُ فِيهَا ۔

۷۳۱ ۔ فَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْبِذُ فِي الظُّرُوفِ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنِ الْانْتِبَاذِ فِيهَا فَدَلَّ عَلٰى ثُبُوتِ نَسْخِ ذٰلِكَ ۔

رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے حضرت ابو جعفر حضرت ربیع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان کا نبیذ سبز گھڑے میں ہے

حضرت حماد بن ابی سلیمان فرماتے ہیں میں مقام واسط بر بانس لینے کے لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سبز گھڑے میں نبیذ دیکھا تو ان کے لیے اس میں بنایا جاتا تھا ۔

تو یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں جو ان برتنوں میں نبیذ بناتے ہیں حالانکہ وہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان (برتنوں) میں نبیذ بنانے کی ممانعت روایت کی ہے ۔

marfat.com

۲۵ كِتَابُ الْكَرَاهَةِ

مکروہات کا بیان

بَابُ ۲۸۲ حَلْقِ الشَّارِبِ

باب ۲۸۲ مونچھیں منڈوانا

۷۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ عَشْرَةٌ فَذَكَرَ قَصَّ الشَّارِبِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں فطرت سے ہیں پھر آپ نے مونچھیں کاٹنے کا ذکر فرمایا۔

۷۳۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتی ہیں۔

۷۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْ عَقِيْلٍ وَيُوْنُسَ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا طَوِيْلَ الشَّارِبِ فَدَعَا بِسِوَاكٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی مونچھوں والے ایک شخص کو دیکھا تو آپ نے ایک مسواک اور چھری منگوائی پھر مسواک کی لکڑی پر (رکھ کر) مونچھوں کو کاٹا۔

marfat.com

وَشَفْرَةٍ فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلٰى عُوْدِ السِّوَاكِ۔

٧٣٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الشَّارِبِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِوَاكٍ ثُمَّ دَعَا بِشَفْرَةٍ فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلٰى سِوَاكٍ۔

حضرت محمد بن عبید اللہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک لمبی مونچھوں والا آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک منگوائی پھر چھری منگوا کر اس آدمی کی مونچھوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹا۔

٧٣٧ - حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَارِبِيْ عَلٰى سِوَاكٍ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری مونچھوں کو مسواک پر رکھ کر کاٹا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَاخْتَارُوْا لَهَا قَصَّ الشَّارِبِ عَلٰى اِحْفَائِهِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ نَسْتَحِبُّ اِحْفَاءَ الشَّوَارِبِ وَنَرَاهُ اَفْضَلَ مِنْ قَصِّهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَجُزُّ شَارِبَهٗ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَجُزُّ شَارِبَهٗ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مدینہ میں سے ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے اور انہوں نے مونچھوں کو بالکل صاف کرنے پر کاٹنے کو ترجیح دی ہے ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ مونچھوں کو منڈوانا مستحب ہے اور ہمارے خیال میں یہ کٹوانے سے افضل ہے ـــــ انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو بالکل صاف کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھوں کو صاف کیا کرتے تھے۔

٧٣٨ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ

حضرت نافع خود بھی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مونچھوں کو منڈاؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

marfat.com

وَاعْفُوا اللُّحٰی۔

٧٣٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٧٤٠ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَدِیْنِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَزَادَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ نقل کیا کہ یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

٧٤١ - حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوْا وَاعْفُوا اللُّحٰی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو منڈاؤ اور داڑھی کو چھوڑ دو۔

٧٤٢ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مونچھوں کو منڈاؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ الْاِحْفَاءُ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ فَذٰلِكَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ جَزًّا مَعَهُ الْاِحْفَاءُ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ عَلٰی مَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ مُعَارَضَةُ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ بِحَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَمَّارٍ وَعَائِشَةَ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو منڈوانے کا حکم دیا اس سے منڈوانا ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے حضرت ابن عمر کی روایت میں ذکر کیا اور ابن عباس اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی روایات میں ہے کہ مونچھوں کو کاٹو تو اس میں احتمال ہے کہ ایسا کاٹنا ہو جس کے ساتھ مونڈنا بھی ہو اور یہ احتمال ہے کہ اس (مونڈنے) کے بغیر ہو تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا حضرت ابوہریرہ، حضرت عمار اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے جنہیں ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا، ٹکراؤ لازم ہوا۔

٧٤٣ - وَاَمَّا حَدِیْثُ الْمُغِیْرَةِ فَلَیْسَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی شَیْءٍ لِاَنَّهٗ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَلَمْ یَكُنْ بِحَضْرَتِهٖ مِقْرَاضٌ یَقْدِرُ عَلٰی اِحْفَاءِ

جہاں تک حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس میں کسی بات پر دلیل نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے ایسا

marfat.com

الشارب ويحتمل ايضا حديث عمار وعائشة وابى هريرة فى ذلك معنى آخر يحتمل ان يكون الفطرة هى التى لا بد منها وهى قص الشارب وما سوى ذلك فضل حسن فثبت الآثار كلها التى رويناها فى هذا الباب ولا تتضاد ويجب بثبوتها ان الاحفاء افضل من القص وهذا معنى هذا الباب من طريق الآثار واما من طريق النظر فانا راينا الحلق قد امر به فى الاحرام ورخص فى التقصير فكان الحلق افضل من التقصير وكان التقصير من شاء فعله ومن شاء زاد عليه الا انه يكون بزيادته عليه اعظم اجرا ممن قص۔

کیا ہو کہ آپ کے پاس قینچی نہ ہو جس کے سبب آپ مونچھوں کو مونڈنے پر قادر ہوتے۔ حضرت عمار، حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ایک دوسرے معنی کا بھی احتمال ہے وہ یہ کہ فطرت وہی بات ہو جو لازمی اور ضروری ہے اور مونچھوں کو کاٹنا ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ حسن ہے افضل ہے پس وہ تمام روایات جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں ثابت ہو جائیں گی اور تضاد لازم نہیں آئے گا اور ان کے ثابت ہونے سے لازم آئے گا کہ کاٹنے سے مونڈنا افضل ہے اس باب میں روایات کے طور پر یہ بیان ہے۔ اور قیاس کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں احرام کے سلسلے میں (سر) منڈانے کا حکم ہے اور کاٹنے کی اجازت دی گئی ہے پس کاٹنے سے منڈوانا افضل ہے اب جو چاہے کٹوائے اور جو چاہے اس پر اضافہ کرے البتہ اضافہ سے کاٹنے کے مقابلے میں زیادہ اجر و فضیلت ہے۔

فالنظر على ذلك ان يكون كذلك حكم الشارب قصه حسن واحفاؤه احسن وافضل وهذا مذهب ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مونچھوں کا بھی یہی حکم ہے کاٹنا اچھا ہے اور منڈوانا احسن و افضل ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

۳۴۷- وقد روى عن جماعة من المتقدمين ما حدثنا ابن ابى عقيل قال ثنا ابن وهب قال اخبرنى اسمعيل بن عياش قال حدثنى اسمعيل بن ابى خالد قال رأيت انس بن مالك وواثلة بن الاسقع يحفيان شواربهما ويعفيان لحاهما ويصفرانها قال اسمعيل وحدثنى عثمان بن عبيد الله بن رافع المدنى قال رأيت عبد الله بن عمر وابا هريرة وابا سعيد الخدرى وابا اسيد الساعدى ورافع بن خديج وجابر بن عبد الله وانس بن مالك وسلمة بن الاكوع

متقدمین کی ایک جماعت سے مروی ہے حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنی مونچھوں کو منڈواتے اور داڑھیوں کو بڑھاتے اور انہیں (مہندی کے ذریعے) زرد کرتے تھے۔ حضرت اسماعیل فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عثمان بن عبید اللہ بن رافع المدنی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابو اسید ساعدی، حضرت رافع بن خدیج، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت

marfat.com

يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ۔

انس بن مالک اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ اسی طرح کرتے تھے۔

۷۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا اُسَيْدٍ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبَا هُرَيْرَةَ يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ ۔

حضرت عثمان بن عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری، ابو اسید، رافع بن خدیج، سہل بن سعد، عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

۷۴۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ الْجِلْدِ ۔

حضرت عاصم بن محمد، اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی مونچھوں کو منڈواتے حتیٰ کہ جلد کی سفیدی نظر آتی۔

۷۴۷ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ ۔

حضرت ابراہیم بن محمد بن حاطب فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

۷۴۸ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَاطِبِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ وَاَنَّهٗ يَنْتِفُهٗ ۔

حضرت عثمان بن ابراہیم حلبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ مونچھوں کو منڈواتے تھے گویا ان کو اکھیڑتے تھے۔

۷۴۹ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُحْفِيْ شَارِبَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

۷۵۰ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ اِحْفَاءً لِشَارِبِهٖ مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُحْفِيْهِ حَتّٰى اَنَّ الْجِلْدَ لَيُرٰى ۔

حضرت عقبہ بن سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو مونچھیں صاف کرنے والا نہیں دیکھا آپ منڈواتے حتیٰ کہ چمڑے کی سفیدی دکھائی دیتی۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ وَفِيْهِمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ قَصَّ الشَّارِبِ مِنَ الْفِطْرَةِ هُوَ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَاَنَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِحْفَاءِ

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو مونچھوں کو منڈواتے تھے اور ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو آپ نے فرمایا مونچھوں کو کٹوانا فطرت سے ہے، تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ مونچھوں کا کٹنا فطرت سے ہے اور یہ ضروری

هُوَ افضلُ وَفِيهِ مِنْ اِصَابَةِ الخَيْرِ مَا لَيْسَ فِي القَصِّ۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ القِبْلَةِ بِالفُرُوجِ لِلْغَائِطِ وَالبَوْلِ

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ سَمِعَ اَبَا اَيُّوبَ الاَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا القِبْلَةَ لِغَائِطٍ وَلَا لِبَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ القِبْلَةِ فَنَحْرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي اَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ اِلٰى آخِرِ الحَدِيثِ۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الفَرَجِ قَالَ اَبُو مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ حَارِثَةَ اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الاَنْصَارِيَّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَلَامَ اَبِي اَيُّوبَ اَيْضًا۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ اِسْحٰقَ مَوْلًى لِآلِ الشِّفَاءِ امْرَاَةٍ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مَوْلٰى اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَيُّوبَ الاَنْصَارِيَّ يَقُولُ وَهُوَ بِمِصْرَ وَاللهِ مَا اَدْرِي كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الكَرَابِيسِ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ اَوْ لِبَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلُ القِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا بِفَرْجِهِ۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ

بات ہے اور اس کے بعد منڈوانا افضل ہے اور اس میں وہ فضیلت ہے جو کاٹنے میں نہیں ہے۔

باب ۲۸۵ قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونا

حضرت عطاء بن یزید لیثی سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا فرما[تے] تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضائے حاجت [اور] پیشاب کرتے وقت قبلہ رخ نہ ہو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو پس ہم شام میں آئے تو ہم نے دیکھا کہ طہارت خانے قبلہ رخ بنے ہوئے تھے تو ہم قبلہ سے ہٹ کر بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے۔

حضرت یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا قول نقل نہیں کیا کہ ہم شام میں آئے (حدیث کے آخر تک)

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن حارثہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ پھر انہوں نے پوری حدیث نقل کی اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا قول بھی ذکر کیا۔

آل شفاء (شفاء ایک خاتون ہیں) کے آزاد کردہ غلام حضرت رافع بن اسحٰق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہیں مولیٰ ابی طلحہ بھی کہا جاتا تھا انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا آپ مصر میں فرماتے تھے اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ ان طہارت خانوں کا کیا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے جائے تو نہ قبلہ رخ ہو اور نہ ادھر پیٹھ کرے۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص نے انہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انہوں

marfat.com

اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ۔

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا۔

۷۵۶۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَجَلْ اِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى اِنَّهٗ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَاْتُوْنَ الْغَائِطَ فَقَالَ لَهٗ اَجَلْ وَاِنْ شَجَرْتَ اِنَّهٗ لَيَفْعَلُ اِنَّهٗ لَيَنْهَانَا اِذَا اَتٰى اَحَدُنَا الْغَائِطَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ایک شخص نے کہا میرا خیال ہے کہ تمہارا صاحب (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں تعلیم دیتا ہے حتیٰ کہ وہ تمہیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ تم قضائے حاجت کے لیے کیسے جاؤ انہوں نے فرمایا ہاں اگرچہ تم اختلاف کرو آپ ہمیں منع کرتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے آئے تو قبلہ رخ بیٹھے۔

۷۵۷۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قبلہ رخ ہو کر ہرگز پیشاب نہ کرے اور میں نے ہی یہ بات سب سے پہلے صحابہ کرام سے بیان کی۔

۷۵۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النَّاسَ اَنْ يَّبُوْلُوْا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَخَرَجْتُ اِلَى النَّاسِ فَاَخْبَرْتُهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لوگوں کو قبلہ رخ ہو کر پیشاب کرنے سے منع کرتے تھے تو میں صحابہ کرام کی طرف نکلا اور ان کو یہ بات بتائی۔

۷۵۹۔ **حَدَّثَنَا** اَبُو الْبِشْرِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت جبلہ بن رافع فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۶۰۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبُوْلَ الرَّجُلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی قبلہ رخ ہو کر پیشاب کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سب سے پہلے میں نے ہی سنی۔

marfat.com

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جُنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہونے سے روکا گیا۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے آئے تو نہ قبلہ رُخ ہو اور نہ ادھر پیٹھ کرے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت بکار نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ اَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَقْبِلِ الرِّيْحَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے جائے تو قبلہ رُخ بھی نہ ہو اور نہ ادھر پیٹھ کرے اور نہ ہوا کے رُخ پر بیٹھے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ مَعْقِلِ بْنِ اَبِیْ مَعْقِلٍ الْاَسَدِیِّ وَكَانَ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ۔

حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحابیت حاصل ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے قبلہ رُخ ہونے سے منع فرمایا۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ الْعَطَّارُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ مَوْلٰى بَنِیْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ اَبِیْ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے حضرت معقل بن ابی معقل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِیْ زَيْدٍ

حضرت ابوزید، حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَنْ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فِي جَمِيعِ الْأَمَاكِنِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الْأَمَاكِنِ۔

٧٦٨۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

٧٦٩۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَنَسٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

٧٧٠۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ظَهَرْتُ عَلَى إِجَّارٍ لِي فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فِي سَاعَةٍ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّ أَحَدًا يَخْرُجُ فِيهَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

٧٧١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى مَقْعَدَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ہر جگہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے قبلہ رُخ ہونا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ ان حضرات میں امام ابوحنیفہ، امام محمد، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض جگہوں میں قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے قبلہ رُخ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ کہتے ہیں جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ رُخ بھی نہ ہو اور بیت المقدس کی طرف بھی منہ نہ کرو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لیے بیٹھے اور آپ کا رُخ بیت المقدس کی طرف تھا۔

حضرت انس، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میں نے اپنے گھر کی چھت سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جھانکا میرا خیال نہیں تھا کہ اس وقت کوئی شخص باہر ہو گا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت واسع بن حبان، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر چڑھا تو اچانک دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہیں آپ قبلہ رُخ تھے اور پشت مبارک شام کی طرف تھی۔

marfat.com

۷۷۲۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا یحیی بن ایوب قال حدثنی محمد بن عجلان عن محمد بن یحیی عن واسع بن حبان عن ابن عمر انه قال یتحدث الناس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الغائط بحدیث وقد اطلعت یوما ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی ظهر بیت یقضی حاجته محجوبا علیه بلبن فرأیته مستقبل القبلة۔

حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قضائے حاجت کے سلسلے میں ایک حدیث بیان کرتے ہیں اور میں نے ایک دن دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کی چھت پر قضائے حاجت فرما رہے تھے اینٹوں سے پردہ کیا گیا تھا اور میں نے آپ کو قبلہ رُخ دیکھا۔

۷۷۳۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن خالد بن ابی الصلت قال کنا عند عمر بن عبد العزیز فذکروا استقبال القبلة بالفرج فقال عراک بن مالک قالت عائشة ذکر عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ناسا یکرهون استقبال القبلة بالفروج فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد فعلوها حولوا مقعدتی نحو القبلة۔

حضرت خالد بن ابی الصلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اہل مجلس نے شرمگاہ کے ساتھ قبلہ رُخ ہونے کا ذکر کیا عراک بن مالک نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا کہ کچھ لوگ قضائے حاجت کے لیے قبلہ رُخ ہونے کو ناپسند کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ تو میری پیشاب گاہ کا رُخ قبلہ کی طرف کر دو۔

۷۷۴۔ حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا ابن لهیعة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله عن ابی قتادة انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یبول مستقبل القبلة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

۷۷۵۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال ثنا ابی عن ابن اسحق قال ثنا ابان بن صالح عن مجاهد بن جبیر عن جابر بن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد نهانا ان نستقبل القبلة ونستدبرها بفروجنا للبول ثم رأیته قبل موته بعام یبول مستقبل القبلة

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پیشاب کے لیے قبلہ رُخ ہونے اور ادھر پیٹھ کرنے سے منع فرماتے تھے پھر میں نے آپ کو وصال سے ایک سال پہلے دیکھا کہ قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرتے تھے۔

۷۷۶۔ حدثنا علی بن شیبة قال ثنا یزید بن هرون قال ثنا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن خالد بن ابی الصلت قال کنا عند عمر بن عبد العزیز فذکروا الرجل یجلس علی الخلاء فیستقبل القبلة

حضرت خالد بن ابی الصلت سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس تھے تو اہل مجلس نے ایک شخص کا ذکر کیا جو اپنے طہارت خانے میں قبلہ رُخ ہو کر بیٹھتا ہے تو ان حضرات نے اسے ناپسند کیا اس پر

marfat.com

فَكَرِهُوا ذٰلِكَ فَحَدَّثَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِيْ اِلَى الْقِبْلَةِ۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حُجَّةً لِاَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَمُوْجِبَةً الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَاْخِيْرَ الْاِبَاحَةِ عَنِ النَّهْيِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ فَهِيَ نَاسِخَةٌ لِلْاٰثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** خَالَفَ قَوْمٌ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيْعًا فَقَالُوْا بَلْ نَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ كُلَّهَا لَا يَنْسَخُ شَيْءٌ مِنْهَا شَيْئًا وَذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ اَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يَقَعْ عَلَى الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمَاكِنِ وَوَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ مِنْهَا وَهِيَ الصَّحَارِيْ

ثُمَّ جَاءَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَكَانَتْ حِكَايَتُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّهْيُ خَاصَّةً فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ جَزْءٍ عَلٰى مَا فَسَّرْنَاهُ وَكَرَاهَةُ الْاِسْتِقْبَالِ فِي الْكَرَابِيْسِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِ فَهُوَ عَنْ رَاْيِهٖ وَلَمْ يَحْكِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ الْاِسْتِقْبَالُ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ فَعَلِمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِهِ الصَّحَارِيَ ثُمَّ حَكَمَ هُوَ لِلْبُيُوْتِ بِرَاْيِهٖ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الْبُيُوْتَ وَالصَّحَارِيَ اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّنُ لَنَا اَنَّهٗ اَرَادَ اَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ

حضرت عراک بن مالک نے بواسطہ حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ میری نشست قبلہ کی طرف پھیر دو۔

تو یہ روایات پہلے قول والوں کے خلاف اس قول کے قائلین کی دلیل ہیں اور ان پر حجت کو واجب کرتی ہیں کیونکہ ان روایات کے مطابق اباحت نہی سے مؤخر ہے جیسا کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا لہٰذا یہ روایات ان روایات کے لیے ناسخ ہیں جو باب کے شروع میں ہم نے ذکر کی ہیں —

ایک جماعت نے ان دونوں کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں بلکہ ہم تو یہ بات کہتے ہیں کہ ان روایات میں سے کوئی روایت بھی منسوخ نہیں وہ اس لیے کہ حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں خبر دی کہ وہ سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اس سے منع فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے ہی یہ بات لوگوں سے بیان کی تو ممکن ہے کہ یہ ممانعت تمام جگہوں میں قضائے حاجت یا پیشاب سے متعلق نہ ہو بلکہ خاص جگہوں کے بارے میں ہو اور وہ صحرا ہیں

پھر حضرت ایوب رضی اللہ عنہ آتے ہیں تو ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت کرنا خاص نہی ہے تو اس میں بھی وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت ابن جزء کی روایت میں وضاحت کی اور مذکورہ طہارت خانوں میں قبلہ رخ ہونے کی کراہت ان کی اپنی رائے ہو اور انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہ کی ہو تو استقبال قبلہ جائز قرار دیا ہو یہاں تک کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کچھ سنا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحرا مراد لیے ہیں پھر انہوں نے اپنی رائے سے گھروں کا حکم اسی طرح بیان کیا اور یہ بھی جائز ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر اور صحرا دونوں مقام مراد لیے ہوں لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی دلیل نہیں کہ جس سے ہمارے لیے واضح ہو کہ آپ نے دو معنوں میں سے فلاں معنی مراد لیا ہے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی حضرت سلمان سے روایت حضرت

marfat.com

وَحَدِيثُ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مِمَّا فِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا **ثُمَّ** عُدْنَا إِلَى مَا رَوَيْنَاهُ فِي الْإِبَاحَةِ **فَإِذَا** ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى إِبَاحَتِهِ لِاسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّحَارِي وَالْبُيُوتِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِبَاحَةِ لِذٰلِكَ فِي الْبُيُوتِ خَاصَّةً فَكَانَ أَرَادَ بِهِ فِيمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي النَّهْيِ عَلَى الصَّحَارِي خَاصَّةً فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَجْعَلَ هٰذَا الْحَدِيثَ زَائِدًا عَلَى الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا فَيَكُونُ هٰذَا عَلَى الْبُيُوتِ وَتِلْكَ الْأَحَادِيثُ الْأُوَلُ عَلَى الصَّحَارِي وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

۷۷۷ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا يَقُولُ ذٰلِكَ **ثُمَّ** رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ فَفِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَقَدْ يَكُونُ رَآهُ حَيْثُ رَآهُ ابْنُ عُمَرَ فَيَكُونُ مَعْنَى حَدِيثِهِ وَحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ سَوَاءً أَوْ يَكُونُ رَآهُ فِي صَحْرَاءَ فَيُخَالِفُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ وَيَنْسَخُ الْأَحَادِيثَ الْأُوَلَ فَهُوَ عِنْدَنَا غَيْرُ نَاسِخٍ لَهَا حَتَّى يُعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ نَسَخَهَا۔

وَأَمَّا حَدِيثُ جَابِرٍ فَفِيهِ النَّهْيُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَكَانًا فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فَلَا حُجَّةَ فِيهِ أَيْضًا تُوجِبُ مُضَادَّةَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَابِرٌ فِي حَدِيثِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْبَوْلُ كَانَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَّلُ وَقَعَ عَلَيْهِ

معقل بن ابی معقل کی روایت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اس کا بھی یہی مفہوم ہو سکتا ہے — پھر ہم اباحت کی روایات کی طرف لوٹتے ہیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کی چھت پر قبلہ رُخ بیٹھے دیکھا تو اس میں احتمال ہے کہ اس میں صحراؤں اور گھروں میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے کا جواز ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ صرف گھروں میں جواز ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سے جو نہی کی روایات مروی ہیں ان میں آپ) نے صرف صحراؤں میں ممانعت کا ارادہ فرمایا ہو تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ اس حدیث کو پہلی حدیث پر زائد قرار دیں اس کی مخالفت شمار نہ کریں لہٰذا یہ گھروں سے متعلق ہو اور وہ پہلی حدیث صحراء سے متعلق ہوگی یہ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مالک کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا پھر ہم حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرتے تھے تو ہو سکتا ہے انہوں نے آپ کو اسی طرح دیکھا ہو جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا تو ان کی روایت اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا ایک ہی مفہوم ہوگا — یا انہوں نے آپ کو صحرا میں دیکھا تو یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہوگی۔ تو یہ پہلی احادیث کے لیے ناسخ ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ اس وقت ناسخ نہیں ہو سکتی۔ جب تک یقین سے معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے ان کو منسوخ کر دیا

جہاں تک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے قبلہ رُخ ہونے اور اُدھر پیٹھ کرنے کی ممانعت ہے لیکن جگہ کا بیان نہیں ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا مفہوم بھی وہی ہو جو ہم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں وضاحت و تفسیر کی ہے لہٰذا اس میں بھی ایسی کوئی دلیل نہیں جو حضرت ابن عمر اور

فلم نعلم شيئا من هذه الآثار نسخ شيئا منها شيء

ابوقتادہ (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے تضاد ثابت کرے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی روایت میں فرماتے ہیں پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبلہ رُخ ہو کر پیشاب فرما رہے تھے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ پیشاب اس جگہ ہو جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی نہی واقع نہیں ہوتی تو ہمیں ان روایات سے معلوم نہ ہوا کہ ان میں سے کس نے کس روایت کو منسوخ کیا۔

ثم عدنا الى حديث عراك ففيه انه ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان ناسا يكرهون استقبال القبلة بفروجهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حولوا مقعدتي مستقبل القبلة **فقد** يجوز ان يكون انكر قولهم لانهم كرهوا ذلك في جميع الاماكن فامر بتحويل مقعدته نحو القبلة ليرد عليهم وليعلم انه لم يقع نهيه على ذلك وانما وقع النهي على استقبالها في مكان دون مكان ويحتمل ان يكون اراد بذلك نسخ النهي الاول في الاماكن كلها لان النهي كان قد وقع في الآثار الاول عن ذلك فليس فيه دليل ايضا على نسخ ولا غيره **فلما** كان حكم هذه الآثار كذلك كان اولى بنا ان نصححها كلها فنجعل ما فيه النهي منها على الصحارى وما فيه الاباحة على البيوت حتى لا تضاد منها شيء۔

پھر ہم نے حضرت عراک رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف رجوع کیا تو اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کچھ لوگ اپنی شرمگاہوں کے ساتھ قبلہ رُخ ہونا پسند نہیں کرتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری پیشاب گاہ کو قبلہ رُخ کر دو تو ممکن ہے آپ نے ان لوگوں کے قول کا انکار فرمایا کیونکہ وہ اسے تمام مقامات میں ناپسند کرتے تھے تو آپ نے اپنی پیشاب گاہ کو قبلہ رُخ کرنے کا حکم دیا تاکہ ان کا رد ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ آپ کی نہی اس پر واقع نہیں ہوتی اور آپ کی طرف سے ممانعت بعض مقامات سے متعلق ہے بعض سے نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے تمام مقامات سے متعلق پہلی نہی کے نسخ کا ارادہ فرمایا ہو کیونکہ پہلی روایات میں ان تمام کے بارے میں نہی آئی ہے تو اس میں بھی نسخ وغیرہ پر کوئی دلیل نہیں — تو جب روایات کا حکم اس طرح ہے تو ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم ان تمام کی تصحیح کریں لہذا اس سلسلے میں جو ممانعت ہے اسے صحراؤں سے متعلق سمجھیں اور جو اباحت وجواز ہے وہ گھروں سے متعلق قرار دیں تاکہ ان میں سے کسی حدیث کا تضاد ثابت نہ ہو۔

۷۷۸۔ **وقد** حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا اسحق ابن اسمعيل قال ثنا حاتم بن اسمعيل قال ثنا يونس قال ثنا ابن وهب عن حاتم عن عيسى بن ابي عيسى الخياط ح وحدثنا اسمعيل قال ثنا عبيد الله بن موسى قال ثنا عيسى عن الشعبي انه سأله عن اختلاف هذين الحديثين فقال الشعبي صدقا والله اما حديث ابي هريرة فعلى الصحارى ان ملئكة الله يصلون فلا تستقبلوهم وان حشوشكم هذه لا قبلة فيها فعلى هذا المعنى يحمل هذه الآثار حتى

حضرت عیسیٰ سے روایت ہے انہوں نے حضرت شعبی رحمہما اللہ سے ان دو (قسم کی) حدیثوں کے اختلاف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دونوں حدیثیں سچی ہیں اللہ کی قسم! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت صحراؤں سے متعلق ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں لہذا ان کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیے اور تمہارے ان باغوں میں کوئی قبلہ نہیں تو ان روایات کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا تاکہ ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔

marfat.com

لا يتضاد منها شيء.

باب ۲۸۶ أكل الثوم والبصل والكراث

۷۷۹ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني طلحة بن عمرو عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل من خضراواتكم هذه ذوات الريح فلا يقربنا في مساجدنا فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم.

۷۸۰ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد الله بن رجاء عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل من هذه الشجرة فلا يأتي المساجد.

۷۸۱ - حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا ابن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل من هذه البقلة فلا يقربن المسجد حتى يذهب ريحها يعني الثوم.

۷۸۲ - حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل الثوم بخيبر.

۷۸۳ - حدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا قيس عن أبي إسحق عن شريك بن حنبل عن علي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل من هذه البقلة فلا يقربنا ولا يؤذينا في مسجدنا.

۷۸۴ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو صالح الحنفي محمد بن عبد الوهاب قال ثنا معن بن عيسى عن

باب ۲۸۶ پیاز، لہسن اور گندنا کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تمہاری ان بو والی سبزیوں میں سے کوئی سبزی کھائے وہ ہرگز ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس پودے سے کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ساگ سے کھائے وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے حتی کہ اس کی بو ختم ہو جائے اس سے لہسن مراد ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں لہسن کے کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے اس ساگ سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے یا فرمایا کہ وہ ہمیں اذیت نہ دے۔

حضرت عباد بن تمیم، اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس پودے

marfat.com

ابراھیم بن سعد عن الزھری عن عباد بن تمیم عن عمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ھذہ الشجرۃ فلا یقربن مساجدنا یعنی الثوم۔

سے کھائے وہ ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے لہسن مراد ہے۔

۷۸۵ - حدثنا احمد بن ابی داؤد قال ثنا ابو معمر قال ثنا عبدالوارث قال ثنا عبدالعزیز بن صھیب قال سأل رجل انسا ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الثوم فقال یعنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقربنا ولا یصلین معنا۔

حضرت عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں کچھ فرمایا ہو تو انہوں نے فرمایا یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے اس پودے سے کھایا وہ ہرگز قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے

۷۸۶ - حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا عبیداللہ ابن موسی عن ابن ابی موسی عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ البقلات فلا یقربنا فی مسجدنا ولا یقربن مسجدنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ساگ سے کھائے وہ ہماری مساجد میں ہمارے قریب نہ آئے یا فرمایا ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

۷۸۷ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الولید قال ثنا قیس بن الربیع عن بشر بن بشیر عن ابیہ وکان من اصحاب الشجرۃ قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یناجینا۔

حضرت بشیر بن بشیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ اصحاب شجر سے تھے (صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور علیہ السلام کے دست اقدس پر بیعت کرنے والوں میں سے تھے) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اس پودے سے کھائے وہ ہم سے سرگوشی نہ کرے۔

۷۸۸ - حدثنا علی بن معبد قال ثنا یونس بن محمد قال ثنا حکم بن عطیۃ عن ابی الرباب عن معقل بن یسار قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسیر لہ وانا نزلنا فی مکان فیہ شجر ثوم فنبث اصحابہ فیہ فاکلوا منہ ثم غدوا الی المصلی فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ریح الثوم فقال لا تقربوا ھذہ الشجرۃ ثم تاتوا المساجد قال ثم جاؤا الثانیۃ الی المصلی فوجد ریحھا فقال من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقربن المصلی۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم ایک ایسی جگہ اترے جہاں لہسن کے پودے تھے صحابہ کرام وہاں پھیل گئے اور انہوں نے اس سے کھایا پھر وہ مسجد میں گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو پائی آپ نے فرمایا اس درخت کے قریب نہ جاؤ کہ اس کے بعد مساجد میں آتے ہو فرماتے ہیں پھر دوسری بار مسجد میں آئے تو آپ نے بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا جو آدمی اس پودے سے کھائے وہ ہرگز مسجد کے قریب نہ آئے۔

۷۸۹ - حدثنا فھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا قیس عن ابی اسحق عن شریک بن حنبل عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ھذہ البقلۃ

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے اس ساگ سے کھایا وہ ہرگز ہماری مساجد کے قریب نہ آئے

marfat.com

فلا یقربنا ولا یؤذینا فی مساجدنا

یا فرمایا ہمیں اذیت نہ دے۔

قال ابو جعفر فکرہ قوم اکل البقول ذوات الریح اصلا واحتجوا فی ذلک بھذہ الآثار وخالفھم فی ذلک آخرون وقالوا انما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکلھا لا لانھا حرام ولکن لئلا یؤذی بریحھا من یحضر معہ المسجد وقد جاء فی ذلک آثار اخر ما قد دل علی ذلک۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے بدبودار سبزیوں کو کھانا مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے اس لیے منع نہیں فرمایا کہ یہ حرام ہے بلکہ اس لیے روکا کہ جو لوگ اس کے ساتھ مسجد میں موجود ہیں انہیں اس کی بو سے اذیت نہ پہنچے اس سلسلے میں کچھ دوسری روایات آتی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۹۰۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوھاب ابن عطاء قال ثنا سعید عن قتادۃ عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحۃ الیعمری ان عمر بن الخطاب قال یا ایھا الناس انکم لتاکلون من شجرتین خبیثتین ھذا الثوم وھذا البصل ولقد کنت اری الرجل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوجد منہ ریحہ فیؤخذ بیدہ فیخرج الی البقیع فمن کان آکلھما فلیمتھما طبخا

حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! بے شک تم ان دو خبیث پودوں سے کھاتے ہو یعنی لہسن اور پیاز ۔۔۔ اور میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھا تھا کہ کسی شخص سے اس کی بو پائی جاتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت البقیع کی طرف نکال دیا جاتا تو جو شخص ان دونوں کو کھانا چاہے وہ پکانے کے ذریعے ان کی بو کو مٹا دے۔

فھذا عمر قد اخبر بما کانوا یصنعون بمن اکلھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اباح ھو اکلھما بعد ان یماتا طبخا فدل ذلک علی ان النھی عنہ لم یکن للتحریم

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسے کھانے والے کے ساتھ کیا سلوک ہوتا تھا اور آپ نے ان دونوں کا کھانا جائز قرار دیا جب پکانے کے ذریعے بو ختم ہو جائے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سے ممانعت حرام کرنے کے لیے نہیں ہے

۷۹۱۔ وقد حدثنا علی بن معبد قال ثنا یونس بن محمد قال ثنا خالد بن میسرۃ عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ھاتین الشجرتین الخبیثتین فلا یقربن مسجدنا فان کنتم لا بد آکلیھما فامیتوھما طبخا

حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو آدمی ان دو بدبودار پودوں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اگر تم نے ان کو ضرور کھانا ہے تو پکا کر ان کی بو مٹا دو۔

فھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اباح اکلھما بعد ذھاب ریحھما فدل ذلک ان نھیہ عن اکلھما انما کان لکراھیۃ ریحھما لا انھما حرام فی نفسھما۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کھانا حلال قرار دیا جب ان کی بو چلی جائے تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے کھانے سے ممانعت ان کی ناپسندیدہ بو کی وجہ سے ہے یہ بات نہیں کہ یہ ذاتی طور پر حرام ہیں۔

۷۹۲۔ وقد حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن

حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم

marfat.com

هُرُونَ قَالَ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ الثُّومَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ سَبَقَتْ بِرَكْعَةٍ فَدَخَلْتُ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا فَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا أَعْطَيْتَنِي يَدَكَ فَنَاوَلَنِي يَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُهَا فِي كُمِّي حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا فَقَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا۔

فَفِي قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ فِي مَسْجِدِنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ أَكْلِهَا لِئَلَّا يُؤْذِيَ رِيحُهَا مَنْ يَحْضُرُ الْمَسْجِدَ لَا لِأَنَّ أَكْلَهَا حَرَامٌ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلٰى أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فَأَتَاهُ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كَرِهْتُهُ لِرِيحِهِ قَالَ فَأَنَا أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى أُمِّ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّهُمْ تَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُولِ فَأَتَوْهُ فَكَرِهَهُ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي۔

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عہد رسالت میں لہسن کھایا پھر میں مسجد میں آیا ایک رکعت ہو چکی تھی میں صحابہ کرام کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بو محسوس ہوئی جب سلام پھیرا تو فرمایا جو شخص اس بدبودار پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو چلی جائے میں نے اپنی نماز مکمل کی جب سلام پھیرا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں اپنا ہاتھ مبارک پکڑائیے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مجھے پکڑایا میں نے اسے اپنی آستین میں داخل کیا حتی کہ اسے سینے تک پہنچا دیا تو آپ نے اسے پٹی باندھے ہوئے پایا تو فرمایا بے شک تمہارے لیے عذر ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں ہے کہ جو شخص اس بدبودار پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے حتی کہ اس کی بو چلی جائے اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس کے کھانے سے اس لیے منع فرمایا کہ حاضرین مسجد کو اس سے اذیت نہ پہنچے اس لیے نہیں کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (فرماتے ہیں) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کھانا تناول فرماتے تو بچا ہوا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیج دیتے فرماتے ہیں آپ نے ایک دن ایک پیالہ بھیجا جس میں سے تناول نہیں فرمایا تھا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے فرمایا نہیں لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں انہوں نے عرض کیا پھر جسے آپ ناپسند کرتے ہیں میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت عبید اللہ بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ام ایوب انصاری رضی اللہ عنہا جن کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے ان کے والد میرے پاس آئیں انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک کھانا تیار کیا جس میں اس ساگ (لہسن) سے کچھ تھا تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور اپنے صحابہ کرام سے فرمایا اسے کھاؤ میں تم سے کسی کی مثل نہیں ہوں مجھے ڈر ہے کہ میں اپنے ساتھی (حضرت جبریل علیہ السلام) کے لیے اذیت کا باعث بنوں۔

marfat.com

٧٩٥ - حدثنا يونس مرة أخرى قال ثنا سفيان عن عبيد الله قال سمعت أم أيوب الانصارية قالت نزل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقربت اليه طعاما فيه من بعض هذه البقول فلم يأكله وقال اني اكره ان اوذي صاحبي۔

٧٩٦ - وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن ابي رهم السماعي ان ابا ايوب حدثه قال قلت يا رسول الله كنت ترسل بالطعام فانظر فاذا رايت اثر اصابعك وضعت يدي فيه حتى كان هذا الطعام الذي ارسلت به فنظرت فيه فلم ار فيه اثر اصابعك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل ان فيه بصلا فكرهت ان اكله من اجل الملك الذي يأتيني واما انتم فكلوه۔

٧٩٧ - حدثنا صالح ابن عبد الرحمن الانصاري قال ثنا ابو عبد الرحمن المقرئ قال حدثني ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب فذكر باسناده مثله۔

٧٩٨ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عياش بن الوليد الرقام قال ثنا عبد الاعلى قال ثنا ابن اسحق قال حدثني يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله عن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله غير انه لم يسم الشجرة۔

٧٩٩ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث عن بكر بن سوادة ان سفيان بن عبد الله حدثه عن ابي ايوب الانصاري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحوه الا انه قال بصل او كراث وزاد في آخره وليس بمحرم۔

فقد اباح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار للناس

حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میں نے ام ایوب انصاریہ سے سنا وہ فرماتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جس میں ان سبزیوں میں سے کچھ تھا تو آپ نے تناول نہ فرمایا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میرے ساتھی کو اذیت پہنچے۔

حضرت ابورہم سماعی سے مروی ہے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اسے دیکھتا اگر اس میں آپ کے مبارک انگلیوں کے نشانات پاتا تو اس میں اپنا ہاتھ ڈالتا حتی کہ یہ کھانا آیا جو آپ نے بھیجا میں نے اسے دیکھا تو مجھے آپ کی انگلیوں کے نشان نظر نہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس میں پیاز تھا تو میں نے اس فرشتے کی وجہ سے اس کا کھانا پسند نہ کیا جو میرے پاس آتا ہے لیکن تم اسے کھاؤ۔

حضرت ابن لہیعہ حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مرثد بن عبداللہ حضرت ابوامامہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس پودے کا نام نہیں لیا۔

حضرت بکر بن سوادہ سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے پیاز اور گندنے کا ذکر کیا اور اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حرام نہیں ہے۔

تو ان تمام روایات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کے لیے پیاز اور گندنے کا کھانا مباح قرار دیا اور

marfat.com

اكل البصل والكراث وان ذلك غير محرم فان قال قائل هذا الذي ذكرت انما هو على ما كان منهما قد طبخ فاما ما كان غير مطبوخ فهو داخل في النهي الذي في الآثار الاول قيل له قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكرنا عنه في هذه الآثار انما اكرهه لريحه وقد اباح اصحابه اكله فما كانت ريحه فيه قائمة بعد الطبخ كان على حكمه قبل الطبخ اذ كان انما كره اكله فيهما جميعا من اجل ريحه فدل اباحته اكله لهم بعد الطبخ وريحه موجودة على ان اكلهم اياه قبل الطبخ مباح لهم ايضا۔

یہ حرام نہیں ــــ اگر کوئی شخص کہے کہ یہ جو کچھ تم نے ذکر کیا تو یہ اس کے بارے میں ہے جو پکایا گیا لیکن جو کچا ہے وہ اس ممانعت میں داخل ہے جو پہلی روایات میں مذکور ہے تو اس شخص کو یوں جواب دیا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان میں آپ نے فرمایا کہ میں اسے اس کی بُو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں اور آپ نے صحابہ کرام کے لیے اس کا کھانا حلال قرار دیا تو پکانے کے بعد بھی جب تک اس کی بُو باقی رہے گی اس کا وہی حکم ہوگا جو پکانے سے پہلے ہے کیونکہ آپ نے اسے دونوں صورتوں میں بُو کی وجہ سے ناپسند فرمایا تو آپ کا صحابہ کرام کے لیے پکانے کے بعد کھانا جائز قرار دینا جب کہ اس کی بُو باقی ہے اس بات کی دلیل ہے کہ پکانے سے پہلے بھی ان کے لیے جائز تھا۔

۸۰۰ - وقد حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عطاء بن ابي رباح ان جابر بن عبد الله قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل ثوما او بصلا فليعتزلنا او يعتزل مسجدنا فيقعد في بيته وانه اتي بقدر او ببدر فيه خضرات من بقول فوجد لها ريحا فسأل عنها فأخبر بما فيها من البقول فقال قربوها الى بعض اصحابه كان معه فلما رآه كره اكله قال كل فاني اناجي من لا تناجي۔

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے دُور رہے یا فرمایا ہماری مسجد سے دُور رہے وہ اپنے گھر میں بیٹھے آپ کے پاس ایک ہنڈیا یا تھال لایا گیا جس میں کچھ ساگوں کی سبزیاں تھیں آپ نے ان کی بُو محسوس فرمائی تو ان کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ کو ان ساگوں کے بارے میں بتایا گیا جو اُن میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں بعض صحابہ کرام کی طرف لے جاؤ جو آپ کے ہمراہ تھے جب آپ نے دیکھا کہ وہ اسے کھانا پسند نہیں کرتے تو فرمایا تم کھاؤ بے شک میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔

۸۰۱ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل من الكراث فلا يغشانا في مساجدنا حتى يذهب ريحها فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه الانسان۔

حضرت ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گندنا کھایا وہ ہماری مساجد میں ہمارے پاس نہ آئے حتی کہ اس کی بُو چلی جائے کیونکہ فرشتوں کو اس بات سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسان کو اذیت ہوتی ہے۔

۸۰۲ - حدثنا عبد العزيز بن معاوية العتابي قال ثنا عبد الله بن صالح ح وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا شبابة بن سوار قال ثنا اسرائيل عن مسلم

حضرت حبہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لہسن کھانے کا حکم دیا اور فرمایا اگر مجھ پر فرشتہ نہ اترتا تو میں بھی اسے کھاتا

marfat.com

لَا عَوْرَ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَاْكُلَ الثُّوْمَ وَقَالَ لَوْ لَا اَنَّ الْمَلَكَ يَنْزِلُ عَلَيَّ لَاَكَلْتُهُ

فَقَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اِبَاحَةِ اَكْلِهَا مَطْبُوْخًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مَطْبُوْخٍ لِمَنْ تَعَدَّ فِيْ بَيْتِهٖ وَكَرَاهَةِ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ وَرِيْحُهٗ مَوْجُوْدٌ لِئَلَّا يُؤْذِيَ بِذٰلِكَ مَنْ يَحْضُرُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَنِيْ اٰدَمَ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ترجمہ: جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کا کھانا مباح ہے پکا ہوا ہو یا نہ لیکن یہ اس کے لیے ہے جو گھر میں بیٹھے جب تک بو موجود ہو تو مسجد میں حاضری مکروہ ہے تاکہ وہاں حاضر فرشتوں اور انسانوں کو تکلیف نہ ہو ہم اسی پر عمل کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۸۷ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْحَائِطِ اَلَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ اَمْ لَا

باب ۲۸۷ کسی کے باغ سے گزرتے ہوئے وہاں سے کھانا کیسا ہے

۸۰۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى حَائِطٍ فَلْيُنَادِ صَاحِبَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا فَلْيَاْكُلْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّفْسِدَ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى غَنَمٍ فَلْيُنَادِ صَاحِبَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا فَلْيَشْرَبْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّفْسِدَ

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی باغ میں آئے تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب ملے تو ٹھیک ورنہ کھائے لیکن خراب نہ کرے اور جب بکری کے پاس آئے تو اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ (اس کا دودھ) پیئے لیکن نقصان نہ کرے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَجَعَلُوْا لِمَنْ مَرَّ بِالْحَائِطِ اَنْ يُّنَادِيَ صَاحِبَهٗ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا اَكَلَ وَكَذٰلِكَ فِي الْغَنَمِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ غَيْرِ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ فَاِنْ كَانَتْ ضَرُوْرَةٌ فَالْاَكْلُ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَالشُّرْبُ لَهٗ مُبَاحٌ قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاِبَاحَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ عَلَى الضَّرُوْرَةِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے انہوں نے کسی باغ سے گزرنے والے کے لیے یہ حکم بیان کیا ہے کہ وہ اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ کھائے اسی طرح بکری کا حکم ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے بغیر کھانا مناسب نہیں اگر ضرورت ہو تو اس سے کھانا اور پینا جائز ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دوسری حدیث میں ایسی بات مروی ہے جو اس حدیث میں مذکور اباحت کے ضرورت سے مشروط ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

marfat.com

٨٠٤ - فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مَخُوْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ اِذَا اَرْمَلَ الْقَوْمُ فَصَبَّحُوا الْاِبِلَ فَلْيُنَادُوا الرَّاعِيَ ثَلٰثًا فَاِنْ لَمْ يَجِدُوا الرَّاعِيَ وَوَاجَدُوا الْاِبِلَ فَلْيَتَصَبَّحُوا لَبَنَ الرَّاوِيَةِ اِنْ كَانَ فِي الْاِبِلِ رَاوِيَةٌ وَلَا حَقَّ لَهُمْ فِيْ بَقِيَّتِهَا فَاِنْ جَاءَ الرَّاعِيْ فَلْيُمْسِكْهُ رَجُلَانِ وَلَا يُقَاتِلُوْهُ وَيَشْرَبُوْا فَاِنْ كَانَ مَعَهُمْ دَرَاهِمُ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا اُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِنَّمَا هُوَ عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

٨٠٥ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ اَخِيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَيُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُحْمَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِئٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

٨٠٦ - حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

٨٠٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَحُلُّ صِرَارَ نَاقَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت عبداللہ بن عصمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے جب کسی قوم کا توشہ ختم ہو جائے اور وہ صبح کے وقت اونٹوں کے پاس آئیں تو چرواہے کو تین بار پکاریں اگر چرواہے کو نہ پائیں اور اونٹوں کو پائیں تو پانی لانے والی اونٹنی کا دودھ دوہیں اگر ان میں پانی لانے والی اونٹنی ہو باقی اونٹوں میں ان کا کوئی حق نہیں پھر اگر چرواہا آجائے تو دو آدمی اسے روک کے رکھیں لیکن اس سے لڑائی نہ کریں اور دودھ پئیں اگر ان کے پاس درہم ہوں تو اب اونٹوں کے مالک کی اجازت کے بغیر (دودھ پینا) حرام ہے۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اس پہلی حدیث میں جو جواز ہے وہ ضرورت کے وقت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ حدیث بھی مروی ہے جو اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ کوئی شخص اس کے توشہ خانہ میں آئے اس کا خزانہ توڑ دے اور کھانا اٹھا کر لے جائے ان کے جانوروں کے تھن ان کے کھانے کا خزانہ ہیں پس تم میں سے کوئی بھی کسی شخص کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔

حضرت اسماعیل بن امیہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عصیم سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اونٹنیوں کے گلہ سے ان کی مالک کی اجازت کے بغیر کچھ لے کیونکہ وہ ان پر

marfat.com

فانه خاتمهم عليها۔

۸۰۸ - حدثنا ابن مرزوق قال حدثنا ابو عامر العقدي قال ثنا سليمن بن بلال عن سهيل عن عبد الرحمن بن سعيد عن ابي حميد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرئ ان ياخذ عصا اخيه بغير طيب نفس منه قال وذلك لشدة ما حرم الله على المسلمين من مال المسلم۔

۸۰۹ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا اصبغ بن الفرج قال ثنا حاتم بن اسمعيل قال ثنا عبد الملك بن الحسن عن عبد الرحمن بن ابي سعيد عن عمارة ابن حراثة عن عمرو يثربي قال قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا يحل لامرئ من مال اخيه شيء الا بطيب نفس منه قال قلت يا رسول الله ان لقيت غنم ابن عمي آخذ منها شيئا فقال ان لقيتها تحمل شفرة وزنادا بجنب الخميس فلا تهجها فهذه الآثار التي ذكرنا تمنع ما توهم من ذهب في تاويل الحديث الاول الى ما ذكرناه ولو ثبت ما ذهب اليه من ذلك لاحتمل ان يكون ذلك الحديث كان في حال وجوب الضيافة حين امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بها واوجبها للمسافرين على من حلوا به۔

۸۱۰ - فاته حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر ووهب بن جرير قالا ثنا شعبة عن منصور عن الشعبي عن المقدام ابي كريمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الضيف حق واجب على كل مسلم فان اصبح بفنائه فانه دين ان شاء اقتضاه وان شاء تركه۔

۸۱۱ - حدثنا بكار قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله۔

مُہر (نشانی) ہے۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی شخص کی مرضی کے بغیر اس کی لاٹھی لے فرمایا یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مسلمان کا مال بڑی سختی سے حرام فرمایا۔

حضرت عمرو یثربی سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لیے اس کے بھائی کے مال سے اس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی لینا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکری کو پاؤں تو اس سے کچھ لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر تو اس کو اس حالت میں بھی پائے کہ اس کے ساتھ چھری اور آگ ہو اور بے آب وگیاہ وسیع زمین میں ہو تو اسے پریشان نہ کر۔

تو یہ روایات جو ہم نے بیان کی ہیں وہ اس شخص کے وہم کے خلاف ہیں جو پہلی حدیث کی تاویل میں اس بات کی طرف گیا جو ہم نے ذکر کی ہے اگر اس کا موقف ثابت ہو جائے تو بھی اس بات کا احتمال ہے کہ یہ حدیث اس حالت سے متعلق ہو جب مہمان نوازی واجب تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا اور مسافر جہاں اتریں وہاں کے لوگوں پر اسے واجب قرار دیا۔

حضرت مقدام ابوکریمہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہمان کی رات (کو خاطر تواضع کرنا) واجب ہے اگر صبح بھی اس کے صحن میں ہو تو وہ قرض ہے اگر چاہے تو اسے پورا کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہیب نے حضرت منصور سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا فَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس بطور مہمان جائے پھر مہمان محرومی کی حالت میں صبح کرے تو وہ اپنی مہمانی کا اندازہ لے سکتا ہے اور اس پر کوئی حرج نہیں۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نعیم بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَوْفٍ الْجُرَشِیِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ بِقَوْمٍ فَلَمْ يَقْرُوْهُ كَانَ لَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس بطور مہمان جائے اور وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لیے جائز ہے کہ مہمانی کا اندازہ ان سے حاصل کرے۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَمُرُّ بِقَوْمٍ قَالَ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِیْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِیْ يَنْبَغِیْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اترو پھر وہ تمہارے لیے اس چیز کا حکم کریں جو مہمان کے لیے مناسب ہے تو اُسے قبول کرو اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا مناسب حق وصول کرو۔

فَاَوْجَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَجَعَلَهَا دَيْنًا وَجَعَلَ لِلَّذِیْ وَجَبَتْ لَهٗ اَخْذَهَا كَمَا يَاْخُذُ الدَّيْنَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں مہمان نوازی کو واجب قرار دیا اور اسے قرض قرار دیا اور جس کے لیے یہ واجب ہے اسے اجازت دی کہ وہ اسے قرض کی طرح وصول کر سکتا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۸۱۷۔ فَمِمَّا رُوِیَ فِیْ نَسْخِهٖ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ ثَنَا الْمِقْدَادُ بْنُ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اور میرا ساتھی اس حالت میں آئے کہ بھوک کی وجہ سے ہماری سماعت و بصارت ضائع ہونے کے قریب پہنچ

marfat.com

الاسود قال جئت انا وصاحب لی قد کادت ان تذهب اسماعنا وابصارنا من الجوع فجعلنا نتعرض للناس فلم یضفنا احد فاتینا النبی صلی الله علیه وسلم فقلنا یا رسول الله اصابنا جوع شدید فتعرضنا للناس فلم یضفنا احد فاتیناك فذهب بنا الی منزله وعنده اربعة اعنز فقال یا مقداد احلبهن وجزء اللبن لکل اثنین جزءا وذکر حدیثا طویلا۔

چکی تھی ہم لوگوں سے درخواست کرنے لگے (کہ وہ ہماری مہمان نوازی کریں) لیکن کسی نے بھی ہماری مہمان نوازی نہ کی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں سخت بھوک لگی ہے ہم نے لوگوں سے درخواست کی لیکن کسی نے بھی ہماری مہمان نوازی نہیں کی اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں آپ ہمیں اپنے خانۂ اقدس میں لے گئے آپ کے پاس چار بکریاں تھیں فرمایا اے مقداد ان (بکریوں) کو دودھ کر دودھ ہر دو کے لیے ایک ایک حصہ کے طور پر تقسیم کرو انہوں نے طویل حدیث ذکر کی۔

۸۱۸- حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن المقداد ابن عمرو قال قدمت المدینة انا وصاحب لی ثم ذکر مثله۔

حضرت مقداد بن عمرو سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اور میرا ساتھی مدینہ طیبہ آئے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

افلا تری ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یضیفوهم وقد بلغت بهم الحاجة الی ما ذکر فی هذا الحدیث ثم لم یعنفهم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ذلك فدل ما ذکرنا علی نسخ ما کان اوجب علی الناس من الضیافة وقد ذکرنا فیما تقدم من کتابنا هذا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مال المسلم علی المسلم کحرمة دمه۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ان کی مہمان نوازی نہیں کی حالانکہ ان کو وہ حاجت درپیش تھی جس کا حدیث میں ذکر ہوا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کے اس عمل پر انہیں جھڑکا نہیں، تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے جو مہمان نوازی لوگوں پر واجب کی تھی وہ منسوخ ہوگئی — ہم نے اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان پر اس کے اپنے خون کی مثل حرام ہے۔

۸۱۹- وقد حدثنا ربیع قال ثنا اسد قال ثنا ابن ابی ذئب عن عبد الله بن السائب عن ابیه عن جده انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا یاخذ احدکم متاع صاحبه لاعبا ولا جادا واذا اخذ احدکم عصا اخیه فلیردها الیه۔

حضرت عبداللہ بن سائب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا سامان نہ لے مذاق کے طور پر بھی اور سنجیدگی سے بھی اور جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اس کی طرف لوٹا دے صحابہ کرام نے مہمان نوازی کے سلسلے میں اس بات پر عمل کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

۸۲۰- وقد عمل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الضیافة بما حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ابان بن یزید العطار قال ثنا یحیی ابن ابی کثیر قال ثنا عبد الرحمن مولی سعد بن ابی وقاص قال کنت مع سعد بن ابی وقاص فی سفر

حضرت عبدالرحمن (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) فرماتے ہیں میں ایک سفر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا ہمیں ایک دہقان بستی میں رات پڑ گئی وہاں کچھ اونٹ تھے جن پر سامان لدا ہوا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اگر تم سچے مسلمان بننے کا ارادہ رکھتے ہو تو اس سے

marfat.com

فَأَوَانَا اللَّيْلُ إِلَى قَرْيَةٍ دِهْقَانٍ وَإِذَا الْإِبِلُ عَلَيْهَا أَحْمَالُهَا فَقَالَ لِي سَعْدٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مُسْلِمًا حَقًّا فَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فَبِتْنَا جِيَاعًا يَعْنِي فَهٰذَا سَعْدٌ يَقُولُ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُونَ مُسْلِمًا حَقًّا فَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا

فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ حَقِيقَةُ عِلْمِهِ بِهِ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ أُمُورِ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَأْخُذْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ بِحَقِّ الضِّيَافَةِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ حِينَئِذٍ الضِّيَافَةُ وَاجِبَةً وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

کچھ بھی نہ کھانا چنانچہ ہم نے بھوک کی حالت میں رات گزاری۔ تو یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں اگر تمہیں سچا مسلمان بننا پسند ہے تو اس سے کچھ نہ کھانا اور یہ بات نہیں ہو سکتی مگر اسی وقت جب ان کا علم اس کے ساتھ ثابت ہو چکا ہو کیونکہ انہیں امور اسلام کا علم حاصل تھا انہوں نے مہمان نوازی پر بستی والوں کی گرفت نہیں کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت مہمان نوازی واجب نہ تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ[۲۸۸] لُبْسِ الْحَرِيرِ

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبِي مَخْرَمَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ قَالَ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ كَيْفَ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٍ بِذَهَبٍ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْتُهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا لُبْسَ الْحَرِيرِ

باب[۲۸۸]، ریشم پہننا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جُبّے آئے تو اس کی خبر میرے والد حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی انہوں نے فرمایا اے بیٹے! مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جُبّے آئے ہیں اور آپ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں تو ہمیں وہاں لے جاؤ فرماتے ہیں ہم گئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانۂ اقدس میں پایا میرے باپ نے مجھے فرمایا بیٹے! میرے لیے حضور علیہ السلام کو بلاؤ حضرت مسور فرماتے ہیں مجھے یہ کام بھاری معلوم ہوا اور میں نے کہا کیا میں آپ کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤں؟ انہوں نے فرمایا بیٹے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سخت مزاج نہیں ہیں چنانچہ میں نے آپ کو بلایا آپ باہر تشریف لائے اور آپ پر ایک ریشمی جُبّہ تھا اور اس میں سونے۔ آپ نے فرمایا اے مخرمہ میں نے یہ تمہارے لیے چھپا رکھا تھا چنانچہ آپ نے وہ (جبہ) ان کو دے دیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں مردوں اور عورتوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننے میں کوئی حرج نہیں ان حضرات نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی

marfat.com

لِلرِّجَالِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِالْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ الْمَرْوِيَّةِ فِي النَّهْيِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مخالفت کرتے ہوئے مردوں کے لیے ریشم پہننے کو مکروہ قرار دیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی متواتر روایات سے استدلال کیا ہے جن میں آپ نے اس سے منع فرمایا۔

۸۲۲ - فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار (کی اجازت ہے)

۸۲۳ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار کے علاوہ ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

۸۲۴ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِيَّاكُمْ وَالْحَرِيْرَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْهُ وَقَالَ لَا تَلْبَسُوْا مِنْهُ اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ۔

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ریشم سے اجتناب کرو کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور اس سے نہ پہنو مگر اس قدر آپ نے دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

۸۲۵ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حسین بن نصر فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ہارون سے سنا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَاَنَا بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا قَالَ فَاَعْلَمْنَا اَنَّهَا الْاَعْلَامُ۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط آیا اس وقت میں حضرت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ آذربائیجان میں تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر اس قدر فرماتے ہیں تو آپ نے ہمیں بتایا کہ وہ نقش و نگار ہیں۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْوَضِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا وَرَاٰى عَلٰى رَجُلٍ بُرْدًا اِيْبِلًا فَقَالَ فِيْهِ

حضرت ابو الوضی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص پر چادر دیکھی جو چمک رہی تھی فرمایا کیا اس میں ریشم ہے اس نے کہا جی ہاں

marfat.com

حَرِيْرٌ فَقَالَ نَعَمْ فَأَخَذَهُ فَجَمَعَ صِنْفَتَيْهِ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ فَشَقَّهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَحْسُدْكَ عَلَيْهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيْرِ۔

تو آپ نے وہ اس سے لے لی اور اس کے دونوں حاشیوں (کناروں) کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھاڑ دیا اور فرمایا مجھے اس کی وجہ سے تم پر حسد نہیں لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ریشم سے منع فرمایا۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِعُطَارِدٍ أَوْ لَبِيْدٍ وَهُوَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ حُلَّةَ حَرِيْرٍ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا لِلْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں عطارد یا لبید کے پاس سے گزرا تو انہیں ریشمی جوڑا پیش کیا جا رہا تھا کیا اچھا ہوتا اگر آپ جمعۃ المبارک اور وفود (سے ملاقات) کے لیے اسے خریدتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۸۲۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عُطَارِدًا وَلَا لَبِيْدًا۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے عطارد یا لبید کا ذکر نہیں کیا۔

۸۳۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ وَعُمَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّ الرَّجُلَ عُطَارِدٌ أَوْ لَبِيْدٌ۔

حضرت سالم اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ وہ مرد عطارد یا لبید تھے۔

۸۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا يَوْمَ وَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَمَضَى لِذٰلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَاهُ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ

حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا "استبرق" کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا جو سخت اور دبیز قسم کا ریشمی کپڑا ہو تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر استبرق کا ایک جبہ دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خرید لیں اور اسے لوگوں کے وفود آنے پر پہنا کیجئے انہوں نے فرمایا ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں فرماتے ہیں بات ادھر اُدھر ہو گئی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ایک ریشمی جوڑا بھیجا وہ لے کر حاضر خدمت ہوئے اور عرض

فی مثل هذا اما قلت فقال انما بعثت الیك بها لتصیب بها مالا وكان عبد الله بن عمر یكره العلم فی الثوب من اجل هذا الحدیث۔

کیا یا رسول اللہ! آپ نے جوڑا میری طرف بھیجا حالانکہ آپ نے اس کے بارے میں وہ بات فرمائی ہے آپ نے فرمایا میں نے یہ تمہارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس سے مال حاصل کرو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کی بنیاد پر کپڑے میں ریشمی نقش و نگار کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

۸۳۲ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا ابی قال سمعت الصقعب بن زهیر یحدث عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد الله بن عمر قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرابی علیه جبة مكفوفة بحریر او قال مزررة بدیباج فقام الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم مغضبا واخذ بمجامع جبته فجذبها ثم قال الا اری علیك ثیاب من لا یعقل وهو حدیث طویل فاختصرنا منه هذا المعنی۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اس پر ایک جبہ تھا جس کی آستینیں ریشمی یا فرمایا اس کی گھنڈیاں ریشمی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں ان کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کے جبے کے دامنوں کو پکڑ کر کھینچا پھر فرمایا کیا میں تجھ پر بے عقل لوگوں کا لباس نہیں دیکھتا یہ طویل حدیث ہے ہم نے اختصار کے طور پر یہ مفہوم ذکر کیا ہے۔

۸۳۳ - حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب قال ثنا همام عن قتادة عن ابی شیخ الهنائی قال كنت فی ملأ من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم عند معاویة فقال انشدكم الله هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس الحریر قالوا اللهم نعم قال وانا اشهد۔

حضرت ابوالشیخ ہنائی فرماتے ہیں میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے انہوں نے سب نے کہا ہاں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۸۳۴ - حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا همام فذكر باسناده مثله۔

حضرت محمد بن خزیمہ فرماتے ہیں ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے کی مثل ذکر کیا۔

۸۳۵ - حدثنا محمد قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال اخبرنی حمید عن بكر بن عبد الله عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما یلبس الحریر من لا خلاق له۔

حضرت بکر بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کے لیے (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

۸۳۶ - حدثنا محمد بن حمید قال ثنا عبد الله ابن یوسف قال ثنا یحیی بن حمزة قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی كثیر قال ثنا حمران قال

حضرت حمران نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو کعبہ شریف میں چند انصار کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ

حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا انہوں نے فرمایا ہاں سنا ہے فرمایا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

٨٣٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاهُ دُهْقَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُهُ عَنْهُ فَاَبٰى اَنْ يَنْتَهِيَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ دَعُوْهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں پانی طلب کیا تو ایک دیہاتی چاندی کا پیالہ لایا انہوں نے اسے پھینک دیا پھر فرمایا میں نے اس کو چاندی کے برتن سے منع کیا تھا تو یہ باز نہ آیا، بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے نیز حریر اور دیباج (ریشمی لباس) پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا اسے دنیا میں ان (کفار) کے لیے چھوڑ دو اور آخرت میں یہ تمہارے لیے ہے۔

٨٣٨۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٣٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهٗ غَسَّانُ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن ابی زیاد، حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٤٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو اسحاق ضریر فرماتے ہیں ہم سے ابن عوف نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٤١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ۔

حضرت علی بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔

٨٤٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ۔

۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص لیثی، حضرت عمران بن حصین سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَأَوْمَى الْحَسَنُ إِلٰى جَيْبِ قَمِيْصِهٖ۔

حضرت سعید بن مطر حضرت حسن سے اور وہ حضرت عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی قمیص نہیں پہنتا جس کے کناروں پر ریشم لگا ہوا ہو حضرت حسن نے قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ کیا۔

۸۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور دیباج پہننے نیز سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا۔

۸۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

حضرت ثابت بنانی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَلْبَسُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَا يَلْبَسُهُ هُوَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا اور اگر وہ جنت میں داخل ہو تو دیگر جنتی اسے پہنیں گے لیکن یہ نہیں پہنے گا۔

۸۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے

marfat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ ۔

آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۴۹۔ حدثنا میسر بن الحسن قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب وسألتہ عن الحریر فقال سمعت انسا فقلت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سدیدا ثم ذکر مثلہ ۔

حضرت شعبہ حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے ان سے ریشم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے میں نے پوچھا کیا انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا! تو فرمایا میں نے ٹھیک بیان کر دیا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۵۰۔ حدثنا یونس قال ثنا اسد قال ثنا شعبۃ عن حمید الطویل عن انس قال کنا نتحدث بذلک ۔

حضرت حمید طویل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم یہ بات ایک دوسرے سے بیان کیا کرتے تھے۔

۸۵۱۔ حدثنا یونس وبحر قال یونس اخبرنا ابن وھب وقال بحر ثنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان ھشام بن ابی رقیۃ اللخمی حدثہ قال سمعت مسلمۃ بن مخلد یخطب وھو یقول اما لکم فی القطن فی الکتان ما یغنیکم عن لبس الحریر وھذا فیکم رجل یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم یا عقبۃ فقام عقبۃ بن عامر فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لبس الحریر فی الدنیا حرمہ ان یلبسہ فی الآخرۃ ۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ لخمی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے کیا تمہارے پاس روئی اور کتان (کاٹن) میں وہ چیز نہیں جو تمہیں ریشم کے پہننے سے بے نیاز کر دے اور تم میں یہ شخص ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتا ہے پھر فرمایا اے عقبہ! اٹھو تو حضرت عقبہ بن عامر نے کھڑے ہو کر بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو آدمی دنیا میں ریشم پہنے گا اس پر آخرت میں پہننا حرام ہے۔

۸۵۲۔ حدثنا محمد بن حمید بن ھشام قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال حدثنی یحیی بن حمزۃ عن الولید بن السائب ان الولید ابا عمار قال ثنا ابو امامۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلبس الحریر فی الدنیا الا من لا خلاق لہ ۔

حضرت ابوامامہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا دنیا میں وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کے لیے (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

۸۵۳۔ حدثنا حسین بن نصر ومحمد بن حمید قالا ثنا عبد اللہ بن یوسف قال ثنا یحیی بن حمزۃ قال حدثنی زید بن واقد ان خالد بن عبد اللہ بن ابی حسین حدثہ قال حدثنی ابو ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں پہنے گا اور جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ اسے آخرت میں نہیں پیئے گا اور جو آدمی چاندی اور سونے کے برتنوں میں پیتا ہے وہ آخرت کے دن ان میں نہیں پیئے گا پھر فرمایا اہل جنت کا لباس ہے اہل جنت کا مشروب ہے

marfat.com

فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ شَرِبَ فِیْ آنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ لَمْ یَشْرَبْ بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ قَالَ لِبَاسُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَشَرَابُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَآنِیَۃُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

اور جنت والوں کے برتن ہیں ۔

فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَۃِ النَّھْیُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ نُسِخَتْ مَا فِیْہِ الْاِبَاحَۃُ لِلُبْسِہٖ وَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ مَا فِیْہِ الْاِبَاحَۃُ ھُوَ النَّاسِخُ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ لِنَعْلَمَ النَّاسِخَ مِنْ ذٰلِکَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ ۔

تو ان متواتر روایات میں ریشم پہننے سے ممانعت ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ جن روایات میں اس کی اجازت ہے وہ منسوخ ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ جواز والی روایات ناسخ ہوں ہم نے ان میں غور و فکر کیا تاکہ ناسخ و منسوخ میں تمیز کر سکیں

---

۸۵۴ - فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ ثَنَا ابْنُ سَوَادٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُکَیْدِرَ دُوْمَۃَ اَھْدٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُبَّۃً مِنْ سُنْدُسٍ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یَنْھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ فَلَبِسَھَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْھَا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذِہٖ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر دومہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا جبہ بھیجا اور یہ ریشم پہننے کی ممانعت سے پہلے کی بات ہے آپ نے اسے پہنا تو صحابہ کرام کو بہت اچھا لگا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے اچھے ہیں ۔

---

۸۵۵ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَھِیْعَۃَ وَاللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ یَقُوْلُ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَعَلَیْہِ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَصَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِبَاسُ ھٰذِہٖ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔

حضرت ابوالخیر سے مروی ہے انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ پر ریشمی قبا تھا آپ نے اس میں نماز پڑھی فارغ ہوئے تو اسے اتار دیا۔ اور فرمایا یہ لباس متقی لوگوں کے مناسب نہیں۔

۸۵۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ۔

حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۵۷ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّہٗ قَالَ اُھْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی قبا پیش کیا گیا آپ نے اسے پہنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا

marfat.com

فَلَبِسَهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَنَّ لُبْسَ الْحَرِيْرِ كَانَ مُبَاحًا وَأَنَّ النَّهْيَ عَنْ لُبْسِهِ كَانَ بَعْدَ إِبَاحَتِهِ فَعَلِمْنَا أَنَّ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُبْسِهِ هُوَ النَّاسِخُ لِمَا جَاءَ فِي إِبَاحَةِ لُبْسِهِ وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَأَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ۔

تو یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ریشم کا پہننا جائز تھا اور اس سے ممانعت جواز کے بعد آئی ہے تو ہمیں معلوم ہوا کہ اسے پہننے کے سلسلے جو ممانعت ہے وہ جواز کے لیے ناسخ ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۸۵۸۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَمَّهُ إِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عُمَرَ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ مِنْ حَرِيْرٍ وَقُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَشَقَّ الْقَمِيْصَ وَفَكَّ الْقُلْبَيْنِ وَقَالَ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام سے بھی مروی ہے حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے چچا حضرت اسماعیل بن عبدالرحمٰن، حضرت عبدالرحمٰن کے ہمراہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر ریشمی قمیص اور سونے کے دو کنگن تھے، آپ نے قمیص کو پھاڑ دیا اور کنگن جدا کر دیئے اور فرمایا اپنی ماں کے پاس جاؤ۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ وَعَلَيْنَا مِنْ ثِيَابِ أَهْلِ فَارِسٍ أَوْ قَالَ كِسْرٰى فَقَالَ بَرَّحَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْوُجُوْهَ فَرَجَعْنَا فَأَلْقَيْنَاهَا وَلَبِسْنَا ثِيَابَ الْعَرَبِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ أَنْتُمْ خَيْرٌ مِنْ قَوْمٍ أَتَوْنِيْ وَعَلَيْهِمْ ثِيَابُ قَوْمٍ لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لَهُمْ لَمْ يُلْبِسْهُمْ إِيَّاهَا لَا يَصْلُحُ أَوْ لَا يَحِلُّ إِلَّا إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا يَعْنِي الْحَرِيْرَ۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہم پر ایرانیوں کا یا فرمایا اہل کسریٰ کا لباس تھا انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان چہروں کو دُور کر دے تو ہم نے وہ کپڑے اتار کر اہل عرب کا لباس پہن لیا پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا تم اس گروہ سے بہتر ہو جو میرے پاس آیا تھا اس حال میں کہ اس پر اس قوم کا لباس تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا تو ان کو وہ لباس نہ پہناتا مناسب نہیں یا فرمایا حلال نہیں مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار، یعنی ریشم۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ رَأٰى عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى رَجُلٍ جُبَّةً فِيْ صَدْرِهِ لَبِنَةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا هٰذَا الشَّيْءُ الَّذِيْ تَحْتَ لِحْيَتِكَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّمَا يَعْنِي الدِّيْبَاجَ۔

حضرت ابو عمرو شیبانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر جبہ دیکھا جس کے سینے میں گریبان ریشمی تھا تو فرمایا یہ تمہاری داڑھی کے نیچے کیا ہے وہ شخص دیکھنے لگا تو ایک شخص نے اس سے کہا ان کی مراد ریشم ہے۔

marfat.com

۸۶۱ - حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابراھیم بن یسار قال ثنا سفیان عن عمرو عن صفوان بن عبد اللہ بن صفوان قال استاذن سعد بن ابی وقاص علی ابن عامر و تحتہ مرافق من حریر فامر بھا فرفعت فدخل علیہ سعد و علیہ مطرف شطرہ حریر فقال لہ ابن عامر یا ابا اسحق استاذنت علی و تحتی مرافق من حریر فامرت بھا فرفعت فقال نعم الرجل انت یا ابن عامر ان لم تکن من الذین قال اللہ عزوجل اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا فاستمتعتم بھا لان اضطجع علی جمر الغضاء احب الی من ان اضطجع علی مرافق حریر قال فھذا علیک مطرف شطرہ خز و شطرہ حریر قال انما یلی جلدی منہ الخز۔

حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ابن عامر کے پاس جانے کی اجازت طلب کی ان کے نیچے ریشمی گدے تھے انہوں نے حکم دیا تو وہ ہٹا دیا گیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو ان پر ریشمی نقش ونگار والی چادر تھی حضرت ابن عامر نے ان سے فرمایا اے ابو اسحٰق آپ نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور میرے نیچے ریشمی گدے تھے تو میں نے انہیں ہٹانے کا حکم دیا انہوں نے فرمایا اے ابو عامر! آپ اچھے آدمی ہیں اگر آپ اُن لوگوں میں سے نہ ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنی پاکیزہ اشیاء دنیا میں لے گئے اور تم نے نفع اٹھایا البتہ مجھے جھاؤ (درخت) کی چنگاری پر لیٹنا ریشم کے گدوں پر لیٹنے سے زیادہ پسند ہے اور یہ آپ پر ریشمی نقش ونگار والی چادر ہے جس کا نصف اون اور نصف ریشم ہے تو انہوں نے فرمایا میرے بدن سے اس کا پشمینہ متصل ہے۔

۸۶۲ - حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابراھیم قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن طلق بن حبیب قال قلت لابن عمر ارأیت ھذا الذی تقول فی ھذا الحریر اشئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او وجدتہ فی کتاب اللہ عزوجل قال ما وجدتہ فی کتاب اللہ ولا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکنی رأیت اھل الاسلام یکرھونہ۔

حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے ریشم کے بارے میں خبر دیجئے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا ہے انہوں نے فرمایا نہ تو میں نے کتاب اللہ میں پایا اور نہ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بلکہ میں نے دیکھا کہ مسلمان اسے ناپسند کرتے ہیں۔

---

۸۶۳ - حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا ابن الخصیب قال ثنا یزید بن زریع عن عبد اللہ بن عون قال لا اعلمہ الا قال عن الحسن قال دخلنا علی ابن عمر بالبطحاء فقال لہ رجل ان ثیابنا ھذہ یخالطھا الحریر قال دعوہ قلیلہ و کثیرہ

حضرت یزید بن زریع حضرت عبد اللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں مجھے یہی معلوم ہے کہ وہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم مقام بطحاء میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک شخص نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے ان کپڑوں میں ریشم ملا ہوتا ہے (تو کیا حکم ہے) تو انہوں نے فرمایا اسے چھوڑ دو تھوڑا ہو یا زیادہ۔

قال ابو جعفر فذھب ذاھبون الی ان ما حرم من ذلک فقد دخل فیہ النساء والرجال جمیعا واحتجوا فی ذلک بقول النبی صلی اللہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں کا موقف یہ ہے کہ اس سے جو کچھ حرام ہے اس میں عورتیں اور مرد سب شامل ہیں انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَمْ يَخُصَّ فِي ذٰلِكَ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ قَالُوْا قَدْ رَأَيْنَا آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ حُرِّمَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِأَنَّهَا آنِيَاتُ الْكُفَّارِ فَاسْتَوٰى فِي ذٰلِكَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ فَكَذٰلِكَ الْحَرِيْرُ لَمَّا حُرِّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ لِأَنَّهٗ لِبَاسُ الْكُفَّارِ اسْتَوٰى فِيْهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَاتِ وَقِيْلَ إِنَّهَا لِبَاسُ الْكُفَّارِ۔

سے استدلال کیا آپ نے فرمایا جو شخص اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا آپ نے اس سلسلے میں عورتوں یا مردوں کی تخصیص نہیں کی ـــــ وہ فرماتے ہیں ہم دیکھتے کہ سونے اور چاندی کے برتن مسلمانوں پر حرام ہیں کیونکہ وہ کفار کے برتن ہیں تو اس میں مرد و عورت برابر ہیں تو اسی طرح جب ریشم مسلمانوں پر حرام ہے کیونکہ وہ کفار کا لباس ہے تو اس میں مرد و عورت برابر ہیں اس قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ... رنگے ہوئے کپڑوں کی ممانعت ہے اور کہا گیا کہ یہ کفار کا لباس ہے۔

۸۶۴ - وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ قَالَ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دو زرد رنگ کے کپڑے دیکھے تو آپ نے فرمایا یہ کفار کا لباس ہے پس تم اسے نہ پہنو۔

۸۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت علی بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ ثِيَابُ الْكُفَّارِ۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ حُرِّمَ لُبْسُهَا لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ عَلَى النِّسَاءِ أَمْ لَا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ زرد رنگ کے کپڑے کفار کا لباس ہے۔

تو ہم نے اس میں غور کیا کہ کیا اس علت کی بنیاد پر اس کا پہننا عورتوں پر بھی حرام ہے یا نہ؟۔

۸۶۶ - فَإِذَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ فَقَالَ لَهٗ لَوْ أَنَّ ثَوْبَكَ هٰذَا كَانَ فِيْ تَنُّوْرٍ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَجَعَلَهٗ تَحْتَ الْقِدْرِ أَوْ فِي التَّنُّوْرِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس پر زرد رنگ کے کپڑے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے یہ کپڑے تنور میں ہوتے تو تمہارے لیے بہتر تھا وہ شخص گیا اور اس نے اپنے کپڑے ہنڈیا کے نیچے یا تنور میں ڈال دیئے پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہارے کپڑوں کو کیا ہوا اس نے عرض کیا میں نے وہی کیا جس کا آپ نے

marfat.com

قَالَ مَا فَعَلَ ثَوْبُكَ قَالَ صَنَعْتُ بِهِ مَا اَمَرْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهٰذَا اَمَرْتُكَ اَوَلَا اَلْقَيْتَهُ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِكَ

حکم دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے اس بات کا حکم تو نہیں دیا تھا تو اپنی کسی عورت پر ڈال دیتا ۔

فَكَانَ ذٰلِكَ التَّحْرِيْمُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ ۔

تو یہ مردوں پر حرام کرنا تھا عورتوں پر نہیں ۔

۸۶۷ - **وَقَدْ** رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَرَاَيْتُ عَلَيْهَا ثِيَابًا مُصَبَّغَةً ۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے حضرت ابو معشر حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان پر رنگین کپڑے تھے ۔

۸۶۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ يَلْبَسْنَ الْمُعَصْفَرَاتِ ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ، عائشہ صدیقہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن زرد رنگ کے کپڑے پہنتی تھیں ۔

۸۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لِاَهْلِهِ لَا تَلْبَسُوْا ثِيَابَ الطِّيْبِ وَتَلْبَسُوا الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ مِنْ غَيْرِ الطِّيْبِ ۔

حضرت ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو الزبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے گھر والوں سے فرما رہے تھے خوشبو دار کپڑے نہ پہنو اور غیر خوشبو دار زرد رنگ کے کپڑے نہ پہنو ۔

۸۷۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ لَيْسَ فِيْهِنَّ زَعْفَرَانٌ ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حالت احرام میں زرد رنگ کے کپڑے پہنتی تھیں جن میں زعفران نہیں ہوتی تھی ۔

۸۷۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَسْمَاءَ لَبِسَتْ اِلَّا الْمُعَصْفَرَ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَانَتْ لَتَلْبَسُ الثَّوْبَ يَقُوْمُ قِيَامًا مِنَ الْعُصْفُرِ فَمَا يُنْكِرُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْحَرِيْرُ كَذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لُبْسُهُ

حضرت فاطمہ بنت منذر سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا مگر وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوتی تھیں حتیٰ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی (وصال ہو گیا) اور وہ ایسا کپڑا پہنتی تھیں جو زرد رنگ کی طرح ہوتا تھا ۔ تو وہ اس بات کا کیوں انکار کرتے ہیں کہ ریشم کا حکم یہی ہے، یوں ہی مردوں پر حرام ہو لیکن عورتوں کے لیے حلال ہو ۔ اگر وہ کہیں کہ تم اس

marfat.com

مَكْرُوْهًا لِلرِّجَالِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ لِلنِّسَاءِ فَإِنْ قَالُوْا لَنَا فَلِمَ لَا تُشَبِّهُوْنَ حُكْمَ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ بِحُكْمِ اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

سلسلے میں ریشمی لباس کے حکم کو سونے اور چاندی کے برتنوں کے حکم کے مشابہ کیوں نہیں قرار دیتے۔

قِيْلَ لَهُمْ لِأَنَّ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ هِيَ مِنَ اللِّبَاسِ وَكَذٰلِكَ ثِيَابُ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ هُمَا مِنَ الْأَوَانِيْ وَاللِّبَاسُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْآنِيَةِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو انہیں کہا جائے گا کہ رنگ دار کپڑے لباس سے تعلق رکھتے ہیں اسی طرح حریر اور دیباج بھی لباس ہے جب کہ سونا اور چاندی برتنوں سے ہیں اور برتنوں کی نسبت لباس کو دوسرے لباس سے زیادہ مشابہت ہوتی ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۸۷۲۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنِ الرَّجُلِ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَسَارِهٖ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے حضرت ابن زریر سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِيْ أَفْلَحَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عبداللہ بن زریر غافقی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ إِحْدٰى يَدَيْهِ ذَهَبٌ وَفِي الْأُخْرٰى حَرِيْرٌ فَقَالَ هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَحِلٌّ لِإِنَاثِهَا۔

حضرت عبداللہ بن زریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور آپ کے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے میں ریشم تھا فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں پر حلال ہیں۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عبدالعزیز

marfat.com

ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

بن ابی صعبہ قرشی نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۷۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن رافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۸۷۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثنا الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم بن منقذ اور صالح بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہم سے حضرت مقری نے بیان کیا انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالُوا ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُنَيْسَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تَقُولُ هٰذَا وَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْهٰى عَنْهُ قَالَتْ وَكَانَ فِي يَدَيَّ قُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ ضَعِيهِمَا وَرَكِبَ حِمَارًا لَهُ فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ أَعِيدِيهِمَا فَقَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ۔

حضرت ثابت بن ارقم فرماتے ہیں مجھ سے میری پھوپھی انیسہ بنت زید بن ارقم نے اپنے والد حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا حضرت علی بن عبدالرحمٰن نے اس روایت میں اضافہ کیا کہ ان سے ایک شخص نے کہا تم یہ بات کہتے ہو اور یہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جو اس سے منع کرتے ہیں زید بن ارقم کی بیٹی نے کہا میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے فرمایا ان کو نکال دو پھر وہ اپنی خچر پر سوار ہو کر چلے گئے پھر واپس لوٹے اور فرمایا پہن لو میں نے حضرت علی المرتضیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

---

۸۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ قَالَ مَسْلَمَةُ بْنُ مُخَلَّدٍ يَقُولُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قُمْ فَحَدِّثِ النَّاسَ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَقَامَ عُقْبَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ہشام بن ابی رقیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد کو دیکھا وہ حضرت عقبہ بن عامر سے فرما رہے تھے اٹھو اور لوگوں سے وہ بات بیان کرو جو تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے چنانچہ حضرت عقبہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہے۔

marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ

٨٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَلَالٌ لِإِنَاثِ أُمَّتِي حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِهَا۔

حضرت سعید بن ابی ہند، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ریشم اور سونا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں پر حرام ہے۔

٨٨١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ایک دوسری سند سے حضرت سعید بن ابی ہند حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَبَيَّنَ فِي هَذِهِ الْآثَارِ مَنْ قُصِدَ إِلَيْهِ بِالنَّهْيِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَأَنَّهُمُ الرِّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ **فَقَالَ** الْآخَرُونَ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا جَعَلَا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

تو ان روایات سے واضح ہو گیا کہ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرنے میں کس کا قصد کیا یعنی مردوں کا ارادہ فرمایا عورتوں کا نہیں دوسرے حضرات فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور حضرت عمر اور حضرت ابن زبیر (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا" سے عورت اور مرد دونوں مراد لیے ہیں۔

٨٨٢ - **وَذَكَرُوا** فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ ابْنَ عُمَرَ قَالَتْ أَتَحَلَّى بِالذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَمَا تَقُولُ لِي فِي الْحَرِيرِ قَالَ يُكْرَهُ ذَلِكَ قَالَتْ مَا يُكْرَهُ أَخْبِرْنِي أَحَلَالٌ هُوَ أَمْ حَرَامٌ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت یوسف بن مالک سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک عورت نے پوچھا کہ کیا میں سونا پہن سکتی ہوں انہوں نے فرمایا "ہاں"، اس نے کہا آپ ریشم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں! فرمایا یہ مکروہ ہے اس نے کہا مکروہ کا کیا مطلب ہے مجھے بتائیے کہ حلال ہے یا حرام فرمایا ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ جو شخص اسے دنیا میں پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

٨٨٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ بَزَّارٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَكَرِهَهُ فَقَالَتْ وَلِمَ فَقَالَ لَهَا أَمَا إِذْ أَبَيْتِ فَسَأُخْبِرُكِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ان سے ریشم پہننے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اس نے پوچھا کیوں؟ تو انہوں نے فرمایا جب تو انکار کرتی ہے تو میں تمہیں بتاتا ہوں

marfat.com

كُنَّا نَقُوْلُ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ہم کہا کرتے تھے کہ جو آدمی اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۸۴۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَأَنَا أَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔

حضرت ابودینار خبر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ خطبہ دے رہے تھے فرمایا اے لوگو! اپنی عورتوں کو ریشم نہ پہناؤ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ جو آدمی اسے آخرت میں نہیں پہنے گا وہ جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس (جنت) میں ان کا لباس ریشم ہوگا۔

۸۸۵۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا تُلْبِسُوْهُ نِسَاءَكُمْ وَلَا أَبْنَاءَكُمْ فَإِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

حضرت ازرق بن قیس حارثی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے سنا آپ آٹھ ذوالحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے اے لوگو! ریشم نہ پہنو اور نہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پہناؤ جو آدمی اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۸۸۶۔ **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا غَسَّانَةَ الْمُغَافِرِيَّ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ إِنْ كُنْتُنَّ تُحِبِّيْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسْنَهَا فِي الدُّنْيَا

انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا حضرت ابوغسانہ مغافری بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے سنا وہ خبر دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیورات اور ریشم (پہننے) والوں کو منع کرتے فرماتے تھے اگر تم جنت کا زیور اور ریشم پسند کرتی ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

قِيْلَ لَهُمْ أَمَّا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ خَاصَّةً وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِيْ مُوْسٰى يُخْبِرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے اسے دنیا میں پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا آپ سے مروی ہے لیکن ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے خاص مرد مراد لیے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مرد اور عورتیں دونوں مراد ہوں اور ہم نے جو حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن عمر

marfat.com

إنما أراد به الرجال دون النساء فهو أولى وهذا المعنى أولى أن يحمل عليه وجه هذا الحديث حتى لا يضاد ما ذكرنا قبله ولئن كان ما ذكروه عن ابن عمر وابن الزبير في ذلك حجة فإن ما قد ذكرناه عن علي مما يخالف ذلك أحرى بأن يكون حجة وقد روي في هذا أيضا عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك۔

زید بن ارقم اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کی حدیث نقل کی ہے تو وہ خبر دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے صرف مرد مراد لیے ہیں عورتیں مراد نہیں ہیں تو یہ اولیٰ ہے اور اس حدیث کو اسی معنی پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ان روایات کے ساتھ تضاد ثابت نہ ہو جو ہم نے پہلے ذکر کی ہیں اور اگر ان کی حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی روایات حجت ہوسکتی ہیں تو جو کچھ ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ دلیل بننے کے زیادہ لائق ہے ــــ اس سلسلے میں بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ۔

---

٨٨ ـ حدثنا يزيد بن سنان وابن مرزوق قالا ثنا وهب بن جرير قال ثنا أبي قال سمعت نافعا يحدث عن ابن عمر قال رأى عمر عطارد التميمي يقيم في السوق حلة سيراء فقال عمر يا رسول الله لو اشتريتها لوفد العرب إذا قدموا عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له في الآخرة فلما كان بعد ذلك أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بحلل سيراء فبعث إلى عمر بحلة وإلى أسامة بحلة وأعطى عليا حلة فأمره أن يشققها خمرا بين نسائه قال وراح أسامة بحلته فنظر إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم نظرا عرفت أنه كره ما صنع فقال إني لم أبعث بها إليك لتلبسها إنما بعثت بها إليك لتشققها خمرا بين نسائك ۔

حضرت وہب بن جریر بیان کرتے ہیں کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عطارد تمیمی کو دیکھا وہ بازار میں ریشمی دھاری دار جوڑے کی قیمت لگا رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اگر آپ اسے عرب کے وفود کی آمد پر پہننے کے لیے خرید لیں تو کیا اچھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف اور ایک جوڑا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ اسے پھاڑ کر خواتین کو دوپٹے بنا دیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ جوڑا لے کر جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اس طرح دیکھا گویا انہوں نے اس عمل کو ناپسند کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں نے یہ تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کے دوپٹے بنا لو۔

---

٨٨ ـ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا حامد بن يحيى قال ثنا سفيان قال ثنا أيوب بن موسى عن نافع عن ابن عمر قال أبصر رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عطارد رضی اللہ عنہ پر ایک دھاری دار ریشمی جوڑا دیکھا تو اسے ناپسند فرمایا

marfat.com

حُلَّةَ سِيَرَاءَ عَلَى عُطَارِدٍ فَكَرِهَهَا لَهُ وَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَنَّهُ كَسَا عُمَرَ مِثْلَهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ وَتَكْسُوْنِي هٰذِهٖ فَقَالَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهَا لِتُلْبِسَهَا النِّسَاءَ

اور انہیں اس سے منع کردیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی مثل پہنایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عطارد کے جوڑے کے بارے میں آپ نے وہ بات فرمائی اور مجھے یہ پہنا دیا ہے آپ نے فرمایا میں نے آپ کو یہ پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ یہ عورتوں کو پہنائیں۔

فَاَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ قَوْلَهُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ اِنَّمَا تَقَصَّدَ بِهِ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دی کہ آپ کے ارشاد مبارک کہ دنیا میں وہ شخص ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، آپ اس سے مردوں کا قصد کیا عورتوں کا نہیں۔ بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُسْعِرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ۔

حضرت ابو صالح حنفی سے مروی ہے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اکیدر دومہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی کپڑے کا تحفہ بھیجا تو آپ نے ان کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور فرمایا اسے پھاڑ کر عورتوں کو دوپٹے بنا دیں۔

۸۹۰۔ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ مِنْ حَرِيْرٍ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهٖ فَاَطَرْتُهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

اور اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو صالح حنفی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی دھاری دار جوڑا بطور تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ جوڑا مجھے بھیج دیا میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرۂ انور میں ناگواری محسوس کی تو میں نے اسے دوپٹوں کی صورت میں خواتین میں تقسیم کر دیا۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ، حضرت زید بن وہب سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

marfat.com

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَرُحْتُ فِيْهَا فَقَالَ لِيْ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَعْطَيْتُهَا طَرَفَهَا كَاَنَّهَا تَطْوِيْ مَعِيْ فَشَقَقْتُهَا فَقَالَتْ تَرِبَتْ يَدَاكَ يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ مَاذَا جِئْتَ بِهٖ قُلْتُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَهَا فَالْبِسِيْهَا وَاكْسِيْ نِسَاءَكِ۔

حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم ابن عبداللہ بن حنین نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی جوڑا پہنایا تو میں اسے پہن کر گیا آپ نے فرمایا اے علی! میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا تو میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹا میں نے اس کا پہلو ان کو پکڑایا گویا وہ میرے ساتھ اسے لپیٹتی تھیں پھر میں نے اسے پھاڑ دیا انہوں نے فرمایا اے ابوطالب کے بیٹے! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم کیا لائے ہو میں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے پہننے سے منع فرمایا لہٰذا تم خود پہنو اور دوسری خواتین کو پہناؤ۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ فَاخِتَةَ عَنْ جُعْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَهْدٰى اَمِيْرُ اٰذَرْبِيْجَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مُسَيَّرَةً بِحَرِيْرٍ اِمَّا سَدَاهَا وَاِمَّا لُحْمَتُهَا فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْبَسُهَا قَالَ لَا اَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ وَلٰكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ قَالَ فَقَطَعْتُ مِنْهَا اَرْبَعَ خُمُرٍ خِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ اُمِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ اُخْرٰى قَدْ نَسِيْتُهَا۔

حضرت جعدہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آذربائیجان کے حاکم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا بھیجا جس میں ریشم تھا یا تو اس کا تانا ریشم کا تھا یا بانا۔ آپ نے وہ میری طرف بھیج دیا میں اسے لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے پہن لوں آپ نے فرمایا نہیں میں تمہارے لیے بھی وہ چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں بلکہ اسے فاطمہ نامی خواتین میں دوپٹوں کے طور پر تقسیم کر دو فرماتے ہیں میں نے اس سے چار دوپٹے بنائے ایک دوپٹہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) کے لیے ایک دوپٹہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے لیے ایک دوپٹہ حضرت فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے لیے اور ایک دوپٹہ ایک اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے بنایا میں انہیں بھول گیا ہوں۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ فَاخِتَةَ عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَتْ لَهٗ حُلَّةٌ لُحْمَتُهَا اَوْ سَدَاهَا اِبْرِيْسَمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْبَسُهَا قَالَ لَا اَكْرَهُ لَكَ اِلَّا مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ وَلٰكِنِ اقْطَعْهَا خُمُرًا لِفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ وَ

حضرت جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا پیش کیا گیا جس کا بانا یا تانا ریشم کا تھا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے پہن لوں آپ نے فرمایا نہیں میں تمہارے لیے بھی وہ چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں بلکہ فلاں فلاں خواتین کے دوپٹے بنا لو ان میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا بھی ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے اس کے چار دوپٹے بنا دیئے۔

marfat.com

فُلَانَةَ وَذَكَرَ فِيهِنَّ فَاطِمَةَ قَالَ فَشَقَقْتُهَا أَرْبَعَ خُمُرٍ.

٨٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَطَرْتُهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ.

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی جوڑا آیا تو آپ نے میری طرف بھیجا میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرۂ انور میں ناگواری کے اثرات دیکھے چنانچہ میں نے اسے خواتین کے درمیان دوپٹوں کے طور پر تقسیم کر دیا۔

٨٩٧ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ.

اس سلسلے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حضرت زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پر ایک دھاری دار ریشمی چادر دیکھی۔

٨٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت زبیدی، حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٨٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت اوزاعی اور حضرت معمر، حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٠٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ قَالَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ.

حضرت بقیہ، حضرت زبیدی سے وہ حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ "سیرا" سے مراد وہ چادر ہے جس کے کناروں پر ریشم ہو۔

٩٠١ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدَّمْنَا فِي ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ إِبَاحَةُ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ

حضرت معمر، حضرت زہری سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر ریشم کی دھاری دار چادر دیکھی۔

تو ان روایات سے وہ بات ثابت ہوئی جو ہم نے قیاس سے ثابت کی ہے کہ عورتوں کے لیے ریشمی لباس پہننا جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول

marfat.com

عَلَيْهِمْ -

٩٠٢ - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَزَعَ الْحَرِيرَ عَنِ الْغُلَامِ وَتَرَكَهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ وَسَأَلْتُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ -

ہے۔

حضرت مسعر حضرت عبدالملک بن میسرہ سے اور وہ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے ریشمی کپڑا اتار دیا اور لڑکیوں پر چھوڑ دیا حضرت مسعر فرماتے ہیں میں نے اس سلسلے میں حضرت عمرو بن دینار سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

بَابُ ۲۸۹ الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ عَلَمُ الْحَرِيرِ أَوْ يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَرِيرِ

باب ۲۸۹ کپڑے میں ریشمی نقوش یا کچھ ریشم ہو

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ رَوَيْنَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنِ الْحَرِيرِ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ قَدْ وَقَعَ عَلَى قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَكَرِهُوا بِذٰلِكَ لُبْسَ الثَّوْبِ الْمُعَلَّمِ بِعَلَمِ الْحَرِيرِ وَالثَّوْبِ الَّذِي لُحْمَتُهُ غَيْرُ حَرِيرٍ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى مَا جَاوَزَ الْأَعْلَامَ وَعَلَى مَا كَانَ سَدَاهُ غَيْرَ حَرِيرٍ لَا عَلَى ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَا فِي بَابِ لُبْسِ الْحَرِيرِ عَنْ عُمَرَ فِي اسْتِثْنَائِهِ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَرِيرِ الْأَعْلَامَ -

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے دوسرے باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ریشم سے منع فرمایا تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ممانعت تھوڑے اور زیادہ سب سے متعلق ہے تو انہوں نے ایسے کپڑے کا پہننا مکروہ قرار دیا جس میں ریشم کے نقش ونگار ہوں اور وہ کپڑا جس کا بانا ریشم کا ہو۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے ممانعت ہے جو نقش ونگار سے تجاوز کر چکے اور وہ جس کا تانا غیر ریشمی ہو اس کے علاوہ ممنوع نہیں ہے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا جسے ہم نے ریشم پہننے کے باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے حرام ریشم سے نقش ونگار کو مستثنیٰ کیا۔

٩٠٣ - وَبِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا -

اور ان روایات سے استدلال کیا حضرت سعد بن ہشام فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا فرمایا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی نقوش تھے تو ہم اسے پہنا کرتے تھے

٩٠٤ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى جُبَّةً فِيهَا خَيْطٌ أَحْمَرُ فَرَدَّهَا فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ

حضرت مغیرہ بن زیاد، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ابوعمر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے ایک جبہ خریدا جس میں سرخ ڈوری تھی تو انہوں نے اسے لوٹا دیا میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

marfat.com

ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ بُؤْسًا لِابْنِ عُمَرَ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا جُبَّةً مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ

ملزم ہوا اور انہیں یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا ابن عمر کے لیے افسوس ہے اے لڑکی! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک مجھے پکڑاؤ تو انہوں نے ایسا جبہ نکالا جس کا گریبان، آستینیں اور آگے پیچھے سے کشادگی ریشم سے تھی۔

۹۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خَصِيفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ وَاَمَّا السَّدَى وَالْعَلَمُ فَلَا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے سے منع فرمایا جو تمام کا تمام ریشم کا ہو لیکن تانا ریشم کا ہو یا نقش و نگار ہوں تو منع نہیں۔

۹۰۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ خَصِيفٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَفِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِبَاحَةُ لُبْسِ الثَّوْبِ مِنْ غَيْرِ الْحَرِيرِ اِذَا كَانَ فِيهِ مِنَ الْحَرِيرِ مِثْلُ الْعَلَمِ اَوْ كَانَتْ لُحْمَتُهُ غَيْرَ حَرِيرٍ اِذَا كَانَ سَدَاهُ حَرِيرًا وَمِمَّا دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ مَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لُبْسِهِمُ الْخَزَّ۔

حضرت ابو غسان نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت زہیر بن معاویہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت خصیف سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو ان روایات کے مطابق ایسا کپڑا پہننا جائز ہے جو ریشمی نہ ہو لیکن اس پر ریشمی نقش ہوں یا اس کا بانا غیر ریشمی ہو اور تانا ریشم کا ہو۔ ان کے قول کی صحت پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اون اور ریشم سے مخلوط کپڑا (خز) پہننا مروی ہے۔

۹۰۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ جُبَّةَ خَزٍّ۔

حضرت اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت شعبی سے ذکر کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ریشم اور اون سے بنا ہوا جبہ دیکھا۔

۹۰۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ مُطْرَفَ خَزٍّ۔

حضرت یونس بن ابی اسحٰق حضرت عیزار بن حریث سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر خز کی ایک چادر دیکھی (ریشم اور اون سے مخلوط)

۹۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ بِشْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاٰى عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ جُبَّةً شَامِيَّةً قِيَامُهَا قَزٌّ قَالَ بِشْرٌ وَرَاَيْتُ عَلٰى زَيْدٍ

حضرت بکیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت بشیر بن سعید نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا پر ایک شامی جبہ دیکھا جو اون اور ریشم سے بنا تھا حضرت بشر فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر سونے کے بیل بوٹے والی چادر دیکھی۔

marfat.com

ابْنِ ثَابِتٍ خَمَائِصَ مُعْلَمَةً ۔

۹۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ قَالَ رَأَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَبَا هُرَیْرَةَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ ۔

حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص، ابوہریرہ جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ خز پہنتے تھے

۹۱۱ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا کَسَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ کَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُهٗ ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خز کی چادر پہنائی جسے وہ خود پہنا کرتی تھیں۔

۹۱۲ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ قُدِّمَتْ عَلٰی مَرْوَانَ ابْنِ الْحَکَمِ مَطَارِفُ خَزٍّ فَکَسَاهَا نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَلَیْهِ مِنْهَا مِطْرَفٌ اَغْبَرُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی طَلِّ اَثَرِ الْاِبَرِ یَسِمُ فِیْهِ ۔

حضرت حماد بن سلمہ، بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام حضرت عمار بن ابی عمار سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مروان بن حکم کے پاس خز کی چادریں آئیں تو اس نے کچھ صحابہ کرام کو پہنائیں گویا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں کہ ان پر ان چادروں میں سے ایک بڑی خاکستری رنگ کی چادر تھی اور وہیں اس پر ریشمی لکیریں دیکھ رہا ہوں۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ رَأَیْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جُبَّةَ خَزٍّ وَمِطْرَفَ خَزٍّ وَعِمَامَةَ خَزٍّ ۔

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر خز کا جبہ خز کی چادر اور خز ہی کا عمامہ شریف دیکھا۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ قَالَ قَالَ رَأَیْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جُبَّةَ خَزٍّ وَمِطْرَفَ خَزٍّ اَوْ قَالَ وَبُرْنُسَ خَزٍّ ۔

حضرت شعیب بن حجاب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر خز کا جبہ، خز کی چادر یا فرمایا خز کی ٹوپی دیکھی۔

۹۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ اَنَّهٗ رَاٰی عَلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ

حضرت شعبہ حضرت محمد بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر خز کی چادر دیکھی

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو خز پہنتے تھے حالانکہ وہ ریشم سے

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَانُوْا یَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ وَقِیَامُہٗ حَرِیْرٌ وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِلْاٰخَرِیْنَ عَلٰی اَہْلِ ہٰذِہِ الْمَقَالَۃِ اَنَّ الْخَزَّ یَوْمَئِذٍ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ حَرِیْرٌ فَیُقَالُ لَہُمْ وَمَا دَلِیْلُکُمْ عَلٰی مَا ذَکَرْتُمْ وَقَدْ ذَکَرْنَا فِیْ بَعْضِ ہٰذِہِ الْاٰثَارِ وَاَنَّ جُبَّۃَ سَعْدٍ کَانَ قِیَامُہَا قَزًّا وَرَوَیْنَا عَنْہُ فِیْ کِتَابِنَا ہٰذَا فِیْ غَیْرِ ہٰذَا الْبَابِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلَی ابْنِ عَامِرٍ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ شَطْرُہَا خَزٌّ وَشَطْرُہَا حَرِیْرٌ فَکَلَّمَہٗ ابْنُ عَامِرٍ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا یَلِیْ جِلْدِیْ مِنْہُ الْخَزُّ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ خَزَّہُمْ کَانَ کَخَزِّ النَّاسِ مِنْ بَعْدِہِمْ فِیْہِ حَرِیْرٌ وَفِیْہِ خَزٌّ فَفِیْ ثُبُوْتِ ذٰلِکَ ثُبُوْتُ مَا ذَہَبَ اِلَیْہِ مَنْ اَبَاحَ لُبْسَ الثَّوْبِ مِنْ غَیْرِ الْحَرِیْرِ الْمُعْلَمِ بِالْحَرِیْرِ وَلُبْسَ الثَّوْبِ الَّذِیْ قِیَامُہٗ حَرِیْرٌ وَظَاہِرُہٗ غَیْرُ حَرِیْرٍ وَہٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

بَابُ ۲۹ الرَّجُلِ یَتَحَرَّکُ سِنُّہٗ ہَلْ یَشُدُّہَا بِالذَّہَبِ اَمْ لَا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِی الرَّجُلِ یَتَحَرَّکُ سِنُّہٗ فَیُرِیْدُ اَنْ یَشُدَّہَا بِالذَّہَبِ فَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ لَیْسَ لَہٗ ذٰلِکَ وَاَنْ یَشُدَّہَا بِالْفِضَّۃِ کَذٰلِکَ۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَالَ اَصْحَابُ الْاِمْلَاءِ مِنْہُمْ بِشْرُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ اَنْ یَشُدَّہَا بِالذَّہَبِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ لَا بَاْسَ اَنْ یَشُدَّہَا بِالذَّہَبِ کَذٰلِکَ۔

بنتا ہے — اس قول والوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ ان دنوں خز میں ریشم نہیں ہوتا تھا — تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہاری اس بات پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے حالانکہ ہم نے بعض روایات میں نقل کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جبہ میں ریشم تھا اور ہم نے ان سے اسی کتاب کے دوسرے باب میں روایت کیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان پر جبہ تھا جس کا نصف خز تھا اور نصف حریر (ریشم) تھا انہوں نے اس سلسلے میں ابن عامر سے گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا میرے جسم کے ساتھ اس میں خز کا اتصال ہوتا ہے — تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا خز بعد والوں کے خز کی طرح تھا اس میں ریشم اور خز دونوں ہوتے تھے تو اس بات کا ثبوت ہے جس کی طرف جواز کے قائلین گئے ہیں کہ جو شخص ایسا غیر ریشمی کپڑا پہنے جس کے نقش و نگار ریشمی ہوں اور وہ ریشمی کپڑا جس کا اندرون ریشم اور ظاہر غیر ریشم ہو تو جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے

باب ۲۹، ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فقہاء کرام کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جس کے دانت ہلتے ہوں تو وہ اسے سونے سے باندھنا چاہے حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں وہ اسے چاندی سے باندھ سکتا ہے۔

حضرت علی بن معبد نے حضرت محمد بن حسن سے انہوں نے حضرت امام ابو یوسف سے اور انہوں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ سے اسی طرح بیان کیا۔ اور اصحاب املاء جن میں بشیر بن ولید بھی ہیں بواسطہ امام ابو یوسف، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ سونے سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں کہ سونے سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

marfat.com

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ
لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ فِىْ قَوْلِهِ الَّذِىْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ عَنْهُ اَنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ فَنَهٰى عَنْ اِسْتِعْمَالِهِمَا وَكَانَ مَا نَهٰى عَنْهُ مِنَ الْحَرِيْرِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ لِبَاسُهُ وَعَصْبُ الْجِرَاحِ بِهِ فَكَذٰلِكَ مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ اِسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ يَدْخُلُ فِيْهِ شَدُّ السِّنِّ بِهِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِمُحَمَّدٍ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَبِىْ حَنِيْفَةَ فِىْ رِوَايَتِهِ عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ عَنْهُ اَنَّ مَا ذُكِرَ مِنْ تَعْصِيْبِ الْجِرَاحِ بِالْحَرِيْرِ اِنْ كَانَ مَا فُعِلَ لِاَنَّهُ عِلَاجٌ لِلْجِرَاحِ فَلَا بَاْسَ بِهِ لِاَنَّ ذٰلِكَ دَوَاءٌ كَمَا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لُبْسَ الْحَرِيْرِ مِنَ الْحِكَّةِ الَّتِىْ كَانَتْ بِهِمَا كَذٰلِكَ عَصَائِبُ الْحَرِيْرِ اِنْ كَانَتْ عِلَاجًا لِلْجُرْحِ لِتَقِلَّ مُدَّتُهُ كَمَا اَنَّ الثَّوْبَ الْحَرِيْرِ عِلَاجٌ لِلْحِكَّةِ فَلَا بَاْسَ بِهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِلَاجًا لِلْجُرْحِ فَكَانَتْ هِىَ وَسَائِرُ الْعَصَائِبِ فِىْ ذٰلِكَ سَوَاءً فَهِىَ مَكْرُوْهَةٌ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الذَّهَبِ اِنْ كَانَ يُرَادُ مِنْهُ اَنَّهُ لَا يَنْتِنُ كَمَا تَنْتِنُ الْفِضَّةُ فَلَا بَاْسَ بِهِ **وَقَدْ** اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ ابْنِ اَسْعَدَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ۔

۹۱۷ ۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّىُّ قَالَ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَوْصِلِىُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ اَنَّهُ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ فَفَعَلَ ۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا جو قول حضرت امام محمد نے بواسطہ امام ابو یوسف نقل کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ سونے اور ریشم سے منع کیا گیا تو اس کے استعمال سے بھی منع کیا گیا لہذا ریشم سے ممانعت میں اس کا لباس اور زخم کی پٹی بھی شامل ہے اسی طرح سونے سے ممانعت میں اس کے ساتھ دانتوں کو باندھنے کی ممانعت بھی شامل ہے ۔ حضرت ابو یوسف نے جو کچھ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے نقل کیا اس کے خلاف حضرت امام محمد کی دلیل یہ ہے کہ ریشم کے ساتھ زخمی کی پٹی کا جو ذکر کیا گیا ہے اگر وہ علاج کی غرض سے کیا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ دوا ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے اس کی اجازت دی جو انہیں لاحق تھی اسی طرح ریشم کی پٹیاں زخم کے علاج کے طور پر ہوں تو بھی جائز ہے کیونکہ اس سے زخم کی مدت کم ہو جاتی ہے جس طرح ریشمی کپڑا خارش کا علاج ہے اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر وہ زخم کے علاج کے طور پر نہ ہو تو اس سلسلے میں یہ اور دوسری پٹیاں برابر ہیں پس یہ مکروہ ہے اسی طرح سونے کے بارے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اگر مقصود یہ ہو کہ یہ بدبودار نہ ہو جیسے چاندی سے بدبو آنے لگتی ہے تو کوئی حرج نہیں ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کو سونے کا ناک لگوانے کی اجازت مرحمت فرمائی ۔

حضرت ابوالاشہب، حضرت عبدالرحمن بن طرفہ سے اور وہ اپنے دادا حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی ناک جاتی رہی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تو اس سے بُو آنے لگی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے ایسا کیا ۔

---

marfat.com

٩١٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ وَالْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ مِثْلَهُ۔

٩١٩ فَقَدْ اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ اِذَا كَانَ تُنْتِنُ الْفِضَّةُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْاَنْفِ كَانَ كَذٰلِكَ السِّنُّ لَا يُشَدُّهَا بِالذَّهَبِ اِذَا كَانَ لَا يُنْتِنُ فَيَكُوْنُ النَّتَنُ الَّذِيْ مِنَ الْفِضَّةِ مُبِيْحًا لِاِسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ كَمَا كَانَ النَّتَنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهَا فِي الْاَنْفِ مُبِيْحًا لِاِسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ مَكَانَهَا فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ۔

وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى اِنَّا رَاَيْنَا اِسْتِعْمَالَ الْفِضَّةِ مَكْرُوْهًا كَمَا اِسْتِعْمَالُ الذَّهَبِ مَكْرُوْهًا فَلَمَّا كَانَا مُسْتَوِيَيْنِ فِي الْكَرَاهَةِ وَقَدْ عَمَّهُمَا النَّهْيُ جَمِيْعًا وَكَانَ شَدُّ السِّنِّ بِالْفِضَّةِ خَارِجًا مِنَ الْاِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ كَانَ كَذٰلِكَ شَدُّهَا بِالذَّهَبِ اَيْضًا خَارِجًا مِنَ الْاِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا خَاتَمَ الْفِضَّةِ اُبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَمُنِعُوْا مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ فَقَدْ اُبِيْحَ لَهُمْ مِنَ الْفِضَّةِ مَا لَمْ يُبَحْ لَهُمْ مِنَ الذَّهَبِ قِيْلَ لَهُ قَدْ كَانَ النَّظْرُ مَا حَكَيْنَا وَهُوَ اِبَاحَةُ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ وَلٰكِنَّا مُنِعْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَجَاءَ النَّهْيُ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَصًّا فَقُلْنَا بِهٖ وَتَرَكْنَا لَهُ النَّظْرَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَجَعَلْنَاهُ فِي الْاِبَاحَةِ كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ فَكَذٰلِكَ شَدُّ السِّنِّ لَمَّا اُبِيْحَ بِالْفِضَّةِ ثَبَتَ اَنَّ شَدَّهَا بِالذَّهَبِ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِالتَّفْرِقَةِ بَيْنَ ذٰلِكَ سُنَّةٌ يَجِبُ بِهَا تَرْكُ النَّظْرِ كَمَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ سُنَّةٌ نُهِيَتْ عَنْهُ فَتَمَّتْ بِهَا الْحُجَّةُ وَوَجَبَ لَهَا تَرْكُ النَّظْرِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَمَا الَّذِيْ رُوِيَ فِي النَّهْيِ

ایک دوسری سند سے ابوالاشہب، حضرت عبدالر... بن طرفہ سے اور وہ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ... سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دی جب چاندی کی ناک سے بدبو آنے لگی جب ناک کا یہ حکم ہے تو دانت کا بھی یہی حکم ہوگا اسے سونے کے ساتھ باندھنے میں کوئی حرج نہیں جب اس سے بدبو نہ آ... لہٰذا چاندی کی وجہ سے آنے والی بو سونے کے استعمال کو جائز کر دے گی جیسا کہ چاندی کی وجہ سے ناک میں آنے والی بو نے اس کی جگہ سونے کا استعمال جائز کر دیا پس یہ دلیل ہے

اس سلسلے میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ کہ ہم دیکھتے ہیں سونے کے استعمال کی طرح چاندی کا استعمال بھی مکروہ ہے تو جب کراہت میں دونوں برابر ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم میں عموم رکھا ہے اور چاندی کے ساتھ دانت کو باندھنا کراہت سے خارج ہے تو اسی طرح سونے کے ساتھ باندھنا بھی مکروہ استعمال سے باہر ہوگا ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں مردوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی جائز ہے لیکن ان کو سونے کی انگوٹھی سے منع کیا گیا تو ان کے لیے چاندی سے وہ چیز جائز ہوگی جو سونے سے منع ہے۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ قیاس تو وہی ہے جو ہم نے کہا یعنی مردوں کے لیے بھی چاندی کی انگوٹھی کی طرح سونے کی انگوٹھی بھی جائز ہونی چاہیے لیکن ہمیں اس سے منع کیا گیا اور سونے کی انگوٹھی سے ممانعت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے واضح حکم آیا ہے لہٰذا ہم نے اس کا قول کیا اور اس کے لیے قیاس کو ترک کر دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم چاندی کی انگوٹھی کی طرح اس کو جائز قرار دیتے اسی طرح جب دانت کو چاندی کے ساتھ باندھنا جائز ہے تو ثابت ہوا کہ اسے سونے کے ساتھ باندھنا بھی اسی طرح جائز ہوگا۔ جب تک کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کی سنت

marfat.com

مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ قِيْلَ لَهُ قَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ جَاءَتْ مَجِيئًا صَحِيحًا وَسَنَذْكُرُهَا فِي بَابِ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

سے ثابت نہ ہو جائے جس کے لیے قیاس کو چھوڑنا واجب ہو جس طرح سونے کی انگوٹھی کے بارے میں حدیث آتی ہے کہ اس سے منع کر دیا گیا پس اس سے حجت مکمل ہو گی اور اس کے لیے قیاس کو چھوڑنا واجب ہوگا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے امام محمد رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا۔ اگر کوئی کہے کہ سونے کی انگوٹھی سے ممانعت کی روایت کونسی ہے۔ تو اسے کہا جائے گا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں متواتر صحیح روایات آتی ہیں ہم ان شاء اللہ سونے کی انگوٹھی سے ممانعت کے باب میں انہیں ذکر کریں گے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ إِبَاحَةُ شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ فَمِنْ ذٰلِكَ۔

متقدمین کی ایک جماعت سے سونے کے ساتھ دانت کو باندھنے کا جواز مروی ہے۔

٩٢٠- مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ صُفْرَةَ الذَّهَبِ بَيْنَ ثَنَايَا أَوْ قَالَ بَيْنَ ثَنِيَّتَيْ مُوسَى ابْنِ طَلْحَةَ۔

حضرت طعمہ بن عمرو فرماتے ہیں میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کے دو دانتوں کے درمیان سونے کی زردی دیکھی۔

٩٢١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حمید طویل سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے اپنی دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا تھا۔

٩٢٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَمِيرَ الْكُوفَةِ قَدْ ضَبَّبَ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے امیر کوفہ حضرت مغیرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا تھا۔

٩٢٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا التَّيَّاحِ وَأَبَا حَمْزَةَ وَأَبَا نَوْفَلِ بْنَ أَبِي عَقْرَبٍ قَدْ ضَبَّبُوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ۔

حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو التیاح، ابو حمزہ اور ابو نوفل بن ابی عقرب کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا تھا۔

٩٢٤- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ قَاضِيَ الْبَصْرَةِ قَدْ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ

حضرت خصیب بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بصرہ کے قاضی حضرت عبید اللہ بن حسن کو دیکھا انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا۔

marfat.com

فَقَدْ وَافَقَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ مِنْ هٰذَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيهِ وَبِهٖ نَأْخُذُ۔

ترجمہ کچھ ہم نے روایت کیا وہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق ہے۔

بَابُ ۲۹۱ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

باب ۲۹۱ سونے کی انگوٹھی پہننا

۹۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقِيلَ لَهٗ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً فَأَلْبَسَنِيهِ وَقَالَ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ لُبْسِ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَلْبَسُونَ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ۔

حضرت محمد بن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا یہ پہنا دی اور فرمایا وہ چیز پہن لو جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پہنائی ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سونے کی انگوٹھی پہنتی تھی۔

۹۲۶ - فَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَرَأَيْتُ فِي يَدِ صُهَيْبٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَرَأَيْتُ فِي يَدِ سَعْدٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ۔

اس سلسلے میں انہوں نے ذکر کیا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، حضرت صہیب کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور حضرت سعد کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی (رضی اللہ عنہم)۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِيسَى ابْنِ طَلْحَةَ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قُتِلَ وَفِي يَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ۔

حضرت عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے انہوں نے خبر دی کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ شہید ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

۹۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ قُتِلَ وَفِي يَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ۔

حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

marfat.com

۹۲۹- حدثنا علی بن معبد قال ثنا اسمٰعیل بن عمر قال ثنا مالک بن مغول قال ثنا ابو السفر ح وحدثنا علی قال ثنا خلاد بن یحیی قال ثنا یونس بن ابی اسحق قال ثنا ابو السفر قال رأیت علی البراء خاتما من ذهب

حضرت ابوالسفر نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی ——

فذهبوا الی تقلید هذه الآثار مع ما تعلقوا به فی ذلک من حدیث البراء الذی ذکرناه فی اول هذا الباب ولهم فی ذلک من النظر انه قد نهی عن استعمال الذهب والفضة نهیا واحدا ومنع من الاکل فی آنیة الفضة کما منع من الاکل فی آنیة الذهب فلما کان قد سوی فی ذلک بین الذهب والفضة وجعل حکمهما واحدا ثم ثبت ان خاتم الفضة لیس مما نهی عنه کان کذلک خاتم الذهب وخالفهم فی ذلک آخرون فکرهوا تختم الذهب للرجال۔

تو ان حضرات نے ان روایات کی تقلید کی اور اس کے علاوہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے شروع میں بیان کی اسے بھی اپنا یا پھر وہ قیاس سے بھی تائید پاتے ہیں وہ یوں کہ سونے اور چاندی سے ایک ہی نہی کے ساتھ منع کیا گیا چاندی کے برتن میں کھانے سے منع کیا گیا جیسا کہ سونے کے برتن میں کھانے سے روکا گیا تو جب اس مسئلے میں سونے اور چاندی کو برابر برابر رکھا گیا اور ان کے لیے ایک ہی حکم دیا گیا پھر یہ بات ثابت ہے کہ چاندی کی انگوٹھی سے منع نہیں کیا گیا تو سونے کی انگوٹھی کا حکم بھی یہی ہوگا —— لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کو مکروہ جانتے ہیں۔

۹۳۰- واحتجوا فی ذلک بما حدثنا یونس قال اخبرنی عبد الله بن نافع عن داود بن قیس عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی بن ابی طالب قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن تختم الذهب۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۹۳۱- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی عن محمد بن عجلان قال حدثنی ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن ابن عباس عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت ابن عباس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۱- حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب ان مالکا حدثه عن نافع عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین اپنے والد سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا داود بن قیس عن ابراهیم بن عبد الله بن

حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور

marfat.com

حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت ابرا[ہیم] ابن عبداللہ بن حنین نے ان سے بیان کیا کہ ان کے باپ نے ان [سے] بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت ھبیرہ بن مریم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَتَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سونے کی انگوٹھی نہیں پہنتے۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي الْكَنُودِ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ۔

حضرت ابوالکنود سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے حلقہ سے منع فرمایا۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا وہ حضرت یزید سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِسَ خَاتَمَ حَدِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رُخِ انور پھیر لیا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی آپ نے فرمایا یہ جہنمیوں کا لباس ہے وہ واپس لوٹا اور چاندی کی انگوٹھی پہنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش

marfat.com

وَسَلَّمَ هٰذِهٖ لِبْسَةُ اَهْلِ النَّارِ فَرَجَعَ فَلَبِسَ خَاتَمَ وَرِقٍ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رہے۔

۹۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

فَهٰذَا الْبَرَاءُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

تو یہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں جن کے واسطہ سے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باب کے آغاز میں اس کے خلاف روایت کیا۔

۹۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت ابو التیاح بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بنو لیث کے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہا تھا میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۹۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص لیثی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۹۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ جَلَسَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ کے ساتھ جو آپ کے ہاتھ میں تھی اس کے ہاتھ کو مارا پھر آپ نے توجہ پھیر لی اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی پھر نبی کریم

marfat.com

يَدَهُ بِقَضِيْبٍ كَانَ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ فَرَمَى الرَّجُلُ بِخَاتَمِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ خَاتَمُكَ فَقَالَ أَلْقَيْتُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّنَا إِلَّا وَقَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تمہاری انگوٹھی کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے پھینک دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اپنے آپ کو گمان نہیں کرتے مگر ہم نے تجھے درد پہنچایا اور تیرا نقصان کیا۔

۹۴۵ - **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَانْطَلَقَ فَنَزَعَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَأَقَرَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے اس سے اعراض فرمایا وہ چلا گیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی پھر آیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی وہ چلا گیا اور انگوٹھی اتار دی اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا اور اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ مِنْهَا حَدِيْثُ الْبَرَاءِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْهَا وَهُوَ أَصَحُّ وَأَثْبَتُ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي الْإِبَاحَةِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْفَرِيْقَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسِخًا لِمَا قَدْ رَوَاهُ الْفَرِيْقُ الْآخَرُ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت میں مروی ہیں ان میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور یہ اس روایت سے زیادہ صحیح اور زیادہ ثابت ہے جو جواز کے بارے میں ان سے مروی ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فریق کی روایت کردہ احادیث دوسرے فریق کی روایات کے لیے ناسخ ہوں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۹۴۶ - **فَإِذَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمَى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ۔

حضرت نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا صحابہ کرام نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنانی شروع کر دیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی (راوی نے ورق یا فضہ کا لفظ استعمال کیا مفہوم وہی ہے۔)

۹۴۷ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوبشر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

marfat.com

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ قَامَ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

حضرت قعنبی بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں حضرت مالک بن انس پر پڑھا انہوں نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر کھڑے ہوئے اور اسے پھینک دیا پھر فرمایا میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا تو صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ أَصْحَابُهُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ رَمٰى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَتَبَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی صحابہ کرام نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں "محمد رسول اللہ" لکھا۔

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت ابو بشر سے وہ حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ قَدْ كَانَ لُبْسُهَا مُبَاحًا ثُمَّ نُهِيَ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ أَنَّ مَا فِيْهِ تَحْرِيْمُ لُبْسِهَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا فِيْهِ إِبَاحَةُ لُبْسِهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَأَنَّهُ يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْإِبَاحَةِ وَلٰكِنَّ السُّنَّةَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ قَدْ حَظَرَتْ ذٰلِكَ وَمَنَعَتْ مِنْهُ۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سونے کی انگوٹھیوں کا پہننا جائز تھا پھر اس کے بعد منع کر دیا گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ پہننے کی حرمت اس جواز کے لیے ناسخ ہے روایات کے طریقے پر اس باب کی وضاحت یہ ہے۔

اور قیاس کے طریقے پر اس کا بیان ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور دوسرے مقامات پر بھی ہم نے ذکر کیا اور وہ جواز کے قائلین کے موافق ہے لیکن اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ آپ نے اس سے منع فرمایا اور اس سے روکا گیا۔

۹۵۲۔ وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ممانعت کے سلسلے میں مزید یوں مروی ہے حضرت نافع (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام) حضرت حنین (ابن عباس رضی اللہ عنہما)

marfat.com

خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ حُنَيْنٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَاهُ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

کے غلام ہیں وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۹۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے وہ حضرت علی المرتضیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ تَجِدُ عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ نَهْيًا قِيْلَ لَهُ نَعَمْ۔

اگر کوئی کہے کہ کیا تم کسی صحابی سے بھی نہی پاتے ہو تو اسے کہا جائے گا ہاں۔

۹۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثنا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثنا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اُمِّ بُرْثُنٍ عَنْ زِيَادٍ عَامِلِ الْبَصْرَةِ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْاَشْعَرِيِّ فَرَاٰى عَلَيَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ تَشَبَّهْتُمْ بِالْعَجَمِ ثَلٰثًا يَقُوْلُهَا تَخَتَّمُوْا بِهٰذَا الْوَرِقِ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ اَمَّا اَنَا فَخَاتَمِيْ حَدِيْدٌ فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ اَخْبَثُ وَاَنْتَنُ۔

بصرہ کے حاکم حضرت زیاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت اشعری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصورت وفد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہنتے ہوئے دیکھا تو تین بار فرمایا تم نے عجمیوں سے مشابہت اختیار کی ہے چاندی کی انگوٹھی پہنو حضرت اشعری فرماتے ہیں میں نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زیادہ بری اور زیادہ بدبودار ہے۔

بَابُ ۲۹۲ نَقْشِ الْخَوَاتِيْمِ

باب ۲۹۲ انگوٹھیوں کے نقش

۹۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ الْاَزْهَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنِيْرَانِ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا قَالَ فَسَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْلُهُ لَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا لَا تَنْقُشُوْا فِيْ خَوَاتِيْمِكُمْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنِيْرَانِ اَهْلِ الشِّرْكِ يَقُوْلُ لَا تُشَاوِرُوْهُمْ فِيْ اُمُوْرِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو اور انگوٹھی میں عربی نقش نہ کرو راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کے ارشاد گرامی کہ عربی نقش نہ کرو، کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں "محمد رسول اللہ" نقش نہ کرو اور مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے معاملات میں ان سے مشورہ نہ لو۔

marfat.com

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ نَقْشِ الْخَوَاتِيْمِ بِشَيْءٍ مِّنَ الْعَرَبِيَّةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَرَوْا بِنَقْشِ غَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ بَأْسًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا كَانَ عَلٰى خَوَاتِيْمِهِمْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ انگوٹھیوں میں کسی قسم کی عربی عبارت کندہ کرانا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور وہ غیر عربی عبارت کندہ کرانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے انہوں نے اس سلسلے میں اس بات سے استدلال کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انگوٹھیوں پر نقش ہوتے تھے۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ نَافِعٍ بِنْتُ اَبِي الْجَعْدِ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ اِبِلًا قَابِضًا اِحْدٰى يَدَيْهِ بَاسِطًا اُخْرٰى۔

حضرت ام نافع بنت ابی الجعد (ابوالجعد، نعمان بن مقرن کے غلام ہیں) اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت نعمان بن مقرن کی انگوٹھی پر اونٹ کا نقش تھا جس نے اپنا ایک ہاتھ بند کیا ہوا اور دوسرا پھیلایا ہوا تھا۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَبْدِ اللّٰهِ ذُبَابَانِ۔

حضرت قاسم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر دو مکھیوں کا نقش تھا۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حُذَيْفَةَ كُرْكِيَّانِ

حضرت عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش سوار کی شکل تھا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِنَقْشِ الْعَرَبِيَّةِ عَلَى الْخَوَاتِيْمِ غَيْرَ مَا مَنَعَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِنْتِقَاشِ عَلٰى خَاتَمِهٖ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّ حَدِيْثَهُمُ الَّذِيْ رَوَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَثْبُتُ مِنْ طَرِيْقِ الْاِسْنَادِ وَاِنَّمَا اَصْلُهٗ عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا انگوٹھیوں پر عربی عبارت بھی کندہ کی جا سکتی ہے البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نقش سے منع فرمایا وہ جائز نہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں ان کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو حدیث روایت کی ہے وہ سند کے اعتبار سے ثابت نہیں، اصل حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔

۹۵۹۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَنْقُشُوْا فِيْ خَوَاتِيْمِكُمُ الْعَرَبِيَّةَ

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح ذکر کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کرو۔

marfat.com

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ حَدِيْثِ اَنَسٍ هٰذَا عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ تَفْسِيْرُهٗ عِنْدَنَا مَا قَالَ الْحَسَنُ لِاَنَّ نَقْشَ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ فَنَهٰى اَنْ يُنْقَشَ عَلَيْهِ۔

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اصل حدیث یہ ہے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پھر اگر یہ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت بھی ہو جائے تو ہمارے نزدیک اس کی تفسیر وہ ہوگی جو حضرت حسن نے بیان کی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہی تھا تو آپ نے اس کے نقش سے منع فرمایا۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ سَطْرٌ مُحَمَّدٌ وَسَطْرٌ رَسُوْلُ وَسَطْرٌ اللّٰهُ فَهٰذَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر "محمد" دوسری سطر "رسول" اور تیسری سطر "اللہ"، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش اس طرح تھا۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا سَعْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کی طرف (خطوط) لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ آپ کے مکتوب گرامی کو مہر کے بغیر قبول نہیں کریں گے تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ كِتَابًا اِلَى الرُّوْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْتَقَشَ فِيْ خَاتَمِهِ الْعَرَبِيَّةَ ثُمَّ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی میں عربی عبارت نقش کروائی پھر آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس طرح کیا۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَدِمَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ مَعَ اَخِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى حَلْقَةٍ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ فِيْ يَدِكَ قَالَ هٰذِهٖ حَلْقَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا نَقْشُهَا

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت عمرو بن سعید اپنے بھائی کے ہمراہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ میں انگوٹھی کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا تمہارے ہاتھ میں کیسی انگوٹھی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ انگوٹھی ہے فرمایا اس کا نقش کیا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ اَرِنِيهِ فَتَخَتَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ وَهُوَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ اَخَذَهُ اَبُوبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ اَخَذَهُ عُمَرُ فَكَانَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ اَخَذَهُ عُثْمَانُ فَكَانَ فِي يَدِهٖ عَامَةَ خِلَافَتِهٖ حَتّٰى سَقَطَ مِنْهُ فِي بِئْرِ اَرِيسَ

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ لُبْسَ مَا هُوَ مَنْقُوشٌ بِالْعَرَبِيَّةِ۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ حَيَّانَ الصَّائِغِ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰهُ۔

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَلِيٍّ لِلّٰهِ الْمُلْكُ۔

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُلَفَاؤُهُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ قَدْ نَقَشُوا عَلٰى خَوَاتِيمِهِمُ الْعَرَبِيَّةَ فَدَلَّ مَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ غَيْرُ مَحْظُورٍ عَلَيْهِمْ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا اُرِيدَ بِالنَّهْيِ اَنْ لَا يُنْقَشَ عَلٰى خَاتَمِ الْاِمَامِ لِئَلَّا يُفْتَعَلَ فِيمَا بِيَدِهٖ مِنَ الْاَمْوَالِ الَّتِي لِلْمُسْلِمِينَ اَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ قَدْ رُوِّينَا عَنْهُ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَدْ لَبِسَ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَنْقُوشٌ بِالْعَرَبِيَّةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كُرِهَ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ هُوَ الْعَرَبِيَّةُ الْمَوْضُوعَةُ عَلٰى خَاتَمِ اِمَامِ الْمُسْلِمِينَ خَاصَّةً لَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَاَمَّا مَا رُوِيَ مِمَّا

انہوں نے عرض کیا "محمد رسول اللہ" فرمایا مجھے دکھاؤ پھر آپ نے اسے پہن لیا آپ کا وصال ہوا تو وہ آپ کے ہاتھ مبارک میں تھی اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا وہ آپ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے لیا وہ آپ کی خلافت ملنے والے سال آپ کے پاس رہی پھر اُریس کے کنوئیں میں گر گئی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی نقش والی انگوٹھی پہننے کی وجہ سے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ پر کوئی اعتراض نہ فرمایا۔

حضرت حیان صائغ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش یہ الفاظ تھے "نعم القادر اللہ" اللہ تعالیٰ بہترین قادر ہے۔

حضرت جابر، حضرت ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش "للہ الملک" کے الفاظ تھے (بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش "الحمد للہ" تھا۔

تو یہ صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین ہیں جنہوں نے اپنی انگوٹھیوں پر عربی عبارت نقش کروائی تو ان کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے ان کو منع نہیں کیا گیا تھا، ممانعت سے اس بات کا ارادہ کیا گیا کہ حاکم کی انگوٹھی کے نقش جیسا نقش نہیں ہونا چاہیے تاکہ مسلمانوں کے ان اموال میں جو اس کے اختیار میں ہیں کوئی حرکت نہ ہو جائے ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نہی کی روایت نقل کی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی انگوٹھی پہنی جس پر عربی کا نقش تھا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عربی کا جو نقش ناپسندیدہ ہے وہ ایسا نقش ہے جو حاکم کی انگوٹھی کے مطابق ہو اس کے علاوہ نہیں ـــ حضرت نعمان بن مقرن، ابن مسعود

marfat.com

كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ فَإِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَهُمْ أَنْ يَنْقُشُوْا مَكَانَهُمْ عَرَبِيًّا۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کی انگوٹھی پر نقش کے بارے میں جو کچھ مروی ہے تو ہو سکتا ہے انہوں نے ایسا کیا ہو جب کہ وہ ان کی جگہ عربی نقش کر سکتے تھے۔

٩٦٧ - وَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْقُشَ الرَّجُلُ عَلٰى خَاتَمِهِ صُوْرَةً وَقَالَ إِذَا اخْتَمَتْ بِهَا فَقَدْ صَوَّرْتَ بِهَا۔

حضرت عمرو نے حضرت حسن سے روایت کیا کہ وہ انگوٹھی پر کسی صورت کا نقش کرانے کو مکروہ جانتے تھے اور فرمایا جب تو نے اس کے ساتھ مہر لگا دی تو گویا اس کے ساتھ تصویر بنا دی۔

بَابُ ۲۹۳ لُبْسِ الْخَاتَمِ لِغَيْرِ ذِيْ سُلْطَانٍ

باب ۲۹۳ غیر حکمران کا انگوٹھی پہننا

٩٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ ابْنُ عَيَّاشٍ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ الْحَجْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ

حضرت ابو ریحانہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمران کے علاوہ لوگوں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ لُبْسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِلُبْسِهِ لِسَائِرِ النَّاسِ مِنْ سُلْطَانٍ وَغَيْرِهِ بَأْسًا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی کہ بادشاہ کے علاوہ لوگوں کے لیے انگوٹھی پہننا مکروہ ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی وہ بادشاہ یا غیر بادشاہ کسی کے لیے بھی اس کے پہننے میں حرج نہیں سمجھتے۔

٩٦٩ - وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ أَلْقٰى خَاتَمَهُ فَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْعَامَّةَ قَدْ كَانَتْ تَلْبَسُ الْخَوَاتِيْمَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَحْتَجُّ بِهٰذَا وَهُوَ مَنْسُوْخٌ قِيْلَ لَهُ إِنَّ الَّذِي احْتَجَجْنَا بِهِ مِنْهُ لبس مَنْسُوْخٌ وَإِنَّمَا الْمَنْسُوْخُ تَرْكُ لُبْسِ الْخَاتَمِ مِنَ الذَّهَبِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِغَيْرِهِ مِنْ أُمَّتِهِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَانَ هُوَ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً فَلَمَّا

اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو ہم نے گذشتہ باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عام لوگ انگوٹھی پہنتے تھے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم اس حدیث سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ یہ منسوخ ہے۔ تو اسے جواباً کہا جائے گا کہ ہم اس حدیث سے جس بات پر استدلال کر رہے ہیں اس سلسلے میں وہ منسوخ نہیں منسوخ تو اس سلسلے میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے

marfat.com

نسخ لبس خواتیم الذهب کان الحکم متقدما فی لبسه ولبسهم الخواتیم سواء وکان النسخ لم یمنعه هو صلی الله علیه وسلم من لبس خاتم الفضة فکذلک ایضا لا یمنعهم من لبس الخواتیم من فضة فهذا الذی اردنا من هذا الحدیث وقد روی عن جماعة ممن لم یکن لهم سلطان انهم کانوا یلبسون الخواتیم۔

اور اس سے پہلے آپ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے ایک ہی حکم تھا تو جب سونے کی انگوٹھیوں کا جواز منسوخ ہو گیا تو اسے پہننے کا پہلا حکم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کے لیے ایک جیسا ہو گیا اور اس نسخ نے آپ کو چاندی کی انگوٹھی پہننے سے نہ روکا اسی طرح باقی لوگوں کو بھی یہ چاندی کی انگوٹھی سے منع نہیں کرے گا اس حدیث سے ہماری مراد یہی ہے — ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ حکومت پر فائز نہ ہونے کے باوجود انگوٹھیاں پہنتے تھے۔

۹۷۰۔ **فمما** روی فی ذلک ما حدثنا علی بن معبد قال ثنا محمد بن جعفر المدائنی قال ثنا حاتم بن اسمعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه ان الحسن و الحسین کانا یتختمان فی یسارهما وکان فی خواتیمهما ذکر الله۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ان کی انگوٹھیوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر (نقش) تھا۔

۹۷۱۔ **حدثنا** علی قال ثنا یعلی بن عبید قال ثنا رشد بن کریب انه قال رأیت ابن الحنفیة یتختم فی یساره۔

حضرت رشد بن کریب فرماتے ہیں میں نے ابن حنفیہ کو دیکھا کہ انہوں نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن رکھی تھی۔

۹۷۲۔ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابو حاتم قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنا جعفر بن محمد عن ابیه قال کان الحسن والحسین یتختمان فی یسارهما۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن رکھی تھی۔

۹۷۳۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابراهیم بن عطاء عن ابیه قال کان نقش خاتم عمران بن حصین رجلا متقلدا بسیف۔

حضرت ابراہیم بن عطاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش ایک آدمی تھا جس نے تلوار لٹکا رکھی تھی۔

۹۷۴۔ **حدثنا** علی قال ثنا خالد بن عمرو قال ثنا یونس بن ابی اسحق قال رأیت قیس بن ابی حازم وعبد الرحمن بن الاسود وقیس بن ثمامة والشعبی یتختمون بیسارهم۔

حضرت یونس بن ابی اسحق فرماتے ہیں میں نے قیس بن ابی حازم، عبدالرحمن بن اسود، قیس بن ثمامہ اور شعبی رحمہم اللہ کو دیکھا وہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۹۷۵۔ **حدثنا** علی قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا شعبة عن مغیرة قال کان نقش خاتم ابراهیم

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی انگوٹھی کا نقش "نحن باللہ ولہ" کے الفاظ تھے۔

marfat.com

نحن باللہ ولہ

فهؤلاء الذين روينا عنهم هذه الآثار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وتابعيهم قد كانوا يتختمون وليس لهم سلطان فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار **وأما** من طريق النظر فإن السلطان إذا كان له لبس الخاتم لأنه ليس بحلية فكذلك أيضا غير السلطان له أيضا لبسه لأنه ليس بحلية **وقد** رأينا ما نهي عنه من استعمال الذهب والفضة يستوي فيه السلطان والعامة فالنظر على ذلك أن يكون كذلك ما أبيح للسلطان من لبس الخاتم يستوي فيه هو والعامة وإن كان إنما أبيح الخاتم لاحتياجه إليه ليختم به مال المسلمين وإنه أيضا مباح للعامة لاحتياجهم إليه للختم على أموالهم وكتبهم فلا فرق في ذلك بين السلطان وغير السلطان۔

تو یہ صحابہ کرام اور تابعین ہیں جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں کہ وہ انگوٹھی پہنا کرتے تھے حالانکہ ان کے پاس حکومت نہ تھی روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ حکم ہے اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ حکمران کے لیے انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ یہ زیور نہیں تو اسی طرح غیر حکمران کے لیے بھی اس کا پہننا جائز ہوگا کیونکہ یہ زیور نہیں ہے ــــ اور ہم دیکھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال سے روکا گیا تو اس میں حکمران اور غیر حکمران سب برابر ہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ یہاں بھی یہی حکم ہو کہ جو انگوٹھی حکمران کے لیے پہننا جائز ہو اس میں وہ اور عام لوگ برابر ہوں اگر حکمران کے لیے یہ اس لیے جائز ہے کہ وہ مسلمانوں کے مال پر مہر لگانے کے سلسلے میں ضرورت مند ہے تو یہ عام لوگوں کے لیے بھی جائز ہوگی کیونکہ وہ اپنے اموال یا خطوط پر مہر لگانے کی ضرورت سمجھتے ہیں لہٰذا حکمران اور غیر حکمران میں فرق نہ ہوگا۔

باب ۲۹۴ البول قائما

باب ۲۹۴ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۹۷۶ - **حدثنا** إبراهيم بن مرزوق قال ثنا أبو عاصم ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن المقدام بن شريح عن أبيه عن عائشة قالت ما بال رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما منذ أنزل عليه القرآن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب سے قرآن پاک اترا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

قال أبو جعفر فكره قوم البول قائما واحتجوا في ذلك بهذا الحديث و**خالفهم** في ذلك آخرون فلم يروا به بأسا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔

۹۷۷ - **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل شقيق بن

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

سلمة عن حذيفة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بال وهو قائم على سباطة قوم ثم أتي بوضوء فتوضأ ومسح على خفيه۔

کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا آپ قوم کے ایک اکوڑے کرکٹ) کے ڈھیر پر کھڑے تھے پھر آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۹۷۸- **حدثنا** ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن سليمن فذكر باسناده مثله۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلیمان سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

۹۷۹- **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو عوانة عن سليمن فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان سے نقل کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۰- **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا منصور عن ابي وائل عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت مؤمل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت منصور نے بیان کیا انہوں نے بواسطہ ابو وائل، حضرت حذیفہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

ففي هذا الحديث اباحة البول قائما وهذا اولى مما ذكرنا قبله عن عائشة لان حديث عائشة انما فيه من حدثك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بال قائما بعد ما انزل عليه القرآن فلا تصدقه اي ان القرآن لما انزل عليه امر فيه بالطهارة واجتناب النجاسة والتحرز منها فلما رأت عائشة ذلك وعلمت تعظيم رسول الله صلى الله عليه وسلم لامر الله وكان الاغلب عندها ان من بال قائما لا يكاد يسلم من اصابة البول ثيابه وبدنه قالت ذلك وليس فيه حكاية منها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوافق ذلك۔

تو اس حدیث میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز ہے اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص تم سے بیان کرے کہ قرآن پاک نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرنا یعنی جب قرآن پاک نازل ہو گیا تو اس میں آپ کو طہارت، نجاست سے اجتناب اور اس سے بچنے کا حکم دیا گیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات دیکھی اور دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم فرماتے ہیں اور ان کے نزدیک غالب بات یہ تھی کہ جو آدمی کھڑا ہو کر پیشاب کرے اس کے کپڑے اور بدن پیشاب سے محفوظ نہیں رہ سکتا تو انہوں نے یہ بات فرمائی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثم جاء حذيفة فاخبر انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة بعد نزول القرآن عليه يبول قائما فثبت اباحة البول قائما اذا كان البائل في ذلك يأمن من النجاسة على بدنه وثيابه۔

پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آکر خبر دی کہ انہوں نے نزول قرآن کے بعد مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے تو اس سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا جواز ثابت ہو گیا جب کہ اس صورت میں پیشاب کرنے والا اپنے بدن اور کپڑوں پر پیشاب لگنے سے بے خوف ہو۔

marfat.com

۹۸۲ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ هٰذَا مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا ذَهَبْنَا إِلَیْهِ مِنْ مَعْنٰی حَدِیْثِهَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی وہ بات مذکور ہے جو ہم نے ان کی حدیث کے مفہوم کے سلسلے میں بیان کی ہے۔

۹۸۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ رَأٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ قَائِمًا فَکَذِّبْهُ فَإِنِّیْ رَأَیْتُهُ یَبُوْلُ جَالِسًا

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں جو آدمی تم سے بیان کرے کہ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے تو تم اسے جھٹلا دو کیونکہ میں نے آپ کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا دَفَعَتْ بِهِ عَائِشَةُ رِوَایَةَ رُؤْیَةِ مَنْ رَأٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ قَائِمًا وَإِنَّمَا رُؤْیَتُهَا إِیَّاهُ یَبُوْلُ جَالِسًا فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَنَا دَلِیْلٌ عَلٰی ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَبُوْلَ جَالِسًا فِیْ وَقْتٍ وَیَبُوْلَ قَائِمًا فِیْ وَقْتٍ آخَرَ فَلَمْ تَحْكِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا شَیْئًا یَدُلُّ عَلٰی کَرَاهِیَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کی روایت کا رد کیا جو کہتا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے جب کہ خود ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا تو اس میں ہمارے نزدیک اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ نے کسی وقت بیٹھ کر پیشاب کیا اور بعض اوقات کھڑے ہو کر کیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی بات نقل نہیں کی جو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی کراہت پر دلالت کرے۔

---

۹۸۴ - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَالَ قَائِمًا۔

پھر متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۹۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ رَأَیْتُ عُمَرَ بَالَ قَائِمًا فَأَفْحَجَ حَتّٰی کَادَ یَصْرَعُ۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا انہوں نے اپنی حاجت کو پورا کیا حتیٰ کہ وہ گرنے کے قریب ہو گئے۔

---

۹۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ أَبِیْ ظَبْیَانَ أَنَّهُ رَأٰی عَلِیًّا بَالَ قَائِمًا۔

حضرت ابو ظبیان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

---

۹۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمٰنَ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلیمان سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عمر بن حفص فرماتے ہیں ہم سے میرے باپ نے

marfat.com

أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

بیان کیا انہوں نے حضرت اعمش سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَبُولُ قَائِمًا۔

حضرت قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ يَبُولُ قَائِمًا

حضرت عبداللہ بن دینار سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوا يَبُولُونَ قِيَامًا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْمَنُونَ أَنْ يُصِيبَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ ثِيَابَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ مَا يُخَالِفُ مَا رَوَيْتَ عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اور ہمارے نزدیک اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے کپڑوں اور بدن پر پیشاب پڑنے سے بے خوف تھے اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے تمہاری اس روایت کے خلاف بھی مروی ہے پھر وہ ذکر کرے۔

۹۹۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ لَمْ يَبُلْ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمَ حَتَّى قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ بَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَائِمًا عَلَى مَا رَوَاهُ عَنْهُ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ فَفِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالْبَوْلِ قَائِمًا بَأْسًا وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ بَوْلِهِ قَائِمًا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى رُجُوعِ عُمَرَ عَنْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ لِمَا رَوَاهُ عَنْهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ إِلَّا إِلَى مَا هُوَ أَوْلَى عِنْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ۔

تو اس شخص کو (جوابًا) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اسلام لانے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا ہو حتی کہ یہ بات فرمائی لیکن اس کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہو جس طرح حضرت زید بن وہب نے ان سے روایت کیا تو اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو ہم نے اس باب میں ان کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ اور انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث روایت کی جو ہم نے ذکر کی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی کراہت سے رجوع کیا۔

marfat.com

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا اس کو اسی صورت میں چھوڑ سکتے تھے جب انہیں اس سے بہتر بات ملے۔

بَابُ الْقَسَمِ ۲۹۵

باب ۲۹۵، قسم کا بیان

۹۹۲- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْهِ ذِكْرُ رُؤْيَا عَبَّرَهَا أَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تُقْسِمْ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں جس میں ایک خواب کا ذکر ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی تعبیر بیان کی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں نے صحیح کہا ہے آپ نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ غیر صحیح ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ الْقَسَمِ وَقَالُوْا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُقْسِمَ عَلَى شَيْءٍ وَأَعْظَمُوْا ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے قسم کھانے کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی بات پر قسم کھائے اور انہوں نے اسے بہت بڑی بات قرار دیا۔

۹۹۳- وَكَانَ مِمَّنْ أَعْظَمَ ذٰلِكَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ لِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ عِيْسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ قَالَ أَتَيْتُ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ لِأَعُوْدَهُ فَجَاءَ اللَّيْثُ فَهُوَ بِالصُّعُوْدِ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَكْرٌ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ أَنْ تَفْعَلَ فَقَالَ لَهُ اللَّيْثُ أَوَتَدْرِي مَا الْقَسَمُ أَوَتَدْرِي مَا الْقَسَمُ أَوَتَدْرِي مَا الْقَسَمُ

اسے بہت بڑی بات سمجھنے والوں میں حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ بھی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے ہمارے بہت سے اصحاب نے عیسیٰ بن حماد کی روایت سے ذکر کیا وہ فرماتے ہیں میں بکر بن مضر کے پاس ان کی عیادت کے لیے آیا پس حضرت لیث آئے اور انہوں نے ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا حضرت بکر نے ان سے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں ایسا نہ کرنا حضرت لیث نے فرمایا کیا تم جانتے ہو قسم کیا ہے؟ تین بار فرمایا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالْقَسَمِ بَأْسًا وَجَعَلُوْهُ يَمِيْنًا وَحَكَمُوْا لَهُ بِحُكْمِ الْيَمِيْنِ وَقَالُوْا قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ وَقَالَ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ قسم کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے انہوں نے اسے یمین قرار دیا ہے اور اس پر یمین والا حکم لگایا ہے۔ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر ذکر فرمایا۔ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ فَلَا أُقْسِمُ۔

marfat.com

النجوم وقال لا اقسم بهذا البلد فكان تاويل ذلك عند العلماء جميعا اقسم بيوم القيامة ولا صلة وقال الله عز وجل واقسموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا فلم يعبهم بقسمهم ورد عليهم كفرهم فقال بلى وعدا عليه حقا وكان في ذكره جهد ايمانهم دليل على ان ذلك القسم كان منهم يمينا وقال الله عز وجل اذ اقسموا ليصرمنها مصبحين فلم يعب ذلك عليهم ثم قال ولا يستثنون۔

بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ اور فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ (میں قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی۔ میں نفس لوآمہ (ملامت کرنے والے نفس) کی قسم کھاتا ہوں۔ میں ان جگہوں کی قسم کھاتا ہوں جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔ میں اسی شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں۔

تمام علماء کے نزدیک بالاتفاق اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں لا زائد ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں اپنی قسموں میں کوشش کرتے ہوئے کہ جو آدمی مرگیا اللہ تعالیٰ اسے نہیں اٹھائے گا یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قسم کھانے کو معیوب قرار نہیں دیا بلکہ ان کے کفر پر اعتراض کیا اور فرمایا ہاں اس کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ان کی تاکیدی قسموں کا ذکر کرنے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قسم ان کی طرف سے یمین ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ ضرور توڑ لیں ان کا پھل صبح سویرے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عیب نہ لگایا پھر فرمایا اور وہ استثناء نہیں کرتے (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قسم یمین ہے ۱۲ ہزاروی)

۹۹۴۔ فحدثني سليمان بن شعيب عن ابيه عن محمد بن الحسن قال في هذه الاية دليل على ان القسم يمين لان الاستثناء لا يكون الا في اليمين واذا كانت يمينا كانت مباحة فيما سائر الايمان فيه مباحة ومكروهة فيما سائر الايمان فيه مكروهة

حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ قسم یمین ہے کیونکہ استثناء یمین میں ہی ہوتی ہے اور جب یہ یمین ہے تو جہاں جہاں باقی یمین جائز ہیں یہ بھی جائز ہے اور جہاں باقی مکروہ ہیں یہ بھی مکروہ ہے۔

ولا حجة عندنا على اهل هذه المقالة في حديث ابن عباس الذي ذكرنا فانه يجوز ان يكون الذي كره رسول الله صلى الله عليه وسلم في القسم لابي بكر من اجله هو ان التعبير الذي صوبه في بعضه وخطاه في بعضه لم يكن ذلك منه من جهة الوحي ولكن من جهة ما يعبر له الرؤيا كما نهى ان توطا الحوامل على الاشفاق منه ان يضر ذلك باولادهم فلما بلغه ان فارس والروم يفعلون ذلك فلا يضر باولادهم اطلق ما كان خطر من ذلك وكما قال في

ہمارے نزدیک اس قول والوں کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں کوئی دلیل نہیں جسے ہم نے ذکر کیا کیونکہ ہوسکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے قسم کو اس لیے مکروہ سمجھا ہو کہ آپ نے جس تعبیر کے بعض کو صحیح قرار دیا اور بعض کو خطا، وہ وحی کے اعتبار سے نہ تھی بلکہ علم تعبیر کے اعتبار سے تھی جس طرح کہ حاملہ عورت سے وطی کرنے کی ممانعت اس بات کا ڈر تھا کہ ان کی اولاد کو نقصان پہنچائے جب آپ کو خبر پہنچی کہ ایران اور روم والے ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچتا، تو آپ نے

marfat.com

تَلْقِيحِ النَّخْلِ مَا أَظُنُّ أَنَّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَتَرَكُوْهُ وَنُزِعُوْا عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوْهُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ وَالظَّنُّ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

اس سے منع نہ فرمایا اور جیسا کہ آپ نے کھجوروں کی پیوند کاری کے سلسلہ میں فرمایا کہ میرے خیال میں یہ عمل کسی بات کا فائدہ نہ دے گا تو انہوں نے چھوڑ دیا اور اس سے نقصان ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو فرمایا وہ میرا اپنا ایک خیال تھا اگر اس کا فائدہ ہے تو کر دیں کیونکہ میں بظاہر تمہاری مثل انسان ہوں میں نے ایک خیال کیا اور خیال غلط بھی ہوتا ہے اور صحیح بھی، لیکن میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں کہتا۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ۔

فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا قَالَهُ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ فَهُوَ كَسَائِرِ الْبَشَرِ فِي ظُنُوْنِهِمْ وَأَنَّ الَّذِي يَقُوْلُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ الَّذِي لَا يَجُوْزُ خِلَافُهُ وَكَانَتِ الرُّؤْيَا إِنَّمَا يُعَبَّرُ بِالظَّنِّ وَالتَّحَرِّيْ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَاحْتَجَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ التَّعْبِيْرُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ الَّتِيْ لَا حَقِيْقَةَ فِيْهَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يُقْسِمَ عَلَيْهِ لِيُخْبِرَهُ بِمَا يَظُنُّهُ صَوَابًا عَلٰى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَقَدْ يَكُوْنُ فِي الْحَقِيْقَةِ بِخِلَافِهِ۔

ہم (امام طحاوی) سے یہ بات یزید بن سنان نے بیان کی انہوں نے ابو عامر سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے سماک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپ جو کچھ اپنے گمان سے بیان فرمائیں وہ دوسرے لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کریں اس کے خلاف جائز نہیں خوابوں کی تعبیر گمان اور سوچ بچار کے ذریعے دی جاتی ہے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے استدلال کیا ہے ارشاد خداوندی ہے اور (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اس سے فرمایا جس کے بارے میں آپ کا خیال تھا کہ وہ رہا ہونے والا ہے تو جب تعبیر اس جہت سے ہے کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو مکروہ خیال کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو اس بات کی قسم دیں کہ آپ اسی بات کی خبر دیں جسے آپ صحیح سمجھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک یہی بات ہے جب کہ حقیقت میں اس کے خلاف ہو۔

أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ فِيْ مَسْأَلَةٍ مِنَ الْفِقْهِ وَاجْتَهَدَ فَأَدَّاهُ اجْتِهَادُهُ إِلٰى شَيْءٍ وَسِعَهُ الْقَوْلُ بِهِ وَرَدُّ مَا خَالَفَهُ وَتَخْطِئَةُ قَائِلِهِ إِذَا كَانَتِ الدَّلَائِلُ الَّتِيْ بِهَا يُسْتَخْرَجُ الْجَوَابُ فِيْ ذٰلِكَ رَافِعَةً لَهُ وَلَوْ حَلَفَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْجَوَابَ صَوَابٌ كَانَ مُخْطِئًا لِأَنَّهُ لَمْ يُكَلَّفْ إِصَابَةَ الصَّوَابِ فَيَكُوْنُ مَا قَالَهُ هُوَ الصَّوَابَ وَلٰكِنَّهُ كُلِّفَ الْاِجْتِهَادَ وَقَدْ يُؤَدِّيْهِ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی فقہی مسئلہ میں غور وفکر اور اجتہاد کرے پھر اس کا اجتہاد اسے کسی بات تک پہنچا دے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ وہی بات کہے اور اس کے خلاف کو رد کر دے بلکہ اس کے قائل کو خطا وار قرار دے جب کہ وہ دلائل جن کے ذریعے مسئلہ نکالا ہے وہ اس (مخالف کے قول) کو رد کرتے ہوں اور اگر وہ قسم کھائے کہ یہ جواب صحیح ہے تو وہ غلطی پر ہے کیونکہ صحیح جواب تک پہنچنے کا مکلف نہیں بنایا گیا کہ جو کچھ وہ کہے وہ صحیح ہی ہو بلکہ اسے

marfat.com

الْاِجْتِهَادُ اِلَى الصَّوَابِ وَاِلٰى غَيْرِ الصَّوَابِ فَمِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ الْحَلْفَ عَلَيْهِ لِيُخْبِرَهُ بِصَوَابِهِ مَا هُوَ لَا مِنْ جِهَةِ كَرَاهِيَةِ الْقَسَمِ وَقَدْ رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَاذَكَرْنَاهُ۔

٩٩٦ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيْثِ اِسْحٰقَ بْنِ الْحُسَيْنِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَتُخْبِرَنِىْ بِمَا اَصَبْتُ مِمَّا اَخْطَاْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْحَلْفُ فِيْهِ عَلٰى اِخْبَارِهِ بِصَوَابِهِ وَخَطَائِهِ فِىْ شَىْءٍ لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْىِ الَّذِىْ يُعْلَمُ بِهٖ حَقِيْقَةُ الْاَشْيَاءِ لَا لِاَنْ كُرِهَ الْقَسَمُ۔

٩٩٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِىُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْقَسَمُ يَمِيْنٌ

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ الَّذِىْ رُوِىَ عَنْهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ قَدْ جَعَلَ الْقَسَمَ يَمِيْنًا فَفِىْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْحَلْفِ بِهٖ وَاَنَّهُ عِنْدَهُ كَسَائِرِ الْاَيْمَانِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا تَاَوَّلْنَا الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ عَلَيْهِ وَانْتَفٰى قَوْلُ مَنْ تَاَوَّلَهُ عَلٰى غَيْرِ مَا تَاَوَّلْنَاهُ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدْ رُوِىَ فِىْ اِبَاحَةِ الْقَسَمِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِىِّ بْنُ اَبِىْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تو اجتہاد کا مکلف بنایا گیا ہے اور اجتہاد کبھی صحیح اور کبھی غیر صحیح جواب تک پہنچاتا ہے تو اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آپ کو قسم دینا کہ آپ صحیح کی خبر دیں مکروہ قرار دیا اس لیے نہیں کہ قسم کھانا (یا قسم دینا) مکروہ ہے۔ اس سلسلے میں ایسی بات مروی ہے جو ہماری بات پر دلالت کرتی ہے

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسحٰق بن حسین کی روایت (روایت نمبر ۹۹۲) کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (اللہ کی قسم! آپ مجھے اس بات کی خبر دیں جو صحیح ہے اور غلط کو چھوڑ دیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم نہ کھاؤ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس بات کی صحت وخطا کی اطلاع کے سلسلے میں جسے آپ نے وحی کے ذریعے نہیں فرمایا اور اشیاء کی حقیقت اسی سے معلوم ہوتی ہے، قسم کھانے کو مکروہ قرار دیا قسم کے ذکر کو ناپسند نہیں فرمایا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن حارث، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا قسم، یمین ہے۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں اور انہوں نے ہی پہلی حدیث روایت کی تھی یہ قسم کو یمین قرار دے رہے ہیں تو اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ قسم کھانا جائز ہے اور یہ باقی قسموں (یمین) کی طرح ہے اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو ہم نے پہلی حدیث کی تاویل میں ذکر کی ہے اور ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جنہوں نے ہماری تاویل کے خلاف بیان کیا ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قسم کے جواز میں یوں مروی ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِاِبْرَارِ الْقَسَمِ۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِبِرِّ الْقَسَمِ وَلَوْ كَانَ الْمُقْسِمُ عَاصِيًا لَمَا كَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُبَرَّ قَسَمَهٗ۔

حضرت ابوداؤد اور حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا قسم میں پورا اترنے کا حکم دیا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

۹۹۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَلَوْ كَانَ الْقَسَمُ مَكْرُوْهًا لَكَانَ قَائِلُهٗ عَاصِيًا وَلَمَا بَرَّ اللّٰهُ قَسَمَ مَنْ عَصَاهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے اگر قسم کھانا مکروہ ہوتا تو قسم کھانے والا گناہ گار ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان کی قسم کو پورا نہ کرتا۔

۱۰۰۰- وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رِيْحَ ثُوْمٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ فِيْ مَسْجِدِنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا اَعْطَيْتَنِيْ يَدَكَ فَاَعْطَانِيْهَا فَاَدْخَلْتُهٗ جَبَائِرِيْ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اِنَّ لَكَ عُذْرًا وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ اَقْسَامَهٗ عَلَيْهِ۔

اس سے پہلے اسی کتاب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے لہسن کی بو محسوس فرمائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جو شخص اس پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کی بو چلی جائے فرماتے ہیں میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اپنا دست مبارک مجھے عطا فرمائیں آپ نے اپنا مبارک ہاتھ مجھے دیا میں نے آپ کو اپنے سینے پر پٹیاں دکھائیں تو آپ نے فرمایا تمہیں عذر حق ہے تو آپ نے اس کی قسم پر اعتراض نہیں فرمایا۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُصْلِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالَ اَهْدِيْ لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَاَهْدَيْتُ لَهَا فَرَدَّتْهُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ اِلَّا رَدَدْتِهٖ فَرَدَدْتُهَا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اِبَاحَةِ الْقَسَمِ وَاَنَّ حُكْمَهٗ حُكْمُ الْيَمِيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کا تحفہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا حضرت زینب بنت جحش کو دے دو فرماتی ہیں میں نے ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے واپس لوٹا دیا آپ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ دوبارہ بھیجو چنانچہ میں نے دوبارہ بھیج دیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ قسم کے جواز پر دلالت کرتا ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو یمین کا ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اُقْسِمُ وَاَقْسَمْتُ بِهٖ يَمِيْنٌ وَكَفَّارَةُ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

حضرت حماد حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ کہنا کہ میں قسم کھاتا ہوں یا میں نے قسم کھائی ہے تو یہ یمین ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو یمین کا کفارہ ہے۔

وَقَدْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات پر قسم کھائی۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اِيْلَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا اَقْرَبُكُنَّ شَهْرًا۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایلاء فرمایا (ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی) تو وہ ان الفاظ کے ساتھ تھا اللہ کی قسم! میں ایک مہینہ تمہارے قریب نہیں جاؤں گا۔

بَابُ ۲۹۶ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب ۲۹۶ کھڑے ہو کر پینا

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَا اَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی سے منع فرمایا۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت جارود بن معلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ وَعَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَهِشَامٌ قَالَا ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۰۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن ابی عبداللہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۰۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۱۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عِيْسَى الْاَسْوَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعیسیٰ اسواری سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے انہوں نے ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَاْسًا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

۱۰۱۲- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ بِفَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَ قَائِمًا فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ اَتَعْجَبُ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت محمد بن علی بن حسین اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی طالب نے مجھ سے فرمایا کہ پانی لاؤ میں لایا تو انہوں نے وضو کیا پھر بچا ہوا پانی لے کر کھڑے ہوئے اور اسی حالت میں اسے نوش فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا تو فرمایا بیٹا! تعجب کرتے ہو میں نے تمہارے باپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ ابْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَشْرَبُوْا قِيَامًا

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا پھر فرمایا لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

marfat.com

وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ما فعلت۔

نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا۔

۱۰۱۴۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا مسعر عن عبد الملك فذكر باسناده مثله۔

حضرت مسعر حضرت عبدالملک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۱۵۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ورقاء بن عمر عن عطاء بن السائب عن زاذان وميسرة عن علي انه شرب قائما فقيل له في ذلك فقال ان اشرب قائما فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وان اشرب جالسا فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك۔

حضرت زاذان اور حضرت میسرہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا ان سے پوچھا گیا تو فرمایا اگر میں کھڑے ہو کر پیئوں تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر نوش فرماتے دیکھا ہے اور میں بیٹھ کر پیئوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۱۶۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن عطاء بن السائب عن زاذان عن علي مثله۔

حضرت عطاء بن سائب، حضرت زاذان سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد فذكر باسناده مثله۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۱۸۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن عاصم الاحول عن الشعبي عن عبد الله بن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يشرب وهو قائم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر نوش فرماتے دیکھا ہے۔

۱۰۱۹۔ حدثنا فهد قال ثنا ابن الاصبهاني قال ثنا شريك عن الشيباني عن عامر عن ابن عباس قال ناولت النبي صلى الله عليه وسلم دلوا من ماء زمزم فشرب وهو قائم۔

حضرت عامر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کے پانی کا ایک ڈول پکڑایا تو آپ نے کھڑے ہوتے کی حالت میں نوش فرمایا۔

۱۰۲۰۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة عن عاصم الاحول عن الشعبي عن ابن عباس مثله۔

حضرت عاصم احول، حضرت شعبی سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۱۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا اسحق بن ابي فروة المدني قال حدثتنا عبيدة بنت نابل عن عائشة بنت سعد عن سعد بن ابي وقاص

حضرت عائشہ بنت سعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرماتے تھے۔

marfat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَشْرَبُ قَائِمًا۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں کھڑے ہو کر (بھی) پیتے تھے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَرِیْرٍ عَنْ اَبِی الْبَزَرِیِّ وَھُوَ یَزِیْدُ بْنُ عَطَارِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ وَنَاْکُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰی عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو بزری یزید بن عطارد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں پانی (وغیرہ) پیتے اس حال میں کہ ہم کھڑے ہوتے اور دوڑتے ہوئے کھاتے تھے۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَرِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَطَارِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمران بن جریر، حضرت یزید بن عطارد سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنُ مَالِکٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْبَرَاءُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ حَدَّثَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ مِنْ قِرْبَۃٍ۔

حضرت براء بن زید فرماتے ہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الْبَرَاءُ بْنُ بِنْتِ اَنَسٍ وَھُوَ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا وَفِیْ بَیْتِہَا قِرْبَۃٌ مُعَلَّقَۃٌ فَشَرِبَ مِنَ الْقِرْبَۃِ قَائِمًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت ابن زید حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے میری والدہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا تو آپ نے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ قِرْبَۃٍ مُعَلَّقَۃٍ وَھُوَ قَائِمٌ۔

حضرت حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اِبَاحَۃُ الشُّرْبِ قَائِمًا وَاَوْلٰی

تو ان روایات میں کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے اور جب

marfat.com

الْأَشْيَاءِ بِنَا إِذَا رُوِيَ حَدِيثَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَا الْإِتِّفَاقَ وَاحْتَمَلَا التَّضَادَ أَنْ نَحْمِلَهُمَا عَلَى الْإِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِ وَكَانَ مَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةُ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَهُ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يُرِدْ بِهِ هٰذِهِ الْإِبَاحَةَ وَلٰكِنْ أُرِيدَ بِهِ مَعْنًى آخَرُ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دو قسم کی احادیث میں اتفاق وتضاد دونوں باتوں کا احتمال ہو تو بہتر بات یہ ہے کہ اتفاق پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں اس فصل میں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کھڑے ہو کر پینے کا جواز اور اس سے پہلے ممانعت کا ذکر کیا ہے تو ممکن ہے کہ اس صورت کی ممانعت مراد نہ ہو جس کی اباحت ہے بلکہ کوئی دوسرا معنی مراد ہو تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۰۲۸۔ فَإِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا أَكْرَهُ الشُّرْبَ قَائِمًا لِأَنَّهُ دَاءٌ فَأَخْبَرَ الشَّعْبِيُّ فِي هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ كَانَ النَّهْيُ وَأَنَّهُ لِمَا يُخَافُ مِنْهُ مِنَ الضَّرَرِ وَحُدُوثِ الدَّاءِ لَا غَيْرِ ذٰلِكَ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ النَّهْيِ الْإِشْفَاقَ عَلَى أُمَّتِهِ وَأَمْرَهُ إِيَّاهُمْ بِمَا فِيهِ صَلَاحُهُمْ فِي دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ كَمَا قَدْ قَالَ لَهُمْ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتا ہوں کیونکہ یہ بیماری ہے تو حضرت شعبی نے نہی کی وجہ بیان کر دی اور وہ یہ ہے کہ اس سے نقصان اور بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہے کوئی دوسری وجہ نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما کر امت پر شفقت کا ارادہ فرمایا اور انہیں ایسی بات کا حکم دیا جس میں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی ہے جیسا کہ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت علی بن اقمر، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت علی ابن اقمر، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا

ایک دوسری سند سے بھی علی بن اقمر سے مروی ہے

marfat.com

مسعر بن كدام عن علي بن الاقمر قال سمعت ابا جحيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله فليس ذلك على طريق التحريم منه عليهم ان ياكلوا كذلك ولكن لمعنى في الاكل متكئا خافه عليهم ـ

فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو اس کا یہ مطلب نہیں آپ نے اس طرح کھانا حرام کر دیا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ تکیہ لگا کر کھانے سے آپ ان پر ڈر محسوس فرماتے تھے۔

۱۰۳۳ ـ **حدثنا** ابن ابي عمران قال ثنا اسحق بن اسمعيل قال ثنا جرير بن عبد الحميد قال قال الشعبي انما كره الاكل متكئا مخافة ان تعظم بطونهم

حضرت عبدالحمید فرماتے ہیں حضرت شعبی نے فرمایا تکیہ لگا کر کھانا اس لیے مکروہ ہے کہ اس سے ان کے پیٹوں کے بڑا ہونے کا ڈر ہے۔

فاخبر الشعبي بالمعنى الذي كره رسول الله صلى الله عليه وسلم من اجله الاكل متكئا وانه انما هو لما يحدث عنه من عظم البطن فكذلك ما روي عنه من النهي عن الشرب قائما انما هو لمعنى يكون من ذلك كرهه من اجله لا لغير ذلك **وقد** روي في هذا ايضا عن عبد الله بن عمرو ـ

تو حضرت شعبی نے وہ وجہ بتائی جس کے باعث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ لگا کر کھانے کو مکروہ سمجھا یعنی اس سے پیٹ بڑا ہو جاتا ہے اسی طرح آپ سے کھڑے ہو کر پینے کی جو ممانعت ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہے جو اس کراہت کا باعث بنتی ہے اس کے علاوہ نہیں۔

۱۰۳۴ ـ **حدثنا** محمد بن الحجاج قال ثنا اسد ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قالا ثنا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن شعيب بن عبد الله بن عمرو عن ابيه قال ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل متكئا قط

حضرت شعیب بن عبداللہ بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی تکیہ لگا کر کھاتے نہیں دیکھا تو ہو سکتا ہے اس اجتناب کی وجہ وہ ہو جو حضرت شعبی نے بیان کی اور ممکن ہے کوئی دوسری وجہ ہو۔

فقد يجوز ان يكون اجتنب ذلك لما قال الشعبي وقد يجوز في ذلك معنى آخر ـ

اس اجتناب کی وجہ وہ ہو جو حضرت شعبی نے بیان کی اور ممکن ہے کوئی دوسری وجہ ہو۔

۱۰۳۵ ـ **فانه** حدثنا يحيى بن عثمان قال ثنا ابي قال ثنا ابن لهيعة عن عبيد الله بن ابي جعفر عن اسمعيل الاعور قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل متكئا فنزل عليه جبرائيل عليه السلام فقال انظروا الى هذا العبد كيف ياكل متكئا قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت اسماعیل اعور سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر تناول فرماتے تھے جبریل علیہ السلام اترے تو فرمایا اس شخص کو دیکھیں کیسے تکیہ لگا کر کھاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔

فقد يجوز ان يكون

تو ممکن ہے اس وجہ سے آپ تکیہ لگا کر نہ کھاتے ہوں کیونکہ

marfat.com

هذا هو المعنى الذي من اجله قال لا آكل متكئا لانه فعل الملوك الجبابرة وفعل الاعاجم ذلك ورغب في فعل العرب كما روي عن عمر۔

یہ تکبر بادشاہوں کا طریقہ اور عجمیوں کا عمل ہے تو آپ نے اس کو ناپسند کر کے اہل عرب کا طریقہ اختیار کیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۰۳۶ - **فانه** حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال ثنا عاصم الاحول عن ابي عثمان النهدي قال اتانا كتاب عمر بن الخطاب اخشوشنوا واخشوشبوا واخلولقوا وتمعددوا وكأنكم معد واياكم والتنعم وزي العجم۔

حضرت ابو عثمان ہندی فرماتے ہیں ہمارے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ جفاکش بنو اور سخت ہو جاؤ کام کاج میں عیش پسند نہ بنو اور عجمیوں کی عادات سے بچو۔

افلا ترى انه نهاهم عن زي العجم وامرهم بالتمعدد وهو العيش الخشن الذي تعرفه العرب فكذلك الاكل متكئا نهو عنه لانه فعل العجم و**اما** الشرب قاعدا فامروا به خوفا مما يحدث عليهم في صدورهم وليس في ذلك شيء من زي العجم۔

تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو عجمیوں کی عادت سے بچنے اور ایسی سخت زندگی گزارنے کا حکم دیا جو عربوں میں معروف تھی اسی طرح ان کو تکیہ لگا کر کھانے سے منع کیا گیا کیونکہ یہ عجمیوں کا فعل ہے اور انہیں بیٹھ کر پینے کا حکم ان کے سینوں میں کسی چیز کے پیدا ہونے کے خوف سے دیا اور اس میں عجمیوں کی عادت کا کوئی تعلق نہیں۔

۱۰۳۷ - **وقد** روي في اباحة الشرب قائما عن جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابو الاحوص عن عبد الاعلى عن بشر بن غالب قال دخلت على الحسين بن علي داره فقام الى بختية له فمسح ضرعها حتى اذا درت دعا باناء فحلب ثم شرب وهو قائم ثم قال يا بشر اني انما فعلت ذلك لتعلم انا نشرب ونحن قيام۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی کھڑے ہو کر پینے کے جواز میں مروی ہے حضرت بشر بن غالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے گھر میں گیا تو آپ اپنی ایک بختی اونٹنی کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا حتی کہ جب اس کا دودھ اترا تو آپ نے ایک برتن منگوا کر اس میں دوہا پھر نوش فرمایا حالانکہ آپ کھڑے تھے پھر فرمایا اے بشر! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم کھڑے ہو کر بھی پیتے ہیں۔

۱۰۳۸ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ...... قال ثنا مالك عن عامر بن عبد الله بن الزبير قال رأيت ابي يشرب وهو قائم۔

حضرت مالک، حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے۔

۱۰۳۹ - **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن علي بن عبد الله البارقي قال ناولت ابن عمر اداوة فشرب

حضرت علی بن عبد اللہ بارقی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک برتن پکڑوایا تو انہوں نے کھڑے ہونے کی حالت میں اس سے نوش فرمایا۔

marfat.com

مِنْهَا قَائِمًا مِنْ فِيهَا

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے مشکیزے سے (منہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمْ يَكُنْ هٰذَا النَّهْيُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى تَحْرِيمِ ذٰلِكَ عَلَى أُمَّتِهِ حَتَّى يَكُونَ مَنْ فَعَلَهُ مِنْهُمْ عَاصِيًا لَهُ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ مَا هُوَ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نہی اسے امت پر حرام کرنے کی خاطر نہیں ہے حتی کہ اس کے کرنے سے وہ گناہ گار ہو جائے بلکہ اس کے سبب میں اختلاف ہے۔

۱۰۴۲- فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ لِأَنَّهُ يُنْتِنُهُ فَهٰذَا مَعْنَاهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا کیونکہ یہ اس کو بدبودار کر دیتا ہے اور یہی اس کا مطلب ہے۔

۱۰۴۳- وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُكْرَهُ الشُّرْبُ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَعُرْوَةِ الْكُوزِ وَقَالَ هُمَا مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ۔

اس سلسلے میں ایک اور مفہوم بھی مروی ہے حضرت لیث حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ (حضرت مجاہد) پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے اور لوٹے کی ٹونٹی سے پینا ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہیں ہیں۔

فَلَمْ يَكُنْ هٰذَا النَّهْيُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ التَّحْرِيمِ بَلْ كَانَ عَلَى طَرِيقِ الْإِشْفَاقِ مِنْهُ عَلَى أُمَّتِهِ وَالرَّأْفَةِ بِهِمْ وَالنَّظَرِ لَهُمْ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ممانعت بھی حرام کرنے کے طور پر نہ تھی بلکہ امت پر ڈرتے اور شفقت ونظر کرم کے طور پر تھی۔

وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِي يَقْصِدُهُ الْهَوَامُّ فَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ خَوْفَ أَذَاهَا فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ نَهْيِهِ

بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے اس لیے منع فرمایا کہ حشرات اسی جگہ کا قصد کرتے ہیں تو ان کے اذیت دینے کے خوف سے منع فرمایا تو اسی طرح ہم نے باب کے شروع میں جو کچھ ذکر کیا کہ آپ نے

marfat.com

عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا لَيْسَ عَلَى التَّحْرِيْمِ الَّذِي يَكُوْنُ فَاعِلُهُ عَاصِيًا وَلٰكِنْ لِلْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي ذٰلِكَ۔

کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا تو وہ حرام کرنے کے طور پر نہیں کہ اس کا فاعل گناہ گار ہو بلکہ اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا

۱۰۴۴۔ **وَقَدْ** رُوِّيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ أَتَى بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ مِنْ فِيْهَا **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ نَهْيَهُ الَّذِي رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى النَّهْيِ الَّذِي يَجِبُ عَلَى مُنْتَهِكِهِ أَنْ يَكُوْنَ عَاصِيًا وَلٰكِنَّهُ عَلَى النَّهْيِ مِنْ أَجْلِ الْخَوْفِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ ارْتَفَعَ النَّهْيُ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰى هٰذِهِ الْآثَارِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَهُوَ أَنْ يُكْسَرَ فَيُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا۔

اور ہم نے اس سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں مشکیزے سے منہ لگا کر نوش فرمایا۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں آپ سے جو نہی مروی ہے تو یہ ایسی نہی نہیں ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والا گناہ گار ہو بلکہ آپ نے ڈر کی وجہ سے منع فرمایا جب وہ خوف زائل ہو جائے گا تو نہی بھی اٹھ جائے گی تو ہمارے نزدیک ان روایات کا یہی مفہوم ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے "اختناث اسقیہ" سے بھی منع فرمایا اور یہ وہ ہے کہ مشکیزوں کے منہ کو پھاڑ کر اسے باہر کی جانب موڑنا اور اس سے پینا۔

۱۰۴۵۔ **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کو توڑ کر ان کے سوراخ سے پینے کی مخالفت فرمائی (گزشتہ حدیث والا مفہوم ہے)

۱۰۴۶۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ اخْتِنَاثُهَا أَنْ تُكْسَرَ فَيُشْرَبَ مِنْهَا فَالْوَجْهُ الَّذِي نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ هُوَ الْوَجْهُ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں اختناث یہ ہے کہ اسے توڑ کر اس کے سوراخ سے پیا جائے۔

بَابُ ۲۹۷ وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى

باب ۲۹۷، پاؤں پر پاؤں رکھنا

۱۰۴۷۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ

حضرت ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص اپنے ایک پاؤں کو دوسرے

marfat.com

الرجل احدی رجلیه علی الاخری۔

پاؤں پر رکھے۔

۱۰۴۸۔ حدثنا یونس قال اخبرنی شعیب بن اللیث عن ابیه عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله وزاد وهو مضطجع۔

حضرت شعیب بن لیث اپنے والد سے وہ حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لیٹا ہوا ہو۔

۱۰۴۹۔ حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد ح وحدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج بن المنهال قالا ثنا حماد بن سلمة عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت حماد بن سلمہ حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۰۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا المعتمر عن ابیه عن خداش عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت خداش حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۱۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا امیة بن بسطام قال ثنا یزید بن زریع عن روح بن القاسم عن عمرو بن دینار عن ابی بکر بن حفص عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی ان یثنی الرجل احدی رجلیه علی الاخری

حضرت ابوبکر حفص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے منع فرمایا۔

قال

ابوجعفر فکره قوم وضع احدی الرجلین علی الاخری لهذه الآثار واحتجوا فی ذلك ایضا بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن واصل عن ابی وائل قال کان الاشعث وجریر بن عبد الله وکعب قعودا فرفع الاشعث احدی رجلیه علی الاخری وهو قاعد فقال له کعب بن عجرة ضمها فانه لا یصلح لبشر۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کی وجہ سے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے سے منع فرمایا انہوں نے اس سلسلے میں مزید یوں استدلال کیا ہے حضرت ابووائل فرماتے ہیں حضرت اشعث، جریر ابن عبد اللہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے حضرت اشعث نے اپنا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر رکھا حالانکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے حضرت کعب بن عجرہ نے ان سے فرمایا انہیں ملا لو کیونکہ آدمی کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں۔

وخالفهم فی ذلك اخرون فلم یروا بذلك باسا واحتجوا فی ذلك بما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔ اس سلسلے میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۰۵۲۔ حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن الزهری عن عباد بن تمیم عن عمه قال رأیت النبی صلی

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بیٹھ

marfat.com

اللّٰہُ علیہ وسلم مُستلقیًا فی المسجد واضعًا احدی رجلیہ علی الاخری۔

کے بل لیٹے ہوئے تھے اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

۱۰۵۳۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عبد الرحمن ابن یعقوب عن ابی عباد قال ثنا سفیان قال حدثنی الزھری قال حدثنی عباد بن تمیم عن عمہ عبد اللہ بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۴۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو بکر الحنفی قال ثنا ابن ابی ذئب قال ثنا الزھری قال حدثنی عباد بن تمیم عن عمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عباد اپنے چچا کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۵۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال حدثنی مالک بن انس ویونس عن ابن شھاب عن عباد بن تمیم عن عمہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عباد اپنے چچا کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا مالک عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت ابن مرزوق کی روایت میں بھی حضرت عباد بواسطہ اپنے چچا کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۷۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الماجشون ح وحدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ عن ابن شھاب قال حدثنی محمود بن لبید عن عباد بن تمیم عن عمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

محمد بن خزیمہ اور علی بن عبد الرحمن کی روایات میں بھی حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا کے واسطے سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فھذہ الآثار قد جاءت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باباحۃ ما منعت منہ الآثار الاول۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں اس بات کا جواز ہے جس سے پہلی روایات میں آپ نے منع فرمایا تھا۔

واما ما ذکروہ مما احتجوا بہ من قول کعب بن عجرۃ فانہ قد روی عن جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ذلک۔

اور جہاں تک حضرت کعب بن عجرہ کے قول سے استدلال کا تعلق ہے تو صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس کے خلاف مروی ہے۔

marfat.com

١٠٥٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما دونوں اس طرح کرتے تھے۔

١٠٥٩ - حَدَّثَنِي ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ مُتَرَبِّعًا وَاحِدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔

حضرت سالم بن ابوالنضر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک چوکڑی مار کر بیٹھے اور ان کا ایک پاؤں دوسرے پر ہوتا تھا۔

١٠٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعَ أَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یربوع سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

١٠٦١ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نَوْفَلٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَاٰى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن نوفل نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو مسجد نبوی میں اس طرح کرتے دیکھا۔

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَاٰى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ مُضْطَجِعًا بِالْأَرَاكِ وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ يَقُولُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اراک میں اس طرح لیٹے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنا ایک پاؤں دوسرے (پاؤں) پر رکھا ہوا تھا اور وہ کہہ رہے تھے اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لیے آزمائش نہ بنا۔

١٠٦٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَاعِدًا قَدْ وَضَعَ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔

حضرت عمران بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

فَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْجِلَّةِ مِنْ أَصْحَابِ

ترجمہ: ہم نے ان جلیل القدر صحابہ کرام سے روایت کیا اور یہ

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا إِنَّمَا لَا يَصِلُ
إِلَى تَبْيِيْنِهِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَسْتَعْمِلُ فِيْهِ مَا
اسْتَعْمَلْنَاهُ فِيْ غَيْرِهِ مِنْ أَبْوَابِ هٰذَا الْكِتَابِ وَلٰكِنْ
لَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا وَصَفْنَا فِي الْفَصْلِ الْمُتَقَدِّمِ وَرُوِيَ عَنْ كَعْبِ
بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ فَكَانَ مَعْنَى
هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ لِنَهْيِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا لِأَنَّهُ لَا يَصْلُحُ
لِبَشَرٍ أَنْ يُخَالِفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
ثُمَّ قَدْ جَاءَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ مِنْ
إِبَاحَتِهَا بِاسْتِعْمَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاهَا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ
فَلَمَّا وَجَدْنَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَهُمُ الْخُلَفَاءُ
الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ عَلَى قُرْبِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِلْمِهِمْ بِأَمْرِهِ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ
بَعْدَهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهِ جَمِيْعًا وَفِيْهِمُ الَّذِيْ حَدَّثَ
الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْكَرَاهَةِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ ثُمَّ فَعَلَهُ عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَابْنُ عُمَرَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ مُنْكِرٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ
هٰذَا هُوَ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ
الْمَرْفُوْعَيْنِ وَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا خَالَفَهُ لِمَا ذَكَرْنَا وَ
بَيَّنَّا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى
غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى۔

ایسی بات نہیں ہے کہ جس کی وضاحت قیاس و نظر سے ہو سکے تاکہ ہم اسے (قیاس کو) اس کتاب کے دوسرے ابواب کی طرح یہاں بھی استعمال کریں لیکن جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت نقل کر چکے ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں بیان کی ہے اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جائز نہیں تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کسی شخص کے لیے یہ عمل اس لیے جائز نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جائز نہیں۔

پھر دوسری فصل میں وہ روایات آئی ہیں جنہیں ہم نے ذکر کیا کہ یہ عمل جائز ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ عمل کیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان میں سے ایک دوسری کے لیے ناسخ ہو تو جب حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم جو خلفاء راشدین ہیں اور ہدایت یافتہ حضرات ہیں انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب رہا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاننے والے ہیں، تو ہم نے یوں پایا کہ انہوں نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور ان میں وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے کراہت کے بارے میں پہلی حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے تو ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر، اسامہ بن زید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے یہ عمل کیا اور ان پر بھی کسی معترض نے اعتراض نہیں کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ ان دو مرفوع روایات میں سے اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے اور اس کے ساتھ وہ باطل ہو گیا جو اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور وضاحت سے بیان کیا اس سلسلے میں حضرت حسن رحمہ اللہ سے دوسرے معنی پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عقیل بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت حسن سے

marfat.com

خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَقِيلٌ قَالَ الْحَسَنُ قَدْ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ الْحَسَنُ مَا أَخَذُوا ذٰلِكَ إِلَّا عَنِ الْيَهُودِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ مِنْ شَرِيعَةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرَاهَةَ ذٰلِكَ الْفِعْلِ فَكَانَتِ الْيَهُودُ عَلَى ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ مَا كَانُوا عَلَيْهِ لِأَنَّ حُكْمَهُ أَنْ يَكُونَ عَلَى شَرِيعَةِ النَّبِيِّ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ حَتَّى يُحْدِثَ اللّٰهُ لَهُ شَرِيعَةً تَنْسَخُ بِشَرِيعَتِهِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَبِإِبَاحَةِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ لِمَا أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مَا قَدْ كَانَ خَطَرَهُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُ

پوچھا گیا ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا مکروہ سمجھا جاتا تھا (تو) آپ بتائیے کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا لوگوں نے اس بات کو یہ(ود) سے لیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہ عمل مکروہ ہو۔ اور یہودیوں کا یہی خیال ہو پھر نبی اکرم صلی (اللہ) علیہ وسلم کو ان کی پیروی کا حکم دیا کیونکہ آپ کے لیے یہی حکم تھا کہ آپ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت پر عمل کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی جدید حکم ظاہر کر دے جو پہلی شریعت کو منسوخ کر دے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف عمل کیا اور وہ اس فعل کا جائز ہونا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو جائز کر دیا جسے آپ سے پہلے نبی کے لیے ناجائز قرار دیا تھا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت حسن سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ يَعْنِي يَضَعُ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى وَقَالَ إِنَّمَا كُرِهَ لَهُ ذٰلِكَ أَنْ يَفْعَلَهُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ مَخَافَةَ أَنْ يَنْكَشِفَ وَالْوَجْهُ الْأَوَّلُ عِنْدِي أَشْبَهُ مِنْ هٰذَا الْآخَرِ إِلَى قَوْلِ كَعْبٍ أَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِلْمَعْنَى الَّذِي رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ كَعْبٌ وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِعِلْمِهِ بِنَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اتِّبَاعِ مَنْ قَبْلَهُ ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَعْلَمْهُ كَعْبٌ فَكَانَ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ وَعَلِمَهُ غَيْرُهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَتَرَكَ مَا تَقَدَّمَهُ۔

حضرت حمید، حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ عمل کرتے تھے یعنی ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا کرتے تھے اور فرمایا کہ لوگوں کے سامنے ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے ستر کھلنے کا ڈر ہے۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں میرے نزدیک پہلی وجہ زیادہ مناسب ہے کیا تم نے حضرت کعب کے قول کو نہیں دیکھا کہ فرمایا کسی انسان کے لیے جائز نہیں اگر وہ بات ہوتی جو اس روایت میں حضرت حسن سے مروی ہے تو حضرت کعب یہ بات نہ فرماتے بلکہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کا علم ہونے کی بنا پر یہ بات فرمائی ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ پر پہلے نبی کی اتباع ضروری تھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ کر دیا اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہو سکا تو وہ پہلے حکم پر ہی قائم رہے جب کہ دوسرے حضرات کو اس بات کا علم ہو گیا تو انہوں نے پہلے حکم کو چھوڑ کر اس کی طرف رجوع کیا۔

marfat.com

۲۹۸ بَابُ الرَّجُلِ يَتَطَرَّقُ فِي الْمَسْجِدِ بِالسِّهَامِ

باب ۲۹۸، مسجد میں تیر لے کر گزرنے والے کا حکم

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي مَسَاجِدِنَا وَفِي يَدِهِ سِهَامٌ فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِهَا أَحَدًا

حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا فرمایا مساجد میں گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہو تو وہ اس کے پھل کو روک دے تاکہ اس کے ساتھ کسی کو زخمی نہ کر دے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ حَامِلٌ مَا أَرَادَ حَمْلَهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذَٰلِكَ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَٰلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ حَامِلٌ شَيْئًا مِنْ ذَٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ دَخَلَ بِهِ يُرِيدُ بِدُخُولِ الصَّلَاةِ أَوْ يَكُونَ إِذَا دَخَلَهُ يُرِيدُ بِهِ الصَّدَقَةَ فَأَمَّا أَنْ يَدْخُلَ بِهِ يُرِيدُ تَخَطِّيَ الْمَسْجِدِ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مَكْرُوهٌ وَقَالُوا قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْإِدْخَالَ لِلصَّدَقَةِ فَنَظَرْنَا فِي ذَٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد سے گزرے اور اس نے وہ چیز اٹھائی ہوئی ہو جسے وہ اٹھانا چاہتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جبکہ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس قسم کی چیز لے کر مسجد سے گزرے البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے داخل ہوا ہو اور یہ چیز اس کے پاس ہو یا داخل ہوتے وقت اس چیز کو صدقہ کرنے کا ارادہ ہو، اگر وہ شخص گزرنے کے لیے داخل ہوا تو یہ مکروہ ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں، ہو سکتا ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے لیے داخل کرنا مراد لیا ہو تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں کوئی روایت پاتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرے۔

۱۰۶۸۔ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ بِنَبْلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا۔

تو حضرت ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص مسجد میں تیر صدقہ کر رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس کے پھل کو پکڑے بغیر نہ گزرے۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

حضرت لیث، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ

marfat.com

الليث عن الليث عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

فهذا جابر في هذا الحديث ان الذين كانوا يدخلون بها المسجد انما كانوا يريدون بها الصدقة فيه لا التخطي فهذا هو ما اباحه رسول الله صلى الله عليه وسلم مما في حديث ابي موسى۔

باب ۲۹۹ المعانقة

۱۰۷۰ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة وحماد بن زيد ويزيد بن زريع عن حنظلة السدوسي عن انس بن مالك انهم قالوا يا رسول الله اينحني بعضنا لبعض اذا التقينا قال لا قالوا افيعانق بعضنا بعضا قال لا قالوا افيصافح بعضنا لبعض قال تصافحوا۔

۱۰۷۱ - حدثنا ابو امية قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا ابو هلال عن حنظلة عن انس قال قلنا يا رسول الله ثم ذكر مثله۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فكرهوا المعانقة منهم ابو حنيفة ومحمد رحمة الله عليهما وخالفهم في ذلك آخرون فلم يروا بها باسا وممن ذهب الى ذلك ابو يوسف رحمة الله عليه۔

۱۰۷۲ - وكان مما احتجوا به في ذلك ما حدثنا فهد قال ثنا ابو كريب محمد بن العلاء قال ثنا اسد ابن عمرو عن مجالد بن سعيد عن عامر عن عبد الله ابن جعفر عن ابيه قال لما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم من عند النجاشي تلقاني فاعتنقني۔

۱۰۷۳ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبيد الله

اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو لوگ ان (تیروں) کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتے تھے صدقہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے گزرنا مقصود نہ تھا تو یہ وہ بات ہے جسے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا۔

باب ۲۹۹، معانقہ کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ملاقات کے وقت ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں آپ نے فرمایا "نہیں" انہوں نے عرض کیا ایک دوسرے سے گلے مل سکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں عرض کیا ایک دوسرے سے ہاتھ ملا سکتے ہیں (مصافحہ کر سکتے ہیں) فرمایا ایک دوسرے سے مصافحہ کرو۔

حضرت حنظلہ حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ معانقہ کرنے کو مکروہ جانتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبد اللہ ابن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نجاشی کے پاس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی اور معانقہ کیا۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت جعفر کی تشریف آوری کی خبر

marfat.com

ابن محمد التيمي قال ثنا ابو عوانة عن الاجلح عن الشعبي قال و انى قدوم جعفر فتح خيبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا ادري باي الشيئين انا اشد فرحا بفتح خيبر او بقدوم جعفر ثم تلقاه فاعتنقه وقبل بين عينيه۔

کے موقع پر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ دو باتوں میں کس پر زیادہ خوش ہوں فتح خیبر کی خوشی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آمد کی مسرت پھر ان سے ملاقات کرتے ہوئے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۱۰۷۴۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابراهيم بن يحيى بن محمد الشجري قال حدثني محمد بن يحيى ابن عبادة قال اخبرني ابن اسحق عن محمد بن مسلم ابن شهاب الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة و رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم عريانا والله ما رأيته عريانا قبله فاعتنقه و قبله۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے وہ حاضر ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف قمیص کے بغیر کھڑے ہو گئے اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے آپ کو اس سے پہلے اس طرح برہنہ کبھی نہیں دیکھا آپ نے ان سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔

۱۰۷۵۔ وقد روي في ذلك عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا شعبة عن غالب التمار عن الشعبي ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا اذا التقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر تعانقوا۔

اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی مروی ہے حضرت غالب تمار حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے اور جب سفر سے واپس آتے تو معانقہ کرتے۔

۱۰۷۶۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابو الوليد ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا يحيى بن حماد قالا ثنا شعبة فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابوالولید اور حضرت یحییٰ بن حماد دونوں حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ابو غالب عن ام الدرداء قالت قدم علينا سلمان فقال اين اخي قلت في المسجد فاتاه فلما راه اعتنقه

حضرت ابوغالب حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں حضرت سلمان ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرا بھائی کہاں ہے میں نے کہا مسجد میں ہیں تو جب انہوں نے ان کو دیکھا تو معانقہ کیا۔

فهؤلاء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كانوا يتعانقون فدل ذلك ان ما روي عن رسول الله صلى

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو معانقہ کرتے تھے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کے جواز کے بارے میں جو کچھ مروی ہے وہ ممانعت کی روایات

marfat.com

اللہ علیہ وسلم من اباحۃ المعانقۃ متأخر عما روی عنہ من النہی عن ذلک فبذلک نأخذ وھو قول ابی یوسف رحمہ اللہ۔

سے مؤخر ہے تو ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

باب ۳۰ الصور تکون فی الثیاب

باب ۳۰ کپڑوں پر تصاویر کا حکم

۱۰۷۸۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء قال ثنا شعبۃ عن علی بن مدرک قال سمعت ابا زرعۃ بن عمرو بن جریر عن عبد اللہ بن یحیی عن ابیہ قال سمعت علیا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ۔

حضرت عبد اللہ بن یحیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

۱۰۷۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا یعقوب بن اسحق وحبان بن ہلال قالا ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت یعقوب بن اسحاق اور حبان بن ہلال دونوں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۸۰۔ حدثنا فہد قال ثنا ابو غسان قال ثنا ابو بکر بن عیاش قال ثنا مغیرۃ بن مقسم قال حدثنی الحارث العکلی عن عبد اللہ بن یحیی عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی جبریل علیہ السلام انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ولا تمثال۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا، تصویر یا بت ہو۔

۱۰۸۱۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل البیت وجد فیہ صورۃ ابراہیم وصورۃ مریم اما ہم فقد سمعوا ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ ہذہ صورۃ ابراہیم فما لہ یستقسم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مریم علیہما السلام کی تصویریں پائیں آپ نے فرمایا یہ لوگ سن چکے ہیں کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت ہے تو وہ بانسوں سے فال نہیں لیتے تھے لہ۔

۱۰۸۲۔ حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو۔

لہ اور جاہلیت میں ان لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایسی تصویر بنا رکھی تھی جس میں آپ تیروں سے فال لیتے دکھائی دے رہے ہیں ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن یسار حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن خالد حضرت ابوایوب سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

حضرت ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ أَبِي الْغَمْرَةِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهَا تَغَيَّرَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَا هٰذِهِ فَقُلْتُ نُمْرُقَةٌ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ۔

حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے ایک چھوٹا گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو اسے دیکھتے ہی چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا گدا ہے کہ آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں آپ نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامٍ سِتْرٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک سرخ پردے کی آڑ میں تھی اور اس میں تصویریں تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ دیا پھر فرمایا قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ

حضرت سلمہ بن جنید رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

اخبرنی ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن کریب مولی ابن عباس عن اسامة بن زید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة۔

سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔

١٠٨٩۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا ابن ابی ذئب عن عبد الرحمن بن مهران عن عمیر مولی ابن عباس عن اسامة بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه دخل الکعبة فرای فیها صورة فامرنی فاتیته بدلو من ماء فجعل یضرب به الصور یقول قاتل الله قوما یصورون ما لا یخلقون۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس میں تصویر دیکھی مجھے حکم دیا تو میں پانی کا ایک ڈول لے آیا آپ تصویر کو دھونے لگے اور فرماتے جا رہے تھے اللہ اس قوم کو ہلاک کرے جو ان چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

١٠٩٠۔ حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال حدثنی عمر بن محمد ان سالم بن عبد الله حدثه عن ابیه ان جبریل قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم انا لا ندخل بیتا فیه صورة۔

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو۔

١٠٩١۔ حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابن السباق عن ابن عباس عن میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ (ام المومنین) (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٩٢۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهیعة قال ثنا ابو الزبیر قال سالت جابرا عن الصور فی البیت وعن الرجل یفعل ذلك فقال زجر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك۔

حضرت ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گھر میں تصویروں کے بارے میں پوچھا اور جو آدمی ایسا کرتا ہے اس کا حکم کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

١٠٩٣۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید ابن الاصبهانی قال ثنا محمد بن الفضیل عن عمارة عن القعقاع عن ابی زرعة قال دخلت مع ابی هریرة دار مروان بن الحکم فاذا بتماثیل فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله عز وجل ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا

حضرت ابو زرعہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مروان بن حکم کے گھر گیا تو وہاں کچھ مورتیاں تھیں انہوں نے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنا چاہتا ہے چاہیے کہ وہ ایک چیونٹی پیدا کریں یا ایک دانہ پیدا کریں

marfat.com

حبة او ليخلقوا شعيرة قال ابو جعفر فذهب قوم الى كراهية اتخاذ ما فيه الصور من الثياب وما كان يوطأ من ذلك ويمتهن وما كان ملبوسا وكرهوا كونه في البيوت واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ما كان من ذلك يوطأ او يمتهن فلا بأس به وكرهوا ما سوى ذلك وكان من الحجة لهم في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني اسامة بن زيد الليثي عن عبد الرحمن بن القاسم عن امه اسماء بنت عبد الرحمن وكانت في حجر عائشة عن عائشة قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر وعندي نمط لي فيه صورة فوضعته على سهوتي فاجتبذه وقال لا تستري الجدار قالت فصنعته وسادتين فاخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم يرتفق عليهما۔

یا جَو کا ایک دانہ پیدا کریں۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات کا یہ موقف ہے کہ ایسے کپڑے حاصل کرنا جن میں تصاویر ہوں مکروہ ہے چاہے وہ پاؤں کے نیچے پامال ہوتے ہوں یا پہنے جاتے ہوں انہوں نے ایسے کپڑے کا گھر میں ہونا ناپسند کیا ہے۔ ان حضرات نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سے جو پامال کیا جاتا ہو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے علاوہ انہوں نے ناپسند کیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میرے پاس ایک اونی کپڑا تھا جس میں تصویر تھی میں نے اسے کھڑکی یا الماری پر ڈال دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھینچا اور فرمایا دیوار پر پردہ نہ کرو تو میں نے اس کے دو بچھونے بنائے پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لے لیا اور آپ ان پر تشریف فرما ہوئے۔

۱۰۹۵ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني عمرو عن بكير بن الاشج عن ربيعة بن عطاء مولى بني الازهر انه سمع القاسم بن محمد يذكر عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرتفق عليهما۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے۔

۱۰۹۶ - حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير ان عبد الرحمن بن القاسم حدثه ان اباه حدثه عن عائشة انها كانت نصبت سترا فيه تصاوير فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزعه فقطعته وسادتين فقال رجل في المجلس حينئذ يقال له ربيعة بن عطاء مولى بني ازهر سمعت ابا محمد يذكر ان عائشة قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرتفق عليهما

حضرت عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تصویر والا پردہ لگایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسے اتار کر دو بچھونوں میں تقسیم کر دیا (روایت کی) مجلس میں ایک شخص ربیعہ بن عطاء بنو ازہر کے غلام تھے انہوں نے فرمایا کیا تم نے ابو محمد سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تشریف فرما ہوتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ام المومنین سے یہ بات نقل کرتے تھے۔

marfat.com

فقال لا ولكن سمعت القاسم بن محمد يذكر ذلك عنها۔

۱۰۹۷۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا محمد بن ابى الوزير قال ثنا محمد بن مسلم عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة انها جعلت سترا فيه تصاوير الى القبلة فامرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزعته وجعلت منه وسادتين فكان النبى صلى الله عليه وسلم يجلس عليهما۔

حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک پردہ جس میں تصاویر تھیں قبلہ رخ لٹکایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہوں نے اسے اتار کر دو، بچھونوں میں تقسیم کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تشریف رکھتے تھے۔

۱۰۹۸۔ **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة ام المؤمنين انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهة فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اتوب الى الله والى رسوله فما ذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة فيقال لهم احيوا ما خلقتم ثم قال ان البيت الذى فيه الصور لا تدخله الملائكة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصاویر تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ عرض کیا میں نے اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف رکھیں اور تکیہ لگائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن آئیں گے تو ان سے کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو پھر فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۱۰۹۹۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه قالت عائشة كان ثوب فيه تصاوير فجعلته بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلى فكرهه او قالت فنهانى فجعلته وسائد

فقال اهل هذه المقالة فما كان مما يوطا فلا باس به لهذه الآثار وما كان من غير مالوطا فهو الذى جاءت فيه الآثار الاول **وقد** روى

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا یا فرماتی ہیں آپ نے مجھے اس سے منع کر دیا تو میں نے اس کے تکیے بنائے۔

اس قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ اس (تصویر) میں جسے روندا جائے ان روایات کی بنیاد پر کوئی حرج نہیں اور جسے روندا نہ جائے تو وہ پہلی روایات کے مطابق ہے ۔۔۔ رسول اکرم صلی اللہ

marfat.com

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه استثنى مما نهى عنه من الصور الا ما كان رقما في ثوب.

۱۱۰۰- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ان بكير بن الاشج حدثه ان بشر بن سعيد حدثه ان زيد بن خالد الجهني حدثهم ومع بشر بن سعيد عبيد الله الخولاني ان اباطلحة حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة قال بشر فمرض زيد بن خالد نعوده فاذا نحن في بيته بستر فيه تصاوير فقلت لعبيد الله الخولاني الم تسمعه.

حدثنا في التصاوير قال انه قد قال الا رقما في الثوب الم تسمعه قلت لا قال بلى قد ذكر ذلك.

۱۱۰۱- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن اسحق عن سالم ابي النضر عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال اشتكى ابو طلحة بن سهيل فقال لي عثمان بن حنيف هل لك في ابي طلحة تعوده فقلت نعم قال فجئناه فدخلنا عليه وتحته نمط فيه صورة فقال انزعوا هذا النمط فانقوه عني فقال له عثمان بن حنيف اوما سمعت يا ابا طلحة رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نهى عن الصورة قال الا رقما في ثوب او ثوبا فيه رقم قال بلى ولكنه اطيب لنفسي فاميطوه عني.

۱۱۰۲- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابي النضر فذكر باسناده مثله غير انه قال مكان عثمان بن حنيف سهل بن حنيف.

فثبت بما روينا خروج الصور التي في الثياب

علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے جن تصاویر سے منع فرمایا ان میں سے کپڑے پر چھپی ہوئی تصاویر کی استثناء فرمائی۔

حضرت بشیر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے ان سے بیان کیا حضرت بشیر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو، حضرت بشیر فرماتے ہیں حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے تو ہم نے ان کی بیمار پرسی کی جب ہم ان کے گھر میں تھے تو اچانک ایک پردہ دیکھا جس پر تصاویر تھیں میں نے حضرت عبید اللہ خولانی سے پوچھا کہ تم نے ان سے نہیں سنا کہ انہوں نے تصاویر کے بارے میں حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا ہاں انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا مگر وہ جو کپڑے میں چھپی ہوئی ہو (مطبوعہ) کیا تم نے ان سے نہیں سنا میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہاں کیوں نہیں انہوں نے یہ بات ذکر کی تھی۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ بن سہیل بیمار ہو گئے تو حضرت عثمان بن حنیف نے مجھ سے فرمایا کیا تم حضرت ابوطلحہ کی بیمار پرسی نہیں کرو گے میں نے کہا ہاں کروں گا فرماتے ہیں پس ہم ان کے پاس حاضر ہوئے اور داخل ہوئے تو ان کے نیچے ایک اونی چادر تھی جس پر تصویر تھی انہوں نے فرمایا اس چادر کو نکال کر مجھ سے دور کر دو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے ابوطلحہ! کیا آپ نے نہیں سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تصویر سے منع فرمایا تو فرمایا سوائے اس کے جو کپڑے میں مطبوعہ ہو یا فرمایا وہ کپڑا جس میں تصویر چھپی ہوئی ہو انہوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن مجھے یہی بات پسند ہے کہ اسے مجھ سے دور کر دو

حضرت ابن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت ابو النضر سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت عثمان بن حنیف کی جگہ حضرت سہیل بن حنیف کا ذکر کیا۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جن تصاویر سے

marfat.com

مِنَ الصُّوَرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَثَبَتَ اَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ الصُّوَرُ الَّتِيْ هِيَ نَظِيْرُ مَا يَفْعَلُهُ النَّصَارٰى فِيْ كَنَائِسِهِمْ مِنَ الصُّوَرِ فِيْ جُدُرَاتِهَا وَمِنْ تَعْلِيْقِ الثِّيَابِ الْمُصَوَّرَةِ فِيْهَا فَاَمَّا مَا كَانَ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ وَيُفْرَشُ فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا مَذْهَبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ حَمْرَاءَ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ قَالَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ هٰذَا يُكْرَهُ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يُكْرَهُ مَا يُعَلَّقُ مِنْهُ وَمَا نُصِبَ مِنَ التَّمَاثِيْلِ وَاَمَّا مَا وُطِئَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَنْفُخُوْا فِيْهَا الرُّوْحَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سَالِمٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ هٰذِهِ الصُّوَرِ مَا هِيَ فَقَالَ قَوْمٌ قَدْ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ صُوْرَةُ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا لَهُ رُوْحٌ وَمِمَّا لَيْسَ لَهُ رُوْحٌ قَالُوْا لِاَنَّ الْاَثَرَ جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ مُبْهَمًا۔

۱۱۰۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ وَيَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَوِّرَ۔

منع کیا گیا ان سے وہ تصاویر خارج ہیں جو کپڑے پر ہوں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ممنوع تصویر وہ ہے جو اس تصویر کی طرح ہو جیسے عیسائی اپنی عبادت گاہوں کی دیواروں پر بناتے ہیں اور ان پر تصویروں والے کپڑے لٹکاتے ہیں لیکن جنہیں روندا جائے ان کی توہین کی جائے اور بچھائی جائیں وہ اس سے خارج ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم حضرت لیث نے بیان کیا انہوں نے فرمایا میں حضرت سالم بن عبد(اللہ) رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے ایک سرخ تکیے کا سہارا لے رکھا تھا اور اس میں تصاویر تھیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا یہ مکروہ نہیں فرمایا نہیں بلکہ مکروہ وہ ہے جسے لٹکایا جائے اور جو مورتیاں نصب کی جائیں لیکن جسے روندا جائے اس میں کوئی حرج نہیں فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں روح پھونکیں ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہماری ذکر کردہ تقریر پر دلالت کرتا ہے پھر علماء کا ان تصاویر کی کیفیت میں اختلاف ہوا تو ایک جماعت کہتی ہے کہ ان میں ہر چیز کی تصویر داخل ہے اس میں روح ہو یا نہ ہو وہ فرماتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں حدیث میں ابہام ہے۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید اس طرح استدلال کیا ہے حضرت مسروق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے

marfat.com

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ رُوْحٌ فَلَا بَأْسَ بِتَصْوِيْرِهِ وَمَا كَانَ لَهُ رُوْحٌ فَهُوَ الْمَنْهِيُّ عَنْ تَصْوِيْرِهِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں میں روح نہ ہو ان کی تصویر کشی میں کوئی حرج نہیں اور جو روح والی چیزیں ہوں ان کی تصویر کشی سے روکا گیا ہے انہوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا ہے

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيْلَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَأَنَا أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ أَبَدًا قَالَ فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔

حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے عرض کیا اے ابن عباس! میری گزر اوقات میرے ہاتھ کی کمائی ہے اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تم سے وہ بات بیان نہ کروں جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ نے فرمایا جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب قیامت کے دن اُسے عذاب دے گا حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونکے لیکن کبھی بھی پھونک نہیں سکے گا فرماتے ہیں اس شخص نے بڑے زور کا سانس لیا جس سے اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر تم نے بنانا ہی ہے تو یہ درخت میں (ان کی تصویر کشی کرو) اور ہر وہ چیز جس میں روح نہ ہو۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت قبیصہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انہوں نے حضرت عوف سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا نُهِيَ مِنْ تَصْوِيْرِهِ هُوَ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الرُّوْحُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی حجت پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونکے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کی تصویر کشی سے روکا گیا ہے وہ ذی روح چیز ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم

marfat.com

اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فَمَعْنٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی تصویر بنائی اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا حتی کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا تو ان روایات کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بیان کیا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معنی پر دلالت کرنے والی روایات بھی مروی ہے۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ لَمَّا قَدِمَ مُجَاهِدٌ الْكُوْفَةَ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَاَبِيْ فَحَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ جِئْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ لِاَنَّهٗ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ فَمُرْ بِالتِّمْثَالِ فَلْيُقْطَعْ رَاْسُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ۔

حضرت عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا فرماتے ہیں جب حضرت مجاہد کوفہ میں آئے تو میں اور میرے والد دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا اے محمد! میں گذشتہ شام آپ کے پاس آیا تھا لیکن اندر داخل نہ ہو سکا کیونکہ گھر میں کسی شخص کی تصویر تھی تو آپ نے حکم دیں کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے یہاں تک کہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا داخل ہو جاؤ انہوں نے عرض کیا کیسے داخل ہو جاؤں جب کہ آپ کے گھر میں ایک ایسا پردہ

marfat.com

أَدْخُلُ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ وَفِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ خَيْلٍ وَرِجَالٍ فَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَهَا وَإِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ

ہے جس میں گھوڑوں اور انسانوں کی تصویریں ہیں یا تو ان کے سر کاٹ دیئے جائیں یا ان کے بچھونے بنا لیے جائیں ہم ملائکہ کی جماعت ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتی جس میں تصاویر ہوں۔

فَلَمَّا أُبِيحَتِ التَّمَاثِيلُ بَعْدَ قَطْعِ رُؤُسِهَا الَّذِي لَوْ قُطِعَ مِنْ ذِي الرُّوحِ لَمْ يَبْقَ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ تَصْوِيرِ مَا لَا رُوحَ لَهُ وَعَلَى خُرُوجِ مَا لَا رُوحَ لَهُ مِنَ الصُّوَرِ مِمَّا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي هَذَا الْبَابِ۔

جب سر کاٹنے کے بعد تصاویر کو جائز رکھا گیا اور جس کے کاٹنے سے ذی روح چیز زندہ نہیں رہتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ایسی چیز کی تصویر جائز ہے جو جاندار نہ ہو اور غیر جاندار کی تصویر بھی روایات میں مذکور ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔

۱۱۱۵ - **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي هَذَا الْبَابِ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ [illegible] عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الصُّورَةُ الرَّأْسُ فَكُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ لَهُ رَأْسٌ فَلَيْسَ بِصُورَةٍ۔

اس باب میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت حاتم بن [illegible] نے ایک شخص سے وہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں صورت میں تصویر سر کا نام ہے پس جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔

وَفِي قَوْلِ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا وَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَهَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يُبِحْ مِنِ اسْتِعْمَالِهَا فِيهِ تِلْكَ التَّصَاوِيرَ إِلَّا بِأَنْ تُبْسَطَ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ كَانَ فِي بَيْتِهِ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ وَلَمْ يَدْخُلْ ذَلِكَ فِيمَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ لِأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ **قِيلَ لَهُ** فَمَا ذَكَرْتَ مِنِ اسْتِثْنَائِهِ مَا هُوَ فِي حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَى أَنَّ تِلْكَ الثَّوْبَ مُسْتَثْنًى هُوَ [illegible] التَّمَاثِيلُ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ [illegible] مُسْتَثْنًى مِنْهُ اسْتُعْمِلَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا [illegible] فِي حَدِيثِ [illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا کہ ان کے بچھونے بنا لیے جائیں یا ان کا سر کاٹ دیا جائے اس بات کی دلیل ہے کہ ان تصاویر کو بچھانے کے علاوہ استعمال نہ کیا جائے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصاویر تھیں [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مستثنیٰ [illegible] حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مستثنیٰ [illegible] استعمال [illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible]

وَصَفْنَا عَلِمْنَا اَنَّ الثِّيَابَ الْمُسْتَثْنَاةَ هِيَ الثِّيَابُ الْمَبْسُوطَةُ كَهَيْأَةِ الْبَسْطِ لَا مَا سِوَاهَا مِنَ الثِّيَابِ الْمُعَلَّقَةِ وَالْمَلْبُوسَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

کی روایات ہیں وہ بات ہے جو ہم نے بیان کی تو معلوم ہوا کہ جس کپڑے کو مستثنیٰ کیا گیا اس سے بچھایا جانے والا کپڑا مراد ہے جو فرش کی طرح بچھا ہوا ہو اس کے علاوہ یعنی لٹکے یا پہنے ہوئے کپڑے مراد نہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۰ الرَّجُلِ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرِ بْنَ اَبِي عِمْرَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَقَالَ رَاَيْتُ اَصْحَابَنَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُوْنَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ هِيَ تَرْكُهُ وَتَرْكُ الْعَوْدِ عَلَيْهِ ذٰلِكَ غَيْرُ مَوْهُوْمٍ مِنْ اَحَدٍ فَاِذَا قَالَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَدْ وَعَدَ اللّٰهَ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلٰى ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَاِذَا عَادَ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ وَعَدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَخْلَفَهُ وَلٰكِنْ اَحْسَنُ ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ اَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْبَةَ اَيْ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَنْزِعَنِيْ عَنْ هٰذَا الذَّنْبِ وَلَا يُعِيْدُنِيْ اِلَيْهِ اَبَدًا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ۔

باب ۳۱ "استغفر اللہ واتوب الیہ" کے الفاظ کہنا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوجعفر بن ابی عمران سے سنا وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کہے "استغفر اللہ واتوب الیہ" میں اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کے بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں بلکہ وہ یوں کہے استغفر اللہ واسالہ التوبہ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور توبہ کا سوال کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اسے مکروہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کا مطلب اسے چھوڑ دینا اور دوبارہ اس کی طرف نہ آنا ہے — اور اس کا کسی سے بھی وہم نہیں کیا جاتا جب وہ "اتوب الیہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا پھر اس کے بعد جب اس کی طرف لوٹتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے اس کے خلاف ورزی کی لیکن یہ الفاظ کہنا زیادہ اچھا ہے، "اسائل التوبہ" میں توبہ کا سوال کرتا ہوں، یعنی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس گناہ سے نکال دے اور مجھے کبھی بھی اس کی طرف نہ لوٹائے — اس سلسلے میں حضرت ربیع بن خثیم سے بھی مروی ہے۔

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَكُوْنُ كِذْبَةً وَيَكُوْنُ ذَنْبًا وَلٰكِنْ يَقُلْ

حضرت منذر، حضرت ربیع بن خثیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی بھی یہ الفاظ نہ کہے "استغفر اللہ واتوب الیہ"، پھر وہ لوٹے گا تو اس کا یہ کہنا جھوٹ ہو جائے گا اور یہ بھی گناہ ہوگا بلکہ وہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ۔ اے اللہ! میرے گناہ کو بخشش دے اور میری توبہ قبول

marfat.com

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ۔

فرمایا۔

۱۱۱۷۔ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ أَنْ يَتُوبَ الرَّجُلُ مِنَ الذَّنْبِ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَيْهِ۔

اس سلسلے میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ یہ ہے کہ آدمی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اس کی طرف کبھی بھی نہ لوٹے۔

۱۱۱۸۔ **فَهٰذِهِ** صِفَةُ التَّوْبَةِ وَهٰذَا غَيْرُ مَأْمُونٍ عَلَى أَحَدٍ غَيْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ مَعْصُومٌ وَلِذٰلِكَ كَانَ يَقُولُ فِيمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَا ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّمَا قَالَ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

تو یہ توبہ کی صفت ہے اور اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پر بے خوفی نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام معصوم ہیں (جب کہ باقی لوگ معصوم نہیں) اور یہی وجہ ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں دن میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے ستر مرتبہ کا ذکر فرمایا۔

۱۱۱۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یوں فرماتے تھے میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

۱۱۲۰۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام خبر دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک دن میں سو بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثنا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثنا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ ثنا الْأَغَرُّ الْمُزَنِيُّ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت اغر مزنی نے بیان کیا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو بلند کئے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ یوں فرما رہے تھے اے لوگو! اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو اللہ کی قسم میں دن میں ایک سو بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

قَالُوا فَهٰذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ لِأَنَّهُ مَعْصُومٌ مِنَ الذُّنُوبِ وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ غَيْرُ مَعْصُومٍ مِنَ الْعَوْدِ فِيمَا تَابَ مِنْهُ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ کہتے تھے کیونکہ آپ معصوم تھے جب کہ دوسرے لوگوں کو ایسا کہنا مناسب نہیں کیونکہ وہ اس گناہ کی طرف لوٹنے سے معصوم نہیں جس سے انہوں نے توبہ کی ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ اس بات میں کچھ حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص کہے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس سلسلے میں ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث ہے۔

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي

حضرت سہیل بن ابی صالح، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بکثرت فضول گفتگو ہوئی پھر اٹھنے سے پہلے کہے "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" اے ہمارے رب ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

marfat.com

مجلسه ذلك۔

تجھ سے بخشش مانگتا اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں تو اس مجلس میں جو کچھ سرزد ہوا بخش دیا جائے گا۔

۱۱۲۵- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن سلیمٰن الواسطی قال ثنا عثمان بن مطر عن ثابت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال كفارة المجلس سبحانك اللهم وبحمدك استغفرك واتوب الیك۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلس کا کفارہ یہ الفاظ ہیں۔
سُبحانك اللّٰهم وبحمدك استغفرك واتوب الیك۔

۱۱۲۶- حدثنا محمد بن خزیمة وفهد بن سلیمٰن قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الهاد عن اسمٰعیل بن عبد الله بن جعفر قال بلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من انسان یكون فی مجلس فیقول حین یرید ان یقوم سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك الا غفر له ما كان فی ذلك المجلس قال فحدثنا بهذا الحدیث یزید بن خصیفة فقال هكذا احدثنی السائب بن یزید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

حضرت اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بھی کسی مجلس میں ہو پھر جب کھڑا ہونے کا ارادہ کرے تو یوں کہے
سُبحانك اللّٰهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك۔
تو جو کچھ مجلس میں ہوا بخش دیا جائے گا فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث حضرت یزید بن خصیفہ سے بیان کی اور فرمایا مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے اسی طرح بیان کی ہے۔

۱۱۲۷- حدثنا محمد بن خزیمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الهاد عن یحیی بن سعید عن زرارة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوم من المجلس الا قال سبحانك اللهم ربی وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب الیك فقلت له یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ما اكثر ما تقول هؤلاء الكلمات اذا قمت فقال انه لا یقولهن احد حین یقوم من مجلسه الا غفر له ما كان فی ذلك المجلس۔

فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد روی عنه ایضا ما ذكرنا وهو اولی القولین عندنا

حضرت زرارہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے نہیں اٹھتے تھے مگر یوں کہتے (وہی الفاظ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کس کثرت کے ساتھ یہ الفاظ پڑھتے ہیں جب مجلس سے اٹھتے ہیں آپ نے فرمایا جب بھی کوئی شخص مجلس سے اٹھتے وقت یہ کلمات کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مجلس میں کئے گئے گناہ معاف فرما دیتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمارے نزدیک دونوں قولوں میں سے یہی زیادہ بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بھی اسی بات کا حکم دیا فرمایا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف توبہ کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی توبہ کرو جو نصوح ہو (پکی توبہ ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان مذکورہ بالا روایات میں اسی بات کا حکم

marfat.com

لان اللہ عز وجل قد امر بذلک فی کتابہ فقال توبوا الی بارئکم وقال توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا وامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فی الآثار التی ذکرنا فلہذا ابحنا ذلک وخالفنا ابا جعفر فیما ذہب الیہ علی ما ذکرنا فی اول ہذا الباب **فان** قال قائل فان اللہ عز وجل انما امرہم فی کتابہ ان یتوبوا والتوبۃ ہی ترک الذنوب وترک العود الیہا ولیس ذلک بقولہم قد تبنا انما ذلک الخروج عن الذنوب وترک العود الیہا قال وکذلک روی فی قول اللہ عز وجل توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا۔

۱۱۲۸ - **فذکر** ما حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا موسی ابن زیاد المخزومی قال ثنا اسرائیل قال ثنا سماک عن النعمان بن بشیر قال سمعت عمر یقول التوبۃ النصوح ان یجتنب الرجل ای شیء کان یعملہ فیتوب الی اللہ عز وجل منہ ثم لا یعود الیہ ابدا۔

۱۱۲۹ - **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا وہب قال ثنا شعبۃ عن سماک عن النعمان عن عمر مثلہ۔

فہذہ صفۃ التوبۃ التی امرہم اللہ عز وجل بہا فی کتابہ فاما قولہم نتوب الی اللہ لیس من ہذا فی شیء **قیل** لہم ان ذلک وان کان کما ذکرتم فانا لم نبح لہم ان یقولوا نتوب الی اللہ عز وجل علی انہم معتقدون للرجوع الی ما تابوا منہ ولکنا ابحنا لہم ذلک علی انہم یریدون بہ ترک ما وقعوا فیہ من الذنب ولا یریدون العود فی شیء منہ فاذا قالوا ذلک واعتقدوا ہذا بقلوبہم کانوا فی ذلک ماجورین مثابین فمن عاد منہم بعد ذلک فی شیء من تلک الذنوب کان ذلک ذنبا اصابہ ولم یحبط ذلک اجرہ المکتوب لہ بقولہ الذی تقدم منہ واعتقادہ معہ ما اعتقد۔

دیا لیکن ہم نے اسے جائز قرار دیا اور ابوجعفر (امام طحاوی نہیں بلکہ ابوجعفر بن ابی عمر) کے مذہب کی مخالفت کی جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں توبہ کا حکم دیا اور توبہ کا مطلب گناہ کو چھوڑنا اور اس کی طرف رجوع کو بھی ترک کرنا ہے اور یہ بات صرف "تبنا" (ہم نے توبہ کی) کے لفظ سے حاصل نہ ہوگی بلکہ گناہ سے نکلنے اور اس کی طرف نہ لوٹنے سے توبہ حاصل ہوگی وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "توبۃ النصوح" کے سلسلے میں اسی طرح مروی ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے "توبۃ النصوح" یہ ہے کہ انسان ہر اس کام سے اجتناب کرے جسے وہ کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے اور پھر کبھی بھی اس (عمل) کی طرف نہ لوٹے۔

حضرت شعبہ، حضرت سماک سے وہ حضرت نعمان اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس توبہ کا حکم دیا ہے اس کا طریقہ یہی (مذکورہ بالا ہے) اور ان کا یہ قول کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں تو یہ کوئی بات نہیں تو ان کو کہا جائے گا کہ یہ بات اگرچہ اسی طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو لیکن ہم نے لسان کے لیے یہ الفاظ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرتے ہیں اسی طرح جائز قرار نہیں دیئے کہ انہوں نے جس بات سے توبہ کی ہے وہ اس کی طرف لوٹنے کا اعتقاد رکھتے ہوں بلکہ ہم نے ان کے لیے یہ الفاظ جائز قرار دیئے کہ وہ اس سے اس گناہ کو چھوڑنے کا ارادہ کرتے ہیں جو ان سے واقع ہوا وہ اس کی طرف لوٹنے کا ارادہ نہیں کرتے پس جب وہ یہ الفاظ کہیں اور دل سے اس کا عقیدہ بھی رکھیں تو اس میں انہیں اجر و ثواب ملے گا پس اس کے بعد ان میں سے جو شخص اس گناہ کی طرف لوٹے گا تو یہ اس نے نیا گناہ کیا اور اس سے وہ اجر و ثواب

marfat.com

جو اس کے قول اور عقیدے کی وجہ سے لکھا جا چکا ہے، ضائع نہیں ہوگا۔

—

فَاَمَّا مَنْ قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ اَنَّهٗ يَعُوْدُ اِلٰى مَا تَابَ مِنْهُ فَهُوَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ فَاسِقٌ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ كَذِبٌ عَلَى اللّٰهِ فِيْمَا قَالَ وَاَمَّا اِذَا قَالَ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ لِتَرْكِ الذَّنْبِ الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ فِيْهِ وَعَازِمٌ اَنْ لَّا يَعُوْدَ اِلَيْهِ اَبَدًا فَهُوَ صَادِقٌ فِيْ قَوْلِهٖ مُثَابٌ عَلٰى صِدْقِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ۔

اور وہ شخص جو زبان سے کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں حالانکہ اس کا اعتقاد ہے کہ وہ اس گناہ کی طرف لوٹے گا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو وہ اس قول کی وجہ سے فاسق ہوگا اور اسے اس پر عذاب ہوگا کیونکہ اس نے اس قول کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا — اور اگر وہ اس کیے گئے گناہ کے چھوڑنے کا عقیدہ رکھتے ہوئے یہ الفاظ کہتا ہے اور اس کا پختہ ارادہ ہے کہ وہ کبھی بھی اس کی طرف نہیں لوٹے گا تو وہ اپنے قول میں سچا ہے اور اسے اس سچ پر ان شاء اللہ ثواب ملے گا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ندامت کو توبہ سے قرار دیا۔

—

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ فَقَالَ نَعَمْ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ندامت، توبہ سے ہے۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ شُرَحْبِيْلَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شرحبیل، اپنے والد سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ وَابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زیاد بن ابی مریم اور ابن جراح، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

—

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ زِيَادٍ وَلَيْسَ بِابْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت عبدالکریم سے اور وہ حضرت زیاد سے روایت کرتے ہیں جو ابن ابی مریم نہیں ہیں پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ

حضرت زہیر نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالکریم نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت

marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ نَحْوَهُ

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ النَّدَمَ تَوْبَةً فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ ذَنْبِ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ نَادِمٌ عَلٰى مَا اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ اَنَّهُ مُحْسِنٌ مَاجُوْرٌ عَلٰى قَوْلِهِ ذٰلِكَ۔

کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندامت کو توبہ قرار دیا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو آدمی یہ الفاظ کہتا ہے کہ میں فلاں فلاں گناہ سے بارگاہ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں اور وہ اس گناہ پر نادم بھی ہے تو وہ نیکی کرنے والا ہے اور اپنے اس قول پر ثواب پائے گا۔

بَابُ ۳۰۲ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ۳۰۲ میت پر رونا

۱۱۳۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّ عَتِيْكَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اُمِّهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيْكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيْعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوُجُوْبُ قَالَ اِذَا مَاتَ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ ان کے نانا عتیک بن حارث بن عتیک نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عتیک نے ان کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اسے بیماری سے مغلوب پایا آپ نے انہیں پکارا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا آپ نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا اے ابو الربیع آپ کے معاملے میں ہم مغلوب ہو گئے تو عورتوں نے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ حضرت ابن عتیک ان کو خاموش کرانے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو جب واجب ہو گئی تو کوئی رونے والی نہ روئے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی آپ نے فرمایا جب وہ مر جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے میت پر رونے کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے اور ایک دوسری حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہوتا ہے۔

۱۱۳۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ لَمَّا مَاتَتْ اُمُّ اَبَانَ بِنْتُ

حضرت عبدالجبار بن ورد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ سے سنا فرماتے ہیں جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام ابان کا انتقال ہوا تو میں بھی لوگوں

marfat.com

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَا تَنْهَى هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ ذٰلِكَ فَخَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا رَكْبٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَنِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ وَأُصِيبَ عُمَرُ جَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ وَاأَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَبْكِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمَا وَاللهِ مَا تُحَدِّثُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْكَاذِبِينَ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَمَا يَشْفِيكُمْ أَنْ لَا تَزِرَ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

کے ساتھ حاضر ہوا اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے بیٹھ گیا عورتیں رونے لگیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تم ان عورتوں کو رونے سے نہیں روکتے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہی بات فرماتے تھے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو اچانک ایک قافلہ آگیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابن عباس یہ کونسا قافلہ ہے میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب اور ان کے گھر والے تھے میں واپس لوٹا اور عرض کیا امیر المومنین یہ حضرت صہیب اور ان کے گھر والے ہیں جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچی تو حضرت صہیب نے بیٹھ کر رونا شروع کر دیا کہنے لگے ہائے دوست! ہائے ساتھی! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مت روؤ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! تم یہ حدیث جھوٹوں سے روایت نہیں کرتے لیکن سننے میں خطا ہے اور تمہارے لیے قرآن پاک میں کافی وشافی بیان موجود ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے بعض گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے اس کے عذاب میں اضافہ کرتا ہے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ صُهَيْبٍ **قَالُوا** فَلَمَّا كَانَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ كَانَ بُكَاؤُهُمْ عَلَيْهِ مَكْرُوهًا لَهُمْ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

حضرت سفیان، حضرت عمرو بن دینار سے اور وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں پھر وہ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انہوں نے حضرت صہیب کا واقعہ ذکر نہیں کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو ان کا اس پر رونا مکروہ ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے

marfat.com

إذا كان بكاء لا معصية معه من قول فاحش ولا نياحة۔

۱۱۲۸۔ **واحتجوا في ذلك بما حدثنا يونس** قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث عن سعيد بن الحارث الأنصاري عن عبد الله بن عمر قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد ابن أبي وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل عليه وجده في غشيته فقال قد قضى فقالوا لا والله يا رسول الله فبكى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأى القوم بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بكوا فقال ألا تسمعون أن الله تعالى لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا وأشار إلى لسانه أو يرحم۔

۱۱۲۹۔ **حدثنا** أحمد بن الحسن قال سمعت سفيان يقول حدثنا ابن عجلان عن وهب بن كيسان عن أبي هريرة أن عمر أبصر امرأة تبكي على ميت فنهاها فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم دعها يا أبا حفص فإن النفس مصابة والعين باكية والعهد قريب۔

۱۱۳۰۔ **حدثنا يونس** قال ثنا ابن وهب قال حدثني أسامة بن زيد الليثي عن نافع عن عبد الله ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بنساء بني الأشهل يبكين هلكاهن يوم أحد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن حمزة لا بواكي له فجاء نساء الأنصار يبكين حمزة فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ويحهن ما انقلبن بعد مروهن فلينقلبن ولا يبكين على هالك بعد اليوم۔

۱۱۳۱۔ **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا إسمعيل

ہیں میت پر رونے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس رونے کے ساتھ گناہ کی آمیزش نہ ہو یعنی کوئی بری بات یا پیٹنا وغیرہ نہ ہو۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت سعید بن حارث انصاری، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے جب ان کے پاس پہنچے تو ان کو بیہوشی کی حالت میں پایا آپ نے فرمایا انتقال ہو گیا انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے جب حاضرین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس پر عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو میت پر روتے ہوئے دیکھا تو اسے منع فرمایا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوحفص اسے چھوڑ دو بے شک نفس کو مصیبت پہنچی ہے آنکھ روتی ہے اور زمانہ (وقت مصیبت) قریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو الاشہل (بنو عبد الاشہل) کی عورتوں کے پاس سے گزرے جو اپنے قبیلے کے ان لوگوں پر رو رہی تھیں جو احد کے دن ہلاک ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے والا کوئی نہیں چنانچہ انصار کی عورتیں آئیں اور انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونا شروع کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے تو فرمایا ان پر افسوس جانے کے بعد نہ لوٹیں لیں چاہیے کہ یہ واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

marfat.com

ابو عمر قال ثنا سفیان عن عاصم بن عبید اللہ عن القاسم عن عائشۃ قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن مظعون بعد موتہ ودموعہ تسیل علی لحیتہ

ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کو بوسہ دے رہے تھے اور آپ کے آنسو ریش مبارک پر بہہ رہے تھے۔

ففی ھذہ الآثار التی ذکرنا اباحۃ البکاء علی الموتی وذلک ان ذلک غیر ضار لھم ولا سبب لعذابھم ولولا ذلک لما بکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اباح البکاء ولمنع من ذلک فان قال قائل فان فی حدیث ابن عمر الذی ذکرت ما یدل علی نسخ ما کان اباح من ذلک وھو قولہ ولا یبکین علی ھالک بعد الیوم قیل لہ ما فی ذلک دلیل علی ما ذکرت قد یجوز ان یکون قولہ ولا یبکین علی ھالک بعد الیوم ای من ھلکاھن الذین قد بکین علیھم منذ ھلکوا الی ھذا الوقت لان فی ذلک البکاء ما قد اتین بہ علی ما جلی عنھن حزنھن وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تفسیر البکاء الذی تصد الی النھی فی نھیہ عن البکاء علی الموتی

تو ان روایات میں جو ہم نے ذکر کی ہیں مرنے والوں پر رونے کا جواز ہے نیز یہ کہ اس سے ان (مرنے والوں) کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور نہ ہی یہ ان کے عذاب کا سبب ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ روتے اور نہ اسے جائز قرار دیتے بلکہ اس سے منع فرما دیتے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی جو روایت نقل کی ہے اس میں اس اباحت کے نسخ پر دلالت پائی جاتی ہے اور وہ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ رونا ــــ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اس میں تمہاری اس بات پر کوئی دلیل نہیں ممکن ہے آپ کے قول کہ آج کے بعد کسی ہلاک ہونے والے پر نہ رونا کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اب تک ہلاک ہو گئے اور تم ان پر رو چکے ہو اب ان پر نہ رونا کیونکہ اس رونے سے ان کا غم دور ہو جاتا ہے اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرنے والوں پر رونے کی ممانعت کی وضاحت مروی ہے۔

۲۴۱۱- ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قال ثنا اسرائیل عن محمد بن عبد الرحمن عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ عن عبد الرحمن بن عوف قال اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فانطلقت معہ الی ابنہ ابراھیم وھو یجود بنفسہ فاخذہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ حتی خرجت نفسہ فوضعہ ثم بکی فقلت یا رسول اللہ اتبکی وانت تنھی عن البکاء فقال انی لم انہ عن البکاء ولکن نھیت عن صوتین احمقین فاجرین صوت عند نغمۃ

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی روح قبض ہو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھا حتی کہ ان کا وصال ہو گیا پھر آپ نے رکھ دیا اور آپ رو پڑے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں، حالانکہ آپ رونے سے منع فرماتے ہیں فرمایا میں رونے سے منع نہیں کرتا بلکہ میں دو احمق اور فاجر آوازوں سے منع کرتا ہوں لہو و لعب کے نغمہ اور شیطانی باجوں کی آواز اور مصیبت کے وقت کی آواز جس میں چہروں پر مارنا اور گریبانوں کو پھاڑنا

marfat.com

لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ شَيْطَانٍ وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ لَطْمِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَهٰذَا رَحْمَةٌ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ يَا إِبْرَاهِيمُ لَوْلَا أَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَقَوْلٌ حَقٌّ وَأَنَّ آخِرَنَا سَيَلْحَقُ أَوَّلَنَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ هٰذَا وَإِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ يَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ۔

پایا جائے اور یہ (رونا) تو رحمت ہے جو آدمی رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اے ابراہیم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور قول حق ہے اور ہمارا پچھلا، پہلے سے ملنے والا ہے تو ہم تم پر اس سے بھی زیادہ غم کرتے اور ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم ایسی بات نہیں کرتے جس سے رب ناراض ہو۔

فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِالْبُكَاءِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ وَأَنَّهُ الْبُكَاءُ الَّذِي مَعَهُ الصَّوْتُ الشَّدِيدُ وَلَطْمُ الْوُجُوهِ وَشَقُّ الْجُيُوبِ وَبَيَّنَ أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبُكَاءِ مِمَّا فُعِلَ مِنْ جِهَةِ الرَّحْمَةِ أَنَّهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ الْبُكَاءِ الَّذِي نَهَى عَنْهُ وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَائِشَةَ إِنْكَارَ ذٰلِكَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا فِي قَبْرِهِ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْبُكَاءُ الَّذِي يُعَذَّبُ بِهِ الْكَافِرُ فِي قَبْرِهِ يَزْدَادُ بِهِ عَذَابًا عَلَى عَذَابِهِ بُكَاءً قَدْ كَانَ أَوْصٰى بِهِ فِي حَيَاتِهِ فَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ كَانُوا يُوصُونَ بِذٰلِكَ أَهْلِيهِمْ أَنْ يَفْعَلُوهُ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ فَيَكُونُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُعَذِّبُهُ فِي قَبْرِهِ بِسَبَبٍ قَدْ كَانَ سَبَّبَهُ فِي حَيَاتِهِ فَعُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی روایات میں جس رونے سے منع کیا وہ کیا ہے! یعنی یہ وہ رونا ہے جس کے ساتھ بہت زیادہ آواز ہو چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا ہو اور آپ نے واضح فرمایا اور اس کے علاوہ رحمت کے طور پر رونا اس رونے خلاف ہے جس سے منع کیا گیا ——— اور وہ جو ہم نے بواسطہ حضرت ابن عمر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار بھی ذکر کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے گھر والوں کے رونے کے سبب اس کی قبر میں اس کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے ——— اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس رونے سے کافر کے عذاب میں اضافہ ہوتا ہے وہ رونا ہو جس کی اس نے اپنی زندگی میں وصیت کی تھی کیونکہ لوگ دور جاہلیت میں اپنے گھر والوں کو وصیت کرتے تھے کہ ان کے مرنے کے بعد وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ اسے قبر میں اس سبب سے عذاب دیتا ہے جو اس کی زندگی میں پایا گیا اور مرنے کے بعد اس پر عمل ہوا۔ یہ حدیث، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ

حضرت عائشہ (ام المومنین) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ حضرت ابو عبدالرحمن بن عمر کی مغفرت کرے وہ فرماتے ہیں کہ میت کو زندہ لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا اللہ کی قسم یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وہم ہے اللہ تعالیٰ

marfat.com

إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ إِلَّا إِيهَامًا مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى وَمَا ذَاكَ إِلَّا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرِ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ تَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ يَقُوْلُ بِعَمَلِهِ

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِعَمَلِهِ وَأَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَقَدْ مَنَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَزِرَ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَيِّتًا لَا يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِبُكَاءِ حَيٍّ لَمْ يَأْمُرْ بِهِ فِيْ حَيَاتِهِ وَمَاتَ لِحَدِيْثِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الْبُكَاءُ الْمَكْرُوْهُ مَا هُوَ وَإِنَّهُ هُوَ الَّذِيْ مَعَهُ اللَّطْمُ وَالشَّقُّ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا إِبَاحَةُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سَبَبٌ مَكْرُوْهٌ مِنْ شَقِّ ثَوْبٍ وَلَطْمِ وَجْهٍ وَنِيَاحَةٍ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

۴۴۱۱- **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَعَلٰى أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ وَعِنْدَهُمْ جَوَارٍ يَتَغَنَّيْنَ فَقُلْتُ أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ وَإِلَّا فَامْضِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ وَفِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ان کی مغفرت کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور بات یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی قبر پر گزرے تو آپ نے فرمایا تم اس پر رو رہے ہو اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے یعنی اس کے اپنے عمل کی وجہ سے (عذاب ہو رہا ہے)

تو اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی کہ اس کافر کو قبر میں اس کے اپنے عمل کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کو منع فرما دیا کہ کوئی (گناہوں کا) بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ اٹھائے۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ میت کو قبر میں زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا جب کہ وہ اپنی زندگی میں اس بات کا حکم دے کر نہ مرا ہو کیونکہ بواسطہ حضرت جابر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت سے مکروہ رونے کی وضاحت ہو رہی ہے کہ وہ کیا ہے اور یہ وہی رونا ہے جس کے ساتھ چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا ہو تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ میت پر رونے کا جواز اس صورت میں ہے جب اس کے ساتھ کوئی مکروہ سبب نہ ہو یعنی کپڑے پھاڑنا، چہرہ پیٹنا اور نوحہ (بین) وغیرہ کرنا۔

حضرت عامر بن سعد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت قرظہ بن کعب، علی بن مسعود انصاری اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو ان کے پاس کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم یہ کام کرتے ہو حالانکہ تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو انہوں نے کہا سننا چاہو تو ٹھیک ہے ورنہ چلے جاؤ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے موقعہ پر کھیل کود اور میت پر رونے کی اجازت دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے

marfat.com

وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِنِيَاحَةِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

عذاب ہوتا ہے۔

۱۱۴۵۔ وَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ اَبُو الْهُذَيْلِ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ نِيْحَ عَلٰى قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ فَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ مَا بَالُ النِّيَاحَةِ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كِذْبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكِذْبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ اَوْ لِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ قِيْلَ لَهٗ هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلَى النِّيَاحَةِ الَّتِي كَانُوْا يُوْصُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ فَتَكُوْنُ مَفْعُوْلَةً بَعْدَهُمْ بِوَصِيَّتِهِمْ بِهَا فِي حَيَاتِهِمْ فَيُعَذَّبُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت علی بن ربیعہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت قرظہ بن کعب پر نوحہ (بَین) کیا گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا اس امت میں نوحہ کا کیا حال ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ بولنا کسی دوسرے پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے اور جس پر بَین کیا گیا تو اس بَین کی وجہ سے اسے عذاب ہو جائے تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ہمارے نزدیک اس نوحہ سے مراد وہ ہے جس کی وہ اپنے گھر والوں کو وصیت کرتے تھے تو ان کے بعد اس بات پر عمل ہوتا تھا کیونکہ وہ اپنی زندگی میں وصیت کرتے تھے لہٰذا اس بات پر ان کو عذاب ہوتا تھا۔

بَابُ رِوَايَةِ الشِّعْرِ هَلْ هِيَ مَكْرُوْهَةٌ اَمْ لَا

باب ۳۰۳ شعر نقل کرنا مکروہ ہے یا نہیں

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَا ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا، شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا۔

حضرت محمد بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے کسی ایک کا پیٹ پیپ سے بھر جائے حتیٰ کہ اسے خراب کر دے تو یہ شعروں کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

حضرت عبد الصمد بن عبد الوارث حضرت شعبہ سے روایت

marfat.com

ابْنِ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۴۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ حَتّٰى يَرِيَهٗ۔

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عامر نے بیان کیا وہ حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن یہ الفاظ نہیں فرمائے "یہاں تک کہ اسے خراب کر دے"۔

۱۱۵۰۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۲۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ حَتّٰى يَرِيَهٗ۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "حتی کہ اسے خراب کر دے"۔

۱۱۵۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ مِنْ عَانَتِهٖ إِلٰى لَهَاتِهٖ قَيْحًا يَتَمَخَّضُ مِثْلَ السِّقَاءِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کا پیٹ ناف سے جبڑوں تک پیپ سے بھر جائے کہ مشکیزے کی طرح حرکت کرے تو شعروں کے ساتھ اس کے بھر جانے سے بہتر ہے۔

۱۱۵۴۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کو ساتھ اس کے بھر جانے سے بہتر ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ رِوَايَةَ الشِّعْرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اشعار کو نقل کرنا مکروہ خیال کیا ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے

marfat.com

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس بروایة الشعر الذی لا تدعم فیه وقالوا هذا الذی روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هو علی خاص من الشعر۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں ایسے اشعار نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی فحش گفتگو نہ ہو وہ فرماتے ہیں یہ جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا وہ خاص قسم کے شعروں سے متعلق ہے۔

۱۱۵۵ - **فذکروا** فی ذلك ما حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرنی اسمعیل بن عیاش عن محمد ابن السائب عن ابی صالح قال قیل لعائشة ان ابا هریرة یقول لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا فقالت عائشة یرحم الله ابا هریرة حفظ اول الحدیث ولم یحفظ اخره ان المشرکین کانوا یهاجون رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا من مهاجاة رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت ابو صالح فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ یاد رکھا لیکن آخری حصہ انہیں یاد نہ رہا مشرکین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے تھے (آپ کے خلاف شعر کہتے تھے) تو آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہجو تھی۔

۱۱۵٦ - **حدثنا** علی بن عبد العزیز البغدادی قال ثنا ابو عبید قال سمعت یزید یحدث عن الشرقی ابن القطامی عن مجالد عن الشعبی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا یعنی من الشعر الذی هجی به النبی صلی الله علیه وسلم

حضرت مجاہد حضرت شعبی سے روایت [illegible] اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ [illegible] بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے یعنی وہ [illegible] ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی گئی۔

قالوا وقد روی فی اباحة الشعر آثار فمنها ما حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابراهیم ابن المنذر الحزامی قال ثنا معن بن عیسی قال حدثنی عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال لما دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح رای نساء یلطمن وجوه الخیل بالخمر فتبسم فقال یا ابا بکر کیف قال حسان بن ثابت فانشد ابو بکر

یہ حضرات فرماتے ہیں شعر گوئی کے جواز میں روایات [illegible] ان میں سے ایک یہ ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ گھوڑوں کے چہروں کو اپنے دوپٹوں سے صاف کر رہی ہیں تو آپ خوش ہوئے [illegible] اے ابوبکر! حضرت حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے۔

---

marfat.com

شعر

عدمت بنيتي إن لم تروها
تثير النقع من كنفي كداء
ينازعن الاعنة مسرجات
يلطمهن بالخمر النساء

فكذا حدثنا احمد بن داؤد واهل العلم بالعربية يرون البيت الاول على غير ذلك تثير النقع موعدها كداء حتى يستوي قافية هذا البيت مع قافية البيت الذي بعده قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادخلوها من حيث قال۔

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شعر پڑھے ؎

میں اپنے آپ کو گم کر دوں اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء میں میرے کاندھوں کے اوپر گرد و غبار اڑاتے نہ دیکھو، وہ اس حال میں مقابلہ کرتے ہیں کہ انکو لگامیں ڈالی ہوئی ہیں اور ان پر زین کسی ہوئی ہے عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کے چہروں کو صاف کرتی ہیں۔

ہم سے احمد بن داؤد نے اسی طرح بیان کیا اور عربی جاننے والے پہلے شعر کو دوسری طرح خیال کرتے ہیں یعنی وہ گھوڑے گرد و غبار اڑاتے ہیں جن کا مقام، مقام کداء تاکہ اس مصرعہ کا قافیہ بعد والے شعر کے قافیے کے برابر ہو جائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح داخل کرو (پڑھو) جس طرح حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے پڑھا ہے۔

١١٥٧- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا يعقوب بن عبد الرحمن الزهري عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشعر حكمة۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

١١٥٨- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شريك عن المقدام بن شريح عن ابيه قال قلت لعائشة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يتمثل بشيء من الشعر فقالت نعم من شعر ابن رواحة وربما قال هذا البيت ؎

ويأتيك بالاخبار من لم تزود

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشعار پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں حضرت ابن رواحہ کے اشعار پڑھتے تھے اور بعض اوقات یہ شعر پڑھتے ؎

اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زاد راہ نہیں دیا۔

١١٥٩- حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا يحيى بن معين قال ثنا عبدة بن سليمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت استاذن حسان النبي صلى الله عليه وسلم في هجاء المشركين قال فكيف بنسبي فيهم قال اسلك منهم كما تسل الشعرة من العجين۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تم میری نسب کو ان سے کیسے بچاؤ گے (یعنی ان کا اور میرا نسب ایک ہی ہے) انہوں نے فرمایا میں آپ کو ان سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

١١٦٠- حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا يحيى

حضرت مجاہد بن سعید حضرت شعبی سے روایت کرتے

marfat.com

ابْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيُّ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ اَحْسِبُهُ قَالَ مَعَ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ الْاَشْعَارَ فَوَقَفَ بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ يَتَنَاشَدُوْنَ الْاَشْعَارَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهٰى عَنِ الشِّعْرِ الَّذِيْ اِذَا اُبِنَتْ فِيْهِ النِّسَاءُ وَتُزْدَرٰى فِيْهِ الْاَمْوَاتُ

ہیں فرماتے ہیں ہم کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا کچھ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اشعار پڑھ رہے تھے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما وہاں آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے حرم میں اور کعبہ شریف کے گرد اشعار پڑھتے ہو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا اے ابن زبیر! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار سے منع فرمایا جن میں عورتوں پر تہمت لگائی جائے اور مُردوں کی بدگوئی ہو۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الشِّعْرُ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

تو ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشعار کے بارے میں وہ بات فرمائی جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے اس سے وہ اشعار مراد ہوں جن سے اس حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

۱۱۶۱ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

۱۱۶۲ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

حضرت زر، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

۱۱۶۳ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

۱۱۶۴ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابراہیم بن سعد حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے

marfat.com

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ۔

فرمایا کہ عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث سے مروی ہے۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ ابْنَ هَارُونَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ۔

حضرت حسین بن نصر فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ہارون سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابراہیم بن سعد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث سے روایت کا ذکر فرمایا۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ كَعْبٌ أَنَا قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا إِذًا قَالَ اُهْجُهُمْ فَإِنَّهُ سَيُعِينُكَ عَلَيْهِمْ رُوحُ الْقُدُسِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کروں گا حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کروں گا آپ نے فرمایا تم اچھا شعر کہتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کروں گا تو آپ نے فرمایا ان کفار کی ہجو کرو بے شک اس پر روح القدس (جبریل علیہ السلام) تمہاری مدد کریں گے۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھایا اور وہ اس پر (بیٹھ کر) شعر پڑھتے تھے۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ الَّذِي قَبْلَ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ۔

حضرت احمد بن حمید فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن فضیل نے بیان کیا تو انہوں نے ابن ابی داؤد کی گذشتہ حدیث کی مثل ذکر کیا جو بواسطہ ابن نمیر حضرت ابن فضیل سے مروی ہے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان (کفار) کی اچھی طرح ہجو کرو حضرت جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيٍّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ

حضرت ابو اسحٰق شیبانی، حضرت عدی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

مِثْلَهٗ ۔

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ يَعْنِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ لَا يَزَالُ مَعَكَ رُوْحُ الْقُدُسِ مَا هَجَوْتَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

حضرت عیسٰی بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عدی بن ثابت نے بیان کیا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تک آپ مشرکین کی ہجو کرتے رہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ ہوں گے۔

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلٰى حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَرَهٗ عُمَرُ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ حَسَّانُ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ فَانْطَلَقَ عَنْهُ عُمَرُ فَقَالَ حَسَّانُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ مسجد نبوی میں شعر گوئی کر رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا تو وہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں اس (مسجد) میں اس وقت بھی شعر کہتا تھا جب اس میں آپ سے بہتر ذات (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) موجود تھی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ کر چلے گئے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوہریرہ! کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا اے حسان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دو اے اللہ! روح القدس کے ذریعے ان کی مدد فرما تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا اللہ! ایسا ہی ہے۔

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ حَسَّانَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ قَوْلِهٖ قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یہ جملہ ذکر نہیں کیا کہ میں اس مسجد میں شعر کہتا تھا جب آپ سے بہتر شخصیت اس میں موجود تھی۔

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے شہادت لے رہے تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنُ عَنْبَسَةَ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَنْبَسَةُ

حضرت حسن، حضرت اسود بن سریع سے روایت کرتے ہیں اور وہ شاعر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں

marfat.com

عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سُرَیْعٍ وَکَانَ شَاعِرًا اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّیْ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّ رَبَّكَ یُحِبُّ الْحَمْدَ وَمَا اسْتَزَادَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ شَیْئًا۔

آپ کو وہ حمد نہ سناؤں جو میں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف میں کہی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے اور ان الفاظ پر اضافہ نہ فرمایا۔

۱۱۷۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سُرَیْعٍ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَجَعَلْتُ اُنْشِدُهٗ۔

حضرت علی بن زید، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے اور وہ اسود بن سریع سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس میں (یہ بھی) ذکر کیا کہ انہوں نے فرمایا پس میں اشعار پڑھنے لگا۔

۱۱۷۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاَحْسَنَ ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ فَاَحْسَنَ ثُمَّ قَالَ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے شعر کہے تو بہت اچھے کہے پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بہت اچھے اشعار کہے اس کے بعد حضرت حسان رضی اللہ عنہ اشعار پڑھے تو شفاء دی اور خود بھی شفاء حاصل کی۔

۱۱۷۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَبْدَةَ بْنِ سُلَیْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَعْقُوْبَ عَنْ عُتْبَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمَیَّةَ بْنَ اَبِی الصَّلْتِ فِیْ شِعْرِهٖ وَقَالَ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں اس کی تصدیق فرمائی۔

شعر

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ یَمِیْنِهٖ
وَالنَّسْرُ لِلْاُخْرٰی وَلَیْثٌ مُرْصَدٌ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ

وَقَالَ **شعر**

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ اٰخِرِ لَیْلَةٍ
حَتَّی الصَّبَاحِ وَلَوْنُهَا یَتَوَرَّدُ
یَاْبٰی فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِیْ رِسْلِهَا
اِلَّا مُعَذَّبَةً وَاِلَّا تُجْلَدُ

اس نے یوں کہا۔

اس (عرش) کے دائیں پاؤں کے نیچے انسانی شکل اور بیل کی شکل میں اور دوسرے پاؤں کے نیچے گدھ اور گھات لگائے ہوئے شیر کی شکل میں فرشتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

پھر پڑھا۔

اور سورج ہر رات کے آخر میں صبح تک طلوع ہوتا ہے اور اس کا رنگ بدلتا رہتا ہے اور اپنے تدریجی دور میں ہمارے بے یوں طلوع ہوتا ہے کہ وہ باعث عذاب ہوتا ہے اور ہمیشہ نہیں رہتا۔

marfat.com

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق

١١٧٩- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا ابو معشر البراء عن صدقة بن طيسلة قال حدثني معن بن ثعلبة والحي بعده قال حدثني اعشى المازني قال لقيت النبي صلى الله عليه وسلم فانشدته شعر

يا مالك الناس وديان العرب
اني لقيت ذربة من الذرب
خرجت ابغيها الطعام في رجب
فخلفت العهد ولطت بالذنب
وهن شر غالب لمن غلب

قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهن شر غالب لمن غلب۔

١١٨٠- حدثنا الحسن بن عبد الله بن منصور قال ثنا الهيثم بن جميل قال ثنا شريك عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشعر حكما۔

١١٨١- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الحماني قال ثنا قيس عن الاعمش عن ابراهيم بن عبيدة عن عبد الله ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا الحماني قال ثنا قيس عن الاعمش عن عمارة عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

١١٨٢- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا الفريابي عن سفيان عن يعلى بن عبد الرحمن عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال استنشدني النبي صلى الله عليه وسلم شعر امية بن ابي الصلت فانشدته فكلما انشدته بيتا قال هيه حتى انشدته مائة قافية قال حتى كاد ابن ابي الصلت يسلم۔

١١٨٣- حدثنا محمد بن علي بن داود قال ثنا معلى

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

حضرت اعشی مازنی فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ اشعار پڑھے۔

"اے لوگوں کے مالک اور عرب کے حکمران میں نے زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت کو پایا اسے رجب کے بیچ میں رزق کی تلاش نے تھکا دیا تھا اس نے وعدہ کی خلاف ورزی کی اور ذلیل لوگوں کے ہاں پناہ لے لی اور یہ عورتیں ایک ایسی شر ہیں جو دوسروں پر غالب آجاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے یہ عورتیں ایسی شر ہیں جو دوسروں پر غالب آتی ہیں۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار پڑھنے کا حکم دیا تو میں نے اس کا کلام پڑھا جب بھی ایک شعر پڑھتا تو آپ فرماتے اور لاؤ حتی کہ میں نے ایک سو شعر پڑھے فرمایا حتی کہ قریب تھا ابن ابی صلت مسلمان ہو جائے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

marfat.com

ابنُ عبدِ الرحمنِ الواسطيُّ قال ثنا عبدُ الحميدِ بنُ
جعفرٍ عن عمرو بنِ الحكمِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ قال
قال الاقرعُ بنُ حابسٍ لشابٍّ من شبابهم قم
فاذكر فضلك وفضل قومك فقام فقال۔ **شعر**

نحنُ الكرامُ فلا حيٌّ يعادلنا
نحنُ الكرامُ فينا يقسمُ الربعُ
ونطعمُ الناسَ عندَ القحطِ كلَّهم
من الشريفِ اذا لم يؤنسِ القزعُ
اذا ابينا فلا يعدلُ بنا احدٌ
انا كرامٌ وعندَ الفخرِ نرتفعُ

قال فقال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يا
حسانُ اجبه فقال۔ **شعر**

نصرنا رسولَ اللهِ والدينَ عنوةً
على رغمِ عاتٍ من بعيدٍ وحاضرِ
بضربٍ كانزاعِ المخاضِ مشاشهُ
وطعنٍ كافواهِ اللقاحِ الصوادرِ
السنا نخوضُ الموتَ في حومةِ الوغا ۔ اذا صار بردُ الموتِ بين العساكرِ
ونضربُ هامَ الدارعين وننتمي ۔ الى حسبٍ من حومِ غسانَ باهرِ
ولولا حبيبُ اللهِ قلنا تكرّما
على الناسِ بالحنينِ هل من مفاخرِ
فاحياؤنا من خيرِ من وطئَ الحصى
وامواتُنا من خيرِ اهلِ المقابرِ

فلمّا جاءت هذه الآثارُ متواترةً باباحةِ قولِ الشعرِ ثبت انّ ما نهى عنه في الآثارِ الاولِ ليس لانّ الشعرَ مكروهٌ ولكن لمعنى كان في خاصٍّ من الشعرِ قصد بذلك النهيُ اليه **وقد** ذهب قومٌ في تاويلِ هذه الآثارِ التي ذكرناها عن رسولِ

ہیں حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے ان کے جوانوں میں سے ایک نوجوان سے فرمایا اٹھو اپنی اور اپنی قوم کی فضیلت ذکر کرو چنانچہ وہ کھڑا ہوا اور اس نے کہا۔

ہم معزز ہیں اور کوئی قبیلہ ہمارے برابر نہیں، ہم عزت والے ہیں اور سرداری ہمارے درمیان تقسیم ہوتی ہے ہم قحط کے وقت سب لوگوں کو (اونٹ کے) کوہان کی چربی کھلاتے ہیں جب چھوٹے اونٹ نہ پائے جائیں جب ہم آجائیں تو ہمارے برابر کوئی نہیں ہو سکتا ہم عزت والے ہیں اور فخر کے وقت ہم سربلند ہوتے ہیں۔

راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان! اسے جواب دو۔ تو انہوں نے یوں کہا۔

ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کی بھرپور طریقے سے مدد کی اور یہ بات شہروں اور دیہاتوں کے سرکش لوگوں کے خلاف ہے ایسی مار کے ساتھ (مدد کی) جو حاملہ اونٹنی کے پیشاب کی طرح دیر تک جاری رہتی ہے اور ایسی نیزہ بازی کے ساتھ جو دودھ دینے والی اور سیراب ہونے والی اونٹنیوں کے منہ کی طرح ہے (یعنی وسیع نیزہ بازی ہے) کیا ہم بڑی جنگ کے دوران موت کے منہ میں گھس نہیں جاتے جب لشکروں کے درمیان سخت جھگڑا ہوتا ہے ہم زرہ پوشوں کی گردنیں اڑاتے ہیں اور قابل فخر قبیلہ غسان کی اصل کی طرف منسوب ہوئے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کے حبیب نہ ہوتے تو ہم دو قبیلوں کے ساتھ لوگوں پر بڑائی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کیا ہے کوئی فخر کرنے والا پس ہمارے قبیلے ان سب لوگوں سے بہتر ہیں جو زمین پر چلتے ہیں اور ہمارے فوت شدہ کہا قبروں والوں سے اچھے ہیں۔

تو جب ان متواتر روایات میں شعر کہنے کا جواز ہے تو ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں جو ممانعت ہے وہ اس لیے نہیں کہ شعر کہنا مکروہ ہے بلکہ وہ اس خصوصیت کی وجہ سے ہے جو شعر میں پائی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے آپ نے منع فرمایا۔
ایک جماعت ان مذکورہ روایات کے سلسلے میں ہماری

marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ إِلَى خِلَافِ التَّأْوِيلِ الَّذِي وَصَفْنَا فَقَالُوا لَوْ كَانَ أُرِيدَ بِذٰلِكَ مَا هُجِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْرِ لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الْإِمْتِلَاءِ مَعْنًى لِأَنَّ قَلِيلَ ذٰلِكَ وَكَثِيرَهُ كُفْرٌ وَلٰكِنْ ذِكْرُ الْإِمْتِلَاءِ يَدُلُّ عَلَى مَعْنًى فِي الْإِمْتِلَاءِ لَيْسَ فِيمَا دُونَهُ قَالَ فَهُوَ عِنْدَنَا عَلَى الشِّعْرِ الَّذِي يَمْلَأُ الْجَوْفَ فَلَا يَكُونُ فِيهِ قُرْآنٌ وَلَا تَسْبِيحٌ وَلَا غَيْرُهُ فَأَمَّا مَا كَانَ فِي جَوْفِهِ الْقُرْآنُ وَالشِّعْرُ مَعَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِمَّنِ امْتَلَأَ جَوْفُهُ شِعْرًا فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يُفَسِّرُ هٰذَا التَّفْسِيرَ وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ أَيْضًا وَعَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَذْكُرَانِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَيْضًا۔

بیان کردہ تاویل کے خلاف تاویل کرتی ہے وہ فرماتے ہیں اگر اس سے وہ شعر مراد ہوتا جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی گئی تو پیٹ بھرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ اس سلسلے میں قلیل و کثیر سے کفر لازم آتا ہے جب کہ پیٹ کے بھرنے کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیٹ بھرنے میں جو بات ہے وہ اس سے کم میں نہیں وہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس سے وہ اشعار مراد ہیں جو پیٹ کو بھر دیں اور ان میں قرآن پاک اور تسبیح وغیرہ کچھ نہ ہو لیکن وہ جس میں قرآن بھی ہو اور شعر بھی، تو وہ ان لوگوں میں سے نہیں جس کا پیٹ شعروں سے بھرا ہوا ہو اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے خارج ہے کہ تم میں کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔

حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں میں نے عبید اللہ بن محمد بن عائشہ کو اس حدیث کی یہی تفسیر کرتے سنا ہے اور میں نے ابن ابی عمران اور علی بن عبد العزیز سے سنا وہ دونوں ابو عبید سے یہی بات نقل کرتے ہیں۔

بَابُ ۳۰۴ الْعَاطِسِ يُشَمَّتُ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَى مَنْ يُشَمِّتُهُ

باب ۳۰۴ چھینکنے والے کو جواب دینے والے کا جواب کیسا ہو

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ مَا شَأْنُ السَّلَامِ وَشَأْنُ مَا هٰهُنَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ أَعْظَمُ عَلَيْكَ مَا قُلْتُ لَكَ قَالَ وَدِدْتُ لَمْ يَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا غَيْرِهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ

حضرت خالد بن عرفجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت سالم بن عبید کے ہمراہ تھے تو جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی اس نے "السلام علیکم" کہا حضرت سالم نے فرمایا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام ہو یہاں سلام کا کیا مطلب ہے! پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد اس شخص سے فرمایا تمہیں میری بات بری لگی ہوگی اس نے کہا میں چاہتا تھا کہ آپ میری ماں کا ذکر نہ کرتے نہ بھلائی کے ساتھ اور نہ اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی اس نے السلام علیکم کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام ہو جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو

marfat.com

أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَوْ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَرُدُّوا عَلَيْكَ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْتَرُدَّ عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا هٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ الْعَاطِسُ وَيُقَالُ لَهُ عَلَى مَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هٰكَذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَقُولُ الْعَاطِسُ بَعْدَ أَنْ يُشَمَّتَ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۱۱۸۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُودِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ أُمِّ كِلَابٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ حَمِدَ اللهَ فَيُقَالُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَيَقُولُ لَهُمْ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا أَقُولُ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ الْقَوْمُ مَاذَا نَقُولُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ

(صرف) الحمد للہ رب العالمین کہے یا اس کے ساتھ علیٰ کل حال بھی اور وہ لوگ تمہیں "یرحمک اللہ" کے ساتھ جواب دیں اور تم "یغفر اللہ لکم" کے الفاظ سے ان کو جواب دو۔

حضرت ہلال بن یساف، قبیلہ اشجع کے ایک بزرگ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت سالم کے ساتھ تھے! پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوعوانہ حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں چھینکنے والے کو اسی طرح کہنا چاہیے اور اسے بھی اسی طرح کہا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب اسی طرح ہے لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں چھینکنے والے کو جب "یرحمک اللہ" کہا جائے تو اس کے بعد اسے یوں کہنا چاہیے "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملے کو درست کرے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ انہوں نے عبید بن ام کلاب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو الحمد للہ کہتے اور آپ کے لیے یرحمک اللہ کے الفاظ کہے جاتے اور آپ ان (صحابہ کرام) کے لیے ان الفاظ سے دعا مانگتے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں کیا الفاظ کہوں آپ نے فرمایا تم "الحمد للہ" کہو دوسرے حضرات نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں آپ نے فرمایا تم "یرحمک اللہ" کہو اس (چھینکنے والے) نے پوچھا میں انہیں

marfat.com

قَالَ قُولُوا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ مَاذَا أَقُولُ لَهُمْ قَالَ قُلْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

رجوا ابا) کیا کہوں آپ نے فرمایا تم کہو "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم"۔

فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى إِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِأَنَّ الَّذِينَ كَانُوا بِحَضْرَتِهِ يَهُودُ وَكَانَ تَعْلِيمُهُ لِلْعَاطِسِ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهِ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ حِينَئِذٍ كَانُوا يَهُودًا۔

پہلے قول والے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" کے الفاظ اس لیے فرمائے کہ آپ کی مجلس میں یہودی تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھینکنے والے کو ان الفاظ کی تعلیم دی اس لیے کہ اس وقت بھی وہاں یہودی موجود تھے۔

۱۱۹۰- **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا حضرت ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس امید پر چھینکتے تھے کہ آپ "یرحمک اللہ" کہیں گے لیکن آپ یوں فرماتے "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم"۔

۱۱۹۱- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ضحاک، حضرت ابو بردہ سے وہ حضرت ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوا فَإِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِلْيَهُودِ عَلَى مَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَأَمَّا الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُونَ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَلَيْسَتْ لَهُمْ عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى لِأَنَّ الَّذِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ وَإِنْ كَانُوا عَاطِسِينَ وَلَيْسَ يَخْتَلِفُونَ هُمْ وَمُخَالِفُوهُمْ فِيمَا يَقُولُ الْمُشَمِّتُ لِلْعَاطِسِ وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوا

تو یہ حضرات فرماتے ہیں جس طرح اس حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "یھدیکم اللہ" کے الفاظ یہودیوں کے لیے فرمایا کرتے تھے لیکن مسلمانوں کے لیے وہ الفاظ فرماتے تھے جو حضرت سالم بن عبید کی روایت میں ہیں جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا لہٰذا ہمارے نزدیک اس حدیث میں دوسرے قول والوں کے خلاف ان کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکتے تھے کیونکہ وہ اس بات کی امید رکھتے تھے کہ آپ ان کے لیے "یرحمک اللہ" فرمائیں گے تو آپ ان کے لیے "یَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" کے الفاظ فرماتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یہودیوں کے لیے تھا جب وہ چھینک مارتے

marfat.com

[illegible]

حدثنا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أخيه عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله وليقل له من عنده يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم۔

١١٩- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة فذكر بإسناده مثله۔

[illegible]

حضرت حسین بن نصر بیان کرتے ہیں حضرت عبد الرحمن بن زیاد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت شعبہ نے ذکر کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ وَحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو صالح سمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی بات) روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِذٰلِکَ انْتِفَاءُ مَا قَالَ اِبْرَاھِیْمُ وَکَانَ مَا رُوِیَ مِنْ ھٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَحَّ مَجِیْئًا وَاَظْھَرَ مِمَّا رُوِیَ فِیْ خِلَافِہٖ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِمَّا خَالَفَہٗ۔

تو اس سے حضرت ابراہیم نخعی کی بات کی نفی ثابت ہو گئی اور اس سلسلے میں جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ روایت کے اعتبار سے زیادہ صحیح اور واضح ہے اور ہمارے نزدیک یہ اس کے خلاف کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے

بَابُ ۳۰۵ الرَّجُلِ یَکُوْنُ بِہِ الدَّاءُ ھَلْ یُجْتَنَبُ اَمْ لَا

باب ۳۰۵، بیمار آدمی سے دور رہنا چاہئے یا نہ

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَی الْمُصِحِّ فَقَالَ لَہُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ فَاِنَّکَ قَدْ کُنْتَ حَدَّثْتَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ الْحَارِثُ بَلٰی فَتَمَارٰی ھُوَ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ حَتّٰی اشْتَدَّ اَمْرُھُمَا فَغَضِبَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ لِلْحَارِثِ ذَکَرَہٗ مُسْلِمٌ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّۃِ ثُمَّ قَالَ لِلْحَارِثِ تَدْرِیْ مَا قُلْتُ قَالَ الْحَارِثُ لَا قُلْتُ یُرِیْدُ مَعَا یَذْلُکَ اِنِّیْ لَمْ اُحَدِّثْکَ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ لَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَمْ شَابَہٗ غَیْرَ اَنِّیْ لَمْ اَرَ عَلَیْہِ کَلِمَۃً نَسِیَھَا بَعْدَ اَنْ کَانَ یُحَدِّثُنَا بِھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرَ اِنْکَارِہٖ مَا کَانَ یُحَدِّثُنَا فِیْ قَوْلِہٖ لَا عَدْوٰی۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو تندرست پر نہ لاؤ حارث بن ابی ذباب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کرتے تھے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا حضرت حارث نے فرمایا کیوں نہیں (آپ نے بیان کیا) ہے چنانچہ ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہو حتی کہ دونوں کے درمیان معاملہ سخت ہو گیا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے حضرت حارث سے کہا، امام مسلم نے روایت کیا کہ انہوں نے حبشی زبان میں گفتگو کی پھر حضرت حارث سے فرمایا کہ میں نے جو کچھ کہا اسے سمجھے ہو؟ حارث نے فرمایا نہیں میں کہتا ہوں ان کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ بات میں نے تم سے بیان نہیں کی حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا ان کو شبہ ہوا لیکن یہ بات ضروری ہے کہ میں ان پر بھولنے کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتا کیونکہ

marfat.com

۱۱۹۷- حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان ابا سلمة حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی وان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یورد ممرض علی مصح قال ابو سلمة کان ابو هریرة یحدث بهما کلیهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صمت ابو هریرة بعد ذلک عن قوله لا عدوی واقام علی ان لا یورد ممرض علی مصح ثم حدث مثل حدیث ابن ابی داؤد

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس قول سے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی، خاموش ہو گئے اور اس بات پر برقرار رہے کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے اس کے بعد ابن ابی داؤد کی روایت (نمبر ۱۱۹۶) کی مثل بیان کیا۔

اس سے پہلے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کر چکے ہیں اور وہ اپنے قول کہ بیماری میں تعدی نہیں ہے کا انکار نہیں کرتے۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا فکرهوا ایراد الممرض علی المصح وقالوا انما کره ذلک مخافة الاعداء وامروا باجتناب ذی الداء والفرار منه واحتجوا فی ذلک ایضا بما روی عن عمر فی الطاعون فی رجوعه بالناس فارا منه۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے انہوں نے بیمار کو تندرست کے پاس لے جانے کو مکروہ خیال کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ بات بیماری کے تجاوز کرنے کے خوف سے مکروہ ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ بیمار سے اجتناب کیا اور اس سے بھاگا جاتا ہے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ آپ طاعون سے بھاگتے ہوئے لوگوں کے ساتھ واپس ہوئے۔

۱۱۹۸- فذکروا ما حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب اقبل الی الشام فاستقبله ابو طلحة وابو عبیدة بن الجراح فقالا یا امیر المؤمنین ان معک وجوه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وخیارهم وانا ترکنا من بعدنا مثل حریق النار فارجع العام یعنی فرجع عمر فلما کان العام المقبل جاء فدخل یعنی الطاعون۔

یہ حضرات اس سلسلے میں اس طرح ذکر کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت ابوطلحہ اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما نے آپ کا استقبال کیا اور عرض کیا امیر المؤمنین! آپ کے ساتھ معزز اور برگزیدہ صحابہ کرام ہیں اور ہم نے اپنے پیچھے آگ کے جلنے ہوؤں کی مثل چھوڑے ہیں لہٰذا اس سال واپس تشریف لے جائیں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے جب آئندہ سال آیا تو آپ تشریف لائے اور طاعون (کے مقام) میں داخل ہوئے۔

۱۱۹۹- حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب ان مالکا اخبره عن ابن شهاب عن عبد الحمید بن عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب مقام سرغ میں

marfat.com

ابْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسُرْغَ لَقِيَهٗ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهٗ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا اِلَيَّ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهٗ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ قَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اَحَدُهُمَا خَصْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

پہنچے تو آپ سے لشکروں کے سرداروں حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھیوں نے ملاقات کی اور آپ کو بتایا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ ان کو بلایا تو آپ نے ان سے مشورہ لیا اور انہیں بتایا کہ شام میں وبا پھیل گئی ہے تو ان حضرات کے درمیان اختلاف ہوا بعض نے فرمایا آپ ایک مقصد کے لیے نکلے ہیں اور ہم آپ کا واپس لوٹنا جائز نہیں سمجھتے اور بعض حضرات نے فرمایا آپ کے ساتھ باقی لوگ اور صحابہ کرام ہیں اور ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ اس وبا کی طرف بڑھیں آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا انصار کو میرے پاس بلاؤ راوی فرماتے ہیں میں نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی مہاجرین کے راستے پر چلتے ہوئے ان کی طرح اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ اس کے بعد فرمایا میرے پاس مہاجرین فتح میں سے قریش کے شیوخ کو بلاؤ میں نے ان کو بلایا تو ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوا بلکہ ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم سمجھتے ہیں آپ واپس لوٹ جائیں اور وبا کی طرف نہ بڑھیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے با آواز بلند لوگوں میں اعلان کیا میں صبح کے وقت سفر کرنے والا ہوں چنانچہ وہ صبح کے وقت آپ کے پاس آگئے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو عبیدہ کاش تمہارے علاوہ کوئی دوسرا یہ بات کہتا ہاں ہم تقدیر الٰہی سے اس کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں بتائیے اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ کسی جنگل میں اتریں جس کے کنارے ہوں ان میں سے ایک سرسبز اور دوسرا خشک ہو تو کیا ایسا نہیں کہ اگر تم سرسبز حصے میں چراؤ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ چراؤ گے اور اگر خشک حصے میں چراؤ تو بھی اللہ تعالیٰ تقدیر کے ساتھ چراؤ گے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے اور وہ کسی کام کے سلسلے میں غائب تھے انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں میرے پاس علم ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم سنو کسی علاقے میں وبا ہے تو ادھر نہ جاؤ اور جب کسی زمین میں یہ بیماری واقع ہو اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو راوی فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کی اور واپس لوٹ گئے۔

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَاصَّةً قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ۔

حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام کے علاقے میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا، پھر انہوں نے حضرت یونس کی گذشتہ روایت کی طرح ذکر کیا یعنی اس سے صرف عبد الرحمن کی روایت ذکر کی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے واپس لوٹ گئے۔

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ اَرَادَ الرُّجُوْعَ مِنْ سَرْغَ وَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَمِنَ الْمَوْتِ تَفِرُّ اِنَّمَا نَحْنُ بِقَدَرٍ وَلَنْ يُصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ لَوْ كُنْتَ بِوَادٍ اِحْدٰى عُدْوَتَيْهِ مُخْصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى مُجْدِبَةٌ اَيَّهُمَا كُنْتَ تَرْعٰى قَالَ الْمُخْصِبَةَ قَالَ فَاِنَّا اِنْ تَقَدَّمْنَا فَبِقَدَرٍ وَاِنْ تَاَخَّرْنَا فَبِقَدَرٍ وَفِيْ قَدَرٍ نَحْنُ۔

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے جب مقام سرغ سے واپس ہونے کا ارادہ فرمایا اور لوگوں سے مشورہ لیا تو ایک جماعت نے جس میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے عرض کیا کہ کیا آپ موت سے بھاگ رہے ہیں ہم تو تقدیر خداوندی میں ہیں اور ہمیں وہی کچھ پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو عبیدہ اگر تم ایسی وادی میں ہو جس کا ایک کنارہ سرسبز اور دوسرا خشک ہو تو تم کہاں چراؤ گے انہوں نے عرض کیا سرسبز حصے میں، تو آپ نے فرمایا اگر ہم آگے بڑھیں تو بھی تقدیر کے ساتھ بڑھیں گے اور اگر پیچھے رہیں تو بھی تقدیر کے ساتھ پیچھے رہیں گے اور ہم تقدیر ہی میں تو ہیں۔

۱۲۰۲- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ تَخِفُّوْا عَنِّيْ فَاِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ فِيْ اَهْلِيْ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَنَزَّهَ فَلْيَتَنَزَّهْ وَحْذَرُوْا

حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیا کرتے تھے ایک دن انہوں نے ہم سے فرمایا اگر تم مجھ سے پوشیدہ رہو تو تم پر کوئی حرج نہیں بے شک میرے گھر میں طاعون پھیل گیا ہے تو تم میں سے جو آدمی اس سے بچنا چاہے وہ بچے اور دو باتوں سے پرہیز کرو کہ کوئی کہنے والا کہے نکلنے والا نکل گیا اور بچ گیا اور بیٹھنے والا بیٹھا رہا تو اس وبا میں مبتلا ہو گیا اگر میں بھی نکلتا تو آل فلاں کی طرح بچ جاتا یا کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں وہاں بیٹھا رہتا تو مجھے بھی یہ مصیبت

marfat.com

اثنتين ان يقول قائل خرج خارج فسلم وجلس
جالس فاصيب لو كنت خرجت لسلمت كما سلم
آل فلان او يقول قائل لو كنت جلست لاصبت كما
اصيب آل فلان واني ساحدثكم ما ينبغي للناس
في الطاعون اني كنت مع ابي عبيدة وان الطاعون
قد وقع بالشام وان عمر كتب اليه اذا اتاك كتابي
هذا فاني اعزم عليك ان اتاك مصبحا لا تمسي حتى
تركب وان اتاك ممسيا لا تصبح حتى تركب الي فقد
عرضت لي اليك حاجة لا غناء لي عنك فيها فلما قرأ
ابو عبيدة الكتاب قال ان امير المؤمنين اراد ان
يستبقي من ليس بباق فكتب اليه ابو عبيدة اني في
جند من المسلمين اني فررت من المناة والسر لن
ارغب بنفسي عنهم وقد عرفنا حاجة امير المؤمنين
فحللني من عزمتك فلما جاء عمر الكتاب بكى فقيل
له توفي ابو عبيدة قال لا وكان قد كتب اليه عمر
ان الاردن ارض عمقة وان الجابية ارض نزهة
فانهض بالمسلمين الى الجابية فقال لي ابو عبيدة
انطلق فبوئ المسلمين منازلهم فقلت لا استطيع
قال فذهب ليركب وقال لي رحل الناس قال فاخذه
اخذة فطعن فمات وانكشف الطاعون۔

۱۲۰۳۔ قالوا فهذا عمر رضي الله عنه قد امر الناس ان يخرجوا من الطاعون ووافقه على ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهب اليه من ذلك۔

۱۲۰۴۔ وقد روي عن غير عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم في مثل هذا ما روى عبد الرحمن۔

۱۲۰۵۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسدد

پہنچی جس طرح آل فلاں کو پہنچی ہے عنقریب میں تم سے بیان کروں گا کہ طاعون کی صورت میں انسان کو کیا کرنا چاہیے۔ میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو شام میں وبا پھیل گئی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا جب بھی میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر یہ خط تمہارے پاس صبح کے وقت پہنچے تو شام سے پہلے سوار ہو جانا اور اگر وہ شام کو پہنچے تو صبح سے پہلے سوار ہو کر میرے پاس آجانا مجھے تم سے ایک کام ہے کہ اس کے لیے میں تم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مکتوب گرامی پڑھا تو فرمایا حضرت امیر المؤمنین چاہتے ہیں۔ جو لوگ باقی رہنے والے نہیں ہیں ان کو باقی رکھیں چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ میں مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ ہوں میں آزمائش اور مخفی (پوشیدہ) بات سے بھاگوں میں اپنے آپ کو ان سے ہرگز دور نہیں کروں گا ہمیں امیر المؤمنین کی حاجت کا علم ہو چکا ہے لہٰذا اپنے عزم کو مجھ پر دائم کر دیجیے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط ملا تو آپ رو پڑے پوچھا گیا کیا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا؟ فرمایا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہیں لکھا تھا کہ سرزمین اردن گہری زمین ہے اور مقام جابیہ صاف زمین ہے لہٰذا مسلمانوں کو جابیہ میں لے جاؤ تو حضرت ابوعبیدہ نے مجھ سے فرمایا جاؤ اور مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں متعین کر دو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا فرماتے ہیں پھر وہ سوار ہوتے چلے گئے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اسے طاعون نے پکڑ لیا ہے اور اسے شہادت نصیب ہوئی اور طاعون پھیل گیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے لوگوں کو طاعون (والی) جگہ سے نکلنے کا حکم دیا اور تمام صحابہ کرام نے ان کی موافقت کی نیز حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق روایت کیا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے علاوہ حضرات نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا جو حضرت عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں

قَالَ ثنا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الطَّاعُونُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهَا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا۔

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی علاقے میں طاعون ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور جب کسی دوسری جگہ ہو تو وہاں نہ اترو۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا حَبَّانُ قَالَ ثنا أَبَانُ قَالَ ثنا يَحْيَى أَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ حَدَّثَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ وَالسُّقْمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ فِي الْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهَا فِي أَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجْهُ الْفِرَارُ مِنْهُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ درد اور بیماری ایک عذاب ہے جس کے ساتھ تم سے پہلے بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تو جو آدمی کسی علاقے میں اس کے بارے میں سنے تو وہاں ہرگز نہ جائے اور جو شخص کسی جگہ ہو اور وہاں یہ بیماری ہو تو بھاگنے کی خاطر وہاں سے نہ نکلے۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ وَعَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ قَوْمٌ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا عَنْهُ.

حضرت ابراہیم بن سعد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ طاعون ایک عذاب ہے اس کے ساتھ ایک قوم کو عذاب دیا گیا پس جب یہ کسی علاقے میں ہو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ پھیلے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الطَّاعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُوَ رِجْزٌ سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى قَوْمٍ فَإِذَا سَمِعْتُمْ

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پوچھا کیا سنا ہے فرمایا میں نے سنا آپ نے فرمایا یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر یا (فرمایا) کسی قوم پر مسلط کیا جب تم سنو کہ کسی

marfat.com

بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِنْ وَقَعَ وَاَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔

علاقے میں یہ پھیلا ہوا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی جگہ یہ واقع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگنے کی خاطر وہاں سے نہ نکلو۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاَبِي النَّضْرِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک حضرت ابن منکدر اور ابوالنضر سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذُكِرَ الطَّاعُوْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهٖ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُ بَقَايَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَزَادَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ۔

حضرت اسامہ بن زید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے سامنے طاعون کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ ناپاک عذاب ہے جو ایک گروہ کو دیا گیا اور کچھ حصہ باقی ہے پھر حضرت یونس کی روایت (روایت ۱۲۰۹) کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے محمد نے کہا تو میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ عامر بن سعد نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا وَقَعَ الطَّاعُوْنُ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا كُنْتُمْ بِغَيْرِهَا فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهَا۔

حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی اپنے والد اپنے چچا اور اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر دوسری جگہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ شُرَحْبِيْلَ ابْنَ حَسَنَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ الطَّاعُوْنَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرٌو تَفَرَّقُوْا عَنْهُ فَاِنَّهٗ رِجْزٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ شُرَحْبِيْلَ بْنَ حَسَنَةَ فَقَالَ قَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ فَاجْتَمِعُوْا لَهٗ وَلَا تَفَرَّقُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ عَمْرٌو صَدَقَ قَالُوْا فَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حضرت یزید بن حمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت شرحبیل بن حسنہ سے سنا وہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ شام کے علاقے میں طاعون پھیل گیا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں سے ادھر ادھر ہو جاؤ حضرت شرحبیل بن حسنہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی اور آپ سے سنا آپ نے فرمایا یہ تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعا اور تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کی موت ہے لہٰذا اس کے لیے جمع رہو متفرق نہ ہو جاؤ تو حضرت عمرو نے فرمایا انہوں نے سچ کہا ہے ـــــ یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق

marfat.com

هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ لَا يَقْدِمَ عَلَى الطَّاعُوْنِ وَذٰلِكَ لِلْخَوْفِ مِنْهُ قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ أَمْرُهُ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ لِلْخَوْفِ مِنْهُ لَكَانَ يُطْلِقُ لِأَهْلِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْهِ أَيْضًا الْخُرُوْجَ مِنْهُ لِأَنَّ الْخَوْفَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ كَالْخَوْفِ عَلٰى غَيْرِهِمْ فَلَمَّا مَنَعَ أَهْلَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْهِ الطَّاعُوْنُ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهُ ثَبَتَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ مَنَعَهُمْ مِنَ الْقُدُوْمِ غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى قِيْلَ لَهُ هُوَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلٰى أَنْ لَا يَقْدِمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَيُصِيْبَهُ بِتَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيْبَهُ فَيَقُوْلُ لَوْلَا أَنِّيْ قَدِمْتُ هٰذِهِ الْأَرْضَ مَا أَصَابَنِيْ هٰذَا الْوَجَعُ وَلَعَلَّهُ لَوْ أَقَامَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ لَأَصَابَهُ فَأُمِرَ أَنْ لَا يَقْدِمَهَا خَوْفًا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَكَذٰلِكَ أُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِيْ نَزَلَ بِهَا لِئَلَّا يَسْلَمَ فَيَقُوْلُ لَوْ أَقَمْتُ فِيْ تِلْكَ الْأَرْضِ لَأَصَابَنِيْ مَا أَصَابَ أَهْلَهَا وَلَعَلَّهُ لَوْ كَانَ أَقَامَ بِهَا مَا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَأَمَرَ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ عَلَى الطَّاعُوْنِ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ وَصَفْنَا وَبِتَرْكِ الْخُرُوْجِ عَنْهُ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَكَذٰلِكَ مَا رُوِّيْنَا عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِهِ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَيُصِيْبُ الْمُصِحَّ ذٰلِكَ الْمَرَضُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أَوْرَدَهُ عَلَيْهِ لَوْ أَنِّيْ لَمْ أُوْرِدْهُ عَلَيْهِ لَمْ يُصِبْهُ مِنْ هٰذَا الْمَرَضِ شَيْءٌ وَلَعَلَّهُ لَوْ لَمْ يُوْرِدْهُ أَيْضًا لَأَصَابَهُ كَمَا أَصَابَهُ لَمَّا أَوْرَدَهُ فَأَمَرَ بِتَرْكِ إِيْرَادِهِ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا هُوَ مَرِيْضٌ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى النَّاسِ وُقُوْعُهَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَقَوْلُهُمْ مِمَّا ذَكَرْنَا بِأَلْسِنَتِهِمْ۔

۱۲۱۴- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِ الْإِعْدَاءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ طاعون کی طرف نہ جائیں اور یہ اس سے خوف کی وجہ سے ہے ــــ ان حضرات کو جواب دیا جائے گا کہ کیا تمہاری مذکورہ بات پر اس میں کوئی دلیل ہے کیونکہ اگر اس سے خوف کے باعث وہاں نہ جانے کا حکم ہوتا تو آپ وہاں کے باشندوں کو بھی وہاں سے نکلنے کا حکم فرماتے کیونکہ ان پر اسی طرح خوف ہوتا ہے جس طرح دوسروں پر ہوتا ہے تو جب طاعون کے مقام سے وہاں کے باشندوں کو نکلنے سے منع کیا گیا تو ثابت ہوا کہ وہاں جانے کی ممانعت کا سبب تمہارے مسلک کے خلاف ہے اگر کوئی کہے کہ اس کا کیا سبب ہے؟ تو اسے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ وہاں اس لیے نہ جائے کہ ہو سکتا ہے تقدیر خداوندی سے اسے یہ بیماری پہنچ جائے تو وہ کہے کہ اگر میں اس زمین میں نہ آتا تو مجھے یہ تکلیف نہ پہنچتی اور ممکن ہے اور وہ اس جگہ ٹھہرا رہتا جہاں سے وہ نکلا ہے تو بھی اسے یہ بیماری پہنچ جاتی تو اس بات کے ڈر سے وہاں جانے سے منع فرمایا اسی طرح حکم دیا کہ جہاں یہ بیماری پھیلی ہے وہاں سے نہ نکلے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ محفوظ رہے اور کہے کہ اگر میں وہاں ہی ٹھہرا رہتا ہے تو مجھے بھی وہ بیمار لگ جاتی جو وہاں کے رہنے والوں کو پہنچی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہاں ٹھہرنے کی صورت میں بھی اسے یہ بیماری نہ پہنچتی تو اس معنیٰ کی وجہ سے جو ہم نے بیان کیا طاعون والی جگہ جانے سے منع فرمایا اور اسی مذکورہ سبب سے وہاں سے نکلنے سے بھی منع فرمایا اسی طرح جو کچھ ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جایا جائے پس صحت مند آدمی کو یہ بیماری لگ جائے تو لانے والا کہے اگر میں اسے یہاں نہ لاتا تو اسے یہ بیماری نہ پہنچتی اور ہو سکتا ہے وہ اسے نہ لاتا تو بھی اسے یہ بیماری لگ جاتی جس طرح لانے کی صورت میں لگی ہے تو صحیح آدمی کو بیمار کے پاس لانے سے اس وجہ سے منع فرمایا کہ لوگوں کے دلوں میں اس بات کے پیدا ہونے اور زبانوں پر جاری ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔

بیماری کے متعدی ہونے کی نفی میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت حضرمی فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ

قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدًا عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا هَامَةَ۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ الْحِمَّانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدِي سَقِيمٌ صَحِيحًا۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى فَقَالَ رَجُلٌ تُطْرَحُ الشَّاةُ الْجَرْبَاءُ فِي الْغَنَمِ فَتُجْرِبُهُنَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْأُولَى مَنْ أَجْرَبَهَا۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَشُكَّ فِي شَيْءٍ مِنْهُ وَذَكَرَهُ كُلَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النُّقْبَةَ مِنَ الْجَرَبِ تَكُونُ بِجَنْبِ الْبَعِيرِ

عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے بدفالی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا تم سے کس نے بیان کیا ہے تو میں نے اس سے بیان کرنا پسند نہ کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نہ بیماری دوسرے کو لگتی ہے اور نہ بدفالی (کی کوئی حقیقت) ہے۔

حضرت ابان فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا نہ اُلو (کی نحوست) ہے۔

حضرت ثعلبہ بن یزید حمانی، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار آدمی تندرست کو بیمار نہیں بناتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بدفالی ہے نہ اُلو کی وجہ سے نحوست ہے اور نہ بیماری کا متعدی ہونا ہے ایک شخص نے عرض کیا ایک خارش والی بکری کو ریوڑ میں چھوڑا جاتا ہے تو ان کو بھی خارش لگ جاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پہلی بکری کو کس نے خارش لگائی ہے۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سماک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے اس میں کچھ بھی شک نہ کیا اور ان سب باتوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک اونٹ کے پہلو میں تھوڑی سی خارش ہوتی ہے پھر اس سے تمام اونٹوں کو خارش لگ جاتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی

marfat.com

فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ الْإِبِلُ كُلُّهَا جَرَبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ دَابَّةٍ فَكَتَبَ اَجَلَهَا وَرِزْقَهَا وَاٰثَرَهَا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کو پیدا کیا اور اس کی موت، رزق اور اس کا اثر لکھ دیا ہے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو زرعہ ایک شخص سے وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو زرعہ ایک صحابی سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا عَدْوٰى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُقْسِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا هَامَةَ وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَسَافَرْتُ إِلَى الْكُوفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَنْتَقِصُ لَا عَدْوَى لَا يَذْكُرُهَا فَقُلْتُ وَلَا عَدْوَى فَقَالَ أَبَيْتُ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا آپ نے فرمایا نہ کھوپڑی یا اُلو کی نحوست) ہے نہ غول اور ماہ صفر کی نحوست)[1] نہ حضرت ابو صالح فرماتے ہیں میں نے کوفہ کی طرف سفر کیا پھر واپس آیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیماری کے متعدی ہونے والی بات کو کم کر دیا وہ اس کا ذکر نہیں کرتے تھے میں نے کہا اور بیماری بھی متعدی نہیں ہوتی تو انہوں نے فرمایا میں اس کا انکار کرتا ہوں۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ۔

حضرت ابو سلمہ وغیرہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان اونٹوں کا کیا حال ہے جو ریت میں ہرن کی طرح (صاف چمڑے والے) ہوتے ہیں پھر ایک خارشی اونٹ آکر ان کو بھی خارشی بنا دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا (یعنی جس ذات نے پہلے کو خارش لگائی اسی نے ان کو بھی لگائی ہے)

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى۔

حضرت علی بن رباح لخمی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے نمر کے بھانجے حضرت

---

[1] اُلو ایک پرندہ ہے اس سے بدشگونی کی جاتی تھی غول کے بارے میں عربوں کا خیال تھا کہ یہ جانور لوگوں کے سامنے آکر اچانک وبا بنتا ہے اسی طرح صفر کے مہینے کو بھی بیماری اور نحوست کا مہینہ سمجھتے تھے حضور علیہ السلام نے ان کے اس باطل خیال کا رد فرمایا (۱۲ ہزاروی)

marfat.com

ثنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی السائب بن یزید بن اخت نمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل کی خبر دی۔

۱۲۳۲۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی قال ثنا ھشام وسعید عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۳۳۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن علقمۃ بن مرثد قال سمعت ابا الربیع یحدث عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لن یدعھن الناس الطعن فی الانساب والنیاحۃ ومطرنا بنوء کذا وکذا والعدوی یکون البعیر فی الابل فیجرب فیقول من اعدی الاول۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری امت میں چار باتیں جاہلیت کے امور سے ہیں ان کو لوگ ہرگز نہیں چھوڑیں گے نسب میں طعن کرنا، پیٹنا، یہ کہنا کہ ہمیں فلاں ستارے کی بدولت بارش ملی ہے اور بیماری کا متعدی ہونا اونٹوں میں سے ایک خارشی اونٹ دوسروں کو خارشی بنا دیتا ہے تو آپ نے فرمایا پہلے اونٹ کو یہ خارش کہاں سے لگی ہے۔

۱۲۳۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا سفیان عن علقمۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت سفیان، حضرت علقمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۳۵۔ حدثنا فھد قال ثنا ابو سعید الاشج قال ثنا ابو اسامۃ قال ثنا عبد الرحمن ابن یزید بن جابر عن القاسم عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی وقال فمن اعدی الاول۔

حضرت ابوامامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیماری متعدی نہیں ہوتی اور فرمایا پہلے کو بیماری کس سے لگی ہے؟۔

۱۲۳۶۔ حدثنا فھد قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا یونس بن محمد عن مفضل بن فضالۃ عن حبیب بن الشھید عن محمد بن المنکدر عن جابر قال اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید مجذوم فوضعھا فی القصعۃ وقال بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علی اللہ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے پیالے میں رکھا فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ پر یقین کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے (کھاؤ)

۱۲۳۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری قال ثنا اسمعیل بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۳۸۔ حدثنا علی بن زید قال ثنا موسی بن داؤد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم

marfat.com

قَالَ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَإِيمَانًا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کے لیے عاجزی کرتے ہوئے اور اس پر ایمان لاتے ہوئے مصیبت والے کے ساتھ ہو جاؤ

فَقَدْ نَفَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدْوَى فِي هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا وَقَدْ قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ أَيْ لَوْ كَانَ إِنَّمَا أَصَابَ الثَّانِيَ لِمَا أَعْدَاهُ الْأَوَّلُ إِذًا لَمَا أَصَابَ الْأَوَّلَ شَيْءٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَا يُعْدِيهِ وَلٰكِنَّهُ لَمَّا كَانَ مَا أَصَابَ الْأَوَّلَ إِنَّمَا كَانَ بِقَدَرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ مَا أَصَابَ الثَّانِيَ كَذٰلِكَ۔

تو ان مذکورہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے متعدی ہونے کی نفی فرمائی اور آپ نے فرمایا کہ پہلے (مریض) کو کس نے بیمار لگائی ہے یعنی اگر دوسرے کو پہلے سے لگتی ہے تو پہلے کو کوئی بیماری نہیں لگنی چاہیئے کیونکہ وہ متعدی ہونے والی کوئی چیز نہ تھی۔ یہ جب پہلے کو پہنچ والی مصیبت تقدیر الٰہی سے پہنچی ہے تو دوسرے کو بھی اسی طرح پہنچی ہے ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَنَجْعَلُ هٰذَا مُضَادًّا لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ كَمَا جَعَلَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ نَجْعَلُ قَوْلَهُ لَا عَدْوَى كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْيُ الْعَدْوَى أَنْ يَكُونَ أَبَدًا وَنَجْعَلُ قَوْلَهُ لَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ عَلَى الْخَوْفِ مِنْهُ أَنْ يُوْرَدَ عَلَيْهِ فَيُصِيبُهُ بِقَدَرِ اللهِ مَا أَصَابَ الْأَوَّلَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَعْدَاهُ الْأَوَّلُ فَكَرِهَ إِيرَادَ الْمُصِحِّ عَلَى الْمُمْرِضِ خَوْفَ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا وَضْعَهُ يَدَ الْمَجْذُومِ فِي الْقَصْعَةِ فَدَلَّ فِعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا عَلَى نَفْيِ الْإِعْدَاءِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ الْإِعْدَاءُ مِمَّا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ إِذًا لَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَافُ ذٰلِكَ مِنْهُ لِأَنَّ فِي ذٰلِكَ جَرَّ التَّلَفِ إِلَيْهِ وَقَدْ نَهَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ وَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدَفٍ مَائِلٍ فَأَسْرَعَ فَإِذَا كَانَ يُسْرِعُ مِنَ الْهَدَفِ الْمَائِلِ مَخَافَةَ الْمَوْتِ فَكَيْفَ يَجُوزُ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَ

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان روایات کے خلاف ہیں جن میں آپ نے فرمایا کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے مخالف ٹھہرایا ـــ تو میں (امام طحاوی) کہتا ہوں ایسا نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعدی کی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نفی فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ بیمار کو صحیح آدمی کے پاس نہ لایا جائے اس خوف کی بنا پر ہے کہ اگر اسے وہاں لایا جائے اور اسے تقدیر خداوندی سے وہ بیماری لاحق ہو جائے جو پہلے کو لگی ہوئی ہے تو لوگ کہیں گے اسے پہلے (بیمار) سے لگی ہے تو آپ نے اس خوف سے بیمار کو تندرست کے پاس لانے سے منع فرمایا اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات میں یہ بات بھی روایت کی ہے کہ آپ نے کوڑھی کے ہاتھ کو پیالے میں ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی بیماری کے متجاوز ہونے کی نفی کرتا ہے اس لیے اگر بیماری کا متعدی ہونا ممکن ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ڈرتے ہوئے ایسا نہ کرتے کیونکہ اس میں ہلاکت کو اپنی طرف کھینچنا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ارشاد خداوندی ہے اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو" ـــ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے گزرے تو تیزی سے گزر گئے

مَا يُخَافُ مِنْهُ الْإِعْدَاءُ وَقَدْ ذُكِرَتْ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ فِيْ نَهْيِهٖ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ وَفِيْ نَهْيِهٖ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ وَاَنَّ نَهْيَهٗ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ خَوْفًا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُمْ اِذَا هَبَطُوْا عَلَيْهِ اَصَابَهُمْ فَيَهْبِطُوْنَ فَيُصِيْبُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَصَابَنَا لِاَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ وَلَوْلَا اَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ لَمَا اَصَابَنَا وَاَنَّ نَهْيَهٗ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ لِئَلَّا يَخْرُجَ فَيَسْلَمَ فَيَقُوْلُ سَلِمْتُ لِاَنِّيْ خَرَجْتُ وَلَوْلَا اَنِّيْ خَرَجْتُ لَمْ اَسْلَمْ **فَلَمَّا** كَانَ النَّهْيُ عَنِ الْخُرُوْجِ عَنِ الطَّاعُوْنِ وَعَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ الطِّيَرَةُ لَا الْاِعْدَاءُ كَانَ كَذٰلِكَ قَوْلُهٗ لَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ هُوَ الطِّيَرَةُ اَيْضًا لَا الْاِعْدَاءُ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ كُلِّهَا عَنِ الْاَسْبَابِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا يَتَطَيَّرُوْنَ۔

توجب آپ جھکی ہوئی عمارت سے موت کے خوف سے تیزی کے ساتھ گزرتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ آپ ایسا عمل کریں جس سے بیماری لگنے کا خطرہ ہو، اور اس سے پہلے روایات کے ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس روایت کا مفہوم بیان کر دیا جس میں آپ نے طاعون والے مقام میں جانے سے منع فرمایا اور اس مقام سے نکلنے سے بھی منع فرمایا آپ کا وہاں جانے سے روکنا اس خوف سے تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے بات موجود ہو کہ جب یہ لوگ وہاں اتریں گے تو انہیں طاعون کی بیماری لگ جائے گی پس وہ اتریں اور انہیں یہ بیماری لگ جائے تو وہ کہیں کہ چونکہ ہم یہاں اترے ہیں اس لیے ہمیں یہ بیماری پہنچی ہے اگر وہاں نہ جاتے تو ہم طاعون میں مبتلا نہ ہوتے اور آپ کا وہاں سے نکلنے سے منع کرنا اس لیے تھا کہ ہو سکتا کہ وہ باہر جانے کی صورت میں محفوظ رہے اور کہے کہ میں اس لیے بچ گیا کہ باہر آ گیا تھا اگر میں وہاں سے نہ نکلتا تو نہ بچتا ـــ تو جب طاعون (والے مقام) سے نکلنے اور وہاں جانے سے ممانعت کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ بدفالی ہے بیماری کا متعدی ہونا نہیں تو آپ کے ارشاد گرامی کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے، کو بھی بدفالی پر محمول کیا جائے گا بیماری کے متعدی ہونے پر نہیں تو ان تمام روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اسباب سے منع فرمایا جن کی بنیاد پر وہ بدفالی لیتے تھے ـــ

وَفِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا بَاْسَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهَا لَا عَلَى الْفِرَارِ مِنْهُ۔

اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت جسے ہم نے نقل کیا ہے کہ جب یہ بیماری کسی جگہ پھیلے اور آدمی وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگنے کی خاطر وہاں سے نہ نکلے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر فرار مقصود نہ ہو تو نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۹۔ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو انہیں بخار ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ اور پیشاب پیو (تو اچھا ہے)، چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور تندرست ہو گئے۔

marfat.com

فَفَعَلُوْا وَصَحُّوْا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مَرْضٰى مِنْ حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ وَقَدْ وَقَعَ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا إِلَى الْإِبِلِ فَكُنَّا فِيْهَا قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے کچھ بیمار افراد حاضر ہوئے وہ اسلام لائے اور بیعت کی اور سرسام کی بیماری پھیل گئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بیماری پھیل گئی ہے اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اونٹوں کی طرف جائیں اور وہاں ٹھہریں آپ نے فرمایا ہاں جاؤ اور وہاں ٹھہرو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْخُرُوْجِ إِلَى الْإِبِلِ وَقَدْ وَقَعَ الْوَبَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ خُرُوْجُهُمْ لِلْعِلَاجِ لَا لِلْفِرَارِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْخُرُوْجَ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِيْ وَقَعَ بِهَا الطَّاعُوْنُ مَكْرُوْهٌ لِلْفِرَارِ مِنْهُ وَمُبَاحٌ لِغَيْرِ الْفِرَارِ وَعَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ رَجَعَ عُمَرُ بِالنَّاسِ مِنْ سَرْغَ لَا عَلٰى أَنَّهُ فَارٌّ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِهِمْ۔

تو اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اونٹوں کی طرف جانے کی اجازت دی حالانکہ مدینہ طیبہ میں وبا پھیل گئی تھی تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نکلنا علاج کے لیے تھا، بھاگنے کے لیے نہیں واللہ اعلم۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ جس جگہ طاعون پھیلا ہوا ہو وہاں سے بھاگنے کی نیت سے نکلنا مکروہ ہے اور بھاگنا مقصد نہ ہو تو جائز ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ممکن ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب صحابہ کرام کے ہمراہ مقام سرغ سے واپس تشریف لے گئے تو ان کا مقصد بھی اس بیماری سے بھاگنا نہ تھا جو وہاں پھیلی تھی۔

۱۲۴۱ - وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَللّٰهُمَّ إِنَّ النَّاسَ يَنْحَلُوْنَ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْهُنَّ زَعَمُوْا أَنِّيْ فَرَرْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ وَإِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ أَحْلَلْتُ لَهُمُ الطِّلَاءَ وَهُوَ الْخَمْرُ وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَإِنِّيْ أَحْلَلْتُ لَهُمُ الْمَكْسَ وَهُوَ الْبَخْسُ وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ

اس کی دلیل یہ ہے حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ! لوگوں کے تین خیال ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں ان کا خیال ہے کہ میں طاعون سے بھاگا اور میں اس بات سے تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں (ان کا خیال ہے کہ) میں نے ان کے لیے طلاء (شراب) کو حلال کیا میں اس بات سے بھی تیری بارگاہ میں اظہار برأت کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے ان کے لیے ٹیکس سے کچھ زائد لینا حلال قرار دیا تو میں تیری بارگاہ میں اس بات سے بھی برأت کا اعلان کرتا ہوں۔

فَهٰذَا عُمَرُ يُخْبِرُ أَنَّهُ يَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَكُوْنَ فَرَّ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ رُجُوْعَهُ كَانَ لِأَمْرٍ آخَرَ غَيْرِ الْفِرَارِ وَكَذٰلِكَ مَا أَرَادَ بِكِتَابِهِ

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات سے برأت کا اظہار فرما رہے ہیں کہ انہوں نے طاعون سے فرار اختیار کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ کا واپس لوٹنا فرار کے علاوہ کسی اور

marfat.com

إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنْ يَخْرُجَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ جُنْدِ الْمُسْلِمِينَ إِنَّمَا هُوَ لِنَزَاهَةِ الْجَابِيَةِ وَعُمْقِ الْأُرْدُنِ فَقَدْ بَيَّنَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ الْمَكْرُوهَ فِي الطَّاعُونِ مَا هُوَ وَهُوَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ خَارِجٌ فَيَسْلَمَ فَيَقُولُ سَلِمْتُ لِأَنِّي خَرَجْتُ أَوْ يَهْبِطَ عَلَيْهِ هَابِطٌ فَيُصِيبَهُ فَيَقُولُ أَصَابَنِي لِأَنِّي هَبَطْتُ وَقَدْ أَبَاحَ أَبُو مُوسَى مَعَ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ أَنْ يَتَنَزَّهُوا عَنْهُ إِنْ أَحَبُّوا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَاهُ عَلَى التَّفْسِيرِ الَّذِي وَصَفْنَا فَهٰذَا مَعْنَى هٰذِهِ الْآثَارِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَأَمَّا الطِّيَرَةُ فَقَدْ رَفَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ الْآثَارُ بِذٰلِكَ مَجِيئًا مُتَوَاتِرًا۔

بات کے پیش نظر تھا اسی طرح آپ نے جو کچھ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ وہ بھی اور ان کے ساتھ جو مسلمانوں کا لشکر ہے سب وہاں سے نکل جائیں تو وہ مقام جابیہ کے اچھا ہونے اور اردن کے گہرائی میں ہونے کی وجہ سے تھا — حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں واضح کر دیا کہ طاعون کے سلسلے میں مکروہ بات کیا ہے وہ یہ کہ کوئی نکلنے والا وہاں سے نکلے اور بچ جائے تو کہے کہ میں اس لیے بچ گیا کہ وہاں سے نکل آیا تھا یا کوئی شخص وہاں جائے اور اسے بیماری پہنچے تو وہ کہے کہ چونکہ میں یہاں آیا ہوں اس لیے مجھے یہ بیماری لگی ہے — اس کے باوجود حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس بات کی اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو اس سے بچیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اسی وضاحت کی دلیل ہے جو ہم نے بیان کی ہے ہمارے نزدیک روایات کا مفہوم یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جہاں تک بدفالی کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دُور کر دیا اور اس سلسلے میں متواتر روایات آئی ہیں۔

۱۲۴۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الطِّيَرَةَ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

حضرت زر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی، شرک ہے اور ہم میں سے کوئی نہیں مگر اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ساتھ لے جاتا ہے۔

۱۲۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طِيَرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں۔

۱۲۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو زرعہ، ایک شخص سے وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۴۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے دو صاحبزادے حضرت حمزہ اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۲۴۶- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا ابن ابی الزناد قال حدثنی علقمۃ بن ابی علقمۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبغض الطیرۃ ویکرھھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرندوں سے فال لینے کو ناپسند کرتے اور مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۲۴۷- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی قال ثنا ھشام و شعبۃ عن قتادۃ عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طیرۃ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا پرندوں سے فال لینے کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۲۴۸- حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعقوب بن ابراھیم قال ثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب قال اخبرنی ابو سلمۃ وغیرہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابو سلمہ وغیرہ رضی اللہ عنہم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۴۹- حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۰- حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی معروف بن سوید عن علی بن رباح اللخمی قال سمعت اباھریرۃ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت علی بن رباح لخمی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۱- حدثنا عبد اللہ بن محمد بن خشیش قال ثنا مسلم قال ثنا ھشام عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن شعبۃ عن قتادۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۵۳- حدثنا فھد قال ثنا ابو سعید الاشج قال ثنا ابو اسامۃ قال حدثنی عبد الرحمن بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت قاسم، حضرت ابو امامہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۴- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الحمانی قال

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

marfat.com

ثنا مروان بن معاویۃ بن الحارث قال حدثنا ابن المبارک عن عوف عن حبان بن قطن عن قبیصۃ ابن المخارق قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت فلما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطیرۃ واخبر انھا من الشرک نھی الناس عن الاسباب التی یکون عنھا الطیرۃ مما ذکر فی ھذا الباب۔

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فال کے لیے پرندوں کو اڑانا اور جادو منتر کے لیے کنکریاں پھینکنا بت پرستی ہے۔

تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پرندوں سے فال لینے سے منع فرمایا اور بتایا کہ یہ شرک سے ہے تو لوگوں کی بدفالی کے اسباب سے بھی منع فرمایا جس کا اس باب میں ذکر ہو چکا ہے۔

قال

قال قائل فقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی الثلث قیل لہ قد روی ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ما ذکرت۔

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے تو اسے کہا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے جس طرح تم نے کہا ہے۔

۱۲۵۵۔ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس ومالک عن ابن شھاب عن حمزۃ وسالم ابنی عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والفرس والدار۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین چیزوں عورت، گھوڑے اور گھر میں نحوست ہوتی ہے۔

۱۲۵۶۔ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا القعنبی قال ثنا مالک عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت مالک، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یذکر حمزۃ۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت حمزہ (راوی) کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۵۸۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو الیمان قال ثنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم ان عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکر مثلہ۔

حضرت سالم خبر دیتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۹۔ حدثنا یزید قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا محمد بن جعفر قال اخبرنی عتبۃ بن مسلم عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت حمزہ بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَلَى خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنَى مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ۔

١٢٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِي فَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَإِنْ كَانَتِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

١٢٦١- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ۔

١٢٦٢- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٢٦٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ فَكَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَكُنْ يُثْبِتُهُ وَأَمَّا النَّاسُ فَيُثْبِتُوْنَهُ۔

١٢٦٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَإِنْ كَانَتِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔

حضرت ابن عمر اور ان کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے خلاف مفہوم بھی مروی ہے۔

حضرت حضرمی فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے پرندوں سے فال لینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جھڑک دیا اور پوچھا کہ تم سے کس نے حدیث بیان کی میں نے بتانا پسند نہ کیا انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہے بدفالی نہیں ہے اگر کسی چیز میں بدفالی ہوتی تو عورت، مکان اور گھوڑے میں ہوتی۔

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو تین چیزوں یعنی گھوڑے رہائش گاہ اور عورت میں ہوتی۔

حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے تھے۔

حضرت ابوحازم سے مروی ہے انہوں نے حضرت سہیل بن سعد سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں حضرت ابوحازم فرماتے ہیں حضرت سہل بن سعد اس کو ثابت نہیں رکھتے تھے جب کہ دوسرے حضرات اسے ثابت رکھتے ہیں۔

حضرت یحیی بن حضرمی، حضرت لاحق سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بدفالی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بدفالی کوئی چیز نہیں اور اگر بدفالی کسی چیز میں ہوتی تو عورت مکان اور گھوڑے میں ہوتی۔

marfat.com

۱۲۶۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِيْ ثَلٰثٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

حضرت سہل بن سعد، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو تین چیزوں عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

۱۲۶۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ

حضرت عطیہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری متعدی ہوتی ہے اور نہ بدفالی کی کوئی حیثیت ہے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ مَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ وَذٰلِكَ اَنَّ سَعْدًا انْتَهَرَ سَعِيْدًا حِيْنَ ذَكَرَ لَهُ الطِّيَرَةَ وَاَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا طِيَرَةَ ثُمَّ قَالَ اِنْ يَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ فَلَمْ يُخْبِرْ اَنَّهَا فِيْهِنَّ وَاِنَّمَا قَالَ اِنْ تَكُنْ فِيْ شَيْءٍ فَفِيْهِنَّ اَيْ لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ لَكَانَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ فَاِذَا لَمْ تَكُنْ فِيْ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثِ فَلَيْسَتْ فِيْ شَيْءٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ كَانَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

تو اس حدیث میں وہ بات ہے جو پہلی فصل کے خلاف ہے وہ یہ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید کو جھڑک دیا جب انہوں نے بدفالی کا ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ آپ نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں پھر فرمایا اگر کسی چیز میں بدفالی ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی تو یہ نہیں بتایا کہ ان میں ہے بلکہ یوں فرمایا اگر کسی چیز میں ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی لیکن جب ان تینوں میں نہیں ہے تو کسی چیز میں نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں دوسرے الفاظ کے ساتھ کلام فرمایا۔

۱۲۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَاهَا اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت قتادہ، حضرت ابوحسان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنو عامر قبیلے کے دو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عورت مکان

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الطِّيَرَةَ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ فَغَضِبَتْ وَطَارَتْ شِقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَ شِقَّةٌ فِي الْاَرْضِ فَقَالَتْ وَالَّذِي نَزَّلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّمَا قَالَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَتَطَيَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكَايَةً عَنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا اَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ۔

بَابُ ٣٠٦ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١٢٦٩- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

١٢٧٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٢٧١- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

١٢٧٢- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِالتَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَيُقَالُ اِنَّ فُلَانًا خَيْرٌ مِنْ فُلَانٍ عَلٰى مَا جَاءَ مِمَّا كَانَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوا التَّخْيِيْرَ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ۔

اور گھوڑے میں نحوست ہوتی ہے (یہ سن کر آپ کو غصہ آیا آپ کا ... آسمان کی طرف چلا گیا اور نصف حصہ زمین میں رہا فرمایا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی یہ بات نہیں فرمائی آپ نے تو صرف یہ فرمایا کہ دورِ جاہلیت کے لوگ ان سے بدفالی لیتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول، اہل جاہلیت سے بطور نقل تھا یہ نہیں کہ آپ کا اپنا نظریہ یہی تھا۔

باب ۳۰۶، انبیاء کرام کے درمیان ترجیح کا بیان

حضرت مختار بن فلفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے مخلوق میں سے بہتر! آپ نے فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

حضرت یحیی، حضرت سفیان سے وہ مختار بن فلفل سے وہ حضرت انس بن مالک سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو حذیفہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت عبدالواحد بن زیاد حضرت مختار بن فلفل سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں انبیاء کرام کے درمیان ترجیح میں کوئی حرج نہیں پس کہا جا سکتا ہے کہ فلاں فلاں سے بہتر ہے لیکن یہ ان اوصاف میں ہوگا جو ہر ایک کو انفرادی طور پر حاصل ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے انبیاء کرام کے درمیان ترجیح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

marfat.com

۱۲۷۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ یَحْیَى الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ بن عمارہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسین بن نصر بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابونعیم نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنِی الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں اس کی مثل ذکر فرمایا البتہ اس کے الفاظ یوں ہیں "لا تفضلوا" انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُفَضَّلَ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَرُوِیَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰى مُوْسٰى۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کے درمیان ترجیح سے منع فرمایا آپ سے یوں بھی مروی ہے فرمایا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ یُصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَیْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَصَعِقَ فِیْمَنْ كَانَ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ كَانَ فِیْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

فَنَهٰى

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو بے شک قیامت کے دن لوگ بیہوش ہوں گے سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو میں اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ انہوں نے عرش کا پایہ پکڑا ہوا ہوگا مجھے معلوم نہیں کہ بیہوش ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی بیہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا یا وہ ان لوگوں میں ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کر دیا کہ لوگ

marfat.com

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يفضلوه على موسى وقال لهم انى اول من يفيق من الصعقة فاجد موسى قائما فلا ادرى اكان فيمن صعق قبلى نافاق قبلى ام كان فيمن استثنى الله عز وجل فكان ذلك عندنا على انه جائز عنده ان يكون فيما استثنى الله عز وجل فلم تصبه الصعقة ففضل بذلك او صعق نافاق قبله فكان فى منزلته لانهما قد صعقا جميعا فكره النبى صلى الله عليه وسلم لذلك تفضيله عليه لما احتمل تخطى الصعقة اياه

آپ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت دیں اور ان سے فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے بیہوشی سے افاقہ ہوگا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا ہونے کی حالت میں پاؤں گا تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے بیہوش ہونے والوں میں سے ہوں اور انہیں مجھ سے پہلے افاقہ ہو گیا یا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ کیا تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ بات جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مستثنیٰ کیا اور انہیں بیہوشی نہ پہنچی [illegible] اعتبار سے ان کو فضیلت حاصل ہو یا وہ بیہوش ہوئے لیکن آپ سے [illegible] افاقہ ہو گیا تو دونوں ایک ہی درجہ میں ہوئے اس لیے کہ دونوں پر بیہوشی طاری ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت کو ناپسند کیا کیونکہ ممکن ہے وہ بیہوشی سے محفوظ رہے ہوں۔

وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا انه قال لا ينبغى لاحد ان يقول انا خير من يونس بن متى۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں (حضور علیہ السلام) حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

١٢٧٩- حدثنا ابو بكرة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن قتادة عن ابى العالية عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغى لاحد ان يقول انا خير من يونس بن متى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

١٢٨٠- حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت حميد بن عبد الرحمن يحدث عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل ما ينبغى لعبد ان يقول انا خير من يونس بن متى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کسی آدمی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ میں (حضور علیہ السلام) حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

١٢٨١- حدثنا سليمن قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت عبد الله بن سلمة يحدث عن على كانه عن الله عز وجل فذكر مثله وزاد قد سبح الله عز وجل فى الظلمت

حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن سلمہ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا انہوں نے یہ اضافہ بھی کیا کہ انہوں (حضرت یونس علیہ السلام) نے اندھیروں میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہی۔

---

marfat.com

فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْيِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِعَيْنِهِ وَأَخْبَرَ بِفَضِيلَةٍ لِكُلٍّ مِنْ ذُكِرَ مِنْهُمْ لَمْ تَكُنْ لِغَيْرِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَيَجْعَلُ مُضَادًّا لِحَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قُلْتُ لَيْسَ هٰذَا عِنْدِي بِمُضَادٍّ لَهُ لِأَنَّ حَدِيثَ الْمُخْتَارِ إِنَّمَا هُوَ عَلَى أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ فَلَمْ يَقْصِدْ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَحَدٍ دُونَ أَحَدٍ وَفِي الْآثَارِ الْأُخَرِ تَفْضِيلُ نَبِيٍّ عَلَى نَبِيٍّ فَفِي تَفْضِيلِ أَحَدٍ هُمْ بِعَيْنِهِ عَلَى آخَرَ مِنْهُمْ إِزْرَاءٌ عَلَى الْمَفْضُولِ وَلَيْسَ فِي تَفْضِيلِ رَجُلٍ عَلَى النَّاسِ إِزْرَاءٌ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ هٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْمَعْنَى حَتَّى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ رَسُولَهُ عَلَى أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَلَمْ يُطْلِعْهُ عَلَى تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرَهُ عَلَى بَعْضٍ فَوَقَفَ فِيمَا لَمْ يُطْلِعْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِالْوَقْفِ عِنْدَهُ وَأَطْلَقَ الْكَلَامَ فِيمَا أَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور دوسرے کسی نبی کے درمیان بطور تعیین ترجیح سے منع فرمایا اور ان میں سے ہر ایک کی وہ فضیلت بیان کی جو دوسرے نبی میں نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ اس طرح یہ حدیث حضرت مختار بن فلفل کی روایت کے خلاف ہوگی ۔۔۔ تو میں (امام طحاوی) کہوں گا کہ میرے نزدیک یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت مختار رضی اللہ عنہ کی روایت یوں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہترین مخلوق ہیں تو اس میں کسی ایک کو چھوڑ کر دوسرے کا مقصد نہیں فرمایا جب کہ دوسری روایات میں ایک نبی کی دوسرے نبی پر فضیلت ہے پس ایک معین نبی کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں مفضول کی توہین ہے جب کہ کسی شخص کو دوسرے تمام لوگوں پر فضیلت دیتے ہیں ان میں سے کسی پر عیب لگانا نہیں ہے تو یہ احتمال ہو سکتا ہے تاکہ ان روایات میں تضاد نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر مطلع کر دیا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام مخلوق میں سے بہتر ہیں اور اس بات کی اطلاع نہ دی ہو کہ بعض انبیاء کرام کو دوسرے بعض پر فضیلت ہے تو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع نہیں دی اس میں آپ نے توقف فرمایا اور دوسروں کو بھی توقف کا حکم دیا اور جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا اس میں کلام کو مطلق رکھا۔

بَابُ ۳۰۷ إِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ

باب ۳۰۷ ، جانوروں کو خصی کرنا

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْصَى الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ وَالْخَيْلُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ مِنْهَا نَشَأَتِ الْخَلْقُ وَلَا تَصْلُحُ الْإِنَاثُ إِلَّا بِالذُّكُورِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ، بیل، بکرے اور گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ان سے مخلوق پیدا ہوتی ہے اور وہ مادوں کے قابل اسی صورت میں ہوتے ہیں جب نر ہوں (یعنی خصی نہ ہوں)۔

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت عیسیٰ بن یونس، حضرت عبد اللہ بن نافع سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ اِخْصَاءُ شَيْءٍ مِّنَ الْفُحُوْلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ قَالُوْا وَهُوَ الْاِخْصَاءُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا خِيْفَ عِضَاضُهُ مِنَ الْبَهَائِمِ اَوْ مَا اُرِيْدَ شَحْمُهُ مِنْهَا فَلَا بَأْسَ بِاِخْصَائِهٖ وَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْنَا مُخَالِفُنَا اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ وَلَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کسی بھی نر کو خصی کرنا جائز نہیں انہوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا (فرمان خداوندی ہے) پس وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدل دیں گے وہ فرماتے ہیں اس سے خصی کرنا مراد ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر جانور کے کاٹنے کا خوف ہو یا اس کی چربی بڑھانے کا ارادہ ہو تو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں۔ حدیث جس سے ہمارے مخالف نے استدلال کیا ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے۔

۱۲۸۴۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چنانچہ انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت مالک بن انس، حضرت نافع اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر نہیں کیا۔

فَاَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَدْ قِيْلَ تَاوِيْلُهٗ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَقِيْلَ اِنَّهٗ دِيْنُ اللّٰهِ وَقَدْ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ وَهُمَا الْمَرْضُوْضَانِ خُصَاهُمَا وَالْمَفْعُوْلُ بِهٖ ذٰلِكَ قَدِ انْقَطَعَ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ نَسْلٌ فَلَوْ كَانَ اِخْصَاءُ هُمَا مَكْرُوْهًا اِذًا لَمَا ضَحّٰى بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْتَهِيَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَا يَفْعَلُوْنَهٗ لِاَنَّهُمْ مَتٰى مَا عَلِمُوْا اَنَّ مَا اُخْصِيَ تُجْتَنَبُ اَوْ تَجَافٰى اَجْمَعُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَفْعَلُوْهُ۔

تو اس حدیث کی اصل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔ اور وہ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ذکر کیا کہ "وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدل دیں گے" تو اس کی تاویل میں وہ بات بھی کہی گئی ہے جو ان لوگوں نے کہی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی مراد ہے اور ہم نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی دی ان کے کپورے (خصیتین) کو کوٹا گیا تھا اور جس جانور کے ساتھ یہ عمل کیا جائے اس کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اگر ان کو خصی کرنا مکروہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قربانی نہ کرتے تاکہ لوگ اس سے باز آئیں اور یہ کام نہ کریں کیونکہ جب ان کو علم ہو جاتا کہ خصی کئے ہوئے جانور سے پرہیز کیا جائے اور اس سے دوری اختیار کی جائے تو وہ اس سے باز رہتے اور یہ عمل نہ کرتے۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ بَابِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ اَنَّهٗ اُتِيَ بِعَبْدٍ خَصِيٍّ يَشْتَرِيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُعِيْنَ عَلَى الْاِخْصَاءِ فَجَعَلَ ابْتِيَاعَهٗ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم نے خچر پر سواری کے باب میں ذکر کیا کہ ان کے پاس ایک خصی غلام لایا گیا تاکہ آپ اسے خریدیں تو انہوں نے فرمایا

marfat.com

إِيَّاهُ عَوْنًا عَلَى إِخْصَائِهِ لِأَنَّهُ لَوْلَا مَنْ يَبْتَاعُهُ لِأَنَّهُ خَصِيٌّ لَمْ يَخْصِهِ مَنْ أَخْصَاهُ فَكَذٰلِكَ إِخْصَاءُ الْغَنَمِ لَوْكَانَ مَكْرُوهًا لَمَا ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ أُخْصِيَ مِنْهَا وَلَا يُشْبِهُ إِخْصَاءُ الْبَهَائِمِ إِخْصَاءَ بَنِيْ آدَمَ لِأَنَّ إِخْصَاءَ الْبَهَائِمِ إِنَّمَا يُرَادُ بِهِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ سَمَانَتِهَا وَقَطْعِ عَضِّهَا فَذٰلِكَ مُبَاحٌ وَبَنُوْ آدَمَ فَإِنَّمَا يُرَادُ بِإِخْصَائِهِمُ الْمَعَاصِيْ فَذٰلِكَ غَيْرُ مُبَاحٍ وَلَوْكَانَ مَا رَوَيْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحًا لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ الْإِخْصَاءُ الَّذِيْ لَا يَبْقٰى مَعَهُ شَيْءٌ مِنْ ذُكُوْرِ الْبَهَائِمِ حَتّٰى يُخْصٰى فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِأَنَّ فِيْهِ انْقِطَاعَ النَّسْلِ أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ مِنْهَا نَشَأَتِ الْخَلْقُ أَيْ فَإِذَا فُعِلَ لَمْ يَنْشَأْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ الْخَلْقِ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنَ الْإِخْصَاءِ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ مِنْهُ نَشْءُ الْخَلْقِ فَهُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ إِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

ہیں خصی کرنے پر مدد نہیں کرتا تو انہوں نے اسے خریدنا خصی کرنے پر مدد کرنا قرار دیا کیونکہ جب کوئی شخص اس کے خصی ہونے کی وجہ سے اسے نہیں خریدے گا تو خصی کرنے والے اسے خصی نہیں کریں گے اسی طرح اگر بکروں کو خصی کرنا مکروہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے خصی کئے ہوئے بکروں (مینڈھوں) کی قربانی نہ کرتے اور جانوروں کو خصی کرنا انسانوں کو خصی کرنے کے مشابہ نہیں ہے کیونکہ جانوروں کو خصی کرنے کا مقصد ان کو موٹا کرنا ہوتا ہے اور ان کے کاٹنے کے عمل کو ختم کرنا ہوتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور یہ بات جائز ہے جب کہ انسانوں کو خصی کرنے سے گناہوں کا قصد کیا جاتا ہے اور یہ جائز نہیں ہے ہم نے جو حدیث باب کے شروع میں ذکر کی ہے اگر وہ صحیح ہو تو اس میں اس بات کا احتمال ہوگا ہر نر جانور کو خصی کرنا ہو تو یہ بات مکروہ ہے کیونکہ اس سے نسل کو ختم کرنا ہے ــــ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس حدیث میں وہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں ان ہی سے مخلوق پیدا ہوتی ہے یعنی جب یہ عمل کیا جائے گا تو کچھ بھی پیدا نہ ہوگا اور یہ مکروہ ہے لیکن خصی کرنے کی وہ صورت جس میں پیدائش منقطع نہ ہو اس کا حکم اس کے خلاف ہے متقدمین کی ایک جماعت سے بھی خصی کرنے کا جواز مروی ہے ۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ أَخْصٰى بَغْلًا لَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خچر کو خصی کیا ۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت ہشام بن عروہ سے مروی ہے وہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْصٰى جَمَلًا لَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے اپنے ایک اونٹ کو خصی کیا ۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِإِخْصَاءِ الْفَحْلِ إِذَا خُشِيَ عِضَاضُهُ۔

حضرت مالک بن مغول، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نر جانور کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جب اس کے کاٹنے کا ڈر ہو ۔

marfat.com

بَابُ ۳۰۸ كِتَابَةِ الْعِلْمِ هَلْ تَصْلُحُ أَمْ لَا

باب ۳۰۸، کتابت علم صحیح ہے یا نہ

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت علم کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ وَنَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِيهِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا وَعَارَضُوا مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ مِنَ الْأَثَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے علم (کی باتوں) کو لکھنا ناپسند کیا اور اس سے روکا ہے ان حضرات نے اس مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کتابت علم میں کوئی حرج نہیں سمجھا، اور پہلے قول والوں نے جس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے اس کے مقابلے میں حدیث پیش کی ہے۔

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمُخَارِقِ عَنْ طَارِقٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَأُهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ فِي دَوَاتِهِ أَوْ قَالَ فِي غِلَافِ سَيْفٍ عَلَيْهِ أَخَذْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت مخارق حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جسے ہم تمہارے سامنے پڑھیں مگر قرآن پاک اور یہ صحیفہ یعنی وہ صحیفہ جو آپ کے تھیلے میں تھا یا فرمایا آپ کی تلوار کے غلاف میں تھا ہم نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ عِنْدَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابٍ إِلَّا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَيْءٌ فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ وَفِي الْحَدِيثِ غَيْرُ هٰذَا۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے پاس قرآن پاک اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے کے علاوہ کچھ نہیں، مدینہ طیبہ عیر سے ثور تک حرم ہے ایک اور حدیث میں اس کے علاوہ مذکور ہے۔

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ

حضرت عمرو بن شعیب، حضرت مغیرہ بن حکیم اور حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

marfat.com

ومجاهد انهما سمعا ابا هريرة يقول ما كان احد احفظ لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم مني الا ما كان من عبد الله بن عمرو فاني كنت اعي بقلبي وكان يعي بقلبه ويكتب بيده استاذن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فاذن له۔

عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مجھ سے زیادہ کسی کو یاد نہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے کیونکہ میں صرف دل سے یاد کرتا تھا اور وہ دل سے یاد کرتا تھا اور وہ دل سے یاد کرتے اور ہاتھ سے لکھتے تھے انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۲۹۳ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عبد الرحمن بن سليمان عن عمرو بن شعيب ان شعيبا حدثه ومجاهدا عن عبد الله بن عمرو قال قلت يا رسول الله اكتب ما سمعت منك قال نعم قلت عند الغضب والرضاء قال انه لا ينبغي ان اقول الا حقا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں اسے لکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا غصے اور رضامندی دونوں حالتوں میں؟ آپ نے فرمایا میرے لیے حق بات کے سوا کہنا جائز نہیں۔

۱۲۹۴ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عبد الرحمن بن سليمان عن عقيل بن خالد عن المغيرة بن حكيم انه سمع من ابي هريرة فذكر نحوا من ذلك۔

حضرت عقیل بن خالد، حضرت مغیرہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۹۵ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابن ابي مريم قال اخبرني يحيى بن ايوب عن عثمان بن عطاء عن ابيه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله اني اسمع منك اشياء اخاف ان انساها فتاذن لي ان اكتبها قال نعم۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بات سنتا ہوں لیکن مجھے اس کے بھول جانے کا ڈر ہوتا ہے کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے لکھ لیا کروں؟ فرمایا "ہاں"۔

ففي هذه الآثار الاباحة لكتابة العلم وخلاف لحديث ابي سعيد الذي ذكرناه في اول هذا الباب وهذا اولى بالنظر لان الله عز وجل قال في الدين ولا تسأموا ان تكتبوه صغيرا او كبيرا الى اجله ذلكم اقسط عند الله واقوم للشهادة وادنى ان لا ترتابوا **فلما** امر الله عز وجل بكتابة الدين خوف الريب كان العلم الذي حفظه اصعب من حفظ الدين احرى ان يباح كتابته خوف الريب فيه والشك وهذا قول ابي حنيفة

تو ان روایات میں کتابت علم کی اباحت کا ذکر ہے اور یہ روایات حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہیں جسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے قیاس کے مطابق یہ روایات اولیٰ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرض کے بارے میں فرمایا اور لکھنے میں سستی نہ کرو تھوڑا ہو یا زیادہ ایک مقررہ مدت تک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ انصاف والا اور گواہی کو خوب قائم کرنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے کہ تم شک نہ کرو۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے شک کے ڈر سے قرض کے لکھنے کا حکم دیا اور علم کا یاد رکھنا جو قرض کو یاد رکھنے سے زیادہ سخت ہے شک کے خوف سے اس کا لکھنا زیادہ مناسب ہے

marfat.com

وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یُوَافِقُ هٰذَا ۔

یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الطَّائِفِ اَتَوْهُ بِصُحُفٍ مِّنْ صُحُفِهٖ يَقْرَاُهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَخَذَهَا لَمْ يَنْطَلِقْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمَّا ذَهَبَ بَصَرِیْ بُلِهْتُ فَاقْرَءُوْهَا عَلَیَّ وَلَا يَكُنْ فِیْ اَنْفُسِكُمْ مِّنْ ذٰلِكَ حَرَجٌ فَاِنَّ قِرَاءَتَكُمْ عَلَیَّ كَقِرَاءَتِیْ عَلَيْكُمْ ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ طائف والوں میں سے کچھ لوگ اپنے صحیفے لائے تاکہ آپ ان پر پڑھیں جب انہوں نے ان کو لیا تو نہ پڑھ سکے فرمایا جب سے میری بینائی گئی ہے میں معذور ہو گیا ہوں تم لوگ مجھ پر پڑھو۔ اور اس سلسلے میں تمہارے دلوں میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیے بے شک تمہارا میرے سامنے پڑھنا اسی طرح ہے جیسے میرا تمہارے سامنے پڑھنا۔

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِیُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ يَكْتُبُوْنَ فَقَالَ يَكْتُبُوْنَ وَكَانَ اَحْسَنَ شَیْءٍ خُلُقًا ۔

حضرت طاؤس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لکھا کرتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ دوسرے لوگ بھی لکھ سکتے ہیں؟ فرمایا لکھ سکتے ہیں اور وہ بڑی اچھی سیرت کے مالک تھے۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِیْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَنَسْاَلُهٗ عَنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكْتُبُهَا ۔

حضرت یعقوب قمی فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے بارے میں پوچھتے تھے پھر ہم انہیں لکھ لیتے۔

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَقِيْتُ عِتْبَانَ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لِابْنِیْ اُكْتُبْهُ فَكَتَبَهٗ ۔

حضرت انس، حضرت محمود بن الربیع سے اور وہ حضرت عتبان بن مالک سے روایت کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں میں نے حضرت عتبان سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی اور مجھے پسند آئی میں نے اپنے بیٹے سے کہا اسے لکھ لو چنانچہ اس نے اسے لکھ لیا۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ مَا خَلَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو

حضرت وہب بن منبہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں ہیں سوائے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

marfat.com

فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كُنْتُ آخُذُ الْكُتُبَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَكْتُبُهَا فَإِذَا فَرَغْتُ قَرَأْتُهَا عَلَيْهِ فَأَقُولُ الَّذِي قَرَأْتُهُ عَلَيْكَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ فَيَقُولُ نَعَمْ۔

حضرت بشیر بن نہیک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتب لے کر احادیث لکھتا تھا جب فارغ ہوتا تو ان کے سامنے پڑھتا اور کہتا جو کچھ میں نے آپ کے سامنے پڑھا ہے کیا آپ نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ وہ فرماتے ہاں (میں نے سنا ہے)

بَابُ الْكَيِّ هَلْ هُوَ مَكْرُوهٌ أَمْ لَا

باب ۳۰۹، داغنا مکروہ ہے یا نہیں

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ نَاسًا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاحِبٍ لَهُمْ فَسَأَلُوهُ أَنَكْوِيهِ فَسَكَتَ فَسَأَلُوهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَقَالَ ارْضِفُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ وَكَرِهَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کچھ لوگ اپنے ایک ساتھی کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا ہم اسے داغ سکتے ہیں آپ خاموش رہے انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے سکوت فرمایا پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا اسے داغ لگاؤ یا جلادو آپ نے (داغ لگانے کو) مکروہ جانا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَقَالُوا إِنَّ صَاحِبًا لَنَا مَرِيضٌ وُصِفَ لَهُ الْكَيُّ أَفَنَكْوِيهِ فَسَكَتَ ثُمَّ عَادُوا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ اكْوُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ بِالرَّضْفِ

حضرت ابوالاحوص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین افراد حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ ہمارا ساتھی بیمار ہے اور اسے داغنے کی تجویز پیش کی گئی ہے تو کیا ہم اسے داغ دیں آپ خاموش رہے انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی پھر تیسری مرتبہ ان سے فرمایا اگر چاہو تو اسے داغو اور اگر چاہو تو گرم پتھر سے اسے لگاؤ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَمَعْنَى هٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوَعِيدِ الَّذِي ظَاهِرُهُ الْأَمْرُ وَبَاطِنُهُ النَّهْيُ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ الْآيَةَ وَكَقَوْلِهِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ وعید ہے جو ظاہراً حکم ہوتا ہے اور باطن میں ممانعت ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "آپ ان میں جن کو چاہیں اکھاڑ لیں" اور جیسے فرمایا "جو چاہو کرو"۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ الثَّعْلَبِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ شِفَاءٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) اگر تمہاری ان ادویہ میں کچھ شفاء ہے تو وہ پچھنا لگانے یا شہد کے ایک گھونٹ میں یا آگ سے جلانے میں ہے اور میں داغ لگانے کو پسند نہیں کرتا۔

marfat.com

نَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِىَ۔

۱۳۰۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرِقُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

۱۳۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِىُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَىِّ۔

۱۳۰۷- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَىِّ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْكَىَّ مَكْرُوْهٌ وَاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَهٗ عَلٰى حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالْكَىِّ لِمَا عِلَاجُهُ الْكَىُّ۔

۱۳۰۸- **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكٰى اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو بُری فال نہیں لیتے، داغ نہیں لگاتے اور چوری نہیں کرتے۔ (یا چوری چھپے لوگوں کی باتیں نہیں سنتے) اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

حضرت حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔

حضرت عبدالرحمن بن جبیر، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع فرمایا۔

تو ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ داغ لگانا مکروہ ہے اور کسی شخص کے لیے کسی حالت میں بھی ایسا کرنا جائز نہیں انہوں نے اس سلسلے میں ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا علاج داغنا ہو اسے داغنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ علیل ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹی پھر داغ دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اسے داغ دیا۔

انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

marfat.com

أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبًا فَقَدَّ عِرْقَهُ الْأَكْحَلَ وَكَوَاهُ عَلَيْهِ۔

عنہ بیمار ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب بھیجا تو اس نے آپ کی اکحل رگ (بازو کی ایک رگ) کو کاٹا پھر اس کو داغ دیا۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْأَكْحَلِ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اکحل رگ میں تیر لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ایک چوڑے پھل والے تیر کے ساتھ ان کی رگ کاٹ کر اسے داغا پھر اس میں ورم آگیا تو آپ نے دوبارہ کاٹ کر داغا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَوْ سَعْدًا رُمِيَ رَمْيَةً فِي يَدِهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبًا فَكَوَاهُ عَلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب یا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تیر لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طبیب کو حکم دیا جس نے اسے داغ دیا۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا الْأَكْحَلَ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَحَسَمَهُ مَرَّةً أُخْرَى۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوہ احزاب کے دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر لگا صحابہ کرام نے ان کی رگ کاٹ دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آگ کے ساتھ داغا اس سے ان کا ہاتھ پھول گیا تو آپ نے دوسری مرتبہ داغا۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنْ شَوْكَةٍ۔

حضرت زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کانٹا لگنے کی وجہ سے داغا۔

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَوْصَةٍ۔

حضرت محمد بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن زریع نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا پہلو کے درد کی وجہ سے داغا۔

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَوَانِي أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَمَا نُهِيتُ عَنْهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے اور مجھے منع نہیں کیا گیا۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم

marfat.com

عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا اَوْ اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الذُّبْحَةِ فِيْ حَلْقِهٖ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد یا اسعد بن زرارہ کو حلق میں شگاف کی وجہ سے داغا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اِبَاحَةُ الْكَيِّ لِلدَّاءِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهَا وَفِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ النَّهْيُ عَنِ الْكَيِّ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَتْ لَهُ الْاِبَاحَةُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ لَهُ النَّهْيُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَذٰلِكَ اَنَّ قَوْمًا كَانُوْا يَكْتَوُوْنَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ بِهِمْ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ يَمْنَعُ الْبَلَاءَ اَنْ يَنْزِلَ بِهِمْ كَمَا تَفْعَلُ الْاَعَاجِمُ فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ لانه ليس على طريق العلاج وهو شرك لانهم يَفْعَلُوْنَهُ لِيَدْفَعَ قَدَرَ اللّٰهِ عَنْهُمْ فَاَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ اِنَّمَا يُرَادُ بِهِ الصَّلَاحُ وَالْعِلَاجُ مُبَاحٌ مَاْمُوْرٌ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثٍ رَوَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان روایات میں ان مذکورہ بیماریوں کی وجہ سے داغنے کی اباحت کا ذکر ہے جب کہ پہلی روایات میں داغنے سے منع فرمایا تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان روایات میں جس وجہ سے اباحت ہے وہ اس معنی کے خلاف ہو جس کے باعث پہلی روایات میں داغنے سے منع کیا گیا۔ وہ یہ کہ کچھ لوگ بیماری آنے سے پہلے داغتے تھے ان کا خیال تھا کہ بیماری کو آنے سے روکتا ہے جیسا کہ عجمی لوگ کرتے ہیں تو یہ مکروہ ہے کیونکہ یہ علاج کے طریقے پر نہیں اور یہ شرک ہے کیونکہ وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہوا ان سے دور ہو جائے لیکن بیماری آجانے کے بعد جو داغنے سے اصلاح مقصود ہوتی ہے اور علاج جائز بھی ہے اور اس کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث سے اس بات کو بیان فرمایا ہے۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ هٰذِهِ خَيْرٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةِ نَارٍ تُوَافِقُ دَاءً وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری ان ادویہ میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنا لگانے، شہد کے ایک گھونٹ یا آگ کی لپٹ میں ہے جو بیماری کے موافق ہو اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

فَاِذَا كَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ لَذْعَةَ النَّارِ الَّتِيْ تُوَافِقُ الدَّاءَ مُبَاحَةٌ وَالْكَيَّ مَكْرُوْهٌ وَكَانَتِ اللَّذْعَةُ بِالنَّارِ كَيَّةً ثَبَتَ اَنَّ الْكَيَّ الَّذِيْ يُوَافِقُ الدَّاءَ مُبَاحٌ وَاَنَّ الْكَيَّ الَّذِيْ لَا يُوَافِقُ الدَّاءَ مَكْرُوْهٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الْكَيُّ مَنْهِيًّا عَنْهُ عَلٰى مَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ ثُمَّ اُبِيْحَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاُخَرِ۔

تو جب اس حدیث میں ہے کہ آگ کی لپٹ جو بیماری کے موافق ہے وہ مباح ہے اور داغنا مکروہ ہے اور آگ کی لپٹ داغنا ہے تو ثابت ہوا کہ جو داغنا بیماری کے موافق ہے وہ مباح ہے اور جو داغنا بیماری کے موافق نہ ہو وہ مکروہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ پہلے پہل داغنا منع ہو جیسا کہ شروع کی روایات میں ممانعت کا ذکر ہے اور بعد میں اس کی اجازت دی گئی ہو جس طرح بعد والی روایات میں مذکور ہے۔

۱۳۱۹۔ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے

marfat.com

خطاب بن عثمان قال ثنا اسمعيل بن عياش عن سليمن بن سليم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يستأذنه فى الكى فقال لا تكتو فقال يا رسول الله بلغ بى الجهد ولا اجد بدا من ان اكتوى قال ما شئت اما انه ليس من جرح الا وهو ات الله يوم القيامة يدمى يشكوا الالم الذى كان سببه وان جرح الكى يأتى يوم القيامة يذكر ان سببه كان من كراهة لقاء الله ثم امره ان يكتوى

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر داغ لگانے کی اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا نہ داغو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سخت مصیبت میں ہوں اور داغنے کے بغیر چھٹکارا نہیں فرمایا جیسے چاہو اور سنو! ہر زخم قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس سے خون بہہ رہا ہوگا اس کے سبب جو درد حاصل ہوا اس کی شکایت کرے گا اور داغنے کا زخم قیامت کے دن آئے گا اور بیان کرے گا کہ میرا سبب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرنا تھا پھر آپ نے داغنے کی اجازت دے دی۔

ففى هذا الحديث نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكى واباحته اياه بعد ذلك فاحتمل ان يكون ما فى الآثار الاول كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حال النهى المذكور فى هذا الحديث وما كان من الاباحة فى الآثار الآخر كان بعد ما كانت منه الاباحة المذكورة فى هذا الحديث فتكون الاباحة ناسخة للنهى وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كوى سارقا بعد ما قطعه۔

تو اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا اور اباحت اس کے بعد ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ جو کچھ پہلی روایات میں ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کی حالت میں صادر ہوا اور دوسری روایات میں جس کا جواز کا ذکر ہے وہ اس کے بعد کی اجازت ہے جب آپ نے اسے جائز قرار دیا جیسا کہ اس مذکورہ حدیث میں ہے پس اباحت، ممانعت کے لیے ناسخ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اسے داغا۔

١٣٢٠- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا ابو بكر بن على قال ثنا الحجاج بن ارطاة عن مكحول عن ابن محيريز قال قلت لفضالة ابن عبيد امن السنة ان يقطع السارق ويعلق فى عنقه فقال نعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى بسارق فامر به فقطعت يده ثم حسمه ثم علقها فى عنقه۔

حضرت ابن محیریز سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے پوچھا کیا یہ سنت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا جائے انہوں نے فرمایا ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا تو آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ نے اسے داغا اور اس کے بعد اس کے گلے میں لٹکا دیا۔

١٣٢١- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن يزيد بن خصيفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان قال اتى النبى صلى الله عليه

حضرت محمد بن عبد الرحمان بن ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے چادر چرائی تھی آپ نے فرمایا کیا تم نے چوری کی

marfat.com

وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَمْلَةً فَقَالَ اَسَرَقْتَ مَا اَخَالُ سَرَقْتَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ قَالَ تُبْ اِلَى اللّٰهِ

ہے میرا خیال تو نہیں تھا کہ تم چوری کرو گے (پھر فرمایا) اسے لے جاؤ اس کا ہاتھ کاٹ پھر اسے داغ دو اس کے بعد فرمایا اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔

فَفِيْ هٰذِهٖ اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْكَيِّ الَّذِيْ يُرَادُ بِهِ الْعِلَاجُ لِاَنَّهٗ دَوَاءٌ۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جسے داغنے سے علاج کرنا مقصود ہو وہ جائز ہے کیونکہ وہ دوا ہے۔

۱۳۲۲۔ وَقَدْ سَأَلَ الْاَعْرَابُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلَا نَتَدَاوٰى فَكَانَ جَوَابُهٗ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهٗ فَقَالُوْا هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ اَنْ نَتَدَاوٰى فَقَالَ تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَصْنَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً اِلَّا الْهَرَمَ۔

دیہاتیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم علاج نہ کریں تو اس کا آپ نے یوں جواب دیا، حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن شریک سے سنا وہ فرماتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیہاتی آپ سے پوچھ رہے تھے انہوں نے عرض کیا کیا علاج کرتے میں ہم پر کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! علاج کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کے لیے دوا پیدا کی ہے سوائے موت کے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَهٗ شِفَاءً اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! علاج کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے موت کے علاوہ جو بھی بیماری پیدا کی ہے اس کی شفاء پیدا کی ہے، سام، موت کو کہتے ہیں۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب دوائی، بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے (بیمار) تندرست ہو جاتا ہے۔

فَاَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَدَاوَوْا وَالْكَيُّ مِمَّا كَانُوْا يَتَدَاوَوْنَ بِهٖ وَقَدِ اكْتَوٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے کے ساتھ علاج کی اجازت دی کیونکہ وہ لوگ اسی طرح علاج کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے بھی داغنے کا عمل کیا ہے۔

۱۳۲۵۔ فَمِمَّنْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ

حضرت جریر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْحُرِّ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَقْسَمَ عَلَیَّ عُمَرُ لَاَکْتَوِیَنَّ۔

نے مجھ سے قسم لی کہ میں ضرور داغ لگاؤں۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اکْتَوٰی مِنَ اللَّقْوَةِ فِیْ اَصْلِ اُذُنَیْهِ۔

حضرت ابوالزبیر بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے لقوہ (بیماری) سے کانوں کی جڑوں میں داغ لگایا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اکْتَوٰی مِنَ اللَّقْوَةِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ کی وجہ سے داغا۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اکْتَوٰی مِنَ اللَّقْوَةِ وَرَقٰی مِنَ الْعَقْرَبِ۔

حضرت ابوحنیفہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے لقوہ کی وجہ سے داغا اور بچھو کی وجہ سے دم کیا۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں میں حضرت خباب کے پاس پہنچا تو انہوں نے داغ لگایا ہوا تھا۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ اَنَّهٗ اَتَاهُ یَعُوْدُهٗ وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا فِیْ بَطْنِهٖ۔

حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت خباب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کی بیمار پرسی کرتے گئے تو انہوں نے اپنے پیٹ میں سات جگہ داغ لگایا تھا۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَیْدًا قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ اَظُنُّهٗ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ کَانَ یُسَلَّمُ عَلَیَّ فَلَمَّا اکْتَوَیْتُ انْقَطَعَ عَنِّی التَّسْلِیْمُ

حضرت وہب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حمید سے سنا فرماتے ہیں ابن مرزوق نے بیان کیا اور میرا خیال ہے انہوں نے حضرت مطرف سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عمران بن حصین نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے مجھے سلام کیا جاتا تھا اور جب سے میں نے داغ دیا اس وقت سے مجھے سلام دینا بند ہو گیا۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اکْتَوَوْا وَکَوَوْا غَیْرَهُمْ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو اپنے آپ کو بھی داغ دیتے تھے اور دوسروں کو بھی داغتے تھے۔

marfat.com

۱۳۳۳- **وفیہم** ابن عمر وقد رویناعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما احب ان اکتوی فدل فعلہ ذلک علی ثبوت نسخ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرہہ من ذلک۔

ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں جن سے ہم روایت کر چکے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔ تو آپ کا یہ فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلے میں جو ناپسندیدگی ظاہر فرماتے تھے وہ منسوخ ہو چکی ہے

۱۳۳۴- **وفیہم** عمران بن حصین وھو الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدحہ للذین لایکتوون فدل ذلک ایضا علی علمہ باباحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لذلک

اور ان حضرات میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور یہ وہ ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نہ داغنے والوں کی تعریف فرماتے تھے تو یہ بھی اس بات پر دلالت ہے کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے مباح ہونے کا علم ہو چکا تھا۔

فان قال قائل

فکیف یکون ذلک وقد روی عن عمران بن حصین۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے۔

۱۳۳۵- **فذکر** ما حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا ابوجابر قال ثنا عمران بن جریر عن ابی مجلز قال کان عمران بن حصین ینہی عن الکی فابتلی فکان یقعد ویقول لقد اکتویت کیۃ بنار فما ابرأتنی من اثم ولا شفتنی من سقم

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے منع فرماتے تھے پھر وہ بیٹھ گئے اور فرمایا میں نے ایک مرتبہ آگ سے داغا تو اس نے مجھے کسی گناہ سے بری نہ کیا اور نہ مجھے کسی بیماری سے شفا دی۔

قیل لہ قد یجوز ان یکون الکی الذی کان عمران ینہی عنہ ھو الکی یراد بہ لا العلاج من البلاء الذی قد حل ولکن لما یفعل قبل حلول البلاء مما کانوا یرون انہ یدفع البلاء فلما ابتلی بما کان ابتلی بہ اکتوی علی ان ذلک کان علاجا لما بہ من البلاء فلما لم یبرأ بذلک علم ان کیۃ لم یوافق بلاءہ ولم یکن علاجا لہ فاشفق ان یکون بہا اثما فقال ماشفتنی من سقم ولا ابرأتنی من اثم ای لم اعلم انی بریئ من الاثم مع انہ لم یتحقق انہ صار اثما بہا لانہ انما کان ارادبہا الدواء لا غیر ذلک والدواء مباح للناس جمیعا وھم مامورون بہ **وقد** جاءت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آثار

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ممکن ہے کہ اس سے حضرت عمران بن حصین کی مراد وہ داغنا ہو جو آپ کو پیش آنے والی بیماری کے علاج کے طور پر نہ تھا بلکہ آپ نے بیماری کے آنے سے پہلے داغا جیسا کہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ بیماری کو روک دیتا ہے پھر جب وہ بیماری میں مبتلا ہوئے تو اس کے علاج کے طور پر داغا جب اس سے صحت یاب نہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ ان کا داغنا بیماری کے موافق نہ تھا اور وہ اس کا علاج بھی نہ تھا تو انہیں ڈر ہوا کہ شاید اس وجہ سے انہیں گناہ ہو تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس نے بیماری سے شفا نہ دی اور نہ گناہ سے بچایا حالانکہ یہ بات ثابت تھی کہ اس کی وجہ سے وہ گناہ گار ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے اس سے علاج کا ارادہ کیا تھا کوئی دوسرا مقصد نہ تھا اور علاج سب لوگوں کے لیے جائز ہے اور انہیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی آئی ہیں جن میں

marfat.com

تنھی عن التمائم۔

۱۳۳۶- فمما روی فی ذلک ما حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ام قیس بنت محصن قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن لی وقد علقت علیہ من العذرۃ فقال علی م تدعون اولادکن بھذا العلاق علیکن بھذا العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منھا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب

فقد یحتمل ان یکون ذلک العلاق کان مکروھا فی نفسہ لانہ کتب فیہ ما لا یحل کتابتہ فکرھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لذلک لا لغیرہ۔

۱۳۳۷- وقد روی فی ذلک ایضا ما حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یحیی بن ایوب عن عبید اللہ بن زحر عن بکر بن سوادۃ عن رجل من صدا قال اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثنا عشر رجلا فبایعناہ وترک رجلا منا لم یبایعہ فقلنا بایعہ یا نبی اللہ فقال لن ابایعہ حتی ینزع الذی علیہ انہ من کان منا مثل الذی علیہ کان مشرکا ما کان علیہ فنظرنا فاذا فی عضدہ سیر من لحی شجرۃ او شیء من الشجرۃ۔

۱۳۳۸- حدثنا ابراھیم بن منقذ قال ثنا المقرئ عن حیوۃ قال اخبرنی خالد بن عبید قال سمعت مشرح بن ھاعان یقول سمعت عقبۃ بن عامر الجھنی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعلق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ ومن یعلق ودعۃ فلا ادع اللہ لہ۔

۱۳۳۹- حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا

آپ نے تعویذوں سے منع فرمایا۔

حضرت ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے حلق میں درد کے باعث اس میں تعویذ باندھ رکھا تھا آپ نے فرمایا تم ان تعویذوں کی وجہ سے اپنی اولاد سے کیوں کر غفلت اختیار کرتی ہو تم پر یہ عود ہندی (کٹھ) لازم ہے کیونکہ یہ سات چیزوں کے لیے شفا ہے ان میں سے ایک پہلو کا درد ہے کہ حلق کے درد کی وجہ سے ناک میں چڑھائی جائے اور پہلو کے درد کی وجہ سے منہ میں ڈالی جائے۔

ممکن ہے تعویذ باندھنا ذاتی طور پر مکروہ ہو کیونکہ اس میں ایسے کلمات لکھے جاتے تھے جن کا لکھنا جائز نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے اسے ناپسند کیا کسی اور وجہ سے نہیں۔

حضرت بکر بن سوادہ، قبیلہ صدا کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بارہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہم میں سے ایک آدمی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اور بیعت نہ فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے بیعت فرمائیں آپ نے فرمایا میں اسے بیعت نہیں کروں گا یہاں تک کہ وہ اتار دے جو کچھ اس پر ہے ہم میں سے جس شخص پر یہ (تعویذ) ہو وہ مشرک ہے حتیٰ کہ اسے اتار دے ہم نے دیکھا تو اس کے بازو میں کسی درخت کی جڑوں میں سے کچھ تھا یا (فرمایا) درخت میں سے کچھ تھا۔

حضرت خالد بن عبید فرماتے ہیں میں نے حضرت مسرح بن ہاعان سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تعویذ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا نہ کرے اور جو شخص گھونگا وغیرہ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت نہ فرمائے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے روایت

marfat.com

اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ اَنَّ اَبَا بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا اَلَا لَا يَبْقَيَنَّ فِیْ عُنُقِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ وَلَا وَتَرٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اَرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ۔

فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مَا عُلِّقَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ لِيَدْفَعَ وَذٰلِكَ مَا لَا يَسْتَطِيْعُهٗ غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ شِرْكٌ فَاَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ فَلَا بَاْسَ لِاَنَّهٗ عِلَاجٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْكَلَامُ بِعَيْنِهٖ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَيْسَتْ بِتَمِيْمَةٍ مَا عُلِّقَ بَعْدَ اَنْ يَقَعَ الْبَلَاءُ۔

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَسَعْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ الْكَیُّ نُهِیَ عَنْهُ اِذَا فُعِلَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ وَاُبِيْحَ اِذَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ لِاَنَّ مَا

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بشیر انصاری نے ان کو خبر دی کہ وہ کسی سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا لوگ اپنی شب باشی میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا کہ (وہ اعلان کرے کہ) کسی اونٹ کی گردن میں کوئی ہار یا تانت نہ چھوڑی جائے مگر اسے کاٹ دیا جائے حضرت مالک فرماتے ہیں میرے خیال میں وہ نظر سے (بچنے کے لیے) ایسا کرتے تھے۔

تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کہ بیماری آنے سے پہلے جو تعویذ اس غرض سے باندھا جائے کہ وہ بیماری کو دور کرے اور اس کی طاقت تو صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے تو اس سے اس لیے منع کیا کہ یہ شرک[1] ہے اور بیماری کے بعد جو تعویذ باندھا جائے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ علاج ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کلام اسی طرح مروی ہے۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو تعویذ بیماری آنے کے بعد باندھا جائے وہ (ممنوع) تعویذ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک، حضرت طلحہ بن ابی سعید سے یا حضرت سعد سے وہ حضرت بکیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ داغنے کی ممانعت بھی اسی صورت میں ہو جب بیماری کے آنے سے پہلے ایسا کیا جائے اور جب بیماری آنے کے بعد کیا جائے تو جائز ہے کیونکہ جو کچھ بیمار

---

[1] شرک تب ہو گا جب تعویذ کو مؤثر حقیقی سمجھا جائے اگر اسے محض ایک علاج اور وسیلہ سمجھتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں جس طرح بیماری سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں اور مصائب سے محفوظ رہنے کے لیے صدقہ دیا جاتا ہے اسی طرح اگر اچھے کلام پر مبنی تعویذ باندھا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے محفوظ رکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
(۱۲ ہزاروی)

marfat.com

نُعَلِّ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ فَاِنَّمَا هُوَ عِلَاجٌ۔

۱۳۴۲- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِلَاجِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

۱۳۴۳- وَرُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ۔

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ الرُّقَاءَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَاْسًا۔

ہونے کے بعد کیا وہ علاج ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج کے بارے میں روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے۔

آپ سے مزید مروی ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفاء اتاری ہے تو تم گائے کا دودھ لازم پکڑو کیونکہ اسے ہر درخت سے قوت حاصل ہوتی ہے (یعنی گائے ہر درخت سے کھاتی ہے اس سے اس کے دودھ میں زیادہ قوت ہوتی ہے)

حضرت مقری فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو حنیفہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

ایک جماعت نے دم جھاڑے کو مکروہ جانا ہے اور انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا جب کہ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں جانا۔

۱۳۴۵- وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الرُّخْصَةُ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَالرُّخْصَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ النَّهْيِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا اُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنَ النَّهْيِ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ عِمْرَانَ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت اسود حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے سانپ اور بچھو کے ڈسنے میں دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

تو اس حدیث کے مطابق سانپ اور بچھو کے ڈسنے کے سلسلے) میں اجازت دی گئی اور اجازت، ممانعت کے بعد ہوتی ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس میں جس کی اجازت دی گئی ہے وہ حضرت عمران کی حدیث میں بیان کردہ نہی سے مستثنیٰ ہے۔

۱۳۴۶- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَمْرِ بِالرُّقْيَةِ لِلَدْغَةِ الْعَقْرَبِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے بچھو کے کاٹنے پر دم کرنے کا حکم دیا حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو مجھے بچھو نے کاٹا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ پھیرنے لگے اور آپ نے دم فرمایا۔

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَغَتْنِيْ عَقْرَبٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُهَا وَيَرْقِيْهِ۔

١٣٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

١٣٤٨- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِيْهِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

١٣٤٩- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهٗ۔

١٣٥٠- فَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ مَا يَدُلُّ اَنَّ كُلَّ رُقْيَةٍ يَكُوْنُ فِيْهَا مَنْفَعَةٌ فَهِيَ مُبَاحَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

١٣٥١- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ۔

١٣٥٢- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ امْرَاَةٍ كَانَتْ بِنْتَ عَمٍّ لِعُمَرَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ حَفْصَةَ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِيْنَهَا رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ۔

١٣٥٣- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمٰنَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا

حضرت محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب فرماتے ہیں ہم سے حضرت ملازم نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمارے ایک آدمی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچھو نے ڈس لیا ایک دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے دم کروں؟ آپ نے فرمایا تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے پہنچائے۔

حضرت شعیب فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوالزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کیا۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جس دم جھاڑے میں نفع ہو وہ جائز ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ ایسا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چیونٹی (کے ڈسنے) سے دم کے بارے میں روایت آئی ہے۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ نے شفاء نامی ایک عورت سے روایت کیا اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چچازاد بہن تھیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا کیا تم انہیں چیونٹی کا دم نہیں سکھاتیں جس طرح تم نے ان کو کتابت سکھائی ہے (حضرت شفاء سے فرمایا کہ وہ حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) کو سکھائیں)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کی ایک خاتون جن کا نام شفاء تھا چیونٹی کے کاٹنے کا دم کرتی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

marfat.com

الشِّفَاءَ كَانَتْ تَرْقِي مِنَ النَّمْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمِيهَا حَفْصَةَ

کو سکھاؤ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لِلنَّهْيِ اَوْ يَكُوْنُ النَّهْيُ بَعْدَهُ فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهُ۔

تو اس حدیث کے مطابق چیونٹی کے کاٹنے پر دم کرنے کا جواز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ اجازت ممانعت کے بعد ہو تو یہ نہی کے لیے ناسخ ہوگی یا نہی بعد میں ہو تو وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی۔

١٣٥٤- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْجُنُوْنِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِي بِهَا مِنَ الْجُنُوْنِ فَاَمَرَنِي بِبَعْضِهَا وَنَهَانِي عَنْ بَعْضِهَا وَكُنْتُ اَرْقِي بِالَّذِي اَمَرَنِي بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاگل پن کے لیے دم کرنے کے جواز میں حدیث مروی ہے، حضرت ابواللحم کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دم کے الفاظ کو بارگاہ نبوی میں پیش کیا میں اس کے ساتھ جنون سے دم کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے اس کے بعض کا حکم دیا اور کچھ الفاظ سے روک دیا اور میں ان الفاظ سے دم کیا کرتا تھا جن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی تھی۔

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ اَيْضًا مَا ذَكَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ۔

اس میں اسی بات کا احتمال ہے جو ہم نے چیونٹی کے دم کے سلسلے میں ذکر کی ہے۔

١٣٥٥- وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

نظر لگنے کے دم کے سلسلے میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں نظر کے لیے دم کراؤں۔

١٣٥٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ اَوْ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

حضرت معبد حضرت عبداللہ بن شداد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یا فرمایا حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نظر کے لیے دم کرانے کا حکم دیا۔

١٣٥٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کیا وجہ ہے میں اپنے بھتیجوں کے جسموں کو کمزور دیکھتا ہوں؟ کیا انہیں

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَالِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي نَحِيفَةً ضَارِعَةً أَتُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تَسْرَعُ إِلَيْهِمْ فَأَرْقِيهِمْ قَالَ بِمَاذَا فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ كَلَامًا لَا بَأْسَ بِهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ ۔

کوئی حاجت ہے انہوں نے عرض کیا نہیں بلکہ انہیں جلدی نظر لگ جاتی ہے تو میں انہیں دم کرتی ہوں آپ نے فرمایا کس کلام کے ساتھ تو میں نے آپ کے سامنے وہ کلام پیش کیا جس میں کوئی حرج نہ تھا تو آپ نے فرمایا دم کرتی رہو۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْعَيْنَ تَسْرَعُ إِلَى بَنِي جَعْفَرٍ فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَلَوْ أَنَّ شَيْئًا يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَقُلْتُ إِنَّ الْعَيْنَ تَسْبِقُهُ فَهَذَا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِي رُقْيَةِ النَّمْلَةِ وَالْجُنُونِ

حضرت عبداللہ بن بابا ہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو جلد نظر لگ جاتی ہے تو کیا میں انہیں دم کرواؤں کروں آپ نے فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو میں کہتا کہ نظر اس سے آگے بڑھ جائے گی۔ تو اس میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے چیونٹی اور جنون کے دم کے سلسلے میں ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الرُّخْصَةُ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخار والے کو دم کرنے کی اجازت بھی مروی ہے۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بخار والے کو دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَهَذَا فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ لِأَنَّ الرُّخْصَةَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ مَحْظُورٍ ۔

حضرت سفیان نے حضرت شیبانی سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نہی کے بعد ہے کیونکہ ممنوع چیز کی اجازت دی جاتی ہے (یعنی جو پہلے ممنوع ہو)

۱۳۶۱۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ الرُّقَى كُلِّهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَرَى فِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قسم کے دم کی اجازت مروی ہے جب تک شرک نہ ہو حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دور جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اپنے دم (کے الفاظ) مجھ پر پیش کرو جب تک شرک نہ ہو دم کرنے

marfat.com

ذٰلِكَ قَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ فَلَا بَاْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ ۔

میں کوئی حرج نہیں۔

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ اَيْضًا مَا احْتَمَلَهُ مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ فَاحْتَجْنَا اَنْ نَعْلَمَ هَلْ هٰذِهِ الْاِبَاحَةُ لِلرُّقَى مُتَاَخِّرَةٌ عَمَّا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا اَوْ مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا مُتَاَخِّرٌ عَنْهَا فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهَا ۔

اس میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو ہم پہلے روایات کر چکے ہیں تو ہمیں اس بات کی حاجت ہے کہ ہم معلوم کریں کیا دم کرنے کی یہ اجازت اس کی ممانعت سے مؤخر ہے یا جو کچھ ممانعت کے بارے میں ہے وہ مؤخر ہے تو وہ اس کے لیے ناسخ ہو۔

۱۳۶۲۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ دُعِيَ لِامْرَاَةٍ بِالْمَدِيْنَةِ لَدَغَتْهَا حَيَّةٌ لِيَرْقِيَهَا فَاَبٰى فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَزْجُرُ عَنِ الرُّقَى فَقَالَ اقْرَاْهَا عَلَيَّ فَقَرَاَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِهَا اِنَّمَا هِيَ مَوَاثِيْقُ فَارْقِ بِهَا ۔

چنانچہ ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن حزم مدینہ طیبہ میں ایک عورت کے لیے بلائے گئے جسے سانپ نے کاٹا تھا تاکہ آپ اسے دم کریں تو انہوں نے انکار کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ نے انہیں بلایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو دم کرنے سے روکتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے پڑھو انہوں نے پڑھا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہ تو پختہ باتیں ہیں ان کے ساتھ دم کرو۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى اَتَاهُ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَاِنِّيْ اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا تو میرے ماموں آپ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دم کرنے سے روکتے تھے اور میں بچھو کا دم کرتا ہوں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ ایسا کرے۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحَيَّةِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ قَالَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ كَانَ يَرْقِيْ مِنَ الْحَيَّةِ فَقَالَ اعْرِضْهَا عَلَيَّ فَعَرَضَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا اِنَّمَا هِيَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انصار کے ایک گھر والے سانپ (کے ڈسنے) کا دم کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا تو ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سانپ کے ڈسنے پر دم کرتا تھا اور آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے، پہنچائے، آپ فرماتے ہیں ایک اور شخص آیا جو سانپ کا دم کرتا تھا تو آپ نے فرمایا مجھ پر پیش کرو اس نے پیش کیا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہ پختہ الفاظ ہیں۔

marfat.com

مَوَاثِيقُ نَثْبَتُ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا رُوِيَ فِي اِبَاحَةِ الرُّقٰى نَاسِخٌ لِمَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا

تو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ اس کے جواز کے متعلق مروی ہے وہ اس کی ممانعت کے لیے ناسخ ہے۔

ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي تِلْكَ الرُّقٰى كَيْفَ هِيَ۔

پھر ہم نے ارادہ کیا کہ اس دم کی کیفیت معلوم کریں۔

١٣٦٥- فَاِذَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ۔

تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جب تک شرک نہ ہو کوئی حرج نہیں۔

١٣٦٦- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الرَّبَابُ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْنَا نَغْتَسِلُ فَخَرَجْتُ مِنْهُ وَاَنَا مَحْمُوْمٌ فَنُمِيَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا ثَابِتٍ فَلْيَتَعَوَّذْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِيْ اِنَّ الرُّقٰى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ مِنَ النَّظْرَةِ وَالْحُمَةِ وَاللَّدْغَةِ۔

آپ سے یوں بھی مروی ہے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک نالے پر گزرے تو ہم وہاں غسل کرنے کے لیے داخل ہو گئے میں وہاں سے نکلا تو بخار میں مبتلا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا ابو ثابت کو حکم دو کہ وہ پڑھ کر پھونکیں فرماتے ہیں حضرت رباب نے کہا میں نے عرض کیا اے میرے آقا! کیا دم کرنا صحیح ہے حضرت سہل نے فرمایا دم کرنا نہیں مگر تین چیزوں سے نظر لگنے سے، بخار سے اور کاٹنے سے۔

فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّقٰى هُوَ التَّعَوُّذُ فَاَمَّا قَوْلُ سَهْلٍ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلِمَ ذٰلِكَ مِنْ اِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نَهْيِهِ الْمُتَقَدِّمِ وَلَمْ يَعْلَمْ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا رُوِّيْنَا عَنْ غَيْرِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهِ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دم کی اجازت دی ہے وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا ہو اور حضرت سہل کا قول کہ دم کرنا صرف تین چیزوں سے ہے تو اس کا مطلب یہ کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت کے بعد ان تین چیزوں کے بارے میں سنا ہوگا۔ اس کے علاوہ جن کے بارے میں ہم نے دوسرے حضرات کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ان کو ان چیزوں کا علم نہ ہو سکا۔

١٣٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَكَيْتَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ نَفْسٍ وَعَيْنٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ علیل ہیں، آپ نے فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو آپ کو تکلیف دے ہر جاندار چیز سے اور نظر بد سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ

marfat.com

ارقیک ۔

۱۳۶۸۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا معاویۃ بن صالح عن ازھر بن سعید عن عبد الرحمٰن بن السائب ابن اخی میمونۃ ان میمونۃ قالت لہ الا ارقیک برقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قالت بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت

فھذا وما اشبھہ من الرقی لا باس بہ ۔

۱۳۶۹۔ وقد دل علی ذلک ایضا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث عوف لا باس بالرقی مالم یکن شرک فدل ذلک ان کل رقیۃ لا شرک فیھا فلیست بمکروھۃ واللہ اعلم ۔

کو دم کرتا ہوں۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے حضرت عبدالرحمٰن بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پوچھا کہ کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دم کے ساتھ دم کروں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں تو ام المومنین نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تمہیں دم کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں ہر بیماری سے شفاء دے اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے اور شفاء دے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں۔

اس قسم کے الفاظ کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ اپنی حدیث میں آپ کا قول نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تک شرک نہ ہو دم کرنے میں کوئی حرج نہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ہر وہ دم جس میں شرک نہ ہو مکروہ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

باب ۳۱ الحدیث بعد العشاء الآخرۃ

باب ۳۱: نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

۱۳۷۰۔ حدثنا عبد الغنی بن رفاعۃ اللخمی قال ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن سیار بن سلامۃ قال دخلت مع ابی علی ابی برزۃ فسمعتہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء الآخرۃ والحدیث بعدھا ۔

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنا ناپسند کرتے تھے۔

۱۳۷۱۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمۃ عن سیار فذکر باسنادہ مثلہ

حضرت حماد بن سلمہ حضرت سیار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فذھب قوم الی کراھۃ الحدیث بعد العشاء الآخرۃ واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا انما الکلام الذی لیس بقربۃ الی اللہ عز وجل وان کان لیس بمعصیۃ فھو مکروہ حینئذ لانہ مستحب للرجل ان ینام علی قربۃ وخیر

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے نماز عشاء کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند کیا ہے ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو گفتگو قرب خداوندی کا سبب نہ ہو اگرچہ گناہ بھی نہ ہو وہ اس وقت مکروہ ہے کیونکہ انسان کے لیے مستحب ہے

marfat.com

وَفَضْلٍ يَخْتِمُ بِهِ عَمَلَهُ فَأَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ لَهُ أَنْ يَنَامَ عَلَى الصَّلٰوةِ فَتَكُونُ هِيَ آخِرُ عَمَلِهِ -

کہ وہ قربت وخیر پر سو جائے اور بھلائی پر اس کا عمل ختم ہو لہذا افضل بات یہ ہے کہ وہ نماز کے بعد سو جائے تاکہ یہی اس کا آخری عمل ہو۔

۱۳۷۲- وَاحْتَجُّوا فِي إِبَاحَةِ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ وَقَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَبَ لَهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَفِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَوَجْهُهُمَا عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَرِهَ لَهُمْ مِنَ السَّمَرِ مَا لَيْسَ بِقُرْبَةٍ وَحَدَبَ لَهُمْ مَا هُوَ قُرْبَةٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي هٰذَا الْبَابِ -

انہوں نے نماز عشاء کے بعد گفتگو کے جواز پر یوں استدلال کیا ہے حضرت ابو وائل سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے بعد بات چیت کے لیے ہماری طرف متوجہ ہوئے حضرت مسلم فرماتے ہیں نماز عشاء کے بعد تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے بعد گفتگو کے لیے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور پہلی حدیث میں ہے کہ آپ اسے مکروہ جانتے تھے تو ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے اس گفتگو کو ناپسند کیا جو قرب خداوندی کا ذریعہ نہ تھی اور ان کی طرف اس گفتگو کے ساتھ متوجہ ہوئے جو قرب کا ذریعہ تھی یہی وہ مفہوم ہے جو ہم نے دوسرے قول والوں کی طرف سے ذکر کیا اور جو اس باب میں مذکور ہے۔

۱۳۷۳- وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ رُبَّمَا سَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْأَمْرِ يَكُونُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ

حضرت علقمہ حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے امور سے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيثُ سَمَرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يَسْمُرُهُ وَأَنَّهُ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَذٰلِكَ مِنْ أَعْظَمِ الطَّاعَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّمَرَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا -

تو اس حدیث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گفتگو کی وضاحت کر دی کہ وہ مسلمانوں کے معاملات سے متعلق ہوتی تھی اور یہ بڑی بڑی عبادات میں سے ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ممنوع گفتگو اس کے خلاف ہے۔

تو اس حدیث نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گفتگو کی وضاحت کر دی کہ وہ مسلمانوں کے معاملات سے متعلق ہوتی تھی اور یہ بڑی

۱۳۷۴- وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا

marfat.com

حماد بن سلمة عن عاصم عن ابی وائل عن عبد الله قال جدب الینا عمر السمر بعد العشاء الآخرة ففی هذا الحدیث ان عمر جدب الیهم السمر بعد العشاء الآخرة ولم یتبین لنا فی هذا الحدیث ای سمر ذلك السمر فنظرنا فی ذلك۔

بڑی عبادات میں سے ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ممنوع گفتگو اس کے خلاف ہے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز عشاء کے بعد گفتگو کے لیے ان کی طرف متوجہ ہوئے لیکن یہ بات واضح نہیں کہ وہ کونسی گفتگو تھی تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۳۷۵۔ فاذا سلیمان بن شعیب قد حدثنا قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبة عن الجریری قال سمعت ابا نضرة یحدث عن ابی سعید مولی الانصار قال کان عمر لا یدع سامرا بعد العشاء یقول ارجعوا لعل الله یرزقکم صلوة او تهجدا فانتهی الینا وانا قاعد مع ابن مسعود وابی بن کعب ابی ذر فقال ما یقعدکم قلنا اردنا ان نذکر الله فقعد معهم

حضرت ابو سعید (انصار کے آزاد کردہ غلام) فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد کسی گفتگو کرنے والے کو نہیں چھوڑتے تھے فرماتے جاؤ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں نماز یا تہجد کی توفیق عطا فرماتے (ایک دن) آپ ہمارے پاس تشریف لائے میں حضرت ابن مسعود اُبی بن کعب اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھا پوچھا کیوں بیٹھے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔

۱۳۷۶۔ فهذا عمر قد کان ینهاهم عن السمر بعد العشاء لیرجعوا الی بیوتهم لیصلوا او لیناموا نوما ثم یقومون لصلوة یکونون بذلك متهجدین فلما سألهم ما الذی اقعدهم فاخبروه انه ذکر الله لم ینکر ذلك علیهم وقعد معهم لان ما کان یقیمهم له هو الذی هم قعود له فثبت بذلك ان السمر الذی فی حدیث ابی وائل عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمر جدباه الیهم هو الذی فیه قربة الی الله عز وجل والنهی عنه فی حدیث ابی برزة هو ما لا قربة فیه لیستوی معانی هذه الآثار لتتفق ولا تتضاد۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جو نماز عشاء کے بعد گفتگو سے منع فرماتے تھے تاکہ لوگ اپنے گھروں کی طرف لوٹ جائیں اور نماز پڑھیں یا سو جائیں پھر نماز کے لیے بیدار ہوں تاکہ اس کے ساتھ وہ تہجد پڑھنے والے قرار پائیں تو جب انہوں نے پوچھا کہ وہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہیں تو آپ نے ان پر یہ اعتراض نہ کیا اور ان کے ساتھ خود بھی بیٹھ گئے کیونکہ وہ جس بات کے لیے ان کو اٹھانا چاہتے وہ اسی کے لیے تو بیٹھے ہوئے تھے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابووائل کی روایت میں جس گفتگو کا ذکر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے یہ وہ گفتگو ہے جو قرب خداوندی کا ذریعہ تھی اور حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو ممانعت ہے وہ اس گفتگو کے بارے میں ہے جس میں قربت نہیں تھی (یہ مفہوم لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث باہم متفق ہوں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔

۱۳۷۷۔ وقد روینا عن عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة انهما سمرا الی طلوع الثریا فذلك عندنا علی السمر الذی هو قربة الی الله عز وجل و

ہم نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ (رضی اللہ عنہم سے) روایت کیا کہ وہ دونوں ثریا ستارے کے طلوع تک گفتگو کرتے تھے تو ہمارے نزدیک اس سے مراد بھی وہ گفتگو ہے جو

marfat.com

قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

۱۳۷۸- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ لَيْسَ مِثْلُهٗ يُثْبَتُ أَنَّهَا قَالَتْ لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا إِنْ ثَبَتَ عَنْهَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِمَا رَوَيْنَا وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُسَافِرَ يَحْتَاجُ إِلٰى مَا يَدْفَعُ النَّوْمَ عَنْهُ لِيَسِيْرَ فَأُبِيْحَ بِذٰلِكَ السَّمَرُ وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بِقُرْبَةٍ مَا لَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً لِاحْتِيَاجِهٖ إِلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهَا لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُسَافِرٍ وَأَمَّا قَوْلُهَا أَوْ مُصَلٍّ فَمَعْنَاهُ عِنْدَنَا عَلَى الْمُصَلِّيْ بَعْدَ مَا يَسْمُرُ فَيَكُوْنُ نَوْمُهٗ إِذَا نَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّلٰوةِ لَا عَلَى السَّمَرِ فَقَدْ عَادَ هٰذَا الْمَعْنٰى إِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

ہم نے یہ حدیث اس سے پہلے اس کی سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک ایسی سند کے ساتھ مروی ہے جس کی مثل ثابت نہیں انہوں نے فرمایا گفتگو نہیں ہے مگر نمازی اور مسافر کے لیے۔ ہمارے نزدیک اگرچہ حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ مسافر ایسی چیز کا محتاج ہوتا ہے جو اس سے نیند کو دور کر دے تاکہ وہ چلتا رہے پس اس کے لیے گفتگو جائز ہے اگرچہ قرب خداوندی کا ذریعہ نہ ہو جب تک گناہ کی بات نہ ہو، کیونکہ اسے گفتگو کی ضرورت ہوتی ہے تو ام المومنین کے قول کہ مسافر کو گفتگو کی اجازت ہے کا یہی مطلب ہے اور ان کا یہ فرمانا کہ نمازی کو اجازت ہے تو ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ جو گفتگو کے بعد نماز پڑھے پس اس کے بعد اس کا سونا نماز کے بعد ہوگا گفتگو کے بعد نہیں لہٰذا اس کا مفہوم، اس مفہوم کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے ان روایات کے معانی کے ضمن میں بیان کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ۳۱۱ نَظَرِ الْعَبْدِ إِلٰى شُعُوْرِ الْحَرَائِرِ

باب ۳۱۱ آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَثَبَّتَنِيْهِ مَعْمَرٌ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم (عورتوں) میں سے کسی کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے مال ہو تو وہ (عورت) اس سے پردہ کرے حضرت سفیان فرماتے ہیں اسے میں نے حضرت زہری سے سنا اور حضرت معمر نے اس کی توثیق فرمائی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى أَنَّ الْعَبْدَ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ وَوَجْهِهَا وَإِلٰى مَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مُحْتَجِبَةٍ مِنْهُ وَقَالُوْا قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمِلَ بِهٖ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مدینہ کی ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ غلام پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنی مالکہ کے بال، چہرے اور جسم کے اس حصے کی طرف دیکھے جسے اس کا محرم دیکھ سکتا ہے ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس سے پہلے (مکاتبت سے پہلے) اس سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں یہی بات حضرت ابن عباس

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ کی ازواج مطہرات نے اس پر عمل کیا۔

۱۳۸۰۔ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ اَنْ يَّنْظُرَ الْعَبْدُ اِلٰى شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ۔

اس سلسلے میں انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابومالک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنی مالکہ کے بالوں کی طرف دیکھے۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيٰى مِنْ اٰلِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَيَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّ امْرَاَةً جَلَسَتْ عِنْدَ عَبْدِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَأْسًا قَالَ بُكَيْرٌ وَّاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَجْلِسُ عِنْدَ عَبْدِ الْقَاسِمِ وَهُوَ زَوْجُهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ قَالَ بُكَيْرٌ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ كَانَتْ عَائِشَةُ يَرَاهَا الْعَبِيْدُ لِغَيْرِهَا قَالَ بُكَيْرٌ قَالَتْ اُمُّ عَلْقَمَةَ مَوْلَاةُ عَائِشَةَ تَدْخُلُ عَلَيْهَا عَبِيْدُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ كَانَ عَبِيْدُ النَّاسِ لَيَرَوْنَ عَائِشَةَ بَعْدَ اَنْ يَّحْتَلِمَ اَحَدُهُمْ وَاِنَّهَا لَتَمْتَشِطُ قَالَ بُكَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ لَمْ تَكُنْ اُمُّ سَلَمَةَ تَحْتَجِبُ مِنْ عَبِيْدِ النَّاسِ

حضرت مخرمہ بن بکیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عمرو بن شعیب، یزید بن عبد اللہ اور عمرہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں یہ سب حضرات فرماتے ہیں اگر کوئی عورت دوپٹے کے بغیر اپنے خاوند کے غلام کے پاس بیٹھ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں حضرت بکیر فرماتے ہیں مجھے حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم نے خبر دی کہ حضرت اسماء بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہا اپنے خاوند حضرت قاسم کے غلام کے پاس دوپٹے کے بغیر بیٹھتی تھیں حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی

ام علقمہ نے بتایا کہ مسلمانوں کے غلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے اگرچہ وہ دوسروں کے غلام ہوتے اور بالغ بھی ہو جاتے تاکہ وہ آپ کی زیارت کریں اور آپ کنگھی کر رہی ہوتیں حضرت بکیر حضرت عبد اللہ بن رافع رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے غلاموں سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ

فَقَالُوْا لَا يَنْظُرُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرَّةِ اِلَّا اِلٰى مَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْهَا الْحُرُّ الَّذِيْ لَا مَحْرَمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کوئی غلام آزاد عورت کو نہیں دیکھ سکتا البتہ وہ حصہ جسے غیر محرم آزاد مرد دیکھ سکتا ہے۔

۱۳۸۲۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرُوْا فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ حِجَابَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهُنَّ قَدْ كُنَّ يَحْتَجِبْنَ عَنِ النَّاسِ جَمِيْعًا اِلَّا مَنْ كَانَ

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول نقل کیا ہے وہ ان حضرات کے قول پر دلالت نہیں کرتا ممکن ہے اس سے ام المومنین کا پردہ کرنا مراد ہو وہ تمام لوگوں سے پردہ کرتی تھیں سوائے ان لوگوں کے جو ان کے ذو رحم محرم ہوتے لہٰذا کسی شخص کے لیے

مِنْهُمْ ذُو رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَكَانَ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرَاهُنَّ أَصْلًا إِلَّا مَنْ كَانَ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَهُ رَحِمٌ مَحْرَمٌ وَغَيْرُهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ لَسْنَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا رَحِمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَلَيْسَتْ عَلَيْهِ بِمُحَرَّمَةٍ إِلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔

بھی ان کو دیکھنا بالکل جائز نہ تھا سوائے ان حضرات کے جو ان کے محا[رم] تھے جب کہ دوسری خواتین کا یہ حکم نہیں تھا کیونکہ کسی ایسی عورت کے چہ[رے] اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جو اس دیکھنے وا[لے] کی محرم نہ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کر[یں] مگر جو اس میں سے ظاہر ہے۔"

١٣٨٣۔ فَقَدْ قِيلَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَ الزِّينَةُ الْقُرْطُ وَالْقِلَادَةُ وَالسِّوَارُ وَالْخَلْخَالُ وَالدُّمْلُجُ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا الثِّيَابُ وَالْجِلْبَابُ۔

اس سلسلے میں یوں کہا گیا ہے حضرت ابوالاحوص حضرت عبد[اللہ] رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں "اور وہ اپنی زینت ... نہ کریں مگر جو ظاہر ہو تو زینت سے بالیاں، ہار، کنگن، پازیب اور بازو بند مراد ہیں اور جو کچھ ظاہر ہے وہ کپڑے اور چادر ہے۔

١٣٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا الْكُحْلُ وَالْخَاتَمُ۔

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں "اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو ظاہر ہو" میں ظاہر ... سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے۔

١٣٨٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَ هُوَ مَا فَوْقَ الدِّرْعِ فَأُبِيحَ لِلنَّاسِ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى مَا لَيْسَ مَحْرَمٌ عَلَيْهِمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَى وُجُوهِهِنَّ وَأَكُفِّهِنَّ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فَفُضِّلْنَ بِذٰلِكَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد کرتے سے اوپر کی اشیاء ہیں پس لوگوں کے لیے جائز ہے کہ وہ ان عورتوں کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھیں جو عورتیں ان پر حرام نہیں ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے نہیں دیکھ سکتے کیوں کہ پردے کی آیت نازل ہو گئی اور انہیں دوسرے تمام لوگوں پر فضیلت دی گئی۔

١٣٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ حَجَبْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے پاس نیک و بد سب آتے ہیں اگر امہات المومنین پردہ کریں تو کیا ہی اچھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمائی۔

١٣٨٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ

حضرت حسین بن نصر فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ہارون

marfat.com

ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حمید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِلَی الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ الْاَقْدَعَ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰی اَنْ يُّنْزِلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رات کے وقت قضائے حاجت کے مقامات کی طرف جاتی تھیں اور وہ کھلی زمین تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے یا رسول اللہ! ازواج مطہرات کا پردہ کرا دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے چنانچہ ایک رات حضرت سودہ رضی اللہ عنہا باہر نکلیں آپ کا قد لمبا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا آپ کو حرص تھی کہ اللہ تعالیٰ پردے کا حکم نازل فرمائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دے دیا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ فِيْمَا اُنْزِلَ وَكَانَ اَوَّلُ مَا اُنْزِلَ فِیْ مَبْنٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَصْبَحَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِیَ رَهْطٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ حَتّٰی جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں پردے کے معاملے کو سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوا سب سے پہلے یہ حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ شب زفاف منائی جب اس شب کی صبح ہوئی تو آپ نے لوگوں کو بلایا انہوں نے کھانا کھایا پھر وہ سب چلے گئے مگر ایک گروہ باقی رہ گیا وہ کافی دیر تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ باہر چلا گیا یہاں تک کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ کے پاس تشریف لائے پھر آپ کو خیال ہوا کہ وہ چلے گئے ہوں گے چنانچہ آپ واپس لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ واپس ہوا حتیٰ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے میں بھی واپس آگیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور خیال فرمایا کہ وہ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ -

میں بھی آپ کے ساتھ آیا اس وقت وہ چلے گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور پردے کا حکم نازل ہو گیا۔

۱۳۹۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى حُجَرِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَاٰى رَجُلَيْنِ قَدْ مَدَّ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَوَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شب زفاف کی تو ولیمہ کیا پھر امہات المومنین کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے جب اپنے خانہ اقدس کی طرف لوٹے تو دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ خوب باتیں کر رہے تھے تو وہ دونوں جلد جلدی کود کر چلے گئے آپ واپس تشریف لائے گھر میں داخل ہوئے اور پردہ ڈال دیا اور پردے کی آیت نازل ہو گئی۔

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَجِئْتُ يَوْمًا اَدْخُلُ فَقَالَ كَمَا اَنْتَ فَاِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ فَلَا تَدْخُلْ عَلَيْنَا اِلَّا بِاِذْنٍ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا اور میں اجازت کے بغیر حاضر ہو جایا کرتا تھا ایک دن میں حاضر ہوا اور داخل ہونے لگا تو آپ نے فرمایا ٹھہرو تمہارے بعد ایک حکم ظاہر ہوا لہٰذا ہمارے پاس اجازت کے بغیر نہ آنا۔

۱۳۹۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ جِئْتُ اَدْخُلُ كَمَا اَدْخُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا وَرَاءَكَ يَا بُنَيَّ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب پردے کی آیت نازل ہوئی تو میں آیا اور عادت کے مطابق داخل ہونے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے! باہر ٹھہر جاؤ۔

۱۳۹۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَاَخَذَ كَاَنَّهٗ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ وَقَامَ مَنْ قَامَ مَعَهٗ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ الثَّلٰثَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فَدَخَلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا وَانْطَلَقُوْا فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا انہوں نے کھانا کھایا اور پھر گفتگو کے لیے بیٹھ گئے آپ نے ایسا عمل شروع کیا کہ گویا آپ کھڑا ہونا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ پھر بھی نہ اٹھے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو کھڑے ہو گئے اور ان میں سے بھی کچھ لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے البتہ تین آدمی بیٹھے رہے پھر آپ تشریف لائے اندر جانے لگے تو دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے میں حاضر ہوا اور اطلاع دی کہ وہ چلے گئے ہیں چنانچہ آپ تشریف لائے اور داخل ہوئے اب پردے

marfat.com

انطلقوا فجاء فدخل وأنزلت آية الحجاب يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن الآية

کی آیت نازل ہوئی " اے ایمان والو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے۔

قال أبو جعفر فكن أمهات المؤمنين قد خصصن بالحجاب ما لم يجعل فيه سائر الناس مثلهن **فإن** قال قائل فقد قال الله عز وجل وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن ويحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن إلا ما ظهر منها ثم قال ولا يبدين زينتهن إلا لبعولتهن أو آبائهن أو آباء بعولتهن أو أبنائهن أو أبناء بعولتهن أو إخوانهن أو بني إخوانهن أو بني أخواتهن أو نسائهن أو ما ملكت أيمانهن فجعل ما ملكت أيمانهن كذي الرحم المحرم فيهن **قيل** له ما جعلهن كذلك ولكنه ذكر جماعة مستثنين من قوله عز وجل ولا يبدين زينتهن فذكر البعول وذكر الآباء ومن ذكر معهم مثل ما ذكره وما ملكت أيمانهن فلم يكن جمعه بينهم بدليل على استواء أحكامهم لأنا قد رأينا البعل قد يجوز له أن ينظر من امرأته إلى ما لا ينظر إليها أبوها منها ثم قال أو ما ملكت أيمانهن فلا يكون ضمه أولئك مع ما قبلهم بدليل أن حكمهم مثل حكمهم ولكن الذي أبيح بهذه الآية للمملوكين من النظر إلى النساء إنما هو ما ظهر من الزينة وهو الوجه والكفان وفي إباحته ذلك للمملوكين وليسوا بذوي أرحام محرمة دليل أن الأحرار الذين ليسوا بذوي أرحام محرمة من النساء في ذلك كذلك۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امہات المومنین کو پردے کے اس حکم کے ساتھ مخصوص کیا گیا جس میں باقی تمام لوگ ان کی مثل نہ تھے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "آپ مومنہ عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو خود بخود ظاہر ہے" پھر فرمایا وہ اپنی زینت کو اپنے خاوندوں باپ دادا، خاوندوں کے باپ دادا، اپنے بیٹوں، خاوندوں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، بھتیجوں بھانجوں اپنی عورتوں یا لونڈی غلام کے علاوہ کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں تو ان کے غلاموں کو محارم کی طرح قرار دیا گیا۔

تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ انہیں ایسا نہیں قرار دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت کا ذکر کیا جو اس کے ارشاد گرامی کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سے مستثنیٰ ہے تو خاوند کا ذکر کیا، باپ دادوں کا ذکر کیا اور ان کے ساتھ جن کو اس کی مثل ذکر کیا اور لونڈی غلاموں کا ذکر کیا تو ان کو جمع کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کے احکام ایک جیسے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خاوند کے لیے عورت کا وہ مقام دیکھنا جائز ہے جسے عورت کا باپ نہیں دیکھ سکتا پھر فرمایا یا وہ جو تمہاری ملک میں ہوں تو اسے پہلوں کے ساتھ ملانا اس دلیل سے نہیں کہ ان کا حکم اُن کی طرح ہے بلکہ اس آیت کے ذریعے غلاموں کے لیے عورتوں کا وہ حصہ دیکھنے کی اجازت دی گئی ہے جو زینت میں سے ظاہر ہے اور وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں اور اسے غلاموں کے لیے جائز قرار دیا حالانکہ وہ محارم نہیں ہیں، اس بات کی دلیل ہے کہ جو آزاد لوگ محارم نہیں ہے ان کا بھی یہی حکم ہے۔

وقد بين هذا المعنى ما في حديث عبد بن زمعة من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ مفہوم حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں بیان ہوا آپ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

marfat.com

لِسَوْدَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ فَأَمَرَهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ وَلِيدَةِ أَبِيهَا وَلَيْسَ يَخْلُو أَنْ يَكُونَ أَخَاهَا أَوِ ابْنَ وَلِيدَةِ أَبِيهَا فَيَكُونُ مَمْلُوكًا لَهَا وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ أَبِيهَا فَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْجُبْهَا مِنْهُ لِأَنَّهُ أَخُوهَا وَلٰكِنْ لِأَنَّهُ غَيْرُ أَخِيهَا وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ مَمْلُوكٌ فَلَمْ يَحِلَّ لَهُ بِرِقِّهِ النَّظَرُ إِلَيْهَا فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ وَخَالَفَهُ وَصَارَتِ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرْنَا عَلَى قَوْلِ هٰذَا الذَّاهِبِ إِلٰى حَدِيثِ سَوْدَةَ أَنَّهَا عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ دُونَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّ عَبِيدَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَانُوا فِي حُكْمِ النَّظَرِ إِلَيْهِنَّ فِي حُكْمِ الْقُرَبَاءِ مِنْهُنَّ الَّذِينَ لَا رَحِمَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُنَّ لَا فِي حُكْمِ ذَوِي الْأَرْحَامِ مِنْهُنَّ الْمُحَرَّمَةِ وَكُلُّ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ مَحْرَمَةٌ فَهُوَ عِنْدَنَا فِي حُكْمِ ذَوِي الْأَرْحَامِ الْمُحَرَّمَةِ فِي مَنْعِ مَا وَصَفْنَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيحًا فَرَأَيْنَا ذَا الرَّحِمِ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْمَرْأَةِ الَّتِي هُوَ لَهَا مَحْرَمٌ إِلٰى وَجْهِهَا وَصَدْرِهَا وَشَعْرِهَا وَمَا دُونَ رُكْبَتِهَا وَرَأَيْنَا الْقَرِيبَ مِنْهَا يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا فَقَطْ ثُمَّ رَأَيْنَا الْعَبْدَ حَرَامٌ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى صَدْرِ الْمَرْأَةِ مَكْشُوفًا أَوْ إِلٰى سَاقَيْهَا سَوَاءٌ كَانَ رِقُّهُ لَهَا أَوْ لِغَيْرِهَا فَلَمَّا كَانَ فِيمَا ذَكَرْنَا كَالْأَجْنَبِيِّ مِنْهَا لَا كَذِي رَحِمِهَا الْمُحَرَّمِ عَلَيْهَا كَانَ فِي النَّظَرِ إِلٰى شَعْرِهَا أَيْضًا كَالْأَجْنَبِيِّ لَا كَذِي رَحِمِهَا الْمُحَرَّمِ عَلَيْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۳۹۵- وَقَدْ وَافَقَهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ الْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيرَةُ عَنِ

سے فرمایا ان سے پردہ کرو تو آپ نے ان کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ ان کے باپ کی لونڈی کے بیٹے ہیں تو وہ باتوں سے خالی نہیں، یا تو وہ ان کے بھائی ہوں گے یا ان کے والد کی لونڈی کے بیٹے۔ پس وہ ان کے اور ان کے والد کے تمام وارثوں کے مملوک ہو گئے تو ہمیں معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ان سے پردہ اس لیے نہیں کروایا کہ وہ ان کے بھائی تھے بلکہ اس لیے کہ وہ بھائی نہیں تھے اور وہ اس حالت میں مملوک تھے پس ان کے غلام ہونے کی وجہ سے ان کے لیے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنا جائز نہ تھا اس طرح یہ حدیث، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ضد اور مخالف ہوئی اور جو آیت ہم نے ذکر کی وہ اس شخص کے نزدیک جس نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو اپنایا، تمام عورتوں سے متعلق ہے صرف امہات المومنین کے لیے نہیں اور امہات المومنین کے غلام، ان کی طرف دیکھنے کے سلسلے میں ان رشتہ داروں کے حکم میں تھے جو ان امہات المومنین کے رشتہ دار نہیں تھے ان کے حکم میں نہیں جو محارم تھے اور ام امہات المومنین کے ساتھ جس کو محرمیت حاصل ہو وہ اس ممانعت کے سلسلے میں ان رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ان کے لیے محرم ہیں۔ پھر ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ ذی رحم محرم کے لیے اس عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جو اس پر حرام ہو وہ اس کے چہرے، سینے، بالوں اور گھٹنوں سے نیچے تک دیکھ سکتا ہے اور قریبی رشتہ دار صرف اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے پھر ہم نے دیکھا کہ سب کے نزدیک اس پر حرام ہے کہ عورت کے کھلے ہوئے سینے یا پنڈلیوں کی طرف دیکھے چاہے وہ اس عورت کا غلام ہو یا کسی اور کا، تو جب اس مذکورہ بات میں وہ اس عورت کے لیے اجنبی کی طرح ہے ذی رحم محرم کی طرح نہیں ہے تو بالوں کے سلسلے میں بھی وہ اجنبی کی طرح ہے ذی رحم محرم کی طرح نہیں ہے اس بات میں قیاس یہی ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس سلسلے میں متقدمین میں سے حضرت حسن اور حضرت شعبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے حضرت مغیرہ حضرت شعبی سے اور حضرت یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے غلام کے لیے اپنی مالک کے بالوں کو

marfat.com

الشَّعْبِيِّ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَنْظُرَ الْعَبْدُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ۔

دیکھنا مکروہ جانا ہے۔

بَابُ ۳۱۲ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ هَلْ يَصِحُّ أَمْ لَا

باب ۳۱۲، ابوالقاسم کنیت رکھنا کیسا ہے

۱۳۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وُلِدَ لِي ابْنٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَكَانَتْ رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ

حضرت محمد بن حنفیہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھوں! آپ نے فرمایا ہاں اور یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت تھی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَأَنْ يَتَسَمَّى مَعَ ذٰلِكَ بِمُحَمَّدٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا أَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ فَلَمْ يُذْكَرْ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ذُكِرَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ قَوْلُ مِمَّنْ بَعْدَ عَلِيٍّ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى مَا قَالَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِي زَمَنِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ قَدْ كَانُوا مُسَمَّيْنَ بِمُحَمَّدٍ مُتَكَنِّيْنَ بِأَبِي الْقَاسِمِ مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَلَوْ كَانَ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ خَاصًّا إِذًا لَمَا سَوَّغَهُ غَيْرُهُ وَلَا نَكَرَهُ عَلَى فَاعِلِهِ وَأَنْكَرَهُ مَعَهُ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ قَدْ رُوِيَ عَنْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم اور اس کے ساتھ اپنا نام محمد رکھے۔ ان حضرات نے اس سلسلے میں اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اجازت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ جو رخصت (اجازت) کا لفظ ذکر کیا گیا ہے تو اس سلسلے میں حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اور نہ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت ہے یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد والے لوگوں کی طرف سے ہے تو ایسا بھی ممکن ہے کہ یہ بات اسی طرح ہو جس طرح آپ نے فرمایا اور ممکن ہے اس کے خلاف ہو۔

اس کے خلاف ہونے پر دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانے میں کچھ حضرات کے نام محمد اور کنیت ابوالقاسم رکھی گئی تھی ان میں حضرت محمد بن طلحہ محمد بن اشعث اور محمد بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم ہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حکم جو پہلی حدیث میں مذکور ہے خاص ہوتا تو دوسروں کے لیے گنجائش نہ ہوتی اور وہ ایسا کرنے والے پر اعتراض کرتے اور ان کے ساتھ دوسرے صحابہ کرام بھی اعتراض کرتے۔

جن حضرات کا موقف یہ ہے کہ یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی

marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا۔

بات مروی ہے جو ہماری بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۳۹۷۔ **فَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ وُلِدَ لَكَ بَعْدِيْ ابْنٌ فَسَمِّهٖ بِاسْمِيْ وَكَنِّهٖ بِكُنْيَتِيْ وَهِيَ لَكَ خَاصَّةً دُوْنَ النَّاسِ۔

حضرت محمد بن حنیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر اس کا نام اور میری کنیت پر اس کی کنیت رکھنا اور یہ آپ کے ساتھ خاص ہے دوسرے لوگوں کے لیے نہیں ہے

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْخُصُوْصِيَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ بِذٰلِكَ دُوْنَ النَّاسِ **قِيْلَ** لَهُمْ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا رَوَيْتُمْ وَلٰكِنَّهٗ لَيْسَ بِثَابِتٍ عِنْدَنَا لِاَنَّ اَيُّوْبَ بْنَ وَاقِدٍ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ مَنْ خَالَفَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ فِطْرٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ

اور یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی، دوسرے لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں تو ان سے کہا جائیگا کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو یہ بات اسی طرح ہوگی لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ثابت نہیں ہے کیونکہ ایوب بن واقد اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے اس حدیث میں اس کی مخالفت کی ہے یعنی وہ حضرات جنہوں نے حضرت فطر سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ بَعْدَ اَنِ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَتَكَنّٰى بِاَبِي الْقَاسِمِ سَوَاءٌ كَانَ اسْمُهٗ مُحَمَّدًا اَوْ لَمْ يَكُنْ وَقَالَتِ الْفِرْقَةُ الْاُخْرٰى لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِمَّنْ سُمِّيَ مُحَمَّدًا اَنْ يَتَكَنّٰى بِاَبِي الْقَاسِمِ وَلَا بَأْسَ لِمَنْ لَمْ يَتَسَمَّ مُحَمَّدًا اَنْ يَتَكَنّٰى بِاَبِي الْقَاسِمِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا فِيْ خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ عَلِيًّا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے خاص ہے ان کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ کہتا ہے کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی کنیت ابو القاسم رکھے چاہیے اس کا نام محمد ہو یا نہ جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہو اس کے لیے ابو القاسم کنیت رکھنے میں کوئی حرج نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس کے حضرت کے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۳۹۸۔ **فَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ اپناؤ۔

marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي ۔

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي ۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے "تسموا باسمی" کی جگہ "سموا باسمی" کے الفاظ نقل کئے (مفہوم وہی ہے۔)

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت محمد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَابْنُ نَافِعٍ قَالَا ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو بے شک میں ابوالقاسم ہوں۔

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكِيْبٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ۔

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَكَنّٰى بِكُنْيَتِهٖ وَأَبَاحَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِاسْمِهٖ وَجَاءَ ذٰلِكَ عَنْهُ مَجِيْئًا ظَاهِرًا مُتَوَاتِرًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى خُصُوْصِيَّتِهٖ مَا خَالَفَهٗ **ثُمَّ** رَجَعْنَا إِلَى الْكَلَامِ بَيْنَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت پر کنیت رکھنے سے منع فرمایا جب کہ اپنے اسم گرامی پر نام رکھنے کو جائز قرار دیا یہ روایات آپ سے واضح اور متواتر طور پر آئی ہیں لہٰذا یہ اپنی مخالف روایت سے خصوصیت پر دلالت کرتی ہے۔ پھر ہم نے ان لوگوں کے مابین کلام کی طرف رجوع کیا جو

marfat.com

اللہ علیہ وسلم فی حدیث ابن الحنفیۃ انہ کان خاصا لعلی فکان من حجۃ الفرقۃ الذین ذھبوا الی ان النھی المذکور فی حدیث ابی ھریرۃ وجابر انما ھو علی الکنیۃ خاصۃ کان اسم المکتنی بھا محمدا او لم یکن ما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصیت ثابت کرتے ہیں ——— جو فرقہ اس بات کی طرف گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ممانعت کنیت سے خاص ہے کنیت اختیار کرنے والے کا نام محمد ہو یا نہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے۔

۱۴۰۵۔ **حدثنا** بکار قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی عبد الکریم عن عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن ابی عمرۃ عن عمہ عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتنی بکنیتہ

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عمرہ اپنے چچا سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت پر کنیت اختیار کرنے سے منع فرمایا۔

فقصد بالنھی فی ھذا الحدیث الی الکنیۃ خاصۃ فدل ذلک ان ما قصد بالنھی الیہ فی الآثار التی ذکرناھا قبلہ ھی الکنیۃ ایضا۔

تو اس حدیث میں ممانعت کنیت کے ساتھ خاص کرنے کا ارادہ فرمایا پس اس بات پر دلالت ہے کہ گذشتہ روایات میں بھی آپ نے صرف کنیت سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا۔

۱۴۰۶۔ **وقد** دل علی ذلک ایضا ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن عجلان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی انا ابو القاسم اللہ یعطی وانا اقسم۔

اس پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

۱۴۰۷۔ **حدثنا** سلیمان بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ قال ولد لرجل من الانصار غلام فسماہ محمدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسنت الانصار تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی انما انا قاسم اقسم بینکم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک انصار کے گھر بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام محمد رکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار نے اچھا کیا تم میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ بے شک میں قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ۔

۱۴۰۸۔ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن حازم عن الاعمش عن ابن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ بے شک مجھے قاسم بنایا گیا میں تمہارے

marfat.com

وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِیْ فَاِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اُقَسِّمُ بَيْنَكُمْ

درمیان تقسیم کرتا ہوں [1]

فَقَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَعْنَى الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ نَهٰى اَنْ يُكْتَنٰى بِكُنْيَتِهٖ وَاِنَّمَا هُوَ لِاَنَّهٗ يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَقْصَدَهٗ كَانَ فِی النَّهْیِ اِلَى الْكُنْيَةِ دُوْنَ الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاِسْمِ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معنی کی خبر دی جس کے باعث آپ نے اپنی کنیت پر کنیت رکھنے سے منع فرمایا اور وہ آپ کا ان کے درمیان تقسیم کرنا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ارادہ کنیت سے منع کرنا تھا اسے اور نام کو جمع کرنے کی ممانعت مقصود نہ تھی۔

۱۴۰۹۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنُ اَبِیْ عَقِيْلٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّمَا اَدْعُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِیْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں مزید اس استدلال کیا حضرت حمید طویل فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ ایک شخص نے آواز دی اے ابوالقاسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا میں نے تو فلاں کو آواز دی ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اپناؤ۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

ایک دوسری سند سے بھی حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ نَهْیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هُوَ عَنِ التَّكَنِّیْ بِكُنْيَتِهٖ خَاصَّةً دُوْنَ الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اِسْمِهٖ وَقَدْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِیُّ

یہ روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنی کنیت سے منع فرمایا کنیت اور نام کو جمع کرنے سے منع نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت ابن سیرین رحمہما اللہ کا

[1] ایک روایت میں ہے کہ "میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے" تو جس طرح اللہ تعالیٰ کی عطا عام ہے کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں اسی طرح آپ کی تقسیم بھی عام ہے اور کائنات انسانیت کو جو کچھ ملتا ہے آپ کے ذریعے ملتا ہے۔
(۱۲ ہزاروی)

marfat.com

وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ۔

کا بھی یہی مذہب ہے۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مُحِلٍّ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ اِسْمُهُ مُحَمَّدًا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت وکیع بن جراح، حضرت محل سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ کرام اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے اگرچہ اس کا نام محمد نہ ہو انہوں نے فرمایا "ہاں"۔

فَهٰذَا إِبْرَاهِيْمُ يَحْكِيْ هٰذَا أَيْضًا عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ مَنْ فَوْقَهُمْ۔

تو یہ حضرت ابراہیم نخعی ہیں جو اپنے اسلاف سے یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں یا ان سے اوپر کے لوگوں سے یہی بات نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ قَالَ وَرَأَيْتُ سِيْرِيْنَ يَكْرَهُ أَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ أَبَا الْقَاسِمِ كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ۔

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور نہ میری کنیت پر کنیت رکھو۔ یزید بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو دیکھا آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔

وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ

إِلٰى أَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا هُوَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْكُنْيَةِ وَالْاِسْمِ جَمِيْعًا

ان کی دلیل یہ ہے

۱۴۱۴۔ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْخَطَّابِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ عَنْ عَمِّهَا الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ۔

حضرت حفصہ بنت عبید، اپنے چچا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد بن عجلان اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِيْ فَلَا يَكْتَنِيْ بِكُنْيَتِيْ وَمَنِ اكْتَنٰى بِكُنْيَتِيْ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے نام پر نام رکھا اور میری کنیت نہ اپنائے اور جس نے میری کنیت کو اپنایا وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔

قَالُوْا فَثَبَتَ

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم

بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَ كُنْيَتِهٖ مَعَ اسْمِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِبَاحَةُ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ اِذَا لَمْ يَتَسَمَّ مَعَهَا بِاسْمِهٖ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ بِنَهْيِهٖ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرِ فِيْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ اِلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْكُنْيَةِ وَالْاِسْمِ وَاَبَاحَ اِفْرَادَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثُمَّ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ فَكَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً فِيْمَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهٖ فِيْ ذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا جَعَلَ مَا قُلْتَ اَوْلٰى مِنْ اَنْ يَكُوْنَ نَهٰى عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ ثُمَّ نَهٰى عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ اِبَاحَةً لِبَعْضِ مَا كَانَ وَقَعَ عَلَيْهِ نَهْيُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ **قِيْلَ** لَهٗ لِاَنَّ نَهْيَهٗ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْمَا ذَكَرْنَا مَعَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ لَا يَخْلُوْ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ مُتَقَدِّمًا لِلْمَقْصُوْدِ فِيْهِ اِلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْاِسْمِ وَالْكُنْيَةِ اَوْ مُتَاَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا عَنْهُ فَهُوَ زَائِدٌ عَلَيْهِ غَيْرُ نَاسِخٍ لَهٗ وَاِنْ كَانَ مُتَقَدِّمًا لَهٗ فَقَدْ كَانَ ثَابِتًا ثُمَّ رُوِيَ هٰذَا بَعْدَهٗ فَنَسَخَهٗ فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا قَصَدَ فِيْهِ اِلَى النَّهْيِ عَنِ الْكُنْيَةِ اَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا بَعْدَ عِلْمِنَا بِثُبُوْتِهٖ كَانَ عِنْدَنَا عَلٰى اَصْلِهِ الْمُتَقَدِّمِ وَعَلٰى اَنَّهٗ غَيْرُ مَنْسُوْخٍ حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِيْنًا اَنَّهٗ مَنْسُوْخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ مَعَانِي الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَقَدْ رَاَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بَاْسَ اَنْ يَتَسَمَّوْا بِاَسْمَائِهِمْ وَكَذٰلِكَ سَائِرُ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ غَيْرَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُتَسَمّٰى بِاَسْمَائِهِمْ وَيُكَنّٰى بِكُنَاهُمْ وَيُجْمَعَ بَيْنَ اِسْمِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَكُنْيَتِهٖ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں جس چیز سے منع فرمایا وہ آپ کی کنیت کو آپ کے نام کے ساتھ جمع کرنا ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو جواز ہے وہ آپ کی کنیت کو اختیار کرنا ہے جب اس کے ساتھ آپ کا نام نہ اپنایا جائے۔ ان کے خلاف دوسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت براء، حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات میں جو نہی آئی ہے اور اس سے کنیت اور نام کو جمع کرنے کا قصد فرمایا ہو جب کہ ان دونوں کو الگ الگ رکھنا جائز قرار دیا ہو پھر اس کے بعد کنیت کو اپنانے سے منع فرمایا ہو تو یہ پہلی ممانعت سے زائد ہوگی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمہاری یہ بات اس بات سے کس طرح بہتر قرار دی جائے گی کہ آپ کی کنیت رکھنا منع ہو پھر نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا تو یہ پہلی ممنوع بات میں سے بعض کے لیے جواز ہوگا ــــ تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ (ہماری بات کا اولیٰ ہونا) اس لیے ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں آپ کی کنیت پر کنیت رکھنے کی ممانعت دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو وہ مقدم ہوگی کیونکہ اس میں نام اور کنیت کو جمع کرنا مقصود ہے یا متاخر ہوگی اگر وہ اس سے متاخر ہو تو یہ اس پر زائد ہوگی ناسخ نہ ہوگی اور اگر مقدم ہو تو ثابت ہوگی پھر اس کے بعد یہ دوسری روایت آتی اور اس نے اسے منسوخ کر دیا جب اس بات کا احتمال ہے کہ جس روایت میں کنیت سے منع کرنے کا قصد کیا گیا ہے وہ منسوخ ہو جب کہ پہلے اس کا ثابت ہونا ہمیں معلوم تھا تو یہ اپنی پہلی اصل پر رہے گی اور منسوخ نہ ہوگی یہاں تک کہ ہمیں یقین سے معلوم ہو جائے کہ یہ منسوخ ہے۔ معانی روایات کے طریقے پر اس بات کا یہ بیان ہے ــــ قیاس کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فرشتوں کے نام پر نام رکھنا اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ انبیاء کرام کے نام پر نام رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں اور ان کی کنیت بھی اپنائی جا سکتی ہے اسی طرح ان میں سے ہر ایک کے نام اور کنیت کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ

marfat.com

فهذا نبينا صلى الله عليه وسلم لا بأس أن يتسمّى باسمه فالنظر على ذلك أن لا بأس أن يتكنّى بكنيته وأن لا بأس أن يجمع بين اسمه وكنيته فهذا هو النظر في هذا الباب غير أن اتباع ما قد ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى۔

علیہ وسلم کا نام اپنانے میں بھی کوئی حرج نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ آپ کی کنیت کو اپنانے میں بھی کوئی حرج نہ ہو اس سلسلے میں قیاس یہی ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات ثابت ہو اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

فقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك أيضا ما حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن ابن المنكدر سمع جابر بن عبد الله يقول ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقلت لا نكنيك أبا القاسم ولا ننعمك عينا فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال سم ابنك عبد الرحمن **فهذه** الأنصار قد أنكرت على هذا الرجل أن يسمي ابنه القاسم لئلا يكتني به وقصدوا بالكراهة في ذلك إلى الكنية خاصة ثم لم ينكر ذلك عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بلغه فدل ذلك أن نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التكني بكنيته يتسمى مع ذلك باسمه أو لم يتسم به **فإن** قال قائل ففي هذا الحديث ما يدل على كراهة التسمي بالقاسم **قيل** له قد يجوز أن يكون ذلك مكروها كما ذكرت بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما أنا قاسم أقسم بينكم **وقد** يجوز أن يكون كره ذلك لأنهم كانوا يكتنون الآباء بأسماء الأبناء وقد كان أكثرهم لا يكتني حتى يولد له فيكتني باسم ابنه۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے حضرت ابن منکدر سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا میں نے اس سے کہا ہم تمہیں ابو القاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور نہ آنکھوں دیکھے تجھے فوقیت دیں گے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن رکھو — تو انصار نے اس شخص پر اعتراض کیا کہ وہ اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھے تاکہ وہ ابو القاسم کنیت اختیار نہ کرے اور انہوں نے یہاں صرف اس کنیت کو اختیار کرنا ناپسند کیا پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان پر اعتراض نہ کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت پر کنیت رکھنے سے منع فرمایا اس کے ساتھ وہ آپ کے نام کو اپنائے یا نہ — اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث قاسم نام رکھنے کی کراہت پر دلالت کرتی ہے تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے کہ مکروہ ہو جس طرح تم نے ذکر کیا کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ناپسند کرنے کی وجہ یہ ہو کہ وہ لوگ بیٹوں کے نام پر کنیت اختیار کرتے تھے اور ان میں سے اکثر بچے کے پیدا ہونے تک کنیت نہیں اپناتے تھے حتیٰ کہ وہ پیدا ہو جاتا پھر بیٹے کے نام کی مناسبت سے کنیت اختیار کرتے۔

۱۲۱۷۔ **والدليل** على ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله ابن عمرو عن

اس پر دلیل یہ ہے کہ حضرت حمزہ بن صہیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے

marfat.com

عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن حمزة بن صهیب عن ابیه صهیب قال قال لی عمر نعم الرجل انت یا صهیب لولا خصال فیک ثلاث قلت وما هی یا امیر المؤمنین قال تکنیت ولم یولد لک وفیک سرف فی الطعام وانتمیت الی العرب ولست منهم قلت اما قولک تکنیت ولم یولد لک فان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کنانی ابا یحیی واما قولک انتمیت الی العرب ولست منهم فانی رجل من بنی نمر بن قاسط سبتنا الروم من الطائف بعد ما عقلت اهلی ونسبی واما قولک فیک سرف فی الطعام فان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال خیارکم من اطعم الطعام۔

۱۴۱۸- **فهذا** عمر قد انکر علی صهیب ان یتکنی قبل ان یولد له فدل ذلک انهم او اکثرهم کانوا لا یتکنون حتی یولد لهم فیکتنون بابنائهم فلما ولد لذلک الانصاری ابن فسمی القاسم انکرت الانصار ذلک علیه لانه انما سمی به لیکتنی به فابوا ذلک وانکروه علیه فاثنی علیهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لذلک۔

فرمایا اے صہیب! تم بہت اچھے آدمی ہو اگر تم میں تین باتیں نہ ہوں میں نے پوچھا امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا تم نے کنیت رکھ لی حالانکہ تمہارا ہاں بیٹا پیدا نہیں ہوا، تمہارے کھانے میں اسراف (ضرورت سے زائد خرچ کرنا) ہے اور تم اپنے آپ کو عرب کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تم عربی نہیں ہو انہوں نے عرض کیا آپ کا یہ فرمانا کہ تم نے بچے کے پیدا ہونے کے بغیر کنیت اختیار کر لی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو یحییٰ کی کنیت عطا فرمائی تھی آپ کا یہ فرمانا کہ تم عرب کی طرف نسبت کرتے ہو حالانکہ عربی نہیں ہو تو میں بنو نمر بن قاسط کا ایک فرد ہوں ہمیں رومیوں نے طائف سے قید کر لیا اس وقت میں اپنے خاندان اور اپنے نسب کو سمجھنے لگا تھا جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ کھانے میں اسراف کرتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے

یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا کہ انہوں نے بچہ کی پیدائش سے پہلے کنیت رکھ لی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ سب یا ان میں اکثر بچے کے پیدا ہونے تک کنیت نہیں رکھتے تھے پھر وہ بچوں کے ناموں پر اپنی کنیت رکھتے تو جب اس انصاری کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے قاسم نام رکھا صحابہ کرام نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ اس نے یہ نام کنیت اپنانے کے لیے رکھا تو انہوں نے اس سے انکار کیا اور اس پر اعتراض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے ان کی تعریف فرمائی۔

۱۴۱۹- **وقد** دل علی ذلک ایضا ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهیعة عن اسامة بن زید ان ابا الزبیر المکی اخبره عن جابر بن عبد اللہ قال ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم وتکنی به فابت الانصار ان تکنیه بذلک فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال احسنت الانصار تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی **ففی** هذا الحدیث ما قد دل علی ان رسول اللہ

اس بات پر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا اور اس کے ساتھ کنیت اختیار کی انصار نے اس کی کنیت پر اعتراض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو فرمایا انصار نے اچھا کیا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول اکرم

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا حَوَّلَ اِسْمَ ذٰلِكَ الصَّبِيِّ لِاَنَّ اَبَاهُ تَكَنّٰى بِهٖ فَحَوَّلَهٗ اِلٰى اِسْمٍ يَجُوْزُ لِاَبِيْهِ التَّكَنِّيْ بِهٖ وَفِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ اِنَّمَا قَصَدَ بِهٖ اِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً لَا اِلَى الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاِسْمِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام اس لیے بدل دیا کہ اس کا باپ نے اس کے ساتھ کنیت اختیار کی تو آپ نے ایسے نام کی طرف پھیر اجس سے اس کے باپ کے لیے کنیت رکھنا جائز ہو جائے اس میں اس بات پر بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ آپ کی ممانعت میں صرف کنیت کا قصد تھا کنیت اور نام کو جمع کرنا نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۱۳ السَّلَامِ عَلٰى اَهْلِ الْكُفْرِ

باب ۳۱۳، کفار کو سلام کرنا

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رُوْمِيٍّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اِخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مِنْ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس سے گزرے جس میں مسلمان، یہودی مشرکین اور بت پرست ملے جلے تھے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا بَأْسَ اَنْ يُّبْتَدَاَ اَهْلُ الْكُفْرِ بِالسَّلَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا اَنْ يُّبْتَدَءُوْا بِالسَّلَامِ وَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِاَنْ يُّرَدَّ عَلَيْهِمْ اِذَا سَلَّمُوْا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ کافر کو خود سلام کرتے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کافر کو سلام کرنے میں پہل کرنا ناپسند کیا ہے اور فرمایا کہ جب سلام کریں تو جواب دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۴۲۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ يَعْنِي الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو)

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت یحییٰ بن ایوب، حضرت سہیل سے روایت کرتے

marfat.com

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا رَاكِبٌ غَدًا إِلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَءُوهُمْ فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا اگر وہ تمہیں سلام کریں تو ”وعلیکم“ کہنا۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ۔

حضرت یوسف بن عدی فرماتے ہیں حضرت عبدالرحیم نے حضرت محمد بن اسحٰق سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِالسَّلَامِ

حضرت ابونضرہ غفاری، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے لفظ سلام ذکر نہیں کیا۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي رَاكِبٌ إِلَى يَهُودَ فَإِذَا أَتَيْتُمُوهُمْ فَسَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

ایک دوسری سند سے مروی ہے حضرت ابوالخیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابونضرہ غفاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں یہودیوں کے پاس جا رہا ہوں پس جب تم ان کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں سلام کریں تو تم ”وعلیکم“ کہنا۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ عَنِ ابْتِدَاءِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي قَوْلِ أُسَامَةَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِسَلَامِهِ مَنْ كَانَ فِيهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يُرِدْ

حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں مجھے حضرت یزید بن ابی حبیب نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل کرنے سے منع فرمایا اور پہلی روایات میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرتے ہوئے ان مسلمانوں کا ارادہ کیا ہو جو وہاں موجود تھے یہودیوں، عیسائیوں اور بت پرستوں کا ارادہ نہیں فرمایا

الیھود ولا النصاری ولا عبدۃ الاوثان حتی لا
یتضاد ھذہ الآثار وھذا الذی وصفنا جائز
فقد یجوز ان یسلم رجل علی جماعۃ وھو یرید
بعضھم وقد یحتمل ان یکون النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علیھم اجمعین لان ذلک کان فی وقت قد امر
نبیہ الا یجادلھم الا بالتی ھی احسن فکان السلام
ذلک ثم امر بقتالھم ومنابذتھم فنسخ ذلک ما
کان تقدم من سلامہ علیھم۔

۱۴۳۰- فنظرنا فی ذلک فاذا ابن ابی داود قد
حدثنا قال ثنا ابو الیمان قال ثنا شعیب بن ابی
حمزۃ عن الزھری قال اخبرنی عروۃ ابن
الزبیر ان اسامۃ بن زید اخبرہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم رکب علی حمار علیہ اکاف
علی قطیفۃ واردف اسامۃ بن زید وراءہ
یعود سعد بن عبادۃ فی بنی الحارث بن خزرج
قبل وقعۃ بدر فسار حتی مر بمجلس فیہ عبد اللہ
بن ابی ابن سلول فی ذلک قبل ان یسلم عبد اللہ
بن ابی ابن سلول فاذا فی المجلس اخلاط من
المسلمین والمشرکین عبدۃ الاوثان والیھود
وفی المجلس عبد اللہ بن رواحۃ فلما غشیت
المجلس عجاجۃ الدابۃ خمر ابن ابی ابن سلول
انفہ بردائہ ثم قال لا تغبروا علینا فسلم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم علیھم ثم وقف فنزل
فدعاھم الی اللہ عز وجل وقرأ علیھم القرآن
قال عبد اللہ بن ابی ابن سلول ایھا المرء انہ لحسن
ما تقول ان کان حقا فلا تؤذینا بہ فی مجالسنا
ارجع الی رحلک فمن جاءک فاقصص علیہ فقال
عبد اللہ بن رواحۃ بلی یا رسول اللہ فاغشنا بہ
فی مجالسنا فانا نحب ذلک فاستب المسلمون و

(یہ مفہوم اس لیے بہتر ہے) تاکہ روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔ اور ہم نے یہ بات جو بیان کی ہے تو اس طرح جائز ہے کہ ایک شخص ایک جماعت کو سلام کرے اور ان میں سے بعض کا ارادہ کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا ارادہ فرمایا ہو کیونکہ یہ وہ وقت تھا جب آپ کو حکم دیا گیا کہ ان کے ساتھ اچھے طریقے سے جھگڑا کریں تو سلام بھی اسی (اچھے طریقے) میں سے ہے پھر ان سے لڑنے اور الگ کرنے کا حکم دیا گیا تو ان کو سلام کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا

ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار ہوئے اس پر مخملی چادر کے اوپر کاٹھی تھی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا آپ بنو حارث بن خزرج (قبیلہ) میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے جا رہے تھے اور یہ غزوہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے آپ چلے یہاں تک کہ ایک مجلس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) بھی تھا اور ابھی تک اس نے اسلام کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ آپ نے دیکھا مجلس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہودی بھی تھے مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب خچر کی غبار نے مجلس کو ڈھانپ لیا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ لی اور کہنے لگا ہم پر غبار نہ ڈالو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا پھر ٹھہرے، اترے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پاک کی تلاوت کی عبد اللہ بن ابی سلول کہنے لگا اے شخص! جو کچھ تم کہتے ہو اگر یہ حق ہے تو اچھا ہے لیکن ہمیں ہماری مجلس میں اذیت نہ دو اپنی منزل کی طرف لوٹ جاؤ جو آدمی تمہارے پاس آئے اسے سناؤ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بلکہ آپ ہماری مجلس میں تشریف رکھیں ہم آپ سے محبت کرتے ہیں پھر مسلمانوں، مشرکین اور یہودیوں کے درمیان گالی گلوچ کا سلسلہ ہونے لگا حتی کہ وہ لڑنے کے قریب پہنچ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان کو خاموش کراتے رہے حتی کہ وہ خاموش ہو گئے پھر آپ سواری پر سوار ہوئے

marfat.com

الْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَبَارَزُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو حُبَابٍ يَعْنِي ابْنَ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَكَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى حَتَّى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمُ الْآيَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ حَتَّى أَذِنَ اللّٰهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَسْلَمُوا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ تَسْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ كَانَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي أَمَرَهُ اللّٰهُ بِالْعَفْوِ

اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سعد! تم نے سنا ابو حباب یعنی عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے کیا کہا اس نے فلاں فلاں بات کہی ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! معاف کر دیجئے اور درگزر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی بے شک وہ آپ کے پاس وہ حق لایا ہے جو آپ پر اتارا ہے بے شک اس شہر کے لوگوں نے یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ اسے (عبد اللہ بن ابی کو) تاج اور پگڑی پہنائیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اس حق کی طرف لوٹائے گا جو آپ کو عطا فرمایا تو اس کے ساتھ وہ روشن ہو جائے گا تو اس وجہ سے ایسا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کر دیا کرتے تھے اذیتوں پر صبر کرتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی نے فرمایا تم ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکین سے بہت زیادہ اذیت سنو گے اگر صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کہ وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں وہ حسد کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق درگزر کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے لڑنے کی اجازت دی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو ہلاک کیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھ مشرکین بت پرستوں نے کہا یہ ایک کام ہے جو متوجہ ہو گیا چنانچہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام کی بیعت کی اور اسلام قبول کیا۔ تو اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو سلام کرنا اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کرنے اور ان سے درگزر کرنے کا حکم دیا اور ان سے اچھے طریقے کے علاوہ مجادلہ کے ترک کا حکم دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ کر دیا اور ان کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا تو اس کے ساتھ ہی ان کو سلام کرنے کا حکم بھی منسوخ ہو گیا اور آپ کی یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور ان میں جو آدمی تمہیں

marfat.com

عَنْهُمْ وَالصَّفْحِ وَتَرْكِ مُجَادَلَتِهِمْ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَاَمَرَهٗ بِقِتَالِهِمْ فَنَسَخَ مَعَ ذٰلِكَ السَّلَامَ عَلَيْهِمْ وَثَبَتَ قَوْلُهٗ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ حَتّٰى تَرُدُّوْا عَلَيْهِ مَا قَالَ نُهُوْا اَنْ يَزِيْدُوْهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

سلام کرے اسے صرف وعلیکم کہو اور اس پر اضافہ کرنے سے بھی منع کر دیا۔

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَادَوَيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَزِيْدَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَلٰى وَعَلَيْكُمْ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں اہل کتاب پر "وعلیکم" کے الفاظ سے زیادہ کرنے سے منع کر دیا گیا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم کا بھی یہی قول ہے۔

marfat.com

كِتَابُ الزِّيَادَاتِ

کتاب الزیادات

بَابُ ۲۱۴ صَلوٰةِ الْعِيدَيْنِ كَيْفَ التَّكْبِيرُ فِيهِمَا

باب ۲۱۴ ، نماز عیدین کی (زائد) تکبیریں

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَنْ بَكَّارِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سَبْعًا فِي الْأُولٰى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ سِوٰى تَكْبِيرَتَيِ الصَّلوٰةِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کی نماز میں نماز کی اصلی تکبیروں کے علاوہ بارہ تکبیریں کہیں سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ التَّكْبِيرَ فِي صَلوٰةِ الْعِيدَيْنِ كَذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

حضرت ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ عیدین کی نماز اسی طرح ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۲۲۳- وَبِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُودِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ وَعَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالنَّاسِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى فَكَبَّرَ فِي الْأُولٰى سَبْعًا وَقَرَأَ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَقَرَأَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

نیز اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت ابو واقد لیثی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن صحابہ کرام کو نماز (نماز عید) پڑھائی تو پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور "قٓ والقرآن المجید" کی قراءت کی جب کہ دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" کی قراءت فرمائی۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں کی نماز میں رکوع کی تکبیر

marfat.com

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ سَبْعًا وَّخَمْسًا سِوٰى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ ۔

کے علاوہ سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے ۔

۱۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت اسد بن موسیٰ نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن لہیعہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابن لہیعہ، حضرت عقیل سے اور وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا!

۱۴۳۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا حَرْمَلَةُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں ۔

۱۴۳۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُوْسُ الْعَطَّارُ عَنِ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا وَّفِي الثَّانِيَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں فرمایا پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں ۔

۱۴۳۹ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْاَضْحٰى سَبْعًا وَّخَمْسًا فِي الْفِطْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

حضرت ابن وہب خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو نے مجھے لکھا وہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کر رہے تھے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے عیدالاضحیٰ میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور عیدالفطر میں بھی اسی طرح کیا۔

۱۴۴۰ ۔ قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ بات متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں ۔

۱۴۴۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا

حضرت مالک اور صخر بن جویریہ رضی اللہ عنہ حضرت نافع

marfat.com

مَالِكٌ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ

قَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْآثَارِ نَقُوْلُ وَإِيَّاهَا نَذْهَبُ

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ التَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ خَمْسًا فِي الْأُوْلٰى وَأَرْبَعًا فِي الْآخِرَةِ وَيُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ۔

۱۳۴۲۔ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ مِنَ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا أَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالَّذِي يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهِ ثُمَّ هُوَ أَيْضًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ أَيْضًا لَيْسَ بِسَمَاعٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْهُ ذٰلِكَ

وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَبَيِّنُ الْاِضْطِرَابِ مَرَّةً يُحَدِّثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي وَاقِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَبَعْدُ فَمَذْهَبُهُمْ فِي ابْنِ لَهِيْعَةَ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ

وَأَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى مَا رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ عِنْدَهُمْ ضَعِيْفٌ وَإِنَّمَا أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ نَفْسِهِ۔

سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہم انہی روایات کو اپناتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عید کی نو تکبیریں ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور وہ دونوں قراتوں کو اکٹھا کرے۔

پہلے قول والوں نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا دارومدار حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن پر ہے اور وہ ان کے نزدیک اس قابل نہیں جن کی روایات سے استدلال کیا جا سکے پھر یہ حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور ان کو بھی ان سے سماع حاصل نہ تھا تو کس طرح اپنے مخالف کے خلاف اس بات سے استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے جائز نہیں سمجھتے۔

جہاں تک حضرت ابن لہیعہ کی روایت کا تعلق ہے تو اس میں اضطراب واضح ہے کبھی وہ حضرت عقیل سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت خالد بن یزید سے اور وہ ابن شہاب سے کبھی وہ خالد بن یزید سے اور وہ عقیل سے اور وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں بعض اوقات وہ ابوالاسود سے وہ حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ اور حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں تو ہم نے یہ تمام روایات اس باب میں ذکر کر دی ہیں اور ابن لہیعہ کے بارے میں ان کا مذہب ہم نے اس کتاب میں ایک دوسرے مقام پر تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو اس کا دارومدار حضرت عبداللہ بن عامر پر ہے جیسا کہ انہوں نے روایت کیا اور وہ ان کے نزدیک ضعیف ہے اصل حدیث حضرت عبداللہ بن عمر سے ہی مروی ہے۔

marfat.com

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِي نُعَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ الْحَدِيْثِ.

حضرت نافع بن ابی نعیم حضرت نافع سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس کو مرفوع بیان نہیں کیا پس یہ اصل حدیث ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّمَا هُوَ عَنْ كِتَابِهِ اِلَى ابْنِ وَهْبٍ وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ مَا سُمِعَ مِنْهُ حُجَّةً فَكَيْفَ مَا لَمْ يُسْمَعْ مِنْهُ فَلَمَّا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى كَيْفِيَّةِ التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ وَهَائِهَا وَسُقُوْطِهَا نَظَرْنَا فِي غَيْرِهَا هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

اور حضرت کثیر بن عبداللہ کی روایت تو وہ ان کا خط ہے جو ابن وہب کو لکھا اور وہ ان کی سنی ہوئی روایت کو حجت تسلیم نہیں کرتے تو جو نہیں سنی وہ کیسے دلیل بنے گی جب اس بات کی نفی ہو گئی کہ ان روایات میں عیدین کی تکبیرات پر کوئی دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ ہم ان کا کمزور اور سست ہونا بیان کر چکے ہیں تو ہم نے ان کے علاوہ روایات کو دیکھا کہ کیا ان میں اس بات پر کوئی دلالت ہے۔

۱۴۴۴ - فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَضِيْنُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَّ الْقَاسِمَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَا تَنْسَوْا كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهِ وَقَبَضَ اِبْهَامَهُ.

تو حضرت ابو عبدالرحمن قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں مجھ سے بعض صحابہ کرام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں عید کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں

پھر فارغ ہونے پر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بھول نامت یہ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح ہے آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور اپنے انگوٹھے کو بند رکھا۔

فَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الْاِسْنَادِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَالْوَضِيْنُ وَالْقَاسِمُ كُلُّهُمْ اَهْلُ رِوَايَةٍ مَعْرُوْفُوْنَ بِصِحَّةِ الرِّوَايَةِ لَيْسَ كَمَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الْاُوَلَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْاِسْنَادِ يُؤْخَذُ فَاِنَّ هٰذَا اَوْلٰى اَنْ يُؤْخَذَ بِهِ مِمَّا خَالَفَهُ غَيْرَ اَنَّهُ ذُكِرَ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ اَرْبَعًا وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ ذٰلِكَ كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ فَاحْتَمَلَ بِاَنْ يَكُوْنَ الْاَرْبَعُ سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَدْ وَافَقَ قَوْلَ الَّذِيْنَ احْتَجَجْنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِقَوْلِهِمْ وَاحْتَمَلَ

اس حدیث کی سند حسن ہے اور حضرت عبداللہ بن یوسف یحیی بن حمزہ وضین اور قاسم تمام حضرات اہل روایت ہیں اور صحت روایت کے ساتھ مشہور ہیں یہ ان لوگوں جیسے نہیں جن سے ہم نے پہلی روایات نقل کی ہیں ـــ اگر اس باب کو صحت سند کے طریقے پر اختیار کرنا ہے تو اس کے مخالف کی نسبت اسے حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے البتہ یہ کہ اس میں مذکور ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں چار تکبیریں کہیں اور انہیں بتایا کہ یہ جنازے کی تکبیرات کی طرح ہیں تو ہو سکتا ہے تکبیر تحریمہ کے علاوہ چار تکبیریں ہوں تو اس طرح یہ ان لوگوں کے موافق ہوگا جن کے قول پر ہم نے اس حدیث سے استدلال کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ چار تکبیریں ہوں تو یہ ان کے قول کے مخالف ہوگا تو ہم

marfat.com

أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلٰى أَرْبَعٍ بِتَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ فَيَكُونُ مُخَالِفًا لِقَوْلِهِمْ فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ مِنَ الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ سِوٰى هٰذَا الْأَثَرِ أَيْضًا۔

نے اس باب میں مروی دیگر روایات کو دیکھا۔

۱۴۴۵- فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُوزَجَانِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَرْبَعًا كَتَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَائِزِ وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ لِأَهْلِ الْبَصْرَةِ إِذَا كُنْتُ أَمِيْرًا عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا أَيْضًا زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

حضرت ابو عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن عاص نے حضرت ابوسعید خدری اور حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور ان دونوں سے پوچھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی تکبیرات کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق کار کیا تھا حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا جنازے کی طرح چار تکبیریں ہیں حضرت حذیفہ نے ان کی تصدیق کی حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا جب میں بصرہ کا امیر تھا تو ان لوگوں کے لیے اس طرح تکبیریں کہتا تھا تو اس حدیث میں پہلی حدیث سے کچھ اضافہ نہیں ہے۔

۱۴۴۶- فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا فَإِذَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْوَاسِطِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ حُذَيْفَةَ وَأَبِيْ مُوْسٰى عَنْهُمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا سِوٰى تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ

تو ہم نے اس میں غور کیا حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے قاصد نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ چار چار تکبیریں کہتے تھے

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ خَارِجَةٌ مِنَ التَّكْبِيرَاتِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حَدِيْثِ الْجُوزَجَانِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ فَهٰذَا مَا ثَبَتَ عِنْدَنَا فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيْدَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا يَثْبُتُ مِثْلُهُ يُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔

تو اس حدیث سے واضح ہوا کہ جوزجانی کی روایت اور علی بن عبدالرحمن نیز یحییٰ بن عثمان کی روایت میں جن تکبیرات کا ذکر ہے، تکبیر تحریمہ ان سے خارج ہے عیدین کی تکبیرات کے سلسلے میں ہمارے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات ثابت ہے ہمیں کسی ایسی روایت کا علم نہیں ہے جو اس کی مثل ثابت ہو اور اس کے خلاف ہو

۱۴۴۷- وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنْ

انہوں نے جو حضرت نافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا

marfat.com

أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

کہ وہ حضرت ابوہریرہ اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں تو صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي النَّحْرِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ ثَلَاثًا فِي الْأُولٰى وَثِنْتَيْنِ فِي الثَّانِيَةِ لَا يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ فَهٰكَذَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي النَّحْرِ وَقَدْ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ خِلَافَ ذٰلِكَ۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الاضحیٰ میں پانچ تکبیریں کہتے تھے تین پہلی رکعت میں اور دو دوسری رکعت میں، اور آپ دونوں قراتوں کو اکٹھا نہیں کرتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ میں اس طرح تکبیریں کہتے تھے اور عید الفطر میں اس کے خلاف تکبیریں کہتے تھے۔

۱۴۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً يَفْتَتِحُ بِتَكْبِيرَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ذُكِرَ عَنْهُ فِيمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرَةَ فَهٰكَذَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَدَلَّ مَا ذَكَرَ يَحْيٰى فِي حَدِيثِهِ هٰذَا عَلٰى أَنَّ تَرْكَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُوَالَاةَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ الَّذِي كَانَ يُكَبِّرُهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْضَهُ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَأَنَّهُ كَانَ يَبْتَدِئُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ الَّذِي كَانَ يُكَبِّرُهُ فِيهَا۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر میں گیارہ تکبیریں کہتے تھے ایک تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر قرأت کرتے اس کے بعد پانچ تکبیریں کہتے تھے ایک تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر قرأت کرتے اس کے بعد پانچ تکبیریں کہتے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر کھڑے ہوتے قرأت کرتے پھر پانچ تکبیریں کہتے ان میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر انہوں نے (یحییٰ بن عثمان نے) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عید الاضحیٰ کی تکبیروں کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا جس طرح حضرت ابوبکرہ (روایت ۱۴۴۸) نے ذکر کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عید الفطر میں اس طرح کرتے تھے۔ حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں جو ذکر کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دونوں قراتوں کو ملاتے نہیں تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ پہلی رکعت میں بعض تکبیریں قرأت سے پہلے کرتے اور بعض قرأت کے بعد اور دوسری رکعت میں تکبیرات سے پہلے قرأت کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ طَالِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ

حضرت ابو اسحٰق شیبانی حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں اس بات پر متفق تھے کہ عیدین کی تکبیرات پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری

marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِجْتَمَعَ رَأْیُہُمَا فِیْ تَکْبِیْرِ الْعِیْدَیْنِ عَلٰی تِسْعِ تَکْبِیْرَاتٍ خَمْسٍ فِی الْاُوْلٰی وَاَرْبَعٍ فِی الْاُخْرٰی وَیُوَالِیْ بَیْنَ الْقِرَاءَتَیْنِ

میں چار ہیں اور دونوں قرأتوں کو ملاتے۔

وَقَدْ رُوِیَ خِلَافُ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا قَتَادَۃُ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّہٗ صَلّٰی خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِی الْعِیْدِ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ قَامَ فِی الثَّانِیَۃِ فَقَرَاَ ثُمَّ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے عید کی نماز پڑھی تو انہوں نے چار تکبیریں کہیں پھر قرأت کی پھر تکبیر کہی پھر سر اٹھایا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو قرأت کی پھر تین تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہی اور پھر سر اٹھایا۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مِثْلَہٗ

ایک دوسری سند سے بھی حضرت خالد حذاء حضرت عبداللہ بن حارث سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا مَا یُخَالِفُ ہٰذَا الْقَوْلَ وَقَوْلَ اَہْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قول اور پہلے قول والوں کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُکَبِّرُ یَوْمَ الْفِطْرِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ تَکْبِیْرَۃً سَبْعًا فِی الْاُوْلٰی قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَسِتًّا فِی الْاٰخِرَۃِ بَعْدَ الْقِرَاءَۃِ۔

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر میں تیرہ تکبیریں کہتے تھے سات پہلی رکعت میں جو قرأت سے پہلے ہوتی تھیں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد چھ تکبیریں۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا ہُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ وَحَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِرَاءَۃَ۔

حضرت عبدالملک اور حجاج حضرت عطاء سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے قرأت کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۵۵۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِہٖ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ مَنْ شَاءَ کَبَّرَ سَبْعًا

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی مروی ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو آدمی چاہے سات تکبیریں کہے جو چاہے نو تکبیریں کہے گیارہ کہے یا تیرہ۔

وَمَنْ شَاءَ كَبَّرَ تِسْعًا وَإِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلٰثَ عَشْرَةَ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ عِكْرِمَةُ مَا ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى مَا رَوٰى عَنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَطَاءٍ وَلَهُ أَنْ يُكَبِّرَ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْفَرِيْقُ الْاٰخَرُ۔

وَقَدِ اخْتَلَفَا عَنْهُ فِي مَوْضِعِ الْقِرَاءَةِ فَرَوٰى عَنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيْثِهِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُ أَنْ يَفْعَلَ مِنْ هٰذَيْنِ مَا شَاءَ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ عِنْدَهُ فِيْمَنْ كَبَّرَ تِسْعًا أَنْ يُوَالِيَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَفِيْمَنْ كَبَّرَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ أَنْ يُخَالِفَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ذکر کی ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انہوں نے ان تمام روایات کے مطابق تکبیرات کہی ہیں جیسے عبداللہ بن حارث نے روایت کیا اور جس طرح حضرت عطاء روایت کرتے ہیں اور اس طرح بھی تکبیر کہہ سکتا جس طرح ان سے دوسرے فریق نے روایت کیا۔

قرأت کے بارے میں ان دونوں فریقوں نے ان سے روایت کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا ہے ان میں سے ہر ایک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کیا جس طرح ہم نے ذکر کیا ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ ان کے نزدیک حکم اس طرح ہو کہ ان دونوں طریقوں میں سے جس پر چاہے عمل کرے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جو نو تکبیریں کہے وہ دونوں قرأتوں کو ملائے اور تیرہ تکبیریں کہنے کی صورت میں دونوں قرأتوں کو الگ الگ رکھے۔

وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُمْ يَوْمَ عِيْدٍ فَدَعَا الْأَشْعَرِيَّ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ الْيَوْمَ عِيْدُكُمْ فَكَيْفَ أُصَلِّيْ قَالَ حُذَيْفَةُ سَلِ الْأَشْعَرِيَّ وَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تُكَبِّرُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً وَيَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلٰوةَ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَرْكَعُ بِهَا۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عید کے دن لوگوں کو بلایا پھر حضرت اشعری، ابن مسعود اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا آج عید کا دن ہے تو میں نماز کیسے پڑھاؤں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت اشعری سے پوچھیں حضرت اشعری نے فرمایا حضرت ابن مسعود سے پوچھیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تکبیر کہیں اور حدیث ذکر کی اور وہ تکبیر کہتے اور نماز شروع کرتے اس کے بعد تین تکبیریں کہتے پھر قرأت کرتے پھر تین تکبیریں کہتے پھر ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرتے۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا

حضرت ابو اسحق حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ سے اور وہ

marfat.com

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي التَّكْبِيرِ يَوْمَ الْعِيدِ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سے یوم عید کی تکبیرات کے سلسلے میں اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ أَبِي مُعَيْطٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةَ وَالْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ الْعِيدَ غَدًا فَكَيْفَ التَّكْبِيرُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ وَزَادَ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ولید بن عقبہ بن ابی معیط حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہا کل عید ہے تو تکبیرات کا کیا طریقہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل ذکر کیا اور کچھ اضافہ کیا اس پر حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ابوعبدالرحمٰن نے سچ فرمایا

فَهٰذَا حُذَيْفَةُ وَأَبُو مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَا عَبْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنَ التَّكْبِيرِ وَكَيْفِيَّةِ صَلٰوةِ الْعِيدِ وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

تو یہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے تکبیرات اور نماز عید کے طریقے کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَمْ يَكُنْ يُكَبِّرُ إِلَّا أَرْبَعًا سِوٰى تَكْبِيرَتَيْنِ لِلرَّكْعَتَيْنِ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ زَعِيمٌ

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں ہم سے حضرت یوسف بن مالک نے بیان کیا انہوں نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رکوع کی تکبیروں کے علاوہ چار تکبیریں کہتے تھے ان سے یہ بات زعیم نے سنی ہے۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْأَرْبَعُ الَّتِي كَانَ يُكَبِّرُهُنَّ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى سِوٰى تَكْبِيرَةِ الْاِفْتِتَاحِ فَيَكُونُ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةُ وَأَبُو مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ تَكْبِيرَةُ الْاِفْتِتَاحِ دَاخِلَةً فِيهِنَّ فَيَكُونُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِمْ وَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَحْمِلَهُ عَلٰى مَا وَافَقَ قَوْلَهُمْ لَا عَلٰى مَا خَالَفَهُ وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ پہلی رکعت میں جو چار تکبیریں کہتے تھے وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہوں تو اس طرح ان کا عمل حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کے مذاہب کے موافق ہو جائے گا اور یہ بھی احتمال ہے کہ تکبیر تحریمہ ان میں شامل ہو تو یہ ان کے مذہب کے خلاف ہوگا اور ہمارے لیے مناسب بات یہی ہے کہ اسے اس بات پر محمول کریں جو ان سب کے قول کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت محمد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نو تکبیریں ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار

marfat.com

عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ خَمْسٌ فِي الْاُوْلٰى وَاَرْبَعٌ الْاٰخِرَةِ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلٰوةِ۔

دوسری رکعت میں تکبیر تحریمہ ان میں شامل ہے۔

۱۴۶۱- حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ فِيْ مَنْزِلِهٖ بِالطَّفِّ فَلَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ اِلٰى مِصْرِهٖ جَمَعَ مَوَالِيَهٗ وَوَلَدَهٗ ثُمَّ يَاْمُرُ مَوْلَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ سَوَاءً وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عبیداللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مقام طف میں اپنے گھر میں ہوتے اور عید کے لیے شہر نہ جا سکتے تو اپنے غلاموں اور اولاد کو جمع کرتے پھر اپنے غلام حضرت عبداللہ بن ابی عتبہ کو حکم دیتے کہ وہ نماز پڑھائیں جیسے شہر والے پڑھتے ہیں پھر انہوں نے اس حدیث کی طرح روایت کیا جو عبداللہ بن حارث نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے اس باب میں ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۴۶۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَسْرُوْقٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمْ قَالُوْا عَشْرُ تَكْبِيْرَاتٍ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلٰوةِ وَبِهٖ يَاْخُذُ قَتَادَةُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ حضرت مسروق اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کو ملا کر دس تکبیریں ہیں حضرت قتادہ اسی کو اختیار کرتے تھے۔

وَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ غَيْرُهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان کے علاوہ صحابہ کرام نے اس کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ اَرْسَلَهٗ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ فَاتَّفَقَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَمَانِيْ تَكْبِيْرَاتٍ

حضرت مکحول سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جسے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا تو چار صحابہ کرام نے آٹھ تکبیرات پر ان کی موافقت کی۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَفِي الْاَرْبَعَةِ اَبُوْ مُوْسٰى وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ صَدَّقَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْمَا اَفْتٰى بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَفِيْمَا اَفْتٰى بِهٖ اَنَّ تَكْبِيْرَةَ الْاِفْتِتَاحِ

تو یہ وہی حدیث ہے جسے ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں روایت کیا ان چار صحابہ کرام میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور انہوں نے حضرت ابوعبدالرحمٰن کے اس فتویٰ کی تصدیق کی جو انہوں نے ولید بن عقبہ کو دیا اور ان کے فتویٰ میں یہ بات ہے کہ تکبیر تحریمہ ان آٹھ

marfat.com

سوى هذه الثماني تكبيرات فثبت بذلك ان التكبيرات التي في هذا الحديث وفي حديث الجوزجاني غير تكبيرة الافتتاح فهذا ما روي عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في تكبير العيدين۔

تکبیروں کے علاوہ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اس حدیث اور جوزجانی کی حدیث میں جن تکبیرات کا ذکر ہے وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہیں۔ تو تکبیرات عیدین کے بارے میں صحابہ کرام سے یہ (مذکورہ بالا) روایات آتی ہیں۔

۱۴۶۳- وقد روي عن تابعيهم في ذلك اختلاف فمما روي عنهم في ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا عتاب بن بشير عن خصيف ان عمر بن عبد العزيز رحمه الله كان يكبر سبعا وخمسا

اس سلسلے میں تابعین سے بھی اختلاف منقول ہے حضرت عتاب بن البشیر حضرت خصیف سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

فقال اهل المقالة الاولى فهذا عمر بن عبد العزيز قد وافق مذهبنا مذهبه قيل لهم فقد روي عن اكثر التابعين خلاف هذا۔

تو پہلے قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا مذہب ہمارے مذہب کے موافق ہے تو ان حضرات کو کہا جائے گا کہ اکثر تابعین سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۴۶۴- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن منصور عن ابراهيم ان مسروق بن الاجدع رحمه الله كان يكبر في العيدين تسع تكبيرات۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ مسروق بن اجدع رحمہ اللہ عیدین میں سات تکبیریں کہتے تھے۔

۱۴۶۵- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت منصورا يحدث عن ابراهيم عن الاسود ومسروق انهما كانا يكبران في العيدين تسع تكبيرات۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود اور حضرت مسروق رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔

۱۴۶۶- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا الاشعث عن الحسن رحمه الله قال تسع تكبيرات خمس في الاولى واربع في الآخرة مع تكبيرة الصلوة۔

حضرت اشعث، حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار تکبیر تحریمہ ان میں شامل ہے۔

۱۴۶۷- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا سعيد عن ابي معشر عن ابراهيم النخعي رحمه الله قال تسع تكبيرات۔

حضرت ابو معشر حضرت ابراہیم نخعی رحمہما اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کل نو تکبیریں ہیں۔

۱۴۶۸- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت حمزة ابا عمارة قال سمعت الشعبي رحمه

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حمزہ ابو عمارہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے

marfat.com

اللّٰہ یقول ثلثا ثلثا سوی تکبیرۃ الصلوۃ۔

تھے تکبیر تحریمہ کے علاوہ تین تین تکبیریں ہیں۔

۱۴۶۹- حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا الحجاج بن المنہال قال ثنا یزید بن ابراہیم قال ثنا محمد وھو ابن سیرین فی تکبیر العیدین فذکر مثل حدیث تکبیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ووافقہ ایضا علی الموالاۃ بین القراءتین۔

حضرت یزید بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن سیرین نے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں بیان کیا پھر انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ذکر کیا اور انہوں نے دونوں قراءتوں کے اتصال کے سلسلے میں بھی ان کی موافقت کی۔

۱۴۷۰- حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا روح عن ابن عون عن محمد بنحوہ

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت روح نے بیان کیا انہوں نے ابن عون سے انہوں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

فھذا اکثر من روینا عنہ من التابعین قد وافق قولہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ولما اختلف فی التکبیر فی صلوۃ العیدین ھذا الاختلاف اردنا ان ننظر فی ذلک لنستخرج من اقاویلہم ھذہ قولا صحیحا۔

تو اکثر تابعین سے اس طرح مروی ہے اور ان کا قول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق ہے۔ توجب نماز عید کے تکبیرات کے بارے میں یہ اختلاف ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس میں غور کر کے ان کے اقوال سے صحیح قول نکالیں۔

فنظرنا فی ذلک فلم یرو عن احد منہم انہ فرق بین الصلوۃ فی الفطر والاضحی غیر علی رضی اللہ عنہ وکانت صلوۃ الفطر وصلوۃ النحر صلوتی عید مفعولتین لمعنی واحد وھما مستویتان فی رکوعہما وسجودہما فکان النظر ان یکونا سواء لا اختلاف بین احدہما وبین الاخری فی سائر حکمہما فثبت بما ذکرنا التسویۃ بین الصلوتین فی یوم النحر ویوم الفطر ثم نظرنا فی عدد التکبیر فیہما فراینا سائر الصلوات خالیۃ من ھذا التکبیر ورأینا صلوۃ العیدین قد اجمع ان فیہما تکبیرات زائدۃ علی غیرہما من الصلوات فکان النظر ان لا یزاد فی الصلوات للعیدین علی ما فی سائر الصلوات غیرہما الا ما اتفق علی زیادتہ فکل قد اجمع علی زیادۃ التسع تکبیرات علی ما ذھب الیہ ابن مسعود وحذیفۃ وابن

ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں فرق منقول نہیں جب کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نمازیں ایک ہی مقصد کے لیے ادا کی جاتی ہیں یہ دونوں رکوع و سجود میں بھی برابر ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ دونوں برابر ہوں اور تمام احکامات میں ان کے درمیان فرق نہ ہو پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نمازیں ایک جیسی ہیں ـــ پھر ہم نے ان نمازوں میں تکبیرات کی تعداد میں غور کیا تو دیکھا کہ باقی تمام نمازیں ان تکبیرات سے خالی ہیں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عیدین کی نمازوں میں دوسری نمازوں کی نسبت زائد تکبیریں ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی نمازوں کی نسبت عیدین کی نماز میں وہی تکبیریں زائد ہوں جن کے زائد ہونے پر سب کا اتفاق ہے تو سب کا نو زائد تکبیروں پر اتفاق ہے جس کی طرف حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، ابن عباس، ابوموسیٰ اور دوہ

marfat.com

عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ مُوْسٰى وَمَنْ سَمِعْنَا مَعَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فِي الزِّيَادَةِ عَلٰى ذٰلِكَ فَرَدَدْنَا فِيْ
هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَا اتُّفِقَ عَلٰى زِيَادَتِهٖ فِيْهَا وَنَفَيْنَا
عَنْهَا مَا لَمْ يُتَّفَقْ عَلٰى زِيَادَتِهٖ فِيْهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ
مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ
مَوْضِعِ الْقِرَاءَةِ مِنْهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّهَا
فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَفِي الثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ
قَدْ رَاَيْنَاكُمْ قَدِ اتَّفَقْتُمْ وَنَحْنُ اَنَّ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ
الْاُوْلٰى مُؤَخَّرَةٌ عَنِ التَّكْبِيْرِ فَالنَّظَرُ اَنْ تَكُوْنَ
فِي الثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ
الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّ التَّكْبِيْرَ ذِكْرٌ يُفْعَلُ فِي الصَّلٰوةِ
وَهُوَ غَيْرُ الْقِرَاءَةِ فَنَظَرْنَا فِيْ مَوْضِعِ الذِّكْرِ مِنَ
الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ وَمِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
اَيْنَ مَوْضِعُهٗ فَوَجَدْنَا الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى فِيْهَا الْاِسْتِفْتَاحُ
وَالتَّعَوُّذُ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ
مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَمَّنْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ فَثَبَتَ
بِذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ مَوْضِعُ التَّكْبِيْرِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ
فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى هُوَ ذٰلِكَ الْمَوْضِعُ مِنْهَا وَوَجَدْنَا
الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ يُفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ
الْوِتْرِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَاَنَّ الْقِرَاءَةَ مُقَدَّمَةٌ عَلَيْهِ
وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ تَقْدِيْمِ الرُّكُوْعِ عَلَيْهِ وَفِيْ تَقْدِيْمِهٖ
عَلَى الرُّكُوْعِ فَاَمَّا فِيْ تَاْخِيْرِهٖ عَنِ الْقِرَاءَةِ فَلَا
فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَوْضِعَ التَّكْبِيْرِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ
مِنْ صَلٰوةِ الْعِيْدِ هُوَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ لِيَسْتَوِيَ

حضرات گئے ہیں جن کا ہم نے ان کے ساتھ ذکر کیا ہے رضی اللہ عنہم اس سے زائد میں اختلاف ہے تو ہم نے اس نماز میں اتنی تکبیروں کو زائد قرار دیا جن کے زائد ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور جن کے اضافہ پر اتفاق نہیں ہے ہم نے ان کی نفی کر دی جب تک ان کے زائد ہونے پر اتفاق نہ ہوا اس پہلے قول والوں کا مذہب ثابت ہو گیا۔ پھر ہم نے مقام قرأت میں غور کیا تو جو لوگ پہلی رکعت میں تکبیر کے بعد قرأت کے قائل ہیں اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ تم اور ہم اس بات پر متفق ہیں کہ پہلی رکعت میں قرأت تکبیر سے مؤخر ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح ہو۔ تو پہلے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ تکبیر ذکر ہے جو نماز میں کیا جاتا ہے اور یہ قرأت کا غیر ہے تو ہم نے دیکھا کہ پہلی اور دوسری رکعت میں مقام ذکر کونسا ہے تو ہم نے دیکھا کہ پہلی رکعت میں ثناء اور تعوذ بھی ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں دوسرے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ سے روایت کرنے والے صحابہ کرام سے روایت کیا اور یہ نماز کے شروع میں قرأت سے پہلے ہے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ عیدین کی پہلی رکعت میں تکبیر کا مقام یہی جگہ ہے اور وتر نماز میں دعائے قنوت آخری رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ قرأت کے بعد ہے اور قرأت اس پر مقدم ہے اختلاف اس بات میں ہے کہ یہ رکوع سے پہلے ہے یا رکوع اس سے پہلے ہے لیکن قرأت سے مؤخر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ نماز عید کی دوسری رکعت میں مقام تکبیر قرأت کے بعد ہے نماز میں تمام اذکار کا مقام ایک جیسا ہے اور جس کے مقام میں اختلاف ہوا اس کا مقام وہی ہو گا جس پر اتفاق ہے ان میں

لہ یعنی تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر ملا کر پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں رکوع کی تکبیر سمیت چار تکبیریں ہوئیں اس طرح کل نو تکبیر ہوئیں لیکن زائد تکبیرات چھ ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے شرح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی جلد ۲ ص ۹۱ ل ۶ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

مَوْضِعُ سَائِرِ الذِّكْرِ فِي الصَّلَوَاتِ وَيَكُونُ مَوْضِعُ كُلِّ مَا اخْتَلَفُوا فِي مَوْضِعِهِ مِنْهُ كَمَوْضِعِ مَا قَدْ أُجْمِعَ عَلَى مَوْضِعِهِ وَكُلُّ مَا بَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۱۵ حُكْمِ الْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا

باب ۳۱۵ عورت کا اپنے مال میں اختیار

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جَدَّتَهُ أَتَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا أَمْرٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلْ اسْتَأْذَنْتِ زَوْجَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ هَلْ أَذِنْتَ لِامْرَأَتِكَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَبِلَهُ مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن یحییٰ انصاری اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دادی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیورات لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں اسے صدقہ کرنا چاہتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتی کیا تم نے اپنے خاوند سے اجازت مانگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کے خاوند) کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ نے اپنی بیوی کو صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قبول فرمایا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ هِبَةُ شَيْءٍ مِنْ مَالِهَا وَلَا الصَّدَقَةُ بِهِ دُونَ إِذْنِ زَوْجِهَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے مال میں کچھ بھی ہبہ یا صدقہ، خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَأَجَازُوا أَمْرَهَا كُلَّهُ فِي مَالِهَا وَجَعَلُوهَا فِي مَالِهَا كَزَوْجِهَا فِي مَالِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَأَبَاحَ اللّٰهُ لِلزَّوْجِ مَا طَابَتْ لَهُ بِهِ نَفْسُ امْرَأَتِهِ وَبِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے اس کے تمام مال میں اس کے تصرف کو جائز رکھا ہے جس طرح خاوند اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے انہوں نے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے ارشاد خداوندی ہے، اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو اگر وہ اس میں سے تمہیں اپنی طرف سے بخوشی کچھ دیں تو اسے کھاؤ اس حال میں کہ وہ تمہارے لیے خوشگوار ہے" تو اللہ تعالیٰ نے خاوند کے لیے وہ

مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ فَأَجَازَ عَفْوَهُنَّ عَنْ مَالِهِنَّ بَعْدَ طَلَاقِ زَوْجِهَا إِيَّاهَا بِغَيْرِ اسْتِيمَارٍ مِنْ أَحَدٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى جَوَازِ أَمْرِ الْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا وَعَلٰى أَنَّهَا فِي مَالِهَا كَالرَّجُلِ فِي مَالِهِ۔

مال حلال قرار دیا جو عورت اپنی مرضی سے اسے دے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم جماع سے پہلے انہیں طلاق دو اور تم نے ان کے لیے مہر مقرر کیا ہو تو مقرر کردہ کا نصف دو البتہ یہ کہ وہ معاف کر دیں" تو اللہ تعالیٰ نے خاوند کے طلاق دینے کے بعد عورت کی طرف سے معاف کرنے کو جائز قرار دیا اور اس میں حصول اجازت کی کوئی قید نہیں لہٰذا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عورت اپنے مال میں تصرف کر سکتی ہے اور وہ اپنے تمام مال کے بارے میں خاوند کی طرح ہے۔

۱۴۷۲- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا وَهُوَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ فِي امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ أَخَذَتْ حُلِيَّهَا لِتَذْهَبَ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلُمِّي فَتَصَدَّقِي بِهِ عَلَيَّ فَقَالَتْ لَا حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْأَيْتَامِ الَّذِينَ فِي حَجْرِهِ فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کے موافق مروی ہے اور یہ وہ روایت ہے جو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے سلسلے میں زکوٰۃ کے بیان میں نقل کی ہے کہ جب وہ اپنا زیور لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت جانے لگیں کہ صدقہ کریں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لاؤ مجھ پر صدقہ کرو انہوں نے عرض کیا نہیں جب تک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں چنانچہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ان پر اور ان کے زیر کفالت یتیموں پر صدقہ کرو یہی اس کا مصرف ہے۔

فَقَدْ أَبَاحَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ بِحُلِيِّهَا عَلٰى زَوْجِهَا وَعَلٰى أَيْتَامِهِ وَلَمْ يَأْمُرْهَا بِاسْتِيمَارِهِ فِيمَا تَتَصَدَّقُ بِهِ عَلٰى أَيْتَامِهِ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَ النِّسَاءَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي ذٰلِكَ أَمْرَ أَزْوَاجِهِنَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ لَهُنَّ الصَّدَقَةَ بِمَا أَرَدْنَ مِنْ أَمْوَالِهِنَّ بِغَيْرِ أَمْرِ أَزْوَاجِهِنَّ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا زیور خاوند اور ان کے زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا جائز قرار دیا اور اس بات کا حکم نہیں دیا کہ وہ یتیموں پر خرچ کرنے کے لیے اجازت طلب کریں اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی اور فرمایا صدقہ کرو لیکن اس سلسلے میں خاوند کی اجازت کا ذکر نہیں ہے لہٰذا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ عورتوں کو اختیار ہے کہ اپنے مال سے خاوند کی اجازت کے بغیر بھی جس قدر چاہیں صدقہ کر سکتی ہیں۔

۱۴۷۳- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَطَاءً قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ایوب سے سنا وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر گواہی دیتا ہوں یا انہوں نے اسے حضرت ابن عباس

marfat.com

أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ -

۱۲۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنْ صِغَرِي خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَعَظَهُنَّ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى رَقَبَتِهَا وَالْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى أُذُنِهَا فَتَدْفَعُهُ إِلَى بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْزِلِهِ -

۱۲۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَخْطُبُ بَعْدُ قَالَ وَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يُجْلِسُ الرَّجُلَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ حِينَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُنَّ أَلْقِينَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور انہوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ عید الفطر کے دن باہر تشریف لائے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اس کے بعد خواتین کی طرف تشریف لائے اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عبدالرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا "ہاں" (اور فرمایا) اگر آپ کے ساتھ میرا خصوصی تعلق نہ ہوتا تو میں اپنے بچپن کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لائے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عورتوں کی طرف آئے اور ان کو وعظ فرمایا تو کوئی عورت اپنا ہاتھ اپنی گردن کی طرف لے جاتی اور کوئی عورت اپنا ہاتھ کان کی طرف لے جاتی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دے دیتی جاتی تھیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسے کپڑے میں ڈالتے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر کی طرف چل دیئے۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا یہ تمام حضرات خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر اس کے بعد خطبہ دیتے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ہاتھ کے اشارے سے مردوں کو بٹھاتے پھر لوگوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس آئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے پڑھا "اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب عورتیں آپ کے پاس آئیں آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گی ـــ وہ بخشنے والا مہربان ہے" تک فارغ ہونے کے بعد فرمایا تم اس پر قائم ہو؟ ایک عورت نے جواب دیا باقی کسی نے نہ دیا اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اچھا تو صدقہ کرو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا

marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

کپڑا بچھایا پھر اُن سے فرمایا ڈالو تو وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَتَی النِّسَاءَ فَذَکَّرَہُنَّ وَھُوَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَہٗ فَجَعَلَ النِّسَاءُ یُلْقِیْنَ فِیْہِ صَدَقَاتِہِنَّ۔

حضرت عطاء حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے ان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ عید الفطر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے عورتوں کی طرف آئے اور انہیں وعظ فرمایا آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے رکھا تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا بچھایا ہوا تھا تو عورتیں اس میں اپنے صدقات ڈالنے لگیں۔

۱۲۷۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِیُّ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ حَزَامِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَمَرَہُنَّ بِتَقْوَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَالطَّاعَۃِ لِاَزْوَاجِہِنَّ وَاَنْ یَتَصَدَّقْنَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خطبہ دیا اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اپنے خاوندوں کی فرمانبرداری کرنے اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

فَھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ النِّسَاءَ بِالصَّدَقَاتِ وَقَبِلَہَا مِنْہُنَّ وَلَمْ یَنْتَظِرْ فِیْ ذٰلِکَ رَاْیَ اَزْوَاجِہِنَّ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ان سے قبول کیا اور اس سلسلے میں ان کے خاوندوں کی رائے کا انتظار نہیں کیا۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَہِیْعَۃَ قَالَ ثَنَا بُکَیْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَعْتَقْتُ وَلِیْدَۃً عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَیْتِہَا اُخْتَکِ الْاَعْرَابِیَّۃَ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرماتی تھیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اپنی (وہ لونڈی) اعرابیہ بہن کو کیوں نہیں دے دی تمہارے لیے بہت بڑے اجر کا باعث ہوتا۔

marfat.com

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَوْ کَانَ اَمْرُ الْمَرْاَۃِ لَا یَجُوْزُ فِیْ مَالِهَا بِغَیْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا لَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِتَاقَهَا وَصَرَفَ الْجَارِیَةَ اِلَی الَّذِیْ هُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْعِتَاقِ فَکَیْفَ یَجُوْزُ لِاَحَدٍ تَرْکُ اٰیَتَیْنِ مِنَ الْعِتَاقِ فَکَیْفَ یَجُوْزُ لِاَحَدٍ تَرْکُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَنٍ ثَابِتَةٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٍ عَلٰی صِحَّةِ مَجِیْئِهَا اِلٰی حَدِیْثٍ شَاذٍّ لَا یَثْبُتُ مِثْلُهٗ ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدُ یَدُلُّ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا۔

اگر عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کا اختیار نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آزاد کرنے کو رد فرما دیتے اور لونڈی کو آزادی سے بہتر بات کی طرف پھیر دیتے تو کسی شخص کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ قرآن پاک کی دو آیتوں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت احادیث جن کی صحت پر اتفاق ہے کو چھوڑ کر ایک شاذ حدیث کو اختیار کرے جس کی مثل ثابت نہیں پھر قیاس بھی ہمارے اس مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتا ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَیْنَاهُمْ لَا یَخْتَلِفُوْنَ فِی الْمَرْاَۃِ فِیْ وَصَایَاهَا مِنْ ثُلُثِ مَالِهَا اَنَّهَا جَائِزَۃٌ مِنْ ثُلُثِهَا کَوَصَایَا الرِّجَالِ وَلَمْ یَکُنْ لِزَوْجِهَا عَلَیْهَا فِیْ ذٰلِكَ سَبِیْلٌ وَلَا اَمْرٌ وَبِذٰلِكَ نَطَقَ الْکِتَابُ الْعَزِیْزُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ کَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُوْصِیْنَ بِهَا اَوْ دَیْنٍ فَاِذَا کَانَتْ وَصَایَاهَا فِیْ ثُلُثِ مَالِهَا جَائِزَۃً بَعْدَ وَفَاتِهَا فَاَفْعَالُهَا فِیْ مَالِهَا فِیْ حَیَاتِهَا اَجْوَزُ مِنْ ذٰلِكَ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مرد کی طرح عورت بھی اپنے تہائی مال میں وصیت کر سکتی ہے اور یہ وصیت جائز ہے اور اس سلسلے میں خاوند کو اس پر کوئی اختیار نہیں قرآن پاک یہی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "تمہارے لیے تمہاری بیویوں کے ترکہ سے نصف ہوگا اگر ان کی اولاد نہ ہو اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر جائیں یا قرض کے بعد" تو جب ان کی وفات کے بعد ان کے مال میں سے تہائی کی وصیت جائز ہے تو ان کی زندگی میں ان کے اپنے مال میں ان کا تصرف بھی جائز ہوگا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۱۶ مَا یَفْعَلُهُ الْمُصَلِّیْ بَعْدَ رَفْعِهٖ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاٰخِرَۃِ مِنَ الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی

باب ۳۱۶ - پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد کا عمل

marfat.com

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ ذٰلِكَ لَفِيْ غَيْرِ حِيْنِ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنَيْهَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَمَكَّنَ فِي الْجُلُوْسِ ثُمَّ انْتَظَرَ هُنَيْهَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ فَصَلّٰى كَصَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ الَّتِيْ لَا يَقْعُدُ فِيْهِمَا اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ۔

حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے وہ حضرت مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے اصحاب (شاگردوں) سے فرماتے تھے کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسے ہوتی تھی اور ان کا یہ فرمانا وقت نماز کے سوا دوسرے وقت میں ہوتا ہے پس آپ کھڑے ہوتے تو کھڑے رہتے پھر رکوع کرتے تو دیر تک رکوع میں رہتے پھر سر اٹھاتے تو تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہتے پھر سجدہ کرتے اس کے بعد سر اٹھاتے تو کچھ دیر بیٹھتے پھر سجدہ کرتے حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں انہوں نے ہمارے اس شیخ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی میں نے حضرت عمرو بن سلمہ کو دیکھا وہ کچھ عمل کرتے تھے میں نے تمہیں وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے سر اُٹھاتے کہ جس کے بعد قعدہ نہیں تو سیدھے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

١٤٨١ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کی طاق رکعتوں میں ہوتے تو جب تک نہ بیٹھتے کھڑے نہ ہوتے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ قَعَدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَقُوْمُ مِنْهَا وَلَا يَنْتَظِرُ أَنْ يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

١٤٨٢ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنِيْ بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُوْنِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب آدمی پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اُٹھائے تو بیٹھ جائے مطمئن ہو کر بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس سے کھڑا ہو جائے اور بیٹھنے کی انتظار نہ کرے۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں مجھ سے مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت کیا وہ ایسی مجلس میں تھے جس میں ان کے باپ بھی تھے اور وہ

marfat.com

الكوفي[٣] ابن الحر قال حدثني عيسى بن عبد الله بن مالك عن محمد بن عمرو بن عطاء حدثني مالك عن ابن عياش او عياش بن سهل الساعدي وكان في مجلس فيه ابوه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو اسيد وابو حميد الساعدي والانصار رضي الله عنهم انهم تذاكروا الصلوة فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فارنا فقام يصلي وهم ينظرون فكبر ورفع يديه في اول التكبير ثم ذكر حديثا طويلا ذكر فيه انه لما رفع راسه من السجدة الثانية من الركعة الاولى قام ولم يتورك

فلما جاء هذا الحديث على ما ذكرنا وخالف الحديث الاول احتمل ان يكون ما فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحديث الاول لعلة كانت به فقعد من اجلها لا لان ذلك من سنة الصلوة كما قد كان ابن عمر رضي الله عنهما يتربع في الصلوة فلما سئل عن ذلك قال ان رجلي لا تحملاني فكذلك يحتمل ان يكون ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك القعود كان لعلة اصابته حتى لا يتضاد ذلك ما روي عنه في الحديث الآخر ولا يخالف وهذا اولى بنا من حمل ما روي عنه على التضاد والتنافي وحديث ابي حميد ايضا فيه حكاية ابي حميد ما حكى بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكر ذلك عليه احد منهم فدل ذلك ان ما عندهم في ذلك غير مخالف لما حكاه لهم وفي حديث مالك بن الحويرث رضي الله عنه في كلام ايوب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اس مجلس میں حضرت ابوہریرہ ابو اسید، ابو حمید ساعدی اور کچھ انصار رضی اللہ عنہم بھی تھے ان حضرات نے نماز کے بارے میں گفتگو کی حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں، میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں میں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی انہوں نے فرمایا ہمیں بھی بتائیے چنانچہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے دوسرے حضرات دیکھ رہے تھے انہوں نے تکبیر کہی اور پہلی تکبیر میں انہوں نے ہاتھ اٹھایا پھر ایک طویل حدیث ذکر اس میں بیان کیا کہ جب انہوں نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا تو کھڑے ہو گئے اور تورک نہیں کیا (یعنی بیٹھے نہیں)

جب یہ حدیث آئی ہے اور یہ پہلی حدیث کے خلاف ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی حدیث کے مطابق جو عمل کیا وہ کسی عذر کی وجہ سے ہو لہٰذا آپ اس وجہ سے بیٹھے اس لیے نہیں کہ یہ نماز کی سنت سے ہے جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے تھے جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میرے پاؤں مجھے برداشت نہیں کر سکتے تو اسی طرح احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیٹھنے والا عمل کسی تکلیف کی وجہ سے ہو جو آپ کو پہنچی تاکہ دوسری حدیث کے ساتھ اس کا تضاد اور مخالفت لازم نہ آئے اور اس معنی پر محمول کرنے کی بجائے جس سے تضاد اور ایک دوسرے کی نفی لازم آتی ہے، اُس معنیٰ پر محمول کرنا اولیٰ ہے حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ابو حمید کی حکایت ہے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے آپ کا عمل نقل کیا تو ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا موقف ان کے نقل کردہ عمل کے خلاف نہیں ہے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت

marfat.com

اَنَّ مَا كَانَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ يَرَى النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهُ وَهُوَ فَقَدْ رَاٰى جَمَاعَةً مِنْ جُمْلَةِ التَّابِعِيْنَ بِذٰلِكَ حُجَّةً فِىْ دَفْعِ مَا رُوِىَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكٍ اَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً۔

ایوب کے کلام میں یہ ہے کہ جو کچھ حضرت عمرو بن سلمہ نے کیا انہوں نے دوسروں کو اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا تو انہوں نے دیکھا کہ تابعین کی ایک جماعت نے بواسطہ ابوقلابہ، مالک سے مروی عمل کو سنت قرار دینے کی تردید میں اس بات کو حجت قرار دیا یعنی عمرو بن سلمہ کا عمل غیر معروف تھا۔

ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدِ هٰذَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ فِىْ صَلَاتِهٖ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ اِسْتَاْنَفَ ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَاهُ اِذَا اَرَادَ الرُّكُوْعَ كَبَّرَ وَخَرَّ رَاكِعًا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا خَرَّ مِنَ الْقِيَامِ اِلَى السُّجُوْدِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا عَادَ اِلَى السُّجُوْدِ فَعَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ لَمْ يُكَبِّرْ مِنْ بَعْدِ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ اِلٰى اَنْ يَسْتَوِىَ قَائِمًا غَيْرَ تَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَ سُجُوْدِهٖ وَقِيَامِهٖ جُلُوْسٌ وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا جُلُوْسٌ لَاحْتَاجَ اَنْ يَكُوْنَ تَكْبِيْرُهٗ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ لِلدُّخُوْلِ فِىْ ذٰلِكَ الْجُلُوْسِ وَلَاحْتَاجَ اِلٰى تَكْبِيْرٍ اٰخَرَ اِذَا نَهَضَ لِلْقِيَامِ فَلَمَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ ثَبَتَ اَنْ لَا قُعُوْدَ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاَخِيْرَةِ وَالْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَةِ الَّتِىْ بَعْدَهَا لِيَكُوْنَ حُكْمُ ذٰلِكَ وَحُكْمُ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مُؤْتَلِفًا غَيْرَ مُخْتَلِفٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

پھر قیاس بھی حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کی روایت کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب آدمی نماز میں ایک حالت میں دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے از سر نو ذکر کرتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ جب رکوع کرنا چاہتا ہے تو تکبیر کہتا ہے اور رکوع میں چلا جاتا ہے جب رکوع سے سر اٹھاتا ہے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے جب قیام سے سجدے کی طرف جاتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے جب سجدے سے سر اٹھاتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے جب دوسرے سجدہ کی طرف جاتا ہے تو اسی طرح کرتا ہے جب سر اٹھاتا ہے تو سیدھا کھڑا ہونے تک صرف ایک تکبیر کہتا ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کے سجدے اور قیام کے درمیان بیٹھنے کا عمل نہیں ہے اگر ان کے درمیان بیٹھنا ہوتا تو سجدے سے اٹھنے کے بعد اس بیٹھنے میں داخل ہونے کے لیے تکبیر کی ضرورت ہوتی اور جب قیام کے لیے اٹھتا تو مزید ایک تکبیر کی ضرورت ہوتی تو جب اس بات کا حکم نہیں دیا گیا تو ثابت ہوا کہ دوسرے سجدے اور بعد والی رکعت کے قیام کے درمیان بیٹھنا نہیں ہے تاکہ اس کا اور باقی تمام نماز کا حکم ایک جیسا ہو جائے اور ان کے درمیان اختلاف نہ ہو ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى مَوْلَاهُ مِنَ الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ

باب ۳۱۷ آقا پر غلام کا کس قدر کھانا اور لباس واجب ہے

۱۴۸۳- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح
وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ
قَالَا ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ
مُجَاهِدِ الْمَدَنِيُّ اَبُوْحَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ نَطْلُبُ هٰذَا
الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يَّهْلِكُوْا
فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا اَبُو الْيُسْرِ صَاحِبُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهٗ وَعَلَيْهِ
بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلٰى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ
قَالَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ لَوْ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَ
اَعْطَيْتَهٗ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهٗ وَاَعْطَيْتَهٗ
بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ
فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ
اَخِيْ بَصُرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ
هَاتَانِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَ
اَكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ
مَتَاعِ الدُّنْيَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
ہیں میں اور میرے والد اس علم کی تلاش میں انصار کے اس قبیلے
میں گئے اس سے پہلے کہ وہ ہلاک ہو جائے سب سے پہلے ہماری
ملاقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوالیسر رضی اللہ
عنہ سے ہوئی ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا ان پر ایک چادر اور
ایک معافری کپڑا تھا اور ان کے غلام پر ایک چادر اور ایک
معافری کپڑا تھا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا چچا جان! کیا اچھا
ہوتا اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنا معافری اسے
دے دیتے اور اس کی معافری خود لے کر اپنی چادر اس کو دے
دیتے تاکہ آپ پر بھی ایک جوڑا ہو جاتا اور اس پر بھی فرماتے
ہیں انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ! اسے برکت
عطا فرما پھر فرمایا اے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور
ان دو کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اس کھانے سے کھلاؤ جو تم
خود کھاتے ہو اور ان کو وہ لباس پہناؤ جو خود پہنتے ہو پس اگر
میں اس کو دنیا بھر کا سامان دے دوں تو مجھے اس بات سے
زیادہ پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن میری تمام نیکیاں
لے جائے۔

۱۴۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الشَّيْزَرِيُّ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ
قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ
ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ مُعْتَمِرِيْنَ فَلَقِيْنَا
اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَاِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ
وَعَلٰى غُلَامِهٖ بُرْدٌ مِثْلُهٗ فَقُلْنَا لَهٗ يَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ اَخَذْتَ
هٰذَا الْبُرْدَ اِلٰى بُرْدِكَ لَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهٗ
بُرْدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِخْوَانُكُمْ
جَعَلَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ فَمَنْ كَانَ

حضرت اعمش، حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم، حج یا عمرہ کرنے نکلے تو
مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی
ان پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی قسم کی ایک چادر
تھی ہم نے عرض کیا اے ابوذر! اگر تم اس چادر کو اپنی چادر سے
ملا لیتے تو تمہارا ایک جوڑا ہو جاتا اور ان کو کوئی دوسری
چادر پہنا دیتے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ لوگ
بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے
تو جب آدمی کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو تو وہ اسے

marfat.com

اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ویلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ۔

اس کھانے سے کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہ لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے اسے ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب آجائے اگر ایسے کام کی تکلیف دیتا ہو جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو اس کی مدد کرے۔

قال ابوجعفر فذھب قوم الی ان علی الرجل ان یسوی بین مملوکہ وبین نفسہ فی الطعام والکسوۃ واحتجوا فی ذلک بما رویناہ فی ھذا الباب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبما رویناہ من مذھب ابی الیسر وابی ذر رضی اللہ عنہما الذی ذکرنا فی ذلک وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا الذی یجب للمملوک علی مولاہ ھو طعامہ وکسوتہ لا غیر ذلک مما یوسع بہ الرجل علی نفسہ۔

۱۴۸۵- واحتجوا فی ذلک بما حدثنا اسمعیل بن یحیی المزنی قال ثنا محمد بن ادریس الشافعی قال ثنا سفیان بن عیینۃ قال ثنا ابن عجلان عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن عجلان ابی محمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے اور غلام کے کھانے اور لباس میں مساوات قائم کرے انہوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس روایت اور حضرت ابوالیسر نیز حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مذہب سے استدلال کیا جیسے ہم نے ذکر کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مالک پر غلام کا کھانا اور لباس واجب ہے اس کے علاوہ انسان جو کچھ اپنے اوپر فراخی کرتا وہ لازم نہیں ہے اس سلسلے میں انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لیے کھانا اور لباس ہے اور اسے طاقت سے بڑھ کر عمل کی تکلیف نہ دی جائے۔

قالوا فھذا الذی یجب للمملوک علی سیدہ وکان اولی الاشیاء بنا لما روی ھذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحمل ما رویناہ قبلہ فی ھذا الباب علی ما یوافقہ ما وجدنا الی ذلک

فکان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموھم مما تاکلون واکسوھم مما تلبسون قد یحتمل

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ ہے وہ چیز جو غلام کے لیے مالک پر واجب ہے اور ہمارے لیے بہتر بات یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مروی ہے تو ہم اس سے پہلے روایت کی گئی حدیث کو اس بات پر محمول کریں جو اس کے موافق ہو جس حد تک ممکن ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ان کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو تو ممکن ہے آپ کی مراد روٹی، سالن سوتی اور اونی کپڑے ہوں جب وہ ان چیزوں میں اپنے مالکوں کے ساتھ شریک ہو جائیں گے تو گویا انہوں نے اس

marfat.com

أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْخُبْزَ وَالْأُدْمَ وَالثِّيَابَ مِنَ الْكَتَّانِ وَالْقُطْنِ فَإِذَا شَرِكُوْا مَوَالِيَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ أَكَلُوْا مِمَّا يَأْكُلُوْنَ وَلَبِسُوْا مِمَّا يَلْبَسُوْنَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَجِبُ الْمُسَاوَاةُ لَوْ كَانَ قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَلْبَسُوْنَ فَلَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا لَمْ يَجُزْ لِلْمَوَالِيْ أَنْ يُفَضِّلُوْا عَبِيْدَهُمْ فِيْ طَعَامٍ أَوْ كِسْوَةٍ وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وُجُوْبَ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَهُمْ فِي الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ إِنَّمَا فِيْهِ وُجُوْبُ الْكِسْوَةِ مِمَّا يَلْبَسُوْنَ وَوُجُوْبُ الطَّعَامِ مِمَّا يَأْكُلُوْنَ وَإِنْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ غَيْرَ مُتَسَاوِيِيْنَ۔

چیز سے کھایا جو انہوں نے کھائی اور انہوں نے بھی وہ چیز پہنی جو انہوں نے پہنی پس یہ مفہوم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہو گیا مساوات تو تب واجب ہوتی جب آپ فرماتے انہیں اس کی مثل کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں اپنے لباس کی مثل پہناؤ اگر آپ نے یہ بات فرمائی ہوتی تو مالکوں کے لیے جائز نہ ہوتا کہ وہ کھانے اور لباس کے سلسلے میں غلاموں سے بڑھتے لیکن آپ نے تو فرمایا ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اس چیز سے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو تو یہ لباس اور کھانے میں مساوات کا وجوب نہیں بلکہ اس چیز سے لباس واجب ہے جو وہ خود پہنتے ہیں اور اس چیز سے کھانا دینا واجب ہے جو وہ خود کھاتے ہیں اگرچہ وہ اس میں مساوی نہ ہوں۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس مفہوم پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث بھی دلالت کرتی ہیں۔

۱۴۸۶ - **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے خادم نے کھانا پکاتے میں گرمی اور دھواں برداشت کیا تو چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اگر ایسا نہ کرے تو چاہیے کہ ایک لقمہ لے کر اسے (گھی یا سالن میں) تر کر کے اسے کھلا دے۔

۱۴۸۷ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ قَالَ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ

حضرت محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس اس کا خادم کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو وہ اسے ایک یا دو لقمے دے دے (لفظ اکلہ) یا لقمہ فرمایا) کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور مشقت برداشت کی ہے تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کو کھلا اختیار دیا کہ وہ اس کھانے

marfat.com

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَسَّعَ عَلَى الْمَوْلٰى أَنْ يُّطْعِمَ عَبْدَهٗ مِنْ طَعَامِهِ الَّذِيْ قَدْ وَلِيَ صَنْعَتَهٗ لَهٗ عَبْدُهٗ لُقْمَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ يَسْتَأْثِرُ هُوَ بِمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ بَعْدَ تِلْكَ اللُّقْمَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنٰى مَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ أَنَّهٗ لَمْ يُرِدِ الْمُسَاوَاةَ وَكَذٰلِكَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَأَمَّا مَا فَعَلَ أَبُو الْيُسْرِ فَعَلَى الْإِشْفَاقِ مِنْهُ وَالْخَوْفِ لَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

میں سے جسے غلام نے تیار کیا ہے ایک لقمہ دے دے پھر باقی کھانے کو اپنے لیے اختیار کرے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، اس سے مساوات مراد نہیں ہے اسی طرح یہاں بھی مساوات مراد نہیں کہ انہیں اس چیز سے پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ جہاں تک حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے فعل کا تعلق ہے تو وہ ان کی خدا خوفی پر محمول ہے کوئی دوسری وجہ نہیں احادیث کے معانی کی یہ تصحیح حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۱۸ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب ۳۱۸ مساجد میں شعر گوئی

۱۴۸[illegible] - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُنْشَدَ الْأَشْعَارُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُّبَاعَ فِيْهِ السِّلَعُ وَأَنْ يُّتَحَلَّقَ فِيْهِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں شعر گوئی کرنے، سامان فروخت کرنے اور نماز سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِإِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ بَأْسًا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ الشِّعْرُ مِمَّا لَا بَأْسَ بِرِوَايَتِهٖ وَإِنْشَادِهٖ فِيْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ۔

۱۴۸[illegible] - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ مساجد میں اشعار پڑھنا مکروہ ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں مساجد میں اشعار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب وہ ایسے شعر ہوں جنہیں مسجد کے علاوہ روایت کرنے اور پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہو۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے دوسرے مقام پر نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الموضع لحسان منبرا في المسجد ينشد عليه الشعر وبانه وضع رويناه مع ذلك من حديث حسان رضي الله عنه حين مر به عمر رضي الله عنه وهو ينشد الشعر في المسجد فزجره فقال له حسان رضي الله عنه قد كنت انشد فيه الشعر لمن هو خير منك وذلك بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكر ذلك عليه منهم احد ولا انكره عليه ايضا عمر رضي الله عنه۔

نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھایا وہ اس پر بیٹھ کر شعر پڑھتے تھے نیز اس کے علاوہ ہم نے روایت کیا ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے ان کو ڈانٹا حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخصیت کے لیے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا جو آپ سے بہتر شخصیت تھی اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا تو کسی نے اعتراض نہ کیا اور نہ ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی اعتراض فرمایا۔

۱۴۹۰- وكان حديث يونس الذي قد بدأنا بذكره في اول هذا الباب قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم اراد بذلك الشعر الذي نهى عنه ان ينشد في المسجد هو الشعر الذي كانت قريش تهجوه به ويجوز ان يكون هو من الشعر الذي تؤبن فيه النساء وتزرأ فيه الاموال على ما قد ذكرناه في باب رواية الشعر من جواب الانصار من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لابن الزبير رضي الله عنه بذلك حين انكر عليهم انشاد الشعر حول الكعبة وقد يجوز ايضا ان يكون اراد بذلك الشعر الذي يغلب على المسجد حتى يكون كل من فيه او اكثر من فيه متشاغلا بذلك كمثل ما تأول عليه ابن عائشة وابو عبيد قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف احدكم قيحا حتى يريه خير له من ان يمتلئ شعرا على ما قد ذكرنا ذلك عنهما في غير هذا الموضع فيكون الشعر المنهي عنه في هذا الحديث هو خاص من الشعر وهو الذي فيه معنى من هذه المعاني الثلاثة التي ذكرنا حتى لا يضاد ذلك ما قد رويناه عن رسول

جہاں تک حضرت یونس کی روایت کا تعلق ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے تو ممکن ہے جس شعر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے وہ اشعار مراد ہوں جن کے ذریعے قریش آپ کی ہجو کرتے تھے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جن کے ذریعے عورتوں کی عیب جوئی کی جائے اور ان کے ذریعے مال حاصل کیا جائے۔ جیسا کہ ہم نے شعر روایت کرنے کے باب میں انصار صحابہ کرام کی طرف سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو جواب کے سلسلے میں نقل کر چکے ہیں جب انہوں نے کعبۃ اللہ کے گرد شعر گوئی پر ناگواری ظاہر کی تھی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جو مسجد پر غالب آجائیں یہاں تک کہ تمام حاضرین مسجد یا ان کی اکثریت اس میں مشغول ہو جائے جس طرح کہ ابن عائشہ اور ابو عبیدہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تاویل کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے جیسا کہ ہم نے دوسرے مقام پر ان دونوں سے نقل کیا تو اس حدیث میں جس شعر کی ممانعت ہے وہ خاص قسم کے اشعار ہیں یعنی جن میں ان مذکورہ بالا تین معانی میں سے کوئی معنی پایا جائے تاکہ ان احادیث سے تضاد لازم نہ آئے جو ہم نے جواز کے سلسلے میں اور صحابہ کرام کے عمل سے متعلق ذکر کی ہیں۔

marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِبَاحَةِ ذٰلِكَ وَمَا عَمِلَ بِهِ اَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِذَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ فَلِمَ قَصَدَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَالَّذِي ذَكَرْتَ مِنَ الَّذِي هُجِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي اُبِنَتْ فِيهِ النِّسَاءُ وَرُزِئَتْ فِيهِ الْاَمْوَالُ مَكْرُوهٌ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ وَلَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ فِي الْمَسْجِدِ مَعْنًى قِيلَ لَهُ قَدْ يَجْرِي الْكَلَامُ كَثِيرًا بِذِكْرِ مَعْنًى فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى بِذٰلِكَ الْحُكْمِ الَّذِي جَرَى فِي ذٰلِكَ الذِّكْرِ مَخْصُوصًا مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَذَكَرَ الرَّبِيبَةَ الَّتِي قَدْ كَانَتْ فِي حِجْرِ رَبِيبِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى خُصُوصِيَّتِهَا لِاَنَّهَا كَانَتْ فِي حِجْرِهِ بِذٰلِكَ الْحُكْمِ وَاَخْرَجَهَا مِنْهُ اِذَا لَمْ تَكُنْ كَانَتْ فِي حِجْرِهِ اَلَا تَرَى اَنَّهَا لَوْ كَانَتْ اَسَنَّ مِنْهُ اَنَّهَا عَلَيْهِ حَرَامٌ كَحُرْمَتِهَا لَوْ كَانَتْ صَغِيرَةً فِي حِجْرِهِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ اَيْضًا فِي الصَّيْدِ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ فَاَجْمَعَتِ الْعُلَمَاءُ اِلَّا مَنْ شَذَّ مِنْهُمْ اَنْ قَتَلَهُ اِيَّاهُ سَاهِيًا كَذٰلِكَ فِي وُجُوبِ الْجَزَاءِ فَلَمْ يَكُنْ ذِكْرُهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ يُوجِبُ خُصُوصَ الْحُكْمِ فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا مِنْ ذِكْرِهِ الْمَسْجِدَ فِي الشِّعْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْ رِوَايَتِهِ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى خُصُوصِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا مَا نَهَى عَنْهُ مِنَ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْبَيْعُ الَّذِي يَعُمُّهُ اَوْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَكُونَ كَالسُّوقِ فَذٰلِكَ مَكْرُوهٌ فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح تم نے ذکر کیا ہے تو پھر مسجد کا ذکر کیوں کیا گیا وہ جو تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو پر مشتمل اشعار اور جن میں عورتوں کی عیب جوئی کی جائے اور ان (اشعار) کے ذریعے مال حاصل کیا جائے وہ مسجد کے علاوہ بھی مکروہ ہیں اگر بات اس طرح ہوتی جس طرح تم کہتے ہو تو پھر مسجد کے ذکر کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ بعض اوقات مفہوم کے لیے کوئی ذکر جاری ہوتا ہے لیکن وہ اس معنی کے ساتھ مخصوص نہیں اس سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اور تمہاری وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم نے جماع کیا (حرام ہیں) اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر (ان لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرتے ہیں) کوئی حرج نہیں تو یہاں اس لڑکی کا ذکر کیا جو پرورش میں ہو تو اس کی یہ خصوصیت نہیں کہ وہ گودی (پرورش) میں ہے لہٰذا اس صورت میں یہ حکم ہوگا اور جب پرورش میں نہ ہو تو اس حکم سے خارج ہو جائے گی ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ عورت عمر میں اس سے بڑی ہو تو بھی حرام ہوگی جس طرح چھوٹی ہونے کی صورت میں اس کی پرورش میں تھی تو حرام تھی ۔ اور اللہ تعالیٰ شکار کے سلسلے میں فرماتا ہے ۔ تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر ہلاک کرے تو جو جانور ہلاک کیا اس کی مثل اس پر لازم ہے تو اس پر علماء کرام کا اجماع ہے سوائے ان کے جو شاذ ہیں (قلیل ہیں) کہ جزا کے وجوب کے سلسلے میں بھول کر مارنے والے پر یہی حکم ہوگا تو جو دو آیتیں ہم نے ذکر کی ہیں ان میں اگرچہ ذکر میں تخصیص ہے لیکن حکم میں تخصیص واجب نہیں تو اس طرح مسجد میں شعر گوئی سے ممانعت اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ مسجد سے خاص ہے اسی طرح مسجد میں سودا کرنے کی ممانعت کا مطلب بھی یہ ہے جو عام ہو

marfat.com

عَلٰی اِبَاحَةِ الْعَمَلِ الَّذِیْ لَیْسَ مِنَ الْقُرَبِ فِی الْمَسْجِدِ۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ لَیَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ رَجُلًا اِمْتَحَنَ اللّٰهُ بِهِ الْاِیْمَانَ یَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَی الدِّیْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ خَاصِفُ النَّعْلِ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ وَكَانَ قَدْ اَلْقٰی اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَهٗ یَخْصِفُهَا اَفَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ خَصْفِ النَّعْلِ فِی الْمَسْجِدِ وَاِنَّ النَّاسَ لَوِ اجْتَمَعُوْا حَتّٰی یَعُمُّوا الْمَسْجِدَ بِخَصْفِ النِّعَالِ كَانَ ذٰلِكَ مَكْرُوْهًا فَلَمَّا كَانَ مَا لَا یَعُمُّ الْمَسْجِدَ مِنْ هٰذَا غَیْرَ مَكْرُوْهٍ وَمَا یَعُمُّهٗ مِنْهُ اَوْ یَغْلِبُ عَلَیْهِ مَكْرُوْهًا كَانَ ذٰلِكَ فِی الْبَیْعِ وَاِنْشَادِ الشِّعْرِ وَالتَّحَلُّقِ فِیْهِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَا عَمَّهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ وَمَا لَمْ یَعُمَّهٗ مِنْهُ وَلَمْ یَغْلِبْ عَلَیْهِ فَلَیْسَ بِمَكْرُوْهٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

جائے یا اس (مسجد) پر غالب آ جائے حتیٰ کہ وہ بازار کی طرح ہو جائے یہ مکروہ ہے لیکن اس کے علاوہ کے بارے میں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات روایت کی ہے کہ مسجد میں ایسا عمل کرنا جائز ہے جو اللہ تعالیٰ سے قرب کا باعث نہ ہو۔

حضرت ربعی بن خراش، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ تم پر ایک شخص کو بھیجے گا جس کے ذریعے ایمان کی آزمائش کرے گا وہ دین پر تمہاری گردنیں مارے گا (ہلاک کرے گا) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہوں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ شخص مسجد میں جوتوں کو سینے والا ہے راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سینے کے لیے جوتا دیا تھا تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں جوتا سینے سے منع نہیں فرمایا لیکن لوگ جمع ہو کر مسجد میں جوتے سینا شروع کر دیں تو مکروہ ہے تو جب بات یہ ہے کہ اگر اس کا فعل مسجد کو نہ بھرنے کی صورت میں مکروہ نہیں حالانکہ وہ تمام مسجد کو گھیرے تو مکروہ ہے تو خرید و فروخت، شعر گوئی اور نماز سے پہلے حلقہ بندی پوری مسجد کو گھیرنے کی صورت میں مکروہ ہے اور اگر نہ گھیرے تو مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ شِرَاءِ الشَّیْءِ الْغَائِبِ
باب ۳۱۹ غیر موجود چیز خریدنا

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ یُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْیَمَامِیُّ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا سلہ

marfat.com

الملامسة والمنابذة۔

۱۲۹۳۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۴۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عامر بن سعد عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عامر بن سعد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۵۔ حدثنا اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس عن سفيان عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي سعيد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۶۔ حدثنا ربيع بن سليمن الجيزي قال ثنا حسان بن غالب ويحيى بن عبد الله بن بكير قالا ثنا يعقوب بن عبد الرحمن القاري عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الرجل اذا ابتاع ما لم يره لم يجز ابتياعه اياه وذهبوا في ذلك الى تاويل تاولوه في هذا الحديث فقالوا الملامسة ملامسة مشتريه بيده من غير ان ينظر اليه بعينه قالوا والمنابذة هي من هذا المعنى ايضا وهو قول الرجل للرجل انبذ الي ثوبك وانبذ اليك ثوبي على ان كل واحد منهما مبيع بصاحبه من غير نظر من كل واحد من المشتريين الى ثوب صاحبه وممن ذهب الى هذا التاويل مالك بن انس رحمه الله۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی چیز خریدے جسے اس نے نہیں دیکھا تو اس کا خریدنا جائز نہیں وہ اس سلسلے میں حدیث کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں کہ ملامست یہ ہے کہ خریدنے والا اس چیز کو ہاتھ لگائے اور آنکھوں سے نہ دیکھے وہ فرماتے ہیں منابذہ کا بھی یہی معنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ تم اپنا کپڑا میری طرف پھینکو میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں اور یوں ان میں سے ہر ایک (کپڑا) دوسرے کے بدلے بیع قرار پائے گا حالانکہ دونوں خریداروں نے ایک دوسرے کا کپڑا نہیں دیکھا حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کا یہی مفہوم

marfat.com

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا غَائِبًا عَنْهُ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ وَلَهُ فِيْهِ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَ ذَهَبُوْا فِيْ تَاوِيْلِ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ إِلٰى أَنَّ الْمُلَامَسَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا فِيْهِ هِيَ بَيْعٌ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَكَانَ الرَّجُلَانِ يَتَرَاوَضَانِ عَلَى الثَّوْبِ فَإِذَا لَمَسَهُ الْمُسَاوِمُ بِهِ كَانَ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَهُ وَوَجَبَ عَلٰى صَاحِبِهِ تَسْلِيْمُهُ إِلَيْهِ

وَكَذٰلِكَ الْمُنَابَذَةُ كَانُوْا أَيْضًا يَتَقَاوَلُوْنَ فِي الثَّوْبِ وَفِيْمَا أَشْبَهَهُ ثُمَّ يَرْمِيْهِ رَبُّهُ إِلَى الَّذِيْ قَاوَلَهُ عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُبَايَعَةً إِيَّاهُ ثَوْبَهُ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ نَقْضُهُ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ الْحُكْمَ فِي الْبِيَاعَاتِ أَنْ لَا يَجِبَ إِلَّا بِالْمُعَاقَلَاتِ الْمُتَرَاضٰى عَلَيْهَا فَقَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَجَعَلَ الْقَاءَ أَحَدِهِمَا إِلٰى صَاحِبِهِ الثَّوْبَ قَبْلَ أَنْ يُفَارِقَهُ غَيْرَ قَاطِعٍ لِخِيَارِهِ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ كَيْفِيَّةِ تِلْكَ الْفُرْقَةِ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا التَّاوِيْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى

بیان کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جو آدمی غائب چیز کو خریدے تو یہ سودا جائز ہے اور اسے اس کو دیکھنے کا اختیار (خیار رؤیت) حاصل ہوگا اگر چاہے تو لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے انہوں نے پہلی حدیث کا مفہوم اس طرح بیان کیا ہے کہ جس ملامست سے روکا گیا ہے وہ دور جاہلیت کا سودا تھا لوگ ایک دوسرے پر اس طرح بیچتے تھے کہ دو آدمی اس پر جھگڑا کرتے تھے جب نرخ کرنے والا اسے چھو لیتا تو وہ اس کا خریدار بن جاتا اور بیچنے والے پر اس چیز کا سونپنا واجب ہو جاتا۔

اسی طرح منابذہ یہ تھا کہ وہ ایک کپڑے یا اس قسم کی کسی چیز کے بارے میں باہم گفتگو کرتے تھے پھر اس کا مالک اسے گفتگو کرنے والے کی طرف پھینکتا تھا تو یہ اس کی طرف سے اس کپڑے کا سودا ہوتا تھا اس کے بعد وہ اسے توڑ نہیں سکتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور سودوں کے بارے میں حکم دیا کہ جب تک باہم رضامندی سے عقد نہ ہو سودا جائز نہ ہوگا آپ نے فرمایا سودے کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو آپ نے واضح کر دیا کہ ایک کا دوسرے کی طرف کپڑا پھینکنا اختیار کو ختم نہیں کرتا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں — پھر اس جدائی کی کیفیت کے بارے میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس بات کو ذکر کر دیا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی مفہوم کے قائل ہیں، تو جب اس میں اختلاف ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس کے علاوہ دیگر احادیث کو دیکھیں کہ کیا ان میں ان مذکورہ دو قولوں میں سے کسی ایک پر دلالت پائی جاتی ہے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائے اور دانے کو بیچنے سے منع

marfat.com

يَشْتَدَّ -

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اِبَاحَةِ بَيْعِهِ بَعْدَ مَا يَشْتَدُّ هُوَ فِىْ سُنْبُلِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَقَالَ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَيَبْرَأَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَلَمَّا جَعَلَ الْغَايَةَ فِى الْبَيْعِ الْمَنْهِىِّ عَنْهُ هِىَ شِدَّتُهٗ وَيُبُوْسَتُهٗ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْبَيْعَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِى الْبَدْئِ فَلَمَّا جَازَ بَيْعُ الْحَبِّ الْمُغَيَّبِ فِى السُّنْبُلِ الَّذِىْ لَمْ يُبَعْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى جَوَازِ بَيْعِ مَا لَا يَرَاهُ الْمُتَبَايِعَانِ اِذَا كَانَ يَرْجِعَانِ مَعَهٗ اِلٰى مَعْلُوْمٍ كَمَا يَرْجِعَانِ مِنَ الْحِنْطَةِ الْمَبِيْعَةِ الْمُغَيَّبَةِ فِى السُّنْبُلِ اِلٰى حِنْطَةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا فِىْ مِثْلِ هٰذَا اِذْ كُنَّا قَدْ وَقَفْنَا عَلٰى تَاْوِيْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاحْتَمَلَ الْحَدِيْثُ الْاٰخَرُ مُوَافَقَتَهٗ اَوْ مُخَالَفَتَهٗ اَنْ نَحْمِلَهٗ عَلٰى مُوَافَقَتِهٖ لَا عَلٰى مُخَالَفَتِهٖ -

۱۴۹۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِىْ تَفْسِيْرِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ قَالَ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ السِّلَعَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا وَلَا يُخْبَرُوْنَ عَنْهَا وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَتَنَابَذَ الْقَوْمُ السِّلَعَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا وَلَا يُخْبَرُوْنَ عَنْهَا فَهٰذَا مِنْ اَبْوَابِ الْقِمَارِ -

۱۴۹۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنْ رَبِيْعَةَ قَالَ كَانَ هٰذَا مِنْ اَبْوَابِ الْقِمَارِ فَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۵۰۰ - فَهٰذَا الزُّهْرِىُّ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ اَجَازَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَشْتَرِىَ مَا قَدْ اُخْبِرَ عَنْهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عَايَنَهٗ فَفِىْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى جَوَازِ اِبْتِيَاعِ الْغَائِبِ -

---

فَقَالَ قَائِلٌ مِمَّنْ

فرمایا یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سخت ہو جانے کے بعد اس کا بیچنا جائز ہے اگرچہ وہ بِٹے کے اندر ہو کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ فرماتے یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور بِٹے سے باہر نکل آئے تو جب ممنوع بیع کی انتہاء اس کی سختی اور خشک ہو جانے کو قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس کے بعد کا سودا آغاز میں سودے کے خلاف ہے تو جب بِٹے کے اندر پوشیدہ دانے کی بیع بِٹے کے بغیر جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو عاقدین نے نہ دیکھا ہو اس کی بیع جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز معلوم و معین ہو جس طرح بِٹے میں پوشیدہ سودا معلوم اور معین گندم ہو اس سلسلے میں بہتر بات یہی ہے کہ جب ہم اس حدیث کی تاویل پر واقف ہو گئے اور دوسری حدیث میں موافقت اور مخالفت دونوں باتوں کا احتمال ہے تو ہم موافقت پر محمول کریں مخالفت پر نہ کریں۔

حضرت ابن شہاب سے ملامسہ اور منابذہ کی تفسیر میں مروی ہے فرماتے ہیں لوگ سامان بیچتے تھے اور اسے دیکھتے نہیں تھے اور نہ ہی اس کی خبر دی جاتی تھی اور منابذہ یہ ہے کہ لوگ سامان پھینک دیتے تھے نہ اسے دیکھتے اور نہ اس کی خبر دیتے تھے تو یہ جوئے کی صورتوں میں سے ایک ہے

حضرت یونس، حضرت ربیع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ جوئے کی ایک قسم ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

تو یہ حضرت امام زہری ہیں جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں انہوں نے جائز قرار دیا کہ کوئی شخص ایسی چیز خریدے جس کی اسے خبر دی گئی اگرچہ اس نے اسے دیکھا نہ ہو تو اس میں غائب چیز کو خریدنے کے جواز پر دلالت پائی جاتی ہے۔

پہلی تاویل کے قائلین میں سے کسی نے اعتراض کیا

marfat.com

ذَهَبَ إِلَى التَّأْوِيلِ الَّذِي قَدْ مَنَا ذِكْرَهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ أَيْنَ أَجَزْتُمْ بَيْعَ الْغَائِبِ وَهُوَ مَجْهُولٌ قِيلَ لَهُ مَا هُوَ بِمَجْهُولٍ فِي نَفْسِهِ لِأَنَّهُ مَتَى رَجَعَ إِلَيْهِ رَجَعَ إِلَى مَعْلُومٍ فَهُوَ كَبَيْعِ الْحِنْطَةِ فِي سُنْبُلِهَا الْمَرْجُوعِ مِنْهَا إِلَى حِنْطَةٍ مَعْلُومَةٍ وَإِنَّمَا الْجَهْلُ فِي هٰذَا هُوَ جَهْلُ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي فَأَمَّا الْمَبِيعُ فِي نَفْسِهِ فَغَيْرُ مَجْهُولٍ وَإِنَّمَا الْمَجْهُولُ الَّذِي لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ هُوَ الْمَجْهُولُ فِي نَفْسِهِ الَّذِي لَا يَرْجِعُ مِنْهُ إِلَى مَعْلُومٍ كَبَعْضِ طَعَامٍ غَيْرِ مُسَمًّى بَاعَهُ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ فَذٰلِكَ الْبَعْضُ غَيْرُ مَعْلُومٍ وَغَيْرُ مَرْجُوعٍ مِنْهُ إِلَى مَعْلُومٍ فَالْعَقْدُ عَلَى ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ۔

کہ تم نے غائب چیز کا سودا کیسے جائز قرار دیا حالانکہ وہ مجہول ہے تو اسے جواباً کہا گیا کہ وہ ذاتی طور پر مجہول نہیں کیونکہ جب اس نے اس چیز کی طرف رجوع کیا تو وہ معلوم ہو گئی جیسے خوشے کے اندر گندم کے دانے کی طرف جب رجوع کیا گیا تو وہ معلوم گندم کی طرح ہو گئی یہاں جو جہالت ہے وہ بائع اور مشتری کی جہالت ہے نفس بیع غیر مجہول ہے جس مجہول کی بیع جائز نہیں ہوتی اس سے مراد وہ چیز ہے جو ذاتی طور پر مجہول ہو جس سے معلوم کی طرف رجوع نہ ہو سکتا ہو جیسے بعض طعام جو غیر معین ہو ا سے شخص دوسرے پر بیچے تو یہ بعض غیر معلوم ہے اور اس سے معین کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔ اس کا سودا کرنا جائز نہیں ہے۔

وَقَدْ وَجَدْنَا الْبَيْعَ يَجُوزُ عَقْدُهُ عَلَى طَعَامٍ بِعَيْنِهِ عَلَى أَنَّهُ كَذَا وَكَذَا قَفِيزًا وَالْبَائِعُ وَالْمُشْتَرِي لَا يَعْلَمَانِ حَقِيقَةَ كَيْلِهِ فَيَكُونُ مِنْ حُقُوقِ الْبَيْعِ وُجُوبُ الْكَيْلِ لِلْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ وَلَا يَكُونُ جَهْلُهُمَا بِهِ يُوجِبُ وُقُوعَ الْبَيْعِ عَلَى كَيْلٍ مَجْهُولٍ إِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى كَيْلٍ مَعْلُومٍ فَذٰلِكَ الطَّعَامُ الْغَائِبُ إِذَا بِيعَ وَالْمُشْتَرِي وَالْبَائِعُ بِهِ جَاهِلَانِ لَا يَكُونُ جَهْلُهُمَا بِهِ يُوجِبُ وُقُوعَ الْعَقْدِ عَلَى شَيْءٍ مَجْهُولٍ إِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْهُ إِلَى الطَّعَامِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ معین کھانے کی بیع جائز ہے یعنی وہ اتنے اتنے قفیز (پیمانہ) ہے حالانکہ بائع اور مشتری اس کے پیمانے کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں سودے کے حقوق میں سے ہے کہ مشتری کے لیے بائع پر ماپ واجب ہے اور اس ماپ سے ان دونوں کا ناواقف ہونا مجہول ماپ پر بیع کو واقع نہیں کرتا۔ جب کہ وہ اس سے معلوم ماپ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں جب یہ غائب غلہ بیچا جائے بیچنے اور خریدنے والا اس سے ناواقف ہوں تو ان کی جہالت سے مجہول چیز پر عقد لازم نہیں آئے گا جب وہ معلوم غلہ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں اس باب میں قیاس یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۰۱- وَقَدْ رَوَيْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ تَبَايَعَا مَالًا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ لِيَ الْخِيَارُ لِأَنِّي بِعْتُ مَا لَمْ أَرَ وَقَالَ طَلْحَةُ لِيَ الْخِيَارُ لِأَنِّي ابْتَعْتُ مَا لَمْ أَرَ فَحَكَّمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَيْنَهُمَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَقَضَى أَنَّ الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ وَلَا خِيَارَ

اس سے پہلے ہم روایت کر چکے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما نے کوفہ میں مال کا سودا کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز بیچی ہے جسے میں نے دیکھا نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خیار مجھے حاصل ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز خریدی ہے

marfat.com

لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فَاتَّفَقَ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةُ

بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَوَازِ بَيْعِ شَيْءٍ غَائِبٍ عَنْ بَائِعِهٖ وَعَنْ مُشْتَرِيْهِ.

۱۵۰۲- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَكِبَ يَوْمًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ حَلِيْفٌ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَرْضٍ لَهُ بِرِيْمٍ فَابْتَاعَهَا مِنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَرِيْمٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى قَرِيْبٍ مِنْ ثَلٰثِيْنَ مِيْلًا.

۱۵۰۳- فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا وَرَأَيَا ذٰلِكَ جَائِزًا.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا جَازَ ذٰلِكَ لِاشْتِرَاطِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْخِيَارَ قِيْلَ لَهُ إِنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ لَمْ يَجِبْ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ لَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ لَكَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا أَوْ أَرْضًا عَلٰى أَنَّهُ بِالْخِيَارِ فِيْهَا لَا إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ أَنَّ الْبَيْعَ فَاسِدٌ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَمْ يَشْتَرِطْ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ إِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ الَّذِي اشْتَرَطَهُ هُوَ خِيَارٌ يَجِبُ لَهُ بِحَقِّ الْعَقْدِ وَهُوَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ الَّذِيْ

جسے میں نے نہیں دیکھا انہوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے فیصلہ چاہا تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو خیار حاصل ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نہیں۔

تو یہ تینوں حضرات صحابہ کرام کی موجودگی میں اس بات پر متفق ہو گئے کہ ایسی چیز کا سودا جائز ہے جو بائع اور مشتری دونوں سے غائب ہو۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن حضرت عبداللہ بن بحینہ کے ہمراہ سوار ہوئے وہ بنو مطلب بن عبد مناف کے حلیفوں ازد شنوءہ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مقام ریم میں ان کی زمین کی طرف گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے وہ زمین اس شرط پر خریدی کہ ہم اسے دیکھیں گے ریم، مدینہ طیبہ سے تیس میل کے فاصلے پر ہے تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن بحینہ (رضی اللہ عنہم) ہیں جنہوں ایسی چیز کا سودا کیا جو ان سے غائب تھی اور اسے

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے ایسی چیز کا سودا کیا جو ان سے غائب تھی اور اسے جائز سمجھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ اس لیے جائز ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھنے کی شرط رکھی تھی تو اسے کہا جائے گا کہ یہ اختیار شرط رکھنے کے طور پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے واجب نہیں ہوا اگر شرط کے طور پر واجب ہوتا تو بیع فاسد ہو جاتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی سے غلام یا زمین اس طریقے پر خریدے کہ غیر معلوم وقت تک اسے خیار حاصل ہوگا تو یہ بیع فاسد ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس مذکورہ حدیث میں معلوم وقت تک کا بھی خیار حاصل نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انہوں نے جو خیار رکھا وہ عقد کے حق کے طور پر واجب ہوتا ہے اور وہ خیار رویت ہے جیسے حضرت طلحہ اور حضرت جبیر رضی اللہ عنہما نے بھی اپنایا جیسا کہ ہم نے

marfat.com

ذهب اليه طلحة وجبير فيما رويناه عنهما لاخيار شرط

روایت کیا یہ خیار شرط نہیں تھا۔

۱۵۰۴- وقد حدثنا فهد قال ثنا ابو صالح عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن سالم قال قال ابن عمر رضي الله عنهما كنا اذا تبايعنا كان كل واحد منا بالخيار ما لم يتفرق المتبايعان قال فتبايعت انا وعثمان فبعته مالا لي بالوادي بمال له بخيبر قال فلما بايعته طفقت انكص على عقبي نكص القهقرى خشية ان يترادني البيع عثمان قبل ان افارقه۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب ہم باہم سودا کرتے تھے تو جب تک عاقدین ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں ہم میں سے ہر ایک کے لیے خیار ہوتا تھا فرماتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باہم سودا کیا میں نے اپنا وادی کا مال ان کے خیبر والے مال کے بدلے بیچا فرماتے ہیں جب میں بیچ چکا تو جلدی جلدی پیچھے کی طرف مڑا مجھے ڈر تھا کہ کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرے جدا ہونے سے پہلے سودا توڑ نہ دیں۔ تو یہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے ایسی چیز کا سودا کیا جو ان دونوں سے غائب تھی اور جسے جائز سمجھا یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا لیکن ان پر کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا۔

۱۵۰۵- فهذا عثمان بن عفان وعبد الله بن عمر رضي الله عنهم قد تبايعا ما هو غائب عنهما ورأيا ذلك جائزا وذلك بحضرة اصحاب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكره عليهما منكر۔

۱۵۰۶- حدثنا ربيع بن سليمن المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابو الاحوص عن اشعث ابن ابي الشعثاء عن محمد بن عمير قال قال ابو هريرة رضي الله عنه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين ان يقول الرجل للرجل انبذ الي ثوبك وانبذ اليك ثوبي من غير ان يتقلبا او يتراضي او يقول دابتي بدابتك من غير ان يقلبا او ينظر اصيبا۔

حضرت محمد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سودوں سے منع کیا کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ تم اپنا کپڑا میری طرف پھینکو میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں اس کے بغیر کہ وہ الٹ پلٹ کریں یا راضی ہوں یا وہ کہے کہ میرا جانور تیرے جانور کے بدلے ہے اس کے بغیر کہ وہ انہیں دیکھیں یا رضامند ہوں۔

ففي هذا الحديث اجازة البيع بالتراضي ودليل على ان المنابذة المنهي عنها ما ذهب اليه ابو حنيفة رضي الله عنه لا ما ذهب اليه مخالفه والحمد لله رب العالمين۔

تو اس حدیث میں رضامندی کے ساتھ بیع کی اجازت ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ جس منابذہ سے منع کیا گیا یہ وہ ہے جس کی طرف حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ گئے ہیں نہ وہ جو آپ کی مخالفین کی مراد ہے ہر قسم کی حمد وستائش تمام جہانوں کے پروردگار کے لیے ہے۔

marfat.com

بَابُ ۳۲ تَزْوِیْجِ الْاَبِ اِبْنَتَهُ الْبِكْرَ هَلْ يَحْتَاجُ فِي ذٰلِكَ اِلَى اسْتِئْمَارِهَا

باب ۳۲۔ باپ اپنی باکرہ لڑکی کا نکاح کرے تو اجازت لینا ضروری ہے؟

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ وَاِنْ اَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ۔

حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں پوچھا جائے اگر وہ خاموش ہو جائے تو اس نے اجازت دے دی اور اگر انکار کرے تو زبردستی نہ کی جائے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَاِنْ رَضِيَتْ فَلَهَا رِضَاهَا وَاِنْ اَنْكَرَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے پوچھا جائے اگر وہ راضی ہو جائے تو اس کی رضامندی اس کے لیے ہے اگر وہ انکار کرے تو اس پر تصرف کا کوئی جواز نہیں۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّزَوِّجَ اِبْنَتَهُ الْبِكْرَ الْبَالِغَةَ بِغَيْرِ اَمْرِهَا وَلَا اسْتِيْذَانِهَا مِمَّنْ رَاٰى وَلَا رَاْيَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ مَعَهٗ عِنْدَهُمْ قَالُوْا وَلَمَّا قَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَثَرَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِمَا ذُكِرَ فِيْهِمَا مِنَ الصُّمَاتِ وَالْحُكُوْمِ لَهٗ بِحُكْمِ الْاِذْنِ اِلَى الْيَتِيْمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ لَا اَبَ لَهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ ذَاتَ الْاَبِ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِهَا وَاَنَّ اَمْرَ اَبِيْهَا عَلَيْهَا اَوْكَدُ مِنْ اَمْرِ سَائِرِ اَوْلِيَائِهَا بَعْدَ اَبِيْهَا وَمِمَّنْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی باکرہ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر یا اس سے اجازت لیے بغیر جہاں چاہے کر سکتا ہے باپ کے ساتھ لڑکی کی رائے کا اتفاق ان حضرات کے نزدیک ضروری نہیں، وہ فرماتے ہیں جب پہلے ذکر کی گئی دو روایتوں میں جس لڑکی کی خاموشی کو اجازت قرار دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یتیمہ مراد لی ہے اور یہ وہ لڑکی ہوتی ہے جس کا باپ نہ ہو تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس لڑکی کا باپ موجود ہو اس کا حکم اس

ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِوَلِيِّ الْبِكْرِ أَبًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا إِلَّا بَعْدَ اسْتِئْمَارِهِ إِيَّاهَا فِي ذٰلِكَ وَبَعْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ اسْتِئْمَارِهِ إِيَّاهَا وَقَالُوْا لَيْسَ فِي قَصْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَثَرَيْنِ الْمَرْوِيَّيْنِ فِي ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ إِلَى الْيَتِيْمَةِ مَا يَدُلُّ أَنَّ غَيْرَ الْيَتِيْمَةِ فِي ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ حُكْمِ الْيَتِيْمَةِ إِذْ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ سَائِرَ الْأَبْكَارِ الْيَتَامٰى وَغَيْرَهُنَّ وَخَصَّ الْيَتِيْمَةَ بِالذِّكْرِ إِذْ كَانَ لَا فَرْقَ بَيْنَهَا فِي ذٰلِكَ وَبَيْنَ غَيْرِهَا وَلِأَنَّ السَّامِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِي الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ يَسْتَدِلُّ بِهِ عَلٰى حُكْمِ الْبِكْرِ غَيْرِ الْيَتِيْمَةِ۔

وَقَدْ رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا حَرَّمَ مِنَ النِّسَاءِ "وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" فَذَكَرَ الرَّبِيْبَةَ الَّتِي فِي حِجْرِ الزَّوْجِ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرَّبِيْبَةِ الَّتِي فِي حِجْرِ الزَّوْجِ دُوْنَ الرَّبِيْبَةِ الَّتِي هِيَ أَكْبَرُ مِنْهُ بَلْ كَانَ التَّحْرِيْمُ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ لَيْسَ عَلَى الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ خَاصَّةً بَلْ هُوَ عَلَى الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ وَغَيْرِ الْيَتِيْمَةِ وَكَانَ مَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ دَلِيْلًا لَهُمْ أَنَّ ذَاتَ الْأَبِ فِيْهِ كَذٰلِكَ إِذَا كَانُوْا قَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الْبِكْرَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا إِلَى أَبِيْهَا عَقْدُ الْبِيَاعَاتِ عَلٰى أَمْوَالِهَا وَعَقْدُ النِّكَاحِ عَلٰى بُضْعِهَا وَرَأَوْا بُلُوْغَهَا يَرْفَعُ وِلَايَةَ أَبِيْهَا عَلَيْهَا فِي الْعُقُوْدِ عَلٰى أَمْوَالِهَا فَكَذٰلِكَ

کے خلاف ہے اور اس لڑکی پر باپ کا حکم دیگر تمام اولیاء کے مقابلے میں زیادہ تاکیدی ہے حضرت امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں باکرہ عورت کا ولی باپ ہو یا کوئی دوسرا اس سے اجازت طلب کرنے اور اس کے بعد اس کے خاموش رہنے کے بغیر نکاح کر کے نہیں دے سکتا وہ فرماتے ہیں پہلی دو حدیثوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یتیمہ کا ذکر اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ غیر یتیمہ کا حکم اس کے خلاف ہے ہو سکتا ہے آپ کی مراد تمام باکرہ لڑکیاں ہوں چاہے وہ یتیم ہوں یا اس کے علاوہ ہوں آپ نے خاص طور پر یتیم لڑکی کا ذکر کیا کیونکہ آپ کے نزدیک اس میں اور دوسری لڑکیوں میں کوئی امتیاز نہیں اور سننے والا آپ سے یتیمہ باکرہ لڑکی کے بارے میں سن کر غیر یتیمہ باکرہ کے حکم پر استدلال کرے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک میں اس قسم کا حکم پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حرام ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم نے جماع کیا، یہاں اس لڑکی کا ذکر ہے جو پرورش میں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو پرورش میں ہے وہ حرام ہے اور بیوی کی وہ بیٹی جو اس آدمی سے بڑی ہے وہ حرام نہیں ہے بلکہ دونوں حرام ہیں تو اسی طرح جو کچھ ہم نے یتیمہ باکرہ لڑکی کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ خاص یتیمہ باکرہ کے بارے میں نہیں بلکہ غیر یتیمہ کا بھی یہی حکم ہے صحابہ کرام نے جو کچھ یتیمہ باکرہ (کنواری) کے بارے میں سنا وہ ان کے لیے اس بات پر دلیل تھی کہ اس سلسلے میں باپ والی کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ بالغ ہونے سے پہلے اس کے مال میں سودا کرنے کا حق باپ کو حاصل ہے اسی طرح اس کے نکاح کا حق بھی اسی کو ہے اور وہ جانتے تھے کہ اس کے بالغ

marfat.com

يُرْفَعُ عَنْهَا الْعُقُوْدُ عَلَى بُضْعِهَا وَمَعَ هٰذَا فَقَدْ رَوٰى اَهْلُ هٰذَا الْمَذْهَبِ لِمَذْهَبِهِمْ آثَارًا احْتَجُّوْا لَهُ بِهَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ بَعْضِهَا طَعْنًا عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْآثَارِ وَاَكْثَرُهَا سَلِيْمٌ مِنْ ذٰلِكَ وَسَنَأْتِيْ بِهَا كُلِّهَا وَبِعِلَلِهَا وَفَسَادِ مَا يُفْسِدُهُ اَهْلُ الْآثَارِ مِنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

ہونے کے بعد اس کے مالی تصرفات سے باپ کی ولایت اُٹھ جاتی ہے اسی طرح اس کی بضع کے عقد سے یہ ولایت ختم ہو جاتی ہے اس کے باوجود اس مذہب والوں نے اپنے مذہب کے حق میں کچھ روایات نقل کی ہیں اور ان سے استدلال کیا ہے لیکن ان میں سے بعض کے سلسلے میں ان روایات والوں پر طعن کیا گیا ہے جب کہ اکثر اس سے محفوظ ہیں ہم ان تمام روایات ان کی علتوں اور جن کو اہل روایات نے فاسد قرار دیا سب کو اس باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا طَعَنَ فِيْهِ اَهْلُ الْآثَارِ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ بِكْرٌ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا فَكَانَ مِنْ طَعْنِ مَنْ يَذْهَبُ اِلَى الْآثَارِ وَالتَّمْيِيْزِ بَيْنَ رُوَاتِهَا وَتَثْبِيْتِ مَا رَوَى الْحُفَّاظُ مِنْهُمْ اِسْقَاطِ مَا رَوٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُمْ اَنْ قَالُوْا هٰكَذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ ۔

جن روایات پر اہل روایات نے طعن کیا ہے ان میں سے یہ بھی ہے حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری بیٹی کا نکاح کیا اور وہ ناپسند کرتی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسے اختیار دے دیا۔

جو لوگ روایات کی طرف گئے ہیں روایات میں تمیز کرتے ہیں اور حفاظ کی روایات کو ثابت رکھتے اور ان کے علاوہ کی روایات کو ساقط کرتے ہیں انہوں نے اس روایت پر اس طرح طعن کیا ہے فرماتے ہیں جریر بن حازم نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والا شخص ہے۔

وَقَدْ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ اَيُّوْبَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ۔

جب کہ* حفاظ حدیث نے حضرت ایوب سے اس کے علاوہ روایت کیا ان میں سے حضرت سفیان ثوری، حماد بن زید اور اسماعیل بن علیہ بھی ہیں۔

۱۵۱۱ - فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَبَيْنَ امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَكَانَتْ ثَيِّبًا ۔ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ عِنْدَهُمْ خَطَاءُ جَرِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت سفیان حضرت ایوب سختیانی سے اور وہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور عورت کے درمیان تفریق کر دی اس عورت کا نکاح اس کے باپ نے کیا تھا اور وہ ناپسند کرتی تھی وہ ثیبہ تھی (کنواری) نہ تھی) تو ان حضرات کے نزدیک اس حدیث میں جریر کی غلطی دو

marfat.com

مِنْ وَجْهَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَإِدْخَالُهُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَذِكْرُهُ فِيهِ أَنَّهَا كَانَتْ بِكْرًا وَإِنَّمَا كَانَتْ ثَيِّبًا۔

طرح سے ثابت ہوگئی ایک تو یہ کہ انہوں نے اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو داخل کیا۔ اور دوسری بات یہ کہ اس میں اس کا باکرہ ہونا ذکر کیا حالانکہ وہ ثیبہ تھی۔

۱۵۱۲۔ وَمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ أَبِي مُوسٰى قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ بِكْرٌ بِغَيْرِ أَمْرِهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

ایک روایت یہ ہے حضرت عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى تَتَبُّعِ الْأَسَانِيدِ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَا يُعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ شُعَيْبٍ ذَكَرَ فِيهِ جَابِرًا غَيْرَ أَبِي صَالِحٍ هٰذَا فَمِمَّنْ رَوَاهُ وَأَسْقَطَ مِنْهُ جَابِرًا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ۔

تو جو شخص اسناد کی تحقیق کی طرف جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوا کہ حضرت شعیب سے جن لوگوں نے روایت کی ہے ان میں سے ابو صالح کے علاوہ کسی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہو جس نے اسے روایت کرتے ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ساقط کیا ان میں سے یہ ہے۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا

حضرت علی بن معبد حضرت شعیب بن اسحاق سے وہ حضرت اوزاعی سے وہ حضرت عطاء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فَبَيَّنَ مِنْ فَسَادِهِ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هٰذَا۔

اور اس عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے روایت کیا تو انہوں نے اس سے بھی بڑھ کر اس کا فساد بیان کیا۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں ہم سے اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابراہیم بن مرہ سے انہوں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا، تو اس حدیث کی اصل بواسطہ حضرت اوزاعی حضرت ابراہیم بن مرہ سے ہے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں اور یہ ابراہیم بن مرہ علماء حدیث کے نزدیک ضعیف الحدیث ہیں روایات کا علم رکھنے والوں کے نزدیک یہ بالکل غیر معتبر ہیں۔

فَصَارَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُرَّةَ هٰذَا فَضَعِيفُ الْحَدِيثِ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْآثَارِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

marfat.com

١٥١٥ - وَمِمَّا رَوَاهُ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مِمَّا لَا طَعْنَ لِاَحَدٍ فِيهِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَا اَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ اِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

ان روایات میں سے جن پر طعن نہیں ہے یہ حدیث ہے حضرت نافع بن جبیر بن مطعم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے ولی کی نسبت خود اپنے نفس پر زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نفس کے بارے میں پوچھا جائے اور اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

١٥١٦ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥١٧ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عیسیٰ بن یونس، حضرت ابن موہب سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٥١٨ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ

حضرت عبداللہ بن فضل سے مروی ہے انہوں نے حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ کو اپنے نفس پر ولی کی نسبت زیادہ حق ہے اور کنواری لڑکی سے پوچھا جائے۔

فَلَمَّا كَانَتِ الْاَيِّمُ الْمَذْكُورَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ الَّتِي وَلِيُّهَا اَيُّ وَلِيٍّ كَانَ مِنْ اَبٍ اَوْ غَيْرِهِ كَانَ كَذٰلِكَ الْبِكْرُ الْمَذْكُورَةُ فِيهِ هِيَ الْبِكْرُ الَّتِي وَلِيُّهَا اَيُّ وَلِيٍّ كَانَ مِنْ اَبٍ اَوْ غَيْرِهِ **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ

تو جب اس حدیث میں مذکور بیوہ سے مراد وہ بیوہ ہے جس کا کوئی ولی ہو باپ ہو یا کوئی دوسرا تو کنواری سے مراد بھی وہ کنواری ہوگی جس کا کوئی ولی ہو باپ ہو یا کوئی دوسرا یہ حدیث حضرت صالح بن کیسان کے واسطہ سے حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

marfat.com

عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

۱۵۱۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْأَبِ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا فَهٰذَا مَعْنَاهُ مَعْنَى الْأَوَّلِ سَوَاءٌ وَالْبِكْرُ الْمَذْكُورَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ الْبِكْرُ ذَاتُ الْأَبِ كَمَا أَنَّ الثَّيِّبَ الْمَذْكُورَةَ فِيهِ كَذٰلِكَ فَهٰذَا مَا رُوِيَ لَنَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ کے لیے شادی شدہ بیٹی پر کوئی حق نہیں اور کنواری سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے یہ اور پہلا مفہوم ایک جیسے ہو گئے اور اس حدیث میں مذکورہ کنواری لڑکی وہی ہے جس کا باپ موجود ہو جس طرح مذکورہ شادی شدہ سے بھی یہی والی مراد ہے تو اس باب میں ہمارے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات مروی ہیں۔

۱۵۲۰- وَأَمَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلَى عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا قَالَ نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ فَقُلْتُ إِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ قَالَ فَذَاكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو ان کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ذکوان فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی تھیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے اس کا نکاح کرنا چاہتے تھے کہ کیا اس سے پوچھا جائے یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں پوچھا جائے میں نے عرض کیا وہ حیا کرتے ہوئے خاموش رہے گی فرمایا یہی اس کی طرف سے اجازت ہے جب وہ خاموش رہے۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ أَهْلِ الْبِكْرِ جَمِيعًا فِي تَزْوِيجِهَا وَلَمْ يُفَصِّلْ فِي ذٰلِكَ حُكْمَ أَبِيهَا وَلَا حُكْمَ غَيْرِهِ مِنْ سَائِرِ أَهْلِهَا وَأَمَّا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں کے گھر والوں کے لیے ان کے نکاح کے سلسلے میں ایک جیسا حکم بیان فرمایا اور اس سلسلے میں اس کے باپ اور دیگر گھر والوں کے احکام میں کوئی امتیاز نہیں اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔

۱۵۲۱- مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا غیر کنواری (ثیبہ) سے اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا وَكَيْفَ اِذْنُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّمْتُ۔

اور کنواری سے بھی اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی اجازت کی کیا صورت ہوگی! آپ نے فرمایا "خاموشی"۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن مبارک، حضرت یحییٰ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَقَدْ جَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ سَائِرِ الْاَوْلِيَاءِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِلْاَبِ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمًا زَائِدًا عَلٰى حُكْمِ مَنْ سِوَاهُ مِنْهُمْ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ كَمَا ذَكَرْنَا لِيُوَافِقَ مَعْنَاهُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يُضَادُّهٗ وَلَئِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ فَضْلِ بَعْضِ الرُّوَاةِ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالْجَلَالَةِ فَاِنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَجَلُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَاَتْقَنُ وَاَصَحُّ رِوَايَةً لَقَدْ فَضَّلَهٗ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَلٰى اَهْلِ زَمَانٍ ذَكَرَهٗ فِيْهِ۔

تو اس میں تمام اولیاء کو اکٹھا کر دیا اور اس سلسلے میں دوسروں سے ایک باپ کے لیے کوئی زائد حکم بیان نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہم نے جو مفہوم ذکر کیا ہے یہ وہی ہے جو ہم نے باب کے شروع میں حضرت محمد بن عمر سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا تاکہ اس حدیث کا مفہوم اس حدیث کے معنیٰ کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو اگر یہ مسئلہ بعض راویوں کے دوسرے بعض پر حفظ اور پختگی اور بزرگی میں فضیلت کے حوالے سے اختیار کیا جائے تو حضرت یحییٰ ابن کثیر، حضرت محمد بن عمرو سے زیادہ بزرگ اور قابل اعتماد ہیں اور ان کی روایات زیادہ صحیح ہیں حضرت ایوب سختیانی نے ان کو ان کے ہم عصر محدثین پر فضیلت دی ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يَقُوْلُ مَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِثْلُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَيْسَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ وَلَا فِيْ قَرِيْبٍ مِنْهَا بَلْ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

حضرت وھیب بن خالد بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ایوب سختیانی سے سنا فرماتے ہیں زمین پر حضرت یحییٰ بن ابی کثیر کی مثل کوئی شخص باقی نہیں رہا اور حضرت محمد بن عمرو کا یہ مرتبہ نہیں اور نہ وہ اس کے قریب ہیں بلکہ ان کے بارے میں ایک جماعت نے کلام کیا اس جماعت میں حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

marfat.com

۱۵۲۵- فَرُوِیَ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْقَرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَکْرَاوِیُّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ فَذُکِرَ عِنْدَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ حَمَلُوْهُ یَعْنِی الْحَدِیْثَ فَتَحَمَّلَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان بکراوی فرماتے ہیں میں حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے پاس حضرت محمد بن عمرو کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسے لوگوں نے حدیث کا حامل بنا دیا تو وہ حامل بن گیا۔

۱۵۲۶- وَأَمَّا عَدِیٌّ الْکِنْدِیُّ فَرُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ حُسَیْنٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَدِیٍّ الْکِنْدِیِّ عَنْ أَبِیْهِ عَدِیٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّیِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا وَالْبِکْرُ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

جہاں تک عدی کندی کا تعلق ہے تو ان کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے حضرت عدی بن عدی کندی اپنے والد سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شادی شدہ (ثیبہ) اپنے بارے میں بیان کرے اور کنواری کی خاموشی اس کی طرف سے اجازت ہے۔

۱۵۲۷- حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت بحر نے حضرت شعیب سے اور انہوں نے حضرت لیث سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِیْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ لِعُرْسٍ وَهُوَ ابْنُ عُمَیْرَةَ وَقَدْ کَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عدی بن عدی اپنے باپ سے وہ حضرت عرس یعنی ابن عمیرہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔

۱۵۲۹- فَهٰذَا نَحْوُ مَا رَوٰی یَحْیَی بْنُ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا تَصْحِیْحُ الْآثَارِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ تَدُلُّ أَنَّ أَبَا الْبِکْرِ لَا یُزَوِّجُهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا إِلَّا کَمَا یُزَوِّجُهَا سَائِرُ أَوْلِیَائِهَا بَعْدَهٗ

تو یہ اس حدیث کی طرح ہے جسے حضرت یحیٰی بن ابی کثیر نے بواسطہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا تو اس باب میں روایات کی تصحیح اس طرح ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کنواری کا باپ اس کے بالغ ہونے کے بعد اس کا نکاح اسی طریقے پر کرا سکتا ہے جس طرح دیگر اولیاء کرا سکتے ہیں (یعنی اجازت لے کر)

وَقَدْ قَدَّمْنَا مِنْ ذِکْرِ النَّظَرِ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا یُغْنِیْنَا

ہم نے اس سلسلے میں قیاس باب کے شروع میں ذکر کر دیا ہے اب اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہمارا یہی موقف ہے ہم سمجھتے

عَنْ إِعَادَتِهِ فَهٰهُنَا فَبِذٰلِكَ كُلِّهِ نَأْخُذُ نَرٰى أَنْ لَّا يُزَوِّجَ أَبُ الْبِكْرِ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الْبَالِغَةَ إِلَّا بَعْدَ اسْتِئْمَارِهِ إِيَّاهَا فِي ذٰلِكَ وَعِنْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ ذٰلِكَ الْاِسْتِئْمَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

ہیں کہ کنواری کا باپ اپنی بالغہ کنواری بیٹی کا نکاح اس کی اجازت حاصل کرنے کے بعد کرے اور اس وقت کہ جب وہ طلب اجازت پر خاموش رہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ فِي بِنْتِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اس سلسلے میں ایک جماعت نے نعیم بن نحام کی لڑکی کے سلسلے میں مروی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُعَيْمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ النَّحَّامِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اخْطُبْ عَلَيَّ ابْنَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ لَهُ بَنِي أَخٍ وَلَمْ يَكُنْ لِيُنْكِحَكَ وَيَتْرُكَهُمْ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَلَّمَهُ فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ مَا كُنْتُ لَأُتَرِّبَ لَحْمِي وَدَمِي وَأَرْفَعَ لَحْمَكُمْ فَأَنْكَحَهَا ابْنَ أَخِيْهِ وَكَانَ هَوَى الْجَارِيَةِ وَأُمِّهَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا أَنْكَحَهَا وَلَمْ يُؤَامِرْهَا فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَتِ الْجَارِيَةُ بِكْرًا فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا يَكْرَهُوْنَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا مَالَ لَهُ فَإِنَّ لَهُ فِي مَالِي مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابراہیم، حضرت نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن نحام نے انہیں خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے لیے عبداللہ بن نحام کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیں انہوں نے فرمایا کہ اس کے بھتیجے موجود ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے کہ تمہارے نکاح میں دے دیں اور انہیں چھوڑ دیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن خطاب کے پاس گئے اور ان سے گفتگو کی انہوں نے نکاح کا پیغام دیا تو ابن نحام نے کہا کہ میں اپنے رشتہ اور خون کو خاک آلود کر کے تمہارے خون کو بلند نہیں کر سکتا تو انہوں نے اپنے بھتیجے کے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی اور اس کی ماں کی خواہش تھی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکاح ہو پس وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا لیکن اس سے اجازت نہیں مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو جائز رکھا اور آپ نے فرمایا عورتوں سے مشورہ لیا کرو تو وہ لڑکی کنواری تھی ابن نحام نے کہا یا رسول اللہ! وہ ان کو اس وجہ سے برا جانتے ہیں کہ ان کے پاس مال نہیں پس اس کے لیے میرے مال میں اس کی مثل ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو دیا۔

قَالُوْا

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے باپ کا کیا ہوا نکاح جائز رکھا حالانکہ

marfat.com

أَجَازَ عَلَيْهَا نِكَاحَ أَبِيْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ لَهُ إِذْ كَانَتْ بِكْرًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا مَعَ أَبِيْهَا رَأْيًا فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ قِيْلَ لَهُ لَوْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحًا ثَابِتًا عَلٰى مَا رَوَيْنَا وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَخَالَفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ لَهِيْعَةَ فِيْ إِسْنَادِهِ وَفِيْ مَتْنِهِ۔

وہ ناپسند کرتی تھی تو اس جواز کی وجہ اس کا کنواری ہونا ہے اور آپ نے اس لڑکی کو باپ کی موجودگی میں نکاح کے سلسلے میں رائے کا حق نہیں دیا تو اس شخص (استدلال کرنے والے) کو جواب دیا جائے گا کہ اگرچہ حدیث صحیح ثابت ہو جیسا کہ ہم نے روایت کیا حالانکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت لیث بن سعد نے اسے روایت کرتے ہوئے سند اور متن میں عبداللہ بن لہیعہ (اس حدیث کے راوی) کی مخالفت کی ہے۔

١٥٣١- حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاسْمُهُ الَّذِيْ يُعْرَفُ بِهِ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ صَالِحًا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُخْطُبْ عَلَيَّ ابْنَةَ صَالِحٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ لَهُ يَتَامٰى وَلَمْ يَكُنْ لِيُؤْثِرَنَا عَلَيْهِمْ فَانْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلٰى عَمِّهِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ لِيَخْطُبَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلٰى صَالِحٍ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرْسَلَنِيْ إِلَيْكَ يَخْطُبُ ابْنَتَكَ فَقَالَ لِيْ يَتَامٰى وَلَمْ أَكُنْ لِأُتْرِبَ لَحْمِيْ وَأَرْفَعَ لَحْمَكُمْ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنِّيْ قَدْ أَنْكَحْتُهَا فُلَانًا وَكَانَ هَوٰى أُمِّهَا فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ خَطَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنَتِيْ فَأَنْكَحَهَا أَبُوْهَا يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِهِ وَلَمْ يُؤَامِرْهَا فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى صَالِحٍ فَقَالَ أَنْكَحْتَ ابْنَتَكَ وَلَمْ تُؤَامِرْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ وَهِيَ بِكْرٌ فَقَالَ صَالِحٌ إِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لِمَا أَصْدَقَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهَا فِيْ مَالِيْ مِثْلَ مَا أَعْطَاهَا۔

حضرت صالح بن عبداللہ اور ان کا معروف نام نعیم بن نحام ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام صالح رکھا کے بیٹے حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ حضرت صالح کی بیٹی کو میرے لیے نکاح کا پیغام دیجئے انہوں نے فرمایا ان کے کچھ یتیم (بھتیجے) ہیں وہ ہمیں ان پر ترجیح نہیں دیں گے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے چچا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ وہ نکاح کا پیغام دیں حضرت زید بن خطاب، حضرت صالح کے پاس گئے اور فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تیری بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دوں انہوں نے فرمایا میرے ہاں کچھ یتیم بچے (بھتیجے) ہیں اور میں اپنے گوشت کو خاک آلود کر کے تمہارے گوشت کو بلند نہیں کر سکتا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کا نکاح فلاں سے کر دیا ہے اس لڑکی کی ماں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواہش رکھتی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا لیکن اس کے باپ نے ایک یتیم کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جو اس کی پرورش میں ہے اور اس (لڑکی) سے رائے نہیں لی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صالح کو بلا کر فرمایا کہ تم نے اپنی لڑکی سے پوچھے بغیر اس کا نکاح کر دیا انہوں نے عرض کیا جی ہاں

marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچیوں سے ان کی ذات کے بارے میں مشورہ کیا کرو جب کہ وہ کنواری ہوں حضرت صالح نے عرض کیا میں نے یہ اس وقت کیا جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو مہر دے دیا تو اس لڑکی کے لیے میرے مال میں اس کی مثل ہے جو انہوں نے دیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ مِنَ الْإِسْنَادِ وَمِنَ الْمَتْنِ جَمِيْعًا لِأَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِنَّمَا هُوَ مَوْقُوْفٌ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحٍ وَالْأَوَّلُ قَدْ جَوَّزَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَالِحٍ إِلٰى أَبِيْهِ وَإِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ عَلٰى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَنْ يَجْعَلَ مَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ هٰذَا أَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ لِتَثَبُّتِ اللَّيْثِ وَضَبْطِهِ وَقِلَّةِ تَخْلِيْطِ حَدِيْثِهِ وَلِمَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ مِنْ ضِدِّ ذٰلِكَ وَأَمَّا مَا فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّا يُخَالِفُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ فَإِنَّ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنُعَيْمٍ لَمَّا بَلَغَهُ مَا عَقَدَ عَلَى ابْنَتِهِ مِنَ النِّكَاحِ بِغَيْرِ رِضَاهَا أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَ بِذٰلِكَ رَادًّا عَلٰى نُعَيْمٍ لِأَنَّ نُعَيْمًا لَمْ يُشَاوِرْ بِنْتَهُ فِيْ نَفْسِهَا فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَخَ النِّكَاحَ قِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ ابْنَةَ نُعَيْمٍ لَمْ تَحْضُرْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْأَلَهُ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَتْ حَضَرَتْهُ أُمُّهَا لَا عَنْ تَوْكِيْلٍ مِنْهَا إِيَّاهَا بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ لَهَا بِهِ الْكَلَامُ عَنْهَا فَكَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنَ الْكَلَامِ لِنُعَيْمٍ عَلٰى جِهَةِ التَّعْلِيْمِ وَلَمْ يَفْسَخِ النِّكَاحَ إِذْ لَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ الْقَضَاءُ

تو اس حدیث میں سند اور متن دونوں لحاظ سے خرابی ہے کیوں کہ یہ حدیث حضرت ابراہیم بن صالح پر موقوف ہے جب کہ پہلی حدیث حضرت ابراہیم سے تجاوز کر کے ان کے والد اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے تو ہمارے اس مخالف کے مذہب پر مناسب ہے کہ اس حدیث میں جو کچھ حضرت لیث نے روایت کیا اسے عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت سے اولیٰ قرار دیا جائے کیونکہ حضرت لیث ثابت و ضابط ہیں اور ان کی حدیث میں خلط ملط کم ہے جب کہ حضرت عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت اس کے برعکس ہے۔ اور اس حدیث کے متن میں حضرت عبد اللہ بن لہیعہ کی حدیث کے خلاف یہ بات ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت نعیم نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کیا ہے تو ان سے فرمایا عورتوں سے ان کے نفسوں کے بارے میں مشورہ کیا کرو تو آپ کی یہ بات حضرت نعیم کا رد ہے کیونکہ انہوں نے اپنی بیٹی کے معاملے میں اس سے مشورہ نہیں کیا تھا۔ تو یہ حضرت عبد اللہ بن لہیعہ کی روایت کے خلاف ہے اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو فسخ کر دیا تو اسے جواب کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت نعیم کی لڑکی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس (فسخ نکاح) کا سوال نہیں کیا تھا۔ اس کی ماں حاضر ہوئی تھی اور وہ بھی اس کی وکالت کے طور پر نہیں، یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس توکیل کی وجہ سے اس (ماں) کے ساتھ کلام واجب ہو جاتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعیم سے جو کچھ فرمایا وہ تعلیم کے طور پر تھا اور آپ

marfat.com

لَا یَجِبُ اِلَّا لِحَاضِرٍ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِیْنَ جَمِیْعًا۔

نے نکاح کو اس لیے فسخ نہیں فرمایا کیونکہ فسخ کا تعلق فیصلے سے ہے اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فیصلہ کسی کی موجودگی میں ہوتا ہے۔

۱۵۲۲۔ وَلَقَدْ رَوَی الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِبْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ اِبْنَتَہٗ وَھِیَ بِکْرٌ وَھِیَ کَارِھَۃٌ فَرَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِکَاحَہٗ عَنْہَا فَکَیْفَ یَجُوْزُ اَنْ یُجْعَلَ حَدِیْثُ نُعَیْمِ بْنِ النَّحَّامِ عَلٰی مَا رَوَاہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ لَہِیْعَۃَ اِذْ کَانَ قَدْ رَدَّہٗ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَھٰذَا نَافِعٌ فَقَدْ رَوٰی عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا خِلَافَ ذٰلِکَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کر دیا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نعیم بن نحام کی روایت کو اس پر محمول کیا جائے جسے عبد اللہ بن لہیعہ نے روایت کیا کیونکہ اس کو آپ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹا دیا اور یہ حضرت نافع ہیں جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف نقل کرتے ہیں۔

ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا حَدِیْثًا قَدْ رُوِیَ فِیْ اَمْرِ ابْنَۃِ نُعَیْمِ بْنِ النَّحَّامِ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہَا کَانَتْ اَیِّمًا۔

پھر ہم نے ایک حدیث پائی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت نعیم بن نحام کی لڑکی بیوہ تھی۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَہْدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّہْرِیُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَتٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ خَطَبْتُ اِبْنَۃَ نُعَیْمِ بْنِ النَّحَّامِ وَاُرِیْدُ اَنْ تَمْشِیَ مَعِیْ فَتُکَلِّمَہٗ لِیْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنِّیْ اَعْلَمُ بِنُعَیْمٍ مِنْکَ اِنَّ عِنْدَہٗ ابْنَ اَخٍ لَّہٗ یَتِیْمًا وَلَمْ یَکُنْ لِیَنْفُضَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیُتْرِبَ لَحْمَہٗ فَقَالَ اِنَّ اُمَّہَا قَدْ خَطَبَتْ اِلَیَّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْ کُنْتَ فَاعِلًا فَاذْہَبْ مَعَکَ بِعَمِّکَ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَذَہَبَا اِلَیْہِ فَکَلَّمَاہُ قَالَ فَکَاَنَّمَا یَسْمَعُ مَقَالَۃَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِکَ وَاَہْلًا وَذَکَرَ مِنْ مَنْزِلَتِہٖ وَشَرَفِہٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ ابْنَ اَخٍ لِّیْ یَتِیْمٌ وَلَمْ اَکُنْ لِاَنْفُضَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَاُتْرِبَ لَحْمِیْ فَقَالَتْ اُمُّہَا مِنْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ وَاللّٰہِ لَا یَکُوْنُ حَتّٰی یَقْضِیَ بِہٖ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَحْبِسُ

حضرت یحیی بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے نعیم بن نحام کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے جائیں اور میرے لیے اس (لڑکی کے باپ) سے گفتگو کریں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری نسبت میں نعیم کو زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس اس کا ایک یتیم بھتیجا ہے وہ ایسا شخص نہیں کہ لوگوں کی حاجات کو پورا کرے اور اپنی حاجت کو خاک آلود کر دے انہوں نے عرض کیا مجھے اس کی ماں نے نکاح کا پیغام دیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو میں تمہارے ساتھ تمہارے چچا حضرت زید بن خطاب کو بھیجوں گا راوی فرماتے ہیں وہ دونوں تشریف لے گئے گویا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن چکا تھا اس نے خوش آمدید کہا اور آپ کی قدر و منزلت اور شرافت کا ذکر کرتے لگا پھر کہا کہ میرے ہاں میرا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں ایسا نہیں کر سکتا کہ دوسروں

marfat.com

اَيَامَى بَعْدُ عِدَّتِيْ عَلَى ابْنِ اَخِيْكَ يَتِيْمٍ فِيْ حِجْرِكَ لَمْ تُضَعِّفْ قَالَ ثُمَّ خَرَجَتْ حَتّٰى اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ فَدَعَا نُعَيْمًا فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُعَيْمٍ صِلْ رَحِمَكَ وَاَرْضِ اَيِّمَكَ اُمَّهَا فَاِنَّ لَهُمَا مِنْ اَمْرِهَا نَصِيْبًا

کے گوشت کو صرف کرو اور اپنے گوشت کو تنگ آلود کر دو۔ لڑکی کی ماں نے ایک کونے میں سے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بارے میں کوئی فیصلہ فرمائیں کیا تم میری ایک بیوہ لڑکی کو اپنے بے گود یتیم کے لیے روک کر رکھتے ہو۔ راوی نے کہا کہ وہ روتی ہوئی فرماتے ہیں پھر وہ نکل گئی یہاں تک کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر واقعہ بیان کیا آپ نے حضرت نعیم کو بلایا تو انہوں نے جو کچھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھا سب بیان کر دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعیم سے فرمایا صلہ رحمی کرو۔ بیوہ اور اس کی ماں کو راضی کرو کیونکہ ان کے معاملے میں ان کا حصہ ہے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ ابْنِ النَّحَّامِ كَانَتْ اَيِّمًا فَذٰلِكَ اَبْعَدُ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَ نِكَاحَ اَبِيْهَا عَلَيْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت نعیم بن نحام کی بیٹی بیوہ تھی اور یہ بہت بعید بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مرضی کے بغیر اس کے والد کے کئے ہوئے نکاح کو جائز رکھیں۔

بَابُ ٣٢١ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُحَرِّمُ الصَّدَقَةَ عَلٰى مَالِكِهٖ

باب ۳۲۱ کتنی مقدار کا مالک ہو تو صدقہ لینا حرام ہے۔

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًى قَالَ اَنْ يَعْلَمَ اَنَّ عِنْدَ اَهْلِهٖ مَا يُغَدِّيْهِمْ وَمَا يُعَشِّيْهِمْ۔

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے مالداری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ جہنم کے انگاروں کی زیادتی چاہتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مالداری کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جانتا ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام کا کھانا موجود ہے۔

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے

marfat.com

ابنِ جابرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ ـ

اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ ابو جعفر فذهب قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ مَلَكَ هٰذَا الْمِقْدَارَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ـ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جس آدمی کے پاس اتنی مقدار ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے سوال کرنا جائز نہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ مَلَكَ أُوقِيَّةً مِنَ الْوَرِقِ وَهِيَ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ مَا دُونَ ذٰلِكَ لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ ـ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص ایک اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم یا اس کے برابر سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے، مانگنا جائز نہیں ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں۔

۱۵۳۶۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِرَجُلٍ يَسْأَلُهُ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا وَالْأُوقِيَّةُ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا ـ

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے سنا آپ ایک مانگنے والے سے فرما رہے تھے کہ تم میں سے جو شخص مانگے اور اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر (سونا) ہو تو اس نے نہایت اصرار کے ساتھ مانگا ان دنوں ایک اوقیہ چالیس درہم کا تھا۔

۱۵۳۷۔ وَعَطَفَهُ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

حضرت بشر بن عمر، حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۳۸۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

حضرت سفیان ثوری، حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ مَلَكَ خَمْسِينَ دِرْهَمًا أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ مَا دُونَ ذٰلِكَ لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ ـ

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص پچاس درہموں یا ان کے مساوی سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کے لیے مانگنا جائز نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے۔

marfat.com

١٥٣٩ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْنًا أَوْ كُدُوحًا أَوْ خُدُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا ذَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت محمد بن عبداللہ بن یزید اپنے باپ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے بے نیاز کر دے تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ بدنما ہوگا یا اس پر خراشیں ہوں گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اسے کیا چیز (مانگنے سے) بے پرواہ کرتی ہے تو آپ نے فرمایا پچاس درہم (چاندی) یا اس کے مساوی سونا۔

١٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَوْ كَانَ عَنْ غَيْرِ حَكِيمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ۔

حضرت یحییٰ بن آدم نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان ثوری نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے (کدوحًا یا خدوشًا میں) شک کی بجائے لفظ "کدوح" فرمایا (مفہوم وہی ہے) اور اضافہ کیا حضرت سفیان سے سوال کیا گیا کہ اگر یہ غیر حکیم (حکیم راوی) سے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا ہم سے زبید نے بیان کیا اور وہ محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید نے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ مَلَكَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَالْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ دُونَهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةُ وَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ أَيْضًا۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص دو سو درھموں کا مالک ہو اس کو صدقہ دینا اور اس کا مانگنا حرام ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس کے لیے مانگنا حرام نہیں اور نہ ہی اس پر صدقہ کرنا حرام ہے۔

١٥٤١ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَنَّهُ أَتَى أُمَّهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ ذَهَبْتَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتَهُ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ عَدْلُ خَمْسِ أَوَاقٍ سَأَلَ إِلْحَافًا

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبدالحمید بن جعفر فرماتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے مزینہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ اپنی ماں کے پاس آیا تو اس کی ماں نے کہا بیٹا! اگر تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر سوال کرو تو اچھا ہے وہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ اس وقت کھڑے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جو آدمی بچتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو آدمی اس حالت میں مانگے کہ اس

marfat.com

کے پاس پانچ اوقیہ (دو سو درہم چاندی) ہو تو اس نے نہایت اصرار کے ساتھ مانگا۔

قال ابو جعفر ولما اختلفوا في ذلك وجب الكشف مما اختلفوا فيه لنستخرج من هذه الاقوال قولا صحيحا فرأينا الصدقة لا تخلو من احد وجهين اما ان تكون حراما لا يحل منها الا ما يحل من الاشياء المحرمات عند الضرورات اليها او تكون تحل له الى ان يملك مقدارا من المال فتحرم على مالكه فرأينا من ملك دون ما يغديه او دون ما يعشيه كانت الصدقة له حلالا باتفاق الفرق كلها فخرج بذلك حكمها من حكم الاشياء المحرمات التي تحل عند الضرورة الا ترى ان من اضطر الى الميتة ان الذي تحل له منها هو ما يمسك به نفسه لا ما يشبعه حتى يكون له غداء وحتى يكون له عشاء

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس سلسلے میں اختلاف ہے تو اس بات کو واضح کرنا ضروری ہے جس میں اختلاف ہے تاکہ ہم صحیح قول نکال سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ صدقہ دو حال سے خالی نہیں یا تو حرام ہوگا اور اس میں سے کچھ بھی حلال نہ ہوگا مگر ضرورت کے وقت دوسری حرام چیزوں کی طرح حلال ہو جائے یا وہ مال کی ایک خاص مقدار کا مالک ہونے تک حلال ہوگا پھر اس مال کے مالک پر حرام ہو جائے گا تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو آدمی ایک دن صبح شام کے کھانے سے کم کا مالک ہو تو تمام گروہوں کا اتفاق ہے کہ اس کے لیے صدقہ حلال ہے تو اس سے اس کا وہ حکم نکل آیا جو ضرورت کے وقت حرام چیزوں کا ہوتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص مردار چیز کھانے پر مجبور ہو جائے تو اس سے صرف اس قدر کھانا حلال ہوگا جس سے وہ اپنے نفس کو باقی رکھ سکے سیر ہو کر کھانا جائز نہیں یہاں تک کہ اس کے پاس ایک صبح اور ایک شام کا کھانا آ جائے۔

فلما كان الذي يحل من الصدقة هو خلاف ما يحل من الميتة عند الضرورة ثبت انها انما تحرم على من ملك مقدارا ما فاردنا ان ننظر في ذلك المقدار ما هو فرأينا من ملك دون ما يغدي او دون ما يعشي لم يكن بذلك غنيا وكذلك من ملك اربعين درهما او خمسين درهما او ما هو دون المائتي درهم فاذا ملك مائتي درهم كان بذلك غنيا لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ بن جبل رضي الله عنه في الزكوة خذها من اغنيائهم واجعلها في فقرائهم فعلمنا بذلك ان مالك المائتين غني وان مالك ما دونها غير غني فثبت بذلك ان الصدقة حرام على مالك المائتي درهم فصاعدا وانها حلال لمن

تو جب وہ بات جس کے ذریعے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اس کے خلاف ہے جس کے تحت ضرورت کے وقت مردار کھانا حلال ہو جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ وہ اس پر حرام ہوگا جو کسی مقدار کا مالک ہو تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کہ وہ کونسی مقدار ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص ایک دن صبح اور شام کے کھانے سے کم کا مالک ہو تو وہ اس کے ذریعے مالدار نہیں ہوتا اسی طرح جو شخص چالیس یا پچاس درہموں یا دو سو سے کم درہموں کا مالک ہو تو وہ بھی غنی نہیں ہوتا اور جب دو سو درہموں کا مالک ہو جاتا ہے تو اس سے غنی بن جاتا ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے مالدار لوگوں سے لے کر فقراء کو دو تو اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ دو سو درہموں کا مالک غنی (مالدار) ہو جاتا ہے اور اس سے کم کا مالک مالدار نہیں ہوتا تو اس سے

marfat.com

يَمْلِكُ مَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

باب ۳۲۲ فَرْضِ الزَّكٰوةِ فِي الْاِبِلِ السَّائِمَةِ فِيْمَا زَادَ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَرِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَرْسَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَلْتَمِسُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَكِتَابَ عُمَرَ فَوُجِدَ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ وَوُجِدَ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ كِتَابُ عُمَرَ فِي الصَّدَقَاتِ مِثْلَ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسِخَا لَهُ فَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو اَنَّهُ طَلَبَ اِلٰى اٰلِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنْ يَنْسَخَهُ مَا فِيْ ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَنَسَخَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَكَانَ مِمَّا فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ اَنَّ الْاِبِلَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى تِسْعِيْنَ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا بَلَغَتِ الْاِبِلُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْمَا زَادَ مِنْهَا دُوْنَ الْعَشْرِ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ وَحِقَّةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلٰثُ حِقَاقٍ ثُمَّ اَجْرِي الْفَرِيْضَةَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ ثَلٰثَمِائَةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلٰثَمِائَةٍ فَفِيْهَا مِنْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمِنْ

ثابت ہوگیا کہ دو سو درہم اور اس سے زائد کے مالک پر صدقہ حرام ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہے اس کے لیے حلال ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

باب ۳۲۲ ایک سو بیس سے زائد چرنے والے اونٹوں پر زکوٰۃ کی فرضیت

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن انصاری فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے کسی کو مدینہ طیبہ بھیجا تاکہ عمرو بن حزم کے نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جو صدقات کے بارے میں لکھا گیا تھا نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط تلاش کرے تو اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرو بن حزم کے نام مکتوب گرامی حضرت عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس پایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس ان کا خط پایا جو صدقات کے بارے میں تھا اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب گرامی کی طرح تھا پھر وہ دونوں لکھے گئے (حضرت حبیب بن ابی حبیب فرماتے ہیں) مجھ سے حضرت عمرو نے بیان کیا کہ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن کی آل کو بلایا تاکہ جو کچھ ان دو تحریروں میں ہے اسے لکھیں تو جو کچھ اس میں تھا انہوں نے لکھا تو اس خط میں یہ تھا کہ جب نوے اونٹوں پر ایک کا اضافہ ہو جائے تو اس میں دو حقے (وہ اونٹ جو تین سال کا ہو جائے حقہ کہلاتا ہے) ہیں یہاں تک کہ وہ ایک سو بیس کو پہنچ جائیں جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے تو اس سے زائد دس سے کم میں کچھ نہیں جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون، اور ایک حقہ ہے (بنت لبون وہ اونٹ جو دو سال کا ہو جائے) یہاں تک کہ ایک سو چالیس ہو جائیں جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو ان میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے حتیٰ کہ وہ ایک سو پچاس تک پہنچ جائیں جب ایک سو پچاس

marfat.com

كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمٌ فَقَالُوْا بِهٖ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ زَادَتِ الْاِبِلُ بَعِيْرًا وَاحِدًا عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَجَبَ بِزِيَادَةِ هٰذَا الْبَعِيْرِ حُكْمٌ ثَانٍ غَيْرُ حُكْمِ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ فَوَجَبَ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ثُمَّ يُجْرُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَبْلُغَ الزِّيَادَةُ تَمَامَ الْمِائَةِ وَالثَّلٰثِيْنَ فَيَجْعَلُوْنَ فِيْهَا حِقَّةً وَبِنْتَيْ لَبُوْنٍ ثُمَّ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَتَنَاهَى الزِّيَادَةُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ كَانَ فِيْهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً كَانَ فِيْهَا ثَلٰثُ حِقَاقٍ ثُمَّ يُجْرُوْنَ الْفَرْضَ فِي الزِّيَادَةِ عَلٰى ذٰلِكَ اَبَدًا۔

۱۵۴۳- **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِبِلَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ

ہو جائیں تو ان میں تین حقے ہوں گے پھر اس میں فریضہ اسی طرح جار
ہوگا یہاں تک کہ وہ تین سو تک پہنچ جائیں جب تین سو ہو جائ
تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ل

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور انہوں نے یہی بات کہی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہوگا۔ اس کی وضا اس طرح ہے کہ اگر ایک سو بیس اونٹوں سے ایک اونٹ زیادہ ہو تو اس اونٹ کے اضافہ کی وجہ سے ایک دوسرا حکم آئے گا جو ایک سو بیس کے حکم کے خلاف ہوگا ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہوگا پھر وہ اسی طرح جاری کرتے ہیں یہاں تک کہ (ایک سو بیس سے) زائد اونٹوں کی تعداد ایک سو تیس ہو جائے پھر وہ اس میں ایک حقہ اور دو بنت لبون مقرر کرتے ہیں پھر یہ حکم اسی طرح چلے گا حتی کہ زائد اونٹ ایک سو چالیس تک پہنچ جائیں جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو ان میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے یہاں تک کہ ایک سو پچاس ہو جائیں جب (یہ زائد) ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان میں تین حقے ہوں گے پھر وہ ہمیشہ زائد پر اسی طرح حکم جاری کرتے ہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا تو ان کو یہ نامہ مبارک دیا (فرمایا) یہ صدقات کا فریضہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر لازم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حکم دیا تو جس مومن سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دے اور جس سے اس کے مطابق سوال نہ کیا جائے وہ نہ دے ان کے اس خط میں اس طرح تھا کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر

marfat.com

وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ

پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ إِلَى ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَبْعَثَ إِلَيْهِ بِكِتَابِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِي كَتَبَهُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا قَالَ حَمَّادٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ فَإِذَا عَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا فِيهِ ذِكْرُ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَرْزُوقٍ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ثابت بنانی نے مجھے حضرت ثمامہ بن عبد اللہ بن انس انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نامہ مبارک دیں جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے لکھا تھا جب ان کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا۔ حضرت حماد فرماتے ہیں انہوں نے وہ خط مجھے دے دیا تو میں نے دیکھا اس پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مبارک تھی اور اس میں فرائض صدقات کا ذکر تھا پھر انہوں نے حضرت ابن مرزوق کی روایت (روایت ۱۵۲۳) کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ مِنَ الْإِبِلِ كَذَلِكَ أَيْضًا۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (عمرو بن حزم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض و سنن اور دیتوں کا بیان تھا اور اسے حضرت عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا پھر انہوں نے ذکر کیا کہ ایک سو بیس اونٹوں سے زائد پر اس کا یہی حکم ہے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ هَذَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ فَذَكَرَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ كَذَلِكَ أَيْضًا۔

حضرت عمارہ بن غزیہ انصاری حضرت عبد اللہ بن ابی بکر انصاری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ یہ صدقات کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام خط ہے تو اس میں مذکور ہے کہ جب ایک سو بیس اونٹوں سے زائد ہو جائیں وہ بھی اسی طرح ہے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (محمد بن عمرو بن حزم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کو اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں لکھا پھر انہوں نے یوں ذکر کیا کہ ایک سو بیس اونٹوں

marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَرَائِضَ الْإِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ فِيْمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَتَبَ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقْرَأَنِيْهَا سَالِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنَا ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَعَيْتُهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّذِيْ نَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حِيْنَ اُمِّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالُوْا وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۵۲۹- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَاْخُذُ عَلٰى هٰذَا الْكِتَابِ فَذَكَرَ فَرَائِضَ الْاِبِلِ وَفِيْمَا ذَكَرَ مِنْهَا اَنَّ مَا زَادَ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ مِنَ الْاِبِلِ اُسْتُوْنِفَتْ فِيْهِ الْفَرِيْضَةُ فَكَانَ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ مِنْهَا شَاةٌ حَتّٰى تَتَنَاهَى الزِّيَادَةُ اِلٰى خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ فَيَكُوْنُ فِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى تِسْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا ثَلٰثُ حِقَاقٍ ثُمَّ كَذٰلِكَ الزِّيَادَةُ مَا كَانَ دُوْنَ الْخَمْسِيْنَ فَفِيْهَا فَرَائِضُ مُسْتَانِفَاتٌ عَلٰى حُكْمِ اَوَّلِ فَرَائِضِ الْاِبِلِ فَاِذَا كَمَلَتْ خَمْسِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ۔

پر زائد ہوں۔ آگے اسی طرح ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کے سلسلے میں خط مبارک کا نسخہ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس تھا حضرت ابن عمر کے دو صاحبزادوں حضرت سالم اور حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) نے مجھے پڑھایا میں نے اسے بعینہ یاد کر لیا اور یہ وہی تھا جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں حضرت سالم اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لکھا تھا جب وہ مدینہ طیبہ پر حاکم مقرر ہوئے تھے اور انہوں نے ماتحت حکمرانوں کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر عمل کیا تھا۔

انہوں نے اس سلسلے میں اس طرح ذکر کیا حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس خط پر عمل کرتے تھے پھر انہوں نے اونٹوں میں زکوٰۃ کا ذکر کیا اور اس مذکورہ بات میں سے یہ بھی ہے کہ جو اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ایک سو بیس سے زائد اونٹوں پر جو کچھ زائد ہوگا اس میں فریضہ نئے سرے سے جاری ہوگا ان میں سے ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی یہاں تک کہ زائد اونٹ ایک سو پچیس تک ہو جائیں اب ان میں ایک بنت مخاض (دو سالہ اونٹ) ہوگا ایک سو انچاس تک یہی حکم ہوگا جب وہ ایک سو پچاس ہو جائیں تو ان میں تین حقے ہوں گے پھر زائد کا یہی حکم ہوگا جب پچاس سے کم ہوں تو نئے سرے سے جاری ہوگا جب یہ پچاس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہوگا

marfat.com

۱۵۵۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ مِنَ الْاٰثَارِ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ اُکْتُبْ لِیْ کِتَابَ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَکَتَبَہٗ لِیْ فِیْ وَرَقَةٍ ثُمَّ جَاءَ بِھَا وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ اَخَذَہٗ مِنْ کِتَابِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ وَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَہٗ لِجَدِّہٖ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ ذِکْرِ مَا تَخْرُجُ مِنْ فَرَائِضِ الْاِبِلِ فَکَانَ فِیْہِ اَنَّھَا اِذَا بَلَغَتْ تِسْعِیْنَ فَفِیْھَا حِقَّتَانِ اِلٰی اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ فَمَا فَضَلَ فَاِنَّہٗ یُعَادُ اِلٰی اَوَّلِ فَرِیْضَةِ الْاِبِلِ فَمَا کَانَتْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ فَفِیْہِ الْغَنَمُ فِیْ کُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ۔

انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا حضرت حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ مجھے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے خط کی ایک نقل بنا دیں تو انہوں نے ایک ورق پر نقل کر دیا اور مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے دادا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے بیے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ جب نوے کو پہنچ جائیں تو ان میں دو حقّے ہیں یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں جب اس سے بھی زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے جو زائد ہو اسے اونٹوں کے پہلے فریضہ کی طرف لوٹایا جائے پس جو پچیس سے کم ہوں تو اس میں بکریاں ہیں ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہوگی۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ

حضرت ابو عمر ضریر نے بیان کیا فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن سلمہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِکَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ ھٰذِہِ الثَّلٰثَةِ الْاَقْوَالِ قَوْلًا صَحِیْحًا فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ فَرَاَیْنَا جَمِیْعًا قَدْ جَعَلُوا الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةَ لِمَا وَجَبَ فِیْمَا زَادَ عَلَی التِّسْعِیْنَ وَقَدْ رَاَیْنَا مَا جُعِلَ نِھَایَةً فِیْمَا قَبْلَ ذٰلِکَ اِذَا زَادَتِ الْاِبِلُ عَلَیْہِ شَیْئًا وَجَبَ بِزِیَادَتِھَا فَرْضٌ غَیْرُ الْفَرْضِ الْاَوَّلِ مِنْ ذٰلِکَ اَنَّا وَجَدْنَاھُمْ جَعَلُوْا فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةً ثُمَّ بَیَّنُوْا لَنَا اَنَّ الْحُکْمَ کَذٰلِکَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْخَمْسِ اِلٰی تِسْعٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ اَوْجَبُوْا بِھَا حُکْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِیْھَا شَاتَیْنِ ثُمَّ بَیَّنُوْا لَنَا اَنَّ الْحُکْمَ کَذٰلِکَ فِیْمَا زَادَ اِلٰی اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ اَوْجَبُوْا بِھَا حُکْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِیْھَا ثَلٰثَ شِیَاہٍ ثُمَّ بَیَّنُوْا لَنَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں اختلاف ہے تو غور کرنا ضروری ہے تاکہ ہم ان تینوں اقوال میں سے صحیح قول نکال سکیں پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ سب نے نوے سے زائد پر واجب ہونے کے سلسلے میں ایک سو بیس کو انتہاء قرار دیا اور ہم نے دیکھا کہ اس سے پہلے کوئی انتہا قرار نہیں دی گئی تو جب اونٹ اس سے زیادہ ہو جائیں تو اس اضافہ سے پہلے فرض کا غیر لازم ہوگا ہم نے ان حضرات کو یوں پایا کہ وہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری مقرر کرتے ہیں پھر انہوں نے ہمارے لیے بیان کیا کہ پانچ سے زائد نو تک میں یہی حکم ہے جب ایک بڑھ جائے تو اس میں وہ ایک نیا حکم لازم کرتے ہیں اس میں وہ دو بکریاں واجب کرتے ہیں پھر وہ بیان کرتے ہیں کہ زائد میں حکم اس طرح ہوگا یہاں تک کہ وہ چودہ ہو جائیں جب اس پر ایک بڑھ جائے تو وہ نیا حکم نافذ کرتے ہیں پس وہ اس

marfat.com

انّ الحكم كذلك فيما زاد الى العشرين فاذا كانت عشرين ففيها اربع شياة ثم اجروا الفرض كذلك فيما زاد الى عشرين ومائة كلما اوجبوا شيئا بينوا انه الواجب فيما اوجبوه فيه الى نهاية معلومة فكل ما زاد على تلك النهاية شيء انتقض به الفرض الاول الى غيره او الى زيادة عليه فلما كان ذلك كذلك وكانت العشرون والمائة قد جعلوها نهاية لما اوجبوه في الزيادة على التسعين ثبت ان ما زاد على العشرين يجب به شيء اما زيادة على الفرض الاول واما غير ذلك فثبت بما ذكرنا فساد قول اهل المقالة الاولى و ثبت تغير الحكم بزيادة على العشرين والمائة۔

ثم نظرنا بين اهل المقالة الثانية والمقالة الثالثة فوجدنا الذين يذهبون الى المقالة الثانية يوجبون بزيادة البعير الواحد على العشرين والمائة ردّ حكم جميع الابل الى ما يجب فيه بنات اللبون في قولهم وهو ما ذكرنا عنهم ان في كل اربعين بنت لبون فكان من الحجة عليهم لاهل المقالة الثالثة انا راينا جميع ما يزيد على النهايات المسماة في فرائض الابل فيما دون العشرين والمائة يتغير بتلك الزيادة الحكم ان لتلك الزيادة حصة فيما وجب بها من ذلك ان في اربع وعشرين اربعا من الغنم فاذا زادت واحدة كان فيها بنت مخاض الى خمس وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها بنت لبون فكانت بنت المخاض واجبة في الخمس والعشرين لا في بعضها وكذلك بنت اللبون واجبة في الستة والثلثين كلها لا في بعضها وكذلك سائر الفروض في الابل حتى تتناهى الى عشرين ومائة لا ينتقل

میں تین بکریاں لازم کرتے ہیں پھر انہوں نے بیان کیا کہ زائد میں بھی بیس تک حکم اسی طرح ہوگا جب بیس ہو جائیں تو ان میں چار بکریاں ہوں گی پھر انہوں نے زائد میں فریضہ اسی طرح جاری کیا یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں کہ جب وہ کوئی مقدار واجب کرتے ہیں تو بیان کرتے ہیں کہ یہ مقدار فلاں معلوم مقدار تک واجب رہے گی جب بھی اس انتہا سے کچھ بڑھتا ہے تو پہلا فرض ٹوٹ کر دوسرے فرض کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جب یہ بات اس طرح ہے اور انہوں نے ایک سو بیس کو نوے پر زائد کے لیے ایک حد قرار دیا ہے تو ثابت ہوا کہ جو کچھ بیس پر زائد ہوگا اس کی وجہ سے بھی کچھ واجب ہوگا یا تو پہلے فرض پر اضافہ یا پہلے فرض کے سوا کچھ، تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے پہلے قول والوں کے قول کا فساد ثابت ہوا اور ایک سو بیس سے زائد پر حکم کی تبدیلی ثابت ہو گئی۔

پھر ہم نے دوسرے اور تیسرے قول میں غور کیا تو ہم نے دیکھا کہ جو لوگ دوسرے قول کی طرف جاتے ہیں وہ ایک سو بیس سے ایک اونٹ کے زیادہ ہو جانے پر تمام اونٹوں کے حکم کو بنت لبون کی طرف لوٹانا واجب قرار دیتے ہیں جن میں ان کے نزدیک بنت لبون واجب ہیں اور ہم نے ان سے یہ بات نقل کی ہے کہ ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے ان کے خلاف تیسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ ایک سو بیس سے کم میں اونٹوں کی زکوۃ میں جو مقررہ مقدار پر جو کچھ اضافہ ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے حکم بدل جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس زیادتی کے لیے صدقہ واجب میں کوئی حصہ ہے چنانچہ چوبیس میں چار بکریاں ہیں جب ایک زیادہ ہو جائے تو اس میں ایک بنت مخاض ہے یہ پینتیس تک ہے جب ایک بڑھ جائے تو اس میں ایک بنت لبون ہے تو بنت مخاض پچیس میں واجب ہے اس کے بعض میں نہیں اسی طرح بنت لبون پوری چھتیس میں واجب ہے بعض میں نہیں اسی طرح اونٹوں میں باقی فرائض ہیں یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں تو فرض ایسی زیادتی کے ساتھ منتقل نہیں ہوگا جس میں کچھ واجب نہیں بلکہ ایسی زیادتی کے ساتھ منتقل ہوگا جس میں کچھ واجب ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے

marfat.com

الْفَرْضُ بِزِيَادَةٍ لَا شَيْءَ فِيهَا بَلْ يَنْتَقِلُ بِزِيَادَةٍ فِيهَا شَيْءٌ أَلَا تَرَى أَنَّ فِي عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ بَعِيرًا فَلَا شَيْءَ فِيهِ وَلَا يَتَغَيَّرُ بِزِيَادَتِهِ حُكْمُ الْعَشَرَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهُ فَإِذَا كَانَتِ الْإِبِلُ خَمْسَ عَشْرَةَ كَانَ فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَكَانَتِ الْفَرِيضَةُ وَاجِبَةً فِي الْبَعِيرِ الَّذِي كَمَلَ بِهِ مَا يَجِبُ فِيهِ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِيمَا قَبْلَهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْإِبِلُ إِذَا زَادَتْ بَعِيرًا وَاحِدًا عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا شَيْءَ فِي هٰذَا الْبَعِيرِ لِأَنَّ الَّذِينَ أَوْجَبُوا اسْتِئْنَافَ الْفَرِيضَةِ لَمْ يُوجِبُوا فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يُغَيِّرُوا بِهِ حُكْمًا وَالَّذِينَ لَمْ يُوجِبُوا اسْتِئْنَافَ الْفَرِيضَةِ مِنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ جَعَلُوا فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مِنَ الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَمْ يَجْعَلُوا فِي الْبَعِيرِ الزَّائِدِ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْفَرْضَ فِيمَا قَبْلَ الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ لَا يَنْتَقِلُ إِلَّا بِمَا يَجِبُ فِيهِ جُزْءٌ مِنَ الْفَرْضِ الْوَاجِبِ بِهِ وَكَانَ الْبَعِيرُ الزَّائِدُ عَلَى الْعِشْرِينَ وَالْمِائَةِ لَا يَجِبُ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ فَرْضٍ وَجَبَ بِهِ ثَبَتَ أَنَّهُ غَيْرُ مُغَيِّرٍ فَرْضَ غَيْرِهِ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ حُدُوثِهِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهَا أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

کہ دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں جب ایک اونٹ بڑھ جائے تو اس میں کچھ نہیں تو زائد کے ساتھ دس اونٹوں کا حکم جو پہلے سے موجود ہے تبدیل نہیں ہوگا جب اونٹ پندرہ ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہوں گی تو فریضہ اس اونٹ میں واجب ہوگا جس کے ساتھ اس تعداد کی تکمیل ہو جائے جس سے تین بکریاں واجب ہوتی ہیں اور اس سے کم (یعنی دس سے زائد) میں بھی واجب ہوتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کی صورت یہ ہے اور بیس اونٹوں پر ایک اونٹ بڑھ جائے تو سب کا اتفاق ہے کہ اس اونٹ میں کچھ بھی نہیں کیونکہ جنہوں نے نئے سرے سے فریضہ واجب کیا وہ اس میں کچھ بھی واجب نہیں کرتے اور نہ اس کے ساتھ حکم کو تبدیل کرتے ہیں اور اور جنہوں نے نئے سرے سے فریضہ واجب نہیں کیا یعنی دوسرے قول والے تو انہوں نے ہر ایک سو بیس میں سے ہر چالیس پر ایک بنت لبون لازم قرار دیا ہے اور اس سے زائد پر کچھ بھی واجب نہیں کرتے۔

تو جب ثابت ہو گیا کہ ایک سو بیس سے پہلے کا فرض منتقل نہیں ہوتا مگر اس کے ساتھ جس میں واجب فریضہ کی کوئی جزء واجب ہو اور ایک سو بیس سے زائد اونٹ میں کوئی ایسی چیز واجب نہیں جو اس کی اپنی وجہ سے واجب ہوتی ہو تو ثابت ہوا کہ وہ اس فریضہ کو نہیں بدلتا جو پہلے سے چلا آرہا ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تیسرے قول والوں کا مذہب ثابت ہو گیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت آئی ہے۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَزِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي

حضرت ابو عبیدہ اور زیاد بن ابی مریم دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا جب نوے سے ایک بڑھ جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے ہوں گے جب ایک

فَرَائِضِ الْإِبِلِ إِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعِيْنَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَإِذَا بَلَغَتِ الْعِشْرِيْنَ وَمِائَةً أُسْتُقْبِلَتِ الْفَرِيْضَةُ بِالْغَنَمِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ فَفَرَائِضُ الْإِبِلِ فَإِذَا كَثُرَتِ الْإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ۔

سو بیس ہو جائیں تو نئے سرے سے فریضہ بکریوں کے ساتھ شروع ہوگا پس ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہوگی جب پچیس ہو جائیں تو فریضہ اونٹوں کی صورت میں ہوگا جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ إِذَا زَادَتِ الْإِبِلُ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ رُدَّتْ إِلَى أَوَّلِ الْفَرْضِ

حضرت منصور بن معتمر فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا جب اونٹ ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو پہلے فریضہ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

فَإِنِ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ لِمَذْهَبِهِمْ فَقَالُوْا مَعْنَى الْآثَارِ الْمُتَّصِلَةِ شَاهِدَةٌ لِقَوْلِنَا وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ مُخَالِفِنَا قِيْلَ لَهُمْ أَمَّا عَلَى مَذْهَبِكُمْ فَأَكْثَرُهَا لَا يَجِبُ لَكُمْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَى مُخَالِفِكُمْ لِأَنَّهُ لَوِ احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ لَمْ تُسَوِّغُوْهُ إِيَّاهُ وَلَجَعَلْتُمُوْهُ بِاحْتِجَاجِهِ بِذٰلِكَ عَلَيْكُمْ جَاهِلًا بِالْحَدِيْثِ فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا وَصَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى وَحْدَهُ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا وَصَلَهُ غَيْرُهُ وَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُثَنّٰى حُجَّةً

اگر دوسرے قول والے اپنے قول پر استدلال کرتے ہوئے یوں کہیں کہ روایات منقلہ کے معانی ہمارے قول کی گواہی دیتے ہیں ہمارے خلاف نہیں ہیں تو انہیں کہا جائے گا کہ تمہارے مذہب کے مطابق ان میں سے اکثر احادیث کے ساتھ تمہارے مخالف کے خلاف استدلال نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر وہ اس قسم کی روایات کے ساتھ تمہارے خلاف استدلال کرے تو تم اسے جائز نہیں سمجھتے اور جب وہ ان روایات کے ساتھ تمہارے خلاف استدلال کرتا ہے تو تم اسے حدیث سے جاہل قرار دیتے ہو۔ انہی سے حضرت ثمامہ بن عبداللہ کی روایت ہے جسے صرف عبداللہ بن مثنیٰ نے موصول ذکر کیا ہم ان کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے اسے موصول ذکر کیا ہو اور تمہارے نزدیک عبداللہ بن مثنیٰ حجت نہیں ہے

ثُمَّ قَدْ جَاءَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْرُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْعِلْمِ أَجَلُّ مِنْ قَدْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى وَهُوَ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِهِ فَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثُمَامَةَ مُنْقَطِعًا فَكَانَ يَجِيْءُ عَلَى أُصُوْلِكُمْ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَجِبُ أَنْ يَدْخُلَ فِي مَعْنَى الْمُنْقَطِعِ وَيَخْرُجُ مِنْ مَعْنَى الْمُتَّصِلِ لِأَنَّكُمْ تَذْهَبُوْنَ

پھر حماد بن سلمہ آئے اور اہل علم کے نزدیک ان کا مرتبہ عبداللہ بن مثنیٰ سے بہت بڑا ہوا ہے اور وہ قابل استدلال ہیں انہوں نے یہ حدیث حضرت ثمامہ سے منقطع روایت کی ہے تو تمہارے اصول کے مطابق ضروری ہے کہ یہ حدیث منقطع کے معنی میں داخل ہو اور متصل کے معنی سے نکل جائے کیونکہ تمہارے مذہب میں حافظ پر غیر حافظ کی زیادتی قابل ترجیح

اِلٰی اَنَّ زِیَادَۃَ غَیْرِ الْحَافِظِ عَلَی الْحَافِظِ غَیْرُ مُلْتَفَتٍ اِلَیْهَا۔

نہیں ہے۔

۱۵۵۴۔ وَاَمَّا حَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَاِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ وَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ دَاوٗدَ یَقُوْلُ سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ هٰذَا وَسُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ الْحَرَّانِیُّ عِنْدَهُمْ ضَعِیْفَانِ جَمِیْعًا وَسُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ الَّذِیْ یَرْوِیْ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عِنْدَهُمْ ثَبْتٌ

جہاں تک حضرت زہری کی روایت کا تعلق ہے جو انہوں نے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی تو حضرت زہری سے سلیمان بن داؤد نے روایت کی ہے اور میں نے ابن ابی داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ سلیمان بن داؤد اور سلیمان بن داؤد حرانی محدثین کے نزدیک دونوں ضعیف ہیں اور جس سلیمان بن داؤد نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا وہ ان کے نزدیک مضبوط ہیں۔

۱۵۵۵۔ وَمِمَّا یَدُلُّ اَیْضًا عَلٰی وَهَاءِ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ اَصْحَابَ الزُّهْرِیِّ الْمَاْخُوْذِ عِلْمُهٗ عَنْهُمْ مِثْلُ یُوْنُسَ ابْنِ یَزِیْدَ وَمَنْ رَوٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا اِنَّمَا رَوٰی عَنْهُ الصَّحِیْفَةَ الَّتِیْ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس حدیث کے کمزور ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت زہری کے وہ شاگرد جن سے ان (امام زہری) کا علم حاصل کیا جاتا ہے مثلاً یونس بن یزید اور جنہوں نے حضرت زہری سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا انہوں نے اسے اس صحیفہ سے روایت کیا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس تھا۔

اَفَتَرٰی الزُّهْرِیَّ یَکُوْنُ فَرَائِضُ الْاِبِلِ عِنْدَهٗ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَهُمْ جَمِیْعًا اَئِمَّةٌ وَاَهْلُ عِلْمٍ مَاْخُوْذٍ عَنْهُمْ فَیَسْکُتُ عَنْ ذٰلِكَ وَیَضْطَرُّهُ الْاَمْرُ اِلَی الرُّجُوْعِ اِلٰی صَحِیْفَةِ عُمَرَ غَیْرِ مَرْوِیَّةٍ فَیُحَدِّثُ النَّاسَ بِهَا هٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا یَجُوْزُ عَلٰی مِثْلِهٖ۔

کیا تم دیکھتے ہو کہ امام زہری کے نزدیک اونٹوں کے فرائض حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہیں وہ اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا اور یہ تمام حضرات پیشوا اور اہل علم ہیں جن سے علم حاصل کیا جاتا ہے پس وہ اس میں چپ ہو جائے گا اور اس بات پر مجبور ہو جائے گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غیر مروی کی طرف رجوع کرے اور اس کے مطابق لوگوں سے حدیث بیان کرے پس ہمارے نزدیک یہ ان امور میں سے ہے جن کی مثل پر زیادتی جائز نہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ حَدِیْثَ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ حَدِیْثٌ مُتَّصِلٌ لَا مَطْعَنَ لِاَحَدٍ فِیْهِ قِیْلَ لَهٗ مَا هُوَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مَعْمَرًا اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَجَدُّهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ لَمْ یَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وُلِدَ اِلَّا بَعْدَ اَنْ کَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْکِتَابَ لِاَبِیْهِ لِاَنَّهٗ

اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر سے حضرت معمر کی روایت متصل ہے اس میں کسی کا طعن نہیں ہے تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے کیونکہ معمر نے اسے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا اور ان کے دادا محمد بن ابی بکر ہیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے باپ کے لیے یہ خط لکھا تھا اس کے

marfat.com

إِنَّمَا وُلِدَ بِنَجْرَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَمْ يُنْقَلْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلَيْنَا أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْهِ فَقَدْ ثَبَتَ انْقِطَاعُ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا وَالْمُنْقَطِعُ فَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ مُنْقَطِعٌ فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تُسَوِّغُوْنَ لِمُخَالِفِكُمُ الْاِحْتِجَاجَ بِالْمُنْقَطِعِ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَلِمَ تَحْتَجُّوْنَ عَلَيْهِ بِهٖ فِي هٰذَا الْبَابِ فَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ عَدَمُ الْاِتِّصَالِ فِي مَوْضِعٍ مِنَ الْمَوَاضِعِ يُزِيْلُ قَبُوْلَ الْخَبَرِ إِنَّهٗ لَيَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِي كُلِّ الْمَوَاضِعِ وَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ يُقْبَلَ الْخَبَرُ وَإِنْ لَمْ يَتَّصِلْ إِسْنَادُهٗ لِثِقَةِ مَنْ صَمَدَ بِهٖ إِلَيْهِ فِي بَابٍ وَاحِدٍ إِنَّهٗ لَيَجِبُ أَنْ يُقْبَلَ فِي كُلِّ الْأَبْوَابِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَمَّا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَدِ اضْطَرَبَ وَاخْتُلِفَ فِيْهِ فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِوَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ وَغَيْرُهٗ مِمَّا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَوْلٰى مِنْهُ قِيْلَ لَهٗ وَمِنْ أَيْنَ اضْطِرَابُ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَمَّا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ وَقَيْسٌ حُجَّةٌ حَافِظٌ وَأَمَّا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ خَالَفَهٗ فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَنْ لَا تَقْبَلُوْنَ أَنْتُمْ رِوَايَتَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ لِضُعْفِهٖ عِنْدَكُمْ وَأَمَّا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ فَلَيْسَ فِي الثَّبْتِ وَالْإِتْقَانِ كَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ.

۱۵۵۶- وَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْوَزِيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

بعد ان کی ولادت ہوئی ہے کیونکہ وہ دس ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے نجران میں پیدا ہوئے اور اس حدیث میں ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ حضرت محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی ہے تو اس سے بھی اس حدیث کا انقطاع ثابت ہو گیا اور تم لوگ منقطع حدیث سے استدلال نہیں کرتے۔

تو ثابت ہوا کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ منقطع ہے اور تم دوسرے مسائل میں اپنے مخالف کو حدیث منقطع کے ساتھ استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو اس مسئلے میں اس قسم کی حدیث کی ساتھ اس کی خلاف استدلال کیوں کرتے ہو اگر یہ بات واجب ہے کہ عدم انفصال کسی بھی جگہ حدیث کی قبولیت کو زائل کر دیتا ہے تو ہر جگہ اس طرح ہونا ضروری ہے اور اگر بات اس طرح ہے کہ کسی جگہ اتصال سند کے بغیر بھی حدیث کو اس طرح قبول کیا جاتا ہے کہ اس کا راوی ثقہ ہے تو ہر جگہ اس کا قبول کرنا واجب ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن حزم کی روایت مضطرب ہے اور اس میں اختلاف ہے لہٰذا تینوں اقوال کے قائلین اس سے استدلال نہیں کر سکتے اور اس سلسلے میں دوسری روایات اولیٰ ہیں تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ حضرت عمرو بن حزم کی روایت میں اضطراب کہاں سے آیا، حضرت قیس بن سعد نے اس حدیث کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور حضرت قیس حجت ہیں حافظ ہیں اور حضرت زہری کی جو روایت ان کے خلاف ہے وہ حضرت زہری سے ان لوگوں نے روایت کی ہے جن کی حضرت زہری سے روایت کو تم قبول نہیں کرتے کیونکہ تمہارے نزدیک وہ کمزور ہیں، جہاں تک حضرت معمر کی روایت کا تعلق ہے تو انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حفظ و اتقان میں حضرت قیس بن سعد کی طرح نہیں ہیں۔

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن عیینہ سے سنا فرماتے تھے جب ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں کہ

marfat.com

سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عَنْ وَاحِدٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ ذَكَرَهُمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ سَخِرْنَا مِنْهُ لِأَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ الْحَدِيْثَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَيْسًا فِي الضَّبْطِ وَالْحِفْظِ صَارَ الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا عَلَى مَا رَوَاهُ قَيْسٌ لَا سِيَّمَا وَقَدْ ذَكَرَ قَيْسٌ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ كَتَبَهُ لَهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

وہ چار آدمیوں سے میں کسی ایک سے حدیث لکھتا ہے ان چار میں عبداللہ بن ابی بکر بھی ہیں تو ہم ان سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ وہ حضرات حدیث کی معرفت نہیں رکھتے پس جب عبداللہ بن ابی بکر ضبط و حفظ میں حضرت قیس کے برابر نہیں تو ہمارے نزدیک یہ حدیث وہی ہے جو حضرت قیس نے روایت کی بالخصوص جب حضرت قیس ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن محمد نے اسے لکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

marfat.com

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

بَابٌ ۳۲۳ مَا يَجُوْزُ فِيْهِ الْوَصَايَا مِنَ الْأَمْوَالِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَرِيْضُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ يَمُوْتُ مِنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْعِتَاقِ

باب ۳۲۳ کتنے مال کی وصیت جائز ہے اور مرض الموت میں ھبہ کرنے صدقہ دینے اور آزاد کرنے کا حکم

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِيْ أَفَأَتَصَدَّقُ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں فتح مکہ کے سال اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پر پہنچ گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث میری ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا تمام مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے پوچھا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں فرمایا نہیں پوچھا نصف مال؟ فرمایا نہیں عرض کیا ایک تہائی؟ فرمایا ہاں ایک تہائی اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی فرمائی تو میں نے پوچھا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا نصف کی؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا تہائی کی؟ فرمایا ہاں اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

marfat.com

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ سَعْدٌ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ هَلْ يَسَعُهُ أَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ أَوْ يَنْبَغِي أَنْ يَقْصُرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ لَهُ أَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ كَامِلًا فِيمَا أَحَبَّ بِمَا يَجُوزُ فِيهِ الْوَصَايَا۔

حضرت عطاء بن سائب، حضرت ابو عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔ حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں علماء کرام نے اس سلسلے میں گفتگو کی ہے کہ آیا کسی شخص کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا جائز ہے یا اس سے کم کی وصیت کرے تو ایک جماعت کہتی ہے کہ جن اموال میں وصیت کرنا جائز ہے ان میں سے جس میں چاہے پورے تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہے۔

١٥٦٠ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِإِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ أَنْ يُوصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ بَعْدَ مَنْعِهِ أَنْ يُوصِيَ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَبِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لَكُمْ ثُلُثَ أَمْوَالِكُمْ آخِرَ أَعْمَارِكُمْ زِيَادَةً فِي أَعْمَالِكُمْ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا جائز قرار دیا جب کہ اس سے زائد سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے ان (مندرجہ بالا) روایات میں ذکر کیا ہے اور ایک دوسری روایت سے استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے مال کے تہائی حصہ کو تمہاری آخری عمر میں اعمال کے اضافے کا باعث بنایا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يَنْبَغِي لِلْمُوصِي أَنْ يَقْصُرَ فِي وَصِيَّتِهِ عَنْ ثُلُثِ مَالِهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں وصیت کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ تہائی مال سے کم کی وصیت کرے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

١٥٦١ - فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ اسْتَقْصِرُوا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَكَثِيرٌ۔

اس سلسلے میں متقدمین سے اس طرح مروی ہے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ تہائی زیادہ ہے کمی کا مفہوم سمجھو۔

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اقْتَضَيْتُ أَبِي حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيَّ

حضرت بکیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت ابو حمید بن عبدالرحمن حمیری سے یہ بات حاصل کی کہ وہ فرماتے ہیں میں اس شخص کی وصیت کو قبول نہیں کرتا

marfat.com

قَالَ مَا كُنْتُ لِاَقْبَلَ وَصِيَّةَ رَجُلٍ لَهُ وَلَدٌ يُوْصِيْ بِالثُّلُثِ

فَمِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اَنَّ الْوَصِيَّةَ بِالثُّلُثِ لَوْ كَانَتْ جَوْرًا اِذًا لَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ وَلَقَالَ لَهُ اقْصُرْ عَنِ الثُّلُثِ فَلَمَّا تَرَكَ ذٰلِكَ كَانَ قَدْ اَبَاحَهُ اِيَّاهُ وَفِيْ ذٰلِكَ ثُبُوْتُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِيْ هِبَاتِ الْمَرِيْضِ وَصَدَقَاتِهِ اِذَا مَاتَ فِيْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ وَهُمْ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ هِيَ مِنَ الثُّلُثِ كَسَائِرِ الْوَصَايَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَتْ فِرْقَةٌ هُوَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ كَاَفْعَالِهِ وَهُوَ صَحِيْحٌ وَهٰذَا قَوْلٌ لَمْ نَعْلَمْ اَحَدًا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ قَالَهُ

١٥٦٣ - وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ نَحَلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ فَلَمَّا مَرِضَ قَالَ لِيْ اِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِيْ بِالْعَالِيَةِ فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَحُزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ فَاقْتَسِمُوْهُ بَيْنَكُمْ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

١٥٦٤ - فَاَخْبَرَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهَا لَوْ قَبَضَتْ ذٰلِكَ مِنْ مَالِهِ فِيْ مِلْكِهِ مَلَكَتْهُ وَجَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ كَمَا لَا يَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لَهَا وَلَمْ تُنْكِرْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَا سَائِرُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

گا جو صاحب اولاد ہو اور تہائی مال کی وصیت کرے۔

تو پہلے قول والوں کی اس قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اگر تہائی مال کی وصیت ظلم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ بات قبول نہ کرتے اور ان سے فرماتے کہ تہائی سے کم کرو تو جب آپ نے اس بات کو چھوڑ دیا تو آپ نے ان کے لیے اسے جائز قرار دیا تو اس میں پہلے قول والوں کے مذہب کا ثبوت ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اس بات کے قائلین میں شامل ہیں اس کے بعد علماء نے مریض کے ہبہ اور صدقات میں گفتگو کی ہے جب کہ اسی مرض میں وہ مر جائے تو علماء کی اکثریت کا قول یہ ہے کہ باقی وصیتوں کی طرح مال کے تہائی حصے میں سے ایسا کر سکتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جب کہ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک صحیح اور تندرست آدمی کی طرح پورے مال میں سے دے سکتا ہے ہمارے علم کے مطابق متقدمین میں سے کسی نے یہ قول نہیں کیا۔

ہم نے اس سے پہلے اسی کتاب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے مقام عالیہ کے مال سے بیس صاع اتری ہوئی کھجوریں عنایت فرمائیں جب آپ بیمار ہوئے تو فرمایا میں نے تمہیں مقام عالیہ سے بیس صاع اتری ہوئی کھجوریں دی تھیں پس اگر تم اسے کاٹ کر اپنی حفاظت میں لے لیتی تو وہ تیری ہوتیں لیکن آج تو وہ وارثوں کا مال ہے۔ لہٰذا تم (سب بہن بھائی) اسے قرآن پاک کے حکم کے مطابق باہم تقسیم کر لیں۔

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اگر وہ ان کی ملک میں اس پر قبضہ کر لیتیں تو ان کی مالک بن جاتیں اور اب ان کے لیے ناجائز قرار دیا جیسا کہ اب وصیت کرنا جائز نہیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اعتراض نہیں کیا تو اس بات

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَذْهَبَهُمْ جَمِيعًا فِيهِ كَانَ مِثْلَ مَذْهَبِهِ فَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْحُجَّةِ لِقَوْلِهِمُ الَّذِي ذَهَبُوا اِلَيْهِ اِلَّا مَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا تَرَكَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِنْكَارِ فِي ذٰلِكَ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ لَكَانَ فِيهِ اَعْظَمُ الْحُجَّةِ

پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں ان سب (صحابہ کرام) کا مذہب وہی ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِنْكَارِ فِي ذٰلِكَ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ لَكَانَ فِيهِ اَعْظَمُ الْحُجَّةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

پس اگر اس مذہب والوں کے پاس صرف یہی بات دلیل ہوتی جو اس حدیث میں ہے وہ یہ کہ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اعتراض نہیں تو بھی یہ بہت بڑی دلیل ہوتی لیکن خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ فَاَقْرَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے اور اس کے پاس کوئی مال نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں باقی رکھا۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت عمران سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت قتادہ، حمید اور سماک بن حرب، حضرت حسن سے اور وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابوالمہلب، حضرت عمران سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جعل العتاق في المرض من الثلث فكذلك الهبات والصدقات.

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں آزاد کرنے کو تہائی مال سے قرار دیا پس ہبہ اور صدقات کا بھی یہی حکم ہے

١٥٦٩ - وقد احتج بعض من ذهب الى هذه المقالة ايضا بحديث الزهري عن عامر بن سعد عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاده في مرضه فقال اتصدق بمالي كله فقال لا حتى رده الى الثلث على ما قد ذكرنا في اول هذا الباب قال ففي هذا الحديث انه قد جعل صدقته في مرضه من الثلث كوصاياه من الثلث من بعد موته ويدخل لمخالفه عليه ان مصعب ابن سعد روى هذا الحديث عن ابيه ان سؤاله رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك انما كان على الوصية بالصدقة بعد الموت على ما ذكرنا عنه في اول هذا الباب فليس ما احتج هو به من حديث عامر باولى مما احتج به عليه مخالفه من حديث مصعب.

اس مذہب والوں میں سے بعض نے حضرت زہری کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ حضرت عامر بن سعد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کی تو انہوں نے پوچھا میں اپنا تمام مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہیں حتی کہ اسے تہائی کی طرف لوٹا دے جیسا کہ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا — فرماتے ہیں اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں صدقہ کو موت کے بعد جاری ہونے والی وصیت کی طرح تہائی مال سے جائز رکھا۔ اور اس کا مخالف اس پر یوں اعتراض کر سکتا ہے کہ اس حدیث میں حضرت مصعب بن سعد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا اس بارے میں سوال کرنا موت کے بعد صدقہ کی وصیت کے بارے میں ہے جیسا کہ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا پس حضرت عامر کی روایت سے ان کا استدلال حضرت مصعب کی حدیث سے ان کے مخالف کے استدلال کے مقابلے میں زیادہ بہتر نہیں ہے۔

ثم تكلم الناس بعد هذا فيمن اعتق ستة اعبد له عند موته لا مال له غيرهم فابى الورثة ان يجيزوا فقال قوم يعتق منهم ثلثهم ويسعون فيما بقي من قيمتهم وممن قال ذلك ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقال آخرون يعتق منهم ثلثهم ويكون ما بقي منهم رقيقا لورثة المعتق وقال آخرون يقرع بينهم فيعتق منهم من قرع من الثلث ورق من بقي.

پھر فقہاء کرام نے اس شخص کے بارے میں گفتگو کی ہے جس کے پاس چھ غلام ہوں اور وہ موت کے وقت ان کو آزاد کر دے اور اس کے پاس ان کے علاوہ مال نہ ہو اور ورثاء اس بات کی اجازت بھی نہ دیں تو ایک جماعت کہتی ہے ان کا تہائی آزاد ہو جائے گا اور ان میں سے جو باقی ہیں وہ اپنی قیمتوں کے لیے محنت مشقت کریں حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں جب کہ کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان میں سے تہائی حصہ (دو غلام) آزاد ہو جائیں گے اور باقی غلام، آزاد کرنے والے کے ورثاء کی ملک میں غلام ہی رہیں گے کچھ اور حضرات فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور تہائی حصہ میں جن کے نام قرعہ نکل آئے وہ آزاد ہو جائیں گے اور باقی، غلام ہی رہیں گے۔

١٥٧٠ - واحتجوا في ذلك بما ذكرنا عن رسول الله

انہوں نے بواسطہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ

کی حدیث سے استدلال کیا جسے ہم نے ذکر کیا ہے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ مَا ذَكَرُوا مِنَ الْقُرْعَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ مَنْسُوخٌ لِأَنَّ الْقُرْعَةَ قَدْ كَانَتْ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ لِتُسْتَعْمَلَ فِي أَشْيَاءَ فَيُحْكَمَ بِهَا فِيهَا وَيُجْعَلَ مَا قُرِعَ مِنْهَا وَهُوَ الشَّيْءُ الَّذِي كَانَتِ الْقُرْعَةُ مِنْ أَجْلِهِ بِعَيْنِهِ۔

پہلے قول والے ان دو قول والوں کے خلاف یوں دلیل دیتے ہیں کہ حضرت عمران کی روایت میں جس قرعہ اندازی کا ذکر ہے وہ منسوخ ہے کیونکہ قرعہ اندازی اسلام کے آغاز میں تھی تاکہ اشیاء میں اسے استعمال کرکے اس کے مطابق حکم لگایا جائے اور جس چیز کی وجہ سے قرعہ اندازی کی جائے اسے بعینہٖ وہی خیال کیا جائے۔

۱۵۷۱- مِنْ ذٰلِكَ مَا كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَكَمَ بِهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمَنِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یمن میں اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔

۱۵۷۲- مَا قَدْ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَوْ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ أَنَا أَشُكُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ وَعَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ قَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ أَحَدُهُمْ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَلَدَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ أَوْ قَالَ أَضْرَاسُهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے یمن کا ایک شخص حاضر ہوا ان دنوں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہاں تعینات تھے اس نے عرض کیا یارسول اللہ! تین شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس حاضر ہوئے وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے کہ ان تینوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا تو آپ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی ایک کے نام پر قرعہ نکلا تو وہ بچہ اسے دے دیا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَلِيٍّ مَا حَكَمَ بِهِ فِي الْقُرْعَةِ فِي دَعْوَى النَّفَرِ الْوَلَدَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ حِينَئِذٍ كَانَ كَذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بِاتِّفَاقِنَا وَاتِّفَاقِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا وَدَلَّ عَلَى

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے پر اعتراض نہیں فرمایا جو انہوں نے ایک بچے پر کئی افراد کے دعویٰ کے سلسلے میں قرعہ اندازی کے ذریعے فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان دنوں فیصلہ اسی طرح ہوتا تھا اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا اس پر ہمارا اور ہمارے مخالف کا اتفاق ہے اور اس کے منسوخ ہونے پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جو ہم قیافہ کے باب میں روایت کر چکے ہیں

marfat.com

نَسْخِهِ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي بَابِ الْقَافَةِ مِنْ حُكْمِ عَلِيٍّ فِي مِثْلِ هٰذَا بِأَنْ جَعَلَ الْوَلَدَ بَيْنَ الْمُدَّعِيَيْنِ جَمِيعًا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ يَوْمَئِذٍ حُكْمَ عَلِيٍّ بِمَا حَكَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِ النَّسَبِ الَّذِي يَدَّعِيهِ النَّفَرُ وَالْمَالِ الَّذِي يُوصِي بِهِ النَّفَرُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْصَى بِهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ أَوِ الْعَتَاقِ الَّذِي يَعْتِقُهُ الْعَبِيدُ فِي مَرَضِ مُعْتِقِهِمْ أَنْ يُقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَيُّهُمْ قُرِعَ اسْتَحَقَّ مَا ادَّعَى وَمَا كَانَ وَجَبَ بِالْوَصِيَّةِ وَالْعَتَاقِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الرِّبٰوا إِذْ رُدَّتِ الْأَشْيَاءُ إِلَى الْمَقَادِيرِ الْمَعْلُومَةِ الَّتِي فِيهَا التَّعْدِيلُ الَّذِي لَا زِيَادَةَ فِيهِ وَلَا نُقْصَانَ۔

کہ اس قسم کے مسئلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا کہ دونوں دعویٰ کرنے والوں کے درمیان، بچہ کو مشترک قرار دے دیا کہ وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان دنوں ہر چیز کا حکم اس طرح تھا جس طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا اس نسبت کی طرح جس کا چند افراد نے دعویٰ کیا وہ مال جس کی ایک گروہ کے لیے وصیت کی گئی اس کے بعد کہ ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ اس کی وصیت کی گئی، یا آزادی کی طرح کہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کی مرض الموت میں آزاد ہوتے ہوں کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے جس کے نام قرعہ نکل آئے وہ اس چیز کا مستحق ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اس طرح اس چیز کا مستحق ہوگا جو وصیت کرنے یا آزاد کرنے سے واجب ہوئی پھر سود کے منسوخ ہونے پر یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا جب اشیاء کو ان کی معلوم مقداروں کی طرف لوٹا دیا گیا جن میں برابری ہو کمی زیادتی نہ ہو۔

وَبَعْدَ هٰذَا فَلَيْسَ يَخْلُو مَا حَكَمَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَتَاقِ فِي الْمَرَضِ مِنَ الْقُرْعَةِ وَجَعْلِهِ إِيَّاهُ مِنَ الثُّلُثِ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ أَمَّا أَنْ يَكُونَ حُكْمًا دَلِيلًا عَلَى سَائِرِ أَفْعَالِ الْمَرِيضِ فِي مَرَضِهِ مِنْ عَتَاقِهِ وَهِبَاتِهِ وَصَدَقَاتِهِ أَوْ يَكُونَ ذٰلِكَ حُكْمًا فِي عَتَاقِ الْمَرِيضِ خَاصَّةً دُونَ سَائِرِ أَفْعَالِهِ وَهِبَاتِهِ وَصَدَقَاتِهِ فَإِنْ كَانَ خَاصًّا فِي الْعَتَاقِ دُونَ مَا سِوَاهُ فَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَكُونَ مَا جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْعَتَاقِ فِي الثُّلُثِ دَلِيلًا عَلَى الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ أَنَّهَا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ قَوْلُ الَّذِي يَقُولُ إِنَّهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ إِذْ كَانَ النَّظَرُ شَهِدَ لَهُ وَإِنْ كَانَ هٰذَا لَا يُدْرَكُ فِيهِ خِلَافُ مَا قَالَ إِلَّا بِالتَّقْلِيدِ وَلَا شَيْءَ فِي هٰذَا الْبَابِ نَقَلَهُ

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے وقت آزاد کرنے کا قرعہ کے ذریعے جو فیصلہ فرمایا اور اسے ایک تہائی سے قرار دیا وہ دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو وہ مریض کے مرض الموت میں کیے جانے والے تمام افعال پر دلالت ہے چاہے وہ آزادی ہو یا ہبہ یا صدقہ ہو یا یہ حکم مریض کے آزاد کرنے کے ساتھ خاص ہوگا باقی افعال، اور ہبہ و صدقہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہوگا۔

اگر یہ آزادی کے ساتھ خاص ہو دوسرے امور سے متعلق نہ ہو تو چاہیے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تہائی مال سے آزاد کیا وہ ہبوں اور صدقات پر دلیل نہ بنے کہ ان کا حکم بھی یہی ہے پس اس شخص کا قول ثابت ہو جائے گا جو تمام مال سے وصیت کے نفاذ کا قائل ہے کیونکہ قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے اگرچہ اس میں اس کے قول کا خلاف حرف تقلید سے سمجھا جا سکتا ہے اور اس باب میں اس حدیث

marfat.com

غير هذا الحديث وإن كان قد جعل النبي صلى الله عليه وسلم ذلك العتاق في الثلث دليلا لنا على أن هبات المريض وصدقاته كذلك فكذلك هو دليل لنا على أن القرعة قد كانت في ذلك كله جارية يحكم بها ففي ارتفاعها عندنا وعند هذا المخالف لنا من الهبات والصدقات دليل أن ارتفاعها أيضا من العتاق فبطل بذلك قول من ذهب إلى القرعة وثبت أحد القولين الآخرين فقال من ذهب إلى تثبيت القرعة وكيف تكون القرعة منسوخة وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل بها فيما قد أجمع المسلمون على العمل بما فيه من بعده۔

کے سوال کچھ بھی منقول نہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آزادی کو مال کے تہائی حصے میں رکھنا ہمارے لیے اس بات کی دلیل ہے کہ مریض کے ہبہ اور صدقات کا یہی حکم ہے تو اسی طرح یہ بھی ہماری دلیل ہے کہ ان تمام چیزوں میں قرعہ اندازی چلتی تھی اور اس کے ذریعے فیصلہ ہوتا تھا تو ہمارے اور ہمارے مخالف سب کے نزدیک ان کا ہبہ اور صدقات سے اُٹھ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ آزادی سے بھی یہ طریقہ اٹھ چکا ہے تو اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو قرعہ اندازی کی طرف گئے ہیں اور دوسرے دو قولوں میں سے ایک ثابت ہو گیا — جن لوگوں نے قرعہ اندازی کو ثابت رکھا وہ کہتے ہیں کہ قرعہ اندازی کس طرح منسوخ ہو سکتی ہے جب کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان معاملات میں اس پر عمل کرتے تھے کہ آپ کے بعد تمام مسلمانوں کا اس پر عمل کرنے پر اجماع رہا ہے۔

۱۵۷۳۔ فذكروا ما حدثنا يونس قال ثنا علي ابن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن إسحق ابن راشد عن الزهري عن عروة وسعيد بن المسيب وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة وعلقمة ابن وقاص عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد سفرا أقرع بين نسائه فأيتهن خرج سهمها خرج بها معه۔

انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے جس زوجہ کا قرعہ نکلتا اسے ساتھ لے جاتے۔

۱۵۷۴۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو صالح قال ثنا الليث قال ثني يونس بن يزيد عن ابن شهاب فذكر بإسناده مثله۔

حضرت یونس بن یزید حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۷۵۔ حدثنا فهد قال ثنا يوسف بن بهلول قال ثنا عبد الله بن إدريس عن محمد بن إسحق قال ثنا محمد بن مسلم عن عروة بن الزبير عن عائشة وعن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة وعن علقمة بن وقاص وسعيد بن المسيب وعبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة ويحيى بن عباد بن

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عمرہ اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ـ

۱۵۷۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ تَلِيْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ اَبِي الطَّاهِرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ

حضرت ابو الطاہر عبداللہ الملک بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں مجھ سے میری خالہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

قَالُوْا فَهٰذَا مَا يَنْبَغِي لِلنَّاسِ اَنْ يَّفْعَلُوْهُ اِلَى الْيَوْمِ وَلَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ فَمَا يُنْكِرُوْنَ اَنَّ الْقُرْعَةَ فِي الْعِتَاقِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ ذَكَرْنَا فِي مَوْضِعِهِ مَا يُغْنِي وَلٰكِنَّا نَذْكُرُ هٰهُنَا مَا فِيْهِ اَيْضًا دَلِيْلٌ اَنْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُسَافِرَ اِلٰى حَيْثُ اَحَبَّ وَاِنْ طَالَ سَفَرُهُ ذٰلِكَ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ وَاَنَّ حُكْمَ الْقَسْمِ يَرْتَفِعُ عَنْهُ بِسَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَتْ قُرْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نِسَائِهِ فِي وَقْتِ احْتِيَاجِهِ اِلَى الْخُرُوْجِ بِاَحَدِهِنَّ لِتَطِيْبَ نَفْسُ مَنْ لَا يَخْرُجُ بِهَا مِنْهُنَّ وَلِتَعْلَمَ اَنَّهُ لَمْ يُحَابِ الَّتِي خَرَجَ بِهَا عَلَيْهِنَّ لِاَنَّهُ فَلَمَّا كَانَ لَهُ اَنْ يَّخْرُجَ وَيُخَلِّفَهُنَّ جَمِيْعًا كَانَ لَهُ اَنْ يَّخْرُجَ وَيُخَلِّفَ مَنْ شَاءَ مِنْهُنَّ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْقُرْعَةَ اِنَّمَا تُسْتَعْمَلُ فِيْمَا يَسَعُ تَرْكُهَا وَفِيْمَا لَهُ اَنْ يُّمْضِيَهُ بِغَيْرِهَا ـ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ عمل آج بھی لوگ کر سکتے ہیں لہٰذا یہ منسوخ نہیں تو وہ مرض الموت میں تو آزاد کرنے کے سلسلے میں قرعہ اندازی کا کیسے انکار کر سکتے ہیں تو ان حضرات کو جواب دیا جاتا ہے کہ یہ بات ہم اس کے مقام پر ذکر کر چکے ہیں وہی ہمیں کفایت کرتی ہے لیکن ہم ان شاء اللہ یہاں بھی وہ بات ذکر کریں گے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آدمی جہاں چاہے سفر کر سکتا ہے اگرچہ سفر طویل ہو اور اس میں اس کے ساتھ اس کی کوئی بیوی نہ ہو اور یہ کہ برابری کا حکم سفر کرنے کی وجہ سے اٹھ جاتا ہے ـ جب یہ بات اس طرح ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو ساتھ لے جانے کی ضرورت محسوس کرتے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تاکہ جو آپ کے ساتھ نہ جا سکیں ان کا دل بھی خوش ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ دوسری ازواج کی نسبت اس زوجہ سے جسے ساتھ لے جا رہے ہیں، زیادہ محبت نہیں ہے کیونکہ جب آپ کے لیے یہ بات جائز ہے کہ خود تشریف لے جائیں اور ان سب کو چھوڑ دیں آپ کو اس بات کا بھی اختیار تھا کہ آپ تشریف لے جائیں اور ان میں سے جسے چاہیں چھوڑ جائیں تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ قرعہ اندازی وہاں ہوتی ہے جہاں چھوڑنے کی گنجائش ہو اور ان میں جہاں اس کے بغیر بھی پورا کیا جا سکے۔

وَمِنْ ذٰلِكَ الْخَصْمَانِ يَحْضُرَانِ عِنْدَ الْحَاكِمِ

اسی سے یہ بات ہے کہ جب دو شخص جن کے درمیان

فَيَدَّعِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ دَعْوَى فَيَنْبَغِي لِلْقَاضِي أَنْ يُقْرِعَ بَيْنَهُمَا فَأَيُّهُمَا قُرِعَ بَدَأَ بِالنَّظَرِ فِي أَمْرِهِ وَلَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِي أَمْرِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا بِغَيْرِ قُرْعَةٍ فَكَانَ الْأَحْسَنُ بِهِ لِبُعْدِ الظَّنِّ بِهِ فِي هَذَا اسْتِعْمَالَ الْقُرْعَةِ كَمَا اسْتَعْمَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ نِسَائِهِ وَكَذَلِكَ عَمَلُ الْمُسْلِمُونَ فِي اقْتِسَامِهِمْ بِالْقُرْعَةِ فِيمَا قَدْ عَدَلُوهُ بَيْنَ أَهْلِهِمْ بِمَا لَوْ أَمْضَوْهُ بَيْنَهُمْ لَا عَنْ قُرْعَةٍ كَانَ ذَلِكَ مُسْتَقِيمًا فَأَقْرَعُوا بَيْنَهُمْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبُهُمْ وَيَرْتَفِعَ الظِّنَّةُ عَمَّنْ تَوَلَّى لَهُمْ قِسْمَتَهُمْ وَلَوْ اقْتَرَعَ بَيْنَهُمْ عَلَى طَوَائِفَ مِنَ الْمَتَاعِ الَّذِي لَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَعْدِلَ وَيُسَوِّيَ قِيمَتَهُ عَلَى أَمْلَاكِهِمْ مِنْهُ كَانَ ذَلِكَ الْقِسْمُ بَاطِلًا فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْقُرْعَةَ إِنَّمَا فُعِلَتْ بَعْدَ أَنْ تَقَدَّمَهَا مَا يَجُوزُ الْقَسْمُ بِهِ وَأَنَّهَا إِنَّمَا أُرِيدَتْ لِانْتِفَاءِ الظَّنِّ لَا لِحُكْمٍ يَجِبُ بِهَا فَكَذَلِكَ نَقُولُ كُلُّ قُرْعَةٍ يَكُونُ مِثْلَ هَذَا فَهِيَ حَسَنَةٌ وَكُلُّ قُرْعَةٍ يُرَادُ بِهَا وُجُوبُ حُكْمٍ وَقَطْعُ حُقُوقٍ مُتَقَدِّمَةٍ فَهِيَ غَيْرُ مُسْتَعْمَلَةٍ

نزاع ہو حاکم کے پاس حاضر ہوں ان میں سے ہر ایک دوسرے پر دعویٰ کرے تو قاضی کے لیے مناسب ہے کہ وہ قرعہ اندازی کرے جس کے نام پر قرعہ نکلے پہلے اس کے معاملے کو دیکھے حالانکہ یہ بھی جائز ہے کہ قرعہ اندازی کرے جس کے معاملے میں چاہے غور کرے تو قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے تاکہ بدگمانی پیدا نہ ہو جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے معاملے میں یہ طریقہ اختیار فرمایا اسی طرح مسلمانوں نے ان امور میں قرعہ اندازی کے ساتھ تقسیم کا انداز اختیار کیا جن میں لوگوں کے درمیان انصاف کرنا چاہا اگر وہ قرعہ اندازی کے بغیر ان کے درمیان فیصلہ کریں تو یہ بھی ٹھیک بات ہے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے دل مطمئن ہو جائیں اور متولی کے بارے میں بدگمانی اُٹھ جائے اور اگر وہ ان کے مختلف الانواع مالوں میں برابری قائم کرتے اور ان کی املاک پر قیمت قائم کرنے سے پہلے قرعہ اندازی کریں تو یہ باطل ہو گی تو اس سے ثابت ہوا کہ قرعہ اندازی صرف اس وقت ہوتی ہے جب اس سے پہلے تقسیم درست ہو چکی ہو اس کا مقصد صرف بدگمانی کو ختم کرنا ہوتا ہے قرعہ اندازی سے کسی چیز کو واجب کرنا مقصود نہیں ہوتا اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جو بھی قرعہ اندازی اس قسم کی ہو وہ اچھی ہے اور جس قرعہ اندازی سے کوئی حکم واجب کرنا ہو اور پہلے سے حاصل شدہ حقوق کو ختم کرنا ہو اس کا استعمال صحیح نہیں۔

ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَكَمَ فِي الْعَبْدِ إِذَا كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا فَإِنَّهُ حُرٌّ كُلُّهُ وَيَضْمَنُ إِنْ كَانَ مُوسِرًا أَوْ كَانَ مُعْسِرًا فَفِي ذَلِكَ مِنَ الْاخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ الْعَتَاقِ ثُمَّ وَجَدْنَا فِي حَدِيثِ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ حُرٌّ كُلُّهُ لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فَبَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پھر ہم نے دوسرے دو قولوں کی طرف رجوع کیا تو ہم نے دیکھا کہ جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک (مالک) اسے آزاد کر دے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ مکمل طور پر آزاد ہے اب اگر وہ شخص مالدار ہے تو (باقی حصے کا) ضامن ہو گا اور اگر تنگ دست ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے جسے ہم نے کتاب العتاق میں ذکر کیا ہے۔

پھر ہم نے ابوالملیح الہذلی کی روایت میں جسے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا یہ بات پائی کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنا

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلَّةَ الَّتِي بِهَا عَتَقَ نَصِيْبُ صَاحِبِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْعِتَاقَ مَتٰى وَقَعَ فِي بَعْضِ الْعَبْدِ انْتَشَرَ فِي كُلِّهِ وَ قَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِذَا اَعْتَقَهُ اَحَدُهُمَا وَلَا مَالَ لَهُ يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِيْهِ بِالضَّمَانِ بِالسِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ فِي نَصِيْبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ هٰؤُلَاءِ الْعَبِيْدِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ وَاَنَّهُ لَمَّا اسْتَحَالَ اَنْ يَجِبَ عَلَى غَيْرِهِمْ ضَمَانُ مَا جَاوَزَ الثُّلُثَ الَّذِي لِلْمَيِّتِ اَنْ يُوْصِيَ بِهِ وَيُمَلِّكَهُ فِي مَرَضِهِ مَنْ اَحَبَّ مِنْ قِيْمَتِهِمْ وَجَبَ عَلَيْهِمُ السِّعَايَةُ فِي ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حصہ آزاد کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پورے کا پورا آزاد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ علت بیان کر دی جس کے باعث اس کے ساتھی کا حصہ آزاد ہوا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب غلام کے بعض حصے میں آزادی واقع ہو گی تو وہ پورے غلام میں پھیل جائے گی ــــ اور ہم نے دیکھا کہ جب مشترک غلام کو ایک آدمی نے آزاد کیا اور اس کے پاس مال نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے ضمان کا حکم دیا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام پر غیر آزاد حصے کے لیے سعی (محنت مزدوری) کا فیصلہ فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ مرض الموت میں آزاد کئے جانے والے ان غلاموں کا حکم بھی یہی ہوگا اور جب یہ بات محال ہے کہ ان کے غیر پر آتی ضمان واجب ہو جو اس تہائی مال سے بڑھ جائے جو میت کے لیے ہے کہ وہ اس کی وصیت کرے اور اپنی بیماری کے دوران جسے چاہے ان کی قیمت کا مالک بنائے تو ان غلاموں پر وارثوں کے لیے محنت مزدوری واجب ہوگی یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهِ لِقَرَابَتِهِ اَوْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ

باب ۳۲، قرابتداروں یا ان میں سے کسی کے قرابتداروں کے لیے تہائی مال کی وصیت کرنا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهِ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمُ الْقَرَابَةَ الَّذِيْنَ يَسْتَحِقُّوْنَ تِلْكَ الْوَصِيَّةَ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ هُمْ كُلُّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ قِبَلِ اُمِّهِ غَيْرَ اَنَّهُ يُبْدَأُ فِي ذٰلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ عَلَى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ اُمِّهِ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ لِلْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ عَمٌّ وَخَالٌ فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَقَرَابَةُ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ اُمِّهِ فَيُبْدَأُ فِي ذٰلِكَ بِعَمِّهِ عَلَى خَالِهِ فَيُجْعَلُ الْوَصِيَّةُ لَهُ وَقَالَ زُفَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْوَصِيَّةُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو آدمی فلاں شخص کے رشتے داروں کے لیے اپنے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے جن میں وہ رشتہ دار ہوں جو اس وصیت کے مستحق ہوں تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے اس فلاں کا ہر ذی رحم محرم مراد ہے وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے البتہ یہ کہ اس سلسلے میں ان لوگوں سے ابتداء کی جائے جن کے ساتھ باپ کی طرف سے قرابت و رشتہ داری ہو انہیں ماں کی طرف سے قرابتداروں پر مقدم کرے اس کی وضاحت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کو رشتہ داری کی وجہ سے چچا اور ماموں

marfat.com

لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ دُوْنَ مَنْ كَانَ اَبْعَدَ مِنْهُ وَسَوَاءٌ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَبَيْنَ مَنْ كَانَ ذَا رَحِمٍ غَيْرِ مَحْرَمٍ **وَقَالَ** اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا اَبٌ وَاحِدٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ غَيْرَ مَحْرَمَةٍ وَلَمْ يُفَضِّلَا فِيْ ذٰلِكَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ **وَقَالَ** آخَرُوْنَ الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا اَبُوْهُ الرَّابِعُ اِلٰى مَا هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ

وَقَالَ آخَرُوْنَ الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا اَبٌ وَاحِدٌ فِي الْاِسْلَامِ اَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهٖ اَوْ بِاُمَّهَاتِهٖ اِلَيْهِ اَبًا عَنْ اَبٍ اَوْ اُمًّا عَنْ اُمٍّ اِلٰى اَنْ تَلْقَاهُ مِمَّا تَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيْثُ اَوْ تَقُوْمُ بِهِ الشَّهَادَاتُ وَاِنَّمَا جَوَّزَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ الْوَصِيَّةَ لِلْقَرَابَةِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِذَا كَانَتْ تِلْكَ الْقَرَابَةُ قَرَابَةً تُحْصٰى وَتُعْرَفُ فَاِنْ كَانَتْ لَا تُحْصٰى وَلَا تُعْرَفُ فَاِنَّ الْوَصِيَّةَ بِهَا بَاطِلَةٌ فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا اِلَّا اَنْ يُوْصِيَ بِهَا لِفُقَرَائِهِمْ فَيَكُوْنُ جَائِزَةً لِمَنْ رَأَى الْوَصِيُّ دَفْعَهَا اِلَيْهِ مِنْهُمْ وَاَقَلُّ مَنْ يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَجْعَلَهَا مِنْهُمْ اِثْنَانِ فَصَاعِدًا فِيْ قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنْ دَفَعَهَا اِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ۔

کا رشتہ حاصل ہو تو باپ کی طرف چچا کی رشتہ داری ایسے ہی ہے جیسے ماں کی طرف سے ماموں کا رشتہ ہے پس یہاں ماموں پر چچا کو مقدم کرتے ہوئے وصیت کو اس کے لیے قرار دیا۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ وصیت ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو قریبی رشتہ دار ہوں باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے ان کے لیے نہیں جو دُور کے رشتہ دار ہوں چاہے وہ ذی رحم محرم ہوں یا ذی رحم تو ہوں لیکن محرم نہ ہوں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ وصیت ان سب کے لیے ہوگی جو اس (موصی) کے ساتھ ہجرت کے وقت سے ایک باپ میں جمع ہوں باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے اس سلسلے میں دُور کا رشتہ اور قریب کا ایک جیسے ہیں اسی طرح ذی رحم محرم اور غیر محرم دونوں برابر ہیں جیسے باپ کی طرف سے رشتہ داری ہو تو وہ ماں کی طرف سے رشتہ داری پر فضیلت نہیں رکھتا۔ کچھ دوسرے لوگوں نے کہا اس صورت میں وصیت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اس (موصی) کے ساتھ چوتھی پُشت میں شریک ہے پھر نیچے بھی اسی طرح ہے۔ کچھ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ یہ وصیت اس شخص کے لیے ہوگی جو اس موصی کے ساتھ ایک باپ یا ایک ماں پر جمع ہوں اسلام میں یا جاہلیت کے دور میں، ان لوگوں میں سے جو اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس باپ کی طرف لوٹتے ہیں جو ان کا حقیقی باپ نہیں اس ماں کی طرف جو ان کی حقیقی ماں نہیں یہاں تک کہ وہ اس سے وہ بات پائے جس کے ساتھ وراثت ثابت ہوتی ہے یا شہادتیں قائم ہوتی ہیں تو ان تمام مقالات کے قائلین نے قرابت کے لیے وصیت کو جائز قرار دیا جیسا کہ ہم نے ان میں سے ہر ایک کا قول نقل کیا جب کہ یہ قرابت ایسی ہو جس کا شمار ہو سکے اور اس کی پہچان ہو اگر اس کا شمار یا پہچان نہ ہو سکے تو سب کے نزدیک وصیت باطل ہوگی البتہ یہ کہ وصیت ان میں سے محتاج لوگوں کے لیے ہو تو جائز ہے اور وصیت کرنے والے کو اختیار ہے کہ ان میں سے جس کے لیے مناسب سمجھے اسے دے۔ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے نزدیک کم از کم دو کو دینا ضروری ہے جب کہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ

marfat.com

فلما اختلفوا في القرابة منهم هذا الاختلاف وجب ان ننظر في ذلك لنستخرج من اقاويلهم هذه قولا صحيحا فنظرنا في ذلك فكان من حجة الذين ذهبوا الى ان القرابة هم الذين يلتقونه ومن يقاربونه عند ابيه الرابع فاسفل من ذلك انما قالوا ذلك فيما ذكروا لان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قسم سهم ذوي القربى اعطى بني هاشم وبني المطلب انما يلتقي هو وبنو المطلب عند ابيه الرابع لانه محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف والآخرون بنو المطلب بن عبد مناف يلتقونهم وهو عند عبد مناف وهو ابوه الرابع فمن الحجة عليهم في ذلك للآخرين ان رسول الله صلى الله عليه عليه وسلم لما اعطى بني هاشم وبني المطلب قد حرم بني امية وبني نوفل وقرابتهم منه كقرابة بني المطلب فلم يحرمهم لانهم ليسوا قرابة ولكن لمعنى غير القرابة فكذلك من فوقهم لم يحرمهم لانهم ليسوا قرابة ولكن لمعنى غير القرابة ثم قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القرابة من غير هذا الوجه.

۱۵۷۷- ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال ثنا حميد عن انس قال لما نزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون او قال من ذا الذي يقرض الله قرضا حسنا جاء ابو طلحة فقال يا رسول الله حائطي الذي بمكان كذا وكذا لله ولو استطعت ان اسره لم اعلنه فقال اجعله في فقراء قرابتك او فقراء اهلك.

۱۵۷۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا محمد بن

فرماتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک کو بھی دے تو کفایت کرے گی۔

جب قرابت کے سلسلے میں یہ اختلاف ہے تو ہم پر غور و فکر کرنا لازم ہے تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس میں غور کیا تو جو حضرات اس بات کی طرف گئے ہیں کہ چوتھی پشت اور اس سے نیچے شرکت قرابت ہے وہ یوں ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا آپ بنو مطلب کے ساتھ چوتھی پشت میں جمع ہوتے ہیں کیونکہ آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں اور دوسرے بنو مطلب بن عبد مناف ہیں آپ ان کے ساتھ عبد مناف پر جمع ہوتے ہیں اور وہ چوتھی پشت ہیں۔ ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا تو بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم رکھا حالانکہ ان کے ساتھ وہی رشتہ داری ہے جو بنو مطلب کے ساتھ ہے تو ان کو قرابت نہ ہونے کی وجہ سے محروم نہیں فرمایا بلکہ قرابت کے علاوہ ایک وجہ تھی اسی طرح ان سے اوپر والوں کو اس لیے محروم نہیں کیا کہ انہیں قرابت حاصل نہ تھی بلکہ قرابت کے علاوہ کوئی سبب تھا۔

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کے سلسلے میں دوسری بات مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے یہاں تک کہ پسندیدہ چیز سے خرچ کرو" یا فرمایا "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے" تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرا وہ باغ جو فلاں فلاں مقام پر ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اگر میں اسے پوشیدہ رکھ سکوں تو اس کا اعلان نہ کروں آپ نے فرمایا تم اسے غریب رشتہ داروں یا فرمایا اپنے گھر کے غرباء میں تقسیم کر دو۔

حضرت ابو ثمامہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے

marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَتْ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اجْعَلْهَا فِي فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ قَالَ أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي۔

١٥٧٩ - فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ قَدْ جَعَلَهَا لِأُبَيٍّ وَحَسَّانَ وَإِنَّمَا يَلْتَقِي هُوَ وَأُبَيٌّ عِنْدَ أَبِيهِ السَّابِعِ لِأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيكِ بْنِ زَيْدِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ ابْنِ النَّجَّارِ فَلَمْ يَذْكُرْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ مَنْ كَانَ يَلْقَى الرَّجُلَ إِلَى أَبِيهِ الْخَامِسِ أَوِ السَّادِسِ أَوْ إِلَى مَنْ فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْآبَاءِ الْمَعْرُوفِينَ قَرَابَةً لَهُ كَمَا أَنَّ مَنْ يَلْقَاهُ إِلَى أَبٍ دُونَهُ قَرَابَةً أَيْضًا وَقَدْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ أَيْضًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْذِرَ عَشِيرَتَهُ الْأَقْرَبِينَ۔

١٥٨٠ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُخَلَّدٍ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَمَّا أُنْزِلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی زمین تھی تو انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیا وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے اپنے محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کرو چنانچہ انہوں نے اسے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حضرت محمد بن عبداللہ فرماتے ہیں میرے والد نے حضرت ثمامہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات (حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب) میری نسبت ان کے زیادہ قریبی ہیں تو یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اسے حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حالانکہ وہ حضرت اُبی بن کعب کے ساتھ ساتویں پشت میں شریک ہوتے ہیں کیونکہ حضرت ابوطلحہ کا شجرہ نسب یوں ہے (ان کا نام زید تھا) زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ــــ اور حضرت اُبی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر کوئی تبصرہ نہ فرمایا (یعنی اعتراض نہ کیا)

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو شخص کسی کے ساتھ اس کے پانچویں یا چھٹے باپ یا اس کے اوپر والے باپ میں شریک ہو جب کہ ان آباء کے لیے قرابت معروف ہو تو وہ اس کی طرح ہے جو اس سے نچلے درجے کی پشت میں شریک ہو یہ بھی اسی طرح کی قرابت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عباد بن عباد سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی! بنو ہاشم کو میرے پاس جمع کرو اور وہ چالیس یا اکتالیس مرد تھے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔ تو اس حدیث کے مطابق آپ نے تیسری پشت کا قصد فرمایا

marfat.com

يَا عَلِيُّ اَجْمِعْ لِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔
فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ قَصَدَ بَنِيْ اَبِيْهِ الثَّالِثِ۔

۱۵۸۱- وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُخَلَّدٍ اَبُو الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَجْمِعْ لِيْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا يَزِيْدُوْنَ رَجُلًا اَوْ يَنْقُصُوْنَهٗ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ قَصَدَ بَنِيْ اَبِيْهِ الثَّانِيْ۔

۱۵۸۲- وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَضْمَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّيْ نَذِيْرٌ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ قَصَدَ بَنِيْ اَبِيْهِ الرَّابِعِ۔

۱۵۸۳- وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ قُصَيٍّ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنَا النَّذِيْرُ وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ وَالسَّاعَةُ الْمَوْعُوْدُ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ دَعَا بَنِيْ اَبِيْهِ الْخَامِسِ

۱۵۸۴- وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے تیسری پشت کا قصد فرمایا۔

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت ابن عباس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا میرے پاس بنو عبد المطلب کو جمع کرو اور وہ چالیس مرد تھے ایک مرد کا اضافہ یا کمی کرتے ہیں۔ تو اس کے مطابق دوسری پشت کا ارادہ فرمایا

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دونوں حضرات فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی چوٹی پر تشریف لے گئے پھر اس کی بلندی پر چڑھے اس کے بعد فرمایا اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے چوتھی پشت کا ارادہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے بنو ہاشم! اے بنو قصی! اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں موت تبدیلی لانے والی ہے اور قیامت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے پانچویں باپ کی اولاد کو بھی مخاطب فرمایا۔

اس سلسلے میں مزید مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب آیت کریمہ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اے بنو کعب بن لوی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں

marfat.com

يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمَنَافِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ دَعَاهُمْ مَعَهُمْ بَنِيْ اَبِيْهِ السَّابِعِ لِاَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ الْمَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ـ

۱۵۸۴ـ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ يَا بَنِيْ فُلَانٍ بِبُطُوْنٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ وَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ دَعَا بُطُوْنَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ـ

۱۵۸۵ـ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ ثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ قَالَ سَعِيْدٌ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَاَنْذِرْ

البتہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے کہ اس کی تری سے تر کروں گا

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے ان کے ساتھ ساتھ ساتویں باپ کی اولاد کو بھی بلایا کیونکہ آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہیں۔

اس سلسلے میں آپ سے مزید مروی ہے حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور پکارنے لگے اے بنو فہر! اے بنو عدی! اے بنو فلاں، آپ نے قریش کے تمام بطون (قبیلوں) کو پکارا یہاں تک کہ سب جمع ہو گئے جو شخص نہیں جا سکتا تھا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ وہ دیکھے (کہ آپ کیا فرما رہے ہیں) ابولہب اور (دیگر) قریش بھی آئے جب اکٹھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی میں ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہم نے تو آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے آپ نے فرمایا تو میں آنے والے سخت عذاب سے تمہیں ڈراتا ہوں۔

تو اس حدیث کے مطابق آپ نے قریش کے تمام بطون (قبیلوں) کو بلایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سعید اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفسوں

marfat.com

عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

کا سودا کرو میں تمہیں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کچھ بھی نہیں بچا سکوں گا اے عبد مناف! اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفسوں کا سودا کرو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب سے تمہیں نہیں بچاؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے تمہیں نہیں بچاؤں گا۔ اے رسول اللہ کی پھوپھی حضرت صفیہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں بچا نہیں سکوں گا اے فاطمہ بنت محمد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آنے والے عذاب سے) تمہیں نہیں بچا سکوں گا۔

۱۵۸۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ يَا فَاطِمَةُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یوں ہے اے صفیہ! اے فاطمہ!

فقہی

هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ دَعَا عَشَائِرَ قُرَيْشٍ وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الثَّانِيْ وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الثَّالِثِ وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الرَّابِعِ وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الْخَامِسِ وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ السَّادِسِ وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ آبَائِهِ الَّذِيْنَ فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ قَدْ جَمَعَتْهُ وَإِيَّاهُ قُرَيْشٌ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَثَبَتَ إِحْدَى الْمَقَالَاتِ الْأُخَرِ وَنَظَرْنَا فِيْ قَوْلِ مَنْ قَرَّبَ رَحِمَهُ عَلٰى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ رَحِمًا مِنْهُ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى عَمَّ بِهِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَعْضُ بَنِيْ هَاشِمٍ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَيْضًا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ فَلَمَّا لَمْ يُقَدِّمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ مِنْهُ عَلٰى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ إِلَيْهِ رَحِمًا مِنْهُ

تو اس حدیث میں بھی یہی بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنے قریبی اہل قبیلہ کو ڈرائیں تو آپ نے تمام قریش کو بلایا حالانکہ ان میں سے بعض وہ ہیں جو دوسری پشت میں آپ سے ملتے ہیں بعض تیسری پشت میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں بعض کا سلسلہ نسب چوتھی پشت پر آپ سے جا ملتا ہے ان میں سے بعض پانچویں باپ میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں ان میں سے بعض چھٹے باپ پر آپ کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کچھ ان سے اوپر کی پشتوں میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں لیکن ان سب کو قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع کیا تو اس قول والوں کی بات باطل ہوگئی اور دوسرے مقالات میں سے کوئی ایک ثابت ہوا اب ہم نے ان لوگوں کے قول کو دیکھا جنہوں نے قریب کے رشتہ دار کو دور والے اہل قرابت پر مقدم کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل قرابت کا حصہ تقسیم کیا تو آپ نے تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا حالانکہ بعض بنو ہاشم، دوسروں کی نسبت آپ کے زیادہ قریب ہیں اس طرح بعض بنو مطلب، دوسروں کی نسبت آپ

marfat.com

وَجَعَلَهُمْ كُلَّهُمْ قَرَابَةً لَهُ لَا يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِقَرَابَتِهِ فَكَذٰلِكَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهُ فِي الْوَصِيَّةِ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ لَا يَسْتَحِقُّ رَحِمُهُ مِنْهُ شَيْئًا مِمَّا جَعَلَ لِقَرَابَتِهِ اِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ سَائِرُ قَرَابَتِهِ مِمَّنْ رَحِمُهُ مِنْهُ اَبْعَدُ مِنْ رَحِمِهِ فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ۔

کے زیادہ قریب ہیں تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے قریبی قرابت والوں کو دور کی قرابت والوں پر مقدم نہیں کیا اور ان سب کو اپنا رشتہ دار قرار دیا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کے رشتہ داروں کے لیے ٹھہرایا وہ اس کے مستحق نہیں ہوں گے اسی طرح جب فلاں کے رشتہ داروں کے لیے وصیت کی جائے تو دور کے رشتہ داروں کا حکم بھی یہی ہوگا کہ جو چیز قرابتداروں کے لیے قرار دی جائے اس کا استحقاق قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے اسی طرح ہو جیسے قرابت دار ہونے کی وجہ سے دور کا رشتہ دار مستحق ہے پس یہ حجت ہے۔

وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ لَمَّا اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلَ اَرْضَهُ فِي فُقَرَاءِ الْقَرَابَةِ جَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَلِاُبَيٍّ وَاِنَّمَا يَلْتَقِي هُوَ وَاُبَيٌّ عِنْدَ اَبِيْهِ السَّابِعِ وَيَلْتَقِي هُوَ وَحَسَّانُ عِنْدَ اَبِيْهِ الثَّالِثِ لِاَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ وَاَبُوْ طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ فَلَمْ يُقَدِّمْ اَبُوْ طَلْحَةَ فِي ذٰلِكَ حَسَّانًا لِقُرْبِ رَحِمِهِ مِنْهُ عَلٰى اُبَيٍّ لِبُعْدِ رَحِمِهِ مِنْهُ وَلَمْ يَرَ وَاحِدًا مِنْهُمَا مُسْتَحِقًّا لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ الْاٰخَرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ

اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی زمین اپنے محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کر دیں تو انہوں نے اسے حضرت حسان اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کے لیے قرار دیا حالانکہ وہ اور حضرت اُبی بن کعب ساتویں باپ پر اکٹھے ہوتے ہیں جب کہ حضرت حسان بن ثابت کے ساتھ ان کا اشتراک تیسری پشت پر ہوتا ہے کیونکہ حضرت حسان، منذر بن حرام کے بیٹے ہیں اور حضرت ابو طلحہ یعنی زید بن سہل بن اسود بن حرام ہیں تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو حضرت اُبی پر مقدم نہیں کیا کہ وہ دور کے رشتہ دار ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں رشتہ داری کی وجہ سے جس طرح ایک کو مستحق سمجھا دوسرے کو اسی طرح مستحق گردانا تو اس طرح اس قول کا فساد بھی ثابت ہو گیا۔

ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ جَمِيْعًا وَفِيْهِمْ مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ رَحِمٌ مُحَرَّمَةٌ وَفِيْهِمْ مِنْهُ مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ غَيْرُ مُحَرَّمَةٍ وَاَعْطٰى بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَهُمْ وَاَرْحَامُهُمْ جَمِيْعًا مِنْهُ غَيْرُ مُحَرَّمَةٍ

پھر ہم نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی طرف رجوع کیا تو ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا تو ان میں سے بعض ذی رحم محرم تھے اور بعض ذی رحم غیر محرم تھے اور بنو مطلب کو بھی ان کے ساتھ دیا اور وہ سب کے سب غیر محرم تھے اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت اُبی اور

marfat.com

وَكَذٰلِكَ اَبُوْطَلْحَةَ اَعْطٰى اُبَيًّا وَحَسَّانًا مَا اَعْطَاهُمَا عَلٰى اَنَّهُمَا قَرَابَةٌ وَلَمْ يَخْرُجْهُمَا مِنْ قَرَابَتِهِ ارْتِفَاعُ الْحُرْمَةِ مِنْ رَحِمِهِمَا مِنْهُ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ اَيْضًا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَجَعْنَا اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فَرَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى بَنِىْ هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ وَلَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ اِلٰى اَبٍ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ وَاِنَّمَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَهُمْ عِنْدَ آبَاءٍ كَانُوْا فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَذٰلِكَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاُبَىٌّ وَحَسَّانٌ لَا يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ اَبٍ اِسْلَامِىٍّ وَاِنَّمَا يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ اَبٍ كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنُوْا قَرَابَةً لَهٗ يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جُعِلَ لِلْقَرَابَةِ فَكَذٰلِكَ قَرَابَةُ الْمُوْصِىْ لِقَرَابَتِهِ لَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوَصِيَّةِ اِلَّا اَنْ لَا يَجْمَعَهُمْ وَاِيَّاهُ اَبٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ اَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ فَثَبَتَ اَنَّ الْوَصِيَّةَ بِذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ تَوَقَّفَ عَلٰى نَسَبِهِ اَبًا غَيْرَ اَبٍ اَوْ اُمًّا غَيْرَ اُمٍّ حَتّٰى يَلْتَقِىَ هُوَ وَالْمُوْصِىْ لِقَرَابَتِهِ اِلٰى جَدٍّ وَاحِدٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ فِى الْاِسْلَامِ بَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ اُولٰئِكَ الْآبَاءُ يَسْتَحِقُّ بِالْقَرَابَةِ بِهِمُ الْمَوَارِيْثُ فِىْ حَالٍ وَيَقُوْمُ بِالْاِنْسَانِ مِنْهُمُ الشَّهَادَاتُ عَلٰى سِيَاقَةِ مَا بَيْنَ الْمُوْصِىْ لِقَرَابَتِهِ وَبَيْنَهُمْ مِنَ الْآبَاءِ اَوْ مِنَ الْاُمَّهَاتِ فَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہما کو جو کچھ دیا تو قرابت کی وجہ سے دیا اور ان کے غیر محرم ہونے نے ان کو قرابت داری سے نہیں نکالا اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی باطل ہو گیا، پھر ہم نے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کی طرف رجوع کیا تو ہم نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابتداروں یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطا فرمایا حالانکہ ہجرت کے وقت سے آپ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی ایک باپ پر اکٹھے نہیں ہوتے حالانکہ آپ کا ان کے ساتھ اشتراک دور جاہلیت کے باپوں پر ہوتا ہے اسی طرح حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما اسلامی باپ پر ان (ابوطلحہ) کے ساتھ اکٹھے نہیں بلکہ دور جاہلیت میں پائی جانے والی نشست پر ان کے ساتھ جمع ہوتے ہیں لیکن اس بات نے ان کو قرابتداری سے نہیں روکا کہ وہ قرابت کی وجہ سے اس چیز کے مستحق ہوئے جو ان کے لیے قرار دی گئی اسی طرح وصیت کرنے والے کی قرابت کہ جس کے لیے وہ کچھ وصیت کرتا ہے وہ وصیت سے اسی صورت میں باز رہ سکتا ہے کہ ہجرت کے وقت سے انہیں (وصیت کرنے والے اور جن کے لیے وصیت ہوئی) ایک باپ نے جمع نہ کیا ہو تو اس سے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول بھی باطل ہو گیا اور دوسرا قول ثابت ہو گیا پس ثابت ہوا کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو اپنے نسب میں اپنے باپ کے علاوہ باپ اور ماں کے علاوہ ماں پر اس کی نسب پر ٹھہرے حتیٰ کہ وہ موصی کے ساتھ دور جاہلیت یا اسلام میں ایک دادا پر جا کر مل جائیں اس کے بعد کہ وہ سب باپ رشتہ داری کی وجہ سے کسی نہ کسی صورت میں وراثت کے مستحق ہوں اور ان پر کسی انسان سے گواہیاں قائم ہو جائیں کہ یہ اپنے باپوں یا ماؤں اور وصیت کرنے والے کے درمیان قرابت کی وجہ سے رابطہ ہے تو ہمارے نزدیک دونوں قولوں میں سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

فرائض کا بیان

بَابُ ۳۲۵ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ بِنْتًا وَأُخْتًا وَعَصَبَةً سِوَاهَا

باب ۳۲۵ مرنے والا ایک بیٹی، ایک بہن اور دیگر عصبات کو چھوڑ جائے

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اموال کو فرائض کے ساتھ ملاؤ جو فرائض سے بچ جائے تو زیادہ قریبی مرد کے لیے ہے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سے روایت کرتے ہیں۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت معمر اور حضرت سفیان، حضرت ابن طاؤس سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ مَاتَ وَتَرَكَ اِبْنَتَهٗ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُخْتَهٗ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ كَانَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِاَخِيْهِ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اُخْتِهٖ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اَيْضًا لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْاِبْنَةِ اَخٌ وَكَانَتْ مَعَهَا اُخْتٌ وَعَصَبَةٌ كَانَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْعَصَبَةِ وَاِنْ بَعُدُوْا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اپنی بیٹی باپ شریک بھائی اور سگی بہن چھوڑ جائے تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی سگے بھائی کے لیے ہوگا سگی بہن کے لیے نہیں ہوگا۔[1]

ان حضرات نے اس مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا وہ یوں بھی فرماتے ہیں کہ اگر بیٹی کے ساتھ بھائی نہ ہو بلکہ میت کی بہن اور دیگر عصبات ہوں تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی مال عصبات کے لیے ہوگا اگرچہ دور کا رشتہ ہو۔ اس سلسلے میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُمْ اَنْتُمْ لَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کی اولاد نہ ہو بلکہ اس کی بہن ہو تو اس کے لیے ترکہ کا نصف ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لیکن تمہارا قول یہ ہے کہ اس کے لیے نصف ہوگا اگرچہ اس کی اولاد ہو۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَ الْاَخِ وَالْاُخْتِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْاِبْنَةِ غَيْرُ الْاُخْتِ كَانَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِيَ۔

لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اس صورت میں بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور جو کچھ باقی بچے گا وہ بہن بھائی کے درمیان "للذکر مثل حظ الانثیین" کے تحت تقسیم ہوگا (یعنی بھائی کو بہن سے دوگنا ملے گا) اور اگر بیٹی کے ساتھ بہن کے علاوہ کوئی نہ ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی بہن کو ملے گا۔

۱۵۹۳۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ ذَكَرُوْا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لَيْسَ مَعْنَاهُ عِنْدَنَا عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جو روایت ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے ہمارے نزدیک اس کا وہ معنیٰ نہیں جس پر ان حضرات (پہلے قول

[1] موجودہ نسخوں میں عبارت یوں ہے "واخاہ لابیہ واختہ لابیہ وامہ" معلوم ہوتا کہ اصل نسخہ میں "واخاہ لابیہ وامہ واختہ لابیہ وامہ" ہوگا ۱۲۔ ہزاروی

marfat.com

علیه ولکن معناه عندنا والله اعلم ما ابقت الفرائض بعد السهام فلاولی رجل ذکر لعتم وعم فالباقی للعم دون العمة لانهما فی درجة واحدة متساویان فی النسب وفضل العم علی العمة فی ذلک بان کان ذکرا فهذا معنی قوله ما ابقت الفرائض فلاولی رجل ذکر ولیس الاخت مع اخیها بداخلین فی ذلک

والدلیل علی ما ذکرنا من ذلک انهم اجمعوا فی بنت وبنت ابن وابن ابن ان للابنة النصف وما بقی بین ابن الابن وابنة الابن للذکر مثل حظ الانثیین ولم یجعلوا ما بقی بعد نصیب الابنة لابن الابن خاصة دون ابنة الابن ولم یکن معنی قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فما ابقت الفرائض فلاولی رجل ذکر علی ذلک انما هو علی غیره فلما ثبت ان هذا خارج منه باتفاقهم وثبت ان العم والعمة داخلان فی ذلک باتفاقهم اذ جعلوا ما بقی بعد نصیب الابنة للعم دون العمة ثم اختلفوا فی الاخت مع الاخ فقال قوم هما کالعمة مع العم وقال آخرون هما کابن الابن وبنت الابن

فنظرنا فی ذلک لنعطف ما اختلفوا فیه منه علی ما اجمعوا علیه فرأینا الاصل المتفق علیه ان ابن الابن وابنة الابن لو لم یکن معهما غیرهما کان المال بینهما للذکر مثل حظ الانثیین ولو کانت معهما ابنة کان لها النصف وکان ما بقی بعد ذلک النصف بین ابن الابن وابنة الابن علی مثل ما یکون لهما من

والوں نے اسے محمول کیا ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مقررہ حصوں سے باقی رہے وہ قریبی رشتہ دار مرد کے لیے ہوگا جیسے پھوپھی اور چچا ہوں تو باقی چچا کے لیے ہوگا پھوپھی کے لیے نہ ہوگا کیونکہ وہ نسب میں ایک درجہ میں مساوی ہیں اور اس میں مرد ہونے کی وجہ سے چچا کو پھوپھی پر فضیلت حاصل ہے لہٰذا ان کے قول کہ جو کچھ باقی بچے وہ قریبی مرد کے لیے ہے، کا یہ مطلب ہے جب کہ بہن اپنے بھائی کے ساتھ اس حکم میں داخل نہیں ہے۔

اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ بیٹی، پوتی اور پوتا اکٹھے ہوں تو بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور باقی پوتے اور پوتی میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ لڑکے کو لڑکی کے حصے سے دوگنا ملے گا بیٹی کے حصے سے بچنے والے کو انہوں نے پوتی کو چھوڑ کر صرف پوتے کے لیے قرار نہیں دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ فرائض سے جو کچھ بچے وہ قریب ترین مرد کے لیے ہوگا کو اس بات پر محمول نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا کوئی دوسرا مفہوم ہے۔ جب ثابت ہو گیا کہ بالاتفاق یہ اس حکم سے خارج ہے اور ثابت ہوا کہ اس میں چچا اور پھوپھی دونوں بالاتفاق داخل ہیں کیونکہ انہوں نے بیٹی کے حصے کے بعد بچنے والے (مال) کو چچا کے لیے قرار دیا اور پھوپھی کے لیے قرار نہیں دیا۔ پھر انہوں نے بھائی کے ساتھ بہن کے (حصے کے) بارے میں اختلاف کیا ہے ایک قوم کہتی ہے کہ یہ دونوں چچا کے ساتھ پھوپھی کی طرح ہیں جب کہ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ یہ پوتے اور پوتی (کے جمع ہونے) کی طرح ہے۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تاکہ ہم اس سلسلے میں اختلافی بات کو اتفاقی بات کے ساتھ ملائیں۔ تو ہم نے ایک متفق علیہ ضابطہ پایا کہ اگر پوتے اور پوتی کے علاوہ کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو تمام مال ان کے درمیان یوں تقسیم کیا جائے گا کہ مرد کو عورت کے مقابلے میں دو حصے ملیں گے اور اگر ان کے ساتھ (میت کی) بیٹی بھی ہو تو اس کے لیے نصف ہوگا اور اس نصف سے جو کچھ بچے گا وہ پوتے اور

marfat.com

جميع المال لو لم يكن معهما ابنة وكان العم والعمة لو لم يكن معهما ابنة كان المال باتفاقهم للعم دون العمة فإذا كانت هناك ابنة كان لها النصف وما بقي بعد ذلك فهو للعم دون العمة فكان ما بقي بعد نصيب الابنة للذي كان يكون له جميع المال لو لم يكن ابنة فلما كان ذلك كذلك وكان الأخ والأخت لو لم يكن معهما ابنة كان المال بينهما للذكر مثل حظ الأنثيين فالنظر على ذلك أن يكونا كذلك إذا كانت معهما ابنة فوجب لها نصف المال بحق فرض الله عز وجل لها وأن يكون ما بقي بعد ذلك النصف بين الأخ والأخت كما كان يكون لهما جميع المال لو لم يكن ابنة قياسا ونظرا على ما ذكرنا من ذلك وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد دل على ما ذكرنا.

۱۵۹۴ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون وعبيد الله بن موسى العبسي ح وحدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن يوسف الفريابي قالوا أنا سفيان عن أبي قيس عن هذيل بن شرحبيل قال أتى سليمان بن ربيعة وأبو موسى الأشعري في ابنة وابنة ابن وأخت فقالا للابنة النصف وللأخت النصف ثم قالا ائت عبد الله فإنه سيتابعنا فأتاه فقال عبد الله لقد ضللت إذا وما أنا من المهتدين ولكن سأقضي فيها بما قضى به رسول الله صلى الله عليه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن السدس

پوتی میں اس طرح تقسیم ہوگا جس طرح وہ مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے جس طرح صرف دونوں وارث ہوں اور ان کے ساتھ (میت کی) بیٹی نہ ہو جب کہ چچا اور پھوپھی کے ساتھ بیٹی نہ ہو تو بالاتفاق تمام مال چچا کو ملے گا پھوپھی کو نہیں ملے گا اور اگر وہاں بیٹی بھی ہو تو اس کے لیے نصف مال ہوگا اور باقی مال چچا کے لیے ہوگا پھوپھی کے لیے نہیں ہوگا تو بیٹی کے حصے کے بعد باقی مال اس وارث کے لیے ہوگا جسے بیٹی کی عدم موجودگی میں تمام مال ملتا ہے جب یہ مسئلہ یوں ہے تو ہم دیکھتے ہیں اگر بھائی بہن کے ساتھ (میت کی) بیٹی نہ ہو تو تمام مال ان دونوں کے درمیان یوں تقسیم ہوتا ہے کہ مرد کو عورت کے مقابلے میں دوچند ملتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اگر ان دونوں کے ساتھ (میت کی) بیٹی بھی ہو تو یہی حکم ہوگا اس (بیٹی) کے لیے نصف مال ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہی مقرر کیا ہے اور اس نصف کے بعد جو کچھ بچے گا وہ بہن اور بھائی کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگا جس طرح تمام مال ان کے درمیان تقسیم ہوتا ہے جب (میت کی) بیٹی نہ ہو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا یہی تقاضا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس پر دلالت کرنے والی بات مروی ہے۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سلمان بن ربیعہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی خدمت میں (میت کی) بیٹی، پوتی اور بہن کا مسئلہ پیش ہوا تو ان دونوں نے فرمایا نصف بیٹی کے لیے اور نصف بہن کے لیے ہوگا اور پھر ان دونوں نے فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ عنقریب وہ ہماری اتباع کریں گے وہ حاضر ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس صورت میں تو میں بھٹک جاؤں گا اور راہ راست پر نہیں ہوں گا لیکن میں عنقریب اس سلسلے میں وہ فیصلہ کروں گا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیٹی کے لیے نصف اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ ہوگا تاکہ دو تہائی کو مکمل کیا جائے اور جو کچھ باقی بچے گا وہ بہن کے لیے ہوگا۔

marfat.com

تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ۔

١٥٩٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلٍ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْأَخَوَاتِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ مَعَ الْابْنَةِ عَصَبَةً فَيَصِرْنَ مَعَ الْبَنَاتِ فِي حُكْمِ الذُّكُورِ مِنَ الْإِخْوَةِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ فَصَارَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ لِأَنَّهُ عَصَبَةٌ وَلَا عَصَبَةَ أَقْرَبُ مِنْهُ فَإِذَا كَانَ هُنَاكَ عَصَبَةٌ هِيَ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْمَالُ لَهَا وَعَلَى هٰذَا الْمَعْنَى يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَتَّى لَا يُخَالِفَ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا وَلَا يُضَادَّهُ وَسَبِيلُ الْآثَارِ أَنْ تُحْمَلَ عَلَى الْاتِّفَاقِ مَا وُجِدَ السَّبِيلُ إِلَى ذٰلِكَ وَلَا تُحْمَلَ عَلَى التَّنَافِي وَالتَّضَادِّ وَلَوْ كَانَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا لَوَجَبَ عَلَى مَذْهَبِهِمْ أَنْ يُضَادَّ بِهِ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لِأَنَّ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا مُسْتَقِيمُ الْإِسْنَادِ صَحِيحُ الْمَجِيءِ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مُضْطَرِبُ الْإِسْنَادِ لِأَنَّهُ قَدْ قَطَعَهُ مَنْ لَيْسَ بِدُونِ مَنْ رَفَعَهُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ فَقَالُوا إِنَّمَا وَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْأُخْتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَيْضًا وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَقَدْ أَجْمَعُوا جَمِيعًا عَلَى أَنَّهَا لَوْ تَرَكَتْ بِنْتَهَا وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا كَانَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخِ وَأَنَّ مَعْنَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ لَمْ يَكُنْ

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے حضرت ابو قیس سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے حضرت ہذیل سے اس کے مثل روایت کیا۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کی طرف سے بہنوں کو بیٹی کے ساتھ عصبہ قرار دیا چنانچہ وہ بیٹیوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بھائیوں کی طرح ہو گئیں۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جو کچھ فرائض سے بچے وہ قریب ترین مرد کے لیے ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عصبہ ہے اور اس سے قریب ترین عصبہ نہیں پس اگر وہاں اس مرد سے زیادہ قریبی عصبہ (رشتہ دار) ہو تو وہ مال اس کے لیے ہوگا اس حدیث کو اسی معنی پر محمول کرنا چاہیے تاکہ یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نہ ہو اور نہ ہی اس سے متضاد ہو۔ روایات کا یہی طریقہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو انہیں ایسے معنی پر محمول کیا جائے جو متفق علیہ ہے ایک دوسرے کی نفی اور تضاد پر محمول نہ کیا جائے گا۔ اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اس معنی پر محمول کیا جائے جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو اس کے مذہب پر اس حدیث کا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے تضاد لازم ہوگا کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح الاسناد ہے اور اس میں کوئی کجی نہیں جب کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی سند میں اضطراب ہے اس لئے کہ اس شخص نے مقطوع بیان کیا جو مرفوع بیان کرنے والے سے کم نہیں ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں ذکر کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے مال کا نصف ہوگا" سے استدلال کرتے ہوئے ان حضرات نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہن کو اس صورت میں وارث بنایا جب (میت کی) اولاد نہ ہو تو اس سلسلے میں ان کی خلاف دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ

marfat.com

لَهَا وَلَدٌ إِنَّمَا هُوَ عَلَى وَلَدٍ يَحُوزُ كُلَّ الْمِيرَاثِ لَا عَلَى الْوَلَدِ الَّذِي لَا يَحُوزُ كُلَّ الْمِيرَاثِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ هُوَ عَلَى وَلَدٍ يَحُوزُ جَمِيعَ الْمِيرَاثِ لَا عَلَى وَلَدٍ لَا يَحُوزُ جَمِيعَ الْمِيرَاثِ۔

بھی ارشاد فرمایا "اور وہ (بھائی) اس (بہن) کا وارث ہو جائے گا اگر اس (بہن) کی اولاد نہ ہو۔ اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ اگر عورت اپنی بیٹی اور باپ کی طرف سے بھائی چھوڑے تو بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور باقی بھائی کے لیے ہوگا اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کہ اگر اس عورت کی اولاد نہ ہو میں وہ اولاد مراد ہے جو تمام وراثت لے جائے

وہ اولاد مراد نہیں جو تمام وراثت حاصل نہیں کرتی تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے متروکہ مال کا نصف ہوگا" سے مراد بھی وہی اولاد ہو جو تمام مال لے جائے وہ اولاد مراد نہیں جو تمام وراثت کی حقدار نہیں اس سلسلے میں جو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مذہب سے جو استدلال کیا ہے تو صحابہ کرام نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے۔

فَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنْ مَذْهَبِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّهُ خَالَفَ فِيهِ سَائِرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ۔

۱۵۹۶۔ فِيمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ الْمِيرَاثَ بَيْنَ الْإِبْنَةِ وَالْأُخْتِ نِصْفَيْنِ۔

اس ضمن میں یوں مروی ہے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مال وراثت کو (میت کی) بیٹی اور بہن کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ الْمَالَ شَطْرَيْنِ بَيْنَ الْإِبْنَةِ وَالْأُخْتِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال کو دو برابر حصوں میں تقسیم کیا۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَقَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ۔

حضرت شعبی حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بیٹی اور بہن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بیٹی کے لیے بھی نصف ہوگا اور بہن کے لیے بھی نصف۔ حضرت ابن عباس اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے علاوہ تمام صحابہ کرام نے اسی طرح فرمایا۔

marfat.com

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ قَالَ مِنْ أَرْبَعَةٍ۔

حضرت مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیٹی بہن اور دادا کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار سے تقسیم ہوگا۔ ؎

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ قَضٰى فِيْنَا مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَأَعْطَى الْأُخْتَ النِّصْفَ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَضٰى فِيْنَا مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ مِثْلَهُ۔

حضرت اشعث بن ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں ہمارے درمیان ایک ایسے شخص کی وراثت کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیٹی اور بہن چھوڑی تھی انہوں نے بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو بھی نصف عطا فرمایا حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت اعمش نے بتایا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یمن میں اسی طرح فیصلہ فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری حیات سے) زندہ تھے۔

۱۶۰۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَضٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ فَأَعْطَى لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَأَعْطَى لِلْعَصَبَةِ سَائِرَ الْمَالِ فَقُلْتُ إِنَّ مُعَاذًا قَضٰى فِيْنَا بِالْيَمَنِ فَأَعْطَى لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَأَعْطَى لِلْأُخْتِ النِّصْفَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَأَنْتَ رَسُوْلِي إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَحَدِّثْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَاضِيَ الْكُوْفَةِ۔

حضرت اسود بن یزید ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (میت کی) بیٹی اور بہن کے بارے میں یوں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف دیا اور عصبہ (دیگر) کو باقی سارا مال دیا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں ہمارے درمیان یوں فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو بھی نصف عطا فرمایا حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم حضرت عبد اللہ بن عتبہ کی طرف میرے قاصد ہو ان سے یہ حدیث بیان کرو اور وہ کوفہ کے قاضی تھے۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ وَافَقَ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلٰى قَوْلِ الْآخَرِيْنَ۔

تو یہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے موافق قول ہے دوسرے حضرات کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔

؎ یعنی بیٹی کو نصف اور باقی نصف (میت کے) دادا اور بہن میں نصف نصف تقسیم ہو گیا چار سے تقسیم کرنے کا یہی مطلب ہے مثلاً چار ہزار کو چار حصوں پر تقسیم کر کے دو ہزار (میت کی) بیٹی کو اور باقی ایک ایک ہزار دادا اور بہن کو دیا۔ ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَدِمَ مُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ فَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَاُخْتٍ فَاَعْطَى لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَالْاُخْتِ النِّصْفَ۔

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں آئے تو ان سے بیٹی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بیٹی اور بہن دونوں کو نصف نصف دیا۔

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ابْنَتَيْنِ وَبَنَاتِ ابْنٍ وَبَنِي ابْنٍ وَفِي اُخْتَيْنِ لِاَبٍ وَاُمٍّ وَاِخْوَةٍ وَاَخَوَاتٍ لِاَبٍ اَنَّهَا اَشْرَكَتْ بَيْنَ بَنَاتِ الْاِبْنِ وَبَنِي الْاِبْنِ وَبَنِي الْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ مِنَ الْاَبِ فِيْمَا بَقِيَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُشْرِكُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (میت کی) دو بیٹیوں، پوتیوں، پوتوں، دو سگی بہنوں اور باپ کی طرف سے بہن بھائیوں کے بارے میں روایت کرتے کہ انہوں نے باقی مال میں پوتیوں، پوتوں اور باپ کی طرف سے بہن بھائیوں کو شریک کیا جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ان کو شریک نہیں کرتے تھے۔

وَقَالَ قَوْمٌ فِي ابْنَةٍ وَعَصَبَةٍ اَنَّ لِلْاِبْنَةِ جَمِيْعَ الْمَالِ وَلَا شَيْءَ لِلْعَصَبَةِ فَكَفٰى بِهِمْ جَهْلًا فِي تَرْكِهِمْ قَوْلَ كُلِّ الْفُقَهَاءِ اِلٰى قَوْلٍ لَمْ يُعْلَمْ اَنَّهُ قَالَ بِهِ قَبْلَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ تَابِعِيْهِمْ مَعَ اَنَّ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَسَادُهُ بِنَصِّ الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا بِذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الْاَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ اِذَا كَانُوْا ذُكُوْرًا اَوْ اِنَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ فَبَيَّنَ لَنَا حُكْمَ الْاَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ اِذَا كَانُوْا نِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ فَبَيَّنَ لَنَا كَمْ مِيْرَاثُ الْاِبْنَةِ الْوَاحِدَةِ۔

فَلَمَّا بَيَّنَ لَنَا مَوَارِيْثَ الْاَوْلَادِ عَلٰى هٰذِهِ الْجِهَاتِ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ مِيْرَاثِ الْوَاحِدَةِ لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلٰثِ وَاسْتِحَالَ اَنْ

بیٹی اور عصبہ کے بارے میں ایک جماعت کہتی ہے کہ بیٹی تمام مال کی وارث ہوگی اور عصبہ کو کچھ بھی نہیں ملے گا تو ان لوگوں کی جہالت کے ثبوت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ انہوں نے تمام فقہاء کے قول کو چھوڑ کر ایسا قول اختیار کیا جس کے بارے میں صحابہ کرام اور تابعین سے کچھ بھی پتہ نہیں چلتا علاوہ ازیں ان کا قول قرآن پاک کی اس نص سے فاسد ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے۔" تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کے ذریعے ہمارے لیے بیان فرمایا کہ جب بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) ہوں تو ان کے لیے وراثت کا حکم کیسے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان کے لیے کل ترکہ کا دو تہائی ہوگا۔ تو صرف لڑکیوں کے وارث ہونے کی صورت میں وراثت کا حکم بیان فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف ہے تو اس میں ہمارے لیے واضح فرمایا ایک لڑکی کو وراثت کا کتنا حصہ ملے گا۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے اولاد کی وراثت کو ان طریقوں پر بیان فرمایا تو اس سے ہم نے جان لیا کہ ایک لڑکی کی وراثت ان تین طریقوں سے خارج نہیں ہے اور یہ بات محال ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بیٹی

marfat.com

يُسَمِّي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ وَلَهُنَّ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِمَعْنًى آخَرَ يُبَيِّنُهُ فِيْ كِتَابِهٖ اَوْ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَبَانَ فِيْ مَوَارِيْثِ ذَوِي الْاَرْحَامِ وَلَوْ كَانَتِ الْاِبْنَةُ تَرِثُ الْمَالَ كُلَّهٗ دُوْنَ الْعَصَبَةِ لَمَا كَانَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ النِّصْفَ مَعْنًى وَلَاُهْمِلَ اَمْرُهَا كَمَا اُهْمِلَ الْاِبْنُ فَلَمَّا بَيَّنَ لَهَا مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَوْقِيْفًا مِنْهُ عَزَّوَجَلَّ اِيَّانَا عَلٰى مَا سَمّٰى لَهَا مِنْ ذٰلِكَ هُوَ سَهْمُهَا كَمَا كَانَ مَا سَمّٰى لِلْاَخَوَاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَالْاُمِّ بِقَوْلِهٖ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ فَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سَمّٰى لَهُنَّ لِلْعَصَبَاتِ وَكَذٰلِكَ مَا سَمّٰى لِلزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ فِيْمَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سَمّٰى لَهُمَا لِلْعَصَبَةِ فَكَذٰلِكَ الْاِبْنَةُ اَيْضًا مَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سَمّٰى لَهَا لِلْعَصَبَةِ هٰذَا دَلِيْلٌ قَائِمٌ صَحِيْحٌ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا عَزَّوَجَلَّ هٰهُنَا مِنْ ذٰلِكَ الْوَلَدِ فَدَلَّنَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِي الْاٰيَةِ الَّتِيْ وَقَفْنَا فِيْهَا عَلٰى اَنْصِبَاءِ الْاَوْلَادِ اَنَّ ذٰلِكَ الْوَلَدَ هُوَ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْوَلَدِ الَّذِيْ سَمّٰى لَهُ الْفَرْضَ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَيْضًا۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کے لیے نصف اور زیادہ بیٹیوں کے لیے دو تہائی بیان فرماتے اور ان کے لیے زیادہ ہو البتہ ایسا کسی اور وجہ سے ہو سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان فرمائے جیسا کہ ذوی الارحام کی وراثت کے سلسلے میں بیان فرمایا اگر بیٹی تمام مال کی وارث ہو جائے اور عصبہ کو کچھ نہ ملے تو اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ اس کے لیے نصف ہے، کوئی مفہوم نہ ہوگا اور اس کا معاملہ بھی لڑکے کے معاملے کی طرح مہمل ہوگا تو جب وہ بات بیان کر دی جو ہم نے ذکر کی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں آگاہی ہے کہ اس کا حصہ اتنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا جیسا کہ سگی بہنوں کا حصہ بیان فرمایا ارشاد فرمایا اگر وہ شخص جس کی وراثت تقسیم ہوتی ہے لاوارث مرد یا لاوارث عورت ہو اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر وہ اس سے زائد ہوں تو وہ تہائی حصے میں شریک ہوں گے اور ان کے مقررہ حصے سے جو کچھ بچے گا وہ عصبات کے لیے ہوگا اسی طرح خاوند اور بیوی کے لیے جو حصہ مقرر فرمایا اس سے باقی ماندہ بھی عصبہ کے لیے ہوگا یونہی بیٹی کے مقررہ حصہ سے بچنے والا بھی عصبہ کے لیے ہوگا اس آیت میں یہ صحیح قائم دلیل ہے۔ پھر ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی طرف رجوع کیا کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اور اس کی اولاد نہ ہو بلکہ اس کی بہن ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس اولاد کی وضاحت نہیں فرمائی تو اس سے پہلے ہم نے جس آیت سے اولاد کے حصے پر واقفیت حاصل کی وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے وہی اولاد مراد ہے جس کا حصہ دوسری آیت میں مقرر فرمایا۔

پھر جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایات مروی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے شہید ہو گئے انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں نیز مجھے اور ایک بھائی کو چھوڑا ان کے بھائی تمام مال لے گئے ہیں

marfat.com

عليه وسلم ان سعدا قتل معك وترك ابنتيه وتركني واخاه فاخذ اخوه ماله وانما يتزوج النساء بما لهن فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعط امرأته الثمن وابنتيه الثلثين ولك ما بقي۔

اور عورتوں سے ان کے مال کے سبب شادی کی جاتی ہے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر فرمایا ان (حضرت سعد) کی بیوی کو آٹھواں حصہ اور ان کی بیٹیوں کو دو تہائی مال دو باقی تمہارے لیے ہے۔

١٦٠٥ - حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله ابن عمرو عن عبد الله بن محمد ابن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت محمد بن عقیل حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فقد وافق هذا ايضا ما ذكرنا وبهذا كان ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد رحمهم الله يقولون وبه نقول ايضا۔

تو یہ (حدیث) بھی ہماری مذکورہ گفتگو کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی بات فرماتے ہیں اور ہم بھی یہی کہتے ہیں

باب ٣٢٦ مواريث ذوي الارحام

باب ۳۲۶ قرابتداروں کی وراثت

١٦٠٦ - حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن نافع عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء ابن يسار ان رجلا من الانصار جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رجل هلك وترك عمته وخالته فسأل النبي صلى الله عليه وسلم وهو واقف على حمارة فوقف ثم رفع يديه فقال اللهم رجل هلك وترك عمته وخالته فيسأله الرجل ويفعل النبي صلى الله عليه وسلم ذلك ثلث مرات ثم قال لا شيء لهما۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں آپ اپنے دراز گوش پر سوار ٹھہرے ہوئے تھے آپ (مزید) رک گئے پھر ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کیا اے اللہ ایک شخص ہلاک ہو گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں چنانچہ وہ شخص پوچھتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے رہے تین بار ایسا کیا پھر فرمایا ان دونوں کے لیے کچھ بھی نہیں۔

١٦٠٧ - حدثنا بحر بن نصر قال ثنا عبد الله ابن وهب قال اخبرني حفص بن ميسرة وهشام ابن سعد وعبد الرحمن بن زيد عن زيد بن اسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعي الى جنازة من الانصار حتى اذا جاءها قال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ترك قالوا ترك عمته وخالته ثم تقدم فقال قفوا الحمار فوقفوا الحمار فقال اللهم رجل ترك عمته وخالته فلم

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے ایک جنازہ کی طرف بلایا گیا یہاں تک کہ جب آپ ان کے پاس تشریف لائے ان لوگوں سے پوچھا کہ اس نے کون کون سی چیز چھوڑی ہے انہوں نے عرض کیا پھوپھی اور خالہ پھر آپ آگے تشریف لے گئے اور فرمایا دراز گوش کو روکو پھر فرمایا اے اللہ ایک شخص نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں تو آپ پر کچھ بھی حکم نازل نہ ہوا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان دونوں کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا۔

marfat.com

يَنْزِلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَجِدُ لَهُمَا شَيْئًا۔

۱۶۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُحَبَّرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ رَجُلًا هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً فَانْطَلِقْ نَقْسِمْ مِيْرَاثَهٗ فَتَبِعَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ قَالَ لَا اَرٰى يُنْزَلُ عَلَيَّ شَيْءٌ لَا شَيْءَ لَهُمَا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عالیہ کے رہنے والوں میں سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص فوت ہو گیا اس نے پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں آپ تشریف لے جائیں اور اس کی میراث تقسیم فرمائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراز گوش پر اس کے پیچھے تشریف لے گئے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا اے میرے رب ایک شخص نے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے پھر کچھ چلے اس کے بعد عرض کیا اے رب ایک شخص نے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے کچھ دیر چلنے کے بعد پھر عرض کیا اے میرے رب! ایک شخص نے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے پھر فرمایا میرا خیال ہے (اس سلسلے میں) مجھ پر کچھ بھی نازل نہیں ہو گا پس ان دونوں کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ وَتَرَكَ ذَا رَحِمٍ لَيْسَ بِعَصَبَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً غَيْرَهٗ اَنَّهٗ لَا يَرِثُ مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرِثُ ذُو الرَّحِمِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَصَبَةً بِالرَّحِمِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَيِّتِ كَمَا يُوْرَثُ بِالرَّحِمِ الَّذِيْ يُدْلِيْ بِهٖ فَيَكُوْنُ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ لِاَنَّهَا تُدْلِيْ بِرَحِمِ الْاُمِّ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِيْ يَحْتَجُّ بِهٖ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ وَمِنْ مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَهُمْ اَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمُنْقَطِعٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِمَا لَوِ احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْهُمْ اِيَّاهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص مر جائے اور ایسا قرابت دار چھوڑ جائے جو عصبہ نہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی عصبہ بھی نہ چھوڑے تو وہ (ذوی الارحام) اس کے مال سے کسی چیز کا مالک نہ ہو گا انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا حدیث) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جب عصبہ نہ ہو تو یہ قرابت دار اس قرابت کی وجہ سے جو اس کے اور میت کے درمیان ہے، وارث ہو جائے گا جیسا کہ اس قرابت کی وجہ سے وارث بنتا ہے جو اسے رشتہ دار بناتی ہے پس پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی ہو گا کیونکہ وہ ماں کی قرابت کے سبب سے رشتہ دار بنتی ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ جس حدیث سے ان کے مخالف نے استدلال کیا ہے وہ حدیث منقطع ہے اور اس مخالف کا مذہب یہ ہے کہ وہ ان کی جانب سے حدیث منقطع سے استدلال کو قبول نہیں کرتا تو ان کے خلاف ایسی حدیث سے کیسے

marfat.com

استدلال کر سکتا ہے کہ اگر یہ حضرات ان کے خلاف اس قسم کی حدیث سے استدلال کریں تو وہ ان کو اس کی اجازت نہیں دیتے۔

ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ أَيْضًا عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِيْ دَفْعِ مَوَارِيْثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ لَا شَيْءَ لَهُمَا أَيْ لَا فَرْضَ لَهُمَا مُسَمًّى كَمَا لِغَيْرِهِمَا مِنَ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ يَرِثْنَ كَالْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ وَالْجَدَّاتِ فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا شَيْءَ لَهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا لَا شَيْءَ لَهُمَا لَا مِيْرَاثَ لَهُمَا أَصْلًا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ جَعَلَ لَهُمَا الْمِيْرَاثَ

پھر اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جائے تو ہمارے نزدیک اس میں قرابتداروں کی وراثت کو دور کرنے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ لاشئی کا مطلب یہ ہو کہ ان کے لیے متعین ومقرر وراثت فرض نہیں جیسا کہ ان کے علاوہ ان عورتوں کے لیے ہے جو وارث بنتی ہیں مثلاً بیٹیاں بہنیں اور دادیاں، پس حضور علیہ السلام پر (پھوپھی اور خالہ کے بارے میں) کچھ نازل نہیں ہوا تو آپ نے اس بنیاد پر فرمایا ان دونوں کے لیے کچھ نہیں "لاشئی لھما" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کے لیے وراثت میں بالکل حصہ نہیں کیونکہ اس وقت تک آپ پر اس سلسلے میں کچھ بھی نازل نہیں ہوا تھا اور قرابتداروں میں سے بعض دوسرے بعض کی نسبت قریبی ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (اس طرح ہے) پس جب آپ پر (اس سلسلے میں حکم) نازل ہوا تو آپ نے ان دونوں کے لیے حصہ قرار دیا۔

١٦٠٩ - فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحِ وَكَانَ أَتِيًّا وَهُوَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ يُعْرَفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعْرِفُوْنَ لَهُ فِيْكُمْ نَسَبًا قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ابْنَ أُخْتِهِ فَأَعْطَاهُ مِيْرَاثَهُ -

اس قسم کے مسئلے میں بھی آپ سے مروی ہے حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ثابت بن دحداح کا انتقال ہو گیا اور وہ اجنبی تھے یعنی ان کی اصل معروف نہ تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا کیا تم اپنے درمیان ان کا نسب پہچانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر کو بلایا اور ان کی وراثت ان (ابولبابہ) کو عطا فرمائی۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَرَّثَ أَبَا لُبَابَةَ مِنْ ثَابِتٍ بِالرَّحِمِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَوَارِيْثُ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَدَلَّ سُؤَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابولبابہ کو اس قرابت کی وجہ سے جو ان کے اور حضرت ثابت کے درمیان تھی حضرت ثابت کا وارث قرار دیا تو اس سے قرابتداروں (ذوی الارحام) کا وارث ہونا ثابت ہوا اور حضرت عطاء بن یسار کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پھوپھی اور خالہ کے بارے

marfat.com

عَنِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ هَلْ لَهُمَا مِيْرَاثٌ اَمْ لَا اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَاَخُّرُ حَدِيْثِ وَاسِعٍ هٰذَا عَنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فَكَانَ نَاسِخًا لَهُ فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ حَدِيْثَ وَاسِعٍ هٰذَا مُنْقَطِعٌ قِيْلَ لَكُمْ وَحَدِيْثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُنْقَطِعٌ اَيْضًا فَمَنْ جَعَلَكُمْ اَوْلٰى بِتَثْبِيْتِ الْمُنْقَطِعِ فِيْمَا يُوَافِقُكُمْ مِنْ مُخَالِفِكُمْ فِيْمَا يُوَافِقُهُ

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا کہ ان کے لیے وراثت ہے یا نہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سلسلے میں آپ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے حضرت واسع رضی اللہ عنہ کی روایت کا حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے مؤخر ہونا ثابت ہو گیا پس یہ اس کے لیے ناسخ ہے۔ اگر تم کہو کہ حضرت واسع رضی اللہ عنہ کی یہ روایت منقطع ہے تو تمہیں کہا جائے گا کہ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت بھی منقطع ہے تو کس نے تمہیں اس بات کا زیادہ حقدار دیا ہے کہ جو منقطع حدیث تمہارے موافق ہو وہ ثابت ہے۔ اور جو تمہارے مخالف کے موافق ہے وہ ثابت نہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارٍ مُتَّصِلَةِ الْاَسَانِيْدِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی بات ایسی روایات میں مروی ہے جس کی اسناد متصل ہیں۔

۱۶۱۰- مِنْهَا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا رَمٰى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ اِلَّا خَالٌ فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا اس کے ماموں کے علاوہ کوئی وارث نہ تھا اس سلسلے میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا کوئی ولی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا ولی ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

۱۶۱۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ۔

حضرت طاؤس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

۱۶۱۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت ابراہیم بن مرزوق سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعاصم نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل غیر مرفوع روایت کیا۔

marfat.com

۱۶۱۳- حدثنا ابو یحیی بن احمد بن زکریا بن الحارث بن ابی میسرة المکی قال ثنا ابی قال ثنا هشام بن سلیمن عن ابن جریج فذکر باسناده مثله قال ابو یحیی واراه قد رفعه۔

حضرت ہشام بن سلیمان حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً روایت کیا۔

۱۶۱۴- حدثنا فهد قال ثنا ابو الولید قال ثنا شعبة قال یزید العقیلی اخبرنی عن راشد بن سعد عن ابی عامر الهوزنی عن المقدام بن معدیکرب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ترک کلا فعلی قال شعبة ربما قال قال ومن ترک مالا فلورثته وانا وارث من لا وارث له اعقل عنه وارثه والخال وارث من لا وارث له یعقل عنه ویرثه۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل و اولاد چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے حضرت شعبہ فرماتے ہیں بعض اوقات آپ فرماتے وہ میری طرف ہے اور جو آدمی مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کا وارث ہوں میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور وارث بنوں گا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں (اس کا) وارث ہے وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور اس کی وراثت حاصل کرے گا۔

۱۶۱۵- حدثنا ابن ابی میسرة قال ثنا بدل بن المحبر قال ثنا شعبة ثم ذکر باسناده مثله۔

حضرت ابن ابی میسرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت بدل بن محبر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۱۶- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن زید عن بدیل فذکر باسناده مثله الا انه قال ارث ماله وافک عانه والخال وارث من لا وارث له ویفک عانه۔

حضرت سلیمان بن حرب فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے حضرت بدیل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا میں اس کا وارث بنوں گا اور اس کی گردن چھڑاؤں گا اور جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے اور وہ اس کی گردن چھڑائے گا۔

۱۶۱۷- حدثنا ابن ابی میسرة قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن زید فذکر مثله۔

حضرت ابن ابی میسرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سلیمان بن حرب نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۱۸- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا معاویة بن صالح قال ثنی راشد بن سعد انه سمع المقدام بن معدیکرب یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال الله ورسوله مولی من لا مولی له یرث ماله ویفک

حضرت راشد بن سعد سے مروی ہے انہوں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہیں وہ اس کے مال کے وارث ہوں گے اور اس کی گردن چھڑائیں گے جس کا کوئی

marfat.com

عُصُوبَةٌ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عُنُوَّهُ

فَهٰذِهِ آثَارٌ مُتَّصِلَةٌ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُوَافِقُ مَا رَوَى الْوَاسِعُ بْنُ حِبَّانَ وَيُخَالِفُ مَا رَوَى عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ۔

وارث نہیں اس کا ماموں اس کا وارث ہے وہ اس کا وارث بنے گا اور اس کا گروی چھڑائے گا۔

یہ متصل روایات ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں یہ روایات حضرت واسع بن حبان کی روایت کے موافق اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہیں ان تمام روایات نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو کہ قرابتدار ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں پکا کیا اور واضح کر دیا۔

وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَبَيَّنَهُ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا لَا دَلِيْلَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى مَا ذَهَبْتُمْ اِلَيْهِ مِنْ هٰذَا لِاَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَوَارَثُوْنَ بِالتَّبَنِّيْ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا وَرَثَ الْمُتَبَنّٰى مَالَهُ دُوْنَ سَائِرِ اَرْحَامِهِ وَكَانَ النَّاسُ يَتَعَاقَدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَنَّ الرَّجُلَ يَرِثُ الرَّجُلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَجَعَلَ لِذٰلِكَ رَدًّا لِلْمَوَارِيْثِ اِلٰى ذَوِي الْاَرْحَامِ وَقَالَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

ہمارے مخالف نے کہا کہ اس آیت میں تمہارے اس مذہب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ لوگ متبنّیٰ ہونے کی وجہ سے بھی وارث ہوتے تھے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو متبنیٰ (بیٹا) بنایا تھا پس انہیں زید بن محمد کہا جاتا تھا لہٰذا جو شخص اس طرح کرتا تھا وہ منہ بولے بیٹے کو تمام مال کا وارث بناتا تھا اور اپنے تمام قرابتداروں کو چھوڑ دیتا تھا اور دور جاہلیت میں لوگ معاہدہ کرتے تھے کہ ایک شخص، دوسرے کا وارث ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں قرابتداروں میں سے بعض، بعض کے زیادہ قریب ہیں اور فرمایا کہ انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ انصاف پر مبنی ہے۔

٩١٧١ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ لِاَخِيْ شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ جَارِيَةٌ فَوَلَدَتْ جَارِيَةً فَشَبَّتْ فَزَوَّجَهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا وَمَاتَتِ الْجَدَّةُ فَاخْتَصَمَ شُرَيْحٌ وَالْغُلَامُ اِلٰى شُرَيْحٍ قَالَ فَجَعَلَ شُرَيْحٌ يَقُوْلُ لَيْسَ لَهُ مِيْرَاثٌ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا هُوَ ابْنُ بِنْتٍ وَقَضٰى لِلْغُلَامِ بِالْمِيْرَاثِ قَالَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ فَرَكِبَ مَيْسَرَةُ بْنُ زَيْدٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ

اس سلسلے میں انہوں نے یوں ذکر کیا حضرت عیسیٰ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے بھائی شریح بن حارث کی ایک لونڈی تھی اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی وہ جوان ہوئی تو انہوں نے اس کا نکاح کر دیا اس نے ایک بچہ جنا اور اس کی نانی فوت ہو گئی شریح بن حارث اور بچہ اپنا مقدمہ حضرت قاضی شریح کے پاس لے گئے (راوی) فرماتے ہیں شریح کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب میں اس کے لیے وراثت نہیں کیونکہ وہ (مرنے والی کا) نواسہ ہے لیکن حضرت قاضی شریح نے بچے کے حق میں فیصلہ کر دیا اور فرمایا قرابتداروں میں سے بعض، بعض کے زیادہ قریب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھا ہوا ہے (راوی) فرماتے ہیں حضرت میسرہ بن

marfat.com

ابن الزبير فحدثه بالذي قضى به شريح قال فكتب ابن الزبير الى شريح ان ميسرة حدثني انك قضيت كذا وكذا وقلت عند ذلك وأولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب الله تعالى فانما كانت تلك الآيات في العصبات في الجاهلية وكان الرجل في الجاهلية يعاقد الرجل فيقول ترثني وارثك فلما نزلت هذه الآية ترك ذلك قال فقدم الكتاب الى شريح فقرأه وقال انما اعتقها حيتان بطنها وابى ان يرجع عن قضائه۔

یزید سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور حضرت شریح کا فیصلہ انہیں سنایا فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو لکھا حضرت میسرہ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ایسا ایسا فیصلہ کیا ہے اور اس وقت یہ آیت پڑھی ہے "واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ" یہ آیات تو دور جاہلیت میں عصبات کے بارے میں تھیں زمانہ جاہلیت میں ایک شخص دوسرے آدمی سے معاہدہ کرتا اور کہتا کہ تو میرا وارث ہوگا اور میں تیرا وارث ہوں گا جب یہ آیت نازل ہوئی تو یہ معاہدہ چھوڑ دیا گیا راوی فرماتے ہیں یہ خط حضرت شریح کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں پڑھ کر فرمایا کہ اسے اس کے پیٹ کی مچھلیوں نے آزاد کیا اور آپ نے اپنے فیصلے کے رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔

١٦٢٠ - وكان من الحجة للآخرين على اهل هذه المقالة ان عبد الله بن الزبير قد اخبر في حديثه هذا انهم كانوا يتوارثون بالتعاقد دون الانساب فانزل الله عز وجل ردا لذلك واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب الله فكان في هذه الآية دفع الميراث بالمعاقدة وايجابه لذوي الارحام دونهم ولم يبين لنا في هذه الآية ان ذوي الارحام هم العصبة او غيرهم فقد يحتمل ان يكونوا هم العصبة ويحتمل ان يكون كل ذي رحم على ما جاء في تفصيل المواريث في غير هذا الحديث۔

فلما كان ما ذكرنا كذلك ثبت ان لا حجة لاحد الفريقين في هذا الحديث وانما هذا الحديث حجة على ذاهب لو ذهب الى ميراث المتعاقدين بعضهم من بعض لا غير ذلك **فهذا** معنى حديث ابن الزبير **وقد** ذهب اهل بدر الى مواريث ذوي الارحام **فمما** روي عنهم في ذلك ما ذكرناه فيما تقدم من كتابنا

اس قول والوں کے خلاف دوسرے حضرات کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی اس روایت میں اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ لوگ عہد و پیمان کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے نسب کی وجہ سے نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس طریقے کو رد کرتے ہوئے فرمایا رشتہ داروں میں سے بعض، بعض کے زیادہ قریب ہیں یہ اللہ کی کتاب میں ہے، تو اس آیت میں عقد کی وجہ سے وراثت کو رد کر کے قرابتداروں کے لیے اسے ثابت کیا گیا ہے لیکن اس آیت میں ہمارے لیے اس بات کو واضح نہیں فرمایا کہ رشتہ داروں سے عصبات مراد ہیں یا ان کے غیر۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ عصبات ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ تمام قرابتدار مراد ہوں جس طرح کہ دیگر احادیث میں وراثت کی تفصیل میں آیا ہے۔

توجب یہ مذکورہ بات اس طرح ہے تو ثابت ہوا کہ اس حدیث میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دلیل نہیں یہ حدیث تو ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو عقد کی وجہ سے ایک دوسرے کو وارث مانتے ہوں (اگر کوئی شخص ایسا کہتا ہو) دوسرے لوگ مراد نہیں۔ اہل بدر نے قرابتداروں کو وارث قرار دیا ہے

اس سلسلے میں ان حضرات سے وہ روایت مروی ہے جو ہم نے اپنی کتاب میں اس سے پہلے ذکر کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

marfat.com

هٰذا عَنْ عُمَرَ فِي كِتَابِهِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عُبَيْدَةَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ أَنَّ مَذْهَبَهُ فِيهِ كَانَ كَمَذْهَبِهِ.

۱۶۲۱ - وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُتِيَ زِيَادٌ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَيْفَ قَضَى عُمَرُ فِيهَا قَالُوا لَا قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِقَضَاءِ عُمَرَ فِيهَا جَعَلَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُخْتِ فَأَعْطَى الْعَمَّةَ الثُّلُثَيْنِ وَالْخَالَةَ الثُّلُثَ.

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنَا يَزِيدُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ وَالْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ.

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي إِخْوَةٍ لِأُمٍّ فَأَعْطَى الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثَ وَأَعْطَى الْأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ قَالَ الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ وَكَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى الْإِخْوَةِ لِأُمٍّ مَعَ الْأُمِّ وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلَى أَخَوَاتٍ لِأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَلَا عَلَى امْرَأَةٍ وَلَا عَلَى جَدَّةٍ وَلَا عَلَى زَوْجٍ.

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْخَالَةُ وَالِدَةٌ.

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ عُمَرَ قَضَى لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ.

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا مذہب بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مذہب کی طرح تھا۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص مر گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی تو حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کو لایا گیا انہوں نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا فیصلہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا "نہیں" انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے پھوپھی کو بھائی کی طرح اور خالہ کو بہن کی طرح قرار دیا چنانچہ انہوں نے پھوپھی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی دیا۔

بواسطہ حضرت حسن، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی مقرر کیا۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس (میت کی) ماں کی طرف سے بہنوں اور ماں کے بارے میں مقدمہ لایا گیا تو آپ نے ماں کی طرف سے (میت کی) بہنوں کو تہائی حصہ دیا اور باقی تمام مال ماں کو دے دیا اور فرمایا ماں اس شخص کی عصبہ ہے جس کا کوئی دوسرا وارث عصبہ نہ ہو اور آپ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے بہنوں کی طرف وراثت لوٹاتے نہیں تھے اور نہ سگی بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی طرف لوٹاتے اور نہ سگی بہنوں کی موجودگی میں باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے اور نہ بیوی، دادی اور خاوند کی طرف لوٹاتے۔

حضرت یحییٰ بن وثاب، حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خالہ، ماں ہے۔

حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا۔

marfat.com

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ بَکْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت حمید الطویل، حضرت بکر سے وہ حضرت عبد اللہ سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ فُضَیْلٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰہِ یُوَرِّثَانِ الْاَرْحَامَ دُوْنَ الْوَلَاءِ قُلْتُ اِنْ کَانَ عَلِیٌّ یَفْعَلُ ذٰلِکَ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ اَشَدَّہُمْ فِیْ ذٰلِکَ۔

حضرت فضیل، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما قرابتداروں کو ہی وارث قرار دیتے تھے، ولاء کی وجہ نہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا اگر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس طرح کرتے ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان سب سے سخت تھے۔

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ قَالَ اَنَا عُبَیْدَۃُ عَنْ حَیَّانَ الْجُعْفِیِّ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَتَرَکَ اِبْنَۃً وَاَمْرَاَۃً وَمَوْلَاۃً قَالَ سُوَیْدٌ اِنِّیْ جَالِسٌ عِنْدَ عَلِیٍّ اِذْ جَاءَتْہُ مِثْلُ ہٰذِہِ الْقِصَّۃِ فَاَعْطٰی اِبْنَتَہُ النِّصْفَ وَامْرَاَتَہُ الثُّمُنَ ثُمَّ رَدَّ مَا بَقِیَ عَلٰی اِبْنَتِہٖ وَلَمْ یُعْطِ الْمَوْلٰی شَیْئًا۔

حضرت حیان جعفی، حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مر گیا اور اس نے ایک بیٹی بیوی اور ایک (آزاد کردہ) لونڈی چھوڑی حضرت سوید فرماتے ہیں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس اس قسم کا واقعہ آیا تو آپ نے اس کی بیٹی کو نصف اور بیوی کو آٹھواں حصہ عطا فرمایا پھر جو کچھ باقی بچا بیٹی کی طرف لوٹا دیا اور لونڈی کو کچھ نہ دیا۔

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ ابْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَیَّانَ الْجُعْفِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سفیان، حضرت حیان جعفی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت سوید بن غفلہ کے پاس تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ اَنَا شَرِیْکٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ یَرُدُّ بَقِیَّۃَ الْمَوَارِیْثِ عَلٰی ذَوِی السِّہَامِ مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ۔

حضرت جابر، حضرت ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باقی وراثت ذوی الارحام میں سے حصہ داروں کی طرف لوٹاتے تھے۔

۱۶۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اُتِیَ زِیَادٌ فِیْ عَمٍّ لِاُمٍّ وَخَالَۃٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِقَضَاءِ عُمَرَ فِیْہِمَا اَعْطَی الْعَمَّ الثُّلُثَیْنِ وَاَعْطَی الْخَالَۃَ الثُّلُثَ۔

حضرت مطرف، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کے پاس ماں کی طرف سے چچا اور خالہ کی وراثت کے سلسلے میں مقدمہ پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی خبر دوں آپ نے ماں کی طرف سے چچا کو دو تہائی عطا فرمایا اور خالہ کو ایک تہائی دیا۔

۱۶۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمٰنَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْعَمَّۃِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَۃِ الثُّلُثُ قُلْتُ اَسَمِعْتَہٗ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ ہُوَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُہٗ مِنْہُ۔

حضرت سلیمان سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی ہے حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے ان سے پہلی بات

۱۶۳۲ - حدثنا علی قال ثنا عبدة قال ثنا ابن المبارك عن شعبة عن المغيرة عن ابراهيم عن عبد الله مثله. فهؤلاء اهل بدر قد ورثوا ذوى الارحام بارحامهم وان لم يكونوا عصبة فان كان الى التقليد فتقليد هؤلاء اولى وان كان الى ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد ذكرنا ما روى عنه فى هذا الباب وان كان الى النظر فانا قد رأينا العصبة يرثون اذا كانوا ذكورا ورأينا بعضهم اذا كان له من القرب ما ليس لبعض كان بذلك القرب اولى بالميراث ممن هو ابعد منه وكان المسلمون اذا لم يكن للميت عصبة يرثونه جميعا فاذا كان بعضهم اقرب اليه من بعض فالنظر على ما ذكرنا ان يكون من قرب منه اولى بالميراث ممن هو ابعد منه من المتوفى من المسلمين فثبت بالنظر ايضا ما ذكرنا وهو قول ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

وقد ذكرنا فى هذه الآثار التى رويناها عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلافا بينهم فى بعضها وبعض اجتماعهم على الوراثة بالارحام التى لا تعصب اهلها ففيمن اختلفوا فيه من ذلك فى ميراث ذوى الارحام دون الموالى وقد ذكرنا ذلك عن عمر وعلى وعبد الله وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك.

۱۶۳۳ - حدثنا على بن زيد قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك قال انا ابان ابن تغلب عن الحكم عن عبد الله بن شداد بن الهاد ان ابنة حمزة اعتقت مولى لها فمات المولى وتركها وترك

یہی سنی ہے۔

حضرت شعبہ حضرت مغیرہ سے وہ حضرت ابراہیم سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ اہل بدر ہیں جنہوں نے قرابت کی وجہ سے قرابتداروں (ذوی الارحام) کو وارث بنایا اگرچہ عصبہ نہ ہوں اگر بات تقلید کی ہے تو ان حضرات کی تقلید اولیٰ ہے اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی طرف رجوع کرنا ہے تو ہم نے اس باب میں آپ سے مروی احادیث ذکر کی ہیں اور غور وفکر اور قیاس کی طرف جانا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ عصبات مذکر ہونے کی صورت میں وارث ہوتے ہیں اور ہم ان میں سے بعض کو دیکھتے ہیں کہ اگر انہیں دوسروں کی نسبت زیادہ قرب ہوتا تو وہ عصبہ بعید کی نسبت وراثت کا زیادہ حقدار ہوتا تھا اور اگر میت کا عصبہ نہ ہوتا تو تمام مسلمان اس کے وارث ہو جاتے تو جب ان میں سے بعض، دوسرے بعض کی نسبت میت کے زیادہ قریب ہیں تو ہماری مذکورہ گفتگو پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں میں جو شخص میت کے زیادہ قریب ہو وہ دور کے رشتہ دار کی نسبت وراثت کا زیادہ حقدار ہوگا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ قیاس سے بھی ثابت ہو گیا حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض میں ان کا اختلاف ذکر کیا ہے لیکن اس بات پر وہ متفق ہیں کہ عصبہ نہ ہونے کے باوجود قرابتداری وراثت کا باعث ہے جن حضرات نے اس سلسلے میں اختلاف کیا ہے ان میں سے بعض نے قرابتداروں کی وراثت میں اختلاف کیا آزاد کردہ لوگوں (موالی) کے بارے میں اختلاف نہیں کیا۔ ہم نے یہ بات حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اپنا ایک غلام آزاد کیا وہ غلام فوت ہوا تو اس نے انہیں اور اپنی ایک بیٹی کو چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (اس کی بیٹی کو) نصف مال دیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی

marfat.com

إِبْنَتَهُ فَأَعْطَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفَ وَأَعْطَى بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ۔

صاحبزادی کو بھی نصف مال دیا۔

١٦٣٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادٍ يَقُولُ هِيَ أُخْتِي ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت حکم سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن شداد سے سنا فرماتے تھے یہ میری بہن ہے پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٣٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَهُوَ يَقُولُ هِيَ أُخْتِي فَسَأَلْتُهُمْ فَقَالُوا كَانَ مَوْلًى لِابْنَةِ حَمْزَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن شداد کے پاس پہنچا اور وہ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے فرما رہے تھے کہ یہ میری بہن ہے میں نے ان حضرات سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا آزاد کردہ غلام تھا۔

١٦٣٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور بن حیان اسدی حضرت عبداللہ بن شداد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٣٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَأَبِي فَزَارَةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهَا هِيَ أُخْتِي مِنْ أُمِّي كَانَتْ أُمُّنَا أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةَ۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب اور ابو فزارہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن شداد نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا اس کے بعد فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کے اور میرے درمیان کیا رشتہ ہے یہ میری ماں کی طرف سے بہن ہے حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہماری ماں تھیں۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَرَّثَ بِنْتَ حَمْزَةَ مِنْ مَوْلَاهَا مَا بَقِيَ بَعْدَ نَصِيبِ بُنْتِهِ بِحَقٍّ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا وَلَمْ يَرُدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الْبِنْتِ فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَنَّ مَوْلَى الْعَتَاقَةِ أَوْلَى بِالْمِيرَاثِ مِنَ الرَّحِمِ الَّذِي لَيْسَ بِعَصَبَةٍ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کی صاحبزادی کو ان کے آزاد کردہ غلام کا وارث بنایا (یعنی اس کی بچی کے حصے سے جو کچھ بچا وہ اس حق کی وجہ سے ان کو دیا جو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اور باقی بچنے والے مال کو بیٹی کی طرف نہیں لوٹایا تو یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آزاد کرنے والا (مولی العتاقہ) غیر عصبہ رحم سے زیادہ حق رکھتا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١٦٣٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا فِطْرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ

حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے کچھ لوگوں کے بارے میں

marfat.com

قَالَ قَضٰى عَلِيٌّ فِيْ اُنَاسٍ مِنَّا فِيْ مَنْ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَ مَوْلَاتَهُ فَاَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَالْمَوْلَاةَ النِّصْفَ۔

۱۶۳۹۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ وَرَّثَهَا عَلِيٌّ مِنْ اَبِيْهَا النِّصْفَ وَوَرَّثَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ

وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا عِنْدَنَا لِاَنَّا رَاَيْنَا الْمَوْلٰى اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بِنْتٌ وَرِثَ بِالتَّعْصِيْبِ كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِي الْاَرْحَامِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ اِذَا كَانَتْ مَعَهُ ابْنَةٌ يَرِثُ مَعَهَا كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِي الْاَرْحَامِ **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۶۴۰۔ **وَاَمَّا** مَا ذَكَرْنَاهُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلٰى اِخْوَةٍ لِاُمٍّ مَعَ اُمٍّ شَيْئًا وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلٰى اَخَوَاتٍ لِاَبٍ مَعَ اَخَوَاتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ شَيْئًا فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ وَاَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيْثِ عَلٰى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الْاَرْحَامِ فَاِنَّ النَّظَرَ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ لِاَنَّهُمْ جَمِيْعًا ذَوُوْ اَرْحَامٍ۔

وَقَدْ رَاَيْنَاهُمْ فِيْ فَرَائِضِهِمُ الَّتِيْ فَرَضَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ فَقَدْ وَرَّثُوْهَا جَمِيْعًا بِاَرْحَامٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُهُمْ بِقُرْبِ رَحِمِهِ اَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْهُمْ مِمَّنْ بَعُدَ رَحِمُهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنُوْا جَمِيْعًا فِيْمَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ فُضُوْلِ الْمَوَارِيْثِ كَذٰلِكَ وَاَنْ لَا يُقَدَّمَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ عَلٰى مَنْ كَانَ اَبْعَدَ رَحِمًا مِنَ الْمَيِّتِ مِنْهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

فیصلہ فرمایا کہ جس شخص نے اپنی بیٹی اور ایسی عورت چھوڑی جس نے اسے آزاد کیا تھا تو آپ نے اس کی بیٹی کو نصف اور آزاد کرنے والی کو بھی نصف عطا فرمایا۔

حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے اس عورت کو دیکھا ہے جسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ سے نصف مال کا وارث بنایا اور اس کے آزاد کرنے والے کو بھی نصف مال کا وارث بنایا

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جب مولیٰ کے ساتھ (مرنے والے کی) بیٹی نہ ہو تو وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے وارث بنتا ہے جیسا کہ قرابتداروں میں سے عصبہ وارث ہوتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب اس کے ساتھ (میت کی) بیٹی ہو تو اس وقت بھی یہی حکم ہونا چاہیے وہ اس (لڑکی) کے ساتھ اسی طرح وارث ہوگا جس طرح قرابتداروں میں سے عصبہ کو وراثت ملتی ہے۔ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور وہ جو ہم نے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے بہنوں پر کچھ بھی نہیں لوٹاتے تھے اور نہ سگی بہن کے ساتھ پوتی کی طرف لوٹاتے تھے اور نہ ہی سگی بہنوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے تو ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف نقل کیا ہے آپ باقی بچنے والے مال وراثت کو ان قرابتداروں کی طرف لوٹاتے تھے جن کے حصے مقرر تھے، تو اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس وہی ہے جس کی طرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گئے ہیں کیونکہ یہ سب قرابتدار (ذوی الارحام) ہیں۔

اور ہم نے دیکھا کہ ان حضرات نے ان سب (قرابتداروں) کو مختلف رشتوں کی وجہ سے ان فرائض کا وارث قرار دیا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا اور ان میں سے کوئی، قریبی رشتہ کی وجہ سے ان دوسروں کی نسبت جنہیں دور کی قرابت حاصل ہے) زیادہ مستحق قرار نہیں پاتا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جن پر باقی مال وراثت لوٹایا جاتا ہے اسی طرح ہوں اور جو شخص میت سے قریبی قرابت رکھتا ہے وہ قرابت بعیدہ والے سے مقدم نہ ہو۔ یہ بھی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

marfat.com

١٦٤١ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْطَائِهِ بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ وَبِنْتَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ اَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ طُعْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَةِ حَمْزَةَ -

١٦٤٢ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَهٰذَا عِنْدَنَا كَلَامٌ فَاسِدٌ لِاَنَّ اِبْنَةَ مَوْلَى اِبْنَةِ حَمْزَةَ اِنْ كَانَ وَجَبَ لَهَا جَمِيْعُ مِيْرَاثِ اَبِيْهَا بِرَحِمِهَا مِنْهُ الْمُحَالُ اَنْ يُطْعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ حَمْزَةَ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهَا كُلُّهُ وَاِنَّمَا وَجَبَ لَهَا نِصْفُهُ فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ رَاجِعٌ اِلٰى مَنْ اَعْتَقَهُ وَهِيَ اِبْنَةُ حَمْزَةَ فَاسْتَحَالَ مَا ذَكَرَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ ذٰلِكَ وَثَبَتَ اَنَّ مَا دَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بِنْتِ حَمْزَةَ كَانَ بِالْمِيْرَاثِ لَا بِغَيْرِهٖ -

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اٰثَارٌ فِيْ تَوْرِيْثِ مَنْ لَيْسَ بِعَصَبَةٍ وَلَا رَحِمٍ -

١٦٤٣ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْسَجَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ

قَالَ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ قَدْ وَرَّثَ الْمَوْلَى الْاَسْفَلَ مِنَ الْمَوْلٰى

ہم نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو نصف اور ان کے آزاد کردہ غلام (میت) کی بیٹی کو بھی نصف دیا اس سلسلے میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے لیے کھانا تھا۔

یہ بات حسن بن صالح نے بواسطہ منصور، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لیکن ہمارے نزدیک یہ کلام فاسد ہے کیونکہ اگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے آزاد کردہ غلام کی بیٹی کے لیے اس کی قرابت کی وجہ سے باپ کا تمام مال وراثت واجب ہوتا تو محال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو کھانا دیتے اور اگر یہ تمام اس کے لیے واجب نہ تھا بلکہ اس کے لیے نصف مال واجب تھا تو اس کے بعد جو نصف بچا وہ اس کی طرف لوٹ گیا جس نے اسے آزاد کیا اور وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں پس جو کچھ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نے ذکر کیا وہ محال ہوا اور ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو عطا فرمایا وہ وراثت کی وجہ سے تھا کسی اور وجہ سے نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جن کے مطابق آپ نے اس شخص کو وارث بنایا جو عصبہ بھی نہیں اور قرابتدار بھی نہیں۔

اور وہ شخص یوں ذکر کرے حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عوسجہ سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص مرگیا اور اس نے کوئی قریبی رشتہ دار نہ چھوڑا البتہ ایک غلام تھا جسے اس (میت) نے آزاد کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وراثت اسے دے دی۔

اور وہ (معترض) یوں کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مولیٰ اسفل (آزاد ہونے والے) کو مولیٰ اعلیٰ (آزاد کرنے والا)

marfat.com

الْاَعْلٰى وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا قِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَوْلَى الْاَسْفَلُ يَرِثُ الْمَوْلَى الْاَعْلٰى وَاِنَّمَا فِيْهِ اَنَّهٗ دَفَعَ مِيْرَاثَهٗ وَهُوَ تَرِكَتُهٗ اِلَيْهِ وَلَيْسَ كَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْخَالِ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ **فَقَدْ** يَحْتَمِلُ وُجُوْهًا **مِنْهَا** اَنْ يَّكُوْنَ دَفَعَهٗ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ وَرَّثَهٗ اِيَّاهُ بِمَالِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ مِنَ الْوَلَاءِ **وَيَحْتَمِلُ** اَنْ يَّكُوْنَ مَوْلَاهُ ذَا رَحِمٍ لَهٗ فَدَفَعَ اِلَيْهِ مَالَهٗ بِالرَّحِمِ وَوَرَّثَهٗ لَهٗ لَا بِالْوَلَاءِ اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَتْرُكْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الْعَبْدَ كَانَ قَرَابَةً لَهٗ فَوَرَّثَهٗ بِالْقَرَابَةِ **وَيَحْتَمِلُ** اَنْ يَّكُوْنَ دَفَعَ اِلَيْهِ مِيْرَاثَهٗ لِاَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ اَمَرَ بِذٰلِكَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ حَيْثُ اَمَرَ بِوَضْعِهٖ فِيْهِ كَمَا ـ

١٦٤٤ - **قَدْ** رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ اَحْرٰى اَنْ يَّمُوْتَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ وَلَا يُعْرَفُ لَهٗ وَارِثٌ مِنْكُمْ مَعْشَرَ هَمْدَانَ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَضَعْ مَالَهٗ حَيْثُ اَحَبَّ قَالَ الْاَعْمَشُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ ـ

١٦٤٥ - **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ ـ

١٦٤٦ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کا وارث بنایا اور تم یہ بات نہیں کہتے۔ اسے کہا جائے گا اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ اسفل مولیٰ، اعلیٰ مولیٰ کا وارث بنتا ہے اس حدیث میں تو صرف اتنی بات ہے کہ آپ نے اسے (غلام کو اس کے مالک) کی وراثت دی اور یہ اس طرح نہیں جیسے ماموں کے بارے میں آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے۔ اس میں کئی معانی کا احتمال ہے ان میں سے ایک احتمال یہ ہے کہ آپ نے اسے اس لیے عطا فرمایا کہ ولاء کی بنیاد پر اسے میت کا وارث قرار دیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا مولیٰ اس کا قرابتدار تھا تو قرابت کی وجہ سے آپ نے اسے اس کا مال دیا اور اسے اس کا وارث قرار دیا ولاء کی وجہ سے نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حدیث میں (حضرت ابن عباس) فرماتے ہیں کہ اس نے آزاد کردہ غلام کے علاوہ کوئی رشتہ دار نہ چھوڑا تھا جو خبر دی کہ اس غلام کو میت سے قرابت حاصل تھی تو آپ نے قرابت کی وجہ سے اسے وارث بنا دیا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے وراثت اس لیے دی کہ میت نے اس کا حکم دیا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال اسے دیا جسے دینے کے لیے اس نے کہا تھا۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمرو بن شرحبیل سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ہمدان کے گروہ عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں کہ ان کا کوئی آدمی مرے اور تم میں سے کوئی اس کا وارث نہ ہو اگر ایسی صورت حال ہو تو جہاں چاہے مال دے حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے حضرت ہمام بن حارث سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا وہ حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت ابوعمرو شیبانی سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

marfat.com

مِثْلَهُ ۔

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ اَحَبَّ ۔

١٦٤٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ ۔

١٦٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَهُ الْمَوْلَى الْاَسْفَلَ لِفَقْرِهٖ كَمَا لِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا فِيْ يَدِهٖ مِنَ الْاَمْوَالِ الَّتِيْ لَا رَبَّ لَهَا ۔

١٦٥٠ - وَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَذْكُرُ اَنَّ هٰذَا التَّاْوِيْلَ الْاٰخَرَ قَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْمِلَهُ عَلٰى تَاْوِيْلٍ مِنْهَا اِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّ لَهُ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَوْ مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِهٖ اَوْ مِنْ اِجْمَاعٍ ۔

١٦٥١ - وَقَدْ رُوِيَ فِيْ نَحْوٍ مِنْ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَحْمَدَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اطْلُبُوْا لَهُ وَارِثًا اَوْ ذَا قَرَابَةٍ هٰكَذَا قَالَ يُوْنُسُ وَقَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ اَوْ ذَا رَحِمٍ فَطَلَبُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعُوْا اِلَى الْاَكْبَرِ خُزَاعَةَ فَهٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰى مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ الَّذِيْ قَبْلَ

حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو عمرو شیبانی سے بسناده حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لاوارث (آزاد کردہ غلام) جہاں چاہے اپنا مال رکھے (یعنی جس کو چاہے دے۔)

حضرت ابراہیم سے مروی ہے وہ حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت عمرو بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولیٰ اسفل (آزاد کردہ غلام) کو اس کے محتاج ہونے کی وجہ سے بطور خوراک عطا فرمایا ہو جیسا کہ امام کو حق ہے کہ اگر اس کے قبضہ میں ایسا مال ہو جس کا کوئی مالک نہیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

میں (امام طحاوی) نے حضرت ابن ابی عمران سے بسناده ذکر کرتے ہیں کہ یہ دوسری تاویل حضرت یحییٰ بن آدم سے مروی ہے تو جب اس حدیث میں یہ مذکورہ بالا احتمالات ہیں تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ جب تک اس کے پاس قرآن، سنت اور اجماع سے دلیل نہ ہو تو وہ کسی ایک تاویل پر محمول کرے۔

اس قسم کی صورت کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنو خزاعہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی وراثت کا مسئلہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اس کا کوئی وارث تلاش کرو یا فرمایا کوئی قرابتدار تلاش کرو حضرت یونس (راوی) اسی طرح ذکر کرتے ہیں اور ابن خزیمہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کسی ذی رحم کو تلاش کرو انہوں نے تلاش کیا لیکن نہ پایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزاعہ کے کسی بڑے آدمی کو دے دو۔ تو ہمارے نزدیک اسی طرح ہے جس طرح اس سے پہلے حضرت یحییٰ بن

marfat.com

هٰذَا۔

۱۶۵۲- وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اَهْلُ لَهٗ وَارِثٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَعْطُوْا مَا لَهٗ بَعْضَ الْقَرَابَةِ

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِذٰلِكَ قَرَابَتَهٗ هُوَ لَا قَرَابَةَ الْمَيِّتِ فَاَرَادَ اَنْ يَجْعَلَهٗ صِلَةً مِنْهُ لَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

آدم نے فرمایا واللہ اعلم

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام کھجوروں کے جھنڈ میں گر کر مر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس کا کوئی وارث ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا بعض قرابتداروں کو اس کا مال دے دو۔

تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قرابتداروں سے میت کے رشتہ دار مراد لیے ہوں پس آپ نے ارادہ فرمایا کہ اس کی طرف ان کے لیے صلہ رحمی ہو۔ واللہ اعلم الصواب۔

marfat.com

تلخیص ابواب

باب ۲۶۹۔ عُمرٰی کا بیان

اگر کوئی شخص، کسی دوسرے آدمی کو کوئی چیز ہمیشہ کے لیے عطا کرتا ہے اور یہ شرط رکھتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد یہ چیز دینے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔ تو کیا اس مُعْمَر (جسے عطا کیا گیا) کے فوت ہونے کے بعد یہ چیز مُعمِر (عطا کرنے والے) کی طرف لوٹ آئیگی یا مُعْمَر کے ورثاء کے لیے ہوگی۔

ایک جماعت کا خیال ہے کہ مُعْمَر کے مرنے کے بعد یہ چیز اس کے ورثاء کو نہیں ملے گی بلکہ مُعمِر کی طرف لوٹ آئے گی۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان اپنی شرط کے پاس ہیں"۔ یعنی شرائط کی پاسداری کرتے ہوئے یہ مال واپس کرنا ہوگا۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ یہ چیز مُعْمَر کے فوت ہونے کے بعد اس کے دیگر مال وراثت کی طرح اس کے ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حدیث میں جن شرائط کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے وہ شرائط مراد ہیں جن کی قرآن پاک نے اجازت دی ہے چنانچہ ایک روایت (حدیث بریرہ) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کے موافق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو شرائط ہوں، اور کتاب اللہ کی شرائط وہی ہیں جن کا قرآن پاک میں ذکر ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا مسلمانوں کی ہر شرط اس میں داخل نہیں۔

چنانچہ ایک دوسری حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کو پورا کرنے کے پابند ہیں مگر وہ شرط جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام کردے (وہ پوری نہیں کی جائیگی)۔

پھر عُمرٰی کے مُعْمَر کے وارث کے لیے ہونے پر متواتر روایات پائی جاتی ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عُمرٰی کا فیصلہ وارث کے لیے کیا۔

پہلے قول والوں نے اس پر اعتراض کیا کہ یہاں وارث کی وضاحت نہیں کی گئی کہ وہ مُعمِر کا وارث ہے یا مُعْمَر کا؟ تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ ایک دوسری حدیث میں جو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے اس بات کی وضاحت موجود ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس کی زندگی بھر عمر بھر کے لیے کوئی چیز دی گئی تو وہ اس کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے ہے ایک دوسری حدیث میں فرمایا عُمرٰی، مال وراثت ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کو عُمرٰی دیا گیا تو وہ اس کا مالک ہے

ؒ کسی شخص کو کوئی عمر بھر کے لیے کوئی عطیہ دینا عُمرٰی کہلاتا ہے ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

اس کے بعد اس کے پیچھے رہ جانے والے ورثا اس کے وارث ہوں گے۔ پھر ایک حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عُمریٰ سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، کسی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز نہ دو پس جس نے کسی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز دی وہ اسی کے لیے ہے پہلے قول والے کہتے ہے کہ ہم بھی اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ یہ چیز اس شخص کے لیے ہے انکار تو اس بات کا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد وہ اس کے ورثا کے لیے ہوگی تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس سے پہلے احادیث نقل کی جا چکی ہیں کہ یہ چیز مُعمَر کے مرنے کے بعد اس کا مال وراثت بنے گی اس سے اس بات کی وضاحت ہوگی کہ مُعمِر کی طرف نہیں لوٹے گی اور یہ شرط باطل قرار پائے گی۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جسے کوئی چیز عمر بھر کے لیے دی گئی تو وہ قطعی طور پر اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے مُعمِر کے لیے کوئی شرط رکھنا یا استثناء کرنا جائز نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سلسلے میں اگر کوئی دوسری روایت نہ بھی ہوتی تو حضرت ابو سلمہ کی یہ روایت بہت بڑی حجت اور دلیل ہے۔

کیونکہ عُمریٰ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ حضور علیہ السلام کے اس قول میں داخل ہوگا کہ مسلمان شرائط کے پابند ہیں تو جس طرح وقف کرنے والے کی شرط نافذ ہوتی ہے یہ بھی نافذ ہوگی یعنی مُعمِر کی طرف لوٹ آئے گا یا وہ مُعمِر کی مِلک سے نکل کر مُعمَر کی ملک میں داخل ہوگی اور اب یہ اس کے دوسرے مال میں شامل ہوگی اور شرائط باطل ہو جائیں گی۔

تو جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ اگر مُعمِر یہ شرط رکھے کہ یہ چیز مُعمَر اور اس کی اولاد کے لیے ہے اب جب وہ شخص مر جائے اور اس کی اولاد کے ساتھ ساتھ بیوی بھی ہو (حالانکہ بیوی اس کی اولاد میں شامل نہیں) تو یہ مال اولاد کے ساتھ ساتھ بیوی کو بھی ملے گا اسی طرح اگر وصیت کی ہے یا اس پر قرض ہے تو یہاں بھی یہ مال خرچ ہوگا حالانکہ شرط میں صرف اولاد کا ذکر ہے تو گویا اس کی شرط پر عمل نہیں کیا جائے یا اسی طرح اگر وہ مُعمَر کے مرنے کے بعد اپنی طرف لوٹانے کی شرط رکھتا ہے تو یہ شرط بھی باطل ہو جائے گی۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۷، صدقات موقوفہ

اگر کوئی شخص اپنا مکان وغیرہ وقف کرتا ہے تو کیا وہ مال اس کی مِلک سے نکل جائے گا یا وہ اس کی مِلک میں باقی رہے گا، اور عامۃ المسلمین اس سے نفع اٹھا سکتے ہیں پھر کیا وہ شخص اگر اس وقف کو توڑنا چاہے تو توڑ سکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

حضرت امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن رحمہما اللہ، اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے نزدیک یہ مال اس کی مِلک سے نکل جاتا ہے اب اللہ تعالیٰ اس کا مالک ہے لہٰذا اس شخص کے لیے اس کو بیچنا یا واپس لینا جائز نہیں۔

جب کہ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام زفر بن ھذیل رحمہما اللہ فرماتے ہیں یہ مال وقف کی وجہ سے واقف کی ملک سے نہیں نکلے گا بلکہ وہ اس کے مرنے کے بعد بطور وراثت تقسیم ہوگا۔

پہلے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے اپنے اس مال کے بارے میں جو مقام ثمغ میں تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا کہ اسے صدقہ کر دیں تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو اس کا پھل تقسیم کیا جائے اور اصل روک لیا جائے نہ اسے بیچا جائے اور نہ ھبہ کیا جائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ مال جسے وقف کیا گیا واقف کی مِلک سے نکل گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے بیچنے یا ھبہ

کرنے کی اجازت ہوتی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تو اس میں دو باتوں میں سے ایک کا امکان ہے یا تو وہ اس کی ملک سے نکل گیا یا نہیں نکلا البتہ اس میں وہ عمل جاری رہے گا جو انہوں نے جاری فرمایا اس کا پھل وقف ہوگا اور وہ جب چاہیں اس وقف کو فسخ کر سکتے ہیں جس طرح کوئی شخص اپنے باغ کا پھل زندگی بھر کے لیے وقف کرتا ہے تو اب اسے یہ تو کہا جائے گا کہ اپنے قول پر عمل کرو لیکن اس پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح اس کے ورثاء کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ اس پر عمل کریں تو اچھا ہے ورنہ ان کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والے واقعہ میں بھی یہ بات نہیں کہ آپ کے ورثاء اس صدقہ موقوفہ کو بیچ نہیں سکتے یا ہبہ نہیں کر سکتے بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ انہیں ایسا کرنا نہیں چاہئے۔

پھر خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اس وقف کو توڑ سکتے تھے حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے صدقہ کا ذکر نہ کرتا تو اسے لوٹا لیتا۔۔۔۔۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ انہیں اس وقف سے رجوع کرنے کا حق تھا لیکن چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت وہ اسی حالت میں تھا اس لیے آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ اسے واپس لیا جائے۔

جس طرح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو روزے رکھتے تھے آپ کے وصال کے بعد بھی انہوں نے ان کو نہیں چھوڑا حالانکہ انہیں چھوڑنے کا اختیار تھا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے صاحبین کے قول کو اپنایا چنانچہ وہ روایات اور قیاس کے ذریعے اسی موقف کی تائید کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صدقہ موقوفہ کو اپنے پاس روکنے کا حکم اس وقت تک تھا جب تک فرائض (وراثت کے حصوں) کا حکم نازل نہیں ہوا تھا جب سورۂ نساء نازل ہوگئی اور اس میں وراثت کی تقسیم کا ذکر ہے تو آپ نے وقف کو روکنے سے منع فرما دیا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ صاحبین کے مسلک کو قیاس کے ذریعے بھی ترجیح دیتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں اس بات پر تمام حنفی ائمہ متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص بیماری کی حالت میں اپنا گھر وقف کر دے پھر وہ اسی بیماری میں مر جائے تو تہائی مال سے یہ وقف جائز ہوگا اور یہ بطور وراثت تقسیم نہ ہوگا اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا یہ بات ان دو قولوں میں سے کسی ایک پر صادق آتی ہے تو اگر کوئی شخص کچھ درہم یا دینار صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن ابھی فقراء اور مساکین کو نہیں دیتا تو وہ مال وراثت بن جائیں گے چاہے وہ حالت صحت میں ایسا کرے یا بیماری کی حالت میں، البتہ وصیت کرے تو وہ تہائی مال سے نافذ ہوگی۔

معلوم ہوا کہ حالت صحت اور حالت مرض دونوں میں صدقہ کا ایک جیسا حکم ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وقف کا حکم بھی اسی طرح ہو جس طرح حالت مرض کا وقف تہائی مال سے صحیح قرار پایا حالت صحت کا وقف بھی صحیح قرار پا کر اس کی ملک سے نکل جائے گا۔

صاحبین کے قول پر وارد ہونے والے دو اعتراضوں کا جواب امام طحاوی یوں دیتے ہیں پوچھا گیا کہ اگر وہ مال، واقف کی ملک سے نکل گیا تو اب کس کی ملکیت میں جائے گا تو جواب دیا کہ جس طرح مساجد اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی

marfat.com

ملک میں ہوگا۔ پھر پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد گرامی کا کیا مطلب ہوگا کہ اسے روکا نہ جائے، تو جواب دیا گیا کہ اس کا ایک مطلب تو وہی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے حوالے سے گزر گیا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اس سے دور جاہلیت کے انداز میں روکنے سے ممانعت ہے کہ وہ جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑتے اور ان سے نفع اٹھانا حرام سمجھتے تھے۔

جن لوگوں کے ہاں مال موقوف، واقف کی ملک سے نکل جاتا ہے ان کے درمیان اس بات میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص مال صدقہ، وقف کرے تو یہ اسی وقت نافذ ہو جائے گا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر قبضہ ہو یا نہ ہو وقف جائز ہوگا یعنی اگرچہ واقف کے قبضہ میں رہے وقف نافذ ہوگا جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک جب تک وہ اس کے قبضہ سے نہ نکلے وقف کا نفاذ نہ ہوگا حضرت ابن ابی لیلیٰ، مالک بن انس اور محمد بن حسن رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں۔

کے قول کی تائید کی ہے فرماتے ہیں غلام کی آزادی قول سے نافذ ہوتی ہے کیونکہ وہ مولیٰ کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں جاتا ہے جب کہ صدقات اور ہبہ کے لیے محض قول کافی نہیں بلکہ قبضہ بھی ضروری ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ وقف کس کے مشابہ ہے تو ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص زمین کا مکان وقف کرے تو جس پر وقف کیا گیا وہ اس کے منافع کا مالک ہوتا ہے اصل چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے معلوم ہوا کہ وقف غلام کو آزاد کرنے کے مشابہ ہے۔

جب کہ ہبہ اور صدقہ قول سے نہیں بلکہ قبضہ کی صورت میں نافذ ہوتے ہیں جب تک وہ شخص قبضہ نہ کرے جسے صدقہ دیا جا رہا ہے یہ نافذ نہ ہوگا تو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ وقف غلام کو آزاد کرنے کے مشابہ ہے کیونکہ یہ بھی کسی انسان کی ملک میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو ملک میں دیا جاتا ہے مسلمان تو محض نفع اٹھاتے ہیں لہذا غلام آزاد کرنے کی طرح یہاں بھی قول کافی ہے پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص اس پر قبضہ کرے گا وہ اس کا مالک نہیں بنتا لہذا اس کا قبضہ کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

رہن کا بیان

باب ۲۷۱، رہن جانور پر سواری کرنا اور اس کے دودھ کو استعمال کرنا

مقروض، قرض خواہ کے پاس جو چیز گروی رکھتا ہے اسے مال مرہون یا رہن کہا جاتا ہے رہن رکھنے والا راہن اور جس کے پاس رہن رکھا گیا اسے مرتہن کہتے ہیں۔

اختلاف یہ ہے کہ کیا راہن، رہن سے نفع اٹھا سکتا ہے یعنی اس جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ وغیرہ استعمال کرنا اس کے لیے جائز ہے یا نہیں۔

ایک جماعت کے نزدیک راہن کو رہن رکھے ہوئے جانور پر سواری کرنے کا حق حاصل ہے کیونکہ وہ اس پر اپنا مال بھی خرچ کر رہا ہے۔

ان کی دلیل یہ حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سواری پر اس کے نفقہ کے عوض سوار ہونا جائز ہے جب کہ وہ کسی کے پاس رہن رکھی گئی ہو اسی طرح اس نفقہ کے بدلہ میں اس کا دودھ پینا بھی جائز ہے۔

marfat.com

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ مال مرہون جب تک مرتہن سے راہن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا نہ اس پر سوار ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کا دودھ استعمال کر سکتا ہے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مجمل ہے اس میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ کون سوار ہو سکتا ہے اور اس کا دودھ پی سکتا ہے لہٰذا اپنی طرف سے اس سے راہن مراد لینا کیسے صحیح ہوگا اس بات کے ثبوت کے لیے قرآن وسنت یا اجماع سے دلیل کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں اس بات کی وضاحت ہے کہ پہلی حدیث میں جس شخص کو سوار ہونے یا دودھ پینے کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد مرتہن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جانور رہن رکھا جائے تو مرتہن پر اس کا چارہ لازم ہے اور اس کا دودھ پیا جائے اور جو شخص دودھ نوش کرے وہی اس کے نفقہ کا ذمہ دار ہے تو اس روایت کے مطابق سوار ہونے اور دودھ استعمال کرنے کا حق مرتہن کو دیا گیا اور یہ اس نفقہ کا بدلہ ہے جو اس پر ڈالا گیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرتہن کے لیے یہ اجازت اس وقت تھی جب سُود حرام نہیں ہوا تھا جب سُود حرام ہو گیا تو ہر ایسا قرض حرام کر دیا گیا جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے۔

اب اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ مال مرہون کا نفقہ راہن پر ہوگا مرتہن پر نہیں۔ اور مرتہن اسے استعمال بھی نہیں کر سکتا جہاں تک راہن کے مال مرہون سے نفع حاصل کرنے کا تعلق ہے تو اس مسلک والوں پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا جانور رہن رکھے اور خود اس پر سوار بھی ہو تو یہ تمہارے نزدیک بھی جائز نہیں کیونکہ مرتہن کا مالِ مرہون پر قبضہ ضروری ہے قرآن پاک میں بھی یہی فرمایا گیا "فرہان مقبوضہ"

تو جب مالِ مرہون، مرتہن کے قبضہ میں ہونا ضروری ہے تو راہن اس سے کیسے خدمت لے سکتا ہے۔

نیز اگر راہن نے مرتہن کے پاس بطور رہن لونڈی رکھی ہو تو راہن اس لونڈی سے جماع نہیں کر سکتا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی بھی مال مرہون سے اس وقت تک نفع نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ مال رہن رکھا ہوا ہو حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ رہن سے کچھ بھی نفع نہ اٹھایا جائے اور یہ وہی حضرت شعبی ہیں جنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث روایت کی ہے جس سے راہن کو سواری کرنے اور دودھ استعمال کرنے کا حق دینے والوں نے استدلال کیا ہے معلوم ہوا کہ وہ حدیث منسوخ ہے ورنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر تہمت آئے گی کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کیا اور پھر خود اس کے خلاف اپنی رائے پیش کی، اور اس طرح آپ کی روایت بھی مشکوک ہو جائے گی لہٰذا ماننا پڑے گا کہ وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

باب ۲۷، مرتہن کے پاس رہن کا ہلاک ہونا

اگر مال مرہون، مرتہن کے پاس ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہوگا؟

بعض حضرات کے نزدیک مرتہن کی ذمہ داری ہے کہ وہ مال مرہون صحیح سلامت، راہن کے حوالے کرے اور راہن قرض واپس کرے ان حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے۔

marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الرہن وثیق مال مرہون کو روکا نہ جائے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ مالک کو اس کے منافع سے لیا جائے اور اس پر قرض کی ادائیگی ہے۔

ہم علماء احناف کے نزدیک اس حدیث کی یہ تاویل قطعاً غلط ہے اور اہل علم نے بلا تحقیق اس کا انکار کیا ہے۔
اس حدیث کا مفہوم یوں بیان کیا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضور نے الرہن لا یغلق فرمایا کہ راہن کو اس بات سے منع کر دیا گیا کہ وہ اسے واپس خریدے جس کے پاس رہن رکھا ہے حتیٰ کہ کسی دوسرے پر بیچا جائے اور جب مال مرہون کی آدھی قیمت پر بیچا جائے جو قرض سے کم ہے تو جتنی رقم کم ہو وہ راہن مرتہن کو دے گا اس کو ضرر دیا گیا اور قرض سے زائد رقم پر بیچے تو یہ زائد رقم راہن کو لوٹا دے اس کو ختم کیا گیا ہے اس سے قرض کی ادائیگی ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں ہمارا ثابت مسلک یہ ہے کہ اگر مال مرہون ہلاک ہو جائے تو وہ قرض کے بدلے میں ہلاک ہوگا چنانچہ حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک گھوڑا بطور رہن رکھا پھر وہ گھوڑا مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا حق چلا گیا یعنی رہن کے ضائع ہونے سے تمہارا قرض بھی ضائع ہو گیا۔

جلیل القدر فقہاء کرام کا یہی موقف ہے اور یہی بات صحابہ کرام اور تابعین سے بھی مروی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں جس کے پاس مال مرہون ہلاک ہو گیا یہ فیصلہ دیا کہ اگر مال مرہون سے قرض کی رقم کم تھی تو وہ زائد رقم لوٹائیں اور اگر قرض زیادہ تھا تو زائد رقم قرض خواہ کے پاس امانت ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کے پاس رہن رکھتا ہے اور مرتہن کہتا ہے کہ مال مرہون، قرض سے زائد قیمت کا ہونا چاہیے اس صورت میں اگر مال مرہون ہلاک ہو جائے تو قرض سے زائد رقم لوٹانا ہوگی اور اگر راہن اپنی مرضی سے ایسی چیز رہن رکھتا ہے جو قرض سے زیادہ قیمتی ہے تو اب ہلاک ہونے کی صورت میں وہ قرض کے بدلے میں ہو جائے گا اور راہن و مرتہن دونوں ایک دوسرے سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔

گویا حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مال مرہون کے ہلاک ہونے کی صورت میں قرض کی ادائیگی ہو جائے گی البتہ اتنا اختلاف ہے کہ اگر مال مرہون کی قیمت زیادہ ہو تو قرض سے زائد رقم، لوٹانا ہوگی یا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک لوٹائے گا یعنی وہ مرتہن کے پاس امانت ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک صرف اسی صورت میں لوٹائے گا جب قرض سے زیادہ قیمت کی چیز رکھنا شرط رکھی ہو۔ حضرت قاضی شریح نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا حضرت ابراہیم نخعی نے بھی وہی موقف اختیار کیا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حضرت عطاء بھی یہی فرماتے ہیں حالانکہ انہی سے وہ حدیث بھی مروی ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "الرہن لا یغلق" گویا اس حدیث کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کیونکہ ہمارا مخالف بھی یہی کہتا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرے اس کا بیان کردہ مفہوم حجت ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک بھی وہی ہے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا ہے۔

قیاس بھی ہمارے مخالف کے مسلک کو رد کرتا ہے کیونکہ اس نے مال مرہون کو امانت قرار دیا جو کسی چیز کے بغیر ضائع ہو جاتی ہے حالانکہ امانتوں کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ امانت رکھنے والا جب چاہے اسے واپس لے سکتا ہے جب کہ

marfat.com

رہن میں یہ بات نہیں بلکہ جب تک قرض کی ادائیگی نہ ہو وہ واپس نہیں لے سکتا اور مرتہن کو اختیار ہے کہ اسے روکے رکھے مال مغصوب کا حکم یہ ہے کہ غاصب اسے روک نہیں سکتا اور مغصوب منہ جب چاہے اس سے لے سکتا ہے اسی طرح جو چیز بطور ادھار دی ہو وہ بھی واپس لی جاسکتی ہے ادھار لینے والا اسے روکنے کا مجاز نہیں معلوم ہوا کہ رہن کا حکم غصب، امانت اور ادھار سے الگ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ جب تک قرض کی ادائیگی نہ ہو مرتہن، مال رہن کو روک سکتا ہے اور راہن کو واپس لینے کا حق نہیں تو جب رہن کو روکنا، قرض کے روکنے کو متضمن ہے اور اس کی رکاوٹ کا ختم ہونا ادائیگی قرض پر موقوف ہے تو جب تک رہن قائم ہے قرض بھی ثابت ہے اور جب رہن باقی نہ رہے تو قرض بھی باقی نہ رہے گا گویا رہن کی ہلاکت سے قرض ادا ہو جائے گا جس طرح خرید و فروخت میں ہمارے اور ہمارے مخالف کے نزدیک یہی معاملہ ہے کہ بائع، ثمن کی وصولی تک بیع کو روک سکتا ہے اور جب مبیع اس کے پاس ضائع ہو جائے تو ثمن کے بدلے میں ضائع ہوگا اور ثمن ساقط ہو جائیں گے۔

باب ۲۷۳، مزارعت اور مساقات

مزارعت کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین کسی کو اس طریقے پر دے کہ وہ اس میں کاشت وغیرہ کرے اور فصل دونوں میں تقسیم ہو جائے۔

اور مساقات کا مطلب دوسرے شخص کے باغات کو پانی دینا اور اس سے حاصل ہونے والے پھلوں میں سے مقررہ حصہ لینا ہے۔

کیا مزارعت جائز ہے؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

(۱) بعض حضرات کے نزدیک زمین سے حاصل ہونے والی فصل کے کسی حصے مثلاً تہائی، چوتھائی وغیرہ پر مزارعت جائز نہیں ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے ان کے نزدیک سونے چاندی کے بدلے مزارعت جائز ہے۔

(۲) ایک جماعت کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدلے مزارعت جائز نہیں، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد کا یہی مسلک ہے

(۳) جب کہ تیسرے گروہ کے نزدیک سونے چاندی کے بدلے ہو یا زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار کے کسی حصے کے بدلے ہو، دونوں طرح جائز ہے۔

حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے۔ پہلے قول والوں نے حضرت ثابت بن ضحاک حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ثابت بن ضحاک فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمارے کچھ آدمیوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ انہیں، نصف، تہائی اور چوتھائی اجرت پر دیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو روک رکھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح مزارعت سے ممانعت ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں کہیں مزارعت، کہیں مخابرت کہیں زمین کو کرایہ پر دینے اور کہیں حقل

marfat.com

(کرایہ پر دینا) سے ممانعت کے الفاظ ہیں کسی روایت میں ان سے یوں مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ تین آدمی کاشت کر سکتے ہیں زمین کا مالک کاشت کرے جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی نے زمین بطور عطیہ دی ہو وہ کاشت کرے اور جو شخص سونے چاندی (روپے پیسے) کے بدلے زمین کرایہ پر حاصل کرے وہ کاشت کر سکتا ہے ان ہی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس آدمی کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اس کا (مسلمان) بھائی کاشت کرے لیکن وہ اسے تہائی یا چوتھائی یا مقرر غلہ پر نہ دے۔

جو حضرات سونے چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینا مکروہ جانتے ہیں وہ حضرت طاؤس کے عمل سے استدلال کرتے ہیں۔

صاحبین فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرح مزارعت کی اجازت دی ہے بلکہ آپ نے خود اس پر عمل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا علاقہ نصف پیداوار پر دیا پھر حضرت رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے پیداوار کو تقسیم کیا۔

جہاں تک ممانعت کا تعلق ہے تو اس کی وجہ بھی مختلف احادیث سے واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگ زمین کو مزارعت پر دیتے اور جو حصہ چھوٹی نہر کے کنارے یا کنویں کے ساتھ ساتھ ہوتا اس کی پیداوار اپنے لیے رکھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ایسا بھی ممکن تھا کہ زمین کے دوسرے حصے میں پیداوار کم ہو یہ بھی ہوتا تھا کہ کبھی ایک طرف پیداوار ہوتی ہے اور دوسری طرف نہ ہوتی کبھی دوسری طرف ہوتی اس طرف نہ ہوتی تو آپ نے اس سے منع فرمایا اور یہ بھی مروی ہے کہ بعض حضرات کے پاس زائد زمین ہوتی تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ خود کاشت کرو یا کسی مسلمان بھائی کو عطیہ کے طور پر دے دو۔

اس مفہوم کی روایات حضرت ابن عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا تو اس میں مزارعت سے ممانعت کی وضاحت نہیں لہٰذا اس کی توجیہ بھی یہی ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں زائد زمینوں کا ذکر ہے تو بطور ترغیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خود کاشت کرو یا دوسرے بھائی کو دے دو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضطراب ہے اور پھر انہی کی دوسری روایت میں اس کی ممانعت کی وجہ بیان کر دی گئی ہے یعنی زمین کے اچھے حصے کی پیداوار خود رکھنا اور دوسرے شخص کو دوسرے حصے کی پیداوار دینا (منع ہے۔)

قیاس، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ مزارعت اور مساقات کو مضاربت پر قیاس کیا گیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ مضاربت کی صورت میں منافع اس وقت تقسیم ہوتے ہیں جب اصل مال موجود ہو لیکن یہاں پھل حاصل ہونے کے بعد درخت جل جائیں یا کٹ جائیں تب بھی منافع تقسیم ہوں گے مضاربت میں مدت مقرر نہیں ہوتی یہاں مقرر ہوتی ہے بہر صورت قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ مزارعت صحیح نہیں ہونی چاہیے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور عمل کی روشنی میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کو ترجیح حاصل ہے۔

marfat.com

باب ۲۷، کسی دوسرے کی کھیتی میں اجازت کے بغیر کاشت کرنا

اگر کوئی شخص، دوسرے آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں کاشت کرے تو اب کیا کرنا ہوگا؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ کھیتی، مالک زمین کو ملے گی اور اس نے جو کچھ اس زمین پر خرچ کیا وہ اس کو دے دیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ زمین کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اسے اپنی کاشت شدہ فصل حاصل کرنے دے اور اس وجہ سے زمین کا جو نقصان ہوا ہے وہ وصول کرے اور چاہے تو کاشت کار کو روک دے اور کاٹی ہوئی فصل کے حساب سے قیمت دے کر کھیتی خود رکھ لے پہلے قول والوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی کھیتی میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو اس کے لیے اس کھیتی میں سے کچھ بھی نہیں اور اس کا خرچ کیا ہوا مال اس کی طرف لوٹایا جائے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی نہیں ہے بلکہ وہ اس طرح روایت کی گئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں کاشت کرے اس کے لیے اس کا نفقہ ہے اس کے لیے کھیتی نہیں۔

حضرت یحیی بن آدم نے اسے کتاب الخراج میں بھی اسی طرح روایت کیا ہے یہ حضرت فرماتے ہیں کہ پہلے قول والوں کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسرا آدمی اس کاشت کار کو وہ مال دے گا جو اس نے خرچ کیا اور یہ کھیتی اس کے لیے اس کے بدلے میں نہیں ہوگی تو یہ بات محال ہے۔

کیونکہ جو نفقہ خرچ ہوا وہ قائم نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی بدل ہے کیونکہ کام کرنے والوں کو دے دیا گیا اور اسی طرح ضرورت پر خرچ کر دیا گیا یعنی اب وہ باقی نہیں تو زمین کے مالک پر وہ اسی صورت میں واجب ہوگا جب اس کا کوئی بدل ہو۔ لہٰذا اصل حدیث وہ ہے جو دوسرے قول والوں نے پیش کی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کاشت کار اس کھیتی میں سے اپنے لیے کچھ نہیں لے سکتا کہ وہ اس کا اس طرح مالک ہو جس طرح اپنی ذاتی کھیتی کا ہوتا ہے یا اسے کوئی زمین بطور عطیہ حاصل ہوتی ہے اور وہ اس میں کاشت کرتا ہے بلکہ وہ اپنا خرچہ وصول کر کے باقی کو صدقہ کر دے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی بہترین توجیہ یہی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو زندہ (آباد) کیا تو وہ اسی کے لیے ہے اور ظالم کے پسینے کا کوئی حق نہیں ایک حدیث میں یوں ہے کہ آپ نے ایسے درخت دیکھے تو کاٹنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص اس کھیتی میں سے اپنے اخراجات وصول کر کے باقی صدقہ کر دے البتہ زمین کا مالک چاہے تو اسے کاٹی ہوئی فصل کے مطابق قیمت دے اور یہ کھیتی اس کی ہو جائے گی لیکن قیمت کے بغیر وہ نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی کاشت کار کا خرچ کیا ہوا مال اس مالک زمین کے ذمہ ہوگا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمیوں نے شرکت کی ایک نے بیج کی ذمہ داری اٹھائی دوسرے نے کام کی تیسرے نے زمین پیش کی اور چوتھے نے بیلوں کی پیشکش کی جب فصل کاٹی اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بیج والے کو کھیتی دے دی۔ کام کرنے والے کو معلوم اجرت دی اور بیل والے کو ایک درہم دیا اور زمین والے کو کچھ نہ دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مزارعت کو فاسد قرار دے کر زمین کے مالک کو کچھ نہ دیا صحابہ کرام اور تابعین کا بھی یہی عمل تھا

marfat.com

یک شخص نے کسی کی جگہ میں بلا اجازت عمارت تعمیر کر لی تھی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا کہ گرا دے اور دوسرے کو
سے بنانے کا حکم دیا خرچ ہے جو کچھ لگا ہے ... خرچ کرائے کے طور پر دے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں یہی فیصلہ دیا، تحقیق یہ ہوا کہ اس صورت میں زمین کے مالک کو یہی اختیار
ہو گا جب وہ عمارت کی قیمت ادا کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

شفعہ کا بیان

باب ۲۷۵، پڑوسی کے لیے حق شفعہ

کیا پڑوسی کے لیے حق شفعہ ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پڑوسی کو شفعہ کا کوئی حق نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شریک کو حق شفعہ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جس زمین، راستے اور دیوار میں شرکت ہو تو جب تک شریک کو پیش کش نہ کی جائے اسے بیچنا جائز نہیں اب اس کی مرضی ہے کہ خرید لے یا چھوڑ دے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ تم نے بیان کیا صحیح ہے لیکن پہلے اس شخص کو حق ہو گا جو غیر منقسم بیع میں شریک ہے پھر اس کے لیے جسے تقسیم کے بعد راستے کی شرکت حاصل ہے پھر متصل پڑوسی کے لیے حق ہو گا۔

اس حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک کے لیے شفعہ ثابت فرمایا لیکن غیر شریک سے نفی نہیں فرمائی جب کہ دوسری احادیث میں پڑوسی کے لیے شفعہ ثابت فرمایا ہے، آپ نے فرمایا پڑوسی کا شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو اگر غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے تو دونوں میں تضاد نہیں ہے۔

پہلے قول والے اعتراض کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا تو جب حدود متعین ہو جائیں تو شفعہ کا حق نہ ہو گا اس میں حد بندی کے بعد شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ اول میں یہ حدیث منقطع ہے اور ہمارے مخالف کے نزدیک منقطع حدیث حجت نہیں اور اگر اس حدیث کو متصل الاسناد بھی مان لیا جائے تو مخالف کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں حضور علیہ السلام کے فیصلہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں، یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے ہے۔

پھر دوسری حدیث میں اس بات کی وضاحت موجود ہے وہ یہ ہے کہ جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیے جائیں تو شفعہ نہیں۔ تو اس حدیث میں راستوں کے الگ الگ ہونے کا ذکر ہے لہٰذا پہلی روایات میں بھی یہی احتمال ہو گا کہ حد بندی کر دی جائے تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

اب سوال ہوا کہ اس سے تو راستے میں شرکت کے باعث شفعہ کا ثبوت ہے پڑوسی کے لیے کیسے ثابت کیا گیا، تو جواباً کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مکان کا پڑوسی اس مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔
ایک حدیث میں فرمایا کسی مکان کا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

marfat.com

اب سوال ہوا کہ ممکن ہے اس سے شریک مراد ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ جار (پڑوسی) اسی کے لیے استعمال فرمایا جس کے لیے لوگوں میں معروف ہے حدیث میں آتا ہے جو چیز تم سے تمہارا پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے اب سوال ہوا کہ بیوی کو پڑوسی کہا گیا تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ صحیح ہے لیکن ظاہر بات ہے کہ اس کو خاوند کے ساتھ قرب کی وجہ سے ایسا کہا گیا یہ مطلب نہیں کہ ان کے گوشت اور خون ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

جب ایک سوال ہوا کہ ان تین قسم کے لوگوں کو شفعہ کا حق ہے تو آپ بعض کے لیے شفعہ ثابت کرتے ہیں اور بعض کے لیے نہیں اس کی کیا وجہ ہے کہ جو شخص کسی چیز میں شریک ہوتا ہے وہ اس چیز میں اور اس کے راستے دونوں میں شریک ہوتا ہے لیکن محض راستے کا شریک اصل چیز میں شریک نہیں لہٰذا جو مبیع میں شریک ہے وہ اولیٰ ہے پھر پڑوسی کے مقابلے میں وہ زیادہ حق رکھتا جسے شرکت حاصل ہے اگرچہ راستے میں ہو۔

حضرت عثمان غنی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرف سے اختلاف نقل کیا گیا کہ انہوں نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس کی وضاحت بھی وہی ہے یعنی جب حد بندی کے بعد راستے الگ الگ ہو جائیں۔

اجاروں کا بیان

باب ۲۷۶، تعلیم قرآن پر اُجرت لینا کیسا ہے

بعض حضرات فرماتے ہیں قرآن پاک سکھانے پر اُجرت لینا جائز ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام ایک قبیلے کے پاس پہنچے تو ان کا ایک شخص دیوانہ تھا اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا انہوں نے کہا تم اس بڑے عالم کے پاس سے بہتری لائے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے تو حضرت خارجہ بن صلت کے چچا نے تین دن صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کر کے اس پر ڈالتے رہے وہ ٹھیک ہو گیا گویا اس کی رسیاں کھول دی گئیں ان لوگوں نے اجرت دی تو انہوں نے فرمایا پہلے حضور علیہ السلام سے پوچھوں گا چنانچہ آپ نے اجازت دی فرمایا کھاؤ، باطل دم کے ساتھ ممانعت ہے تم نے صحیح دم کے ساتھ کھایا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جس طرح نماز سکھانے پر اُجرت لینا جائز نہیں اسی طرح تعلیم قرآن پر بھی جائز نہیں جہاں تک پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس میں تعلیم قرآن پر اجرت کا ذکر نہیں بلکہ دم کرنے کی بات ہے تو چونکہ دم کرنا واجب نہیں لہٰذا اس کی اُجرت لے سکتے ہیں۔ اور قرآن پاک سکھانا واجب ہے لہٰذا اس کی اجرت نہیں لے سکتے۔ قرآن پاک کا سکھانا واجب علی الکفایہ ہے لہٰذا جب بعض حضرات سکھا دیں تو باقی بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کے ذریعے نہ کھاؤ، حضرت عثمان بن ابوالعاص فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ایک مؤذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے۔ اس طرح کی دیگر روایات بھی ہیں تو معلوم ہوا کہ جو کام فرض ہوتا ہے اس پر اُجرت لینا صحیح نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک

marfat.com

دوسروں کو سکھانا واجب ہے لہٰذا اس پر اجرت لینا صحیح نہیں جب کہ تعویذوں وغیرہ کی یہ صورت نہیں۔ [۱]

باب ۲۷۷، سینگی لگانے کی اجرت لینا کیسا ہے

بعض حضرات کے نزدیک سینگی (پچھنہ) لگانے کی اجرت لینا مکروہ ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی اجرت خبیث ہے اور ایک حدیث میں ہے سینگی لگانے والے کی کمائی حرام ہے ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (سینگی لگانے والے) کی کمائی کو حرام قرار دیا۔

یہ احادیث حضرت رافع بن خدیج، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سینگی لگانے والے کی کمائی ایک میل ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے لیکن حرام نہیں ہے کیونکہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کو اجرت دی ہے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسی طرح حضرت انس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کون سا حکم منسوخ ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوطیبہ نے اس کی اجرت کے بارے میں پوچھا (ابوطیبہ سینگی لگایا کرتے تھے) آپ نے فرمایا اس کے قریب نہ جاؤ دوبارہ سوال کیا تو فرمایا پانی لانے والے اونٹ کو کھلا دو ایک روایت میں ہے فرمایا کہ اپنے غلام کو کھلاؤ معلوم ہوا کہ یہ حرام نہیں کیونکہ اگر یہ کمائی حرام ہوتی تو غلام یا جانور کو کھلانے کا حکم نہ دیا جاتا کیونکہ جس چیز کا کھانا حرام ہو اسے غلام کو کھلانا بھی جائز نہیں تو معلوم ہوا کہ ممانعت والا حکم منسوخ ہے اور وہ پہلے کا حکم ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا یہی مسلک ہے قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ رگ کا فصد لگانے کے لیے اجرت لینا جائز ہے تو سینگی بھی اسی قسم کا عمل ہے لہٰذا اس کی کمائی بھی حلال ہے اگرچہ بچنا بہتر ہے۔

باب ۲۷۸، گری پڑی اور گمشدہ اشیاء کا حکم

اگر کسی شخص کو کوئی گمشدہ جانور مل جائے تو اس پکڑ کر لے جانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں اور وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اگر وہ چیز اس مقصد کے لیے لی جائے کہ اس کی تشہیر کرے تاکہ اس کے مالک تک پہنچ جائے اور ضائع ہونے سے بھی بچ جائے تو ایسا کرنا جائز بلکہ بہتر ہے جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے۔ اس میں اس وجہ سے ممانعت ہے کہ وہاں مقصد کوئی دوسرا ہے چنانچہ حضرت جارود رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں ایک دوسری روایت میں

---

[۱] متقدمین فقہاء کے نزدیک عبادت کے کاموں مثلاً تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز نہیں لیکن متاخرین فقہاء کرام نے دین کے کاموں میں سستی واقع ہونے کے پیش نظر فتویٰ دیا کہ تعلیم قرآن وفقہ نیز امامت و اذان پر اجرت لینا جائز ہے (بہار شریعت حصہ ۱۴ ص ۱۱۳، ۱۱۴ ملخصاً)

marfat.com

اس مسئلے کو واضح کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ہم کمزور اونٹوں پر سوار تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہر کے کنارے پر گزرتے ہیں اور اونٹ پاتے ہیں تو کیا ہم ان پر سوار ہو سکتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی جلن ہے ۔ گویا سوار ہونے کے بارے میں سوال پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ، تشہیر کے بارے میں سوال نہ تھا اور نہ ہی اس کی ممانعت ہے اسی طرح دیگر جن روایات میں ممانعت ہے ان کا مطلب بھی یہی ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر مالک کے لیے رکھنے کی اجازت دی ہے حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! مجھے بتائیے اگر کوئی گمشدہ جانور میرے اونٹوں کے حوض پر آجائے اور میں اس کو پانی پلاؤں تو میرے لیے اجر ہوگا ۔

آپ نے فرمایا پیاسے جگر (کو سیراب کرنے) میں ثواب ہے ۔

ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھنے لگا ۔ تو آپ نے فرمایا اس کے ڈھکنے اور تھیلی کو یاد رکھو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ جیسے چاہو کرو ۔

اس نے پوچھا گمشدہ بکری ؟ فرمایا وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے اس نے پوچھا اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

فرمایا اس کا مشکیزہ اور جوتیاں اس کے ساتھ ہیں وہ خود پانی پر چلا جائے گا اور گھاس کھائے گا حتیٰ کہ اپنے مالک تک پہنچ جائے ۔

اس حدیث میں بھی اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ گمشدہ چیز ہو یا گری پڑی اسے اس مقصد کے لیے اٹھانا جائز ہے کہ ضائع نہ ہو جائے اور اس کی حفاظت کرتے ہوئے اس کی تشہیر کروں گا اور یوں یہ مالک تک پہنچ جائے گی ، اونٹ کے بارے میں بھی ممانعت نہیں بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ اس کے ضائع ہونے کا خطرہ نہیں ۔

ایک حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی پہچان رکھو اگر اس کے مالک کو پاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے ۔ گویا گمشدہ (ضالہ) اور گری پڑی (لقطہ) چیز کا ایک ہی حکم ہے ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے گری پڑی چیز ملے تو وہ اس پر دو انصاف والوں کو گواہ بنائے نہ اسے چھپائے اور نہ تبدیل کرے اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہے دے ۔

بعض حضرات نے کہا کہ جو چیز خود بخود گم ہو وہ گمشدہ ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ گری پڑی (لقطہ) کہلائے گی لیکن یہ وضاحت صحیح نہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوا تو اس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ضالۃ (گمشدہ) کا لفظ استعمال فرمایا ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اس سلسلے میں مروی تمام احادیث پر عمل کی یہی صورت ہے کہ جہاں ممانعت ہے تو وہ اس وجہ سے کہ انسان اپنے استعمال کے لیے حاصل کرے اور اس کی تشہیر نہ کرے اور جن احادیث میں اجازت دی گئی تو وہ تشہیر کے ذریعے اس کے مالک تک پہنچانے کی صورت میں ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

marfat.com

فیصلے اور گواہوں کا بیان

باب ۲۷۹، ذمی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا جب وہ لوگ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لے کر آئے۔

بعض حضرات نے اس حدیث سے ثابت کیا کہ اگر اہل کتاب ذمی اپنا مقدمہ مسلمانوں کے حاکم کے پاس لائیں اور اس کے فیصلے پر رضامندی ظاہر کریں تو اسے اختیار رہے چاہے فیصلہ کرے چاہے اعراض کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اگر وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کریں یا اعراض فرمائیں"۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ مسلمان حکمران جس طرح مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے ان کے درمیان بھی فیصلہ کرے اور حد دو نافذ کرے البتہ جس کام کو وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہیں مثلاً شراب نوشی وغیرہ اس میں وہ فیصلہ نہ کرے اگر وہ اپنا مقدمہ مسلمان حاکم کے پاس نہ بھی لائیں تو بھی اسے فیصلہ کرنے کا حق ہے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص (یہودی) گزرا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اسے کیا ہوا انہوں نے کہا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا تم اس سلسلے میں اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو انہوں نے کہا کہ اس کا منہ کالا کر کے اسے سزا دی جائے اور گشت کروائی جائے آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں (بتاؤ) تم اپنی کتاب میں اس کی کیا سزا پاتے ہو انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا آپ نے اس سے پوچھا اس نے کہا ہم تورات میں اس کی سزا رجم پاتے ہیں لیکن ہمارے معزز لوگوں میں یہ عمل زیادہ ہو گیا تو ہم نے ناپسند کیا کہ چھوٹے لوگوں پر حد نافذ کریں اور بڑوں کو چھوڑ دیں تو ہم نے ایک بات پر اتفاق کر لیا اور یہ طریقہ نکالا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کیا اور فرمایا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے جس حکم کو مٹا دیا ہے ہم اسے زندہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وہ اپنا مقدمہ مسلمان حاکم کے پاس نہ بھی لائیں تو بھی وہ فیصلہ کر سکتا ہے۔

جہاں تک پہلی حدیث کا تعلق ہے تو اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ میں یہ فیصلہ اس لیے کر رہا ہوں کہ وہ میرے پاس لائے ہیں بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ مقدمہ لائے اور آپ نے فیصلہ فرمایا۔ مقدمہ نہ لانے کی صورت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت نہیں ہے جو آیت کریمہ پیش کی گئی اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے اور آیت کریمہ "آپ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور ان کی خواہش پر نہ چلیں" اس پہلی آیت کے لیے ناسخ ہے۔ ایک تاویل یہ ہے کہ اگر آپ فیصلہ کریں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔

تو جب آیت کی تاویل میں اختلاف ہے تو حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

marfat.com

ایک اعتراض کیا گیا کہ تم یہودیوں کو رجم نہیں کرتے حالانکہ حدیث میں تو اسی طرح آیا ہے تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یہی حکم تھا زانی محصن ہو یا غیر محصن، اس کی سزا رجم تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں اسی طرح عمل کرتے تھے کیونکہ جب تک آپ کی شریعت میں اس سلسلے میں کوئی حکم نازل نہ ہوتا آپ پہلی شریعت پر عمل کرتے پھر وہ شریعت منسوخ ہو گئی اور حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ ایسا کریں تو انہیں گھروں میں بند کر دو حتی کہ وہ مر جائیں یا اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل کر دے اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہوا اور حد کا حکم نازل ہوا لیکن محصن اور غیر محصن میں فرق نہ کیا گیا اس کے بعد غیر محصن کے لیے کوڑے اور محصن کے لیے رجم کا حکم نازل ہوا محصن کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا کہ میاں بیوی آزاد اور مسلمان ہوں اور نکاح صحیح کے ساتھ حالتِ بلوغت میں جماع کریں تو یہ احصان ہے، احناف کا یہی مسلک ہے محض میاں بیوی ہونا احصان کے لیے کافی نہیں۔

کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اہل کتاب ایک دوسرے کے ساتھ محصن ہو جاتے ہیں اسی طرح مسلمان مرد اپنی عیسائی بیوی کو محصنہ بنا دیتا ہے لیکن عیسائی عورت اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ایک قول بھی یہی ہے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ شادی شدہ، مرد شادی شدہ عورت سے جماع کرے تو رجم ہے، میں اس بات کا احتمال ہے کہ ہر شادی شدہ مراد ہو یا بعض شادی شدہ مراد ہوں۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں غلام داخل نہیں غلام شادی شدہ ہو یا کنوارا محصن نہیں ہوتا اسی طرح اس کی بیوی آزاد ہو یا لونڈی، محصنہ نہیں ہوتی لونڈی کا بھی یہی حکم ہے اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد خاص ہے لہٰذا اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جن پر اجماع منعقد ہوا اور چونکہ مسلمان بیوی جو عاقل بالغ ہوں اور انہوں نے نکاح صحیح کے ساتھ جماع کیا ہو وہ بالاتفاق اس میں داخل ہیں جب کہ باقی لوگوں کے بارے میں اختلاف ہے لہٰذا جن کے بارے میں ہمیں علم ہو گیا وہ داخل ہوں گے اور جن کے بارے میں علم نہیں وہ خارج ہیں۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے اس لیے کہ جس طرح غلام اپنی بیوی کو محصنہ نہیں بنا سکتا اور لونڈی اپنے خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی اسی طرح جب نصرانیہ عورت اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو مسلمان خاوند بھی اپنی نصرانیہ عورت کو محصن نہیں بنا سکتا۔ لہٰذا جب یہ لوگ محصن نہیں ہو سکتے تو ان کی سزا رجم نہ ہوگی۔

باب ۲۸: ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حضرت ابو ہریرہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خاص امور بالخصوص مالی معاملات میں ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کیا جائے۔

جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے فیصلہ کیا جائے اور کسی بھی معاملے میں ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ نہ کیا جائے۔

marfat.com

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مالوں کا دعویٰ کریں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

اسی طرح حضرموت کے ایک شخص اور ایک کندی کے درمیان جھگڑا تھا حضرمی نے دعویٰ کی کہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے کندی نے کہا کہ یہ میری زمین ہے میرے قبضے میں ہے اور میں اس میں کاشت کرتا ہوں اس کا اس میں کوئی حق نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے پوچھا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اسے قسم دے اس نے کہا اس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں آپ نے فرمایا اس کی طرف سے تمہارے لیے یہی ہے معلوم ہوا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے مدعی پر نہیں۔

جب دونوں قسم کی روایات میں بظاہر تعارض ہے تو اسے حل کیا جائے گا تاکہ دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکے۔

تو پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔ یہ حدیث ربیعہ بن سہیل نے سہیل سے روایت کی ہے دراوردی نے سہیل سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی دوسری روایت سہیل کے والد ابو صالح کے واسطہ سے حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے تو یہ حدیث منکر ہے کیونکہ ابو صالح کے واسطہ سے حضرت زید بن ثابت سے کوئی حدیث معروف نہیں حضرت ابن عباس والی روایت بھی منکر ہے کیونکہ عمرو بن دینار سے قیس بن سعد کی روایت معروف نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی روایت میں عبدالوہاب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جب کہ حفاظ حدیث حضرت مالک سفیان ثوری اور دیگر حضرات نے اسے بواسطہ جعفر ان کے والد سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یعنی اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

اور اگر یہ حدیث صحیح ثابت بھی ہو تو اس میں اس فیصلے کی وضاحت نہیں، ہو سکتا ہے وہی صورت ہو جو پہلے قول والوں نے بیان کی۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ سے قسم لی یعنی مدعی کے پاس گواہ پورے نہ تھے ایک گواہ تھا تو اس کی موجودگی میں مدعیٰ علیہ سے قسم لی۔

اور یہ ان لوگوں کا رد ہوگا جو کہتے ہیں کہ مدعی محض دعویٰ کی بنیاد پر مدعیٰ علیہ کو قسم نہیں دے سکتا جب تک اس بات پر گواہی نہ پیش کر دے کہ اس کے اور مدعیٰ علیہ کے درمیان نزاع ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں وہ گواہ مراد ہو جو دو گواہوں کے قائم مقام ہے جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو دو گواہوں کے قائم مقام قرار دیا تو اب قسم کا مطلب یہ ہوگا کہ مدعیٰ علیہ نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ وہ مدعی کا حق دے چکا ہے تو مدعی سے قسم لی گئی کہ اس نے حق ادا نہیں کیا اور پھر مدعی کے حق میں ایک گواہی کے ساتھ فیصلہ ہوا کیونکہ یہ گواہی دو گواہیوں کے برابر تھی۔

جب یہ تمام احتمالات ہیں اور دوسری احادیث واضح کرتی ہیں کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے تو اب دونوں احادیث پر عمل کی یہی صورت ہوگی کہ مدعی پر صرف گواہ پیش کرنا ہے قسم نہیں اور اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائے گی۔

قرآن پاک میں بھی یہی فرمایا گیا کہ اپنے مردوں میں سے دو مرد گواہ بناؤ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔

ایک متفق علیہ حدیث میں فرمایا گیا کہ ایسے شخص کی گواہی سے فیصلہ نہ کیا جائے جس سے کوئی شخص اپنی طرف نفع کھینچتا ہے یا اپنے آپ سے کسی تاوان کو دور کرتا ہے تو اب اگر وہی شخص گواہ بھی پیش کرے اور قسم بھی اٹھائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ یہ سب کچھ اپنے

marfat.com

نفع کے لیے کر رہا ہے اور اس میں مدعیٰ علیہ کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔
اور پھر اس موقف کے مدعی حضرات اسے مالی معاملات کے ساتھ خاص کرتے ہیں یہ بھی اس قول کے بطلان کی دلیل ہے۔

باب ۲۸۱، مدعی پر قسم کو لوٹانا

قاعدہ یہ ہے کہ مدعی پر گواہی پیش کرنا اور مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔ لیکن بعض حضرات کہتے ہیں کہ مدعیٰ علیہ، مدعی پر قسم کو لوٹائے اگر مدعی قسم اٹھائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کسی چیز کا مستحق نہیں ہوگا۔

اس بات پر ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک انصاری یہودیوں کے علاقہ (خیبر) میں شہید کر دیئے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کے طریقے پر قسم کے سلسلے میں انصار سے فرمایا کہ یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا ہم کفار کی قسمیں کیسے قبول کر لیں آپ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر اپنا حق کہتے ہو؟۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قسم جو پہلے مدعیٰ علیہ پر ڈالی تھی اسے مدعی کی طرف لوٹا دیا۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ مدعی پر قسم نہیں لوٹائی جائے گی ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ قسم مدعیٰ علیہ نے مدعی پر نہیں لوٹائی تو ہو سکتا ہے قسامت کا یہی حکم ہو اور یہ ہی ممکن ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی بات کا انکار کرتے ہوئے یہ بات فرمائی ہو جیسے کہا جاتا ہے کہ وہ دعویٰ کر کے مستحق ہو جائیں گے مطلب یہ ہے کہ جب تم ان کی قسموں کو نہیں مانتے تو کیا تمہاری قسموں پر فیصلہ کر دیا جائے جب کہ تم مدعی ہو۔

جب دونوں باتوں کا احتمال ہے تو دوسری احادیث کے ذریعے فیصلہ ہوگا تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر دیا جائے تو کئی لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں پر دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ مدعی کے لیے اپنے دعویٰ پر دلیل دینا لازم ہے اور وہ ایسی دلیل نہ ہو جس کے ذریعے وہ اپنی طرف نفع کھینچے یا اپنے آپ سے کسی تاوان کو دور کرے تو اگر مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی کو قسم دی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مدعی خود ہی دعویٰ کرے اور خود ہی قسم اٹھا کر نفع مند ہو جائے گا۔

اس پر یہ سوال ہوا کہ جب مدعیٰ علیہ اس بات پر راضی ہے تو کیا حرج ہے؟ تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مدعیٰ علیہ کی رضامندی سے کوئی حکم نافذ کر دیا جائے مثلاً اگر کہا جائے کہ میں نے فلاں آدمی پر جس چیز کا دعویٰ کیا ہے وہ اس پر راضی ہے تو کیا محض مدعیٰ علیہ کی رضامندی سے فیصلہ کر دیا جائے گا! ایسا ہرگز نہیں ہوگا تو جب صورت حال یہ ہے تو یہاں بھی اسی طرح ہوگا کہ مدعی گواہ پیش کرے ورنہ مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائے، مدعی کو قسم نہیں دی جائے گی۔

(احناف کا یہی مسلک ہے)

باب ۲۸۲، کیا گواہی دینا اور حاکم کا قبول کرنا ضروری ہے؟

حاکم کے طلب کرنے سے پہلے گواہی دینا جائز ہے یا نہیں بعض احادیث میں اس کی مذمت کی گئی ہے اس لیے کچھ حضرات

marfat.com

اسے صحیح نہیں سمجھتے جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک حاکم کے طلب کرنے سے پہلے بھی گواہی دینا جائز ہے بلکہ اچھا ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے دونوں طرف کی روایات نقل کرنے کے بعد دوسرے قول والوں کے موقف کو ترجیح دیتے ہوئے احادیث میں تطبیق دی ہے۔

پہلے قول والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے آپ نے فرمایا میرے صحابہ کرام سے اچھا سلوک کرو پھر ان لوگوں سے جو ان سے متصل ہیں پھر ان سے جو ان سے ملے ہوئے ہیں اس کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا حتی کہ ایک شخص گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہیں کی جائیگی اور قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے اس سے مطالبۂ قسم نہیں ہوگا۔

اس مضمون کی متعدد روایات آتی ہیں اور ان روایات سے استدلال کرتے ہوئے ان حضرات نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جو اس طرح کی گواہی دیتے ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان روایات میں جس گواہی کا ذکر ہے وہ جھوٹی گواہی ہے مطلق گواہی مراد نہیں یعنی وہ لوگ جھوٹی گواہی دینے میں پہل کریں گے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس زمانے میں جھوٹ پھیل جائے گا۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہیاں، ان کی قسموں سے اور قسمیں گواہیوں سے سبقت کر جائیں گی تو اس قسم کی روایات میں حقوق پر گواہی دینا مراد نہیں بلکہ قسم پر گواہی دینا مراد ہے یعنی کوئی شخص "اشہد باللہ" کے الفاظ کے ساتھ قسم کھاتا ہے حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم بچے تھے، اور اس قسم کی قسمیں اٹھاتے تھے تو ہمارے اصحاب ہمیں منع کرتے تھے جہاں تک حاکم کی طلب سے پہلے سچی گواہی دینے کا تعلق ہے۔

تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کی خبر نہ دوں؟ فرمایا وہ لوگ جو طلب شہادت سے پہلے گواہی دیں۔

تو ان روایات میں تطبیق کی یہی صورت ہے کہ جہاں طلب سے پہلے گواہی کی مذمت آتی ہے اس سے مراد جھوٹی گواہی ہے اور جہاں ایسے گواہوں کو بہترین گواہ قرار دیا گیا ہے اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سچی گواہی دیتے ہیں اس سلسلے میں صحابہ کرام کے واقعات بھی پائے جاتے ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۸۳، حاکم کا فیصلہ جو حقیقتاً ظاہر کے خلاف ہو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو میں بھی انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی اپنی دلیل میں زیادہ ہوشیار اور چرب لسان ہو تو میں جس طرح اس سے سنوں اس کے مطابق اس کے بھائی کے حق سے اس کے لیے فیصلہ کردوں تو (گویا) میں اس کے لیے جہنم کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں وہ اسے نہ لے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض فقہاء کرام جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، نے فرمایا کہ اگر کسی چیز کا مالک بنانے، ملکیت ختم کرنے، نکاح اور طلاق وغیرہ کے سلسلے میں حاکم کا فیصلہ، حقیقت حال کے مطابق ہے تو

marfat.com

وہ باطن میں بھی اسی طرح نافذ ہوگا اور اگر حقیقت میں اس کے خلاف ہے تو عند اللہ قاضی کے فیصلے سے کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں اگر یہ فیصلہ مالی معاملات سے متعلق ہے اور کسی کو مال کا مالک بنایا گیا ہے تو وہ باطن کے مطابق ہوگا یعنی اگر وہ شخص سمجھتا ہے کہ یہ مال میرا نہیں ہے اگرچہ گواہوں کی گواہی کی بنیاد پر قاضی نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا تو اسے یہ مال نہیں لینا چاہیئے اور اگر یہ فیصلہ نکاح اور طلاق سے متعلق ہے اور گواہ بظاہر عادل ہیں اگرچہ بباطن عادل نہ ہوں تو یہ فیصلہ ظاہر کی طرح باطن میں بھی نافذ ہوگا۔

مال سے متعلق فیصلے کے بارے میں ان حضرات نے اسی حدیث سے استدلال کیا جس سے پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے لیکن نکاح وطلاق کے سلسلے میں یہ حضرات ایک دوسری حدیث سے استدلال کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان کے دو بھائیوں میں تفریق کر دی اور فرمایا تمہارا حساب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تمہارے (یعنی خاوند) کے لیے اس (عورت) پر کوئی حق نہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جو مہر دیا ہے اس کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے اس کے ذمہ کوئی مال نہیں اگر تو نے اس کے بارے میں سچ کہا ہے تو جو کچھ تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا وہ اس کا بدلہ ہے اور اگر تم نے اس کے بارے میں جھوٹ کہا ہے تو وہ (مال) تجھ سے بہت دور ہے گویا پہلی روایات مال سے متعلق ہیں اور دوسری روایات مال کے علاوہ فیصلوں سے متعلق ہیں اس طرح دونوں قسم کی روایات میں تطبیق دی جائیگی۔

باب ۲۸۴ کیا قرض کی وصولی کے لیے آزاد آدمی کو بیچا جاسکتا ہے

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے ابتدائی دور میں آزاد آدمی کو کسی کے قرض کی ادائیگی کے طور پر بیچا جاتا تھا چنانچہ حضرت سُرَّق ایک صحابی تھے۔ مصر میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ نام کیوں رکھا انہوں نے بتایا کہ یہ نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے پھر انہوں نے واقعہ بتایا کہ انہوں نے ایک شخص سے اونٹوں کا سودا کیا اور اسے اونٹوں کی رقم دینے کی بجائے خرچ کر دی وہ باہر انتظار کرتا رہا جب کافی دیر بعد باہر آئے تو وہ آپ کو حضور علیہ السلام کے پاس لے گیا آپ نے فرمایا رقم ادا کرو عرض کیا میرے پاس نہیں آپ نے فرمایا تم سرق ہو، اے اعرابی اسے لے جا کر بیچ دو لوگ قیمت لگانے لگے تو اعرابی نے چھوڑ دیا اور رقم بھی نہ لی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر مقروض تنگدست ہو تو اس کی خوشحالی تک مہلت دو اسی طرح جس شخص نے پھل خریدے۔ اور اس پر قرض زیادہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو جب یہ رقم پوری نہ ہوئی تو آپ نے قرض خواہ سے فرمایا تمہارے لیے یہی کچھ ہے، یعنی آپ نے اس کو قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت نہ کیا تو اب تمام اہل علم کا یہی موقف ہے کہ کسی مقروض کو قرض کی ادائیگی کے لیے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

باب ۲۸۵ کیا والد اپنی اولاد کے مال کا مالک ہوتا ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے

marfat.com

کہا کہ میرے پاس مال بھی ہے اور میرے اہل وعیال بھی ہیں اسی طرح میرے والد کے پاس بھی مال اور اہل وعیال ہیں میرے والد چاہتے ہیں کہ وہ میرے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملالیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال، تیرے باپ کا ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا کہ تمہاری اولاد، تمہارے بہترین کسب میں سے ہے پس اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ باپ کو بیٹے کے مال کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بیٹا جو کچھ کماتا ہے وہ خالصتاً اس کی اپنی ملکیت ہوتی ہے باپ کی نہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب اسے مالک بنانا نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر باپ اپنی اولاد کے مال میں تصرف کرنا چاہے تو اسے نہ روکا جائے۔ اگر ملکیت کی بات ہوتی تو بیٹا بھی باپ کا مملوک ہوتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کے بارے میں بھی وہی بات فرمائی ہے جو اس کے مال کے بارے میں ارشاد فرمائی، تو جب بیٹا، باپ کا مملوک نہیں ہوتا تو اسے بیٹے کے مال کی ملک بھی حاصل نہ ہوگی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ جس قدر مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے نفع دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے تو اس کا مطلب بھی یہ نہیں تھا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو اس کا مالک قرار دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں تو اس میں بھی والد یا کسی دوسرے کی استثناء نہیں فرمائی آپ نے بدن اور مال دونوں کے بارے میں حرمت کا ذکر کیا تو جس طرح اولاد کا بدن باپ کے لیے حلال نہیں اسی طرح ان کا مال بھی باپ کی ملکیت نہیں البتہ جو حقوق واجب ہیں ان کا حکم الگ ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بیٹے کا عطیہ جانور ہے اس کی قربانی کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے بال اور ناخن کاٹو، مونچھوں کے بال کاٹو اور زیر ناف بال صاف کرو تو یہی تمہارے لیے قربانی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بیٹے کے جانور کی قربانی کی اجازت نہ دی اسی طرح قرآن پاک میں والد کو بیٹے کا وارث قرار دیا گیا اور فرمایا کہ ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ ہے، اگر وہ پہلے سے ہی بیٹے کے مال کا مالک ہوتا تو وارث بننے کا کوئی مطلب نہ تھا۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف کا مطلب تملیک نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۸۶ ایک بچے پر دو آدمیوں کا دعویٰ

اس باب میں اس مسئلے پر گفتگو کی گئی ہے کہ آیا کسی قیافہ لگانے والے کے قول سے کسی بچے کا نسب ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کے قول سے بچے کا نسب ثابت ہو جائے گا، ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک قیافہ شناس مجزز مدلجی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے حضرت زید اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کو اکٹھے لیٹا ہوا دیکھا ان کے اوپر ایک چادر تھی جس سے سر ڈھانپے ہوئے تھے اس نے کہا ان قدموں کا آپس میں تعلق ہے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم خوشی خوشی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قیافہ شناس کے قول سے نسب ثابت ہو جاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وجہ سے مسرت ہوئی تھی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بات اس طرح نہیں ان کا نسب تو پہلے سے ثابت تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر خوشی اور حیرانگی ہوئی کہ قیافہ شناس کا قیافہ کس قدر صحیح نکلا۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح کی چار صورتیں ہوتی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ایک عورت کے پاس کئی لوگ جاتے وہ عورتیں فاحشہ ہوتی تھیں وہ کسی کو نہ روکتیں اور ان کے دروازے پر جھنڈا ہوتا تھا بچے کی پیدائش پر وہ سب جمع ہوتے اور قیافہ شناس جس کے ساتھ چاہتا بچے کو ملا دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دین حق لے کر آئے تو یہ سلسلہ بند کر دیا گیا اور اس نکاح کو باقی رکھا گیا جس میں قیافہ لگانے والے کی ضرورت نہیں ہوتی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے ایک بچے پر دعویٰ کیا آپ نے ان دونوں کے بنو کعب کے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا کہ امیر المومنین! یہ دونوں اس میں شریک ہیں آپ نے اسے دُرے سے مارا اور پھر عورت کو بلا کر فرمایا مجھے صحیح صورت حال بتاؤ۔

اس نے کہا یہ ان دونوں میں سے ایک کا ہے یہ شخص ان کے اونٹ چرایا کرتا تھا تو اس نے اسے (عورت کو) وطی کے بغیر نہ چھوڑا اور یہ خیال کیا کہ اس کا حمل ٹھہر گیا ہے عورت نے اپنے بارے میں کہا کہ پھر مجھے خون آگیا اس کے بعد یہ دوسرا آیا تو اس نے بھی وطی کے بغیر نہ چھوڑا۔ حتیٰ کہ حمل ٹھہر گیا اب معلوم نہیں یہ کس کا ہے اس کعبی قیافہ شناس نے تکبیر کہی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا ان میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ۔

پہلے قول والے حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس کے قول پر فیصلہ فرمایا، تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ قیافہ شناس نے کہا تھا کہ یہ ان دونوں کا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں فرمایا بلکہ بچے کو حکم دیا کہ جس کے ساتھ چاہے چلا جائے تو معلوم ہوا کہ فیصلہ بچے پر چھوڑا گیا قیافہ شناس کی بات کو بنیاد نہیں بنایا گیا ایک دوسرے واقعہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کرنے والے دونوں آدمیوں کے حق میں بچے کا فیصلہ دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے ان دونوں کے دعویٰ پر فیصلہ فرمایا قیافہ شناس کی بات پر نہیں اب اس میں سوال ہوا کہ پھر ان واقعات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس لوگوں کو کیوں طلب فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ دو آدمیوں کا حمل نہیں ہو سکتا تو قیافہ شناس کو اس لیے بلایا کہ وہ بتائیں کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے جب اس نے بتایا تو اب آپ نے دعویٰ کرنے والوں کے دعویٰ پر فیصلہ فرمایا قیافہ شناس کے قول پر نہیں آپ نے اس بچے کو دونوں کا وارث قرار دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کے واقعہ میں اسی قسم کا فیصلہ فرمایا تھا اور قیافہ شناس کو نہیں بلایا تھا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کسی کا نسب ثابت کرنے کے لیے قیافہ شناس کی بات معتبر نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۸۷ خریدار قیمت ادا کئے بغیر مر جائے تو کیا حکم ہے

بعض حضرات فرماتے ہیں اگر کسی شخص نے کوئی سامان خریدا اور اس پر قبضہ بھی کر لیا لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی پھر اسے

marfat.com

مفلس قرار دے دیا گیا اس پر قرض بھی ہے اور یہ سامان موجود ہے تو دوسرے قرض خواہوں کے مقابلے میں بیچنے والا اس چیز کا زیادہ مستحق ہے۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ اس سامان کو بیچنے والا اور دوسرے قرض خواہ برابر کے مستحق ہیں کیونکہ اب اس شخص (بائع) کی ملک زائل ہو چکی ہے اور وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ایک قرض خواہ ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو مفلس قرار دیا گیا پھر کسی شخص (مثلاً بائع) نے اپنا مال اصل حالت میں اس کے پاس پایا تو دوسروں کی نسبت یہ زیادہ حقدار ہے۔

دوسرے قول کے قائلین فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جس مال کا ذکر کیا گیا ہے وہ غصب کیا ہوا، ادھار لیا ہوا اور امانت رکھا ہوا مال بھی ہو سکتا ہے پہلے قول والوں کا موقف تب درست ہوتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہوتا کہ اگر وہ اپنے اس مال کو پائے جو اس نے اس پر بیچا اور قبضہ بھی دے دیا لیکن ابھی تک قیمت وصول نہیں کی تو یہ شخص دوسرے قرض خواہوں کی نسبت زیادہ حقدار ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا مال چوری ہو جائے یا ضائع (گم) ہو جائے پھر وہ اسے اسی طرح کسی شخص کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے اور خریدار، بیچنے والے سے قیمت واپس لے۔

معلوم ہوا کہ وہ حدیث خرید و فروخت سے متعلق نہیں۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بے مقصد نہیں ہوتا تھا اگر یہ بات اس طرح ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو یہ بات بالکل واضح تھی آپ نے اسے کیوں بیان کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بے مقصد کلام نہیں بلکہ اس کا ایک مقصد تھا وہ یہ کہ اگر کسی شخص کو مفلس قرار دیا جائے تو اس کا مال قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنا ضروری ہوگا اب اگر اس میں سے بعض حصے میں کسی شخص کی ملکیت ثابت ہو جائے تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور جس کے قبضہ میں ہے اگر اسے وہ دھوکے سے حاصل ہوتی ہے تو اس کے لیے حکم ثابت نہ ہوگا یعنی یہ اس کی ملک نہیں ہوگی۔

پہلے قول والے مزید استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں خرید و فروخت کی وضاحت ہے مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی سامان خریدے پھر خریدار کو مفلس قرار دیا گیا بیچنے والے نے ابھی تک قیمت پر قبضہ نہیں کیا تھا اب اس نے وہ چیز (جو بیچی تھی) بعینہ خریدار کے پاس پائی تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر خریدار مر جائے تو بیچنے والا باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ یہ حدیث منقطع ہے، انہوں نے فرمایا اگرچہ یہ منقطع ہے لیکن چونکہ یہ پہلی حدیث کی وضاحت کرتی ہے اس لیے ہم نے اسے قبول کیا۔

اس کا جواب دیا گیا کہ اس حدیث میں اضطراب ہے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے عمر بن عبدالعزیز نے اس طرح روایت کی جس طرح شروع میں مذکور ہے اور ابن شہاب زہری نے اس طرح بیان کیا ہے جو ابھی مذکور ہوا۔

لہٰذا تمہیں چاہیے تھے کہ حضرت بشیر بن نہیک کی روایت جو اس کی مثل ہے، کی طرف رجوع کرتے اور اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی اصل قرار دیتے جب تم نے ایسا نہیں کیا تو تمہارا مخالف کہہ سکتا ہے کہ پہلی حدیث

marfat.com

بن مفلس کا حکم بیان ہوا اور اس میں مفلس اور فوت شدہ کے درمیان فرق واضح کیا گیا۔
لہٰذا پہلی حدیث پر عمل ہے اور یہ حدیث منقطع شاذ ہے لہٰذا اسے بطور دلیل پیش نہیں کر سکتے۔
معلوم ہوا کہ دونوں قسم کی احادیث پر عمل کی یہی صورت ہے کہ جب تک ملکیت قائم ہو کسی چیز کا مالک دوسرے قرض خواہوں کی نسبت زیادہ حق دار ہوتا ہے اور اگر ملک باقی نہ ہو تو وہ بھی ایک قرض خواہ ہے تو جب کوئی چیز بیچ دی اور خریدار نے قبضہ کر لیا تو اب بیچنے والا اس چیز کا مالک نہیں بلکہ اس کی قیمت خریدار پر قرض ہے۔
قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ جب کوئی شخص کسی پر کوئی چیز بیچ دے تو جب تک قیمت وصول نہ کرے اسے روک سکتا ہے اور اگر خریدار مر جائے اور اس پر قرض بھی ہو تو بیچنے والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوتا ہے، تو جب اس نے وہ چیز روک رکھی ہو تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور جب اسے دے دے اور وہ قبضہ بھی کرے پھر خریدار مر جائے تو اب وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا جب صورت حال یہ ہے تو مفلس قرار دیئے جانے کی صورت میں بھی یہی حکم ہوگا یعنی جب تک چیز اس کے اپنے قبضہ میں ہے باقی قرض خواہ اس سے نہیں لے سکتے اور اگر اس نے خریدار کے حوالے کر دی تھی اب خریدار کو مفلس قرار دیا گیا تو یہ شخص باقی قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہوگا تنہا اس چیز کا حق دار نہیں ہوگا۔

باب ۲۸۸ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی کی گواہی شہری کے خلاف قبول نہ کی جائے۔
اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی غیر مقبول ہے۔
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دیہاتی ایسا شخص ہو کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ حاضر ہو جائے اور اس میں شہریوں کی طرح اسبابِ عدالت بھی پائے جائیں تو شہری کی گواہی کی طرح اس کی گواہی قبول ہوگی۔
اور جو بلانے پر نہ آئے اس کی گواہی قبول نہ کی جائے۔
اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ام سنبلہ اسلمیہ تشریف لائیں اور ان کے پاس دودھ کا ایک مشکیزہ تھا جو بطور ہدیہ حضور علیہ السلام کے لیے لائی تھیں انہوں نے میرے پاس رکھ دیا ان کے پاس ایک پیالہ بھی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں خوش آمدید کہا انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں دودھ کا ایک مشکیزہ آپ کے لیے تحفہ کے طور پر لائی ہوں آپ نے برکت کی دعا دیتے ہوئے فرمایا پیالے میں ڈالو انہوں نے پیالے میں ڈالا جب آپ نے پیالہ پکڑا تو میں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا میں کسی دیہاتی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا، آپ نے فرمایا جو دیہاتی اسلام لائے ہیں وہ دیہاتی نہیں وہ ہماری بستی والے ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں جب ہم انہیں بلاتے ہیں تو وہ آجاتے ہیں اور جب وہ ہمیں بلاتے ہیں تو ہم بھی ان کی بات قبول کرتے ہیں اس کے بعد آپ نے دودھ نوش فرمایا۔

marfat.com

تو اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ جو لوگ جا کر بس جائیں وہ شہری کی طرح ہیں ان کی گواہی شہری کے خلاف قبول کی جائے اور اگر وہ جانے پر نہ آئیں تو وہ شہری کی طرح نہیں ہیں لہٰذا شہری کے خلاف ان کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

شکار، ذبیحہ اور قربانی کا بیان

باب ۲۸۹: وہ عیب جن کی وجہ سے قربانی جائز نہیں ہوتی

قربانی اور ہدی کے جانور کا عیب سے پاک ہونا ضروری ہے لیکن اس سلسلے میں اختلاف یہ ہے کہ کون سے عیوب سے پاک ہونا لازمی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ چار عیب ایسے ہیں جو اس جانور میں نہیں ہونے چاہئیں اس سلسلے میں وہ حدیث پاک سے استدلال کرتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی کے کون کون سے جانوروں سے بچا جائے تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا چار عیب ہیں حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے میرا ہاتھ حضور علیہ السّلام کے ہاتھ سے چھوٹا ہے وہ یہ فرماتے، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، جس کی بیماری واضح ہو اور کمزور جس میں مغز (چربی) نہ رہی ہو۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ان چار عیوب کے علاوہ اگر اس کا کان کٹا ہوا ہو تو بھی اس کی قربانی جائز نہیں اور نہ ہی وہ ہدی کے طور پر ذبح کیا جا سکتا ہے۔

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا، پھٹا ہوا، یا چیرا ہوا ہو اور اسی طرح جو کانا ہو اس کی قربانی نہ کی جائے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں کون سی حدیث پہلے کی ہے اگر حضرت براء رضی اللہ عنہ والی حدیث پہلے کی ہے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ والی روایت میں اضافہ ہوگا اور اگر یہ حدیث منسوخ ہو تو اس کے لیے ثبوت کی ضرورت ہے جب کہ یہ ثابت ہو چکی ہے اور چونکہ دونوں میں تضاد نہیں لہٰذا دونوں پر عمل کیا جائے گا۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ آپ لوگ اس جانور کی قربانی کو مکروہ نہیں سمجھتے جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو، حالانکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عضباء القرن" سے منع فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ ایک روایت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا تعلق ہے جو ابراہیم بن محمد صیرفی نے ان سے نقل کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں میں نے ایک مینڈھا خریدا تاکہ اس کی قربانی کروں تو بھیڑیئے نے حملہ کر کے اس کی چکی کاٹ دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر دو۔ اس حدیث سے پہلے قول والے ثابت کرتے ہیں کہ یہ عیب قربانی میں مانع نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اپنی سند اور متن کے لحاظ سے فاسد ہے

marfat.com

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس کے فساد کی وضاحت فرمائی ہے۔
لہٰذا احادیث کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ ان چار عیوب کے علاوہ عیبوں کی وجہ سے بھی قربانی منع ہوگی مثلاً کان کٹے ہوئے یعنی اور چکی وغیرہ اگر مکمل کٹے ہوئے ہوں تو قربانی جائز نہ ہوگی، البتہ ان کا کچھ حصہ کٹا ہوا ہو تو اس میں اختلاف ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر چوتھا حصہ یا اس سے زائد کٹا ہوا ہو تو قربانی صحیح نہ ہوگی کم ہو تو ہو جائے گی حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نصف یا اس سے زائد کٹا ہوا ہو تو نا جائز ہے ورنہ جائز ہے۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے یہ قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میرا قول بھی تمہارے قول کی طرح ہے گویا انہوں نے اپنے قول سے رجوع فرمالیا۔

باب ۲۹۰، امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں ہے لیکن بعض حضرات نے فرمایا کہ چاہے نماز عید پڑھی جاچکی ہو جب تک امام قربانی نہ کرے اس وقت تک کوئی دوسرا قربانی نہیں کر سکتا۔ ان حضرات کا استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن مدینہ طیبہ میں عید کی نماز پڑھائی تو کچھ لوگ آئے جو قربانی کر چکے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قربانی کر چکے ہیں آپ نے فرمایا جو لوگ پہلے قربانی کر چکے ہیں وہ دوبارہ کریں اور جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کرلیں کوئی شخص قربانی نہ کرے۔
علاوہ ازیں یہ حضرات قرآن پاک کی اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو"
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جب عید کی نماز ہو جائے تو اب قربانی کرنا جائز ہے چاہے امام قربانی کرے یا نہ۔
وہ فرماتے ہیں اس آیت کا تعلق قربانی سے نہیں بلکہ اس کا تعلق دوسری باتوں سے ہے وہ اس کا شان نزول یوں بیان کرتے ہیں کہ بنو تمیم کا ایک وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کریں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اقرع بن حابس کو مقرر فرمائیں اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ تو میری مخالفت کا ارادہ کر رہے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا یہ ارادہ نہیں جب دونوں طرف سے آواز بلند ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید پڑھنے سے پہلے بکری کے چھ مہینے کے بچے کی قربانی دی تو آپ نے فرمایا تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں اور آپ نے نماز سے پہلے ذبح کرنے سے منع کر دیا معلوم ہوا کہ نماز سے پہلے ذبح کرنا صحیح نہیں ورنہ حضور علیہ السلام نماز کا ذکر نہ فرماتے اس مضمون کی متعدد روایات آئی ہیں حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو نماز سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر چکے تھے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ ذبح کرے جب ہم نماز پڑھ چکیں تو اب جو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے نہ ذبح کرے اس سے معلوم ہوا کہ پہلے قول والوں نے جو حدیث پیش کی ہے

marfat.com

اس کا بھی یہی مطلب ہے۔

اور قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے امام ذبح نہ کرے جس طرح حضرت ابو سریحہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (بعض اوقات) ذبح نہیں کرتے تھے تو کیا دوسرے لوگ ذبح نہیں کریں گے معلوم ہوا کہ امام ذبح کرے یا نہ، جب نماز عید ہو جائے تو اب ذبح کرنا جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۱، قربانی اور ہدی کا اونٹ کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہے

بدنہ بڑے جانور کو کہتے ہیں اس لیے اس کا اطلاق اونٹ پر بھی ہوتا ہے اور گائے پر بھی — قربانی اور ہدی کے سلسلے میں ایک بدنہ کتنے آدمیوں کی طرف سے جائز ہو گا۔

تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں ان کا استدلال یوں ہے مسور بن مخرمہ اور مروان نے روایت کیا کہ حدیبیہ کے سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ اپنے ساتھ ہدی کے جانور لے گئے صحابہ کرام سات سو تھے اور جانور ستر تھے اور ہر دس آدمیوں کی طرف سے ایک جانور تھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اس سے زائد نہیں چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو خود حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹ ذبح فرمائے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے سات آدمی ایک جانور میں شریک ہوں۔

اسی طرح کی دیگر روایات بھی مروی ہیں اور یہی صحابہ کرام کا مذہب ہے۔

جب ہم یوم حدیبیہ سے الگ اس بات کا جائزہ لیتے ہیں تو اس سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھ پر ایک اونٹنی لازم ہے اور مجھے وہ نہیں ملتی تو آپ نے فرمایا سات بکریاں خرید لو۔ معلوم ہوا کہ ایک اونٹ سات بکریوں کی جگہ ہے تو جب ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے ہوتی ہے تو اونٹ سات کی طرف سے ہو گا۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اونٹ گائے کی طرح بڑا جانور ہے (بدنہ ہے) تو جب گائے میں سات سے زائد آدمی شریک نہیں ہو سکتے تو اونٹ میں بھی اتنے ہی شریک ہو سکتے ہیں۔

اس پر اعتراض کیا گیا کہ اونٹ جسمانی طور پر گائے سے بڑا ہوتا ہے لہٰذا اس کا حکم مختلف ہو گا اس کا جواب یوں دیا گیا کہ جانور کے بڑے چھوٹے ہونے سے فرق نہیں پڑے گا کیونکہ گائے چھوٹی ہو یا بڑی، سات آدمی ہی قربانی کریں گے اسی طرح جو لوگ اونٹ میں دس آدمیوں کی شراکت کے قائل ہیں ان کے نزدیک اونٹ چھوٹا ہو یا بڑا تعداد وہی ہو گی لہٰذا اگرچہ گائے اور اونٹ کے جسم میں تفاوت ہے لیکن دونوں بدنہ (بڑے جانور) ہیں اس لیے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور وہ سات آدمیوں کی شراکت ہے زائد کی نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

marfat.com

باب ۲۹۲ ایک بکری کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے ہو گی۔

اس سلسلے میں تین قول ہیں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ ایک بکری پورے خاندان کی طرف سے کفایت کرتی ہے جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جتنے لوگوں کی طرف سے قربانی دی جائے کافی ہو گی چاہے وہ ایک خاندان کے ہوں گے یا زیادہ کے تیسرا گروہ کہتا ہے کہ بکری کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

پہلے دونوں گروہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی طرف سے ایک مینڈھے کی قربانی دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو سیاہی میں دیکھتا اور سیاہی میں بیٹھتا ہو۔ آپ کے پاس وہ مینڈھا لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کریں آپ فرماتی ہیں میں نے ایسا کیا پھر آپ نے اسے پکڑا اور مینڈھے کو بھی پکڑ کر لٹایا اور ذبح کر دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) یا اللہ! اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کی طرف سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے قبول فرما پھر آپ نے اس کی قربانی دی۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے دو موٹے تازے مینڈھوں کی قربانی دی ایک امت کی طرف سے اور دوسرا اپنے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے قربان کیا۔

تیسرے قول والے فرماتے ہیں کہ یہ احادیث یا تو منسوخ ہیں یا حضور علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہیں۔

کیونکہ اگر بکری کے لیے تعداد مقرر نہ ہوتی اور غیر معدود افراد کی طرف سے اس کی قربانی ہو جاتی تو گائے اور اونٹ کی قربانی بھی بے شمار لوگوں کی طرف سے جائز ہوتی۔ حالانکہ گذشتہ باب میں احادیث گزر چکی ہیں کہ اونٹ اور گائے کی قربانی سات سے زائد افراد کی طرف سے نہیں ہو سکتی اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ گائے اور اونٹ کی قربانی سات سے زائد افراد کی طرف سے نہیں ہو سکتی تو معلوم ہوا کہ بکری کی قربانی بھی زیادہ سے زیادہ سات افراد کی طرف سے ہو سکتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ بکری کی قربانی کتنے افراد کی طرف سے ہو گی تو پچھلے باب میں گزر چکا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا مجھ پر اونٹنی لازم تھی لیکن میں اسے نہیں پاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی جگہ سات بکریاں لے لو معلوم کہ بکری، گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ ہے لہٰذا وہ صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہو گی۔

اس قول کے مخالفین نے اعتراض کیا کہ بکری کا مسئلہ الگ ہے کیونکہ وہ اونٹ اور گائے سے زیادہ قیمتی ہے تو اس کا جواب دیا گیا کہ یہ بات صحیح نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی کی موجودگی میں گائے یا بکری کی قربانی نہیں کرتے تھے اور جمعۃ المبارک کے لیے حاضر ہونے والوں کے لیے ثواب کا ذکر کرتے ہوئے بھی آپ نے پہلے اونٹ پھر گائے اور اس کے بعد بکری کا ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہو گی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آپ کے ساتھ مخصوص ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

---

marfat.com

باب ۲۹۳، قربانی کرنے والے کا حجامت بنوانا یا ناخن ترشوانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے چاند نظر آنے کے بعد بال کٹوانا یا ناخن ترشوانا جائز نہیں جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قربانی کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں وہ بال اور ناخن کاٹ سکتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی (قربانی کا جانور) کے لیے ہار بٹتی تھی پھر آپ ہدی بھیج کر خود ہمارے پاس احرام کے بغیر ٹھہرتے اور جن چیزوں سے محرم اجتناب کرتا ہے آپ ان سے پرہیز نہ فرماتے اس حدیث میں اس چیز کی اباحت ہے جسے پہلی حدیث میں ممنوع قرار دیا گیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ روایت احسن ہے کیونکہ یہ متواتر ہے اور اُس حدیث کی سند پر طعن کیا گیا اور کہا گیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت مرفوع نہیں بلکہ ان پر موقوف ہے۔

لہٰذا روایت کے طریقے پر دوسرے مسلک والوں کے قول کو ترجیح حاصل ہے اور قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھتا ہے تو وہ جماع بھی نہیں کر سکتا بال اور ناخن بھی نہیں کاٹ سکتا، اور اگر وہ جماع کرے تو احرام فاسد ہو جاتا ہے جب کہ دوسرے امور کے ارتکاب سے احرام فاسد نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ جماع شدید ترین عمل ہے لیکن قربانی کرنے والے پر ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں جماع کی کوئی پابندی نہیں لہٰذا باقی امور یعنی ناخن اور بال وغیرہ کاٹنا بھی منع نہیں

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۹۴، دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا

حضرت عدی بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں تو وہ شکار کو پکڑ کر لاتا ہے، میرے پاس پتھر اور لاٹھی کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں کہ میں اس کے ساتھ ذبح کروں آپ نے فرمایا جس چیز کے ساتھ چاہو خون جاری کر دو، اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا دانت اور ناخن سے ذبح کرنا جائز ہے، وہ اترے ہوئے ہوں یا جسم سے متصل ہوں۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں اترے ہوئے ہوں تو جائز ہے لیکن جسم سے متصل ہوں تو جائز نہیں۔

ان حضرات نے اپنے موقف پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے کل دشمن سے مقابلہ کرنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں آپ نے فرمایا خون جاری کرو اور اس (جانور) پر اللہ تعالیٰ کا نام لو لیکن دانت اور ناخن استعمال نہ کرو اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔

اس حدیث میں دانتوں اور ناخنوں کے ساتھ ذبح کرنے سے ممانعت آئی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس سے اترے ہوئے

marfat.com

ناخن اور دانت مراد ہیں یا یہ حکم مطلق ہے اگر یہ اترے ہوئے دانتوں کے بارے میں ہے تو جڑے ہوؤں سے ذبح کرنا بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگا اور اگر جڑے ہوئے مراد ہیں تو اترے ہوؤں سے ذبح کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں ادھر حضرت عدی کی روایت میں دانتوں اور ناخنوں کے ساتھ ذبح کرنے کی اجازت مذکور ہے تو اب تطبیق یوں ہوگی، کہ جہاں اجازت ہے وہاں اترے ہوئے مراد ہیں اور جس میں ممانعت ہے اس سے جڑے ہوئے مراد ہیں، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول بھی اس پر دلالت کرتا ہے حضرت ابو رجاء عطاردی فرماتے ہیں ہم حج کرنے کے لیے گئے تو ایک شخص نے خرگوش کا شکار کیا اور اسے ناخن سے ذبح کر کے بھونا انہوں نے کھایا لیکن میں نے نہ کھایا جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا شاید تم نے بھی ان کے ساتھ کھایا ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تم نے اچھا کیا کیونکہ یہ گلا گھونٹ کر مارنا ہے ۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ممانعت کی وجہ واضح کردی یعنی جب ناخن کٹا ہوا نہ ہو تو اس صورت میں وہ ہتھیلی کے ساتھ ذبح ہوگا اور یہ گلا گھونٹنا ہے لہٰذا اگر ناخن یا دانت اترے ہوئے ہوں تو جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے ۔

باب ۲۹۵ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک کھانا

کیا قربانی کا گوشت تین دن تک کھایا جا سکتا ہے اور اس کے بعد نہیں!

اس سلسلے میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ تین دن سے زائد نہیں کھا سکتے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے آپ نے قربانی کے دن فرمایا اے لوگو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھاؤ لہٰذا اس کے بعد نہ کھاؤ

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ جب تک چاہیں کھا سکتے ہیں اور جمع بھی کر سکتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم بیس دن کے بعد تک کھاتے رہتے تھے۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانیوں کے گوشت کھاؤ اور جمع کرو۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی حدیث ناسخ ہے اور کون سی منسوخ ۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کرنے سے منع کرتا تھا پس جب تک ضرورت سمجھو جمع کر سکتے ہو۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت بریدہ، ابو سعید خدری، حضرت جابر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ معلوم ہوا کہ ممانعت کی روایات منسوخ ہیں پہلے ممانعت تھی بعد میں اجازت دے دی گئی۔

پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ اگر ممانعت کی احادیث منسوخ ہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے وقت اعلان فرمایا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پابندی لگا دی تھی۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے منع فرمایا تھا تو مسلمانوں پر بھوک کی حالت تھی آپ چاہتے تھے کہ دوسروں کو بھی ملے نیز آپ صدقہ کی ترغیب دینا چاہتے تھے۔

چنانچہ حضرت عبد الرحمٰن بن عابس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

marfat.com

گیا اور عرض کیا ام المومنین! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے کو حرام قرار دیا ہے انہوں نے فرمایا آپ نے یہ اس لیے کیا کہ بھوک کی شدت تھی تو آپ چاہتے تھے کہ امراء، فقراء کو بھی دیں اور ہم ایک پنڈلی پندرہ راتوں تک اٹھا رکھتے تھے۔

یعنی تین دن کے بعد کھانا یا جمع کرانا حرام نہ تھا ــــ اسی طرح دیہات والے کچھ لوگ آگئے اور قربانی کا وقت آگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے لیے رکھ لو اور باقی صدقہ کر دو۔

لہٰذا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہی صورت پیش آئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کی ترغیب دی ممانعت یا حرمت نہ تھی ــــ اس سے دوسرے قول والوں کا موقف ثابت ہو گیا کہ پہلے ممانعت تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۶، بجّو کھانا

کیا بجّو کو کھانا حلال ہے؟ اس سلسلے میں ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ اسے کھانا جائز ہے ان حضرات نے حضرت ابن ابی عمار اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایات سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ شکار سے ہے۔"

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بجّو کا کھانا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہر شکار کھایا نہیں جاتا۔ اب اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ کہے ہوں ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے (دانتوں سے پھاڑنے والے) جانور کے کھانے سے منع فرمایا اور اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں اور بجّو بھی ان جانوروں میں سے ہے جو کچلیوں سے کھاتے ہیں جب یہ یقین کے ساتھ ان ممنوع جانوروں میں شامل ہے تو اس کا حکم وہی ہوگا جب تک کوئی قطعی دلیل نہ ہو اس سے خارج نہ ہوگا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۷، مدینہ طیبہ کا شکار

کیا حرم مکہ کی طرح، مدینہ شریف بھی حرم ہے؟ اور اس میں شکار وغیرہ کرنا ناجائز ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ مدینہ شریف بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرم قرار دیا گیا ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ مدینہ طیبہ عیر سے ثور تک حرام ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ مقام عقیق میں اپنے محل کی طرف تشریف لے گئے آپ نے ایک غلام کو وہاں درخت کاٹتے ہوئے یا لکڑیاں چنتے ہوئے دیکھا، امام ابوجعفر فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس حدیث میں یوں ہے کہ انہوں نے اس کا سامان اٹھا لیا واپس لوٹے تو غلام کے مالک ان کے پاس آکر کلام کرنے لگے کہ ان کے غلام کا سامان واپس کر دیں انہوں نے فرمایا معاذ اللہ میں وہ چیز واپس نہیں کروں گا جو رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عنایت فرمائی ہے۔ اس قسم کی دیگر احادیث بھی مروی ہیں۔

marfat.com

معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں بھی شکار کرنا اور درخت کاٹنا حرام ہے، دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں یہ امور ممنوع نہیں ہیں بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ مدینہ طیبہ کی زینت باقی رہے۔

جیسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا اور خود فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ کی زینت ہیں تو اسی طرح وہاں کے درخت وغیرہ کاٹنے سے بھی صرف اسی وجہ سے منع فرمایا اسے مکہ مکرمہ کی طرح حرم نہیں بنایا گیا۔

حضرت ابوطلحہ کے ایک صاحبزادے ابوعمیر تھے جو حضرت ام سلیم کے بطن سے تھے انہوں نے ایک بلبل پال رکھی تھی جو مر گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خوش طبعی فرماتے ہوئے پوچھا اے ابوعمیر، نغیر کو کیا ہوا معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں پرندے کو بند رکھنا جائز ہے ورنہ حضور علیہ السلام اس کی اجازت نہ دیتے۔

اس پر یہ اعتراض ہوا کہ یہ جس مقام کا واقعہ ہے وہ یقناۃ یا قناۃ نامی جگہ ہے اور وہ حرم مدینہ سے باہر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حرم مدینہ کے اندر کا بھی یہی حکم ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو مقام عقیق کے شکار کی ترغیب دی اور یہ حرم مدینہ کے اندر ہے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا جائز ہے قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ مکہ مکرمہ میں جانے والے کو احرام باندھنا پڑتا ہے جب کہ مدینہ طیبہ کے لیے ایسا حکم نہیں اگر دونوں کا ایک جیسا حکم ہوتا تو مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ طیبہ میں بھی حرمت نفس اور درختوں کی حرمت ایک جیسی ہوتی معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کے درخت وغیرہ دنیا کے دوسرے شہروں کے درختوں کی طرح ہیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۹۸، گوہ کھانا کیسا ہے

اس سلسلے میں مختلف احادیث مروی ہیں اسی بنیاد پر اس کے کھانے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے اس کا کھانا حرام قرار دیا، کچھ حضرات اس کا کھانا جائز سمجھتے ہیں بعض کے نزدیک مکروہ ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

جن حضرات کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہے ان کی دلیل یہ ہے حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ فرماتے ہیں ہم ایسے مقام پر اترے جہاں گوہ بہت پائے جاتے ہیں ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی تو ہم نے کچھ گوہ پکائے جب وہ ہنڈیوں میں ابل رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو ہم نے بتایا کہ گوہ ہیں جو ہمیں حاصل ہوئے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی امت کو زمین کے کسی جانور کی شکل میں بدل دیا گیا تھا مجھے ڈر ہے کہ شاید یہ وہی ہو پس انہوں نے ہنڈیاں انڈیل دیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ دوسری حدیث میں بھی اسی قسم کا مضمون ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ صحابہ کرام نے اسے بھون کر کھایا اور حضور علیہ السلام نے نہ کھایا اور نہ منع فرمایا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ نے ان کو منع کیوں نہیں فرمایا اس لیے کہ وہ بھوک کی حالت میں تھے یا اس لیے کہ یہ حرام ہے تو اس واقعہ کے علاوہ دیگر احادیث میں بھی ممانعت کا ذکر نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے آکر اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک امت کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا مجھے معلوم نہیں شاید یہ وہی ہو۔ تو ممکن ہے حضور علیہ السلام نے اس وجہ سے منع فرمایا ہے۔ لیکن احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جن قوموں کی شکلیں بدلی تھیں ان کی نسل نہیں چلی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ وہی مسخ شدہ قوم ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا ان کے چہرے مسخ کئے ان کی نسل کو باقی نہیں رکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک گوہ لائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اسے کھایا اور نہ ہی حرام قرار دیا ایک حدیث میں آپ نے فرمایا تم اسے کھاؤ یہ میرے کھانے میں نہیں۔ ایک حدیث میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو گوہ کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نہ کھایا ایک سائل آیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ اسے دینے کا ارادہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ چیز اسے دیتی ہو جو خود نہیں کھاتی اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اسے اپنے اور دوسروں سب کے لیے مکروہ قرار دیا۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔ اس کے حرام نہ ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ ایک دسترخوان پر آپ کے سامنے گوہ کھائی گئی آپ نے اسے نہیں کھایا اور منع بھی نہیں فرمایا اگر یہ حرام ہوتی تو آپ ان کو منع فرماتے۔ حضرت امام طحاوی کا یہی موقف ہے کہ اس کا کھانا حلال ہے۔

باب ۲۹۹، گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا

بعض حضرات کے نزدیک گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا جائز ہے انہوں نے حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے مال میں سے کچھ نہیں رہا کہ میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں البتہ کچھ گدھے یا گدھیاں ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ بے شک میں تمہارے دیہاتوں کے کھلے پھرنے والے جانور مکروہ خیال کرتا ہوں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ گھریلو گدھوں کا کھانا جائز نہیں ہے، اس حدیث میں جن گدھوں کا ذکر ہے ممکن ہے ان سے جنگلی گدھے مراد ہوں اور جن دیہاتی گدھوں کو ناپسند فرمایا وہ گھریلو گدھے ہوں علاوہ ازیں غالب بن ابجر کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم قحط سالی کا شکار ہو گئے ہیں اور ہمارے قیمتی مال گدھے ہیں آپ نے فرمایا اپنے قیمتی مال میں سے کھاؤ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ اجازت حالت اضطرار میں دی گئی۔

جہاں تک ممانعت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں متعدد روایات آئی ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے کھانے اور عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس، ابن عمر، حضرت جابر، حضرت براء، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، حضرت ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہے۔

ان روایات پر چند اعتراضات کئے گئے ہیں۔

پہلا اعتراض یہ ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں سے اس لیے منع فرمایا کہ سواری کی ضرورت تھی اس کا جواب یوں دیا گیا کہ سواری کے لیے گدھوں کی نسبت گھوڑوں کی زیادہ ضرورت تھی لیکن آپ نے اس دن صحابہ کرام کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا۔

ممانعت کی دوسری وجہ یہ بیان کی گئی کہ گدھے گندگی کھاتے تھے، چنانچہ حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہانڈیاں اٹھانے کا حکم دیا اور یہ حکم اس لیے دیا کہ وہ گھریلو گدھے گندگی کھاتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں صرف ہانڈیاں اٹھانے کا ذکر ہے اس کی وجہ بیان نہیں کی گئی بلکہ احادیث میں مطلقاً ممانعت ہے حضرت ابو ثعلبہ خشنی فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ میرے لیے حرام کیا ہے اور حلال کیا؟ آپ نے فرمایا گھریلو گدھوں اور ہر کچلی والے جانور کو نہ کھاؤ۔

تو اس حدیث میں مطلقاً حرمت بیان کی گئی۔

ممانعت کی ایک وجہ یوں بیان کی گئی کہ انہوں نے کسی کے گدھے زبردستی لئے تھے تو ان کے کھانے سے منع فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ وہ کسی کے گدھے تھے اور زبردستی لئے گئے تھے تو یہ بات کس طرح ثابت ہو گی کہ ممانعت بھی اس وجہ سے تھی۔ بلکہ یہ بات واضح ہے کہ ان جانوروں کی نجاست کے باعث ممانعت تھی یہی وجہ ہے کہ آپ نے ہانڈیاں انڈیلنے کا حکم دیتے ہوئے انہیں یہ بھی فرمایا کہ ان کو توڑ دیں۔

حالانکہ کسی کی چیز زبردستی لینے سے یہ حکم نہیں آتا حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دعوت میں بکری کا گوشت پیش کیا گیا آپ نے لقمہ ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ بکری کا یہ گوشت مجھے بتاتا ہے کہ اسے ناجائز طریقے پر حاصل کیا گیا ہے آپ نے فرمایا اسے قیدیوں کو کھلا دو۔ تو آپ نے خود کھانے سے پرہیز کیا لیکن پھینکنے کا حکم نہیں دیا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص بکری غصب کر کے اسے پکائے تو اس گوشت کو اس وجہ سے ضائع کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا تو اسی طرح خیبر میں جو گدھے ذبح کئے گئے ان کا گوشت اس لئے ضائع نہیں کیا گیا کہ وہ زبردستی حاصل کئے گئے تھے بلکہ ان کی نجاست کی وجہ سے یہ حکم دیا اور چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کو حرام قرار دینا اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی طرح ہے لہٰذا گھریلو گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے بعض لوگوں نے عدم حرمت پر استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "آپ فرما دیجئے مجھ پر جو وحی ہوتی ہے میں اس میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز جو وہ کھاتا ہے حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا (لوگوں کا) بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کیونکہ وہ سخت گندا ہے۔ (آخر تک)

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس آیت میں حرام — چیزوں کا بیان ہے لیکن گدھے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بیان فرمایا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے اولیٰ ہے اور آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ قرآن پاک کی اس آیت سے مستثنیٰ ہے اس طرح قرآن پاک اور احادیث کے درمیان تضاد نہیں ہوگا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیاس کے مطابق گھریلو گدھے کا گوشت حلال ہونا چاہیئے کیونکہ یہ چیز حرام ہے وہ گھریلو ہو یا وحشی دونوں صورتوں میں حرام ہے اور جو حلال ہے وہ دونوں صورتوں میں حلال ہے مثلاً خنزیر گھریلو ہو یا جنگلی دونوں طرح حرام ہے تو گدھوں کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے لیکن ہم نے احادیث مبارکہ کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا۔

باب ۳۰ گھوڑوں کا گوشت کھانا

اس مسئلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت

marfat.com

کھانا مکروہ ہے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

صاحبین نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں گھوڑے کا گوشت کھایا کرتے تھے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے عہد رسالت میں گھوڑے کو ذبح کر کے کھایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسی مسلک کو اپنایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ قیاس کے تقاضے کے مطابق گھریلو گدھوں اور گھریلو گھوڑوں کا ایک جیسا حکم ہونا چاہیے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی بنیاد پر ان دونوں کے حکم میں فرق کیا گیا خصوصاً حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت گھوڑے کا کھانا حلال قرار دیا جب گھریلو گدھوں کو حرام فرمایا معلوم ہوا کہ دونوں کے حکم میں اختلاف ہے۔

شرابوں کا بیان

باب ۳۰۱۔ حرام شراب کونسی ہے

قرآن پاک میں خمر کو ناپاک اور عمل شیطان قرار دے کر اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خمر سے کیا مراد ہے؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ خمر، انگور اور کھجور دونوں سے ہوتی ہے ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر، ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جس خمر کو قرآن پاک میں حرام قرار دیا گیا وہ انگور کا رس ہے جب وہ جوش مارے اور جھاگ چھوڑے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جوش مارنا ضروری ہے جھاگ چھوڑے یا نہ۔

ان حضرات نے گذشتہ حدیث کا جواب تین طرح سے دیا ہے فرماتے ہیں ہو سکتا ہے دو پھلوں کا ذکر کر کے ایک مراد لیا گیا ہو جس طرح قرآن پاک میں فرمایا کہ ان دونوں (میٹھے اور کھارے پانی کے دریاؤں) سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں حالانکہ وہ ایک سے نکلتے ہیں اسی طرح فرمایا اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے حالانکہ رسول انسانوں میں سے ہوئے جنوں میں سے نہیں اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا شرک نہ کرنا، چوری نہ کرنا اور زنا نہ کرنا پھر فرمایا جو شخص ان میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اسے سزا دی جائے تو وہ اس کا کفارہ ہے۔ تو یہ کفارہ شرک کے علاوہ گناہوں کا ہے گویا تین باتوں کا ذکر کر کے دو کا ارادہ فرمایا۔ تو اسی طرح انگور اور کھجور کا ذکر کر کے صرف انگور مراد لیے۔

یا اس سے مراد یہ ہے کہ کھجور اور انگور کے پھل کو پانی میں بھگو کر استعمال کیا جائے اسے نقیع کہتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں لیکن حیثیت مختلف ہو یعنی انگور کا رس مراد ہو وہ نشہ دے یا نہ اور کھجور کا رس اس صورت میں جب وہ نشہ دے حرام ہو یعنی دونوں ہی خمر ہوں لیکن انگور میں نشہ دینے کی قید نہیں اور کھجور میں یہ قید ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پانچ چیزوں کا ذکر فرمایا کھجور، انگور، شہد، گیہوں اور جو، تو یہاں بھی وہی احتمالات ہیں البتہ نقیع والا احتمال نہیں کیونکہ انگور اور کھجور وغیرہ کے نقیع اور گندم اور جو کے نقیع کا حکم مختلف ہے ائمہ کرام کے نزدیک گندم اور جو کے نقیع میں کوئی حرج نہیں۔

پہلے قول والوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کیا وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت میں کچی اور پکی کھجوروں کا نبیذ (رس) بناتے تھے جب خمر اور (شراب) کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے انہیں برتنوں سے انڈیل دیا اور چھوڑ دیا۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان حضرات کے موقف کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ ہو سکتا ہے کھجور کے خمر سے مراد وہ مقدار ہو جو نشہ دیتی ہے یا یہ کہ انہوں نے اسے اس لئے بہا دیا ہو کہ کہیں غلطی سے اس کے قریب نہ چلے جائیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس انگور کا گاڑھا رس تھا معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک یہ خمر نہ تھا حالانکہ اس کا کثیر نشہ دیتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں خمر بعینہ حرام ہے اور باقی شرابیں جب نشہ دیں تو اس میں اس بات کا امکان ہے کہ خمر سے مراد انگور ہوں اور ہو سکتا ہے ہر نشہ دینے والی چیز ہو تو جب یہ احتمال موجود ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے پھر بعض کو حرام قرار دیا گیا تو جن کی حلت پر اجماع ہے جب تک ان کی حرمت پر اجماع نہ ہو وہ حرام نہ ہوگی بنا بریں جب تک انگور کے علاوہ پھلوں کے خمر ہونے پر اجماع نہ ہو وہ خمر نہیں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ کھجور اور انگور کا نقیع حرام نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جب یہ پکائے ہوئے حرام نہیں تو کچا رس بھی حرام نہ ہوگا قیاس کا یہی تقاضا ہے لیکن حدیث کی تاویل میں ہمارے ائمہ نے قیاس کے خلاف موقف اختیار کیا ہے۔

باب ۳۰۲، کتنا نبیذ حرام ہے

انگور اور کھجور وغیرہ کا رس کس حد تک حلال ہے اور کتنا حرام ہے۔

تو بعض حضرات کے نزدیک تھوڑا ہو یا زیادہ دونوں صورتوں میں حرام ہے جب کہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک نشہ نہ دے اس کا استعمال مباح ہے اور اتنا زیادہ جو نشہ دے حرام ہے۔

پہلے قول والوں نے اس حدیث شریف سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

اس حدیث کو حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اسی قسم کی احادیث دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہیں حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس چیز کے قلیل سے بھی منع کرتا ہوں جس کی زیادہ مقدار نشہ دے۔

دوسرے حضرات بھی انہی روایات سے استدلال کرتے ہیں لیکن وہ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان سے خاص طور پر وہ مقدار مراد ہو جو نشہ لاتی ہے۔ جب دونوں باتوں کا احتمال ہے تو دیگر روایات کو دیکھا جائے گا ایسا ہم دیکھتے ہیں، کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اس حدیث کے راوی ہیں ان سے اور دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ کم مقدار جو نشہ نہ دے، حلال ہے۔

marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے آپ کے پاس پھل کا رس (نبیذ) لایا گیا تو آپ نے نوش فرمایا آپ نے برتن بھرا پھر فرمایا طائف کے نبیذ میں تیزی ہوتی ہے پھر پانی منگوا کر اس میں ڈالا اور نوش فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس مشروب لایا گیا آپ نے اپنے منہ کے قریب کیا تو ہٹا دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے، اس کے بعد آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر فرمایا جب تمہارے مشکیزے تیز ہو جائیں تو ان کی سختی کو پانی سے توڑ دو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے یمن کی طرف بھیجا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہاں دو شرابیں ہوتی ہیں جو گندم اور جَو سے بنتی ہیں ایک کو مزر اور دوسری کو تبع کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا پیو لیکن نشہ میں نہ آؤ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں بھی اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ قلیل نبیذ کا پینا حلال ہے پہلے قول والوں کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ یہ تو شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد کا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی یہی فرمایا تھا کہ میں نے ابھی ان سے شراب کی بُو پائی ہے میں پوچھوں گا اگر اس سے نشہ آیا تو کوڑے لگاؤں گا۔ ان تمام روایات سے پتہ چلتا ہے کہ نبیذ کی وہ مقدار حرام ہے جو نشہ دے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ پانی ڈالنے کے بعد اس کا پینا جائز ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ شدت کے وقت حرام ہوتا تو پانی ڈالنے کے بعد بھی حرام ہوتا جیسے خمر پانی ڈالنے کے بغیر بھی حرام ہے اور پانی ڈالیں پھر بھی حرام ہی رہتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۳۰۳ شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانا

شراب کے حرام ہونے سے پہلے اہل عرب کچھ برتنوں میں شراب بناتے تھے جن کو دباء، حنتم، نقیر اور مزفت کہتے تھے۔

اب اختلاف یہ ہے کہ ان برتنوں میں نبیذ بنایا جا سکتا ہے یا نہیں؟۔

ایک فریق کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

دوسری روایات میں باقی برتنوں کا بھی ذکر ہے یہ روایات، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

دوسرے فریق کا موقف یہ ہے کہ کسی بھی برتن میں نبیذ بنایا جا سکتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ پہلے فریق کی پیش کردہ روایات منسوخ ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (ان) برتنوں سے منع کرتا تھا اب جن برتنوں میں مناسب سمجھو۔ پیو اور ہر نشے والی چیز سے بچو۔

marfat.com

ایک حدیث میں ہے آپ نے ان برتنوں سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں، معلوم ہوا کہ ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں اور اب ہر قسم کے برتن میں نبیذ بنانا جائز ہے۔ شروع شروع میں اس لیے منع فرمایا کہ شراب تازہ تازہ حرام ہوئی تھی تو ڈر تھا کہ کہیں ان برتنوں کا استعمال لوگوں کو شراب کے قریب نہ کر دے جب یہ خطرہ باقی نہ رہا تو اجازت دے دی گئی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

کراہت کا بیان

باب ۴۰۴: مونچھیں مونڈنا

مونچھیں مونڈنا افضل ہے یا کاٹنا؟ اس سلسلے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے دونوں گروہ احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک مونچھوں کو کاٹنا افضل ہے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتیں فطرت ہیں اور اس میں انہوں نے مونچھیں کاٹنے کا بھی ذکر فرمایا، حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس کی مونچھیں لمبی تھیں تو آپ نے مسواک اور چھری منگوائی اور مسواک رکھ کر چھری سے اس کی مونچھیں کاٹ دیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مونچھوں کو مونڈنا افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔ ان حضرات نے احادیث اور قیاس سے اپنا موقف ثابت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس حضرت ابن عمر، حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مونچھوں کو مونڈتے تھے نیز آپ نے فرمایا کہ مونچھوں کو مونڈ دو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر، حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مونچھوں کٹوانا فطرت ہے البتہ منڈوانا افضل ہے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی توجیہ یہ ہے کہ ممکن ہے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قینچی نہ ہونے کی وجہ سے آپ مونڈنے پر قادر نہ ہوں۔

احناف قیاس سے بھی اپنے مسلک کی ترجیح ثابت کرتے ہیں وہ یوں کہ احرام سے نکلنے کی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے کا حکم دیا اور بال کٹواتے کی بھی اجازت دی یعنی منڈوانا افضل ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ یہاں بھی منڈوانا افضل ہو۔

پھر متقدمین کا یہی عمل رہا ہے۔

marfat.com

حضرت عثمان بن عبید اللہ بن رافع مدنی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید خدری حضرت ابو اُسید ساعدی حضرت رافع بن خدیج، حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت انس بن مالک اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کو اسی طرح (مونچھیں منڈواتا ہوا) دیکھا ہے۔

پس مونچھوں کو کاٹنے کی بجائے مونڈنے کی افضلیت ثابت ہوگئی اگرچہ جواز دونوں طرح ہے۔

باب ۳۰۵، پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے قبلہ رُخ ہونا

اس مسئلہ میں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے خلاف موقف اختیار کیا ہے امام طحاوی رحمہ اللہ نے تین موقف بیان کرتے ہوئے تیسرے مسلک کی تائید فرمائی ہے۔

پہلا موقف یہ ہے کہ کسی بھی جگہ پیشاب یا قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہونا مکروہ ہے مکانات ہوں، یا صحرا، ان حضرات کی دلیل حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیشاب اور قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرح منہ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو۔

(نوٹ) مدینہ طیبہ میں قبلہ جنوب کی طرف ہے اس لیے آپ نے مغرب کا ذکر فرمایا۔

حضرت عبد اللہ بن جزء زبیدی، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت معقل اسدی رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح کی روایات مروی ہیں، دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ کسی جگہ بھی پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھیں قبلہ رُخ ہو سکتے ہیں ان حضرات نے حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ، حضرت قتادہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ رُخ نہ ہو اور نہ بیت المقدس کی طرف منہ کرو لیکن میں مکان کی چھت پر گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف رُخ کئے ہوئے قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیٹھا دیکھا ایک روایت میں ہے کہ قبلہ رُخ شام کی طرف پیٹھ کئے ہوئے دیکھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیت الخلاء میں قبلہ رُخ بیٹھنے سے منع فرمایا اور ادھر پیٹھ کرنے سے بھی روکا پھر میں نے آپ کو آپ کے وصال سے ایک سال پہلے قبلہ رُخ (ہوکر قضائے حاجت کے لیے بیٹھا ہوا) دیکھا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے وہ منسوخ ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہی تھا کہ آپ قبلہ رُخ ہوکر بیٹھے۔

تیسرا گروہ کہتا ہے کہ احادیث کو منسوخ نہ مانا جائے بلکہ دونوں طرف کی احادیث کی یوں تصحیح کی جائے کہ ان کے درمیان تضاد کی بجائے اتفاق ثابت ہو وہ یوں کہ ممانعت کی احادیث میں صحراؤں اور جنگلوں میں اس طرح (قبلہ رُخ) بیٹھنے سے منع فرمایا جب کہ۔ جن روایات میں اس عمل کا ثبوت پایا جاتا ہے وہ گھروں سے متعلق ہیں یعنی گھروں میں قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر سکتے ہیں لیکن صحراؤں میں ایسا کرنا مکروہ ہے حضرت امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے بھی یہی توجیہ فرمائی ہے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے اور جواز کی احادیث کی تاویل کی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ استدلال صحیح نہیں کہ گھروں اور صحرا دونوں مقامات پر ایسا کرنا صحیح ہے کیونکہ ممکن ہے اس میں صرف گھروں کے اندر قبلہ رخ کی اباحت ہو، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

marfat.com

کی طرح ہے لہٰذا اس میں بھی یہی احتمال ہو سکتا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں جو کچھ فرمایا تو وہ بھی اس بات پر محمول ہو سکتا ہے کہ یہ اس جگہ ہو جہاں آپ نے منع نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ان روایات میں دونوں طرح کا احتمال ہے یعنی ممکن ہے گھروں اور صحرا دونوں میں ایسا کرنا جائز ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ عمل گھروں کے ساتھ خاص ہو اور اُدھر ممانعت کی روایات بھی پائی جاتی ہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہوگا کہ گھروں میں قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرنا مکروہ نہ ہوگا اور صحرا میں مکروہ ہوگا۔

نوٹ:۔ یہ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ کا مسلک ہے حضرت امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک گھروں اور صحرا ہر جگہ مکروہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب ۳۰۶ لہسن، پیاز اور گندنا[لہ] کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ان بُو والی سبزیوں میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے اذیت پہنچتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت انس، حضرت جابر حضرت بشیر اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایات مروی ہیں۔ ان روایات میں لہسن وغیرہ کا ذکر ہے۔

ان روایات کی بنیاد پر بعض حضرات کے نزدیک بُو والی سبزیاں کھانا مطلقاً مکروہ ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس موقف کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ ممانعت کی وجہ ان سبزیوں کی حرمت نہیں بلکہ اس لیے منع فرمایا کہ جو شخص انہیں کھانے کے بعد مسجد میں آئے تو بُو کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات کی وضاحت پائی جاتی ہے آپ نے فرمایا اے لوگو! تم ان دو خبیث پودوں یعنی لہسن اور پیاز سے کھاتے ہو حالانکہ میں دیکھتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی شخص سے (ان کی) بُو آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت البقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔ لہٰذا جو شخص اسے کھائے تو وہ پکانے کے ذریعے اس کی بُو کو ختم کر دے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح فرمایا تھا، معلوم ہوا کہ ممانعت اسی صورت میں ہے جب اس سے بُو آئے اگر اسے پکانے کے بعد بھی بُو آتی ہے تو بھی مسجد میں آنے والوں کے لیے کھانا منع ہوگا اور مطلقاً منع نہ ہوگا۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کھانا تناول فرماتے تو بقیہ کھانا، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے طرف بھیج دیتے ایک دن آپ نے پیالہ بھیجا تو دیکھا کہ اس میں سے آپ نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ میں اس کی بُو کو ناپسند کرتا ہوں انہوں نے عرض کیا میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ بھی فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سبزی پکائی جاتی اور اس میں لہسن وغیرہ ڈالا جاتا پھر آپ کی خدمت میں لاتے تو آپ ناپسند فرماتے اور صحابہ کرام سے فرماتے ہیں تم اسے کھا لو میں

لہ گندنا ایک بدبودار قسم کی سبزی ہے، جس کی بعض اقسام پیاز کی طرح اور بعض لہسن جیسی ہوتی ہیں۔

marfat.com

تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں (یعنی تمہارے اور میرے درمیان فرق ہے) مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ساتھیوں (فرشتوں) کو اذیت نہ ہو۔

اس طرح کی دیگر روایات بھی آتی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ چیزیں حرام نہیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو کھانے کے لیے نہ دیتے اگر کوئی معترض کہے کہ یہ حکم تو اس صورت میں ہے جب لہسن، پیاز وغیرہ کو پکا لیا جائے کچا ہونے کی صورت میں تو بہر حال ممانعت ہوگی تو اسے یوں جواب دیا جائے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بُو کی وجہ سے ناپسند فرمایا جب کہ صحابہ کرام کے لیے مباح قرار دیا تو جب تک اس کی بُو باقی ہوگی اگر وہ پکا بھی لیا جائے تب بھی اس کا وہی حکم ہوگا جو پکنے سے پہلے کا ہے تو پکانے کے بعد بُو کے پائے جانے کے باوجود صحابہ کرام کے لیے اس کا کھانا مباح قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا کھانا حرام نہیں ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گندنا کھائے تو وہ ہماری مساجد میں نہ آئے۔ یہاں تک کہ اس کی بُو چلی جائے کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لہسن، پیاز اور گندنا وغیرہ ایسی سبزیاں جن کے کھانے سے منہ سے بُو آتی ہے ان کا کھانا جائز ہے البتہ جب تک بُو ختم نہ ہو جائے مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

باب ۳۰، دوسروں کے باغ سے پھل کھانا

اگر کوئی شخص کسی کے باغ یا ریوڑ کے پاس سے گزرے تو آیا اس باغ کو نقصان پہنچائے بغیر اس سے کچھ کھا سکتا ہے یا کسی بکری کا دودھ پی سکتا ہے یا نہیں؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا صحیح ہے ان کی دلیل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی باغ کے پاس آئے تو اس کے مالک کو تین بار آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے کھائے لیکن خراب نہ کرے اور اگر بکریوں کے ریوڑ پر آئے تو اس کے مالک کو آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ دودھ پی سکتا ہے لیکن خراب نہ کرے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ضرورت کے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں اور مندرجہ بالا حدیث بھی ضرورت کے ساتھ مقید ہے چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں۔

جب کسی قوم کی خوراک ختم ہو جائے اور وہ اونٹوں کو پائیں تو چرواہے کو تین بار پکاریں اگر چرواہا نہ ہو اور اونٹ موجود ہوں تو دیکھیں اگر اونٹوں میں پانی لانے والی اونٹنی ہو تو اس کا دودھ پی لیں لیکن باقی اونٹوں میں ان کا حق نہیں اگر چرواہا آجائے تو دو آدمی اسے روکیں لیکن اس سے لڑائی نہ کریں اور اگر ان کے پاس درہم ہوں تو مالک کی اجازت کے بغیر حرام ہوگا (یعنی خرید نا ضروری ہوگا)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی روایت میں جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ ضرورت کے تحت ہے۔

خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی حکم مروی ہے آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے

marfat.com

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جانوروں کے تھن اس کا خزانہ ہیں لہذا اجازت کے بغیر کسی کے جانور کو دوھنا جائز نہیں۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ ایسا کرنا صحیح ہے تو بھی یہ مہمان نوازی پر محمول ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس جائے اور وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو مہمان نوازی کے انداز سے کے مطابق لے سکتا ہے۔

لیکن چونکہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہذا اب ایسا کرنا صحیح نہیں، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت اس نسخ پر دلالت کرتی ہے وہ فرماتے ہیں میں اور میرا ایک ساتھی اس قدر بھوکے تھے کہ قریب تھا ہماری سماعت و بصارت ختم ہو جائے ہم لوگوں کے پاس گئے لیکن کسی نے ہماری مہمان نوازی نہ کی پھر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھوکے ہیں اور کسی نے بھی ہمیں بطور مہمان کچھ نہیں کھلایا آپ ہمیں خانہ اقدس لے گئے آپ کے پاس چند بکریاں تھیں فرمایا اے مقداد ان کو دودھ کر دودھ تقسیم کر لو الخ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شکایت کے باوجود کسی قسم کے ردعمل کو ظاہر نہیں فرمایا معلوم ہوا کہ مہمان نوازی کا جواب منسوخ ہو چکا ہے پھر دوسری بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کا سامان لینے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح حرام ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کے باغ سے پھل توڑنا یا کسی بکری کا دودھ حاصل کرنا جائز نہیں، البتہ اس کے پاس کچھ نہ ہو اور سخت بھوک کی حالت ہو تو اجازت ہوگی

باب ۳۰۸، ریشمی لباس پہننا

کیا مسلمان ریشمی لباس پہن سکتا ہے؟ اس سلسلے میں تین مسلک ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریشمی لباس، مرد و عورت سب کے لیے حلال ہے۔

دوسرا موقف یہ ہے کہ مرد و عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔

جب کہ تیسرا موقف یہ ہے کہ ریشم اور سونا امت مسلمہ کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے قول والوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جبے آئے میرے والد حضرت مخرمہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا بیٹا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ (ریشمی) جبے آئے ہیں اور آپ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں لہذا مجھے آپ کے پاس لے چلو فرماتے ہیں ہم حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ میں تھے میرے والد نے کہا بیٹا! حضور علیہ السلام کو میری طرف بلاؤ حضرت مسور فرماتے ہیں میں نے یہ بات گراں محسوس کی اور کہا (ابا جان!) حضور علیہ السلام کو آپ کی طرف بلاؤں؟ انہوں نے کہا بیٹا! حضور علیہ السلام جبار (متکبر) نہیں ہیں چنانچہ عرض کیا گیا تو آپ تشریف لائے آپ پر ریشمی قبا تھی جس پر سونا جڑا ہوا تھا فرمایا اے مخرمہ! اسے میں نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھا تھا چنانچہ آپ نے وہ قبا انہیں عطا فرما دی۔

اس سے معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے۔

marfat.com

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ یہ ابتدائی دور کی بات ہے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا اور اس سلسلے میں بے شمار روایات آئی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر یہ کہ دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ہو۔ اس قسم کی متعدد روایات آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا ممانعت کی احادیث پہلے کی ہیں یا اباحت کی روایات؟ تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ ان میں سے ناسخ کونسی ہیں اور منسوخ کونسی؟

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر بن عبدالملک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ بھیجا اور یہ ریشم سے ممانعت سے پہلے کی بات ہے چنانچہ آپ نے اسے پہنا صحابہ کرام کو یہ جبہ بہت بھلا معلوم ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

اس حدیث اور اس طرح کی دیگر روایات سے معلوم ہوا کہ شروع میں ریشم پہننا جائز تھا اس کے بعد منع کر دیا گیا نتیجہ یہ نکلا کہ اب اس کا پہننا جائز نہیں۔

ان احادیث سے دوسرے فریق نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں مطلقاً ممانعت ہے یعنی مرد و عورت دونوں کے لیے منع ہے۔

تو احناف کی طرف سے ان کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ متعدد روایات میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے حلال ـــــ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے میں ریشم تھا آپ نے فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔

دوسرے قول والوں نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے مشابہت کی وجہ سے مسلمانوں کو سونے اور چاندی کے برتنوں سے منع فرمایا اور اس میں مرد و عورت برابر ہیں لہٰذا ریشم کے استعمال کا حکم بھی دونوں کے لیے ایک جیسا ہوگا تو انہیں یوں جواب دیا گیا کہ یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر زرد رنگ کے کپڑے دیکھے تو فرمایا یہ کفار کا لباس ہے اسے نہ پہنو لیکن اس کے باوجود آپ نے یہ لباس عورتوں کے لیے حلال قرار دیا چنانچہ ایک شخص ایسے کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ کپڑے تنور کے لائق ہیں چنانچہ وہ شخص گیا اور اپنے کپڑے ہنڈیا کے نیچے یا تنور میں ڈال دیئے دوبارہ حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کپڑوں کے ساتھ کیا کیا اس نے کہا میں نے آپ کے حکم پر عمل کیا آپ نے فرمایا میں نے تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا تھا تم نے اپنی بعض خواتین کو کیوں نہیں دے دیئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کپڑوں کو کفار کا لباس قرار دینے کے باوجود عورتوں کے لیے حلال قرار دیا۔

مخالفین نے احناف پر اعتراض کرتے ہوئے پوچھا کہ تم نے ریشم کو زرد رنگ کے کپڑوں پر قیاس کرتے ہوئے مرد و عورت کے درمیان حکم میں تفریق ثابت کی لیکن سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے تو اس پر قیاس کیوں نہیں کرتے۔

اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ ریشمی کپڑا بھی لباس ہے اور زرد رنگ کا کپڑا بھی لباس ہے اور یہ لباس ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں جب کہ سونے اور چاندی کے برتن لباس نہیں بلکہ برتن ہیں اور لباس کو لباس پر قیاس کیا جاتا ہے برتنوں پر نہیں۔ تو احادیث مبارکہ اور

marfat.com

قیاس کی روشنی میں احناف کا موقف ثابت ہوا کہ ریشمی لباس امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے حلال ہے۔

باب ۳۰۹۔ جس کپڑے کا حاشیہ یا تانا ریشمی ہو

جس کپڑے کا حاشیہ یا تانا ریشمی ہو اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس قسم کا کپڑا پہننا بھی جائز نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا پہننا امت مسلمہ کے مردوں کے لیے حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب ریشم حاشیے اور بیل بوٹوں سے تجاوز کر جائے۔ یا تانا ریشم کا ہو اگر تانا ریشم کا اور بانا کسی دوسرے دھاگے سے ہوں یا کپڑے پر لگا ہوا ریشم محض حاشیہ کی حد تک ہو تو اس کا پہننا حلال ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے پاس ایک ریشمی کناروں والی چادر تھی۔ اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ تھا جس کا گریبان اور آستینیں وغیرہ ریشمی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا لیکن تانا ریشمی ہو یا کناروں پر ریشم ہو تو اس سے منع نہیں فرمایا۔ چنانچہ صحابہ کرام کے بارے میں مروی ہے کہ وہ خز (ریشم اور اون کا بنا ہوا کپڑا) پہنتے تھے اور اس میں ریشم ہوتا تھا۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر خز کا جبہ دیکھا حضرت بسر بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر ایک شامی جبہ دیکھا جس کا قوام (تانا) ریشم سے تھا۔ دیگر صحابہ کرام کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایات آتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ ایسا کپڑا پہننا جس کے کناروں پر ریشم ہو یا اس میں ریشمی نقش و نگار ہو یا اس کا تانا ریشم کا اور بانا غیر ریشمی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۳۱۰۔ ہلتے ہوئے دانت کو سونے سے باندھنا

اگر کسی شخص کا دانت ہل رہا ہو تو کیا اسے سونے کی تار سے باندھ سکتا ہے؟ بواسطہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے دو قول منقول ہیں حضرت محمد بن حسن کے واسطہ سے جو کچھ منقول ہے اس کے مطابق حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں اور بشیر بن ولید نے بواسطہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یوں نقل کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ـــ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اگر علاج کے لیے ایسا کیا جائے تو جائز ہے جس طرح حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی تھی۔ اور اگر بیماری کا علاج مقصود نہ ہو تو ریشم کا استعمال ناجائز ہے اسی طرح اگر مقصود یہ ہو کہ چاندی کی تار باندھنے سے بدبو کا خطرہ ہے تو سونے کی تار سے دانت کو باندھا جاسکتا ہے لیکن ایسی صورت نہ ہو تو ناجائز ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عرفجہ بن اسعد نے چاندی کا ناک بنایا تھا کیونکہ دور جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کا ناک کٹ گیا تھا تو جب چاندی کے ناک سے بدبو آنے لگی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے ان کو سونے کا ناک بنوانے کی اجازت دے دی اور انہوں نے یہ ناک بنوالیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے تحت ان کے لیے مباح قرار دیا۔

marfat.com

حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے دوسرے دلیل اسی طرح دی ہے کہ سونے اور چاندی دونوں کا استعمال مکروہ ہے اور اس سلسلے میں دونوں برابر ہیں لہٰذا جب دانت کے لیے چاندی کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے تو سونے کا استعمال بھی جائز ہونا چاہیے کیونکہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ پر اعتراض کیا گیا کہ آپ کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت دی ہے لیکن سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا معلوم ہوا کہ دونوں کے حکم میں فرق ہے۔

انہوں نے اس بات کا جواب اس طرح دیا ہے کہ قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ سونے کی انگوٹھی بھی پہننا جائز ہو لیکن چونکہ اس کی ممانعت کے سلسلے میں نص موجود ہے لہٰذا قیاس کو ترک کر دیا گیا جب کہ دانت کے لیے سونے کے استعمال کے سلسلے میں کوئی نص نہیں ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا موقف اپنایا ہے اور اسی کو ثابت کیا اور ترجیح بھی دی ہے۔

باب ۲۱۱ سونے کی انگوٹھی پہننا

کیا مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے جواز کا قول کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنائی اور فرمایا جو کچھ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنائیں، پہن لو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی سونے کی انگوٹھی پہنتی تھی حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت صہیب اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی ہے حضرت یحییٰ بن سعد بن عاص فرماتے ہیں حضرت سعید بن عاص شہید ہو گئے میں نے ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اسی طرح حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے۔

یہ حضرات قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کیا گیا گویا دونوں کا ایک حکم ہے اب جب چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے تو سونے کی انگوٹھی بھی جائز ہوگی۔

لیکن دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں چاروں مسالک فقہ کے ائمہ کا یہی موقف ہے ان کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت عمرو بن شعیب کی روایت میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے والے سے اعراض فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ اہل جہنم کا لباس ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا حالانکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ہی سے اس کے خلاف حدیث شروع میں نقل کی جا چکی ہے۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہم سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں۔

جب دونوں طرف کے حضرات نے احادیث سے استدلال کیا تو دیکھنا ہوگا کہ کونسی احادیث ناسخ ہیں اور کون سی منسوخ،

تو حضرت نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ

marfat.com

ہتھیلی کی طرف رکھا صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا تو آپ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔
ایک روایت میں ہے کہ آپ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا، تو صحابہ کرام نے بھی اپنی سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
ان روایات سے معلوم ہوا کہ شروع شروع میں جب سونے کی انگوٹھی کا پہننا جائز تھا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اسے پہنا لیکن بعد میں اس کا حکم منسوخ ہو گیا۔
جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو ٹھیک ہے قیاس اس کے جواز کو چاہتا ہے اور پہلے قول والوں کی تائید کرتا ہے لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اس کی ممانعت ثابت ہے تو اس کے مقابلے میں قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

باب ۳۱۲ انگوٹھی پر نقش

بعض حضرات کے نزدیک انگوٹھی پر عربی زبان میں کچھ لکھنا یا کندہ کرنا جائز نہیں ہے ان حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال ہے وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو اور عربی میں نقش نہ بناؤ۔
حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت معلوم کی گئی تو انہوں نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کندہ نہ کراؤ اور نہ ہی مشرکین سے مشورہ لو۔
یہ حضرات فرماتے ہیں کہ عربی کے علاوہ کچھ لکھانے میں حرج نہیں چنانچہ بعض حضرات کی انگوٹھی پر نقش ونگار تھے۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ جس بات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس کے علاوہ عربی میں کچھ نقش کرنے میں کوئی حرج نہیں
جہاں تک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر یہ صحیح ثابت بھی ہو تو اس کا وہی مفہوم ہو گا۔
جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ محمد رسول اللہ کے الفاظ نہ لکھائے جائیں مطلقاً عربی الفاظ کی ممانعت نہیں ہے، کیونکہ یہ الفاظ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پر لکھائے تھے جب آپ نے قیصر و کسریٰ کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خط کو قبول نہیں کرتے تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر تین سطروں میں "محمد رسول اللہ" منقوش تھا۔
حضرت خالد بن سعید انگوٹھی پہنے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا یہ انگوٹھی ہے فرمایا اس پر کیا نقش ہے عرض کیا "محمد رسول اللہ"، تو آپ نے وہ انگوٹھی لے کر پہن لی آپ کا وصال ہوا تو وہ آپ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت صدیق اکبر، اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق اور بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے اسے پہنا اور پھر وہ بئر اریس میں گر گئی۔
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن سعید کو یہ انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا لیکن اعتراض نہ فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر "نعم القادر اللہ" کے الفاظ کندہ تھے۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر "للہ الملک" کے الفاظ تھے۔
تو خلفاء راشدین کی انگوٹھیوں پر عربی الفاظ کندہ تھے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ منع نہیں البتہ حاکم کی انگوٹھی پر جو الفاظ منقوش ہوں وہ الفاظ کسی دوسرے کی انگوٹھی پر نہ ہوں کیونکہ اسی طرح وہ اسے استعمال کر کے مسلمانوں کے مال کو نقصان پہنچا سکتا ہے حضرت

marfat.com

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ممانعت کی حدیث آئی ہے لیکن اس کے بعد آپ نے خود عربی نقش والی انگوٹھی پہنی۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرام جنہوں نے غیر عربی الفاظ یا کچھ صورتیں نقش کروائی تھیں تو ممکن ہے انہوں نے ایسا کیا ہو جب کہ ان کے لیے عربی میں لکھانا جائز تھا۔ اور یہ اس وقت کی بات ہو جب تصویر بنانا جائز تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ انگوٹھی پر تصویر کے نقش کو حرام سمجھتے تھے اور فرماتے تھے جب تم اس کے ساتھ مہر لگاتے ہو تو گویا تم تصویر بناتے ہو۔

باب ۳۱۳ ۔ غیر حاکم کے لیے انگوٹھی کا پہننا

اس سلسلے میں دو مسلک ہیں بعض حضرات کے نزدیک حکمران کے علاوہ کسی کے لیے انگوٹھی پہننا جائز نہیں ان کی دلیل حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ کے علاوہ لوگوں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جائز ہے۔

وہ حضرات فرماتے ہیں کہ گذشتہ باب میں احادیث ذکر کی جا چکی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینکی تو صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عام لوگ انگوٹھی پہنتے تھے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہذا اس سے استدلال جائز نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ سونے کی انگوٹھی پہننے کا حکم منسوخ ہوا مطلقاً نسخ نہیں اور اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کے لیے ایک ہی حکم ہے چنانچہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی کا نقش ایک آدمی کی تصویر تھی جس نے تلوار لٹکا رکھی تھی۔ اسی طرح دیگر صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں بھی روایات آتی ہیں کہ وہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

قیاس بھی جواز کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ حاکم زیور کے طور پر نہیں پہنتا تو دوسرے لوگ بھی بطور زیور نہیں پہنتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے استعمال کے سلسلے میں حاکم اور عوام کا ایک ہی حکم ہے جس طرح حاکم کو مہر کی ضرورت پڑتی ہے دوسرے لوگوں کو بھی اپنے خطوط پر مہر کے لیے ضرورت پڑتی ہے [1]۔

باب ۳۱۴ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

کیا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے؟ ایک جماعت کہتی ہے، ایسا کرنا مکروہ ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب سے قرآن پاک نازل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں فرمایا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قوم کے کوڑے کرکٹ کے ایک ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جو شخص تم سے بیان کرے کہ حضور علیہ السلام نے نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرو مطلب یہ ہے کہ

---

[1] آج کل اگرچہ انگوٹھی کا استعمال مہر کے طور پر بہت کم ہوتا ہے تاہم شریعت میں اسے جائز رکھا گیا ہے لہذا اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ۱۲ ہزاروی

marfat.com

نزول قرآن کے ذریعے آپ کو طہارت حاصل کرنے اور نجاست سے اپنے بدن اور کپڑوں کو بچانے کا حکم دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں حضور علیہ السلام سے کوئی بات نقل نہیں کی بلکہ انہوں نے یہ قیاس کیا کہ چونکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے جسم اور کپڑے محفوظ نہیں رہ سکتے لہذا آپ کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرتے تھے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نزول قرآن کے بعد کا واقعہ بتایا جو مدینہ طیبہ میں ظہور پذیر ہوا تو اس سے ثابت ہوا کہ اگر کپڑے یا جسم کے ناپاک ہونے کا خدشہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مشاہدہ بیان فرمایا تو ہوسکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرح عمل کیا ہو اور ام المومنین نے صرف بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا متعدد صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے حضرت زید بن وہب نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو ظبیان نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت قبیصہ بن ذویب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

اگر یہ عمل ناجائز ہوتا تو جلیل القدر صحابہ کرام ایسا کیوں کرتے اگر کہا جائے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے انہوں نے جب بات کہی اس کے بعد ایسا کیا ہو نتیجہ یہ ہوا کہ ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ جسم اور کپڑوں کے ناپاک ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

باب ۳۱۵، قسم اُٹھانا

کیا قسم اُٹھانا صحیح ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ایسا کرنا جائز نہیں ان حضرات نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک خواب کی تعبیر بتائی اور پوچھا یا رسول اللہ کیا میں نے صحیح کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ صحیح نہیں انہوں نے قسم اٹھائی تو آپ نے منع فرما دیا۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں قسم اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور وہ حضرات اسے یمین قرار دیتے وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مختلف چیزوں کی قسم کھائی ہے اور کفار کی قسم بھی نقل کی ہے لیکن ان کفار کی قسم کا رد نہیں کیا بلکہ ان کے کفر کا رد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا۔

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی اور اپنی قسموں (ایمان) میں خوب کوشش کی کہ اللہ تعالیٰ مرنے والوں کو نہیں اُٹھائے گا ہاں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ لفظ قسم، یمین ہے کیونکہ استثناء یمین میں ہوتی ہے۔

تو جب قسم یمین ہے تو جو اس کا حکم ہو گا وہی اس کا ہو گا یعنی جہاں یمین جائز ہو گی قسم بھی جائز ہو گی اور جہاں یمین مکروہ ہو گی قسم بھی مکروہ ہو گی۔

جہاں تک پہلے قول والوں کی دلیل کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس لیے قسم سے منع فرمایا کہ خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بطور وحی نہ تھا بلکہ آپ نے اپنی طرف سے فرمایا جس طرح بعض دیگر مواقع پر ہوا مثلاً آپ نے حاملہ عورتوں سے وطی کرنا ممنوع قرار دیا تاکہ بچے کو نقصان نہ پہنچے تو پھر معلوم ہوا کہ ایران اور روم والے ایسا کرتے ہیں لیکن ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا تو آپ نے اجازت دے دی تو گویا آپ نے قسم سے اس لیے روکا کہ یہ بات وحی سے نہ ہونے کی وجہ سے قطعی نہیں لہذا اس پر قسم نہ کھائیں جہاں تک قسم کے جواز کا تعلق ہے تو متعدد احادیث میں آیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسموں کو پورا کرنے کا حکم دیا اگر قسم اٹھانا جائز نہ ہوتا تو

marfat.com

آپ پورا کرنے کا حکم نہ فرماتے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کے وقت قسم اٹھائی تھی فرمایا "اُقسم باللہ"، ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے اگر قسم اُٹھانا مکروہ ہوتا تو ایسا شخص گناہ گار ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک قسم اٹھانا جائز ہے۔

باب ۳۱۶، کھڑے ہو کر پینا

کیا کھڑے ہو کر پانی پینا حرام ہے؟ تو ایک جماعت کے نزدیک اسی طرح ہے ان حضرات نے احادیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے حضرت جارود سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی سے منع فرمایا۔

حضرت انس بن مالک، حضرت ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک کھڑے ہو کر پینا جائز ہے وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے یہ حضرات، حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے وضو کے لیے پانی لانے کا حکم دیا پھر وضو کیا اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا تو فرمایا اے بیٹے! تم تعجب کرتے ہو میں نے تمہارے باپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام کا عمل اسی طرح بیان فرماتے ہیں۔

حضرت ام سلیم حضور علیہ السلام کا عمل اسی طرح بتاتی ہیں۔

اب دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض امت پر شفقت کی خاطر کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا حرمت کے طور پر نہیں جیسے حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں کھڑے ہو کر پینا مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ بیماری کا باعث ہے یہ اسی طرح ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا حضرت شعبی نے اس کی وجہ یوں بیان فرمائی ہے کہ اس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے یا اس لیے کہ یہ متکبرین اور عجمی لوگوں کی عادت ہے تو یہ ممانعت بطور تحریم نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کھڑے ہو کر کبھی نہ پیتے، حضرت عامر فرماتے ہیں میں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے

حضرت عبداللہ بارقی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو برتن پکڑایا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

پھر حضور علیہ السلام سے یہ بھی مروی ہے، آپ نے مشکیزے سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا تو یہ ممانعت بھی حرام کرنے کے طور پر نہ تھی کہ اس سے آدمی گناہ گار ہو جاتا بلکہ اس کی وجہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ اس سے پانی خراب ہو جاتا ہے تو خلاصہ یہ ہوا کہ بعض امور سے آپ محض رأفت وشفقت کے طور پر منع فرماتے تھے وہ عمل حرام نہیں ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ خود اس پر عمل پیرا ہوتے تھے کھڑے ہو کر پینا بھی ان ہی امور سے ہے لہٰذا یہ حرام نہیں اگرچہ بیٹھ کر پینا بہتر ہے۔

باب ۳۱۷، ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا

پیٹھ کے بل لیٹنے کی حالت میں ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنے کے سلسلے میں اختلاف کیا گیا ایک جماعت کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں دونوں فریق احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹنے کی حالت میں ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا ناپسند فرماتے

marfat.com

تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت اشعث، جریر بن عبد اللہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے حضرت اشعث نے پاؤں پر پاؤں رکھا تو حضرت کعب نے فرمایا انہیں ملاؤ کسی انسان کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں۔

دوسرے حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ کے بعد صحابہ کرام کے عمل سے استدلال کیا ہے حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مسجد میں آرام فرما تھے اور آپ نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث متعدد اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

اُدھر حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے بھی اس قسم کا عمل مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح آیا ہے۔ حضرت زید بن حارثہ مسجد نبوی میں اسی طرح آرام فرما دیکھے گئے، حضرت نافع فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کئے ہوئے دیکھا حضرت عبد اللہ بن مسعود حضرت اسامہ بن زید اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا ہے اور ان پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے گروہ نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ منسوخ ہوگیا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ جب تک کوئی حکم نازل نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی شریعتوں کے مطابق عمل کرتے تھے چونکہ یہودیوں کے ہاں یہ مکروہ تھا تو آپ نے بھی ناپسند فرمایا لیکن بعد میں اس کا حکم نازل ہوا تو آپ نے جائز قرار دیا۔

حضرت امام حسن ایک دوسرا مفہوم بھی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس طرح لیٹنے سے بے پردگی کا خطرہ ہوتا ہے لہذا لوگوں کے سامنے اس طرح لیٹنے سے منع فرمایا حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں پہلی بات زیادہ مناسب ہے یعنی ممانعت والا حکم منسوخ ہے

باب ۳۱۸، مسجد میں تیر لے کر داخل ہونا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مساجد میں گذرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو وہ ان کی پیکان سے روک رکھے تاکہ کوئی زخمی نہ ہو۔ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ مسجد میں ہتھیار لے کر جانے میں کوئی حرج نہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں اگر کوئی شخص نماز پڑھنے یا صدقہ کرنے کی نیت سے مسجد میں جائے تو ہتھیار لے کر جانے میں کوئی حرج نہیں محض مسجد میں جانا مقصود ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ پہلے گروہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں بھی صدقہ کے لیے داخل ہونا مراد ہوگا۔

چنانچہ اس بات کی تائید حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں تیر صدقہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اس کی پیکان (اگلا حصہ) پکڑ کر گزرو معلوم ہوا کہ جو لوگ مسجد میں اس طرح داخل ہوتے تھے وہ صدقہ کرنا چاہتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں اجازت دی اور اسے جائز قرار دیا۔

---

marfat.com

باب ۳۱۹، معانقہ کرنا

معانقہ کرنا (گلے ملنا) جائز ہے یا ناجائز ہے؟ اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ملاقات کے وقت ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پوچھا کیا معانقہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں، پوچھا ایک دوسرے سے ہاتھ ملا سکتے ہیں (مصافحہ کر سکتے ہیں) فرمایا مصافحہ کر سکتے ہو۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک معانقہ کرنا جائز ہے وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نجاشی کے پاس سے (حبشہ کی ہجرت سے واپس) آئے تو حضور علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور آپ نے مجھ سے معانقہ فرمایا ایک روایت میں ہے کہ اس دن خیبر بھی فتح ہوا تھا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ان دو باتوں میں سے کس بات کی مجھے زیادہ خوشی ہے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی یا فتح خیبر کی پھر آپ نے انہیں گلے لگایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو حضور علیہ السلام کپڑوں کو سمیٹے بغیر اُٹھ کھڑے ہوئے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں صحابہ کرام باہمی ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور جب سفر سے واپس آتے تو معانقہ کرتے تھے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ معانقہ کے جواز والی احادیث متاخر ہیں لہٰذا نہی والا حکم منسوخ ہو گیا۔

باب ۳۲۰، کپڑوں پر تصاویر کا ہونا

کپڑوں پر تصاویر سے متعلق دو موقف ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ جائز نہیں چاہے وہ بچھونے میں ہوں یا ملبوسات میں، جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک جو تصاویر پاؤں کے نیچے روندی جائیں اور ان کی تعظیم نہ ہو ان میں کوئی حرج نہیں۔

پہلے مسلک والوں نے حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو ایوب، حضرت عائشہ، حضرت اسامہ بن زید، حضرت میمونہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں پیدا نہیں کر سکتے۔

دوسرے فریق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے ایک کپڑے کو الماری پر لٹکایا ہوا تھا اس کپڑے میں تصاویر تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھینچ لیا اور فرمایا دیوار کو نہ ڈھانپو فرماتی ہیں میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے تو حضور علیہ السلام ان تکیوں پر ٹیک لگاتے تھے اس طرح کی دوسری روایات بھی آئی ہیں۔

تو ان حضرات کا موقف یہ ہے کہ دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی جائے گی کہ جو تصاویر روندی جائیں ان میں کوئی حرج نہیں اور اس کے علاوہ ناجائز ہے۔

حضرت لیث فرماتے ہیں میں حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور انہوں نے ایک سرخ تکیہ کا سہارا لیا ہوا تھا جس میں

marfat.com

تصاویر تھیں میں نے پوچھا کیا یہ مکروہ نہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ مکروہ تصاویر ہیں جو لٹکائی یا نصب کی جائیں جنہیں روندا جائے ان میں کوئی حرج نہیں پھر انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اصحاب تصاویر کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان میں روح پھونک دیں ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ان کو زندہ کرو۔ تو معلوم ہوا کہ پاؤں کے نیچے روندی جانے والی تصاویر ممنوع نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پھر اس بات میں اختلاف ہے کہ ہر چیز کی تصاویر نا جائز ہیں یا صرف ذی رُوح چیز کی؟ تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ احادیث میں مطلق تصویر کا ذکر آیا ہے لہٰذا وہ ذی رُوح چیز ہو یا غیر ذی روح دونوں کی تصویر کشی نا جائز ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن انہیں اس میں رُوح پھونکنا ہوگی تو ظاہر ہے کہ روح اسی چیز میں پھونکی جاتی ہے جو ذی رُوح ہو۔ بلکہ ایک حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اگر تم نے تصویر بنانا ہی ہے تو درخت کی اور اس چیز کی بناؤ جس میں رُوح نہ ہو اسی طرح ایک حدیث میں ہے حضرت جبریل علیہ السّلام نے فرمایا آپ حکم دیں کہ تصاویر کے سر کاٹ کر ان کو درخت کی طرح کر دیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صورت تو سر کا نام ہے جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۲۱ ”استغفر اللہ واتوب الیہ“ کے الفاظ کہنا

حضرت ابوجعفر بن ابی عمر فرماتے ہیں کہ ”استغفر اللہ واتوب الیہ“ کے الفاظ کہنا صحیح نہیں بلکہ ”استغفر اللہ واسألہ التوبۃ“ کے الفاظ کہنے چاہئیں ـــ ان کا موقف یہ ہے کہ جب آدمی ”اتوب الیہ“ کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور چونکہ وہ معصوم نہیں لہٰذا جب دوبارہ گناہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی ہوگی جو جائز نہیں۔ البتہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا صحیح تھا کیونکہ آپ معصوم ہیں اور آپ یہ الفاظ استعمال کرتے بھی تھے آپ فرماتے ہیں انی لاتوب فی الیوم مائۃ مرۃ۔ میں دن میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں اس طرح کی متعدد روایات مروی ہیں۔

لیکن حضرت ابوجعفر بن ابی عمر رحمہ اللہ کی اس بات کو محققین صحیح نہیں مانتے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان الفاظ کی تعلیم دی ہے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں نامناسب گفتگو زیادہ ہو جائے تو اٹھنے سے پہلے کہے ”سبحانک ربنا لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک“ پڑھے تو مجلس میں ہونے والی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ اس طرح کی روایات حضرت ابوہریرہ حضرت انس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

قرآن پاک میں بھی یہ الفاظ آتے ہیں مثلاً موبوا الی بارئکم اور توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا تو یہاں ”توبوا“ کے الفاظ ہیں ”سألوا التوبۃ“ کے الفاظ نہیں۔

جہاں تک توبہ کرنے کے بعد گناہ کرنے کا تعلق ہے تو اصل بات یہ ہے کہ توبہ کرتے وقت آدمی کی کیا صورت ہے اس کو دیکھا جائے گا اگر وہ توبہ کرتے وقت قلبی طور پر گناہ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ گناہ گار اور مستحق سزا ہے اور اگر اس نے عزم صمیم بھی کیا ہے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا تو وہ مستحق ثواب ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندامت کو بھی توبہ قرار دیا آپ نے فرمایا ندامت توبہ ہے“

marfat.com

تو گویا جو شخص کہتا ہے "اتوب الی اللہ من ذنب کذا وکذا" (میں نے فلاں فلاں گناہوں سے بارگاہ خداوندی میں توبہ کی) تو گویا وہ ندامت کا اظہار کر رہا ہے اور یہی بات مطلوب ہے لہٰذا "اتوب الیہ" کے الفاظ قرآن، حدیث اور عقل کے مطابق ہیں۔

باب ۲۲۲، میت پر رونا

کیا میت پر رونا جائز ہے؟ اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلقاً ناجائز ہے ان کا استدلال حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اس موقعہ پر جب آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو عورتوں نے رونا اور چیخنا شروع کر دیا۔ ابن عتیک ان کو خاموش کرانے لگے تو آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جب (موت) واجب ہو جائے تو پھر کوئی بھی نہ روئے گویا مرنے کے بعد رونا منع ہے۔

ان حضرات نے ایک دوسری روایت سے بھی استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب ہوتا ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اگر رونے میں ایسے الفاظ شامل نہ ہوں جو گناہ کا باعث ہیں اور بین کرنا بھی نہ پایا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ عیادت کے لیے تشریف لے گئے ان کی حالت کو دیکھ کر آپ نے رونا شروع کر دیا صحابہ کرام بھی رونے لگے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم کے سبب عذاب نہیں دیتا پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس کے ذریعے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت اپنے میت پر رو رہی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے روکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو حفص! اسے چھوڑ دو نفس کو مصیبت آئی آنکھ رونے والی اور (تکلیف پہنچنے کا) وقت قریب ہے۔ اسی طرح متعدد روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایسے موقعہ پر روتے تھے اور جس رونے سے ممانعت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی وضاحت فرمائی جب آپ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے وصال پر رونے لگے تو پوچھنے پر آپ نے فرمایا مجھے رونے سے منع نہیں کیا گیا آپ نے وضاحت فرمائی کہ ممانعت اس صورت میں ہے جب آواز نکالی جائے چہرہ پیٹا جائے اور گریبان پھاڑا جائے یہ تو رحمت ہے اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے کہ میت کو قبر میں رونے والوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس نے مرتے وقت رونے پیٹنے اور بین کرنے کی وصیت کی ہو. جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا تو اس عذاب کا سبب وہ عمل ہے جو اس نے دنیا میں کیا یعنی وصیت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا پھر آپ نے اس حدیث کا پس منظر بیان فرمایا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی قبر پر گزرے تو فرمایا تم رو رہے ہو اور اسے قبر میں اس کے اعمال کے باعث عذاب ہو رہا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم. بنو اشہل کے عورتوں کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے شہدائے غزوۂ احد پر رو رہی تھیں آپ نے فرمایا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رو؟ ان پر رونے والا کوئی نہیں

marfat.com

پھر انصار کی عورتوں نے آکر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی یاد میں رونا شروع کر دیا تو آپ بیدار ہوئے فرمایا ان کو کہو کہ چلی جائیں آج کے بعد کسی ہلاک ہونے والے پر نہ روئیں ـــــ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے کی اجازت منسوخ ہوگئی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں مخالفت کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا کہ جن لوگوں پر ان کی ہلاکت سے اب تک وہ رو چکی ہیں اب وہ ان پر نہ روئیں یہ مطلب نہیں کہ کسی کے فوت ہونے پر بھی نہ روئیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ دونوں قسم کی احادیث پر عمل کی یہی صورت ہے کہ ممانعت اس وقت ہے جب ناجائز طریقہ اپنایا جائے شریعت کے دائرے میں رونا جائز ہے۔

باب ۳۲۳، شعر گوئی کا حکم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر گوئی کے بارے میں دو قسم کی روایات آئی ہیں بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ شعروں کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔ اس سے کچھ لوگوں نے استدلال کیا کہ شعر کہنا ناجائز ہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں خاص شعروں کے بارے میں فرمایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ یاد رکھا لیکن دوسرے حصے کو محفوظ نہ کیا مشرکین سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین (ہجو) میں شعر کہتے تھے تو آپ نے یہ بات فرمائی اس میں "من ہجا بہ رسول اللہ" کے الفاظ بھی ہیں یعنی حضور کی ہجو میں شعروں سے پیٹ کا بھر جانا پیپ کے ساتھ بھرنے سے بدتر ہے۔

لہٰذا اگر شعروں میں کوئی خرابی نہ ہو تو جائز ہیں چنانچہ خود حضور علیہ السلام شعر سنتے تھے آپ نے یوم فتح کے موقع پر عورتوں کو دیکھا کہ وہ دوپٹوں کے ساتھ گھوڑوں کے چہروں کو صاف کر رہی ہیں تو آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت حسان بن ثابت نے کیسے کہا ہے چنانچہ انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی اشعار پڑھے اسی طرح آپ نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔

خود حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مشرکین کی مذمت میں شعر کہتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت دیتے تھے اس سلسلے میں بکثرت روایات آئی ہیں۔

ممانعت کی ایک وجہ وہ ہے جو پہلے گزر گئی ہے اور ایک دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ جن شعروں میں عورتوں کا ذکر اور فوت شدہ لوگوں کی عیب جوئی ہو اس سے منع کیا گیا۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ مشرکین آپ کی ہجو کرتے تھے اگر یہ بات ہوتی تو اس میں قلیل و کثیر برابر ہوتے پیٹ بھرنے کا ذکر نہ ہوتا کیونکہ آپ کی شان میں بے ادبی گستاخی بھی منع ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے، کہ اس قدر شعر گوئی کرنا کہ پیٹ صرف اشعار سے بھر جائے اور اس میں قرآن اور تسبیح و تہلیل نہ ہو، منع ہے۔

حضرت عبید اللہ بن محمد بن عائشہ، ابن ابی عمر اور علی بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم نے یہی وضاحت کی ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اگر اشعار اچھے کلام پر مبنی ہوں تو ان کا پڑھنا جائز ہے لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ شعر گوئی اسے نماز، تلاوت قرآن پاک اور تسبیح و تہلیل سے غافل کر دے ممانعت کی ایک وجہ یہی ہے کہ آدمی اسی کام کو اختیار کر کے بیٹھ جائے دوسرا یہ کہ اس میں غلط اشعار ہوں۔

marfat.com

باب ۲۲۴: چھینک کا جواب دینے والے کو کیا جواب دیا جائے

چھینکنے والا "الحمد للہ" کہتا ہے اس کا جواب "یرحمک اللہ" کے ساتھ دیا جاتا ہے اب چھینکنے والا اس کے جواب میں کیا کہے تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ وہ "یغفر اللہ لکم" کے الفاظ کہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا "السلام علیکم" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک وعلی امک" پھر فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمد للہ رب العالمین" یا "الحمد للہ علی کل حال" کہے سننے والے "یرحمک اللہ" کہیں اور پھر چھینکنے والا "یغفر اللہ لکم" کہے۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ چھینکنے والا "یرحمک اللہ" کے جواب میں "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" کے الفاظ کہے

ان کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چھینکتا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "یرحمک اللہ" فرماتے پھر وہ "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" کے الفاظ کہتا ایک دوسری حدیث میں ہے ایک شخص کو بارگاہ نبوی میں چھینک آئی تو اس نے پوچھا میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا "الحمد للہ" کہو۔

صحابہ کرام نے پوچھا ہم کیا کہیں فرمایا "یرحمک اللہ" کہو اس نے پوچھا اب میں کیا کہوں تو فرمایا "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" کہو۔

پہلے قول والے اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ جواب اس لیے دیتے تھے کہ مجلس میں یہودی بھی ہوتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جان بوجھ کر چھینکتے تھے کہ آپ "یرحمک اللہ" کے الفاظ فرمائیں لیکن آپ "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" فرماتے تھے۔

معلوم ہوا کہ یہ الفاظ اس وقت کہتے تھے جب مجلس میں یہودی بھی ہوتے لیکن جب صرف مسلمان ہوتے تو وہ الفاظ فرماتے جو پہلی حدیث میں گزر چکے۔

دوسرے گروہ کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اختلاف تو اس بات میں ہے کہ چھینکنے والا "یرحمک اللہ" کے جواب میں کیا کہے۔

اور اس حدیث سے تو چھینک کا جواب ثابت ہو رہا یعنی جب یہودی چھینکتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیتے تھے، اس لیے تمہارا استدلال صحیح نہیں۔

ان حضرات نے ایک دلیل یہ دی ہے کہ یہ الفاظ خوارج نے کہے تھے کیونکہ وہ لوگوں کے لیے استغفار نہیں کرتے تو اس جواب یہ ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔

حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ نے دوسرے مسلک کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اپنی اسناد کے اعتبار سے مخالف روایت سے زیادہ صحیح اور اظہر ہے

باب ۳۲۵، بیمار سے اجتناب کرنا

کسی بیمار کو تندرست لوگوں کے پاس لے جانا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو صحیح تندرست کے پاس نہ لے جایا جائے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان حضرات نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس واقعہ سے بھی استدلال کیا ہے کہ جب آپ شام تشریف لے گئے تو حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ آپ کے ہمراہ جید اصحاب رسول ہیں آپ واپس تشریف لے جائیں کیونکہ ہمارے پیچھے طاعون ہے چنانچہ آپ واپس چلے گئے اور دوسرے سال تشریف لائے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور جب تم وہاں نہ ہو تو نہ جاؤ۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری متجاوز نہیں ہوتی اور نہ ہی بدفالی کی کوئی حقیقت ہے۔ اس موضوع پر بکثرت روایات مروی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا کہ اونٹوں میں ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان کو خارش لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا پہلے اونٹ کو خارش کہاں سے لگی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح پہلے اونٹ کو حکم خداوندی سے خارش لگی دوسروں کو بھی اس طرح لگی ہے۔

ایک حدیث میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر پیالے میں ڈالا اور فرمایا "بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علی اللہ"، اللہ تعالیٰ کے نام سے، اس پر یقین رکھتے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے — ان روایات سے معلوم ہوا کہ اس نیت سے بیمار سے دور رہنا کہ اس سے بیماری متجاوز ہو کر کہیں نہ لگ جائے، حدیث پاک کی رُو سے صحیح نہیں۔

جہاں تک طاعون والے علاقے میں جانے سے منع کرنے کی بات ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کو وہاں جانے سے بیماری لگ جائے اور اس کا عقیدہ کمزور پڑ جائے یعنی وہ کہے کہ اگر میں وہاں نہ جاتا تو مجھے یہ بیماری نہ لگتی یہی وجہ ہے کہ جو لوگ وہاں موجود ہوں ان کو وہاں سے نکلنے سے منع فرمایا تاکہ ان کے عقیدے میں کمزوری نہ آجائے یعنی وہ باہر جائیں اور بیماری سے بچ جائیں تو یہ تصور کیا جائے کہ باہر آنے کی وجہ سے بچاؤ ہوا حالانکہ حکم خداوندی سے ایسا ہوا۔ اگر بیماری سے دور رہنے والی بات ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو باہر جانے کا حکم فرماتے جو طاعون والی جگہ پر موجود ہیں حالانکہ انہیں تو وہاں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا ہے۔

اب نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جس حدیث میں فرمایا گیا کہ بیمار کو تندرست لوگوں میں نہ لایا جائے اس حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ کوئی شخص بدفالی نہ لے اور اس کا عقیدہ کمزور نہ ہو جائے حالانکہ آپ نے بدفالی کی نفی فرمائی ہے اور چونکہ یہ عمل اس کا سبب ہے لہٰذا اس سے بھی منع فرمایا۔

marfat.com

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں یعنی عورت، گھوڑے اور مکان میں نحوست ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اس کی وضاحت فرمائی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا متعدی ہونا اور بدفالی و نحوست، کوئی چیز نہیں اگر یہ کسی چیز میں ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی، تو اس حدیث سے واضح ہوا کہ اس میں بدفالی یا نحوست کی نفی کی گئی اسے ثابت نہیں کیا گیا۔ واللہ اعلم بالصواب)

باب ۳۲۶ بعض انبیاء کرام کو بعض پر فضیلت دینا

بعض حضرات کے نزدیک کسی نبی کو دوسرے نبی سے بہتر قرار دینے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے تمام مخلوق میں سے بہتر! تو آپ نے فرمایا وہ تو میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کو پسند نہیں کیا بلکہ وہ اسے مکروہ خیال کرتے ہیں ان کی دلیل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اسی طرح ایک روایت میں فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو جب قیامت کے دن لوگ بیہوشی کی حالت میں ہوں گے۔ تو سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے کنارے کو پکڑے ہوئے ہوں گے معلوم نہیں وہ بھی بیہوش ہونے والوں میں شامل ہوں گے اور انہیں مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا یا وہ مستثنیٰ ہونے والوں میں ہوں گے۔

ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کہے میں (یعنی حضور علیہ السلام) حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں معلوم ہوا کہ نام لے کر کسی نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دینا صحیح نہیں جہاں تک پہلی حدیث کا تعلق ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے تو اس میں یہ کہا گیا کہ آپ تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور اس طرح کے الفاظ میں کسی دوسرے کی توہین کا پہلو نہیں نکلتا لیکن جب نام لے کر کہا جائے کہ فلاں، فلاں سے افضل ہے تو اس میں توہین کا پہلو ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آپ کو بذریعہ وحی مطلع کر دیا گیا ہو۔ لیکن دوسرے انبیاء کرام کے سلسلے میں آگاہ نہ کیا گیا ہو۔

نتیجہ یہ ہوا کہ محض فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قرآن پاک میں بھی فرمایا گیا کہ ہم نے ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ البتہ نام لے کر کہ فلاں، فلاں سے افضل ہے، فضیلت نہیں دینی چاہیے۔

باب ۳۲۷ جانوروں کو خصی کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں، بیل اور بکروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث سے اور قرآن پاک کی آیت کریمہ کہ "وہ ضرور بضرور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تبدیلی لائیں گے" سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ جانوروں کو خصی کرنا صحیح نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے وہ مرفوع نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے اور جہاں تک قرآن پاک کی آیت کا تعلق ہے تو اس کا مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی کرنا مراد ہے۔

marfat.com

اور یہ بات بھی حدیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی دی اگر ایسا کرنا مکروہ ہوتا تو آپ ایسے جانوروں کی قربانی نہ کرتے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایک خصی غلام کو نہ خریدا کہ اس طرح لوگ خصی کرنا شروع کر دیں گے اور ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ تو آپ نے اس ڈر سے اسے نہ خریدا اسی طرح اگر جانوروں کا خصی کرنا جائز نہ ہوتا تو حضور علیہ السلام ان مینڈھوں کی قربانی نہ دیتے کہ کہیں لوگ جانوروں کو خصی کرنا نہ شروع کر دیں تو آپ کا ان کی قربانی دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز ہے۔

اگر کوئی شخص اسے انسانوں کے خصی کرنے پر قیاس کرے تو صحیح نہیں کیونکہ انسانوں کو خصی کرنے سے گناہ کا بڑھانا مقصود ہوتا ہے جب کہ جانوروں کو خصی کرنے سے ان کو موٹا تازہ کرنا ہوتا ہے البتہ اگر خصی کرنے کا عمل اتنا تیز ہو جائے کہ نسل ہی منقطع ہو جائے تو صحیح نہیں ہوگا بنا بریں پہلی حدیث کا یہی مفہوم لیا جائے گا۔

باب ۲۲۸، کتابت علم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کو لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہیں دی۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے کتابت علم کو مکروہ کہا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ کتابت علم کو جائز قرار دیتے ہیں ان کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابو ہریرہ حضرت عبد اللہ بن عمرو، حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم کی روایات سے ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے پاس صرف قرآن پاک ہے اور کچھ اس صحیفہ میں (لکھا ہوا) ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے زیادہ کسی کو احادیث یاد نہیں سوائے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ میں دل میں یاد کرتا تھا اور وہ ہاتھ سے لکھتے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام سے لکھنے کی اجازت مانگی تھی تو آپ نے اجازت دے دی۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کچھ سنتا ہوں لیکن مجھے اس کے بھولنے کا ڈر ہوتا ہے تو کیا آپ مجھے اس کے لکھنے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا، ہاں۔

پھر کتابت والی احادیث کو قرآن پاک سے بھی تائید حاصل ہے قرض کے لین دین کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے اور تم اس کے لکھنے میں کتاہی نہ کرو تھوڑا ہو زیادہ، جب کہ وہ ایک مدت تک کے لیے ہو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ انصاف والا، گواہی کو زیادہ قائم کرنے والا اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم شک نہ کرو"

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے شک کے خوف سے (بچانے کی خاطر) قرض کے لکھنے کا حکم دیا تو علم جسے یاد رکھنا قرض کے یاد رکھنے سے زیادہ مشکل ہے اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اسے لکھا جائے تاکہ شک و شبہ نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صحابہ کرام لکھا کرتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اہل طائف کچھ تحریر بھی لائے، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لکھا کرتے تھے جب اس سلسلے میں پوچھا گیا

marfat.com

توفرمایا یہ بہترین تخلیق ہے ــــ اس طرح کی دیگر روایات بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام لکھا کرتے تھے معلوم ہوا کہ لکھنا جائز ہے بلکہ مناسب ہے کیوں کہ اس سے علم کی حفاظت ہوتی ہے ۔

باب ۳۲۹ داغ لگانا کیسا ہے

لوہے وغیرہ کو گرم کر کے جسم پر داغ لگانا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس کی اجازت نہیں دی، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ اپنے ساتھی کو بارگاہ نبوی میں لائے اور عرض کیا کہ کیا ہم ہم اسے داغ سکتے ہیں، آپ خاموش رہے پھر پوچھا تو خاموش رہے پھر پوچھا تو فرمایا اسے گرم پتھر سے داغو یا جلا دو۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ دراصل یہ بظاہر داغنے کا حکم ہے لیکن حقیقت میں ممانعت ہے جس طرح قرآن پاک میں کہا گیا جو چاہو کرو تو یہ اجازت نہیں ۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں ہمیں داغنے سے منع کیا گیا۔ ایک حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو بدفالی نہیں لیتے، نہ داغتے ہیں اور نہ دم کرتے ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ جب مریض کا علاج داغنے سے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی رگ کاٹی پھر داغ دیا۔ اس مفہوم کی روایت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے داغا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے لیکن مجھے اس سے روکا نہیں گیا۔

تو ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کے تحت داغنا جائز ہے ۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ممانعت کی روایات کا کیا مطلب ہے ۔

تو اس بات کا بھی احتمال ہے کہ بیماری کے آنے سے پہلے داغنا مراد ہو اور یہ جائز نہیں کیونکہ یہ طریقہ علاج نہیں وہ لوگ تقدیر خداوندی کو ٹالنے کے لیے ایسا کرتے تھے لہذا یہ شرک کے زمرے میں آتا ہے اس لیے اس سے منع فرمایا ۔

حالانکہ "لذعۃ النار" آگ سے داغنے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باعث شفاء قرار دیا تو دیگ) لوہے وغیرہ سے داغنا بھی تو وہی چیز ہے ۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شروع میں اس کی ممانعت ہو پھر اس کی اجازت دے دی۔ ایک شخص بارگاہ نبی میں حاضر ہوا اور اس نے داغنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سخت تکلیف میں ہوں اور داغنے کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں آپ نے فرمایا تم جیسے چاہو ہر زخم قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس سے خون بہہ رہا ہوگا وہ درد کی شکایت کرے گا جب داغا ہوا زخم آئے گا تو بتائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہوئے ایسا کیا گیا ــــ اس کے بعد آپ نے داغنے کی اجازت دے دی۔

تو آپ نے پہلے منع فرمایا پھر اجازت دے دی گویا اجازت کا حکم، ممانعت کے لیے ناسخ ہے۔ چنانچہ خود حضور علیہ السلام نے چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اسے داغا معلوم ہوا کہ علاج کے لیے داغنا جائز ہے آپ نے فرمایا موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے

marfat.com

متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام داغنے کا عمل کرتے تھے یہ بھی جواز کی دلیل ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعویذ باندھنے کی بھی ممانعت آئی ہے لیکن آپ نے اس کی اجازت بھی دی امام طحاوی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ جو شخص اس نیت سے تعویذ باندھتا ہے کہ اب کوئی بیماری نہیں آئے گی تو یہ ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ تقدیر کا مقابلہ ہے لیکن بیماری کے بعد تعویذ باندھتے یا دم وغیرہ کرنے کی ممانعت نہیں ہے[1]

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں (ممنوع) تعویذ وہ نہیں جو بیماری کے بعد باندھا جائے۔

تو ممکن ہے کہ جس داغنے سے منع کیا گیا وہ بیماری سے پہلے داغنا ہو کیونکہ وہ علاج نہیں اور بیماری کے بعد اس کی اجازت ہو کیوں کہ یہ علاج کے لیے ہے۔

اسی طرح دم کرنے کے بارے میں بھی جن احادیث میں ممانعت آئی ہے۔ وہ منسوخ ہیں اور بعد میں اس کی اجازت دی گئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کو بچھو نے ڈس دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اسے دم کر دوں؟ فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ اسے نفع پہنچائے۔

حضرت شفاء، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چچا زاد بہن تھیں اور وہ چیونٹی کے کاٹے کا دم کرتی تھیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت حفصہ کو بھی سکھاؤ جیسا کہ تم نے ان کو لکھنا سکھایا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نظر کا دم کروانے کا حکم دیا۔

مختلف احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا کہ جب تک دم میں شرک پر مبنی الفاظ نہ ہوں نبی اکرم صلی اللہ نے ہر قسم کے دم کی اجازت دی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ علیل ہیں فرمایا ہاں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کیا۔

باب ۳۲۰۔ نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونے اور نماز کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

اس حدیث کے پیش نظر بعض حضرات نے نماز عشاء کے بعد گفتگو کو ناجائز قرار دیا ہے لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں مطلقاً ممانعت نہیں بلکہ ایسی گفتگو سے منع کیا گیا جو نیکی اور ذکر خداوندی پر مبنی نہ ہو یا یہ کہ اس کے بعد نماز کے بغیر سو جائے کیونکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ انسان کو ذکر خداوندی پر سونا چاہیے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں رات کے وقت مسلمانوں کے امور کے بارے میں گفتگو کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز عشاء کے بعد کسی کو گفتگو کرنے دیتے بلکہ فرماتے گھروں کو لوٹ جاؤ شاید اللہ تعالیٰ تمہیں نماز کی یا تہجد کی توفیق دے حضرت ابو سعید جو انصار کے ایک غلام تھے وہی اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں جب آپ

---

[1] یاد رہے کہ مسلمان جو تعویذ باندھتے ہیں تو ان کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہوتا کہ اب کوئی بیماری نہیں آئے گی بلکہ وہ اسے محض وسیلہ اور حفاظتی تدبیر کے طور پر باندھتے ہیں ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ہمارے پاس پہنچے تو میرے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی تھے فرمایا تم کیوں بیٹھے ہوئے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز عشاء کے بعد ایسی گفتگو کرتا ہے جو شریعت کے خلاف نہیں تو اس میں کوئی حرج ہیں اسی طرح جو شخص آخر میں نماز پڑھنا چاہے تو اسے بھی اجازت ہے۔ نیز مسافر اپنے سفر کو کاٹنے کے لیے نماز کے بعد گفتگو کرتا ہے تو اسے بھی اجازت ہے بشرطیکہ بُری گفتگو نہ ہو۔

ممانعت اسی صورت میں ہے جب آخر میں نماز نہ پڑھے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو۔

نوٹ:۔ چونکہ عشاء کا مستحب وقت رات کی پہلی تہائی تک ہے لہٰذا اس صورت میں گفتگو وغیرہ نماز سے پہلے کی جائے اور نماز پڑھ کر سو جائے لیکن چونکہ آج کل نماز عشاء جلدی پڑھی جاتی ہے اور عام طور پر اس کے بعد مختلف امور پر گفتگو ہوتی ہے۔
اس لیے سوتے سے پہلے وضو کر کے نفل پڑھ لیں یا اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مبنی کلمات پڑھے جائیں (۱۰ ہزاروی)

باب ۲۳۱: غلام کا آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے رقم ہو تو چاہیے کہ وہ اس سے پردہ کرے۔

بعض اہل مدینہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ غلام اپنی سیدہ کے بالوں چہرے اور جسم کے اس حصے کو دیکھ سکتا ہے جسے اس کا ذو رحم محرم دیکھ سکتا ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ وہ پردہ کرے اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے وہ اس سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔

وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا غلام کے اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز حضرت اسماء اپنے خاوند حضرت قاسم کے غلاموں کے پاس دوپٹے کے بغیر بیٹھتی تھیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ غلام آزاد عورت کے جسم کا وہی حصہ دیکھ سکتا ہے جسے کوئی غیر محرم دیکھ سکتا ہے وہ فرماتے ہیں پہلے فریق کا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد صرف امہات المومنین کا پردہ کرنا ہو کیونکہ انھیں ذو رحم محرم کے علاوہ تمام لوگوں سے پردہ کرایا گیا تھا کہ کوئی شخص بھی ان کو بالکل نہیں دیکھ سکتا جب کہ دوسری عورتوں کا یہ حکم نہیں کیونکہ غیر محرم مرد جس پردہ عورت حرام ہے اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو ظاہر ہو اور اس سے بالیاں ہار اور پازیب وغیرہ مراد ہیں۔

حضرت ابراہیم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "کہ جو کچھ قمیص سے اوپر ہو" تو لوگوں کے لیے غیر محرم عورتوں کے چہروں اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز قرار دیا گیا ہے لیکن ازواج مطہرات سے یہ حرام ہے جب پردے کی آیت نازل ہوتی تو انہیں اس سلسلے میں دوسری عورتوں پر فضیلت دی گئی۔

اس بارے میں متعدد حدیث وارد ہوئی ہیں۔

لہٰذا ازواج مطہرات کا حکم الگ ہے اور دوسری خواتین کا الگ اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مومنات کے بارے

marfat.com

میں فرمایا کہ اے محبوب آپ ان سے فرما دیں کہ وہ اپنی آنکھوں کو پست رکھیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں البتہ جو ظاہر ہوا پھر فرمایا کہ اپنی زینت کو صرف خاوندوں، یا باپ دادا وغیرہ کے لیے ظاہر کریں اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہے۔ تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہاں تو صرف ان کا ذکر کیا گیا جو پردے کے سلسلے میں مستثنیٰ ہیں اور جن سے پردہ کرنے کا حکم نہیں ہے ان کا سب کا حکم ایک جیسا نہیں مثلاً یہاں خاوند کے ساتھ عورت کے باپ کا بھی ذکر کیا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے جسم کا وہ حصہ بھی دیکھ سکتا ہے جسے اس کا باپ نہیں دیکھ سکتا پھر اس آیت میں "او ما ملکت ایمانہن" فرما کر غلاموں کا ذکر کیا تو ان کے لیے بھی عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز ہے۔

حالانکہ وہ عورت کے محارم نہیں ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو آزاد لوگ عورت کے محارم نہیں وہ اور غلام اس سلسلے میں برابر ہیں وہ صرف وہی حصہ دیکھ سکتے ہیں جو ظاہر ہو یعنی چہرہ اور ہاتھ۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد بن زمعہ سے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ ان کے باپ کی لونڈی کا بیٹا تھا تو ظاہر ہے کہ وہ ان کا بھائی تھا یا باپ کی لونڈی کا بیٹا تھا تو وہ دوسرے ورثاء کی طرح ان کا بھی مملوک تھا لیکن اس غلامی کے باوجود اس کے لیے ام المومنین کو دیکھنا جائز نہ تھا گویا یہ آیت بھی عام عورتوں کے بارے میں ہے امہات المومنین کے بارے میں نہیں۔

قیاس بھی احناف کے قول کی تائید کرتا ہے وہ اس طرح کہ محرم کے لیے عورت کے چہرے، سینے، بالوں اور گھٹنوں سے نیچے والے حصے کو دیکھنا جائز ہے اور غیر محرم قریبی رشتہ دار صرف چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ غلام کے لیے عورت کے سینے کو ننگے ہونے کی حالت میں دیکھنا حرام ہے اسی طرح وہ اس کی پنڈلیوں کو بھی نہیں دیکھ سکتا چاہے وہ غلام اس عورت کا اپنا ہو یا کسی دوسرے کا، تو جب یہ محارم کی طرح نہیں بلکہ اجنبی کی طرح ہے تو بالوں کو دیکھنے کے سلسلے میں بھی اجنبی کی طرح ہوگا لہذا غلام اپنی مالکہ کے بالوں کو نہیں دیکھ سکتا۔

باب ۳۳۲ "ابوالقاسم" کنیت رکھنا

"ابوالقاسم" سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے، کیا کسی دوسرے شخص کے لیے بھی یہ کنیت اختیار کرنا جائز ہے یا نہیں اس سلسلے میں تین مسلک ہیں۔

(۱) کوئی بھی شخص یہ کنیت اختیار کر سکتا ہے چاہے اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔

(۲) یہ حکم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کہ ان کے صاحبزادے کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی حضور علیہ السلام نے ان کو اجازت دی تھی لہذا دوسرا کوئی شخص یہ کنیت نہیں رکھ سکتا اس کا نام محمد ہو یا نہ۔

(۳) یہ حکم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس طرح خاص ہے کہ ان کے لیے حضور علیہ السلام کے اسم گرامی اور کنیت کو جمع کرنا جائز تھا۔ دوسرے حضرات کے لیے اس صورت میں جائز ہے جب کہ ان کا نام محمد نہ ہو۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے ہاں کوئی بیٹا پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت تھی۔

marfat.com

پہلے قول والوں کا اس حدیث سے استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تخصیص کا ذکر نہیں فرمایا یہ بعد والوں کا قول ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ یہ بات اسی طرح ہو جس طرح یہ فرما رہے ہیں اور ممکن ہے اس کے خلاف ہو اور خلاف ہونے پر دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانے میں کچھ لوگوں کے نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی۔

جیسے حضرت محمد بن طلحہ، محمد بن اشعث اور محمد بن حذیفہ لہذا اگر حضور علیہ السلام نے اسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص کیا ہوتا تو دوسروں کے لیے اس کی گنجائش نہ ہوتی نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ السلام اور صحابہ کرام بھی ان حضرات پر اعتراض کرتے۔

تخصیص کے قائلین نے ایک دوسری حدیث سے بھی استدلال کیا لیکن امام طحاوی فرماتے کہ مخالفین نے اس پر ایوب بن واقد راوی کے حوالے سے اعتراض کرتے ہوئے اسے ثابت نہیں مانا۔

جو حضرات فرماتے ہیں کہ یہ کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اس شخص کا نام محمد ہو یا نہ ان کا استدلال یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے نام پر اپنا نام رکھ لو لیکن میرے کنیت کو نہ اپناؤ۔

بے شک میں ابوالقاسم ہوں۔

ایک دوسری حدیث میں اس کی وجہ بھی بیان فرمائی اور وہ یوں ہے آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

تو اس حدیث میں ممانعت کی وجہ بھی بیان فرمادی۔

اس مفہوم پر متعدد احادیث مروی ہیں۔

جن حضرات کا موقف یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرنا منع ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبید بن حارث نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت نہ اپنائے اور جو میری کنیت کو اپنائے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا منع ہے اگر آپ کے نام پر نام نہ رکھا جائے تو کنیت کو اپناتے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ دوسرے قول کو ترجیح دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ممکن ہے کہ پہلے اسی طرح ہو کہ انفرادی طور پر نام اور کنیت کی اجازت ہو لیکن بعد میں آپ نے کنیت کے اپنانے سے منع فرما دیا لیکن اس پہلی ممانعت کے مقابلے میں اس میں اضافہ ہوگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ ہو سکتا ہے کنیت سے ممانعت کی احادیث مقدم ہوں جب کہ نام اور کنیت کو جمع کرنے کی ممانعت سے تعلق احادیث متاخر ہوں تو اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اگر جمع کرنے سے ممانعت کی احادیث مقدم ہوں تو محض کنیت سے نہی والی احادیث ناسخ نہیں بلکہ ایک اضافہ ہوگا۔

اور اگر مقدم ہوں تو ہمارے نزدیک یہ منسوخ نہ ہوں گی جب تک یقین سے نسخ کا علم نہ ہو جائے۔

جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو قیاس کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ فرشتوں اور انبیاء کرام کے ناموں پر نام رکھنے اور ان کی

marfat.com

کنیت اپنانے میں کوئی حرج نہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں نص وارد ہے لہذا قیاس کو ترک کر دیا جائے گا۔

اس موقف پر ایک دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا تو صحابہ کرام نے فرمایا ہم تمہیں ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے وہ حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لو۔

اگر کہا جائے کہ حضور علیہ السلام نے اس سے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس وجہ سے بھی ناپسند ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قاسم ہوں کہ میں تقسیم کرتا ہوں۔

نیز یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت سے ابوالقاسم کہلائے لہذا اگرچہ ابھی تک وہ ابوالقاسم نہیں کہلاتا تھا اس لیے منع نہیں فرمایا لیکن چونکہ اس میں امکان تھا اس لیے نام بدلنے کا حکم دیا۔

باب ۳۲۳، کفار کو سلام کہنا

کیا کفار کو سلام کہنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں بعض لوگوں نے جواز کا قول کیا ہے وہ حضرات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس پر گزرے جس میں مسلمان، یہود، مشرکین اور بت پرست ملے جلے تھے تو آپ نے سلام کیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ غیر مسلموں کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کی جائے البتہ ان کو جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو یعنی یہود و نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، یہ حدیث حضرت ابوہریرہ حضرت عبدالرحمن جہنی اور حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

یہ حضرات پہلی حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو سلام کہنا اس وجہ سے تھا کہ ان میں مسلمان بھی تھے اور ایسا کرنا جائز ہے کہ اہل مجلس میں سے بعض کا ارادہ کیا جائے اور کچھ کا ارادہ نہ کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو ان لوگوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کا حکم تھا۔

لیکن اس کے بعد جب جہاد کا حکم ہوا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا تو آپ نے فرمایا یہود و نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

کتاب الزیادات

باب ۳۲۴، تکبیرات عیدین کی کیفیت

اس باب میں دو باتوں کا بیان ہے ایک یہ کہ عید کی نماز میں زائد تکبیریں کتنی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ قرأت تکبیرات کے بعد ہے یا پہلے؟

marfat.com

تکبیرات کے بارے میں مختلف اقوال ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں مروی احادیث مبارکہ میں مختلف تعداد کا ذکر ہے
حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد کے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ بارہ تکبیریں کہیں سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر، کثیر بن عبداللہ کے دادا رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید میں یہی طریقہ اختیار کیا نیز انہوں نے دونوں رکعتوں میں قرآت تکبیرات سے پہلے کی بنا بریں عید کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ بارہ تکبیریں ہوئیں، رکوع کی تکبیریں اس کے علاوہ ہیں۔
دوسرا قول یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں کل نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار اور قرائت متصل ہوگی یعنی پہلی رکعت میں تکبیرات کے بعد اور دوسری میں تکبیرات سے پہلے ان حضرات نے پہلے قول والوں کی پیش کردہ روایات پر اعتراض کرتے ہوئے انہیں غیر صحیح قرار دیا ہے۔
وہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن شعیب والی روایت ان کے نزدیک قابل استدلال نہیں اور حضرت عمرو کو اپنے دادا سے سماع حاصل نہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت ابن لہیعہ سے مروی ہے اور اس حدیث میں اضطراب ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث عبداللہ بن عامر سے مروی ہے اور وہ شخص ان کے نزدیک ضعیف ہے اور یہ غیر مرفوع ہے۔
جب کہ کثیر بن عبداللہ کی روایت، ابن وہب کی طرف ایک مکتوب تھا حالانکہ یہ لوگ ابن وہب کی سُنی ہوئی بات کو قبول نہیں کرتے لکھی ہوئی کو کیسے قبول کریں گے۔
بعض احادیث میں چار چار تکبیروں کا ذکر آتا ہے ایک صحابی فرماتے ہیں۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی چار چار تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بھول نامت یہ جنازہ کی تکبیرات کی طرح ہیں آپ نے انگوٹھے کو بند کرتے ہوئے باقی انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔
ایک دوسری حدیث میں اس بات کی وضاحت بھی موجود ہے کہ چار تکبیریں، تکبیر تحریمہ کے علاوہ تھیں۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پانچ تکبیریں مروی ہیں پہلی رکعت میں تین اور دوسری میں دو، اور قرائت بھی مل ہوئی نہ ہوگی یعنی دونوں رکعتوں میں قرائت تکبیرات سے پہلے ہوگی یہ عمل عیدالاضحیٰ میں کرتے تھے عیدالفطر میں اس کے خلاف کرتے تھے
بعض روایات میں گیارہ تکبیرات کا ذکر ہے۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نو تکبیریں مروی ہیں پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تیرہ تکبیریں مروی ہیں پہلی رکعت میں قرائت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری میں قرائت کے بعد چھ تکبیریں۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہتے پھر تین تکبیریں کہتے اس کے بعد قرائت کرتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے اور پھر کھڑے ہو کر قرائت کرتے پھر تین تکبیریں (زائد کہتے) اور ایک تکبیر کے ساتھ رکوع میں جاتے
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تکبیر رکوع کے علاوہ چار تکبیریں کہتے تھے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ نو تکبیریں کہتے تھے۔
حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب روایات مختلف ہیں تو ہم صحیح قول معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
ایک بات تو یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے بھی دونوں نمازوں میں تفاوت بیان نہیں کیا اور چونکہ

marfat.com

عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز ایک ہی مقصد کے لیے ہے لہٰذا ایک ہی حکم ہوگا۔

جہاں تک تکبیرات کا تعلق ہے تو عام نمازوں میں یہ زائد تکبیرات نہیں ہوتیں عیدین کے نماز میں زائد تکبیرات ہوتی ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ عیدین کی نماز میں صرف اتنی تکبیریں زائد ہوں جن پر سب کا اتفاق ہے اور وہ کل نو تکبیریں ہیں ایک تکبیر تحریمہ تین تین دو رکعتوں میں زائد تکبیرات اور دو تکبیریں رکوع کے لیے، حضرت ابن مسعود، حضرت حذیفہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہم اسی طرف گئے ہیں۔

جہاں تک قرأت کا تعلق ہے تو جو لوگ دونوں رکعتوں میں قرأت سے تکبیرات کو مقدم کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ پہلی رکعت میں قرأت، تکبیرات سے موخر ہے لہٰذا دوسری رکعت میں بھی اسی طرح ہونی چاہیے، لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ تکبیر ایک ذکر ہے جو نماز میں کیا جاتا ہے اور یہ قرأت کا غیر ہے۔ لہٰذا ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ پہلی رکعت میں قرأت کا کونسا مقام ہے اور دوسری میں کونسا تو ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تعوذ ہے اور وہ قرأت سے پہلے ہیں لہٰذا تکبیرات بھی قرأت سے پہلے ہوں۔

اور وتر نماز میں دعائے قنوت کے بارے میں اتفاق ہے کہ وہ قرأت کے بعد ہے یعنی قرأت پہلے ہے البتہ رکوع کے بارے میں اختلاف ہے تو جب قنوت، قرأت کے بعد ہے تو معلوم ہوا کہ دوسری رکعت میں قرأت پہلے اور ذکر بعد میں ہوگا۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۲۵، عورت کا اپنے مال میں اختیار

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عورت اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی تصرف نہیں کرسکتی ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زیورات لائی اور کہا کہ میں انہیں صدقہ کرتی ہوں آپ نے فرمایا عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں کیا تم نے اجازت لی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ نے اس کی خاوند سے تصدیق چاہی تو اس نے تصدیق کردی۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شاذ ہے اور قرآن پاک کی آیات اور دیگر متعدد روایات کے خلاف ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو اپنے مال میں اختیار ہے جیسے چاہے تصرف کرسکتی ہے۔

قرآن پاک میں فرمایا "عورتوں کو ان کے مہر ادا کرو پس اگر وہ اپنی طرف سے بخوشی کچھ دیں تو اسے خوشگوار طریقے سے کھاؤ،،

یہاں عورتوں کو اختیار دیا گیا، دوسری جگہ فرمایا۔

،،اگر تم ان کو جماع سے پہلے طلاق دو حالانکہ تم نے مہر مقرر کردیا تو مقررہ مہر کا نصف ہوگا مگر یہ کہ وہ معاف کردیں،، تو یہاں بھی خاوند سے اجازت لینا ضروری قرار نہیں دیا گیا بلکہ وہ اپنی مرضی سے خود معاف کرسکتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ اپنے زیورات صدقہ کرنے کے لیے حضور علیہ السلام کے پاس جانے لگیں تو انہوں نے فرمایا مجھ پر صدقہ کرو تو انہوں نے جواب دیا حضور علیہ السلام سے پوچھے بغیر نہیں، جب آپ نے اجازت دی تو

marfat.com

ان پر اور ان یتیم بچوں پر جو ان کی پرورش میں تھے صدقہ کیا۔

اسی طرح حضور علیہ السلام نے عورتوں کو وعظ فرمایا اور انہیں صدقہ کی رغبت دی تو خاوندوں کی اجازت کے بغیر انہوں نے صدقہ کیا۔

اس سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ عورت تہائی مال کے اندر اندر وصیت کر سکتی ہے اور قرآن پاک کہتا ہے۔ من بعد وصیۃ یوصین بہا او دین کہ ان کی وراثت اس وصیت کے بعد تقسیم کرو جو وصیت وہ کر جائیں، تو جب وہ اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر وصیت کر سکتی ہیں تو دیگر تصرفات میں بھی جائز ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۲۶ پہلی رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد کیا جائے

پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بالکل سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے یا بیٹھ کر پھر کھڑے ہوں! بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے بیٹھے اور پھر سیدھا کھڑا ہو حضرت مالک بن حویرث نے اپنے ساتھیوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز بتاتے ہوئے اسی طرح بتایا ابو قلابہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمرو بن سلمہ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جن رکعتوں میں قعدہ نہیں ان میں وہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے ہوئے اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں سیدھا کھڑا ہو جائے وہ فرماتے ہیں ایک مجلس میں حضرت ابوہریرہ ابو اسید ابو حمید ساعدی اور دیگر انصار موجود تھے کہ نماز کا ذکر ہوا حضرت ابو حمید ساعدی نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں پھر انہوں نے طریقہ بتایا اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا اور بیٹھے نہیں بلکہ سیدھے کھڑے ہو گئے، اب دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی جائیگی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عام طریقہ یہی تھا البتہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ نے کبھی وہ پہلا طریقہ اختیار کیا جیسے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چوکڑی مار کر نماز پڑھی اور فرمایا میرے پاؤں مجھے برداشت نہیں کر سکتے۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ نماز کے ایک عمل سے دوسرے عمل کی طرف منتقل ہونے کے لیے تکبیر یا تسبیح وغیرہ کو اختیار کیا جائے مثلاً رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہیں رکوع سے اُٹھتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ"، اسی طرح سجدے میں جاتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہی جاتی ہے تو اگر سجدے کے بعد جلسۂ استراحت ہوتا تو اس کے لیے اللہ اکبر کہتے اور پھر دوسری رکعت کے لیے اُٹھتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے حالانکہ ایسا نہیں کرتے لہٰذا سجدے کے بعد بیٹھنے کی بجائے سیدھا کھڑے ہونا چاہیئے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۲۷ مالک پر غلام کے لباس اور کھانے کا وجوب

مالک پر غلام کے لیے کیا واجب ہے آیا کھانے اور لباس وغیرہ کے سلسلے میں دونوں کے درمیان مساوات قائم کرنا ضروری ہے یا محض کھانا اور لباس دینا ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ برابری ضروری ہے انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

marfat.com

وہ فرماتے ہیں ہم طلب علم کے سلسلے میں انصار کے ایک قبیلے میں گئے، سب سے پہلے حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان پر ایک چادر تھی اور ایک معافری کپڑا تھا[1] غلام پر بھی اسی طرح کا لباس تھا۔

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ آپ غلام سے چادر لے کر معافری کپڑا اسے دے دیں تو اچھا ہے آپ پر بھی ایک قسم کا لباس ہو جائے گا اور اس پر بھی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری آنکھ نے دیکھا، کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اس چیز سے کھلاؤ جس سے خود کھاتے ہو اور اس چیز سے پہناؤ جس سے خود پہنتے ہو لہذا اگر میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں سے لے جائے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ مالک پر غلام کے لیے صرف لباس اور کھانا واجب ہے اس کے بعد مالک اپنے لیے جو چاہے اختیار کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لیے اس کا کھانا اور لباس ہے اور اسے اسی قدر عمل کا مکلف بنایا جائے جس کی اسے طاقت ہو۔ ایک حدیث شریف میں فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لائے تو اگر وہ ساتھ نہ بٹھائے تو اسے ایک یا دو لقمے دے دے کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور مشقت برداشت کی ہے۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ برابری کا حکم نہیں دیا پہلے قول والوں نے جو حدیث پیش کی اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اپنے کھانے اور لباس میں سے اسے دو یہ مطلب نہیں کہ اس کی مثل دو، جہاں تک حضرت ابوالیسر والے واقعہ کا تعلق ہے تو وہ تقویٰ کی بنیاد پر تھا اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جاتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۲۸ مساجد میں شعر پڑھنا

مساجد میں اشعار پڑھنے کے بارے میں دو قول ہیں، بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں وہ حضرت عمرو بن شعیب کی روایت سے استدلال کرتے ہیں انہوں نے بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے، اس میں سامان فروخت کرنے اور نماز سے پہلے حلقہ باندھنے سے منع فرمایا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں منبر بچھاتے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس پر تشریف فرما ہو کر اشعار کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے انہوں نے جھڑکا تو حضرت حسان نے فرمایا میں نے اس وقت یہاں شعر پڑھے ہیں جب آپ سے بہتر شخص یہاں تشریف فرما تھے۔ (حضور علیہ السلام مراد ہیں) تو یہ واقعہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

جہاں تک ممانعت کا تعلق ہے تو اس کی تین وجوہ ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ اشعار پڑھے جائیں جن کے ذریعے قریش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے تھے، یا ایسے اشعار ہوں جن میں عورتوں کے محاسن و خوبیوں کا ذکر ہو اور اس کے ذریعے

---

[1] معافر ایک شہر کا نام ہے اور ایک قبیلے کا بھی، اس کی طرف نسبت سے وہاں کا کپڑا معافری کہلاتا ہے۔

marfat.com

مال حاصل کیا جائے یا اس قدر شعر گوئی کی جائے کہ مساجد میں موجود سب یا اکثر لوگ اسی کام میں مشغول ہو جائیں۔
اس توجیہہ پر یہ اعتراض ہوا کہ اس طرح شعر گوئی تو مسجد سے باہر بھی منع ہے مسجد کی تخصیص کیوں کی گئی۔ اس کا جواب یوں دیا گیا کہ بعض اوقات کسی بات کا ذکر ہوتا ہے لیکن اس کی تخصیص نہیں ہوتی، مثلاً قرآن پاک میں فرمایا کہ جن عورتوں کے ساتھ تم نے نکاح کر کے جماع کر لیا ان کی وہ لڑکیاں (پہلے خاوند سے) جو تمہاری پرورش میں ہوں۔ وہ تمہارے لیے حرام ہو گئیں، یہاں پرورش کا ذکر ہے حالانکہ یہ اس کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ وہ پرورش میں نہ بھی ہو بلکہ بڑی عمر کی ہو جائے پھر بھی حلال نہیں ہوتی۔ تو اسی طرح شعر گوئی سے ممانعت بھی مسجد کے ساتھ خاص نہیں مسجد میں سودا بیچنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ عام ہو جائے اور یہ عمل مسجد میں غالب ہو جائے حتیٰ کہ وہ بازار کی طرح ہو جائے تو جائز نہیں لیکن اس کے علاوہ مکروہ نہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی جیسے آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ! اللہ تعالیٰ تم پر ایک شخص کو بھیجے گا جس کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے گا وہ دین کے معاملے میں تمہاری گردنیں مارے گا۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا نہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ میں ہوں فرمایا نہیں بلکہ وہ شخص مسجد میں جوتے گانٹھے گا، اور یہ عمل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کیا تو آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اس سے منع نہیں فرمایا لیکن اگر سب لوگ مسجد میں جمع ہو کر ایسا کریں تو یہ مکروہ ہوگا۔
تو مسجد میں بیچنے، شعر کہنے اور حلقہ بنانے کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر عمل عام ہو جائے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں۔

باب ۲۲۹ غائب چیز بیچنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔
اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو جب تک دیکھا نہ جائے اسے خریدنا جائز نہیں۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ملامسہ، لمس سے بنا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ خریدار اس چیز کو ہاتھ لگائے لیکن آنکھ سے نہ دیکھے اور منابذہ کا بھی یہی مفہوم ہے یعنی ایک شخص، دوسرے آدمی کو کہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینکو میں اپنا کپڑا تمہاری طرف پھینکتا ہوں اس طرح یہ دونوں ایک دوسرے کا کپڑا دیکھے بغیر سودا کر لیتے ہیں۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی پوشیدہ اور ان دیکھی چیز کو خریدے تو یہ سودا جائز ہے اور اسے خیار رویت (دیکھنے کا اختیار) حاصل ہوگا۔ اس کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔
انہوں نے گزشتہ حدیث میں مذکور ممنوع ملامسہ کا مطلب اس طرح بیان کیا ہے کہ دور جاہلیت کا ایک طریقہ تھا وہ ایک کپڑے پر جھگڑا کرتے جب بھاؤ لگانے والا اسے چھو لیتا تو وہ اس کا خریدار بن جاتا اب دوسرے شخص پر لازم ہوتا کہ وہ اسے اس کے حوالے کرے اسی طرح منابذہ جس سے منع کیا گیا اس کی صورت یہ تھی کہ وہ کسی کپڑے وغیرہ کے بارے میں باہم گفتگو کرتے پھر اس کا مالک اسے دوسرے آدمی کی طرف جس نے گفتگو کی ہے پھینک دیتا تو یہ اس کی طرف سے سودا ہو جاتا اب اسے توڑ نہیں سکتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور سودوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ باہم رضامندی سے ہوں اور خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔

marfat.com

جہاں تک پوشیدہ چیز کے بیچنے کا تعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے انگور کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک وہ سیاہ نہ ہو جائے اور دانہ جب تک سخت نہ ہو جائے اس کو بیچنا بھی ممنوع قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب وہ سخت ہو جائے تو بیچنا جائز ہے حالانکہ وہ اپنے خوشے میں پوشیدہ ہے اگر اس چیز کو مجہول قرار دیا جائے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ جس مجہول کی بیع جائز نہیں اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی مقدار معلوم نہ ہو یہاں مقدار معلوم ہوتی ہے مثلاً اتنے صاع گندم ہے اب چونکہ مبیع کی مقدار معلوم ہے اگرچہ بائع اور مشتری کو اس کی حقیقت معلوم نہ ہو لیکن چونکہ بیع کی مقدار معلوم ہے لہٰذا یہ سودا جائز ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے نتیجہ یہ ہوا کہ غائب چیز کی مقدار معلوم ہو تو اس کا سودا جائز ہے اور خریدنے والے کو خیار رویت حاصل ہوگا۔

حضرت عثمان غنی اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نے کوفہ میں ایک مال کا سودا کیا تو اس بارے میں اختلاف ہوا کہ خیار رویت کسے حاصل ہوگا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ حضرت طلحہ کو خریدار ہونے کی وجہ سے خیار حاصل ہوگا۔ تو یہ تینوں حضرات صحابہ کرام کی موجودگی میں اس بات پر متفق ہوئے کہ غائب چیز کا سودا جائز ہے۔

باب کیا کنواری لڑکی کا باپ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر سکتا ہے

بعض حضرات کا خیال ہے کہ کنواری لڑکی کے نکاح کے سلسلے میں اس کے باپ کو اس سے اجازت کی ضرورت نہیں ان حضرات کا استدلال یوں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں پوچھا جائے اگر وہ خاموش رہے تو گویا اس نے اجازت دے دی اگر انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کی اپنی لڑکی ہو تو اس سے اجازت کی ضرورت نہیں جب کہ وہ کنواری ہے دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ باکرہ بالغہ لڑکی کا ولی باپ ہو یا کوئی دوسرا شخص، وہ اس لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔

جہاں تک گزشتہ حدیث کا تعلق ہے تو اس میں اس کی نفی نہیں اور نہ ہی اجازت کے سلسلے میں یتیم لڑکی کی تخصیص ہے قرآن پاک میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں کہ ایک چیز کا ذکر ہوتا ہے لیکن وہ حکم اس کے ساتھ خاص نہیں ہوتا مثلاً جس عورت سے نکاح کرنے کے بعد جماع کیا گیا اب اس کی لڑکی (جو پہلے خاوند سے ہو) سے نکاح کرنا جائز نہیں قرآن پاک میں "فی حجورکم" (تمہاری پرورش میں ہوں) کی قید ہے لیکن اگر وہ پرورش میں نہ بھی ہو تو بھی یہ نکاح جائز نہ ہوگا یعنی تخصیص نہیں بلکہ حکم عام ہے اسی طرح باکرہ بالغہ یتیم ہو یا غیر یتیم دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نابالغہ لڑکی جب تک بالغ نہیں ہو جاتی اس کے مال میں باپ کو ولایت حاصل ہوتی ہے لیکن جب بالغ ہو جاتی ہے تو وہ اپنے مال میں خود تصرف کر سکتی ہے اس کا باپ اس کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا اسی طرح نابالغہ ہونے کی صورت میں اس کے نفس کا اختیار باپ کو حاصل ہوتا ہے تو بالغ ہونے کے بعد وہ خود مختار ہوتی ہے لہٰذا اس کے نکاح کے سلسلے میں باپ کے لیے ضروری ہے کہ اجازت لے۔

ان حضرات نے اس سلسلے میں احادیث پیش کی ہیں جن میں سے بعض پر طعن ہوتا ہے اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے ان پر

marfat.com

بحث کی ہے لیکن بعض روایات اس طعن سے پاک ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اپنے نفس پر اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور جب کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے تو اس کی خاموشی اجازت ہے تو جس طرح یہاں بیوہ کے لیے ولی کی تخصیص نہیں کہ وہ باپ ہو یا کوئی دوسرا ولی، اسی طرح باکرہ (کنواری) کے لیے بھی تخصیص نہ ہوگی باپ ہو یا کوئی دوسرا ولی اجازت لینا ضروری ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ سے پوچھا گیا کہ اگر کنواری لڑکی کے گھر والے اس کا نکاح کرنا چاہیں تو کیا اجازت طلب کریں؟ فرمایا ہاں، پوچھا گیا کہ وہ تو حیا کرتے ہوئے خاموشی اختیار کرتی ہے فرمایا یہی اس کی طرف سے اجازت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن غانم کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے تھے اس کے باپ نے اپنے بھتیجے سے نکاح کر دیا تو اس کی ماں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی حضور علیہ السلام نے حضرت غانم کو بلا کر فرمایا عورتوں سے ان کے نفس کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ ان سے پوچھنا ضروری ہے، اس پر اعتراض کیا گیا کہ حضور علیہ السلام نے وہ نکاح فسخ نہیں کیا اگر یہ جائز نہ ہوتا تو آپ فسخ کر دیتے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شکایت اس لڑکی کی ماں نے کی تھی اور وہ بطور وکیل حاضر نہ ہوئی تھی خود لڑکی نے شکایت نہیں کی اور قاضی کا فیصلہ اسی وقت ہوتا ہے جب مدعی حاضر ہو۔ پھر یہ بھی مروی ہے کہ وہ لڑکی بیوہ تھی تو کیسے ہو سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت دے دیتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ احادیث مبارکہ اور قیاس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بالغہ کنواری لڑکی سے اجازت لینا ضروری ہے چاہے اس کا باپ نکاح کرکے دے یا کوئی دوسرا ولی، اس میں تخصیص نہیں ہے۔

اس مسلک والوں کی پیش کردہ بعض احادیث پر اگرچہ اعتراضات ہوئے لیکن اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا اس لیے کہ ان کے استدلال میں جو احادیث یہاں ذکر کی گئی ہیں وہ صحیح اور اعتراضات سے محفوظ ہیں اور قیاس بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۱ کتنے مال والے پر صدقہ لینا حرام ہے

اس سلسلے میں چار قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جس شخص کے پاس صبح و شام کا کھانا ہو اس کے لیے مانگنا حرام ہے اور اسے صدقہ دینا بھی جائز نہیں۔

ان حضرات کی دلیل حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص غنی (مالدار) ہونے کے باوجود مانگے وہ جہنم کے انگارے جمع کرتا ہے۔

وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! غنی (مالداری) کیا ہے؟ تو فرمایا یہ کہ اسے معلوم ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام کا کھانا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جو آدمی چالیس درہم کے برابر چاندی کا مالک ہو اس پر صدقہ کرنا اور اس کا سوال کرنا حرام ہے۔

ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ رہا تھا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سوال کرے اور اس کے پاس

marfat.com

ایک اوقیہ (چالیس درہم) چاندی یا اس کے برابر سونا ہو تو اس نے بطور الحاف (کسی سے چمٹ جانا) سوال کیا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ جو آدمی پچاس درہم رکھتا ہو یا اس کے پاس اس کے برابر سونا ہو اسے صدقہ دینا بھی حرام ہے اور اس کے لیے مانگنا بھی جائز نہیں۔

اس سے کم ہو تو جائز ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال سے بے نیاز ہو اور پھر سوال کرے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر زخم ہوں گے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ وہ بے نیازی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم (چاندی) یا اس کے برابر سونے کا مالک ہو۔

چوتھا قول یہ ہے کہ جو آدمی دو سو درہموں کا مالک ہو اس پر صدقہ کرنا اور اس کا مانگنا ناجائز و حرام ہے۔ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص کو اس کی والدہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لیے بھیجا وہ فرماتے ہیں میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا جو آدمی بے نیاز ہونا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کرا دیتا ہے اور جو بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس پانچ اوقیہ (دو سو درہم) چاندی ہے تو اس نے الحاف کے طور پر سوال کیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان مختلف اقوال میں سے صحیح قول معلوم کرنا ضروری ہے لہٰذا ہمیں اس میں غور و فکر کرنا چاہئے ہم دیکھتے ہیں کہ صدقہ دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بالکل حرام ہے اور ان حرام اشیاء میں داخل ہے جو ضرورت کے وقت حلال ہوتی ہیں یا اس کی ایک خاص مقدار حلال ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جس آدمی کے پاس صبح و شام کا کھانا نہ ہو بلکہ وہ اس سے کم کا مالک ہو تو اس کے لیے صدقہ حلال ہے۔

لہٰذا وہ ان اشیاء سے نکل گیا جو صرف ضرورت کے وقت حلال ہوتی ہیں اور جو چیزیں ضرورت کے تحت استعمال کرنا حلال ہیں وہ ضرورت کی حد تک ہوتی ہیں اس سے صبح و شام کے لیے حاصل کرنا بلکہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز نہیں۔ اب ہم نے اس مقدار کو معلوم کرنا ہے جس سے صدقہ حرام ہو جاتا ہے تو یہ بات واضح ہے کہ جس شخص کے پاس صبح و شام کے کھانے سے کم ہو وہ غنی نہیں اور چالیس پچاس درہموں بلکہ دو سو سے کم درہموں سے بھی غنی نہیں ہوتا کیونکہ حضور علیہ السلام نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کے سلسلے میں فرمایا کہ ان کے مالدار لوگوں سے لے کر فقراء پر تقسیم کر دو معلوم ہوا کہ دو سو درہموں کا مالک غنی ہے (کیونکہ زکوٰۃ کا نصاب دو سو درہم ہیں) اور جو شخص اتنی چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے۔

لیکن جو اس سے کم کا مالک ہو اسے صدقہ دینا جائز ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۲۴۲: ایک سو بیس سے زائد اونٹوں کی زکوٰۃ

جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زائد ہو جائے تو اب زکوٰۃ کی مقدار کیا ہو گی اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ نوے اونٹوں پر مقدار بدلے گی یعنی جب اکیانوے ہو جائیں تو اس میں دو حقے (تین سال کا اونٹ) ہوں گے پھر جب ایک سو بیس ہوں تو کوئی چیز زائد نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں تو اس میں دو بنت لبون (اونٹ کا دو سالہ بچہ) اور ایک حقہ ہو گا یہ ایک سو چالیس تک رہے گا پھر مقدار بدل جائے گی۔

marfat.com

ان حضرات نے صدقات کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمرو بن حزم کے نام مکتوب گرامی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مکتوب شریف سے استدلال کیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر پچاس میں حقہ اور ہر چالیس میں بنت لبون ہو گا مثلاً ایک سو بیس سے ایک بھی بڑھ جائے تو اس سے دوسرا حکم آجائے گا۔ حتیٰ کہ ایک سو بیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ اور دو بنت لبون ہوں گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا اور لکھا کہ یہ وہ فریضہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کیا۔ جس مسلمان سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زائد مانگا جائے وہ نہ دے اس مکتوب گرامی میں یوں تھا جب اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں حقہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے سلسلے میں حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو بھی خط لکھا تھا اور اس میں یوں ہے کہ جو ایک سو بیس پر زائد ہوا اس پر یہ مقدار ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے تو فریضہ نئے سرے سے شروع ہو گا یعنی پھر ہر پانچ میں ایک بکری ہو گی حتیٰ کہ زائد پچیس تک ہو جائیں (یعنی کل ایک سو پینتالیس ہو جائیں) تو ان میں ایک بنت مخاض ہو گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

ان کا استدلال اس طرح ہے کہ حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قیس بن سعد سے کہا کہ مجھے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا مکتوب، لکھ دیں انہوں نے ایک ورق لکھ دیا پھر بتایا کہ یہ خط حضور علیہ السلام نے ان کے دادا کو لکھا تھا (اس میں یہی طریقہ لکھا ہوا ہے جو اوپر مذکور ہے)

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں تو ہمیں صحیح قول کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیے تو ہم دیکھتے ہیں کہ تینوں گروہوں کے نزدیک ایک سو بیس کی تعداد ایک مقدار کی انتہاء ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ہر انتہاء کے بعد یا تو پہلی مقدار پر اضافہ ہوتا ہے یا وہ بدل جاتی ہے۔

مثلاً پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے، دس پر دو بکریاں ہو گئیں اسی طرح پندرہ پر تین بیس پر چار اور پھر پچیس پر اونٹنی کا بچہ بنت مخاض واجب ہوتا ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سو بیس پر بھی تبدیلی ہونی چاہیے اس بنیاد پر پہلا قول فاسد قرار پاتا ہے۔

اب دوسرے اور تیسرے قول میں سے صحیح قول تلاش کرتا ہے تو تیسرے قول والوں کی دوسرے قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب ایک مقدار بدلتی ہے تو کل میں نئی شرح سے وجوب ہوتا ہے بعض میں نہیں مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے تو پھر دس میں دو بکریاں ہوتی ہیں بعض میں نہیں اسی طرح جب ایک سو بیس ہو جائیں تو اس وقت فریضہ بدلے گا جب نئی مقدار آئیگی یعنی ایک سو بیس پر ایک کے بڑھ جانے سے فریضہ نہیں بدلے گا جس طرح چھ بکریوں پر فریضہ نہیں بدلتا معلوم ہوا کہ ایک سو بیس کی تعداد تبدیلی پیدا نہیں کرتی ـــ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، آپ نے فرمایا اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے تو فریضہ نئے سرے سے

marfat.com

بکریوں کے ساتھ شروع ہوگا یعنی ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی یہاں تک کہ زائد پچیس ہو جائیں۔
دوسرے قول والوں نے اپنے موقف پر کچھ دیگر روایات پیش کی ہیں لیکن ان پر جرح کی گئی اور وہ استدلال کے لائق نہیں یا تو وہ منقطع ہیں یا ان کے راویوں میں سُقم ہے۔
ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ حضرت عمرو بن حزم کی روایت میں اضطراب ہے لہذا ہر کسی کے لیے بھی حجت نہیں تو اس کا جواب دیا گیا کہ اس میں اضطراب نہیں کیونکہ یہ حدیث حضرت قیس بن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی اور حضرت قیس ثقہ اور حجت ہیں، جب کہ حضرت زہری سے جس نے روایت کیا اسے تم قبول نہیں کرتے حضرت معمر کی روایت، عبداللہ بن ابی بکر سے مروی ہے وہ قیس بن سعد کے ہم پلہ ہیں گویا اصل حدیث حضرت قیس بن سعد سے ہے اور وہ ثقہ ہیں لہذا اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

وصیتوں کا بیان

باب ۳۴۳ کونسی وصیت جائز ہے نیز مرض الموت میں ھبہ اور صدقہ وغیرہ کا حکم

اس باب میں دو باتوں کا ذکر ہے ایک یہ کہ وصیت کا حکم کیا ہے دوسری یہ کہ مرض الموت میں مبتلا آدمی اپنا تمام مال ھبہ کر سکتا ہے پہلے مسئلہ میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی تہائی مال سے کم کی وصیت کرے جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ تہائی مال کی وصیت جائز ہے دونوں فریق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں ان کے پاس بہت سا مال تھا جب وہ بیمار ہو گئے حتی کہ وصال کے قریب پہنچ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان کے پاس بہت مال ہے اور ان کی وارث صرف ایک صاحبزادی ہے تو کیا وہ تمام مال صدقہ کر دیں؟
حضور علیہ السلام نے اجازت نہ دی دو تہائی مال کے بارے میں پوچھا تو اجازت نہ ملی نصف کے بارے میں بھی آپ نے اجازت نہ دی پھر تہائی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اجازت دی اور فرمایا یہ بھی زیادہ ہے۔
پہلے قول والے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہائی حصہ مال کو زیادہ قرار دیا ہے لہذا اس کی وصیت جائز نہیں دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اگر یہ ناجائز ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت نہ دیتے لہذا کل مال کے تہائی حصے کی وصیت کرنا جائز ہے۔
حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔
دوسرا مسئلہ ھبہ سے متعلق ہے اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنا تمام مال کسی کو ھبہ کر دے تو بعض حضرات کے نزدیک اسے اس کا اختیار ہے جس طرح وہ دیگر کاموں میں خود مختار ہے اس طرح وہ ھبہ بھی کر سکتا ہے
حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں متقدمین میں سے کسی نے بھی یہ قول نہیں کیا۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ صرف تہائی مال کا ھبہ کر سکتا ہے یعنی یہ بھی وصیت کی طرح ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

marfat.com

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مقام عالیہ میں اپنی کھجوروں سے بیس وسق کھجوریں توڑنے کی اجازت دی جب آپ بیمار ہو گئے تو فرمایا اگر تم نے کھجوریں توڑی ہوتیں تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن اب وہ ورثاء کا حق ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا یعنی آپ نے ام المومنین کے وارث ہونے کی وجہ سے یہ حکم واپس لے لیا کیونکہ اب ان کے لیے ہبہ یا وصیت جائز نہ تھی۔

ایک شخص نے وفات کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے اس کے پاس کوئی دوسرا مال بھی نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو باقی رکھا یعنی تہائی حصہ کی آزادی کو برقرار رکھا اب اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر چھ غلام آزاد کر دیئے اور اس کے پاس کوئی دوسرا مال بھی نہیں ورثاء اس کی اجازت بھی نہیں دیتے تو کیا کرنا ہوگا تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ دو تہائی آزاد ہوں گے اور باقی غلام ورثاء کی ملکیت ہوں گے۔ کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا جائے اور باقی غلام ہی رہیں گے۔

کچھ حضرات کا مسلک یہ ہے کہ دو تہائی آزاد ہوں گے اور باقی غلام محنت مشقت کر کے اپنی قیمت ادا کریں اور آزاد ہو جائیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

قرعہ اندازی کے قول والوں پر دوسرے دونوں فریق اعتراض کرتے ہیں کہ قرعہ اندازی، اسلام کے شروع شروع میں تھی پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا قرعہ اندازی کے قائل کہتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے ہوئے ازواج مطہرات میں قرعہ اندازی کرتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی زوجہ کو سفر میں لے جانا واجب نہ تھا لہذا وہ ازواج مطہرات جو آپ کے ساتھ نہ جا سکتی تھیں ان کی حوصلہ افزائی کے لیے آپ قرعہ اندازی فرماتے تھے۔ اسی طرح اگر دو آدمی قاضی کے پاس حاضر ہوں اور دونوں ایک دوسرے پر دعویٰ کریں تو قاضی قرعہ اندازی کے ذریعے ایک کے دعویٰ کو پہلے سنے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ دوسرے کی بات نہیں سنے گا۔ لہذا قرعہ اندازی جس کے ذریعے کسی پر حکم کو لازم کیا جائے جائز نہیں ہوگی۔

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو غلام آزاد ہوں گے اور باقی چار محنت مشقت کر کے اپنی رقم جمع کرائیں ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ایک نے آزاد کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا کہ وہ مکمل آزاد ہے۔ اب آزاد کرنے والا خوش حال ہو تو دوسرے شریک کے حصے کی رقم ادا کرے اور اگر تنگ دست ہے تو اس میں اختلاف ہے تاہم یہ بات ثابت ہے کہ غلام مکمل آزاد ہو گیا اسی طرح یہاں بھی وہ تمام غلام آزاد ہو جائیں گے۔

باب ۲۴۴ اپنی یا کسی دوسرے کی قرابت کے لیے وصیت کرنا

اگر کوئی شخص یوں وصیت کرے کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ فلاں کے اہل قرابت کو دے دیا تو ان قرابتداروں سے کون لوگ مراد ہوں گے۔

اس سلسلے میں پانچ قول ہیں۔

۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس فلاں کے تمام ذی رحم محرم مراد ہوں گے چاہے باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے البتہ باپ کی طرف سے ذی رحم محرم، مقدم ہوں گے مثلاً موصیٰ لہ کا چچا اور ماموں دونوں ہوں تو چچا مقدم ہوگا۔

marfat.com

۲- حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قریبی رشتہ دار مراد ہوں گے چاہے باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے، وہ ذی رحم محرم ہوں یا غیر محرم۔ دُور کے رشتہ دار مراد نہیں ہوں گے۔

۳- حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ہجرت کے بعد جو اس کا پہلا دادا ہے چاہے باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے اس کی تمام اولاد اس فلاں کی قرابتدار ہے۔

۴- بعض لوگوں کے نزدیک اس کی چوتھے دادا کی اولاد اس کی قرابت دار ہے۔

۵- اس فلاں (موصٰی لہ) کے جدّ اعلیٰ کی تمام اولاد اس کی قرابت دار ہے چاہے وہ جدّ اعلیٰ اسلام میں تھا یا دورِ جاہلیت میں

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس پانچویں قول کو ترجیح دی ہے سب سے پہلے وہ چوتھے قول پر بحث کرتے ہیں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں یعنی عبد مناف پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں۔

لیکن ان حضرات کی یہ بات متعدد وجوہ سے صحیح نہیں پہلی بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو حصہ دیا لیکن بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہیں دیا حالانکہ وہ بھی چوتھی پشت میں اکٹھے ہونے کی وجہ سے برابر کی قرابت رکھتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ حصہ قرابت کی وجہ سے نہیں رد کا گیا۔

آیت کریمہ "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور اپنے باغ کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو۔ تو انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابی بن کعب میں تقسیم کر دیا حالانکہ حضرت اُبی ان کے ساتھ ساتویں پشت میں شریک ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قریبی قبیلے والوں کو ڈرانے کا حکم دیا گیا تو آپ نے بنو ہاشم کو بلایا حالانکہ وہ تیسری پشت میں شریک ہوتے ہیں، آپ نے فرمایا بنو عبدالمطلب کو جمع کرو تو وہ دوسری پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں آپ نے بنو عبد مناف کو بلایا اور وہ چوتھی پشت میں شریک ہیں۔ آپ نے بنو قصی کو بھی بلایا اور وہ پانچویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں ایک روایت میں ہے آپ نے بنو کعب بن لوئی کو بھی بلایا اور وہ ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ شریک ہوتے ہیں ایک دوسری روایت کے مطابق آپ نے قریش کے تمام قبیلوں کو بلایا۔ معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے صرف چوتھی پشت میں شریک ہونے والے افراد مراد لینا صحیح نہیں بنا بریں چوتھا قول فاسد ہو گیا۔

امام زفر رحمہ اللہ کے قول پر بحث کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں۔

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب سب کو دیا حالانکہ بعض بنو ہاشم اور بنو مطلب آپ کے زیادہ قریب تھے لیکن آپ نے قریب و بعید کا فرق نہیں رکھا لہٰذا دوسرا قول بھی صحیح نہیں اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان اور حضرت اُبی کو باغ دیا حالانکہ حضرت ابی ان کے ساتھ ساتویں پشت میں اور حضرت حسان تیسری پشت میں شریک ہیں پہلے قول یعنی حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر بحث کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم کرتے ہوئے تمام بنو ہاشم کو دیا حالانکہ ان میں ذی رحم محرم بھی تھے اور غیر محرم بھی۔ اسی طرح حضرت ابو طلحہ نے حضرت اُبی بن کعب اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو دیا اور وہ ذی رحم تھے محرم نہ تھے۔ لہٰذا یہ قول بھی صحیح نہ ہوا۔

حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا قول بھی صحیح قرار نہیں پاتا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقربیٰ کا حصہ

marfat.com

بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا حالانکہ وہ لوگ اور آپ ہجرت کے بعد سے کسی باپ پر اکٹھے نہیں ہوتے لہذا یہ قید بھی صحیح نہیں۔
یہی حال حضرت ابوطلحہ اور حضرت اُبی بن کعب اور حضرت حسان کا ہے۔ لہذا آخری قول باقی رہ جاتا ہے کہ ایک باپ کی اولاد اس کے قرابت دار ہیں چاہے وہ دور جاہلیت میں تھا یا اسلام کے زمانے میں۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وراثت کا بیان

باب ۳۴۵ میت کی بیٹی، بھائی اور بہن میں تقسیم وراثت

اگر مرنے والے نے اپنے پیچھے، بہن، بھائی اور بیٹی چھوڑی ہو تو بیٹی کو نصف مال ملتا ہے لیکن باقی مال صرف بھائی کو ملے گا یا اس میں بہن کا حصہ بھی ہوگا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں صرف بھائی کو ملے گا اور بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال کو اصحاب فروض کے ساتھ ملاؤ (یعنی جن کا حصہ مقرر ہے ان کو دو) ان سے جو کچھ بچے وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہوگا۔

نیز قرآن پاک میں فرمایا "اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کی اولاد نہ ہو البتہ بہن ہو تو اسے نصف ملے گا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (یہ تو اس صورت میں ہے جب اولاد نہ ہو) اور تم اولاد کی صورت میں بھی اسے نصف مال دینے کا قول کرتے ہو" یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اولاد کی موجودگی میں بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

لیکن دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ بیٹی کو نصف دینے کے بعد باقی مال بہن بھائی میں اس طرح تقسیم کیا جائے کا کہ بھائی کو بہن کی نسبت دوگنا ملے گا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ جو حدیث پیش کی گئی ہے وہ ان کے بارے میں نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حصے تقسیم کرنے کے بعد جو کچھ بچ جائے وہ قریبی مرد کو دیا جائے جیسے پھوپھی اور چچا ہوں تو باقی چچا کے لیے ہوگا پھوپھی کو نہیں ملے گا کیونکہ یہ دونوں درجہ میں مساوی ہیں اور چچا کو پھوپھی پر مرد ہونے کی فضیلت حاصل ہے۔

اس مفہوم پر دلیل یہ ہے کہ اگر مرنے والے نے بیٹی کے ساتھ پوتا اور پوتی چھوڑے ہوں تو بالاتفاق بیٹی کے نصف حصے کے بعد باقی مال ان دونوں میں تقسیم ہوتا ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ چچا اور پھوپھی کی صورت میں باقی تمام مال چچا کو ملتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس حدیث کا اطلاق پوتے اور پوتی پر نہیں ہے اب مختلف فیہ مسئلہ کو دیکھنا ہے کہ وہ کس کے ساتھ ملحق ہوگا تو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے وارث صرف ایک پوتا اور پوتی ہوں تو وراثت ان دونوں میں تقسیم ہو جائے گی اور پوتے کو دوگنا ملے گا اور ان کے ساتھ میت کی لڑکی بھی ہو تو وہ نصف لے گی باقی ان دونوں میں تقسیم ہوگا۔

چچا اور پھوپھی کی صورت میں اگر میت کی بیٹی نہ بھی ہو تو بھی چچا کو حصہ ملے گا پھوپھی کو نہیں۔ اگر میت کی بیٹی نہ ہو اور اس کی بہن اور بھائی ہی وارث ہوں تو مال وراثت دونوں میں تقسیم ہوگا تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بیٹی کی موجودگی میں بھی ان کا حکم یہی ہو لہذا بہن اور بھائی کے حکم کو پوتے اور پوتی والے حکم کے ساتھ ملایا جائے گا، پھوپھی اور چچا کے حکم سے منسلک نہیں کیا جائے گا۔

marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ آپ نے میت کی بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ دے کر دو تہائی پورا کیا اور باقی اس کی بہن کو دیا معلوم ہوا کہ میت کی بہن عصبہ ہے تو جس طرح وہ عصبہ ہونے کی وجہ سے زیادہ مستحق بنتی ہے اسی طرح بہن کو بھی بطور عصبہ یہ حق حاصل ہوگا۔

جہاں تک آیت کریمہ کا تعلق ہے تو اس سے وہ اولاد مراد ہے جو تمام میراث لے جائے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر میت کی بیٹی اور باپ کی طرف سے بھائی ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا اور باقی تمام مال بھائی کو ملے گا۔ یہ آیت اس اولاد کے بارے میں نہیں جسے بعض مال ملتا ہے۔ یعنی میت کا لڑکا ہو تو میت کی بہن کو کچھ نہیں ملے گا اس بات کی طرف اشارہ ہے اور اگر بیٹی ہو تو چونکہ وہ نصف مال لیتی ہے لہذا بہن کو بھی ملے گا۔

جہاں تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مسلک کا تعلق ہے تو صحابہ کرام نے اس کی مخالفت کی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میت کی بیٹی اور بہن میں وراثت کو نصف نصف تقسیم فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام نے بھی اسی طرح فرمایا البتہ حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اس کے خلاف ہیں بلکہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں اگر میت کی بیٹی کے ساتھ کوئی عصبہ ہو تو تمام مال بیٹی کو ملے گا اور عصبہ کو کچھ نہیں ملے گا تو یہ لوگ نہایت جاہل ہیں کیونکہ ان کی یہ بات قرآن پاک کے خلاف ہے قرآن پاک میں آتا ہے۔

للذکر مثل حظ الانثیین ۔ نیز فرمایا فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک ۔

تو ان دونوں آیتوں میں لڑکے اور لڑکی کے حصے کی وضاحت کر دی گئی یعنی ایک لڑکی ہوگی تو نصف مال کی حقدار ہوگی ایک سے زائد ہوں تو دو تہائی کی مالک ہوں گی قرآن پاک کی روشنی میں وہ کل مال کی حقدار نہیں ہیں۔

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی فیصلہ مروی ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضرت سعد شہید ہو گئے انہوں نے اپنی دو بیٹیاں، مجھے اور ایک بھائی کو چھوڑا ہے ان کا بھائی سارا مال لے گیا اور عورتوں سے ان کے مال کے سبب نکاح کیا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ اور بیٹیوں کو دو تہائی مال دو باقی تمہارے لیے ہے۔

معلوم ہوا کہ بیٹی ایک ہو یا زیادہ اس کے لیے کل مال نہیں ہوتا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۳۴۶ ذوی الارحام کی وراثت

اگر میت کا کوئی عصبہ رشتہ دار نہ ہو اور اس کا کوئی ذو رحم ہو تو کیا اسے وراثت ملے گی؟ بعض حضرات کے نزدیک اسے وراثت نہیں ملے گی۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے خالہ اور پھوپھی چھوڑی ہے تو آپ نے فرمایا ان کے لیے کچھ نہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ذی رحم کو قرابت کی بنیاد پر حصہ ملے گا۔ اس پر روایات دلالت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس شخص کے ولی ہیں جس کا کوئی ولی (مددگار) نہیں اور جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ منقطع ہے اور اگر صحیح ثابت بھی ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ان لوگوں کے لیے حصہ مقرر نہیں پایا یہ کہ جس وقت آپ نے فرمایا تھا اس وقت تک ان کے بارے میں حکم نازل نہیں ہوا تھا بعد میں آیت کریمہ واو لوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب۔ نازل ہوئی۔ اور پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔

ثابت بن وحداح کا وصال ہوا اور وہ اجنبی غیر معروف النسل تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو ان کی وراثت دے دی۔ اس حدیث پر مخالفین نے اعتراض کیا کہ یہ منقطع ہے تو امام طحاوی فرماتے ہیں متصل الاسناد روایت بھی اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے جیسے ابھی چند سطور پہلے ماموں کے وارث ہونے کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی گزرا ہے اور ان احادیث کو قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیت کریمہ سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے۔

اس پر اعتراض کیا گیا کہ چونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ منہ بولا بیٹا بناتے تھے جس طرح حضرت زید، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے (متبنیٰ) تھے اور اس کو وراثت ملتی تھی اسی طرح لوگ ایک دوسرے سے معاہدہ کر کے وراثت دیتے تھے تو قرآن پاک نے اس رسم کو توڑتے ہوئے فرمایا کہ وراثت کا سبب رشتہ داری ہے، معاہدے یا متبنیٰ بنانا نہیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اس آیت کا پس منظر یہ ہے اس کا جواب یوں دیا گیا کہ اس آیت سے صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عقد وغیرہ کی بنیاد پر وراثت کے حق کا رد کیا گیا رہا یہ ہے کہ اولوا الارحام عصبہ ہیں یا دوسرے لوگ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قول میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کوئی فریق بھی استدلال نہیں کر سکتا۔

پھر اہل بدر بھی فرماتے ہیں کہ ذوی الارحام کو وراثت ملے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میت کی پھوپھی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی مال دیا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھوپھی کے لیے دو تہائی اور خالہ کے لیے ایک تہائی ہے۔

قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عصبات مرد ہوں تو وارث بنتے ہیں اسی طرح بعض لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے وارث بنتے ہیں اور جب میت کا کوئی عصبہ وارث نہ ہو تو تمام مسلمان اس کے وارث قرار پاتے ہیں تو جو لوگ قریبی ہیں وہ بدرجہ اولیٰ وارث ہوں گے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اب یہاں دو مسئلے اور رہیں ایک یہ کہ مولی العتاقہ یعنی جس نے کسی غلام یا لونڈی کو آزاد کیا تو ذوی الارحام کی موجودگی میں اسے وراثت ملے گی یا نہیں تو اس سلسلے میں احناف کا موقف یہ ہے کہ ایسے ذوی الارحام جو عصبات نہ ہوں ان سے مولی العتاقہ مقدم ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اپنے غلام کو آزاد کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اس کی لڑکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو نصف مال دینے کے بعد باقی مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو دیا کیونکہ انہوں نے اسے آزاد کیا تھا یعنی اس کے ذوی الارحام کو باقی مال نہیں دیا قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ جب آزاد شدہ غلام کی بیٹی نہ ہو تو ولی العتاقہ عصبہ بنکر وراثت لیتا ہے جیسے ذوی الارحام میں عصبات وراثت حاصل کرتے ہیں تو لڑکی کی موجودگی میں بھی اسی طرح ہوگا۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر میت کی ماں کے ساتھ اس کی ماں کی طرف سے بہن ہو یا سگی بیٹی کے ساتھ پوتی ہو یا سگی بہنوں کے

marfat.com

ساتھ باپ کی طرف سے بہن ہو تو ماں، بیٹی اور سگی بہن کو حصہ دینے کے بعد باقی مال سوتیلی بہن یا پوتی کو نہیں دیا جائے گا۔

لیکن یہ بات صحیح نہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف فرمایا وہ فرماتے ہیں وراثت میں سے باقی مال ان ذوی الارحام کی طرف لوٹے گا جن کا وراثت میں حصہ ہے قیاس بھی یہی ہے کیونکہ یہ سب ذوی الارحام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو حصے مقرر کئے ہیں ان کو مختلف رشتہ داریوں کے ساتھ جمع کیا قرب کی وجہ سے کسی کو ترجیح نہیں دی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسے لوگوں کو وارث بنایا، جو نہ عصبہ میں اور نہ ذی رحم وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص مرگیا اس نے کوئی قریبی رشتہ دار نہیں چھوڑا تھا بس ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کیا تھا تو حضور علیہ السلام نے تمام وراثت اس کو دے دی تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وارث بنانے کا کوئی ذکر نہیں ہو سکتا ہے وہ ولاء کی وجہ سے وارث ہو، یا اس کا ذی رحم رشتہ دار ہو، یا میت نے وصیت کی ہو اور اس پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں یا اس کی محتاجی کی وجہ سے آپ نے اسے دیا ہو۔

لہٰذا ان احتمالات کی وجہ سے اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل ۸۹)

اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا ہے جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

سات ضخیم جلدوں میں شرح صحیح مسلم کی تکمیل اور عالم گیر مقبولیت اور شان دار پذیرائی کے بعد
شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی عم فیوضہ کی ایک اور فکر انگیز اور علمی تصنیف
قرآن مجید کی تفسیر بہ نام

تبیان القرآن

چند خصوصیات

★ قرآن مجید کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اور آسان اردو میں قرآن کریم کی تشریح ،

★ احادیث، آثار اور اقوال تابعین پر مبنی قرآنی آیات کی تشریح ،

★ قرآن مجید کی آیات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، جلالت اور آپ کی خصوصیات کا استنباط ،

★ عقائد اسلامیہ میں عقائد اہل سنت کی حقانیت اور فقہی مذاہب میں فقہ حنفی کی ترجیح ،

★ مفسرین کی چودہ سو سالہ کاوشوں کا حاصل، مجتہدین کی آراء پر نقد و تبصرہ اور تصوف کی چاشنی ،

★ مشکلاتِ اعرابِ قرآن کا حل، عصری مسائل پر محققانہ ابحاث اور مذاہبِ باطلہ کا مہذب رد ،

یہ ایک ایسی تفسیر ہوگی جس کی مدتوں سے اہلِ ذوق کو تلاش اور پیاس تھی جس کی ضرورت، اہمیت اور افادیت صدیوں تک باقی رہے گی۔

پیش کش : فرید بک سٹال
۴۰- اردو بازار، لاہور

marfat.com

فرید بُک سٹال ۳۸۔اُردو بازار لاہور

فرید بُک سٹال

۳۸۔اُردو بازار لاہور

E-mail:info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com